بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر

روح القرآن

مع

تفسیر جلالین

اردو ترجمہ جلالین

فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ

مفتی اول دار العلوم دیوبند

[illegible]

حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی

جامعہ دار السلام مالیر کوٹلہ

جلد دوم (پارہ ٦ تا ١٠)

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

تفسیر

روح القرآن

مع

تفسیر جلالین

اردو ترجمہ

جلالین

فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی

مفتی اوّل دار العلوم دیوبند

حاشیہ و اردو تفسیر

حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی

جامعہ دار السلام مالیر کوٹلہ

جلد دوم (پارہ ٦ تا ١٠)

ناشر فیصل پبلیکیشنز دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام تفسیر : تفسیر روح القرآن

مع تفسیر : تفسیر جلالین شریف

اردو ترجمہ

تفسیر جلالین : (فقیہ اعظم) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ

حواشی و اردو تفسیر: حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی

جلد : جلد دوم (پارہ ٦ تا ١٠)

صفحات : ٥٩٦

سن اشاعت : ٢٠٠٦ء

باہتمام : محمد صہیب صدیقی

کتابت : محمد سلیم (مالیرکوٹلہ)

کمپیوٹر ورک : فیصل کمپیوٹرس دیوبند

مطبع : فیصل پریس (فیصل پرنٹنگ کامپلکس) دیوبند

الناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

FAISAL PUBLICATIONS
JAMA MASJID DEOBAND.247554 UP INDIA
PHONES: 0091-1336-224110,222694,9359210398 FAX.224110
e-mail: faisal_india@rediffmail.com
website : www.faisalindia.com

فیصل
دیوبند دہلی

Also Available at :
Darus Salam
(Islamic Centre)
Delhi Gate Maler Kotla
(Punjab) India

Distributor for
International Market

FAISAL INTERNATIONAL
468,Gali Bahar Wali Chhatta Lal Mian
Daryaganj New Delhi.11002 Ph.0091-11-23245665
e-mail : faisal_india@rediffmail.com

فہرست عنوانات تفسیر رُوح القرآن ۔ جلد نمبر ۲

پارہ ۸

سورۃ الاعراف

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ

لَا يُحِبُّ	اللّٰهُ	الْجَهْرَ	بِالسُّوْٓءِ	مِنَ + الْقَوْلِ	اِلَّا	مَنْ
پسند نہیں کرتا	اللہ	ظاہر کرنا	بُری	بات	مگر	جو۔ جس

اللہ (کسی کی) بری بات کا ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔ مگر جس پر

ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ

ظُلِمَ	وَكَانَ	اللّٰهُ	سَمِيْعًا	عَلِيْمًا	اِنْ + تُبْدُوْا	خَيْرًا	اَوْ
ظلم ہوا ہو	اور ہے	اللہ	سننے والا	جاننے والا	اگر تم کھلم کھلا کرو	کوئی بھلائی	یا

ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اگر تم کوئی بھلائی کھلم کھلا کرو یا اُسے

تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾

تُخْفُوْهُ	اَوْ	تَعْفُوْا	عَنْ	سُوْٓءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا	قَدِيْرًا
اسے چھپاؤ	یا	معاف کردو	سے	برائی	تو بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنیوالا	قدرت والا

چھپاؤ یا معاف کردو کوئی برائی تو بیشک اللہ معاف کرنے والا، قدرت والا ہے۔

(۱۴۸) لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ
مِنْ اَحَدٍ اَیْ يُعَاقَبُ عَلَيْهِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
فَلَا يُؤَاخِذُهٗ بِالْجَهْرِ بِهٖ بِاَنْ يُخْبِرَ عَنْ
ظُلْمِ ظَالِمِهٖ وَيَدْعُوْا عَلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا
لِمَا يُقَالُ عَلِيْمًا ○ بِمَا يُفْعَلُ
(۱۴۹) اِنْ تُبْدُوْا تُظْهِرُوْا خَيْرًا مِنْ اَعْمَالِ الْبِرِّ اَوْ تُخْفُوْهُ
تَعْمَلُوْهُ سِرًّا اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ ظُلْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ○

(۱۴۸) لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ الاٰیۃ
اللہ کو یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص بری بات زبان سے نکالے اس پر وہ عذاب کریگا مگر جس پر ظلم ہوا وہ اگر ظالم کے ظلم کو ظاہر کرے اور اس کے واسطے بد دعا کرے تو اس پر مواخذہ نہیں اور جو کچھ کہا جاتا ہے اس کو اللہ سنتا ہے اور جو کیا جاتا ہے اس کو جانتا ہے۔
(۱۴۹) اگر تم اچھا کام ظاہر کرو یا چھپا کر یا ظالم کے ظلم کو معاف کردو پس بیشک اللہ معاف فرمانے والا اور قدرت والا ہے۔

تشریح

(۱۴۸) اہل ایمان کے اخلاق بلند ہونے چاہئیں | اسلام کے جتنے مخالف تھے خواہ وہ منافق ہوں یا یہودی اور بُت پرست وہ ہر وقت اہل اسلام کو ستانے کی اور پریشان کرنے کی تدبیریں کرتے رہتے تھے اُنکے خلاف اہل اسلام میں بھی نفرت اور غصے کے آثار پیدا ہوتے تھے۔ بیشک مسلمان مظلوم تھے اور ظالم کے ظلم کے خلاف زبان کھولنے کا ان کو حق تھا مگر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسکے ماننے والوں کے اخلاق اتنے بلند ہونے چاہئیں کہ جلدی سے کسی کی برائی کے خلاف ان کی زبان نہ کھلے۔ اگر کسی میں کوئی عیب معلوم ہو تو اسکو مشہور نہ کرے اللہ تعالےٰ سمیع وعلیم ہیں وہ ہر ایک کی بات سنتے جانتے ہیں۔ ہر ایک کو اسکے عمل کے مطابق وہ خود بدلہ دینگے۔ نبی ؐ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ متعین طور پر کسی کا نام لیکر برائی نہیں کرتے تھے بلکہ ایسے انداز میں نصیحت کرتے تھے کہ جسمیں وہ عیب ہے وہ خود ہی سمجھ لے اور سب کے سامنے رسوا بھی نہ ہو۔

(۱۴۹) معاف کرنا بہتر ہے | اعلےٰ اخلاق یہ ہیں کہ برائی کو بھلائی سے دُور کیا جائے اور جہاں تک ہو سکے درگذر کیا جائے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہونے کے باوجود کہ وہ سزا دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں پھر بھی وہ معاف کرتے ہیں کسی مجرم کا اس کے جرم کی وجہ سے رزق بند نہیں کرتے اسلئے تم ظاہر و باطن میں ہر حال میں بھلائی کئے جاؤ اور درگذر سے کام لو۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ

إِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	يُرِيْدُوْنَ
بیشک	جو لوگ	انکار کرتے ہیں	اللہ کا	اور	اسکے رسولوں	اور	چاہتے ہیں

بیشک جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ کا اور اس کے رسولوں کا ، اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور

أَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ

أَنْ	يُّفَرِّقُوْا	بَيْنَ	اللّٰهِ	وَرُسُلِهٖ	وَ يَقُوْلُوْنَ	نُؤْمِنُ	بِبَعْضٍ
کہ	فرق نکالیں	درمیان	اللہ	اور اس کے رسول	اور کہتے ہیں	ہم مانتے ہیں	بعض کو

اس کے رسولوں کے درمیان فرق نکالیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور

وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ (۱۵۰)

وَّ نَكْفُرُ	بِبَعْضٍ	وَّيُرِيْدُوْنَ	أَنْ	يَّتَّخِذُوْا	بَيْنَ	ذٰلِكَ	سَبِيْلًا
اور نہیں مانتے	بعض کو	اور وہ چاہتے ہیں	کہ	پکڑیں (نکالیں)	درمیان	اسکے	ایک راہ

بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان نکالیں ایک راہ۔

(۱۵۰) إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ بِاَنْ يُّؤْمِنُوْا بِهٖ دُوْنَهُمْ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ مِّنَ
الرُّسُلِ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ مِّنْهُمْ
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ
ذٰلِكَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ سَبِيْلًا ○
طَرِيْقًا يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ

(۱۵۰) بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کے منکر ہیں اور اللہ اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاویں اور اس کے پیغمبروں پر نہ لائیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے بعض کو نہیں مانتے اور یہ چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے درمیان کوئی اور راہ نکالیں کہ جس پر چلیں۔

تشریح

(۱۵۰) اسلام اور کفر کے درمیان کوئی مذہب نہیں ہے　دین کا معاملہ یہ ہے کہ جو اللہ اور اس کے تمام پیغمبروں کو مانے اور پیغمبروں کے ماننے میں کوئی فرق نہ کرے وہی مسلم ہے اور جو پیغمبروں کے ماننے میں فرق کرے کسی کو مانے کسی کو نہ مانے وہ اسلام سے باہر کافر و مشرک ہے۔ ایک طرف اسلام ہے دوسری طرف کفر ہے اور اس کے بیچ کوئی مذہب نہیں جو لوگ اس طرح کا غلط خیال قائم کرتے ہیں ان کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْكٰفِرُوْنَ	حَقًّا	وَ اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا
یہی لوگ	وہ	کافر (جمع)	اصل	اور ہم نے تیار کیا ہے	کافروں کے لئے	عذاب

یہی لوگ اصل کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار

مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ

مُّهِيْنًا	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَرُسُلِهٖ	وَلَمْ يُفَرِّقُوْا	بَيْنَ
ذلت کا	اور جو لوگ	ایمان لائے	اللہ پر	اور اسکے رسولوں پر	اور فرق نہیں کرتے	درمیان

کر رکھا ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی کے درمیان

اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ

اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	اُولٰٓئِكَ	سَوْفَ	يُؤْتِيْهِمْ	اُجُوْرَهُمْ
کسی کے	اُنمیں سے	یہی لوگ	عنقریب	انہیں دے گا	ان کے اجر

فرق نہیں کرتے یہی وہ لوگ ہیں عنقریب اللہ انہیں ان کے اجر دے گا۔

ع ۲۱ / ۱۱ / ۱

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع

وَ كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
اور ہے	اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان

اور اللہ بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

﴿۱۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِمَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ قَبْلَهٗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ ذَا اِهَانَةٍ هُوَ عَذَابُ النَّارِ

﴿۱۵۱﴾ وہی ہیں کافر بالیقین اور ہم نے کافروں کے واسطے دوزخ کا عذاب ذلیل کرنے والا تیار کر رکھا ہے۔

﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ كُلِّهِمْ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ نُؤْتِيْهِمْ بِالنُّوْنِ وَالْيَاءِ اُجُوْرَهُمْ ثَوَابَ اَعْمَالِهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا لِاَوْلِيَآئِهٖ رَّحِيْمًا ○ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ

﴿۱۵۲﴾ اور جو لوگ اللہ اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے اور کسی پیغمبر میں ان میں سے فرق نہیں کرتے ہیں وہی لوگ ہیں کہ عنقریب ہم ان کو انکے کاموں کا اچھا بدلہ دینگے اور اللہ اپنے دوستوں کو بخشنے والا جو اسکی عبادت کرتے ہیں ان پر مہربان ہے۔

تشریح

﴿۱۵۱﴾ **رسولوں میں فرق کرنے والے اور نہ ماننے والے یکساں ہیں** جو لوگ رسولوں کے ماننے میں فرق کرتے ہیں کہ کسی کو مانتے ہیں کسی کو نہیں ان کے ماننے نہ ماننے والوں میں کوئی فرق نہیں ہے اس طرح کی تفریق کرنیوالے بلاشبہ کافر ہیں اور اللہ تعالٰے نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ایسی سزا جو انہیں ذلیل وخوار کردیگی۔

﴿۱۵۲﴾ **اہل ایمان کو بہترین بدلہ دیا جائیگا** جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر بلا تفریق سچے دل سے ایمان لاتے ہیں ان کو اللہ تعالٰے ضرور اجر عطا فرمائیں گے ان کے ساتھ اللہ تعالٰے سخت گیری نہیں فرمائیں گے بلکہ ان کے ساتھ نرمی اور درگذر کا معاملہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالٰے بہت درگذر کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ

يَسْـَٔلُكَ	اَهْلُ الْكِتٰبِ	اَنْ	تُنَزِّلَ	عَلَيْهِمْ	كِتٰبًا	مِّنَ
آپ سے سوال کرتے ہیں	اہل کتاب	کہ	اُتار لائے	اُن پر	کتاب	سے

اہل کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب اُتار لائیں

السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا

السَّمَآءِ	فَقَدْ سَاَلُوْا	مُوْسٰٓى	اَكْبَرَ	مِنْ ذٰلِكَ	فَقَالُوْٓا
آسمان	سو وہ سوال کرچکے ہیں	موسیٰ	بڑا	اس سے	انہوں نے کہا

سو وہ سوال کر چکے ہیں موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا۔ انھوں نے کہا

اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

اَرِنَا	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْهُمُ	الصّٰعِقَةُ	بِظُلْمِهِمْ	ثُمَّ
ہمیں دکھادے	اللہ	علانیہ	سو انہیں آ پکڑا	بجلی	انکے ظلم کے باعث	پھر

ہمیں اللہ کو علانیہ (کھلم کھلا) دکھادے سو اُنہیں بجلی نے آ پکڑا ان کے ظلم کے باعث۔ پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا

اتَّخَذُوا	الْعِجْلَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	فَعَفَوْنَا
انھوں نے بنالیا	بچھڑا (گوسالہ)	اس کے بعد	کہ انکے پاس آئیں	نشانیاں	سو ہم نے درگزر کیا

انھوں نے گوسالہ کو (معبود) بنالیا اس کے بعد کہ اُن کے پاس نشانیاں آگئیں سو ہم نے اس سے

عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ

عَنْ + ذٰلِكَ	وَاٰتَيْنَا	مُوْسٰى	سُلْطٰنًا	مُّبِيْنًا	وَرَفَعْنَا	فَوْقَهُمُ
اس سے (اس کو)	اور ہم نے دیا	موسیٰ	غلبہ	ظاہر (صریح)	اور ہم نے بلند کیا	ان کے اوپر

درگزر کیا اور ہم نے موسیٰؑ کو صریح غلبہ دیا اور ہم نے ان کے اوپر بلند کیا "طور" پہاڑ

الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا

الطُّوْرَ	بِمِيْثَاقِهِمْ	وَقُلْنَا	لَهُمُ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَّقُلْنَا	لَهُمْ	لَا
طور	ان سے عہد لینے کی غرض سے	اور ہم نے کہا	اُن کیلئے (ان سے)	تم داخل ہو	دروازہ	سجدہ کرتے	اور ہم نے کہا	اُن سے	نہ

ان سے عہد لینے کی غرض سے اور ہم نے ان سے کہا دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ہم نے ان سے کہا

تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

تَعْدُوْا	فِي	السَّبْتِ	وَاَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّيْثَاقًا	غَلِيْظًا
زیادتی کرو	میں	ہفتہ کا دن	اور ہم نے لیا	ان سے	عہد	مضبوط

نہ زیادتی کرو ہفتہ کے دن میں اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا

﴿۱۵۳﴾ يَسْئَلُكَ يَا مُحَمَّدُ اَهْلُ الْكِتٰبِ الْيَهُوْدُ
اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ
جُمْلَةً كَمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى
تَعَنُّتًا فَاِنِ اسْتَكْبَرْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ
سَاَلُوْٓا اَيْ اٰبَآؤُهُمْ مُوْسٰٓى اَكْبَرَ
اَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا
اللّٰهَ جَهْرَةً عِيَانًا فَاَخَذَتْهُمُ
الصّٰعِقَةُ اَلْمَوْتُ عِقَابًا لَّهُمْ
بِظُلْمِهِمْ حَيْثُ تَعَنَّتُوْا فِي السُّؤَالِ
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ اِلٰهًا مِّنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ الْمُعْجِزَاتُ
عَلٰى وَحْدَانِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعَفَوْنَا
عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَسْتَاْصِلْهُمْ وَاٰتَيْنَا
مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ○ تَسَلُّطًا
بَيِّنًا ظَاهِرًا عَلَيْهِمْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ
بِقَتْلِ اَنْفُسِهِمْ تَوْبَةً فَاَطَاعُوْهُ

﴿۱۵۴﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ الْجَبَلَ
بِمِيْثَاقِهِمْ بِسَبَبِ اَخْذِ الْمِيْثَاقِ
عَلَيْهِمْ لِيَخَافُوْا فَيَقْبَلُوْهُ وَقُلْنَا
لَهُمْ وَهُوَ مُظِلٌّ عَلَيْهِمْ ادْخُلُوا الْبَابَ
بَابَ الْقَرْيَةِ سُجَّدًا سُجُوْدَ انْحِنَاءٍ
وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَتَشْدِيْدِ الدَّالِ وَفِيْهِ
اِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الدَّالِ اَيْ لَا تَعْتَدُوْا
فِي السَّبْتِ بِاصْطِيَادِ الْحِيْتَانِ فِيْهِ وَاَخَذْنَا

﴿۱۵۳﴾ يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ الخ
تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود ازراہ عناد یہ سوال کرتے ہیں کہ تم پر آسمان سے لکھی کتاب اتار دو جیسے موسیٰ علیہ السلام پر اتری سو اگر تم کو ان کا یہ سوال بڑا اور بھاری معلوم ہوتا ہے تو البتہ ان کے باپ دادوں نے موسیٰ ع سے اس سے بھی بڑا سوال کیا تھا پس کہا کہ ہم کو اللہ کی ذات پاک ظاہر دکھلا سو اُن کی اس زیادتی اور بے موقع سوال پر اللہ کا ان پر یہ عذاب ہوا کہ فوراً سب مر گئے۔ پھر بعد اس کے کہ ان کے پاس معجزے آئے جن سے اللہ کی توحید ثابت ہو گئی انہوں نے بچھڑے کو معبود بنایا سو ہم نے اس سے بھی درگذر کی اور ان کو نیست نابود نہ کیا اور ہم نے موسیٰ ع کو ان پر غلبہ ظاہر دیا کہ موسیٰ نے ان کو کہا کہ تمہاری توبہ یہ ہے کہ اپنی جانوں کو مار ڈالو سو انہوں نے اس کو قبول کیا۔

﴿۱۵۴﴾ اور ہم نے ان سے عہد لینے کو ان پر جبلِ طور کو اُٹھایا۔ تاکہ اس خوف سے جو اُن کو حکم ہو مان لیں اور اس عالم میں کہ ان پر پہاڑ کو اٹھا رکھا تھا ہم نے ان سے کہا کہ ہفتہ کے دن مچھلیوں کا شکار کرکے حد سے نہ بڑھو۔

اور اسی بارہ میں ہم نے ان سے سخت عہد لیا

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ عَلٰى ذٰلِكَ فَنَقْضُوْهُ۔ — پھر بھی انہوں نے عہد شکنی کی۔

تشریح

(۱۵۳) حق کو نہ ماننے کے لئے اہل کتاب کی قلابازیاں | اہل کتاب یہود و نصاریٰ اور خاص طور پر یہود کا وطیرہ یہ رہا ہے کہ حق کو نہ ماننے کے لئے انھوں نے طرح طرح کے مطالبات کئے ہیں اور اللہ اور رسول کی شان میں گستاخیاں کرنے سے بھی نہیں چوکے۔ جیساکہ سورۂ بقرہ کی آیت ۵۵ تا ۵۶ میں بیان ہو چکا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ چالیس دن کے لئے کوہِ طور پر تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ کو حکم ہوا تھا کہ اپنے ساتھ بنی اسرائیل کے ستر نمائندوں کو لیکر آئیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو تورات عطا فرمائی اور انہوں نے اللہ کے کلام کو بنی اسرائیل کے نمائندوں کے سامنے رکھا تو ان میں سے بعض لوگوں نے حضرت موسیٰؑ کو جواب دیا کہ ہم تمہارے کہنے پر کیسے اس بات کو تسلیم کرلیں کہ یہ اللہ کی کتاب اور اس کا کلام ہے۔ ہم تو جب مانیں گے جب کہ اعلانیہ اپنی آنکھوں سے اللہ کو نہ دیکھ لیں اس پر اللہ تعالےٰ کا عتاب نازل ہوا۔ ایک بجلی آئی اور وہ سب بے جان ہوکر گر گئے۔ مگر اللہ نے پھر ان کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ یہ لوگ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسا بے جا مطالبہ کرتے رہے ہیں اور واضح دلیلیں اور واضح نشانیوں کے باوجود انہوں نے کسی طرح مان کر نہیں دیا اور پھر بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے آج انھیں شریر لوگوں کی اولاد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کر رہی ہے کہ آسمان سے کوئی تحریر نازل کراؤ، تب ہم سمجھیں گے کہ واقعی تم اللہ کے رسول ہو۔ حالانکہ ہم ان پر کیسے کیسے احسانات کرتے رہے ہیں۔ ہر خطا کے بعد ان کو معاف کرتے رہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جو بلا شبہ اللہ کے رسول تھے ان کو صریح فرمان جو تختیوں پر لکھے ہوئے تھے عطا کئے اور ان کو غلبہ عطا کیا۔

(۱۵۴) جب یہودیوں سے عہد لیا گیا | اللہ تعالےٰ نے یہود سے عہد لیا کہ وہ اللہ کے اس صریح فرمان کی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا ہے اطاعت کریں گے۔ یہ وہ پختہ عہد تھا جو کوہِ طور کے دامن میں بنی اسرائیل کے نمائندوں سے لیا گیا تھا۔ اس وقت ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوہِ طور ان کے سروں پر جھکا جاتا ہے اور اگر ہم نے اطاعت کا عہد نہ کیا تو یہ پہاڑ ان کے سروں پر گر پڑے گا۔ اور ان سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ سبت کا قانون نہ توڑو اور شہر میں سجدہ کرتے ہوئے عاجزی کے ساتھ داخل ہو۔ اپنی ہیکڑ بازی نہ دکھاؤ۔ سبت کا واقعہ سورۂ بقرہ کی آیت ۶۵ میں گزر چکا ہے کہ سبت یعنی ہفتے کے دن بنی اسرائیل کے لئے یہ قانون مقرر کیا گیا تھا کہ وہ ہفتے کے دن کو آرام اور عبادت کے لئے مخصوص رکھیں اس دن کھانے پکانے کا کام بھی نہ خود کریں اور نہ اپنے ملازموں سے لیں۔ اور جو شخص اس مقدس دن کی حرمت کو توڑے گا وہ واجب القتل ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ بنی اسرائیل نے اس قانون کی خلاف ورزی کرنی شروع کردی۔ یہاں تک کہ شہروں میں کھلے عام تجارت ہونے لگی۔

جن لوگوں نے اس قانون کی خلاف ورزی کی تھی ان کی صورتیں اللہ تعالےٰ نے مسخ کردیں اور انہیں بندر بنا دیا۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا سامان ہو۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

فَبِمَا	نَقْضِهِمْ	مِّيْثَاقَهُمْ	وَكُفْرِهِمْ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَقَتْلِهِمُ	الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ + حَقٍّ
بسبب	ان کا توڑنا	اپنا عہد و پیمان	اور اُنکا انکار کرنا	اللہ کی آیات	اور ان کا قتل کرنا	نبیوں (جمع)	نا حق

بسبب ان کے عہد و پیمان توڑنے، اور انکے اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے، اور ان کے ناحق نبیوں کے قتل کرنے

وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

وَّقَوْلِهِمْ	قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ	بَلْ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلَيْهَا	بِكُفْرِهِمْ	فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اور ان کا کہنا	ہمارے دل (جمع)	پردہ میں	بلکہ	مُہر کردی	اللہ	ان پر	انکے کفر کے سبب	سو وہ ایمان نہیں لاتے

اور ان کے یہ کہنے کہ ہمارے دل پردہ میں (محفوظ) ہیں بلکہ اللہ نے ان پر ان کے کفر کے سبب مہر کردی سو ایمان نہیں لاتے

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ

اِلَّا	قَلِيْلًا	وَّبِكُفْرِهِمْ	وَقَوْلِهِمْ	عَلٰى	مَرْيَمَ	بُهْتَانًا	عَظِيْمًا	وَّقَوْلِهِمْ
مگر	کم	اور انکے کفر کے سبب	اور انکا کہنا (باندھنا)	پر	مریمؑ	بہتان	بڑا	اور اُن کا کہنا

مگر کم (اور انکو سزا ملی) انکے کفر، اور مریمؑ پر بڑا بہتان باندھنے کے سبب اور ان کے یہ کہنے (کے سبب)

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

اِنَّا	قَتَلْنَا	الْمَسِيْحَ	عِيْسَى	ابْنَ	مَرْيَمَ	رَسُوْلَ	اللّٰهِ	وَمَا قَتَلُوْهُ	وَمَا صَلَبُوْهُ
ہم نے	قتل کیا	مسیحؑ	عیسیٰؑ	ابن	مریم	رسول	اللہ	اور نہیں قتل کیا اسکو	اور نہیں سولی دی اسکو

کہ ہم نے قتل کیا اللہ کے رسول مسیح ابن مریمؑ کو اور انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا اور اسکو سولی نہیں دی

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا

وَلٰكِنْ	شُبِّهَ	لَهُمْ	وَاِنَّ	الَّذِيْنَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	لَفِيْ + شَكٍّ	مِّنْهُ	مَا
اور بلکہ	صورت بنا دیگئی	انکے لئے	اور بیشک	جو لوگ	اختلاف کرتے ہیں	اسمیں	البتہ شک میں	اس سے	نہیں

بلکہ ان کے لئے (ان جیسی) صورت بنا دی گئی اور بیشک جو لوگ اس بارہ میں اختلاف کرتے ہیں وہ البتہ اس بارہ میں شک میں ہیں۔ اٹکل

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ

لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ + عِلْمٍ	اِلَّا	اتِّبَاعَ	الظَّنِّ	وَمَا قَتَلُوْهُ	يَقِيْنًا	بَلْ
ان کو	اس کا	کوئی علم	مگر	پیروی	اٹکل	اور اسکو قتل نہیں کیا	یقیناً	بلکہ

کی پیروی کے سوا انہیں اس کا کوئی علم نہیں۔ اور اس کو انہوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ

رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

رَّفَعَهُ	اللّٰهُ	اِلَيْهِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَزِيْزًا	حَكِيْمًا
اس کو اٹھالیا	اللہ	اپنی طرف	اور	ہے	اللہ	غالب	حکمت والا

اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿۱۵۵﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مَا زَائِدَةٌ وَالْبَاءُ لِلسَّبَبِيَّةِ
مُتَعَلِّقَةٌ بِمَحْذُوْفٍ اَىْ لَعَنَّاهُمْ
بِسَبَبِ نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ
قَوْلِهِمْ لِلنَّبِيِّ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ لَا تَعِىْ
كَلَامَكَ بَلْ طَبَعَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا
بِكُفْرِهِمْ فَلَا تَعِىْ وَعْظًا فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مِنْهُمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
وَاَصْحَابِهٖ.

﴿۱۵۵﴾ سو ان کے عہد توڑ ڈالنے اور آیاتِ الٰہی کے انکار سے اور پیغمبروں کو ناحق مار ڈالنے اور اس وجہ سے کہ ہمارے پیغمبر کو انہوں نے یہ کہا کہ ہمارے دلوں پر پردہ ہے تمہاری بات یاد نہیں رہتی ہم نے ان پر لعنت کی بلکہ اللہ نے بہ سبب ان کے کفر کے ان کے دلوں پر مہر لگادی کہ وہ نصیحت کو یاد نہیں رکھتے سو ان میں سے تھوڑے ہی ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی۔

﴿۱۵۶﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ ثَانِيًا بِعِيْسٰى وَكَرَّرَ الْبَاءَ
لِلْفَصْلِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا عَطَفَ عَلَيْهِ وَ
قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝
حَيْثُ رَمَوْهَا بِالزِّنَا

﴿۱۵۶﴾ اور ہم نے ان کو عذاب کیا اور لعنت برسائی اس وجہ سے کہ انہوں نے دوبارہ یہ کفر کیا کہ عیسیٰؑ کے منکر ہوئے اور مریم پر زنا کی تہمت لگائی۔

﴿۱۵۷﴾ وَّقَوْلِهِمْ مُفْتَخِرِيْنَ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ فِىْ زَعْمِهِمْ
اَىْ بِمَجْمُوْعِ ذٰلِكَ عَذَّبْنَاهُمْ
قَالَ تَعَالٰى تَكْذِيْبًا لَهُمْ فِىْ قَتْلِهٖ
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ
شُبِّهَ لَهُمْ الْمَقْتُوْلُ وَالْمَصْلُوْبُ
وَهُوَ صَاحِبُهُمْ بِعِيْسٰى اَىْ اَلْقَى اللّٰهُ
عَلَيْهِ شَبَهَهٗ فَظَنُّوْهُ اِيَّاهُ وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اَىْ فِىْ
عِيْسٰى لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مِنْ
قَتْلِهٖ حَيْثُ قَالَ بَعْضُهُمْ لَمَّا
رَاَوُا الْمَقْتُوْلَ الْوَجْهُ وَجْهُ عِيْسٰى وَالْجَسَدُ

﴿۱۵۷﴾ اور ازراہِ فخر یہ کہا کہ ہم نے عیسیٰ مسیح مریم کے بیٹے کو مار ڈالا (یہ تمام حرکات ان کے عذاب کے باعث ہوئیں) اللہ نے ان کے اس دعویٰ کو کہ ہم نے عیسیٰؑ کو مار ڈالا جھوٹا کرنے کو فرمایا اور انہوں نے عیسیٰ کو نہ مارا اور نہ سولی دی لیکن ان کو غلطی ہوئی درحقیقت جس کو مارا اور سولی دی وہ ان میں ہی کا ایک شخص تھا اللہ نے اس پر عیسیٰؑ کی مشابہت ڈالی اور اس کو عیسیٰ سمجھ گئے۔ اور بیشک جو لوگ عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ عیسیٰؑ کے قتل سے شک میں ہیں چنانچہ جس وقت مقتول کو دیکھا بعض نے کہا کہ اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے اور بدن اس کا سا نہیں۔ اور

لَیْسَ بِجَسَدِہٖ فَلَیْسَ بِہٖ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
بَلْ ھُوَھُوَ مَالَھُمْ بِہٖ بِقَتْلِہٖ مِنْ عِلْمٍ
اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ اِسْتِثْنَاءٌ مُنْقَطِعٌ اَیْ لٰکِنْ
یَتَّبِعُوْنَ فِیْہِ الظَّنَّ الَّذِیْ تَخَیَّلُوْہُ وَمَا
قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ۝ حَالٌ مُؤَکِّدَۃٌ لِنَفْیِ الْقَتْلِ۔
۱۵۸ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا
فِیْ مُلْکِہٖ حَکِیْمًا ۝ فِیْ صُنْعِہٖ۔

بعض نے کہا کہ نہیں یہ عیسیٰؑ ہی ہے۔
مَالَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ الخ درحقیقت ان کو خبر نہیں کہ
یہ مقتول عیسےٰ ہی ہے وہ صرف اپنے وہم خیال کی
پیروی کرتے ہیں اور بالیقین ان لوگوں نے عیسیٰؑ کو
نہیں مارا۔
۱۵۸ بلکہ اس کو اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ اپنے ملک
میں غالب اور اپنے کام میں حکمت والا ہے۔

تشریح

۱۵۵ آخر بنی اسرائیل کے دلوں پر مہر لگ گئی | بنی اسرائیل کی اسی طرح کی عہد شکنیاں اللہ کے قانون کی خلاف ورزیاں اللہ کی آیتوں کو جھٹلانا اور کتنے ہی پیغمبروں کو قتل تک کر دینا ایسے جرائم تھے کہ آخر اللہ نے انکے دلوں پر مہر لگادی اور انمیں سے بہت ہی کم تھے جو حق پر قائم رہے۔

۱۵۶ حضرت مریم کی پاکدامنی پر یہودیوں کا الزام | یہودیوں کی گستاخیوں کی اور باطل پرستی کا یہ حال ہوا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریم پر بدچلنی کا الزام لگایا حالانکہ حضرت عیسیٰؑ کے پیدائش کے وقت ہی اللہ تعالےٰ نے پوری قوم کو گواہ بنادیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت اللہ تعالےٰ کا معجزہ ہے۔ ان کی والدہ نے کوئی اخلاقی جرم نہیں کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ جو کہ گھوارے میں لیٹے ہوئے تھے اور نوزائیدہ تھے ان کی زبان سے یہ کہلواکر کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ حضرت مریم کی پاکدامنی کا کھلا اعلان کرادیا۔

۱۵۷ حضرت عیسیٰؑ نہ قتل ہوئے نہ ان کو پھانسی دی گئی | یہودی دعویٰ کرتے تھے کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کردیا ہے اور اسکے بارے میں وہ پورے یقین کا اظہار کرتے تھے۔ ادھر عیسائی کسی ایک بات پر متفق نہیں تھے ان دونوں فریقوں کے مقابلے میں قرآن مجید کا فیصلہ یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی دونوں غلطی پر ہیں کیونکہ یہودی قتل کرنے پر اصرار کرتے تھے اس لئے ان کے دعوے کو دومرتبہ رد کیا گیا۔ عیسائی آج تک قدر مشترک کے طور پر حضرت عیسیٰؑ کے پھانسی دئے جانے کا کے قائل ہیں اسلئے یہود کے دعویٰ قتل کے ساتھ انکو پھانسی دینے کی بھی نفی کردی گئی اور اس کے ساتھ ہی بتادیا گیا کہ ان کو خود کچھ علم نہیں ہے بس اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔ یہود کی غلط فہمی کے اسباب کو یہ کہہ کر دور کیا گیا کہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہوگئی تھی وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ ایک طرف چونکہ سبت کا دن آرہا تھا اسلئے یہودیوں کو اپنے اس برے ارادے کی تکمیل کی جلدی تھی دوسری طرف اس طرح کے واقعات میں جو طبعی وحشت ہوتی ہے وہ بھی ان پر سوار تھی اسلئے انہوں نے اپنے خیال میں گو حضرت عیسیٰؑ کے ہی قتل کا ارادہ کیا تھا مگر ان مشتبہ کن حالات کیوجہ سے وہ اپنے اس ارادے میں ناکام رہے اور انکی توجہ اسطرف نہیں ہوسکی کہ وہ کس کو قتل کررہے ہیں اور اسکی کھلی شہادت یہودیوں اور عیسائیوں کا آپس کا اختلاف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت حال پیچیدہ ہوگئی تھی اور اسی پیچیدگی کیوجہ سے قرآن مجید نے اس واقعہ کو منکشف کردیا ہے ورنہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے بھی دوسرے نبیوں کے متعلق بھی یہودی کہتے تھے کہ ہم نے ان کو قتل کیا ہے لیکن چونکہ وہ اپنے دعوے میں سچے تھے اسلئے قرآن نے نہ انکی تردید کی اور نہ انکے معاملے میں کسی شبہ کا ذکر کیا بس اس سے زیادہ تفصیلات کی قرآن ضرورت محسوس نہیں کرتا اور غالباً اللہ کی حکمت کا تقاضہ بھی یہی تھا کہ خفیہ تدبیر کو تھوڑا سا خفیہ ہی رہنے دیا جائے۔

یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اگر حقیقت میں جس کو قتل کیا تھا اسکی لاش انکی آنکھوں کے سامنے موجود تھی وہ حضرت عیسیٰؑ نہیں تھے بلکہ کوئی دوسرا انکی شکل کا ملتا جلتا تھا جو جلدبازی میں قتل کردیا گیا تھا تو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰؑ جنکو یہودی پکڑ چکے تھے آخر وہ کدھر نکل گئے اسلئے قرآن کریم نے اپنے فیصلے میں قتل کی نفی کے بعد یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انکو اٹھالیا تھا اسلئے زمین پر انکی تلاش کرنا بیکار ہے لیکن ایک ضعیف انسان چونکہ نہ قدرت کا تصور کرسکتا ہے اور نہ اسکی حکمت کو پاسکتا ہے اسلئے خاص طور پر اپنی دو صفتوں کا ذکر فرماکر بحث کو ختم کردیا گیا کہ "وکان اللہ عزیزاً حکیماً"، یعنی اللہ کی ذات بڑی توانا اور بڑی حکمت والی ہے اس کے لئے یہ سب باتیں آسان ہیں۔

۱۵۸ حضرت عیسےٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا گیا | حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے میں یہودی کامیاب نہیں ہوئے بلکہ انکو اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالےٰ زبردست طاقت رکھنے والے اور حکمت والے ہیں ان کے لئے ایسا کرنا دشوار نہیں۔

وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

وَإِنْ	مِّنْ	أَهْلِ الْكِتٰبِ	إِلَّا	لَيُؤْمِنَنَّ	بِهٖ	قَبْلَ	مَوْتِهٖ	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور نہیں	سے	اہل کتاب	مگر	ضرور ایمان لائیگا	اس پر	پہلے	اپنی موت	اور قیامت کے دن

اور کوئی اہل کتاب سے نہ رہے گا مگر اس پر اپنی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا، اور قیامت کے دن

يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

يَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	شَهِيْدًا	فَبِظُلْمٍ	مِّنَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ
ہوگا	ان پر	گواہ	سو ظلم کے سبب	سے	جو	یہودی ہوئے (یہودی)	ہم نے حرام کردیا	ان پر

وہ ان پر گواہ ہوں گے۔ سو ہم نے ان پر (بہت سی) پاک چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں حرام کردیں یہودیوں کے

طَيِّبٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّأَخْذِهِمُ

طَيِّبٰتٍ	أُحِلَّتْ	لَهُمْ	وَبِصَدِّهِمْ	عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	كَثِيْرًا	وَّأَخْذِهِمُ
پاک چیزیں	حلال تھیں	انکے لئے	اور انکے روکنے کیوجہ سے	سے	اللہ کا راستہ	بہت	اور ان کا لینا

ظلم کی وجہ سے اور ان کے اللہ کے راستہ سے بہت روکنے کی وجہ سے اور ان کے سود لینے

الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَ

الرِّبٰوا	وَقَدْ نُهُوْا	عَنْهُ	وَأَكْلِهِمْ	أَمْوَالَ	النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ	وَ
سود	حالانکہ وہ روک دئے گئے تھے	اس سے	اور ان کا کھانا	مال (جمع)	لوگ	ناحق	اور

(کی وجہ سے) حالانکہ وہ اس سے روک دئے گئے تھے، اور (اس وجہ سے) کہ وہ کھاتے تھے لوگوں کے مال ناحق اور

أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

أَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	مِنْهُمْ	عَذَابًا	أَلِيْمًا
ہم نے تیار کیا	کافروں کے لئے	انھیں سے	عذاب	دردناک

ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿۱۵۹﴾ وَإِنْ مَّا مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ أَحَدًا إِلَّا
لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ بِعِيْسٰى قَبْلَ مَوْتِهٖ أَيْ
الْكِتَابِيْ حِيْنَ يُعَايِنَ مَلٰئِكَةَ الْمَوْتِ فَلَا
يَنْفَعُهُ إِيْمَانُهُ أَوْ قَبْلَ مَوْتِ عِيْسٰى لَمَّا
يَنْزِلُ قُرْبَ السَّاعَةِ كَمَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عِيْسٰى عَلَيْهِمْ

﴿۱۵۹﴾ اور ضرور اہل کتاب میں سے ہر ایک عیسیٰؑ پر ایمان لاویگا اپنے مرنے سے پہلے جبکہ موت کے فرشتے اس کو نظر آنے لگیں گے سو یہ ایمان اس کو نفع نہ دیگا یا عیسیٰؑ کے مرنے سے پہلے جبکہ وہ قرب قیامت میں آسمان سے اُتریں گے۔ جیسا کہ بخاری کی حدیث میں ہے اور قیامت کے دن عیسیٰؑ ان پر گواہ ہوں گے۔

شَهِيْدًا ۝ بِمَا فَعَلُوْهُ لَمَّا بَعَثَ اِلَيْهِمْ

اور بتلادیں گے جو کچھ انہوں نے کیا عیسیٰ کے انکی طرف مبعوث ہونے کے وقت۔

(۱۶۰) فَبِظُلْمٍ اَیْ بِسَبَبِ ظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا هُمُ الْيَهُوْدُ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ هِیَ الَّتِیْ فِیْ قَوْلِهٖ حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ الْاٰيَةَ وَبِصَدِّهِمْ النَّاسَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دِيْنِهٖ صَدًّا كَثِيْرًا ۝

(۱۶۰) سو بوجہ یہودیوں کے ظلم کے ہم نے ان پر حرام کی اچھی چیزیں جو ان پر حلال تھیں جس کا ذکر اسی آیت میں ہے حرمنا کل ذی ظفر الایۃ جو سورۂ انعام میں آوے گی) اور بہ سبب اس کے کہ وہ اللہ کے دین سے لوگوں کو بہت روکتے ہیں۔

(۱۶۱) وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ فِی التَّوْرٰىةِ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ بِالرُّشٰی فِی الْحُكْمِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ مُؤْلِمًا

(۱۶۱) اور سود لیتے ہیں حالانکہ اس کی ممانعت انکو توراۃ میں ہو چکی اور لوگوں کے مال رشوت میں کھاتے ہیں اور جو ان میں سے کافر ہیں ہم نے ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا تیار کر رکھا ہے۔

تشریح

(۱۵۹) حضرت عیسیٰؑ آسمانوں میں زندہ ہیں | حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کی طبعی موت سے پہلے تمام اہل کتاب اس حقیقت کو مان لیں گے اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ اس کی گواہی دیں گے کہ یہود نے مجھے جھٹلایا اور نصاریٰ نے مجھے خدا کا بیٹا کہا۔
حضرت ابوہریرہؓ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی حدیث بیان کرتے (بخاری کتاب احادیث الانبیاء) تو یہ بھی فرماتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نازل ہونے کی پیشین گوئی صرف حدیث میں ہی نہیں بلکہ قرآن میں بھی ہے اور یہی مذکورہ آیت پڑھ کر سنا دیتے تھے۔
جسمانی طور پر اٹھائے جانا کیونکہ عام انسانوں کا طریقہ نہیں ہے اس لئے اس کو ذہن نشین کرانا ضروری تھا کہ عیسیٰؑ کی ابھی وفات نہیں ہوئی اور ابھی ان کو آسمانوں سے اترنا ہے اور بہت سی ضروری خدمات انجام دینی ہیں اہل کتاب کو ان پر ایمان لانا ہے اور دجال جیسے غارت گر ایمان کو قتل کرنا ہے اور اللہ کی زمین کو شر و فساد سے پاک کر کے عام انسانوں کے طریقے کے مطابق وفات پانا ہے۔ اور خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونا ہے۔

(۱۶۰) یہودیوں کی فرد جرم | غرض یہودیوں کی یہی حرکتیں اور ظالمانہ رویّہ ہے۔ اور ان کی بے باکی کا حال یہ ہے کہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ کے راستے سے روکتے ہیں ان کے اسی طرز عمل کی وجہ سے ہم نے بعض پاکیزہ حلال چیزیں جو پہلے حلال تھیں ان کے لئے حرام کر دی تھیں۔ ان یہود کا یہ حال ہے کہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے آج بھی جو تحریک اٹھتی ہے اس کے پیچھے یہودی دماغ نظر آتا ہے۔ اشتراکیت جو انکار خدا پر مبنی ہے یہودی دماغ کی ایجاد ہے۔ فرائڈ (FRIED MANN) بنی اسرائیل کا ایک فرد ہے اس کا فلسفہ کہ انسان کے لاشعور میں کچھ ایسی چیزیں بیٹھ جاتی ہیں جو بعد میں غیر عقلی رویہ کا باعث بن جاتی ہیں مثلاً دوسری دنیا اور دوزخ جنت کا تصور۔ یہ فلسفہ سراسر گمراہی ہے۔
غرض اے محمدؐ اگر ایسے لوگ جن کی چھوٹی بڑی اگلی پچھلی حرکتیں ہمیں خوب معلوم ہیں اگر تم سے یہ مطالبہ کریں کہ تورات کی طرح ایک کتاب دفعتاً نازل ہو اور اللہ کے کلام قرآن مجید پر ایمان نہ لائیں تو ایسے لوگوں کی ناشائستہ حرکتیں کوئی حیرت کی بات نہیں ہے اور اسی لئے ہم نے ان کی شریعت میں سختی رکھی ہے۔

(۱۶۱) یہودیوں کی سود خوری اور ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنا | یہودیوں کے جرائم میں سے ایک بڑا جرم سود لینا ہے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا مال غلط طریقے سے کھانا ہے۔ اس قوم کے لوگ جو ایمان و اطاعت سے منحرف اور بغاوت کی روش پر قائم ہیں ان کے لئے اللہ کی طرف سے دردناک سزا تیار ہے۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

لٰكِنِ	الرّٰسِخُوْنَ	فِى	الْعِلْمِ	مِنْهُمْ	وَالْمُؤْمِنُوْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
لیکن	پختہ (جمع)	میں	علم	انہیں سے	اور مومن (جمع)	وہ مانتے ہیں	جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف

لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس کو مانتے ہیں جو نازل کیا گیا آپ کی طرف

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

وَمَآ	اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِكَ	وَالْمُقِيْمِيْنَ	الصَّلٰوةَ	وَالْمُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ
اور جو	نازل کیا گیا	سے	آپ پہلے	اور قائم رکھنے والے	نماز	اور ادا کرنے والے	زکوٰۃ	اور

اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ادا کرنے والے ہیں زکوٰۃ اور

الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع ۲۲/۱۰/۲

الْمُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	اُولٰٓئِكَ	سَنُؤْتِيْهِمْ	اَجْرًا	عَظِيْمًا
ایمان لانے والے	اللہ پر	اور دن	آخرت	یہی لوگ	ہم ضرور دینگے انھیں	اجر	بڑا

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہم ضرور بڑا اجر دیں گے۔

(۱۶۲) لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ الثَّابِتُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارِ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ مِنَ الْكُتُبِ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ نَصْبٌ عَلَى الْمَدْحِ وَقُرِئَ بِالرَّفْعِ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ بِالنُّوْنِ وَالْيَاءِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ هُوَ الْجَنَّةُ

(۱۶۲) لیکن جو لوگ انہیں سے علم میں پختہ ہیں جیسے عبداللہ بن سلام اور تمام مسلمان مہاجرین و انصار قرآن پر اور پہلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور لائق تعریف ہیں وہ لوگ جو نماز کو پوری طرح ادا کرتے ہیں اور جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہی ہیں کہ عنقریب ہم ان کو بڑا ثواب دیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے۔

تشریح

(۱۶۲) یہود میں سے ایمان لانے والے لوگ۔ یہودیوں میں سے جو لوگ آسمانی کتابوں کی حقیقی تعلیم سے واقف ہیں اور ہر طرح کے تعصب سے آزاد ہو کر سچائی کو دل سے مانتے ہیں ان کی روش بالکل مختلف ہے وہ جانتے ہیں کہ جس دین کی تعلیم پہلے نبیوں نے دی تھی اسی کی تعلیم قرآن دے رہا ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم ضرور اجر عظیم عطا کریں گے۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ

اِنَّآ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	كَمَآ	اَوْحَيْنَآ	اِلٰى	نُوْحٍ	وَّالنَّبِيّٖنَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَاَوْحَيْنَآ
بیشک ہم	ہم نے وحی بھیجی	آپ کی طرف	جیسے	ہم نے وحی بھیجی	طرف	نوح ؑ	اور نبیوں	اس کے بعد	اور ہم نے وحی بھیجی

بے شک ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے، جیسے ہم نے وحی بھیجی تھی نوح ؑ کی طرف اور اسکے بعد نبیوں کی طرف اور ہم نے وحی بھیجی

اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَ

اِلٰٓى	اِبْرٰهِيْمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطِ	وَعِيْسٰى	وَاَيُّوْبَ	وَ
طرف	ابراہیم ؑ	اور اسمٰعیل ؑ	اور اسحٰق ؑ	اور یعقوب ؑ	اور اولادِ یعقوب ؑ	اور عیسیٰ ؑ	اور ایوب ؑ	اور

ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ اور اولادِ یعقوب ؑ کی طرف اور عیسیٰ ؑ اور ایوب ؑ اور

يُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ (۱۶۳)

يُوْنُسَ	وَهٰرُوْنَ	وَسُلَيْمٰنَ	وَاٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا
یونس ؑ	اور ہارون ؑ	اور سلیمان ؑ	اور ہم نے دی	داؤد ؑ	زبور

یونس ؑ اور ہارون ؑ اور سلیمان ؑ (کی طرف وحی بھیجی) اور ہم نے داؤد ؑ کو دی زبور

(۱۶۳) اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَكَمَا اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِبْنَيْهِ وَيَعْقُوْبَ اِبْنِ اِسْحٰقَ وَالْاَسْبَاطِ اَوْلَادَهٗ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ وَاٰتَيْنَا اَبَاهُ دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ بِالْفَتْحِ اِسْمٌ لِلْكِتَابِ الْمُؤْتٰى وَالضَّمِّ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰى مَزْبُوْرًا اَىْ مَكْتُوْبًا۔

(۱۶۳) انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح والنبین من بعدہ الخ بیشک ہم نے تمہاری طرف اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم وحی بھیجی جیسے نوح علیہ السلام کی طرف اور ان کے بعد کے پیغمبروں کی طرف وحی بھیجی اور جیسے ابراہیم ؑ اور ان کے بیٹے اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ پر اور یعقوب ؑ اسحٰق ؑ کے بیٹے پر اور یعقوب ؑ کی اولاد پر اور عیسیٰ ؑ اور ایوب ؑ اور یونس ؑ اور ہارون ؑ اور سلیمان ؑ پر وحی بھیجی اور ہم نے سلیمان ؑ کے باپ داؤد ؑ کو زبور دی (زبور بفتح زا معجمہ نام ہے اس کتاب کا جو داؤد ؑ کو ملی اور زُبور بضم زا مصدر ہے مزبور کے معنی میں یعنی لکھی گئی)

تشریح

(۱۶۳) سب پیغمبروں کی تعلیم ایک ہے | حضرت محمد ﷺ جس طرح اللہ کے آخری کلام قرآن مجید کو اور اس کی تعلیم کو پیش کر رہے ہیں اسی طرح ہم نے اپنی وحی اور کلام حضرت نوح ؑ پر اور ان کے بعد کے پیغمبروں ابراہیم ؑ اسمٰعیل ؑ اسحاق ؑ یعقوب ؑ اور اولاد یعقوب ؑ پر اسی طرح ایوب ؑ یونس ؑ ہارون ؑ اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد ؑ کو زبور عطا کی ان سب کی ہدایت کا سرچشمہ ایک ہی تھا اور وہ سب ایک ہی صداقت کو پیش کرتے رہے۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

وَرُسُلًا	قَدْ + قَصَصْنٰهُمْ	عَلَيْكَ	مِنْ + قَبْلُ	وَرُسُلًا	لَّمْ	نَقْصُصْهُمْ
اور ایسے رسول (جمع)	ہم نے ان کا احوال سنایا	آپ پر (آپ سے)	اس سے قبل	اور ایسے رسول	نہیں	ہم نے حال بیان کیا

اور ایسے رسول (بھیجے) ہیں جن کے احوال ہم نے اس سے قبل آپ سے بیان کئے۔ اور ایسے رسول (بھی بھیجے) جن کے احوال ہم نے آپ سے

عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

عَلَيْكَ	وَكَلَّمَ	اللّٰهُ	مُوْسٰى	تَكْلِيْمًا	رُسُلًا	مُّبَشِّرِيْنَ	وَمُنْذِرِيْنَ
آپ پر (آپکو)	اور کلام کیا	اللہ	موسیٰ	کلام کرنا (خوب)	رسول (جمع)	خوشخبری سنانے والے	اور ڈرانے والے

بیان نہیں لئے اور اللہ نے موسیٰؑ سے خوب کلام کیا (ہم نے بھیجے) رسول خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

لِئَلَّا + يَكُوْنَ	لِلنَّاسِ	عَلَى	اللّٰهِ	حُجَّةٌ	بَعْدَ	الرُّسُلِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
تاکہ نہ رہے	لوگوں کے لئے	پر	اللہ	حجت	بعد	رسولوں	اور	ہے	اللہ

تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کو اللہ پر کوئی حجت نہ رہے۔ اور اللہ غالب

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ

عَزِيْزًا	حَكِيْمًا	لٰكِنِ	اللّٰهُ	يَشْهَدُ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اِلَيْكَ	اَنْزَلَهٗ	بِعِلْمِهٖ
غالب	حکمت والا	لیکن	اللہ	گواہی دیتا ہے	اس پر جو	اس نے نازل کیا	آپ کی طرف	وہ نازل کیا	اپنے علم کے ساتھ

حکمت والا ہے لیکن اللہ اس پر گواہی دیتا ہے جو اس نے آپؐ کی طرف نازل کیا وہ اپنے علم سے نازل

وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ۭ

وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ	يَشْهَدُوْنَ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا
اور فرشتے	گواہی دیتے ہیں	اور کافی ہے	اللہ	گواہ

کیا۔ اور فرشتے (بھی) گواہی دیتے ہیں اور گواہ (تو) اللہ ہی کافی ہے۔

١٦٤ وَاَرْسَلْنَا رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ رُوِيَ اَنَّهٗ تَعَالٰى بَعَثَ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ نَبِيٍّ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَاَرْبَعَةُ اٰلَافٍ مِّنْ سَائِرِ النَّاسِ قَالَهٗ

١٦٤ اور ہم نے بہت پیغمبر ایسے بھیجے کہ ان کا حال تم پر ظاہر نہیں کیا۔ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار پیغمبر بھیجے چار ہزار بنی اسرائیل میں سے اور چار ہزار باقی تمام آدمیوں میں سے (یہ شیخ جلال الدین محلی نے ایسا ہی بیان کیا سورہ غافر میں)

الشَّیْخُ فِیْ سُوْرَةِ غَافِرٍ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى
بِلَا وَاسِطَةٍ تَكْلِيْمًا ○

(۱۶۵) رُسُلًا بَدَلٌ مِنْ رُسُلًا قَبْلَهُ مُّبَشِّرِيْنَ
بِالثَّوَابِ مَنْ اٰمَنَ وَمُنْذِرِيْنَ بِالْعِقَابِ
مَنْ كَفَرَ اَرْسَلْنَاهُمْ لِئَلَّا يَكُوْنَ
لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ مَقَالٌ بَعْدَ
اِرْسَالِ الرُّسُلِ اِلَيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا
لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيَاتِكَ
وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَبَعَثْنَاهُمْ
لِقَطْعِ عُذْرِهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
فِيْ مُلْكِهٖ حَكِيْمًا ○ فِيْ صُنْعِهٖ۔

(۱۶۶) وَنَزَلَ لَمَّا سُئِلَ الْيَهُوْدُ عَنْ نُبُوَّتِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرُوْهُ لٰكِنِ اللّٰهُ
يَشْهَدُ يُبَيِّنُ نُبُوَّتَكَ بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ الْمُعْجِزِ اَنْزَلَهُ مُتَلَبِّسًا بِعِلْمِهٖ
اَيْ عَالِمًا بِهٖ اَوْ وَفِيْهِ عِلْمُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَشْهَدُوْنَ لَكَ اَيْضًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا ○ عَلٰى ذٰلِكَ۔

اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے بلاواسطہ کلام کیے۔

(۱۶۵) اور ہم نے پیغمبروں کو بھیجا جو ایمان لانے والوں کو ثواب کی خوش خبری سناتے ہیں اور کافروں کو عذاب سے ڈراتے ہیں پیغمبروں کو اسلیے بھیجا تاکہ لوگوں کو اللہ کے سامنے کچھ کلام اور حجت باقی نہ رہے بعد اس کے کہ ان کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ایسا نہ ہو کہ وہ یہ کہیں کہ اے ہمارے رب ہماری طرف پیغمبر کیوں نہ بھیجے کہ تیرے احکام کو مانتے اور اہل ایمان میں سے ہوتے سو ہم نے پیغمبر بھیج دئے کہ ان کا عذر باقی نہ رہے اور اللہ اپنے ملک میں غالب ہے اس کے کام حکمت کے ہیں۔

(۱۶۶) لکن اللہ یشھد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ الخ وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ یہودیوں سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا حال پوچھا گیا تو انہوں نے انکار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیکن اللہ تمہاری پیغمبری بیان فرماتا ہے ساتھ قرآن کے جس کی مثل لانے سے سب عاجز ہیں اللہ نے قرآن کو اتارا اس حال میں کہ وہ اسکو جاننے والا ہے (یا یہ قرآن میں اس کا علم ہے) اور فرشتے بھی تمہاری پیغمبری کے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی اس پر کافی ہے۔

تشریح

(۱۶۴) قرآن میں ذکر کردہ نبیوں کے علاوہ بھی نبی تھے | یہ تو وہ رسول اور نبی ہیں جن کے ناموں کا ذکر اور ان کی زندگی کے حالات اور واقعات قرآن مجید میں ہیں اس کے علاوہ بھی نبی اور رسول ہیں جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ موسیٰ ؑ سے ہم کلام ہوئے۔ حضرت موسیٰ ؑ سے ہم کلامی یہ حضرت موسیٰ ؑ کی خصوصیت ہے اور سورہ طٰہٰ میں گفتگو کو نقل کیا گیا ہے۔ اس طرح وحی کی مختلف صورتیں ہیں کبھی کتاب لکھی ہوئی دی جاتی ہے۔ کبھی فرشتہ پیغام لیکر آتا ہے کبھی بغیر واسطے کے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوتے ہیں غرض جس صورت سے بھی اللہ کا پیغام آئے اسکو ماننا چاہیئے ضروری نہیں کہ ایک کتاب پوری لکھی ہوئی آجائے۔

(۱۶۵) رسولوں کی آمد کا مقصد | رسولوں کے بھیجے جانے کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی ہدایت پر عمل کریں اور اس کے مطابق اپنے رویہ کو درست کریں انہیں اللہ کے یہ سفیر فلاح وسعادت کی یہ خوشخبری سنادیں اور جو غلط راستے پر چلتے رہیں ان کو ان کے برے انجام سے باخبر کر دیں تاکہ اس کے بعد کوئی حجت باقی نہ رہے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم ناواقف تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب اور حکمت والے ہیں یہ بھی انکی حکمت کا تقاضہ ہے کہ اس نے اپنے پیغمبروں کو بھیج کر مخلوق کی ہدایت کا سامان کردیا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (جبر) کر سکتا تھا مگر یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

(۱۶۶) قرآن مجید کی حقانیت | اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں کہ جو آپ پر کتاب نازل کی وہ کتاب برحق ہے اور اللہ کے فرشتے بھی اس بات پر گواہ ہیں۔ اگرچہ اللہ کا گواہ ہونا ہی کافی ہے اور حقیقت ایک دن ظاہر ہو جائے گی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَصَدُّوا	عَن	سَبِيلِ	اللَّهِ	قَدْ ضَلُّوا
بے شک	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	اور انہوں نے روکا	سے	راستہ	اللہ	تحقیق وہ گمراہی میں پڑے

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا تحقیق وہ گمراہی میں دور

ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ

ضَلَالًا	بَعِيدًا	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَظَلَمُوا	لَمْ يَكُنِ
گمراہی	دور	بیشک	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	اور ظلم کیا	نہیں ہے

جا پڑے ۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ انہیں

اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾

اللَّهُ	لِيَغْفِرَ	لَهُمْ	وَلَا	لِيَهْدِيَهُمْ	طَرِيقًا
اللہ	کہ بخش دے	انہیں	اور نہ	انہیں ہدایت دے	راستہ (سیدھا)

نہیں بخشے گا اور نہ انہیں ہدایت دے گا (سیدھے) راستہ کی۔

(۱۶۷) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَصَدُّوا النَّاسَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ دِينِ الْإِسْلَامِ بِكَتْمِهِمْ نَعْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمُ الْيَهُودُ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ○ عَنِ الْحَقِّ۔

(۱۶۷) بیشک جو لوگ اللہ کے منکر ہوئے اور لوگوں کو دین اسلام سے روکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت چھپا کر یعنی یہود بالیقین وہ حق سے بہت دُور ہو گئے اور بے راہ ہوئے۔

(۱۶۸) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَظَلَمُوا نَبِيَّهُ بِكِتْمَانِ نَعْتِهِ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ○ مِنَ الطُّرُقِ۔

(۱۶۸) بیشک جو لوگ اللہ کے منکر ہوئے اور اس کے پیغمبر پر ظلم کیا کہ ان کی نعت چھپا ئی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا اور نہ ان کو کوئی راہ دکھلا دے گا۔

تشریح

(۱۶۷) **گمراہی کا انجام** لیکن جن لوگوں نے اللہ کی ہدایت کو ماننے سے انکار کیا اور دوسروں کو بھی اللہ کے راستے پر چلنے سے روکا وہ اپنی گمراہی میں حق و صداقت سے بہت دور نکل گئے۔

(۱۶۸) **گمراہوں کی بخشش نہ ہوگی** ایسے لوگ جنہوں نے صداقت کو ماننے سے انکار کیا اور اس کفر و بغاوت کے ساتھ ظلم و ستم پر اُتر آئے اللہ ان کو ہرگز معاف نہیں کریگا اور جب وہ خود ہدایت نہیں چاہتے تو انکو ہدایت بھی عطا نہیں کرے گا۔

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ

إِلَّا	طَرِيقَ	جَهَنَّمَ	خَالِدِينَ	فِيهَا	أَبَدًا	وَكَانَ	ذَٰلِكَ	عَلَى	اللَّهِ
مگر	راستہ	جہنم	رہیں گے	اسمیں	ہمیشہ	اور ہے	یہ	پر	اللہ

مگر جہنم کا راستہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور یہ اللہ پر آسان ہے

يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ

يَسِيرًا	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ	قَدْ جَاءَكُمُ	الرَّسُولُ	بِالْحَقِّ	مِن	رَّبِّكُمْ
آسان	اے	لوگ	تمہارے پاس آیا	رسول	حق کے ساتھ	سے	تمہارا رب

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف حق کے ساتھ رسول ﷺ آگیا ہے

فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ

فَآمِنُوا	خَيْرًا	لَّكُمْ	وَإِن	تَكْفُرُوا	فَإِنَّ	لِلَّهِ	مَا	فِي	السَّمَاوَاتِ	وَ
سو ایمان لاؤ	بہتر	تمہارے لئے	اور اگر	تم نہ مانو گے	تو بیشک	اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور

سو ایمان لے آؤ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم نہ مانو گے تو بیشک جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں

الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا

الْأَرْضِ	وَكَانَ	اللَّهُ	عَلِيمًا	حَكِيمًا	يَا أَهْلَ	الْكِتَابِ	لَا تَغْلُوا
زمین	اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا	اے اہل	کتاب	غلو نہ کرو

ہے اللہ کے لئے ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اے اہل کتاب! دین میں غلو نہ کرو

فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

فِي	دِينِكُمْ	وَلَا تَقُولُوا	عَلَى + اللَّهِ	إِلَّا	الْحَقَّ	إِنَّمَا + الْمَسِيحُ	عِيسَى	ابْنُ مَرْيَمَ
میں	اپنے دین	اور نہ کہو	پر (بارہ میں) اللہ	سوائے	حق	اسکے سوا نہیں کہ مسیح	عیسیٰؑ	ابن مریم

(حد سے نہ بڑھو) اور نہ کہو اللہ کے بارہ میں حق کے سوا۔ اس کے سوا نہیں کہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم

رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا

رَسُولُ	اللَّهِ	وَكَلِمَتُهُ	أَلْقَاهَا	إِلَىٰ	مَرْيَمَ	وَرُوحٌ	مِّنْهُ	فَآمِنُوا	بِاللَّهِ	وَرُسُلِهِ	وَلَا
رسول	اللہ	اور اسکے کلمہ	اسکو ڈالا	طرف	مریم	اور روح	اس سے	سو ایمان لاؤ	اللہ پر	اور اس کے رسول	اور نہ

اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ، جس کو مریم کی طرف ڈالا اور اسکی طرف) سے روح ہیں سو تم اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور نہ

تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ

تَقُوْلُوْا	ثَلٰثَةٌ	اِنْتَهُوْا	خَيْرًا	لَّكُمْ	اِنَّمَا + اللّٰهُ	اِلٰهٌ	وَّاحِدٌ	سُبْحٰنَهٗٓ	اَنْ	يَّكُوْنَ
کہو	تین	باز رہو	بہتر	تمہارے لئے	اسکے سوا نہیں کہ اللہ	معبود	واحد	وہ پاک ہے	کہ	ہو

کہو (خدا) تین ہیں (اس سے) باز رہو، تمہارے لئے بہتر ہے، اسکے سوا نہیں (بیشک) کہ اللہ معبود واحد ہے اور اس سے پاک ہے کہ اسکی

لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ ع ۲۳ ۹ ۳

لَهٗ	وَلَدٌ	لَهٗ	مَا	فِى	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِى	الْاَرْضِ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا
اس کا	ولد	اس کا	جو	میں	آسمانوں	اور جو	میں	زمین	اور کافی ہے	اللہ	کارساز

اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کا ہے اور اللہ کارساز کافی ہے۔

(۱۶۹) اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ اَىِ الطَّرِيْقُ الْمُؤَدِّىْ
اِلَيْهَا خٰلِدِيْنَ مُقَدَّرِيْنَ الْخُلُوْدُ فِيْهَا
اِذَا دَخَلُوْهَا اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ هَيِّنًا

(۱۷۰) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَىْ اَهْلَ مَكَّةَ قَدْ
جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ مُحَمَّدٌ بِالْحَقِّ
مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا بِهٖ وَاقْصِدُوْا خَيْرًا
لَّكُمْ مِمَّا اَنْتُمْ فِيْهِ وَاِنْ تَكْفُرُوْا بِهٖ
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مُلْكًا وَخَلْقًا وَعَبِيْدًا فَلَا يَضُرُّهٗ كُفْرُكُمْ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ حَكِيْمًا ۝
فِىْ صُنْعِهٖ بِهِمْ۔

(۱۷۱) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ الْاِنْجِيْلِ لَا تَغْلُوْا
تَتَجَاوَزُوا الْحَدَّ فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْلَ الْحَقَّ مِنْ تَنْزِيْهِهٖ
عَنِ الشَّرِيْكِ وَالْوَلَدِ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا
اَوْصَلَهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ اَىْ ذُوْ رُوْحٍ
مِّنْهُ اُضِيْفَ اِلَيْهِ تَعَالٰى تَشْرِيْفًا لَهٗ وَ
لَيْسَ كَمَا زَعَمْتُمْ اِبْنَ اللّٰهِ اَوْ اِلٰهًا مَعَهٗ اَوْ

(۱۶۹) بجز اس راہ کے جو دوزخ کی طرف پہنچاوے۔ یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے داخل ہونے کے بعد کبھی نہ نکلیں گے اور یہ امر اللہ کو آسان ہے۔

(۱۷۰) اے اہلِ مکہ بیشک تمہارے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچا دین تمہارے رب کی طرف سے لائے سو اُن پر ایمان لاؤ اور اپنی بہبودی کا قصد کرو کفر کو چھوڑو جس میں کہ تم ہو اور اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرو گے تو ان کو تمہارا کفر اور انکار کچھ نقصان نہ پہنچاویگا پس بیشک جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ کی ملک ہے اسی کی مخلوق اسی کے بندے ہیں اور اللہ اپنی مخلوق کا حال خوب جانتا ہے جو کچھ انکے ساتھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے۔

(۱۷۱) اے انجیل والو اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر سچی بات کہو اس کو پاک سمجھو شریک سے اور اولاد سے بات یہی ہے کہ جیسے مسیح مریم کا بیٹا اللہ کا پیغمبر ہے اور اس کا کلام ہے جس کو مریم کی طرف پہنچایا اور اس کو اللہ کی طرف سے روح ملی (اللہ کی طرف نسبت کرنا روح کا بوجہ تعظیم اور شرافت کے ہے اور نہیں ہے عیسےٰ اللہ کا بیٹا یا دوسرا معبود اللہ کے ساتھ یا۔

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ لِاَنَّ ذَا الرُّوْحِ مُرَكَّبٌ وَالْاِلٰهُ مُنَزَّهٌ عَنِ التَّرْكِيْبِ وَعَنْ نِسْبَةِ الْمُرَكَّبِ اِلَيْهِ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوا الْاٰلِهَةُ ثَلَاثَةٌ اَللّٰهُ وَعِيْسٰى وَاُمُّهٗ اِنْتَهُوْا عَنْ ذٰلِكَ وَاْتُوْا خَيْرًا لَّكُمْ مِنْهُ وَهُوَ التَّوْحِيْدُ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ تَنْزِيْهًا لَّهٗ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ خَلْقًا وَمِلْكًا وَالْمِلْكِيَّةُ تُنَافِى الْبُنُوَّةَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ شَهِيْدًا عَلٰى ذٰلِكَ۔

تیسرا تین میں کا کیونکہ جو ذی روح ہے وہ مرکب ہے اور اللہ مرکب ہونے سے پاک ہے اور مرکب کو اس کی طرف منسوب کرنے سے بھی پاک ہے پس اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ تین خدا ہیں اللہ اور عیسیٰ اور اس کی ماں اس سے بچو اور اللہ کو ایک جانو کہ یہ تمہارے لئے تثلیث سے بہتر ہے اللہ معبود اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں وہ پاک ہے اس سے کہ اسکو اولاد ہو اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسی کی مخلوق اسی کی ملک اسی کے بندے ہیں اور مملوک ہونا بیٹے ہونے کے منافی ہے اور اللہ اس امر کا گواہ کافی ہے۔

تشریح

(۱۶۹) یہ گمراہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے | ایسے گمراہوں کے لئے اور باغی و سرکش لوگوں کے لئے ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے جہنم کا راستہ جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

(۱۷۰) حضرت محمد کی رسالت تمام عالم کے لئے ہے | اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تمہارے پاس یہ رسول تمہارے رب کی طرف سے حق و صداقت کا پیغام لے کر آیا ہے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم ان کی بات مانو اگر تم انکار کروگے تو تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی ملکیت اور اس کی سلطنت ہے۔ وہ اپنی سلطنت کے ہر احوال سے پوری طرح باخبر ہے اور بڑی حکمت والا ہے تمہارے اعمال کا پورا حساب ہوکر اس کا بدلہ ملے گا۔ اور اللہ کا فیصلہ حکیمانہ اور عادلانہ ہوگا۔

(۱۷۱) اللہ کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا ہے | یہودیوں کا جرم یہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں اور ان کے نبی ماننے سے انکار میں حد سے گذر گئے اور عیسائیوں کی زیادتی یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ ع کی عقیدت و محبت میں اتنے آگے بڑھ گئے کہ ان کو اللہ کا بیٹا بنا لیا۔ یہ دونوں ہی باتیں غلو اور اپنے عقیدوں میں حد سے گذرنے کی ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ع ابن مریم اللہ کے رسول اور اس کے فرمان کی نشانی ہیں یعنی اللہ تعالےٰ نے حضرت مریم کے رحم پر یہ حکم نازل فرمایا کہ وہ استقرار حمل کو بغیر کسی مرد کو ملے ہوئے قبول کرلے۔ عیسائیوں نے لفظ کلمہ کو کلام کے معنیٰ میں لے کر یہ غلط قیاس قائم کیا کہ اللہ کی صفت کلام نے حضرت مریم کے بطن میں داخل ہوکر جسمانی صورت اختیار کرلی اور اس طرح عیسائیوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی الوہیت کا غلط عقیدہ پیدا ہوا۔

وہ اللہ کی عطا کردہ ایک پاکیزہ روح تھے جس نے حضرت مریم کے رحم میں بچے کی شکل اختیار کی لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ حضرت عیسیٰ ع اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ کی الوہیت میں ان کی کوئی شرکت نہیں ہے۔ یہ مت کہو کہ خدا تین ہیں۔ ایک خدا، دوسرے عیسیٰ ع اور تیسرے مریم۔ خدا تو ایک ہی ہے وہ واحد لاشریک لہ ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ زمین و آسمان کا وہی مالک ہے اور وہی انسان کی خبرگیری کے لئے اکیلا کافی ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

لَنْ	يَّسْتَنْكِفَ	الْمَسِيْحُ	اَنْ	يَّكُوْنَ	عَبْدًا	لِّلّٰهِ	وَلَا	الْمَلٰٓئِكَةُ
ہرگز	عار نہیں	مسیحؑ	کہ	ہو	بندہ	اللہ کا	اور نہ	فرشتے

مسیحؑ کو ہرگز عار نہیں کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ مقرب

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

الْمُقَرَّبُوْنَ	وَمَنْ	يَّسْتَنْكِفْ	عَنْ	عِبَادَتِهٖ	وَ	يَسْتَكْبِرْ
مقرب (جمع)	اور جو	عار کرے	سے	اس کی عبادت	اور	تکبر کرے

فرشتوں کو۔ اور جو کوئی اس کی (اللہ کی) بندگی سے عار اور تکبر کرے گا تو وہ

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾

فَسَيَحْشُرُهُمْ	اِلَيْهِ	جَمِيْعًا
تو عنقریب اسے جمع کرے گا	اپنے پاس	سب

عنقریب انہیں اپنے پاس جمع کرے گا سب کو۔

(۱۷۲) لَنْ يَّسْتَنْكِفَ يَتَكَبَّرَ وَيَاْنَفَ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ زَعَمْتُمْ اَنَّهٗ اِلٰهٌ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَسْتَنْكِفُوْنَ اَنْ يَّكُوْنُوْا عَبِيْدًا وَهٰذَا مِنْ اَحْسَنِ الْاِسْتِطْرَادِ ذِكْرٌ لِلرَّدِّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ اَنَّهَا اٰلِهَةٌ اَوْ بَنَاتُ اللّٰهِ كَمَا رَدَّ بِمَا قَبْلَهٗ عَلَى النَّصَارٰى الزَّاعِمِيْنَ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدُ خِطَابُهُمْ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ○ فِى الْاٰخِرَةِ

(۱۷۲) لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ ان يكون عَبْدًا لِّلّٰهِ الخ عیسیٰ مسیحؑ اللہ کا بندہ ہونے سے تکبر نہیں کرتا اور ناک نہیں چڑھاتا جس کو تم خیال کرتے ہو کہ معبود ہے اور نہ وہ فرشتے جو اللہ کے مقرب ہیں بندہ ہونے سے تکبر اور انکار کریں۔ جو لوگ فرشتوں کو معبود یا اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے ان کا رد باحسن اسلوب ہو گیا جیسا کہ پہلی آیت میں نصاریٰ کا رد ہوا جو عیسےٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور اصل خطاب بھی انہیں کو ہے اور جو شخص اللہ کی پرستش سے برا مانے اور تکبر کرے پس عنقریب اللہ ان سب کو قیامت میں جمع کریگا۔

تشریح

(۱۷۲) **اللہ کا بندہ ہونا سب سے بڑی سرفرازی ہے** اللہ کا بندہ ہونا اور پھر اس کی بندگی کرنا اس کو اپنا آقا سمجھ کر اس کے حکموں کو بجا لانا کوئی عار اور شرم کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سب سے بڑی سرفرازی اور سربلندی ہے۔ خود حضرت عیسیٰ مسیحؑ اللہ کا بندہ ہونے کو اپنے لئے ننگ کی بات نہیں سمجھتے اور نہ اللہ کے مقرب فرشتے اس کو باعثِ شرم سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔ ذلت تو اس میں ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کو اپنا معبود مانا جائے اور اس کی عبادت کی جائے جو عبادت کے لائق نہیں ہے جو لوگ اللہ کی عبادت سے منہ موڑتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں اللہ تعالےٰ ان سب کو حشر کے میدان میں اکٹھا کرلے گا۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ

فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَيُوَفِّيْهِمْ	اُجُوْرَهُمْ	وَيَزِيْدُهُمْ
پھر	جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	نیک	انہیں پورا دیگا	ان کے اجر	اور انہیں زیادہ دیگا

پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ انہیں ان کے اجر پورے پورے دیگا اور انہیں زیادہ دیگا

مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

مِّنْ	فَضْلِهٖ	وَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اسْتَنْكَفُوْا	وَاسْتَكْبَرُوْا	فَيُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا
سے	اپنا فضل	اور پھر	وہ لوگ جو	انہوں نے عار سمجھا	اور تکبر کیا	تو انہیں عذاب دیگا	عذاب

اپنے فضل سے۔ اور جن لوگوں نے (بندگی کو) عار سمجھا اور تکبر کیا تو وہ انہیں عذاب دے گا دردناک

اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۱۷۳

اَلِيْمًا	وَّلَا يَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّلَا	نَصِيْرًا
دردناک	اور وہ نہ پائیں گے	اپنے لئے	سے	سوائے	اللہ	دوست	اور نہ	مددگار

عذاب اور وہ اپنے لئے اللہ کے سوا نہ پائیں گے کوئی دوست اور نہ مددگار۔

۱۷۳ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ثواب اعمالهم وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا عن عبادته فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا مؤلما هو عذاب النار وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اى غيره وَلِيًّا يدفعه عنهم وَّلَا نَصِيْرًا يمنعهم منه

۱۷۳ سو جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے پس ان کو پورا عوض ان کے عملوں کا دیگا اور اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ ثواب عطا فرما دیگا کہ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں گذرا اور لیکن وہ لوگ جنہوں نے اسکی عبادت سے عار کی اور تکبر کیا پس ان کو دوزخ کے عذاب دردناک میں مبتلا فرماویگا اور اللہ کے سوا وہ کوئی دوست نہ پاویں گے جو اُن سے عذاب دفع کرے اور نہ کوئی مددگار جو اُن سے عذاب کو روکے:

تشریح

۱۷۳ عبادت گذاروں کو جزا اور سرکشوں کو سزا ملے گی اس وقت جو صاحب ایمان اور صالح عمل والے ہوں گے اللہ تعالے نہ صرف یہ کہ ان کے عمل کا پورا بدلہ دے گا بلکہ اپنے فضل سے کچھ مزید انعامات سے نوازے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے آگے سر جھکانے کو ننگ و عار سمجھا تکبر کیا انہیں دردناک سزا ملے گی اور آج جن کی سرپرستی پر اور مدد پر بھروسہ کر رہے ہیں اس وقت ان کی مدد کے لئے کوئی نہیں آئیگا اور ان کو اللہ کے عذاب سے چھٹکارا نہ دلا سکے گا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ

یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	قَدْ + جَآءَكُمْ	بُرْهَانٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَاَنْزَلْنَآ	اِلَیْكُمْ
اے	لوگو!	تمہارے پاس آچکی	روشن دلیل	سے	تمہارا رب	اور ہم نے نازل کیا	تمہاری طرف

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آچکی، اور ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے

نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ

نُوْرًا	مُّبِیْنًا	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَاعْتَصَمُوْا	بِهٖ	فَسَیُدْخِلُهُمْ
روشنی	واضح	پس	جو لوگ	ایمان لائے	اللہ پر	اور مضبوط پکڑا	اس کو	وہ انہیں عنقریب داخل کریگا

واضح روشنی۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کو مضبوطی سے پکڑا وہ انہیں عنقریب داخل

فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۱۷۵﴾

فِیْ + رَحْمَةٍ	مِّنْهُ	وَفَضْلٍ	وَّ	یَهْدِیْهِمْ	اِلَیْهِ	صِرَاطًا	مُّسْتَقِیْمًا
رحمت میں	اس سے (اپنی)	اور فضل	اور	انہیں ہدایت دیگا	اپنی طرف	راستہ	سیدھا

کرے گا اپنی رحمت اور فضل میں اور انہیں اپنی طرف سیدھے راستہ کی ہدایت دے گا۔

﴿۱۷۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ حُجَّةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلَیْكُمْ وَهُوَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ○ بَیِّنًا وَهُوَ الْقُرْاٰنُ

﴿۱۷۴﴾ اے لوگو بیشک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک دلیل آئی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نے تمہاری طرف نور ظاہر یعنی قرآن اتارا۔

﴿۱۷۵﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا طَرِیْقًا مُّسْتَقِیْمًا ○ وَهُوَ دِیْنُ الْاِسْلَامِ

﴿۱۷۵﴾ سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے دین کو مضبوط پکڑ لیا پس عنقریب وہ ان کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا اور انکو سیدھی راہ یعنی مذہب اسلام کی ہدایت فرماوے گا۔

تشریح

﴿۱۷۴﴾ قرآن مجید روشنی کا مینار ہے | قرآن مجید کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے روشن دلیل ہدایت کے سیدھے راستے کی اپنے بندوں کو عطا کردی ہے جس کی روشنی میں وہ راہ حق کو صاف صاف دیکھ سکتے ہیں اسلئے اب یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہی کہ ہمیں صحیح بات کا پتہ نہیں تھا۔

﴿۱۷۵﴾ جو قرآن کو مضبوطی سے تھامے گا وہ اللہ کی رحمت کا سزا دار ہوگا | جب قرآن مجید کی صورت میں ایک روشن حجت آچکی ہے تو اب جو لوگ اللہ پر یقین کامل رکھیں گے اور اسکی کتاب کو مضبوطی سے تھام لیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنی رحمت اور اپنا فضل فرمائیں گے اور انکو سیدھے راستے کی ہدایت عطا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جب بندہ اللہ سے ہدایت کا طلبگار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو محروم نہیں فرماتے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

يَسْتَفْتُوْنَكَ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِي + الْكَلٰلَةِ	اِنِ	امْرُؤٌا	هَلَكَ
آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں	کہدیں	اللہ	تمہیں حکم بتاتا ہے	کلالہ[1] (کے بارہ) میں	اگر	کوئی مرد	مرجائے

آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہدیں اللہ تمہیں کلالہ کے بارہ میں حکم بتاتا ہے۔ اگر کوئی (ایسا) مرد مرجائے جس کی

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ

لَيْسَ	لَهٗ	وَلَدٌ	وَّلَهٗ + اُخْتٌ	فَلَهَا	نِصْفُ	مَا تَرَكَ	وَهُوَ	يَرِثُهَآ	اِنْ
نہ ہو	اس کی	کوئی اولاد	اور اسکی ہو ایک بہن	تو اسکے لئے	نصف	جو اس نے چھوڑا (ترکہ)	اور وہ	اس کا وارث ہوگا	اگر

کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس (بہن) کو اس کے ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ اس کا وارث ہوگا اگر

لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

لَّمْ يَكُنْ	لَّهَا	وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَتَا	اثْنَتَيْنِ	فَلَهُمَا	الثُّلُثٰنِ	مِمَّا
نہ ہو	اس کا	کوئی اولاد	پھر اگر	ہوں	دو بہنیں	تو انکے لئے	دو تہائی	اس سے جو

اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو، پھر اگر (مرنے والے کی) دو بہنیں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی ہے اس (بھائی) کے

تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

تَرَكَ	وَاِنْ	كَانُوْٓا	اِخْوَةً	رِّجَالًا	وَّنِسَآءً	فَلِلذَّكَرِ	مِثْلُ	حَظِّ	الْاُنْثَيَيْنِ
اس نے چھوڑا (ترکہ)	اور اگر	ہوں	بھائی بہن	کچھ مرد	اور کچھ عورتیں	تو مرد کے لئے	برابر	حصہ	دو عورت

ترکہ میں سے، اور بھائی بہن کچھ مرد اور کچھ عورتیں ہوں تو ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔

ع ۲۴ / ۵ / ۲
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اَنْ تَضِلُّوْا	وَاللّٰهُ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
کھول کر بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	تاکہ بھٹک نہ جاؤ	اور اللہ	ہر	چیز	جاننے والا

اللہ تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(١٧٦) يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي الْكَلٰلَةِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا مَرْفُوْعٌ بِفِعْلِهٖ يُفَسِّرُهٗ هَلَكَ مَاتَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ اَيْ

(١٧٦) آدمی تم سے کلالہ کا حال پوچھتے ہیں۔ کہدو کہ اللہ تم کو کلالہ کا حال بتلاتا ہے۔ اگر کوئی مرد مرے کہ اس کی نہ اولاد ہو نہ باپ (اسی کو کلالہ کہتے ہیں) اور اس کی بہن حقیقی یا

---

[1] جن کے اصول (باپ دادا) اور فروع (اولاد) نہ ہو

وَلَا وَالِدٌ وَهُوَ الْكَلَالَةُ وَلَهٗ اُخْتٌ مِنَ الْاَبَوَيْنِ اَوْ اَبٍ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ اَيِ الْاَخُ كَذٰلِكَ يَرِثُهَا جَمِيْعَ مَا تَرَكَتْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ ذَكَرٌ فَلَا شَيْءَ لَهٗ اَوْ اُنْثٰى فَلَهٗ مَا فَضَلَ عَنْ نَصِيْبِهَا وَلَوْ كَانَتِ الْاُخْتُ اَوِ الْاَخُ مِنْ اُمٍّ فَفَرْضُهُ السُّدُسُ كَمَا تَقَدَّمَ اَوَّلَ السُّوْرَةِ فَاِنْ كَانَتَا اَيِ الْاُخْتَانِ اثْنَتَيْنِ اَيْ فَصَاعِدًا لِاَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ جَابِرٍ وَقَدْ مَاتَ عَنْ اَخَوَاتٍ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ الْاَخُ وَاِنْ كَانُوْٓا اَيِ الْوَرَثَةُ اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِنْهُمْ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ شَرَائِعَ دِيْنِكُمْ لِ اَنْ لَا تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ وَمِنْهُ الْمِيْرَاثُ۔ رَوَى الشَّيْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّهَا اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْفَرَائِضِ۔

علاتی (یعنی باپ میں شریک) ہو تو اس بہن کو میت کے ترکہ میں سے آدھا ملے گا اور اسی طرح عورت میت کا بھائی اس کے تمام ترکہ کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر اس کے بیٹا ہو تو بھائی کو کچھ نہ ملے گا اور جو بیٹی ہو تو اس کا حصہ دیگر جو بچے وہ بھائی کو ملے گا اور جو میت کے بھائی یا بہن ماں میں شریک ہو تو اس کو چھٹا حصہ ملتا ہے جیسا کہ اس سورۃ کے شروع میں اس کا بیان ہو چکا۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں یا زیادہ (زیادہ ہونا اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت جابرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہ بوقت مرضِ شدید چند بہنیں رکھتے تھے) تو ان بہنوں کو بھائی کے ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا۔ اور اگر وارث بھائی بہن ہوں تو مرد کو ان میں سے دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔ اللہ تم کو تمہارے دین کے احکام بتلاتا ہے تاکہ تم بے راہ نہ ہو جاؤ۔ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اور میراث بھی اسی میں سے ہے

بخاری و مسلم نے براء بن عازبؓ سے روایت کی کہ یہ آخر آیت ہے جو فرائض میں نازل ہوئی۔

تشریح

(۱۷۶) **کلالہ کی میراث** | کلالہ اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جس کے نہ اولاد ہو اور نہ اس کے باپ اور دادا زندہ ہوں۔ اس کی وراثت کا حکم یہ ہے کہ

○ اگر کلالہ کی ایک بہن ہو چاہے وہ حقیقی ہو یا سوتیلی (باپ شریک) تو اس بہن کو ترکے کا آدھا حصہ ملے گا۔

○ اور اگر دو بہنیں ہوں تو دو تہائی ○ اور اگر بھائی اور بہن دونوں ہوں تو مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا یعنی بھائی کے مقابلہ میں آدھا ملے گا۔

○ اور اگر فقط بھائی ہوں اور بہن کوئی نہ ہو تو وہ بہن کے مال کے وارث ہوں گے یعنی ان کا کوئی حصہ معین نہیں کیونکہ وہ عصبہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ سارے احکام وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ کو سب چیز کا علم ہے اسلئے تمہیں اپنے علم کے بجائے اللہ کے علم و احکام پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور انہیں سے رہبری حاصل کرنی چاہیئے۔

اَلْمَآئِدَہ

ترتیب تلاوت	۵۰	ترتیب نزول	۱۱۲
مکی / مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۱۶
تعداد آیات	۱۲۰	تعداد الفاظ	۲۸۴۲
تعداد حروف	۱۲۴۶۴		

سورت کا نام | اس سورت کا نام اَلْمَآئِدَہ اس سورت کی آیت ۱۱۲ سے لیا گیا ہے آیت یہ ہے ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ (کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک دسترخوان اُتار سکتا ہے) مائدہ کے معنی دسترخوان کے ہیں۔ اس سورت کا نام مائدہ قرآن مجید کی دوسری سورتوں کی طرح صرف علامت کے طور پر ہے کوئی عنوان نہیں ہے۔ کہ اس سورت میں دسترخوان کے موضوع پر بیان کیا گیا ہو۔

سورت کے نازل ہونے کا زمانہ | اس سورۃ کے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سورت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہوئی تھی اس لئے یہ سورت ۶ھ کے اخیر یا ۷ھ کے شروع میں نازل ہوئی ہے

سورت کا پس منظر | سورۂ مائدہ کا پس منظر یہ ہے کہ اب اسلام کش مکش کے اس دور سے نکل چکا تھا جب اس کے سر پر ہر وقت خطرات منڈلاتے رہتے تھے اب وہ ایک مستقل طاقت مستقل تہذیب اور اپنی امتیازی شان کا مالک بن چکا تھا۔ اخلاقی احکام کے علاوہ اس کا معاشرتی نظام اور اس کے قوانین ایک ضابطے کی شکل میں سامنے آچکے تھے۔ نکاح، طلاق، پردے کے احکام اسکے علاوہ اسکے فوجداری احکام، عدالتی نظام کی صورت میں جاری ہوچکے تھے۔ غرض یہ کہ اسلامی زندگی کی صورت گری لگ بھگ مکمل ہوچکی تھی۔ صلح حدیبیہ نے مسلمانوں کو موقع دیا تھا کہ وہ گرد و پیش کے علاقوں میں اسلام کی دعوت کو لیکر پھیل جائیں چنانچہ اسی زمانے میں نبی ﷺ نے سربراہانِ مملکت کو خطوط کے ذریعہ اسلام کی دعوت دی اور اس طرح اسلام مدینے سے نکل کر عالمی حدود کی طرف بڑھنے لگا۔

سورۃ کے مضامین | سورۂ مائدہ کے مضامین تین اہم گوشوں کو سمیٹے ہوئے ہیں۔

(۱) شریعت کے مختلف احکام حلال و حرام کی حدود، اہل کتاب سے تعلقات اور یہ عہد و پیمان کہ امت کو پوری مضبوطی کے ساتھ شریعتِ اسلامیہ کے احکام پر قائم رہنا چاہیئے۔

(۲) مسلمانوں کو خاص طور پر متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ عدل و انصاف کے رویئے پر قائم رہیں۔ اپنے فیصلوں میں اللہ کی کتاب کے احکام کی پابندی کریں اور اہل کتاب کی طرح حق سے روگردانی کر کے اللہ کے عتاب کے مستحق نہ بنیں

(۳) خاص طور پر نصاریٰ کو ان کے غلط عقاید پر متنبہ کرکے خاتم الانبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ اس سورۃ کا اختتام اس بات پر ہوتا ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں کے بارے میں گواہی دیں گے۔ نبی کی ذمہ داری دین کو پہنچانے کی ہے اگر امت بدعہدی کرتی ہے تو اس کی ذمہ داری خود اسی امت پر ہے۔

آیاتہا ۱۲۰	۵ : سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃِ مَدَنِیَّۃٌ : ۱۱۲	رُکُوْعَاتُہَا ۱۶
	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۬ۗ اُحِلَّتْ لَكُمْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْۤا	اَوْفُوْا	بِالْعُقُوْدِ	اُحِلَّتْ	لَكُمْ
اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	پورا کرو	عہد ۔ قول	حلال کیے گئے	تمہارے لئے

اے ایمان والو! اپنے عہد پورے کرو تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کئے گئے

بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ

بَهِيْمَةُ	الْاَنْعَامِ	اِلَّا	مَا	يُتْلٰى + عَلَيْكُمْ	غَيْرَ	مُحِلِّى	الصَّيْدِ
چوپائے	مویشی	سوائے	جو	پڑھے جائینگے (سنائے جائینگے) تمہیں	مگر	حلال جانے ہوئے	شکار

سوائے ان کے جو تمہیں سنائے جائیں گے ۔ مگر شکار کو حلال نہ جانو

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①

وَاَنْتُمْ	حُرُمٌ	اِنَّ	اللّٰهَ	يَحْكُمُ	مَا يُرِيْدُ
جبکہ تم	احرام میں ہو	بیشک	اللہ	حکم کرتا ہے	جو چاہے

جبکہ تم (حالتِ) احرام میں ہو بیشک اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے ۔

① بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اَلْعُہُوْدُ الْمُؤَکَّدَۃُ الَّتِیْ بَیْنَکُمْ
وَبَیْنَ اللّٰہِ اَوِ النَّاسِ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَہِیْمَۃُ
الْاَنْعَامِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اَکْلًا بَعْدَ
الذَّبْحِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ تَحْرِیْمُہٗ فِیْ حُرِّمَتْ
عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ الاٰیۃ فَالْاِسْتِثْنَاءُ مُنْقَطِعٌ وَیَجُوْزُ
اَنْ یَّکُوْنَ مُتَّصِلًا وَالتَّحْرِیْمُ لِمَا عَرَضَ مِنَ الْمَوْتِ
وَنَحْوِہٖ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اَیْ
مُحْرِمُوْنَ وَنَصْبُ غَیْرَ عَلَی الْحَالِ مِنْ ضَمِیْرِ
لَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ○ مِنَ
التَّحْلِیْلِ وَغَیْرِہٖ لَا اِعْتِرَاضَ عَلَیْہِ۔

سورۃ مائدہ مدنی ہے ایکسو بیس یا ایکسو بائیس یا ایکسو تیئس آیتیں ہیں

① ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ الخ اے ایمان والو جو تم اللہ سے اور آدمیوں سے پکے عہد کرتے ہو ان کو پورا کرو ۔ تمہارے واسطے حلال کیا گیا چوپاؤں اونٹ گائے بکری کا کھانا ذبح کرنے کے بعد مگر وہ کہ جن کی حرمت اس آیت میں بیان ہوگی یعنی حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ الخ پس استثناء منقطع ہے اور یہ بھی درست ہے کہ استثناء متصل کہا جاوے پھر مطلب یہ ہوگا کہ چوپایہ تم پر حلال ہیں مگر انمیں سے جو بغیر ذبح وغیرہ مر جائے وہ حلال نہیں • درآنحالیکہ تم شکار کا ارادہ حالتِ احرام میں نہ کرو کہ احرام میں شکار کرنا کسی جانور کا حلال نہیں بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے حلال کرنے اور حرام کرنے میں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔

تشریح

① بندشوں کی پابندی اور عہد وفاداری کا مطالبہ | ایمان کے دو جز ہیں ایک معرفت یعنی بندہ اپنے رب کو پہچانے اور دوسرے اللہ کے آگے سرِتسلیم خم کرنا اور اس کے ساتھ مکمل وفاداری کا عہد کرنا اس طرح ایمان میں اللہ اور اس کے رسول کے تمام احکامات کو صحیح سمجھ کر دل سے قبول کر کے اس کے سامنے گردن جھکا دینا شامل ہے۔ یہ قبول و تسلیم دراصل اللہ کے تمام احکامات کو ماننے اور اس کے حقوق کے ادا کرنے کا ایک مضبوط عہد ہے۔ اس طرح عہد الست کا وہ اقرار جو اللہ تعالیٰ کی کامل ربوبیت کا انسان سے لیا گیا تھا اور جس کا اثر انکی فطرت میں موجود ہے اس کی تجدید اور اس کی وضاحت صریح ایمان سے ہوتی ہے۔ صریح ایمان میں جو اجمالی عہد ہے اسی کی تفصیل قرآن و سنت ہے۔ گویا بندہ یہ عہد کرتا ہے کہ اللہ کے تمام احکام کو میں خلوص دل سے قبول و تسلیم کرتا ہوں اور اس پر عمل پیرا ہونے کا عہد کرتا ہوں۔ چاہے ان احکامات کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے، شخصی زندگی سے ہو یا حیاتِ اجتماعی سے بندہ اس کا عہد کرتا ہے کہ ہر طریقے سے وہ اپنے مالک کا وفادار رہیگا۔ نبی ﷺ جو عہد و پیمان اور بیعتِ اسلام جہاد سمع و طاعت اور دوسرے امور سے متعلق صحابہ سے لیتے تھے وہ اسی عہد ایمانی کی ایک محسوس صورت تھی اور چونکہ ایمان لا کر بندے کو اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی شانِ انصاف اور اس کے وعدوں کا پورا پورا یقین حاصل ہو چکا ہے اس لئے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ بدعہدی، غداری سے باز رہے اور جو وفاداری کا عہد اس نے اپنے آپ سے اور اپنے پروردگار سے کیا ہے اس کو پورا کرے۔ اسلئے ارشاد ہوا کہ اے ایمان والو تمام احکامات اور ان پابندیوں کو پورا کرو جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے آیت نازل کی جا رہی ہیں۔

○ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مویشی اور چوپائے کی قسم کے تمام جانور حلال کر دئیے ہیں سوائے ان کے جن کی تفصیل آگے بتائی جائے گی

حلال چرندے جانوروں میں اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری اور اسی جنس کے تمام پالتو اور جنگلی جانور مثلاً ہرن، نیل گائے۔ آیت کے اسی اشارے کی تشریح نبی ﷺ نے اس حدیث میں فرمائی ہے جو حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے چوپاؤں میں سے ان سب چرندہ جانوروں کو جو کچلیاں رکھتے ہوں اور نباتی غذا کے بجائے حیوانی غذا کھاتے ہو اور اسی طرح پرندوں میں سے وہ جانور جو پنجے رکھتے ہوں اور جو دوسرے جانوروں کا شکار کر کے کھاتے ہوں یا مُردار خور ہوں۔

○ حج کے لئے جو احرام باندھا جاتا ہے جسمیں مرد کے لئے بغیر سلے ہوئے دو کپڑے ہوتے ہیں۔ ایک تہہ بند دوسرے چادر۔ احرام میں بہت سی پابندیاں ہوتی ہیں ان میں سے ایک پابندی یہ بھی ہے کہ حلال جانور کا شکار بھی احرام کی حالت میں نہ کیا جائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ پابندی صرف خشکی کے جانور کی ہے احرام کی حالت میں دریائی شکار جائز ہے۔

○ جب حالت احرام کی اس قدر احتیاط ہے تو خود حرم کی جس میں داخل ہونے کے لئے احرام باندھا جاتا ہے اس کی حرمت کا لحاظ احرام سے بھی بڑھ کر ہے کہ وہاں کے جانوروں کا شکار محرم اور غیر محرم سب کے لئے حرام ہے۔

○ جس پروردگار نے مخلوقات کو پیدا کیا اور انتہائی حکمت کے ساتھ ان کو مخصوص صلاحیتیں عطا کیں اس کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے کامل اختیار اور بہترین حکمت سے جس چیز کو چاہے اپنی مخلوق کے لئے حلال کرے اور جس کو چاہے حرام قرار دے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	لَا تُحِلُّوْا	شَعَآئِرَ	اللّٰهِ	وَلَا
اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	حلال نہ سمجھو	نشانیاں	اللہ	اور نہ

اے ایمان والو! شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) حلال نہ سمجھو اور نہ

الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ

الشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَلَا	الْهَدْيَ	وَلَا	الْقَلَآئِدَ	وَلَآ
مہینے ادب والے	اور نہ	نیازِ کعبہ	اور نہ	گلے میں پٹہ ڈالے ہوئے	اور نہ

ادب والے مہینے (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) اور نہ نیاز کعبہ (کے جانور) اور نہ گلے میں (قربانی کے) پٹہ ڈالے ہوئے اور نہ

آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ

آٰمِّيْنَ	الْبَيْتَ + الْحَرَامَ	يَبْتَغُوْنَ	فَضْلًا	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ
قصد کرنیوالے (آنیوالے)	احترام والا گھر (خانہ کعبہ)	وہ چاہتے ہیں	فضل	سے	اپنے رب	اور

آنے والے خانہ کعبہ کو جو اپنے رب کا فضل اور خوشنودی چاہتے ہیں

رِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

رِضْوَانًا	وَاِذَا	حَلَلْتُمْ	فَاصْطَادُوْا	وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
خوشنودی	اور جب	احرام کھول دو	تو شکار کر لو	اور نہ تمہارے لئے باعث ہو

اور جب احرام کھول دو (چاہو) تو شکار کر لو اور (اس) قوم کی دشمنی جو

شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ

شَنَاٰنُ	قَوْمٍ	اَنْ	صَدُّوْكُمْ	عَنِ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	اَنْ
دشمنی	قوم	جو	تم کو روکتی تھی	سے	مسجد	حرام (خانہ کعبہ)	کہ

تم کو روکتی تھی مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے (اس کا) باعث نہ بنے کہ

تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى

تَعْتَدُوْا	وَتَعَاوَنُوْا	عَلَى + الْبِرِّ	وَالتَّقْوٰى	وَلَا تَعَاوَنُوْا	عَلَى
تم زیادتی کرو	اور ایک دوسرے کی مدد کرو	نیکی پر (میں)	اور تقویٰ (پرہیزگاری)	اور ایک دوسرے کی مدد نہ کرو	پر (میں)

تم زیادتی کرو اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری میں اور ایک دوسرے کی مدد نہ کرو

الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ②

الْاِثْمِ	وَالْعُدْوَانِ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ	الْعِقَابِ
گناہ	اور زیادتی (سرکشی)	اور ڈرو	اللہ	بیشک	اللہ	سخت	عذاب

گناہ اور سرکشی میں، اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

② یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا
شَعَآئِرَ اللّٰهِ جَمْعُ شَعِیْرَةٍ اَیْ
مَعَالِمَ دِیْنِهٖ بِالصَّیْدِ فِی
الْاِحْرَامِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ
بِالْقِتَالِ فِیْهِ وَلَا الْهَدْیَ
مَا اُهْدِیَ اِلَی الْحَرَمِ مِنَ
النَّعَمِ بِالتَّعَرُّضِ لَهٗ وَلَا
الْقَلَآئِدَ جَمْعُ قِلَادَةٍ وَهِیَ
مَا كَانَ یَتَقَلَّدُ بِهٖ مِنْ شَجَرِ
الْحَرَمِ لِیَاْمَنَ اَیْ فَلَا تَتَعَرَّضُوْا
لَهَا اَوْ لِاَصْحَابِهَا وَلَآ تُحِلُّوْا
آٰمِّیْنَ قَاصِدِیْنَ الْبَیْتَ
الْحَرَامَ بِاَنْ تُقَاتِلُوْهُمْ
یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا رِزْقًا
مِّنْ رَّبِّهِمْ بِالتِّجَارَةِ وَرِضْوَانًا
مِنْهُ بِقَصْدِهٖ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا
مَنْسُوْخٌ بِاٰیَةِ بَرَآءَةٍ وَاِذَا
حَلَلْتُمْ مِنَ الْاِحْرَامِ
فَاصْطَادُوْا اَمْرُ اِبَاحَةٍ
وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ یَكْسِبَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَسُكُوْنِهَا
بُغْضُ قَوْمٍ لِاَجْلِ اَنْ صَدُّوْكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا عَلَیْهِمْ بِالْقَتْلِ وَغَیْرِهٖ
وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ فِعْلِ مَا

② اے ایمان والو حلال نہ سمجھو اللہ کے دین کی نشانیوں کو یعنی حالتِ احرام میں شکار نہ کرو اور نہ حرمت کے مہینے میں لڑائی کرو اور نہ اس جانور سے کچھ تعرض کرو جو حرم کی طرف بھیجا جاوے اور نہ ان جانوروں کو حلال سمجھو کہ جنکے گلے میں حرم کے درختوں کے پتے وغیرہ نشانی کے لئے ڈال دئے جاتے ہیں۔ یعنی نہ ان جانوروں سے کچھ تعرض کرو نہ ان کے مالکوں سے۔ اور نہ بیت اللہ کے آنے والوں سے لڑا کرو جو اپنے رب سے رزق طلب کرتے ہیں تجارت کرکے اور رضاء الٰہی چاہتے ہیں بیت اللہ کا ارادہ کرکے۔ اپنے گمان میں۔ (یہ حکم منسوخ ہے سورۂ براۃ کی آیت فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ الخ سے)

اور جب تم احرام سے حلال ہو جاؤ تو شکار کرو (یہ حکم استحبابی ہے) اور تم کو کسی قوم کی عداوت اسوجہ سے کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا اس پر برانگیختہ نہ کرے کہ تم اس قوم پر زیادتی کرنے لگو اور ان کو قتل کرو اور جس کام کا تم کو حکم ہوا اس کے کرنے میں ایک دوسرے کی امداد کرو

أُمِرْتُمْ بِهِ وَالتَّقْوٰى بِتَرْكِ مَا نُهِيتُمْ عَنْهُ وَلَا تَعَاوَنُوا فِيهِ حَذْفُ إِحْدَى التَّائَيْنِ فِي الْأَصْلِ عَلَى الْإِثْمِ الْمَعَاصِي وَالْعُدْوَانِ التَّعَدِّي فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ خَافُوا عِقَابَهُ بِأَنْ تُطِيعُوهُ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ لِمَنْ خَالَفَهُ۔

اور پرہیزگاری اختیار کرو، جس سے منع کیے گئے ہو اس کو چھوڑو اور گناہوں پر اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں میں زیادتی کرنے پر ایک دوسرے کی اعانت نہ کرو اور اللہ کے عذاب سے ڈرو اس طرح کہ اس کی فرماں داری کرو۔ بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے اس کے لئے جو اس کے حکموں کو نہ مانے۔

تشریح

(۲) شعائر اللہ کا احترام | شعار کے معنیٰ نشانی یا علامت کے ہیں جو چیز کسی مخصوص عقیدے یا طرزِ فکر کی نمائندگی کرتی ہو وہ اس کا شعار ہے۔ شعائر اللہ سے مراد وہ تمام علامتیں ہیں جو خدا پرستی کی نمائندگی کرتی ہیں۔ جیسے حرم شریف بیت اللہ، جمرات جہاں حاجی کنکریاں مارتے ہیں، صفا و مروہ، ہدی، قربانی کے جانور، احرام۔ اسی طرح اللہ کی مسجدیں آسمانی کتابیں یہ سب شعائر اللہ میں داخل ہیں۔

ارشاد ہوا ہے اے ایمان والو! خدا پرستی کی نشانیوں کی بے حرمتی مت کرو اس لئے کہ ان نشانیوں کا بے حرمت کرنا دراصل اس عقیدے اور نظام فکر کا بے حرمت کرنا ہے جس کی یہ نشانی ہے جیسے جھنڈا کسی حکومت کی نشانی اور علامت ہوتا ہے اور اس کی بے حرمتی کرنا اس حکومت کی تحقیر و تذلیل سمجھا جاتا ہے۔

○ حرمت اور ادب والے مہینوں کی بے حرمتی کر کے ان حرام مہینوں میں سے کسی کو حلال مت کر لو یہ حرمت والے مہینے جن میں جنگ کرنا حرام ہے چار ہیں۔ ذوالقعدہ[1]، ذی الحجہ[2]، محرم[3]، رجب[4]۔

○ قربانی کے جانوروں پر جن کو ہدی کہتے ہیں دست درازی مت کرو۔

○ اور نہ ان جانوروں پر ہاتھ ڈالو جن کی گردنوں میں نذر خداوندی کی علامت کے طور پر پٹے پڑے ہوئے ہوں۔

○ اور نہ ان لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرو جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں مکانِ محترم یعنی کعبہ کی طرف جا رہے ہوں۔

○ ہاں جب احرام سے باہر نکل آؤ تو پھر اگر تم شکار کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔

○ اور دیکھو ایک گروہ نے جو تمہارے لئے مسجد حرام کا راستہ بند کر دیا ہے ان پر تمہارا غصہ تمہیں اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم بھی ان کے مقابلے میں زیادتیاں کرنے لگو۔ ذیقعدہ سنہ ۶ھ میں جب نبی ﷺ تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ہمراہ عمرہ کرنے کیلئے مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے تو مکہ کے مشرکین نے حدیبیہ کے مقام پر ان کو روک دیا۔ انہوں نے نہ اس کا خیال کیا کہ ذیقعدہ کا مہینہ محترم مہینہ ہے۔ نہ یہ سوچا کہ ان لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور ہیں۔ ممکن تھا کہ مسلمان اس کا جواب انہیں کے انداز میں دیتے مگر ان کو اس کا پابند کیا گیا کہ تم جواباً بھی کوئی کاروائی مت کرو بلکہ تمہارا طریقہ یہ ہونا چاہیئے کہ جو اچھے کام ہوں تم ان میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ساتھ مت دو۔ حق پرستی، انصاف پسندی اور اعلیٰ اخلاق کی بنیاد اللہ کا خوف ہے۔ اگر اللہ سے ڈر کر برائی کو چھوڑا نہ گیا اور بھلائی سے تعاون نہ کیا گیا تو سخت عذاب کا اندیشہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی سزا بہت سخت ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ

حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةُ	وَالدَّمُ	وَ	لَحْمُ الْخِنْزِيرِ	وَمَآ
حرام کردیا گیا	تم پر	مردار	اور خون	اور	سوٗر کا گوشت	اور جو جس

حرام کردیا گیا تم پر مُردار اور خون اور سوٗر کا گوشت اور جس پر

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَ

أُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	وَ	الْمُنْخَنِقَةُ	وَ	الْمَوْقُوذَةُ	وَ
پکارا گیا	اللہ کے سوا	اس پر	اور	گلا گھونٹنے سے مرا ہوا	اور	چوٹ کھا کر مرا ہوا	اور

پکارا گیا اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) اور گلا گھونٹنے سے مرا ہوا اور چوٹ کھا کر مرا ہوا اور

الْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا

الْمُتَرَدِّيَةُ	وَالنَّطِيحَةُ	وَمَآ	أَكَلَ	السَّبُعُ	إِلَّا	مَا
گر کر مرا ہوا	اور سینگ مارا ہوا	اور جو جس	کھایا	درندہ	مگر	جو

گر کر مرا ہوا اور سینگ مارا ہوا اور جس کو درندے نے کھایا ہو مگر جو تم نے

ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ

ذَكَّيْتُمْ	وَمَا	ذُبِحَ	عَلَى النُّصُبِ	وَأَنْ	تَسْتَقْسِمُوا	بِالْأَزْلَامِ
تم نے ذبح کرلیا	اور جو	ذبح کیا گیا	تھانوں پر	اور یہ کہ	تم تقسیم کرو	تیروں سے

ذبح کر لیا اور (حرام کیا گیا) جو تھانوں (پرستش گاہوں) پر ذبح کیا گیا اور یہ کہ تم تیروں سے (پانسے ڈال کر) تقسیم کرو

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ

ذٰلِكُمْ	فِسْقٌ	اَلْيَوْمَ	يَئِسَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ	دِينِكُمْ
یہ	گناہ	آج	مایوس ہوگئے	جو لوگ	کفر کیا (کافر)	سے	تمہارا دین

یہ گناہ ہیں۔ آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہوگئے

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۗ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

فَلَا	تَخْشَوْهُمْ	وَاخْشَوْنِ	اَلْيَوْمَ	أَكْمَلْتُ	لَكُمْ	دِينَكُمْ
سو نہ	تم ان سے ڈرو	اور مجھ سے ڈرو	آج	میں نے مکمل کردیا	تمہارے لئے	تمہارا دین

سو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ

وَ اَتْمَمْتُ	عَلَيْكُمْ	نِعْمَتِيْ	وَرَضِيْتُ	لَكُمُ	الْاِسْلَامَ	دِيْنًا	فَمَنِ
اور پوری کردی	تم پر	اپنی نعمت	اور میں نے پسند کیا	تمہارے لئے	اسلام	دین	پھر جو

اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا پھر جو

اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۳

اضْطُرَّ	فِيْ	مَخْمَصَةٍ	غَيْرَ	مُتَجَانِفٍ	لِّاِثْمٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
لاچار ہو جائے	میں	بھوک	نہ	مائل ہو	گناہ کی طرف	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان۔

بھوک میں لاچار ہو جائے (لیکن) مائل نہ ہو گناہ کی طرف (اسکے لئے گنجائش ہے) بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ اَيْ اَكْلُهَا
وَالدَّمُ اَيِ الْمَسْفُوْحُ كَمَا فِي
الْاَنْعَامِ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ
وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ
بِاَنْ ذُبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهٖ
وَالْمُنْخَنِقَةُ الْمَيْتَةُ خَنْقًا
وَالْمَوْقُوْذَةُ الْمَقْتُوْلَةُ ضَرْبًا
وَالْمُتَرَدِّيَةُ السَّاقِطَةُ مِنْ عُلْوٍ
اِلٰى سُفْلٍ فَمَاتَتْ وَالنَّطِيْحَةُ
الْمَقْتُوْلَةُ بِنَطْحِ اُخْرٰى وَمَا
اَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ
اَيْ اَدْرَكْتُمْ فِيْهِ الرُّوْحَ مِنْ
هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فَذَبَحْتُمُوْهُ
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
جَمْعُ نِصَابٍ وَهِيَ الْاَصْنَامُ
وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا تَطْلُبُوا الْقَسْمَ
وَالْحُكْمَ بِالْاَزْلَامِ جَمْعُ زَلَمٍ
بِفَتْحِ الزَّايِ وَضَمِّهَا مَعَ فَتْحِ اللَّامِ
قِدْحٌ بِكَسْرِ الْقَافِ سَهْمٌ صَغِيْرٌ
لَا رِيْشَ لَهٗ وَلَا نَصْلَ وَكَانَتْ

(۳) تم پر مردار کا کھانا حرام کیا گیا اور خون بہتا ہوا اور خنزیر کا گوشت اور جس جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا بایں طور کہ وہ جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا۔ اور جس جانور کو گلا گھونٹ کر مار دیا جاوے اور وہ جس کو لاٹھی وغیرہ سے مار دیا جاوے اور وہ جو اوپر سے نیچے گر کر مر جاوے اور وہ جس کو دوسرا جانور سینگ مار کر ہلاک کر ڈالے اور وہ جانور جس کو درندہ نے پھاڑ ڈالا اور اس میں سے کچھ کھا لیا یہ سب جانور حرام ہیں مگر وہ جس کو تم ان میں سے زندہ پاؤ اور ذبح کرلو۔ اور حرام ہے وہ جانور جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے اور حرام ہے تم پر یہ کہ تیروں سے قسمت چاہو اور حکم طلب کرو (ازلام جمع زلم کی ہے معنی اس کے چھوٹا تیر جس میں پَر اور نہ لگا ہو یعنی صرف لکڑی تیر کی ہو۔

سَبْعَةٍ عِنْدَ سَادِنِ الْكَعْبَةِ عَلَيْهَا
أَعْلَامٌ وَكَانُوا يُجِيبُونَهَا فَإِنْ
أَمَرَتْهُمْ ايْتَمَرُوا وَإِنْ نَهَتْهُمْ
انْتَهَوْا ذٰلِكُمْ فِسْقٌ خُرُوجٌ عَنِ
الطَّاعَةِ وَنَزَلَ بِعَرَفَةَ عَامَ
حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ اَنْ تَرْتَدُّوا
عَنْهُ بَعْدَ طَمَعِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ
لَمَّا رَاَوْا مِنْ قُوَّتِهٖ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ اَحْكَامَهٗ وَفَرَائِضَهٗ فَلَمْ
يَنْزِلْ بَعْدَهَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ بِاِكْمَالِهٖ
وَقِيْلَ بِدُخُوْلِ مَكَّةَ اٰمِنِيْنَ وَرَضِيْتُ
اخْتَرْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ
اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ مَجَاعَةٍ اِلٰى اَكْلِ
شَيْءٍ مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِ فَاَكَلَ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ مَائِلٍ لِاِثْمٍ مَعْصِيَةٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لَهٗ مَا اَكَلَ
رَّحِيْمٌ ○ بِهٖ فِيْ اِبَاحَتِهٖ لَهٗ
بِخِلَافِ الْمَائِلِ لِاِثْمٍ اَيِ الْمُتَلَبِّسُ
بِهٖ كَقَاطِعِ الطَّرِيْقِ وَالْبَاغِيْ مَثَلًا
فَلَا يَحِلُّ لَهُ الْاَكْلُ۔

اور یہ سات تیر خانہ کعبہ کے خادم کے پاس رہتے تھے ان پر نشان لگے ہوئے تھے وہ ان کو پھراتے تھے اگر وہ تیر نکلا جس پر حکم کرنے کا تھا تو اس کام کو کرتے اور منع کرنے والا نکلتا تو اس کام کو نہ کرتے) یہ خدا کی اطاعت سے نکلنا ہے. عرفہ کے دن حجۃ الوداع میں یہ آیت نازل ہوئی الیوم یئس الذین کفروا الخ اب چونکہ کفار نے قوت اسلام کی دیکھ لی اسلئے ناامید ہو گئے اس سے کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ. اس سے پہلے ان کو یہ طمع تھی۔ سو ان سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارا دین کامل کر دیا احکام اور فرائض پورے پورے بیان کر دئے۔ پھر اس آیت کے بعد کوئی حکم حلت اور حرمت کا نہیں اُترا۔ اور میں نے اپنا انعام تم پر پورا کر دیا کہ دین کو کامل کیا اور بعض نے کہا کہ پورا انعام کرنا یہ ہے کہ مکہ میں بخوف داخل کیا اور تمہارے لئے مذہب اسلام پسند کیا سو جو کوئی بھوک سے مجبور اور بے قرار ہو کر کوئی حرام چیز کھالیوے درآنحالیکہ اس کا میلان اور خواہش گنہ میں مبتلا ہونے اور نافرمانی کی نہیں تو جو اس نے کھایا اللہ اس کو بخشنے والا ہے اس پر مہربان ہے کہ کھانا اس کا اس کو مباح اور جائز فرما دیا بخلاف اس کے جو گنہ میں مبتلا ہے جیسے لوٹ مار کرنے والا اور امام عادل کی اطاعت سے نکل کر باغی ہونے والا سو ان کو کھانا حرام کا حلال نہیں۔)

تشریح

(۳) وہ جانور جو حرام ہیں ○ مردار جانور یعنی وہ جانور جو طبعی موت مر گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ ایسا واجب الذبح جانور جو اپنی موت مر جائے اس کا خون اور حرارتِ غریزہ خون میں جذب ہو جاتی ہے جس کی سمیت اور گندگی سے کئی قسم کے نقصانات ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے مردہ جانور کو حرام قرار دیا ہے۔

○ اسی طرح خون بھی حرام ہے کیونکہ خون ناپاک ہوتا ہے

○ خنزیر کا گوشت، سوٗر کا گوشت حرام ہے۔ آدمی جو غذا کھاتا ہے اس کا اثر اس کے بدن پر بھی پڑتا ہے، اس کے اخلاق پر بھی۔ جانوروں میں خنزیر انتہائی بے حیا جانور ہے اسکے کھانے والوں میں بے حیائی پیدا ہوتی ہے اس لئے اخلاقی حفاظت کے لئے پروردگار نے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور اس کی خاصیتوں کو جاننے والا ہے اپنے بندوں کے لئے خنزیر کا استعمال حرام قرار دیا ہے۔

○ وہ جانور جو اپنی ذات کے اعتبار سے حلال و طیب ہے مگر مالک حقیقی اللہ تعالےٰ کے سوا اسکو کسی اور کی نیاز کے طور پر نامزد کر دیا گیا

ہو اس کا کھانا بھی نیت کی خباثت اور عقیدے کی گندگی کی وجہ سے حرام ہے۔ اسی طرح وہ جانور جو اپنی ذات کے اعتبار سے حلال وطیب ہے مگر اس کو ذبح کرتے وقت بجائے اس کے کہ مالک حقیقی اللہ کا نام لیا جائے اور اس کے نام پر اس کو ذبح کیا جائے کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

○ اسی طرح وہ جانور جس کو گلا گھونٹ کر یا جھٹکے سے مارا گیا ہو کیوں کہ اس کا خون اور وہ حرارت غریزیہ جو باہر نکلنی چاہئے اس کے گوشت میں ہی جذب ہو جاتی ہے اور وہ انسانی صحت کے لئے نقصاندہ ہوتی ہے اسلئے اللہ نے اس کا کھانا بھی حرام قرار دیا ہے۔

○ اسی طرح وہ جانور جو چوٹ کھا کر مرا ہو یا کہیں اوپر سے نیچے گر کر مر گیا ہو یا ٹکر کھا کر مرا ہو یا کسی درندے نے اسے پھاڑا ہو ایسے جانوروں کا کھانا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر ابھی یہ جانور مرے نہ ہوں اور ان میں ابھی زندگی کے آثار پائے جاتے ہوں اگر ان کو ذبح کر لیا جائے تو ان کا کھانا حلال ہے۔

اصل میں حلال جانور کا گوشت صرف ذبح کرنے سے حلال ہوتا ہے اس کے لئے اسلام میں ذبح اور ذکاۃ دو لفظ استعمال کئے گئے ہیں ذکاۃ کے معنی پاک کرنے کے ہیں اور اس سے مراد حلق کی ان چار رگوں کا کاٹ دینا ہے جس سے جسم کا خون اچھی طرح خارج ہو جائے۔ ذبح کرنے کی صورت میں دماغ کے ساتھ جسم کا تعلق دیر تک باقی رہتا ہے جس کی وجہ سے رگ رگ کا خون کھنچ کر باہر آجاتا ہے اور اس طرح پورے جسم کا گوشت خون سے صاف ہو جاتا ہے۔ خون کے متعلق بتایا گیا کہ یہ حرام ہے اسلئے گوشت کے پاک اور حلال ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خون اس سے جدا ہو جائے۔

○ اسی طرح وہ جانور بھی حرام ہے جو کسی آستانے پر غیر اللہ کی نذر و نیاز کے لئے ذبح کیا گیا ہو۔

○ کھانے پینے کی چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے جو حرام اور حلال کی نشاندہی کی ہے اس کی بنیاد اس چیز کے اخلاقی فائدے یا نقصانات ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں ہے جس سے ہم یہ معلوم کر سکیں کہ کس چیز کے استعمال سے کتنا اخلاقی فائدہ اور نقصان ہوتا ہے اسلئے یہ ذمہ داری اللہ نے اپنے اوپر لی ہے کہ وہ حلال اور حرام سے لوگوں کو آگاہ کرے اور وہ اپنے ایمان کی بنیاد پر اللہ کے ان احکام کو تسلیم کریں۔

○ اسی طرح یہ بات بھی حرام کی گئی ہے کہ تم بانسوں کے ذریعے یا فال نکال کر اپنی قسمت کا حال معلوم کرو۔ اس میں جوئے کی بھی تمام قسمیں آگئیں جن کا تعلق اتفاقات سے ہے جیسے لاٹری وغیرہ یا معمّے کہ ہزاروں آدمیوں کی جیب سے روپیہ نکال کر ایک ایسے شخص کی جیب میں ڈالا جاتا ہے جو اتفاق سے اس کا مستحق ہو جاتا ہے۔ یہ سب فاسقانہ کام ہیں اور سماج کو بگاڑنے والے ہیں۔

○ تمہارے دین کا ایک مستقل نظام مکمل ہو چکا ہے۔ حلال و حرام ہر چیز سے تمہیں آگاہ کیا جا چکا ہے۔ اب یہ دین ہی تمہارے لئے بہترین طریقہ زندگی ہے۔ یہ اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ اب تمہارے لئے صرف یہی طریقہ زندگی کامیابی کی طرف لیجانے والا ہے تمہیں صرف خدا کا خوف اور اس کی رضا طلبی کی جستجو ہونی چاہیئے اور کسی اور سے تمہیں خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

○ جو چیزیں ان پر حرام قرار دی گئی ہیں ان کے استعمال کی اجازت تین شرطوں کے ساتھ دی گئی ہے۔ ایک تو یہ کہ واقعی انتہائی مجبوری کی حالت ہو مثلاً بھوک پیاس سے جان پر بن آئی اور دوسری کوئی حلال چیز میسر نہیں ہے یا بیماری کی وجہ سے جان کا خطرہ ہے اور کوئی حلال چیز جان بچانے کے لئے نہیں ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اللہ کے قانون کو توڑنے کی خواہش دل میں موجود نہ ہو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ضرورت کی حد سے آگے نہ بڑھا جائے۔ ان تین شرطوں کے ساتھ حرام چیز کے استعمال کی اجازت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ

يَسْئَلُوْنَكَ	مَاذَآ	اُحِلَّ	لَهُمْ	قُلْ	اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ
آپ سے پوچھتے ہیں	کیا	حلال کیا گیا	انکے لئے	کہدیں	حلال کی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں

آپ سے پوچھتے ہیں ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہدیں تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا

وَمَا	عَلَّمْتُمْ	مِّنَ	الْجَوَارِحِ	مُكَلِّبِيْنَ	تُعَلِّمُوْنَهُنَّ	مِمَّا
اور جو	تم سدھاؤ	سے	شکاری جانور	شکار پر سدھائے ہوئے	تم انہیں سکھاتے ہو	اس سے جو

اور جو تم شکاری جانور سدھاؤ شکار پر دوڑانے کو کہ تم انہیں سکھاتے ہو اس سے

عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

عَلَّمَكُمُ	اللّٰهُ	فَكُلُوْا	مِمَّآ	اَمْسَكْنَ	عَلَيْكُمْ	وَاذْكُرُوا	اسْمَ	اللّٰهِ
تمہیں سکھایا	اللہ	پس تم کھاؤ	اس سے جو	وہ پکڑ رکھیں	تمہارے لئے	اور یاد کرو (لو)	نام	اللہ

جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے، پس اس میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں، اور اس پر اللہ کا نام لو (ذبح کرلو)

عَلَيْهِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

عَلَيْهِ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ	الْحِسَابِ
اس پر	اور ڈرو	اللہ	بیشک	اللہ	جلد لینے والا	حساب

اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

④ يَسْئَلُوْنَكَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَآ اُحِلَّ
لَهُمْ مِنَ الطَّعَامِ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبٰتُ الْمُسْتَلَذَّاتُ وَصَيْدُ
مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ الْكَوَاسِبِ
مِنَ الْكِلَابِ وَالسِّبَاعِ وَالطَّيْرِ مُكَلِّبِيْنَ
حَالٌ مِنْ كَلَّبْتُ الْكَلْبَ بِالتَّشْدِيْدِ
اَرْسَلْتُهُ عَلَى الصَّيْدِ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ
حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ مُكَلِّبِيْنَ اَيْ
تُؤَدِّبُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ
مِنْ اٰدَابِ الصَّيْدِ فَكُلُوْا مِمَّآ

④ تم سے اے محمد سوال کرتے ہیں کہ کون سا کھانا اُن کے لئے حلال ہے۔ کہدو کہ تم کو سب پاک اور لذیذ کھانے حلال ہیں اور شکار کیا ہوا اس کتے یا درندہ اور پرندہ کا جنکو تم نے شکار کرنا سکھلا کر شکار پر چھوڑا ہو جو تم کو اللہ نے سکھلایا ہے۔ سو کھاؤ اس جانور کو جس کو یہ شکاری کتا وغیرہ تمہارے لئے روک رکھیں خود نہ کھاویں اگرچہ اس صورت میں وہ جانور کتے وغیرہ کے پکڑنے سے مر جاوے بخلاف غیر تعلیم دئے گئے کتے وغیرہ کے کہ ان کا شکار کیا ہوا جانور اگر مر جاوے تو

أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَهُ بِأَنْ لَمْ يَأْكُلْنَ مِنْهُ بِخِلَافِ غَيْرِ الْمُعَلَّمَةِ فَلَا يَحِلُّ صَيْدُهَا وَعَلَامَتُهَا أَنْ تَسْتَرْسِلَ إِذَا أُرْسِلَتْ وَتَنْزَجِرَ إِذَا زُجِرَتْ وَتُمْسِكَ الصَّيْدَ وَلَا تَأْكُلَ مِنْهُ وَأَقَلُّ مَا يُعْرَفُ بِهِ ذٰلِكَ ثَلٰثُ مَرَّاتٍ فَإِنْ أَكَلَتْ مِنْهُ فَلَيْسَ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلٰى صَاحِبِهَا فَلَا يَحِلُّ أَكْلُهُ كَمَا فِي حَدِيْثِ صَحِيْحَيْنِ وَفِيْهِ أَنَّ صَيْدَ السَّهْمِ إِذَا أُرْسِلَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَصَيْدِ الْمُعَلَّمِ مِنَ الْجَوَارِحِ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ عِنْدَ إِرْسَالِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

وہ حلال نہیں اور اس کا نشان یہ ہے کہ جب اس کو شکار کی طرف چھوڑیں چلا جاوے اور جب روکیں رُک جاوے اور شکار کو روک رکھے۔ اور اس میں سے خود نہ کھاوے اور کم سے کم تین مرتبہ ایسا کرے تو وہ معلمہ ہو گا سو اگر وہ خود کھالیوے تو وہ ان میں سے نہیں جو اپنے مالک کے لئے شکار روک رکھیں۔ پس اس کا کھانا درست نہیں جیساکہ بخاری ومسلم کی حدیث سے ثابت ہے اور حدیث میں یہ بھی مروی ہے کہ تیر اگر بسم اللہ کہہ کر شکار پر مارا جائے تو وہ شکار بھی ایسا ہی حلال ہے جیساکہ کتے وغیرہ سکھلائے گئے جانوروں کا شکار حلال ہے۔ اور کتے وغیرہ کو جب شکار پر چھوڑو تو اس وقت اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح

(۴) تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں | حلال چیزوں کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ تمام پاکیزہ اور صاف ستھری چیزیں حلال ہیں اور ان میں حرام چیزوں کا دائرہ بہت تھوڑا سا ہے اس لئے وہ چند چیزیں جو حرام ہیں ان کی نشاندہی کر کے کہہ دیا گیا کہ تمام پاک چیزیں حلال ہیں۔ صرف وہ چند چیزیں حرام ہیں جن میں کوئی اخلاقی یا جسمانی نقصان پایا جاتا ہے۔

◎ شکار کے جانور کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جن شکاری جانوروں کو شکار کرنے کی ٹریننگ دی گئی ہے ان کا شکار کیا ہوا جانور حلال ہے جیسے کُتّا یا باز کہ ان کو شکار کرنا سکھایا جاتا ہے۔ اس کے لئے چار شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ شکاری جانور سدھا ہوا ہو۔ (۲) اسکو شکار پر چھوڑا جائے۔ (۳) جانور کو شکار کی تعلیم اس طرح دی گئی ہو کہ وہ شکار کو پکڑ کر کھائے نہیں اور سیکھے ہوئے جانور کی پہچان یہ ہے کہ جب اس کو بلایا جائے تو وہ بلانے سے فوراً واپس آجائے۔ اس طرح کتے کو سکھایا جائے کہ وہ شکار کو پکڑ کر خود نہ کھائے۔ اگر باز یا شکرہ بلانے پر واپس نہ آئیں اور کتا یا چیتا شکار کو پکڑ کر خود کھانے لگے تو سمجھا جائے گا کہ یہ جانور مالک کے کہنے میں نہیں ہے اور شکار بھی شکاری کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے پکڑا ہے۔ اس کو شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رح نے ایک چھوٹے سے جملے میں بہت خوب تعبیر کیا ہے کہ "جب اس نے آدمی کی خُو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا۔ (۴) چوتھی شرط یہ ہے کہ جانور کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ کہہ کر جانور کو چھوڑا جائے اور (۵) پانچویں شرط جس کو امام ابو حنیفہ رح نے آیت کے لفظ "الجَوَارِح" سے مستنبط کیا ہے یہ ہے کہ وہ شکاری جانور کو زخمی بھی کر دے کہ خون بہنے لگے۔ ان شرطوں میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو شکاری جانور کا مارا ہوا شکار حلال نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ جانور مرا نہ ہو اور اس کو ذبح کر لیا جائے تو وہ حلال ہوگا جیسا کہ ارشاد ہوا ہے "وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ"۔

◎ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ پاک چیزوں کے استعمال اور شکار کے فائدہ اٹھانے میں شریعت کی حدود کا خیال رکھو۔ دنیا کی لذتوں میں مشغول ہو کر اپنے رب اور آخرت کو فراموش مت کرو۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اَلْيَوْمَ	اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ	وَطَعَامُ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا الْكِتٰبَ
آج	حلال کی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور کھانا	وہ لوگ جو	کتاب دیئے گئے (اہل کتاب)

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے

حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ

حِلٌّ	لَّكُمْ	وَطَعَامُكُمْ	حِلٌّ	لَّهُمْ	وَالْمُحْصَنٰتُ
حلال	تمہارے لئے	اور تمہارا کھانا	حلال	انکے لئے	اور پاکدامن عورتیں

اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اور پاک دامن

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

مِنَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَالْمُحْصَنٰتُ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ
سے	مومن عورتیں	اور پاک دامن	سے	وہ لوگ جو	دی گئی	کتاب

مومن عورتیں اور پاک دامن عورتیں ان میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب

مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

مِنْ	قَبْلِكُمْ	اِذَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	مُحْصِنِيْنَ
سے	پہلے تمہارے	جب	تم انہیں دے دو	اُن کے مہر	قید میں لانے کو

دی گئی (حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر دیدو (قیدِ نکاح) میں لانے کو

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ

غَيْرَ	مُسٰفِحِيْنَ	وَلَا مُتَّخِذِيْٓ	اَخْدَانٍ	وَمَنْ	يَّكْفُرْ	بِالْاِيْمَانِ
نہ کہ	مستی نکالنے کو	اور نہ بنانے کو	چھپی آشنائی	اور جو	منکر ہو	ایمان سے

نہ کہ مستی نکالنے کو اور نہ چوری چھپے آشنائی کرنے کو اور جو ایمان کا منکر ہوا

ع ۱ ۵ ۵

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؏ (۵)

فَقَدْ	حَبِطَ	عَمَلُهٗ	وَهُوَ	فِي	الْاٰخِرَةِ	مِنَ	الْخٰسِرِيْنَ
تو	ضائع ہوا	اس کا عمل	اور وہ	میں	آخرت	سے	نقصان اٹھانے والے

اس کا عمل ضائع ہوا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔

۵ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ
المستلذات وَطَعَامُ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اى ذبائح اليهود
والنصارى حِلٌّ حلال لَّكُمْ وَ
طَعَامُكُمْ اياهم حِلٌّ لَّهُمْ وَ
الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ
الحرائر مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ حِلٌّ لكم ان
تنكحوهن اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ مهورهن مُحْصِنِيْنَ
متزوجين غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ معلنين
بالزنا بهن وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ
اخلاء منهن تسرون بالزنا
منهن وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ
اى يرتد فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ الصالح
قبل ذلك فلا يعتد به ولا يثاب عليه
وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○
اذا مات عليه

۵ آج کے دن تمہارے لئے پاک لذیذ کھانے حلال ہیں اور یہود و نصاریٰ کے ذبح کئے ہوئے جانور بھی تمہارے لئے حلال ہیں۔ اور تم ان کو اپنا ذبح کیا ہوا جانور کھلاؤ تو یہ ان کو حلال ہے۔ اور آزاد عورتیں مسلمان اور آزاد عورتیں یہود و نصاریٰ میں کی تم کو حلال ہے نکاح کرنا ان سے جبکہ ان کے مہر انکو دے دو۔ اور حال یہ کہ نکاح کرنے والے ہو کھلم کھلا ان عورتوں سے زنا کرنے والے نہ ہو۔ اور نہ دوست بنانے والے ان عورتوں سے کہ جس نے چھپ کر زنا کاری کروائی اور جو کوئی ایمان سے پھر جائے پس بے شک اس نے جو اچھے کام اس سے پیشتر کئے وہ سب باطل ہوئے سو وہ کسی شمار میں نہیں رہے اور نہ ان پر کچھ ثواب ملے گا وہ شخص اگر اسی ارتداد کی حالت پر مرجاوے تو بڑے ٹوٹے والوں میں سے ہے۔

تشریح

۵ **اہل کتاب کا کھانا اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنا** اے مسلمانو تمہارے لئے آج تمام پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اگر اہل کتاب پاکی و طہارت کے ان اصولوں کی پابندی کریں جو شریعت کے نقطۂ نظر سے ضروری ہیں تو ان کا کھانا اور ذبیحہ تمہارے لئے اسی طرح تمہارا ذبیحہ اور کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اہل کتاب کے سوا دوسرے غیر مسلموں کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر ان کے دسترخوان پر کوئی حرام چیز نہ ہو تو ہم ان کے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن ذبیحہ صرف اہل کتاب کا اس صورت میں جائز ہے جبکہ انہوں نے اس پر خدا کا نام لیا۔ اگر اہل کتاب کسی جانور کو خدا کا نام لئے بغیر ذبح کریں یا اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیں تو اسے کھانا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔

○ پاک دامن اور باعصمت عورتوں سے خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا اہل کتاب میں سے تمہارے لئے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ ان کو نکاح میں لا کر ان کی اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرنی ہو نہ کہ آزاد شہوت رانی یا آشنائیاں کرنا۔ اس اجازت سے فائدہ اٹھانے میں اپنے ایمان اور اخلاق کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تعلق تمہارے لئے ایمان اور آخرت کے نقصان کا سبب بن جائے اور تمہیں آخرت کے خسارے سے دوچار کر دے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	قُمْتُمْ	اِلَى + الصَّلٰوةِ	فَاغْسِلُوْا
اے	وہ جو	ایمان لائے	جب	تم اٹھو	نماز کے لئے	تو دھو لو

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو دھو لو

وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

وُجُوْهَكُمْ	وَاَيْدِيَكُمْ	اِلَى	الْمَرَافِقِ	وَامْسَحُوْا	بِرُءُوْسِكُمْ
اپنے منھ	اور اپنے ہاتھ	تک	کہنیاں	اور مسح کرو	اپنے سروں کا

اپنے منھ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو

وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط

وَاَرْجُلَكُمْ	اِلَى	الْكَعْبَيْنِ	وَاِنْ	كُنْتُمْ	جُنُبًا	فَاطَّهَّرُوْا
اور اپنے پاؤں	تک	ٹخنوں	اور اگر	تم ہو	ناپاک	تو خوب پاک ہوجاؤ

اور اپنے پاؤں (دھوؤ) ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو (غسل کی حاجت ہو) تو خوب پاک ہوجاؤ (غسل کرلو)

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

وَاِنْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰٓى	اَوْ عَلٰى	سَفَرٍ	اَوْ جَآءَ	اَحَدٌ	مِّنْكُمْ	مِّنَ الْغَآئِطِ
اور اگر	تم ہو	بیمار	یا پر (میں)	سفر	یا آئے	کوئی	تم میں سے	بیت الخلاء سے

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلا سے آئے،

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

اَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا	مَآءً	فَتَيَمَّمُوْا	صَعِيْدًا	طَيِّبًا
یا	تم ملو (صحبت کی)	عورتوں سے	پھر نہ پاؤ	پانی	تو تیمم کرلو	مٹی	پاک

یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ تم پانی تو پاک مٹی سے تیمم کر لو

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ	وَاَيْدِيْكُمْ	مِّنْهُ	مَا يُرِيْدُ	اللّٰهُ	لِيَجْعَلَ	عَلَيْكُمْ
تو مسح کرو	اپنے منہ	اور اپنے ہاتھ	اس سے	نہیں چاہتا	اللہ	کہ کرے	تم پر

(یعنی) اس سے اپنے منھ اور ہاتھوں کا مسح کرلو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی

مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑥

مِنْ	حَرَجٍ	وَّلٰكِنْ	يُّرِيْدُ	لِيُطَهِّرَكُمْ	وَلِيُتِمَّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ
کوئی	تنگی	اور لیکن	چاہتا ہے	کہ تمہیں پاک کرے	اور یہ کہ پوری کرے	اپنی نعمت	تم پر	تاکہ تم	احسان مانو

تنگی کرے، لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر تاکہ تم احسان مانو۔

⑥ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا قُمْتُمْ اَىْ اَرَدْتُمُ الْقِيَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَنْتُمْ مُحْدِثُوْنَ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اَىْ مَعَهَا كَمَا بَيَّنَتْهُ السُّنَّةُ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اَلْبَاءُ لِلْاِلْصَاقِ اَىْ اَلْصِقُوا الْمَسْحَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اِسَالَةِ مَاءٍ وَهُوَ اِسْمُ جِنْسٍ فَيَكْفِىْ اَقَلُّ مَا يَصْدُقُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَسْحُ بَعْضِ شَعْرِهٖ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِىُّ وَاَرْجُلَكُمْ بِالنَّصَبِ عَطْفًا عَلٰى اَيْدِيَكُمْ وَالْجَرِّ عَلَى الْجَوَارِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اَىْ مَعَهُمَا كَمَا بَيَّنَتْهُ السُّنَّةُ وَهُمَا الْعَظْمَانِ النَّاتِيَانِ فِىْ كُلِّ رِجْلٍ عِنْدَ مَفْصَلِ السَّاقِ وَالْقَدَمِ وَالْفَصْلُ بَيْنَ الْاَيْدِىْ وَالْاَرْجُلِ الْمَغْسُوْلَةِ بِالرَّاْسِ الْمَمْسُوْحِ يُفِيْدُ وُجُوْبَ التَّرْتِيْبِ فِىْ طَهَارَةِ هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِىُّ رح وَيُؤْخَذُ مِنَ السُّنَّةِ وُجُوْبُ النِّيَّةِ فِيْهِ كَغَيْرِهٖ مِنَ الْعِبَادَاتِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا فَاغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى مَرَضًا يَضُرُّهُ الْمَاءُ اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَىْ مُسَافِرِيْنَ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَىْ اَحْدَثَ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ سَبَقَ مِثْلُهٗ فِىْ اٰيَةِ النِّسَاءِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً بَعْدَ طَلَبِهٖ فَتَيَمَّمُوْا اِقْصِدُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تُرَابًا

⑥ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الخ

اے ایمان والو جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے کا ارادہ کرو اور تم کو وضو نہ ہو تو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو معہ کہنیوں کے دھو لو (کہنیوں کا دھونا حدیث سے ثابت ہوا) اور اپنے سروں کو مسح کرو بدون بہائے پانی کے۔ (مسح) اسم جنس ہے تو کم سے کم جس پر مسح کرنا صادق آئے اس قدر کر لینا کافی ہے جیسے سر کے بعض بالوں کو مسح کر لینا یہ ہے مذہب شافعی رح کا اور حنفیہ چوتھائی سر کا مسح کرنا ضروری کہتے ہیں بوجہ حدیث کے) اور اپنے پیروں کو دھو لو معہ ٹخنوں کے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اور ٹخنہ دو ہڈیاں ہیں ابھری ہوئی ہر ایک پیر میں نزدیک جوڑ پنڈلی کے اور قدم کے۔ ہاتھوں اور پیروں کے بیچ میں جن کے دھونے کا حکم ہے سر کا فاصلہ لانا جس کا مسح ضرور ہے ترتیب کے واجب ہونے کا فائدہ دیتا ہے اعضاء وضو کے دھونے میں اور یہ ہے مذہب شافعی کا اور حدیث سے وضو میں نیت کا واجب ہونا مثل دیگر عبادات کے ثابت ہوتا ہے۔

اور اگر تم کو غسل کی حاجت ہو تو غسل کر لو اور اگر تم کو ایسا مرض لاحق ہو کہ اسمیں پانی مضر ہو یا تم مسافر ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے یعنی اس کو وضو نہ رہے یا عورتوں سے ہم بستر ہو پھر بعد تلاش بھی پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو اس طرح کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو معہ کہنیوں کے اس مٹی سے مسح کر لو۔

طَاهِرًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مَعَ الْمَرَافِقِ مِنْهُ بِضَرْبَتَيْنِ وَالْبَاءُ لِلْإِلْصَاقِ وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُرَادَ اسْتِيعَابُ الْعُضْوَيْنِ بِالْمَسْحِ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ ضِيقٍ بِمَا فَرَضَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَالذُّنُوبِ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ بِبَيَانِ شَرَائِعِ الدِّينِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ نِعَمَهُ

دو دفعہ ہاتھ مٹی پر مار کر مسح کرو اور حدیث سے معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ کل چہرہ اور ہاتھ کا مع کہنیوں کے مسح کرنا چاہیئے۔ اللہ تم پر دین میں تنگی کرنا نہیں چاہتا وضو اور غسل اور تیمم کے لازم کرنے سے ولیکن اللہ چاہتا ہے کہ تم کو پلیدیوں سے اور گناہوں سے پاک فرمادے اور تم پر اپنا انعام پورا کرے اسلام میں داخل کر کے ساتھ بیان فرمانے احکام دین کے تاکہ تم اسکے انعاموں کا شکر کرو۔

تشریح

(۶) وضو اور تیمم کے احکام | پاکی اور صفائی انسانی فطرت کا تقاضہ ہے۔ پاکی کے احساس کو بیدار رکھنے کے لئے اللہ تعالٰے نے پاکی کا ایک معتدل نظام انسانوں کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ انہیں یہ محسوس ہو کہ کون سی حالت اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کی ہے اور کون سی حالت ایسی ہے کہ اس میں ہمیں اپنے رب کے سامنے جانا نہیں چاہیئے۔ طہارت و نظافت کا یہ بہترین ضابطہ خود خالقِ فطرت یعنی انسانوں کے پروردگار نے مقرر کیا ہے۔ حکم ہوا ہے کہ جب تم اپنے رب کے سامنے پیش ہو کر آدابِ بندگی بجالانے یعنی نماز کا ارادہ کرو تو سب سے پہلے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک کرلو۔ وضو شروع کرنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا دھونا اسلئے ہے کہ جن ہاتھوں سے آدمی وضو کر رہا ہے وہ پہلے خود پاک ہوجائیں۔ ہاتھ پاک کرنے کے بعد اب اپنا منہ دھوؤ اور اس منہ دھونے میں کلی کرنا اور ناک صاف کرنا بھی شامل ہے کیونکہ اس کے بغیر منہ دھونے کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اس کے بعد کہنیوں تک ہاتھ دھولیں۔ اور پھر سر کا مسح کیا جائے۔ سر کے مسح میں کانوں کے اندرونی اور بیرونی دونوں حصے بھی شامل ہیں کیونکہ کان بھی سر کا حصہ ہیں۔ اور آخیر میں ٹخنوں تک پیر دھوئے جائیں۔ وضو یعنی چھوٹی ناپاکی جیسے پیشاب یا لیٹرین کرنا، ریح خارج ہونا اور بے خبر سو جانا۔ ان کو دور کرنے کے لئے وضو کرنے کا یہ طریقہ بتایا گیا ہے۔ حدیث میں مزید اس کی وضاحت ہے کہ کلّی کرتے وقت مسواک کا استعمال کرنے کی کوشش بھی کی جائے اور ہر عضو کو تین دفعہ دھویا جائے جن میں ایک مرتبہ ملنا بھی شامل ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ہر عضو میں پہلے دایاں دھوئیں پھر بایاں۔ اور وضو میں مزید خوبی پیدا کرنے کے لئے نیت کرنا بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرنا، داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا وغیرہ دوسری باتیں بھی شامل ہیں۔

○ اگر جنابت یعنی بڑی ناپاکی ہے۔ وہ جنابت خواہ مباشرت سے ہو یا سوتے ہوئے مادۂ منویہ نکل جانے سے ہو دونوں صورتوں میں غُسل کرنا لازم ہے اس کے بغیر نماز پڑھنا اور قرآن مجید کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

○ وضو اور غسل دونوں طرح کی ناپاکیوں کو دور کرنے کے لئے شریعت نے ایک اور سہل اور آسان صورت رکھی ہے کہ اگر پانی نہ ملے یا پانی ملتا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے پانی کا استعمال نہیں کرسکتا تو چاہے ضرورت وضو کی ہو یا غسل کی پاک مٹی سے۔ تیمم کر کے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اور نماز وغیرہ پڑھی جاسکتی ہے۔

تیمم کا طریقہ بتایا گیا کہ پاک مٹی پر ایک مرتبہ ہاتھ مار کر منہ پر پھیریں اور دوسری مرتبہ پاک مٹی پر مار کر اپنے ہاتھوں پر پھیرلو۔ اس طرح اللہ تعالٰے نے جسم کی پاکیزگی کی ایک آسان صورت بندوں کے لئے نکال دی ہے۔ تاکہ ان کے نفس اور جسم پاکیزگی کی نعمت حاصل کریں اور اللہ کے شکر گذار بن کر رہیں۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ

وَاذْكُرُوْا	نِعْمَةَ	اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَمِيْثَاقَهُ	الَّذِيْ	وَاثَقَكُمْ	بِهٖ	اِذْ قُلْتُمْ
اور یاد کرو	نعمت	اللہ	تم پر (اپنے اوپر)	اور اس کا عہد	جو	تم نے باندھا	اس سے	جب تم نے کہا

اور اللہ کی نعمت یاد کرو اپنے اوپر اور اس کا عہد جو تم نے اس سے باندھا، جب تم نے کہا

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۷)

سَمِعْنَا	وَاَطَعْنَا	وَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ + الصُّدُوْرِ
ہم نے سنا	اور ہم نے مانا	اور ڈرو	اللہ	بیشک	اللہ	جاننے والا	بات دلوں کی

ہم نے سنا اور ہم نے مانا۔ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دلوں کی بات جاننے والا ہے۔

(۷) وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَمِيْثَاقَهُ عَهْدَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ عَاهَدَكُمْ عَلَيْهِ اِذْ قُلْتُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَايَعْتُمُوْهُ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فِيْ كُلِّ مَا تَاْمُرُ بِهٖ وَتَنْهٰى مِمَّا نُحِبُّ وَنَكْرَهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ مِيْثَاقِهٖ اَنْ تَنْقُضُوْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ بِمَا فِي الْقُلُوْبِ فَبِغَيْرِهٖ اَوْلٰى

(۷) اور یاد کرو اللہ کا انعام جو تم پر ہے کہ تم کو اسلام کی توفیق دی اور اور اللہ کا عہد یاد کرو جو اس نے تم سے لیا جبکہ تم نے بوقتِ بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم نے آپ کا ارشاد سُنا اور ہم فرماں بردار رہیں ہر ایک حکم میں جس کا آپ امر فرماویں اور جس سے منع فرماویں خواہ ہمارا دل چاہے یا نہ چاہے اور اللہ سے ڈرو اس کے عہد کو توڑنے سے بچو بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے یعنی اور باتوں کو بدرجۂ اولےٰ جانتا ہے۔

تشریح

(۔) ایمان بندے کا اپنے رب کے ساتھ عہد وپیمان ہے | ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ وہ دراصل بندے کا اپنے رب کے ساتھ عہد وپیمان ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کی بات کو توجہ سے سُنے گا اس کو مانے گا اور اس پر عمل کرے گا۔ یہ اللہ تعالےٰ کی بہت بڑی حکمت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے ہدایت کے راستے کو روشن کر دیا اور ان کو گمراہی اور بھٹکنے سے بچا لیا۔

سورۂ مائدہ کے شروع میں بھی فرمایا گیا تھا کہ اے ایمان والو، اپنے عہد کو پورا کرو۔ اور سورۂ بقرہ میں بھی بندوں کی زبان سے ذکر کیا گیا کہ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۵) (ہم نے حکم سنا اطاعت قبول کی اے مالک ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں پلٹ کر آپ ہی کے پاس حاضر ہونا ہے) اس عہد کو پھر یاد دلایا گیا ہے کہ دیکھو تم نے کہا تھا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ہم نے سنا اور مانا۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بیعت لیا کرتے تھے تو صحابہ کرام یہ اقرار کرتے تھے کہ ہم اپنی طاقت واستطاعت کے مطابق آپ کی بات کو سُنیں گے بھی اور اس پر سرِ تسلیم خم کرینگے چاہے وہ بات ہمارے منشاء کے خلاف کیوں نہ ہو۔ اس عام عہد کے علاوہ بعض ارکانِ اسلام یا اہم چیزوں کے بارے میں خصوصی عہد بھی لیا جاتا تھا۔ دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے سب سے بڑے محسن ہیں مروت اور شرافت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے محسن کے احسانوں کو یاد رکھیں اسکی نعمتوں کی قدر کریں اور دل و جان سے اس پر عمل کریں کیونکہ ہم جس کے لئے عمل کر رہے ہیں وہ [illegible] کو خوب جانتا ہے اسکے سامنے ظاہری زبانی اقرار کافی نہیں ہے کیونکہ وہ دلوں کا بھیدی ہے عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	لِلّٰهِ	شُهَدَآءَ	بِالْقِسْطِ
اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والو)	ہو جاؤ	کھڑے ہونیوالے	اللہ کیلئے	گواہ	انصاف کیساتھ

اے ایمان والو! اللہ کے لئے کھڑے ہونے والے ہو جاؤ انصاف کی گواہی دینے کو

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ	قَوْمٍ	عَلٰٓى	اَلَّا تَعْدِلُوْا	اِعْدِلُوْا	هُوَ	اَقْرَبُ
اور تمہیں نہ ابھارے	دشمنی	کسی قوم	پر	کہ انصاف نہ کرو	تم انصاف کرو	وہ (یہ)	زیادہ قریب

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں (اس پر) نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، تم انصاف کرو یہ تقویٰ

لِلتَّقْوٰى ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧

لِلتَّقْوٰى	وَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تقویٰ کے	اور ڈرو	اللہ	بیشک	اللہ	خوب باخبر	جو	تم کرتے ہو

کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک تم جو کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے

⑧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ
قَائِمِيْنَ لِلّٰهِ بِحُقُوْقِهٖ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ
بِالْعَدْلِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ بُغْضُ قَوْمٍ اَيِ الْكُفَّارِ عَلٰٓى
اَلَّا تَعْدِلُوْا فَتَنَالُوْا مِنْهُمْ لِعَدَاوَتِهِمْ
اِعْدِلُوْا فِي الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ هُوَ اَيِ
الْعَدْلُ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○
فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

⑧ اے ایمان والو! اللہ کے حقوق کے ادا کرنے میں قائم رہو گواہی دو انصاف کے ساتھ اور تم کو برانگیختہ نہ کرے کافروں کی دشمنی اس پر کہ انصاف نہ کرو اور بوجہ عداوت ان کی جان اور مال کے نقصان کے درپے ہونے لگو دوست اور دشمن کے معاملے میں انصاف کرو انصاف کرنا پرہیزگاری کے بہت قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو سو اس کا عوض دیوے گا۔

تشریح

⑧ **عدل و انصاف کے علمبردار بننے کا مطالبہ** ایک صاحبِ ایمان کا فرض صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ راستی اور عدل و انصاف کا معاملہ کرے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حق کا علمبردار بنے اور حق و انصاف کے معاملے میں اپنے اور غیر، دشمن اور دوست کسی کی کوئی تفریق نہ کرے۔ انصاف پسندی اس طرح اس کے مزاج کا حصہ بن جائے کہ دشمن کی دشمنی بھی اس کو عدل و راستی کی روش سے نہ ہٹا سکے۔ اور یہ صفت تقوے سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ سرچشمہ خوفِ خدا ہے وہ خدا جو ہمارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ

وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ
وعدہ کیا	اللہ	جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	اچھے	ان کے لئے

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اللہ نے وعدہ کیا کہ ان کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

مَّغْفِرَةٌ	وَّاَجْرٌ	عَظِيْمٌ	وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَكَذَّبُوْا
بخشش	اور اجر	بڑا	اور جو لوگ	کفر کیا	اور جھٹلایا

بخشش اور بڑا اجر ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۰

بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰۗىِٕكَ	اَصْحٰبُ + الْجَحِيْمِ
ہماری آیتیں	یہی	جہنم والے

جھٹلایا یہی جہنم والے ھیں۔

۹ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَعْدًا حَسَنًا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ هُوَ الْجَنَّةُ

۹ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اللہ نے ان سے اچھا وعدہ فرمایا کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب یعنی جنت تیار ہے۔

۱۰ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

۱۰ اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہمارے احکام کو جھٹلایا وہی ہیں دوزخی۔

تشریح

۹ صاحبِ تقویٰ لوگوں سے مغفرۃ اور اجر کا وعدہ | دل کی یہ خاص نورانی کیفیت جسکو تقویٰ کہتے ہیں جب راسخ ہوجاتی ہے اور زندگی پاکیزگی کی ڈگر پر چل پڑتی ہے تو اللہ تعالےٰ کا ایسے بندوں سے وعدہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ ان کی خطاؤں سے درگذر کیا جائے گا اور بشری تقاضے سے جو کوتاہیاں ہو جاتی ہیں ان کو معاف کیا جائیگا بلکہ ان کو عظیم الشان اجروثواب سے بھی نوازا جائیگا۔

۱۰ حق کو جھٹلانے والے جہنم رسید ہونگے | اس کے برخلاف حق کو جھٹلانے والے پروردگار کی ناشکری اور اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کرنے والے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ

اِذْ	عَلَيْكُمْ	اللّٰهِ	نِعْمَتَ	اذْكُرُوْا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	يٰٓاَيُّهَا
جب	اپنے اوپر	اللہ	نعمت	تم یاد کرو	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	اے

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت (احسان) یاد کرو۔ جب ایک

هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ

اَيْدِيَهُمْ	فَكَفَّ	اَيْدِيَهُمْ	اِلَيْكُمْ	يَّبْسُطُوْٓا	اَنْ	قَوْمٌ	هَمَّ
ان کے ہاتھ	پس روک دیئے	اپنے ہاتھ	تمہاری طرف	بڑھائیں	کہ	ایک گروہ	ارادہ کیا

گروہ نے ارادہ کیا کہ وہ بڑھائیں تمہاری طرف اپنے ہاتھ (دست درازی کریں) تو اُس نے تم سے ان کے ہاتھ

ع ۲/۶ ۶ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪

الْمُؤْمِنُوْنَ	فَلْيَتَوَكَّلِ	اللّٰهِ	وَعَلَى	اللّٰهَ	وَاتَّقُوْا	عَنْكُمْ
ایمان والے	چاہیئے بھروسہ کریں	اللہ	اور پر	اللہ	اور ڈرو	تم سے

روک دیئے اور اللہ سے ڈرو، اور چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ کریں ایمان والے۔

⑪ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ (هُمْ قُرَيْش) اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ (اَيْدِيَهُمْ لِيَقْتُلُوْا بِكُمْ) فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ (وَعَصَمَكُمْ مِمَّا اَرَادُوْا بِكُمْ) وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

⑪ اے ایمان والو اللہ کا انعام یاد کرو جبکہ قریش نے ارادہ کیا کہ تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھاویں تاکہ تم کو قتل کر ڈالیں سو اللہ نے تم سے ان کے ہاتھوں کو روکا اور جو کچھ انہوں نے تمہارے ساتھ ارادہ کیا تھا اس سے بچایا اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

تشریح

⑪ مومن بندوں پر اللہ کے احسانات | اسلام کے مخالفین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے دشمن مکے کے لوگوں نے اور یہودیوں نے اسلام کو مٹانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ بنو نظیر کے یہودیوں نے نبی ؐ اور آپ کے خاص خاص صحابہ کو دعوت کے بہانے بلا کر اچانک سب پر حملہ کرنے کی سازش کی مگر اللہ تعالیٰ نے کسی کا کوئی داؤ چلنے نہیں دیا اور جب بھی انہوں نے دست درازی کا ارادہ کیا اللہ نے انکے ہاتھ کو روک دیا۔ اللہ کے اس احسان کا تقاضہ یہ ہے کہ اہل اسلام اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی رواداری کا برتاؤ کریں اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ اللہ کے ساتھ ہمارا ظاہر میں اور باطن میں معاملہ صاف رہنا چاہیئے اور اس سے جو عہد و اقرار کیا ہے اس پر وفاداری سے قائم رہنا چاہیئے پھر اس کے بعد کسی قسم کا خوف اور ڈر نہیں ہے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ

وَلَقَدْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	وَبَعَثْنَا	مِنْهُمُ
اور البتہ	لیا	اللہ	عہد	بنی اسرائیل	اور ہم نے مقرر کیے	ان سے

اور البتہ اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا، اور ہم نے ان میں سے مقرر کیے

عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ

اثْنَيْ عَشَرَ	نَقِيْبًا	وَقَالَ	اللّٰهُ	اِنِّيْ	مَعَكُمْ	لَئِنْ	اَقَمْتُمُ	الصَّلٰوةَ	وَ
بارہ	سردار	اور کہا	اللہ	بیشک میں	تمہارے ساتھ	اگر	قائم رکھوگے	نماز	اور

بارہ سردار اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھوگے اور

اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ

اٰتَيْتُمُ	الزَّكٰوةَ	وَ	اٰمَنْتُمْ	بِرُسُلِيْ	وَ	عَزَّرْتُمُوْهُمْ
دیتے رہوگے	زکوٰۃ	اور	ایمان لاؤگے	میرے رسولوں پر	اور	ان کی مدد کروگے

دیتے رہوگے زکوٰۃ اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤگے اور ان کی مدد کروگے۔

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ

وَاَقْرَضْتُمُ	اللّٰهَ	قَرْضًا	حَسَنًا	لَّاُكَفِّرَنَّ	عَنْكُمْ
اور قرض دوگے	اللہ	قرض	حسنہ	میں ضرور دور کردوں گا	تم سے

اور اللہ کو قرض حسنہ (اچھا قرض) دوگے میں تمہارے گناہ ضرور دور

سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

سَيِّاٰتِكُمْ	وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
تمہارے گناہ	اور ضرور داخل کردوں گا تمہیں	باغات	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

کردوں گا اور تمہیں (ان) باغات میں ضرور داخل کردوں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (۱۲)

فَمَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ	السَّبِيْلِ
پھر جو جس	کفر کیا	اس کے بعد	تم میں سے	بیشک	گمراہ ہوا	سیدھا	راستہ۔

پھر اس کے بعد تم میں سے جس نے کفر کیا بیشک وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہوا

۱۲ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا يُذْكَرُ بَعْدُ وَبَعَثْنَا فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْغَيْبَةِ اَقَمْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا مِنْ كُلِّ سَبْطٍ نَقِيْبٌ يَكُوْنُ كَفِيْلًا عَلٰى قَوْمِهٖ بِالْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ تَوْثِقَةً عَلَيْهِمْ وَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ بِالْعَوْنِ وَالنَّصْرِ لَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ نَصَرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا بِالْاِنْفَاقِ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمِيْثَاقِ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ اَخْطَأَ طَرِيْقَ الْحَقِّ. وَالسَّوَاءُ فِي الْاَصْلِ الْوَسَطُ فَنَقَضُوا الْمِيْثَاقَ.

۱۲ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الخ۔ اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا جو آگے مذکور ہوتا ہے اور ہم نے ان میں بارہ چودار مقرر کئے ہر ایک گروہ کے لئے ایک چودار مقرر ہوا جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کر وہ عہد نہ توڑیں بلکہ پورا کریں اور اپنے اقرار پر جمے رہیں اور اللہ نے ان کو فرمایا کہ میں تمہاری اعانت اور مدد میں ہوں البتہ اگر تم نماز پوری طرح پڑھتے رہو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی امداد کرو گے اور اللہ کو اچھا قرض دو گے یعنی اس کی راہ میں اچھی نیت سے مال خرچ کرو گے تو میں تمہارے گناہ معاف فرماؤں گا اور تم کو ایسے باغوں میں پہنچاؤں گا جن کے نیچے پانی کی نہریں بہتی ہیں۔ سو جو کوئی تم سے کفر کرے بعد اس عہد کے تو اس نے طریق حق کو چھوڑا۔ سو انہوں نے عہد توڑ دیا۔

تشریح

۱۲ **بنی اسرائیل سے عہد و میثاق** جس طرح حضرت محمد ﷺ کی امت سے عہد و پیمان لیا گیا کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر چلتے رہیں گے اسی طرح بنی اسرائیل حضرت موسیٰ ؑ کی امت سے عہد و پیمان لیا گیا تھا اور اس عہد و پیمان پر قائم رہنے پر نگرانی کے لئے ۱۲ نقیب حضرت موسیٰ ؑ نے منتخب فرمائے تھے۔ مدینے کے لوگوں نے حضرت محمد ﷺ کی ہجرت مدینہ سے پہلے جب آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی تو ان نمائندوں کی تعداد بھی ۱۲ ہی تھی۔ یہ بھی حسنِ اتفاق ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ کی روایت کے مطابق نبی ﷺ نے امت محمدیہ کے لئے ۱۲ خلفاء کی پیشین گوئی فرمائی۔ بنی اسرائیل سے جن باتوں پر عمل کرنے کا عہد لیا گیا تھا وہ باتیں یہ تھیں۔
(۱) نماز قائم رکھنا۔ (۲) مال کی زکوٰۃ دیتے رہنا۔ (۳) میرے جو رسول آئیں ان کو ماننا اور ان کی مدد کرتے رہنا۔ (۴) اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے رہنا جس کو اللہ تعالیٰ نے قرض حسنہ سے تعبیر کیا ہے۔ اگر تم ان باتوں پر عمل کرتے رہو گے تو میں تمہاری برائیوں کو دور کر دونگا جو کمی اور کوتاہی رہ جائے گی اسکو نظر انداز کر دوں گا اور تمہیں جنت کے انعامات سے نوازوں گا جہاں ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس عہد و پیمان کے بعد اگر کسی نے گمراہی کا راستہ اختیار کیا اور وفاداری اور اطاعت شعاری کو چھوڑ کر ناشکری اور انکار کی روش اختیار کی تو سمجھو کہ وہ راہِ راست سے بھٹک گیا۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر تم اس سیدھے راستے پر چلتے رہے تو میری حمایت اور مدد تمہارے ساتھ رہے گی۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً يُحَرِّفُوْنَ

فَبِمَا	نَقْضِهِمْ	مِّيْثَاقَهُمْ	لَعَنّٰهُمْ	وَجَعَلْنَا	قُلُوْبَهُمْ	قٰسِيَةً	يُحَرِّفُوْنَ
سو بسبب (بہ)	اُن کا توڑنا	ان کا عہد	ہم نے ان پر لعنت کی	اور ہم نے کردیا	انکے دِل (جمع)	سخت	وہ پھیر دیتے ہیں

سو اُن کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا، وہ کلام کو اس

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى

الْكَلِمَ	عَنْ	مَّوَاضِعِهٖ	وَنَسُوْا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوْا + بِهٖ	وَلَا تَزَالُ	تَطَّلِعُ	عَلٰى
کلام	سے	ان کے مواقع	اور وہ بھول گئے	ایک بڑا حصہ	اس سے جو	انہیں جس کی نصیحت کیگئی	اور ہمیشہ	آپ خبر پاتے رہتے ہیں	پر

کے مواقع سے پھیر دیتے ہیں (بدل دیتے ہیں) اور وہ بھول گئے (فراموش کر بیٹھے) اسکا بڑا حصہ جسکی انہیں نصیحت کیگئی تھی اور آپ انمیں سے تھوڑوں کے سوا ہمیشہ انکی

خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

خَآئِنَةٍ	مِّنْهُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَاصْفَحْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
خیانت	ان سے	سوائے	تھوڑے	ان سے	سو معاف کر	ان کو	اور درگزر کر	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے

خیانت پر خبر پاتے رہتے ہیں۔ سو ان کو معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ

الْمُحْسِنِيْنَ	وَمِنَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّا	نَصٰرٰٓى	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَهُمْ
احسان کرنے والے	اور سے	جن لوگوں	کہا	ہم	نصاریٰ	ہم نے لیا	ان کا عہد

کو دوست رکھتا ہے۔ اور ان لوگوں سے جنہوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں۔ ہم نے ان کا عہد لیا، پھر

فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى

فَنَسُوْا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوْا + بِهٖ	فَاَغْرَيْنَا	بَيْنَهُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَالْبَغْضَآءَ	اِلٰى
پھر وہ بھول گئے	ایک بڑا حصہ	اس سے جو	جکی نصیحت کیگئی	تو ہم نے لگادی	انکے درمیان	عداوت	اور بغض	تک

وہ اس کا بڑا حصہ بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان کے درمیان لگا دیا (ڈال دیا) روز قیامت تک

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

يَوْمِ	الْقِيٰمَةِ	وَسَوْفَ	يُنَبِّئُهُمُ	اللّٰهُ	بِمَا + كَانُوْا	يَصْنَعُوْنَ
روز	قیامت	اور جلد	انہیں جتادے گا	اللہ	جو وہ	کرتے تھے

عداوت اور بغض اور اللہ جلد انہیں جتادے گا جو وہ کرتے تھے۔

(۱۳) قَالَ تَعَالٰی فَبِمَا نَقْضِهِمْ مَا زَائِدَةٌ مِّيْثَاقَهُمْ
لَعَنّٰهُمْ اَبْعَدْنَاهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ
قٰسِيَةً لَا تَلِيْنُ لِقَبُوْلِ الْاِيْمَانِ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
الَّذِيْ فِي التَّوْرٰىةِ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَغَيْرِهٖ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ الَّتِيْ وَضَعَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا
اَيْ يُبَدِّلُوْنَهٗ وَنَسُوْا تَرَكُوْا حَظًّا نَصِيْبًا مِّمَّا
ذُكِّرُوْا اُمِرُوْا بِهٖ فِي التَّوْرٰىةِ مِنْ اتِّبَاعِ مُحَمَّدٍ
وَلَا تَزَالُ خِطَابٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَطَّلِعُ تَظْهَرُ عَلٰى خَآئِنَةٍ اَيْ خِيَانَةٍ مِّنْهُمْ
بِنَقْضِ الْعَهْدِ وَغَيْرِهٖ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مِمَّنْ
اَسْلَمَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ۔

(۱۴) وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى مُتَعَلِّقٌ بِقَوْلِهٖ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ كَمَا اَخَذْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ
الْيَهُوْدَ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فِي الْاِنْجِيْلِ
مِنَ الْاِيْمَانِ وَغَيْرِهٖ وَنَقَضُوا الْمِيْثَاقَ فَاَغْرَيْنَا
اَوْقَعْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ بِتَفَرُّقِهِمْ وَاخْتِلَافِ اَهْوَائِهِمْ فَكُلُّ فِرْقَةٍ
تُكَفِّرُ الْاُخْرٰى وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ
بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ فَيُجَازِيْهِمْ عَلَيْهِ۔

(۱۳) اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بس اس سبب سے کہ انہوں نے اپنا عہد توڑا ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کردیا اور ان کے دلوں کو سخت کردیا کہ وہ ایمان کے قبول کرنے کے لئے نرم نہیں ہوتے۔ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر احکام کو متغیر کرتے ہیں اور اس جگہ سے جس جگہ ان کو اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے احکام الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کو بدل ڈالتے ہیں اور جو ان کو تورات میں حکم کیا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا اسکو بھول گئے اور اس کا حصہ چھوڑ دیا اور ثواب حاصل نہ کیا اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ہمیشہ انکی خیانت پر مطلع ہوتے رہوگے کہ وہ عہد وغیرہ توڑتے رہیں گے مگر تھوڑے انمیں سے جو مسلمان ہوگئے سو ان کی حرکات معاف کرو اور ان سے اعراض کرو بیشک اللہ اچھے عمل والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۴) اور ہم نے عہد لیا ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل سے ہم نے عہد لیا سو وہ بھول گئے حصہ اس کا جو ان کو انجیل میں حکم کیا گیا تھا ایمان وغیرہ کا اور عہد توڑ ڈالا۔ سو ہم نے ان میں عداوت اور بغض ڈالدیا قیامت تک ان میں تفرقہ اور اختلاف رہے گا اور ہوائے نفسانی کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر کہے گا اور عنقریب ان کو اللہ خبر دیگا قیامت کو جو کچھ وہ دنیا میں کرتے تھے پھر ان کو عوض اس کا دے گا۔

تشریح

(۱۳) بنی اسرائیل کی عہد شکنی | مگر بنی اسرائیل اپنے عہد و پیمان پر قائم نہیں رہے اور جن چیزوں پر عمل کرنے کا ان سے عہد لیا گیا تھا۔ انمیں سے کسی پر بھی عمل نہیں کرسکے۔ آنے والے پیغمبروں کے ساتھ ان کا رویہ سرکشی اور بغاوت کا رہا اور اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ کے احکام میں اسطرح الٹ پھیر کرتے رہے کہ اصل حکم پتہ ہی نہ لگ سکے اور جو تعلیم ان کو دیگئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔ ان حرکتوں کی وجہ سے ان کے دل سخت ہوگئے ہیں اور قبول حق کی صلاحیت باقی نہیں رہی۔ آج بھی ان کا حال یہی ہے کہ آئے دن ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ انمیں بہت کم لوگ ہیں جو اس سے بچے ہوتے ہیں بس آپ انکی شرارتوں پر زیادہ توجہ نہ دیں ان کو معاف کریں ان سے چشم پوشی کریں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ درگذر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴) نصاریٰ کی عہد شکنی | اللہ کے ساتھ عہد و پیمان توڑتے ہیں پیروانِ مسیح یعنی عیسائی حضرات بھی پیچھے نہیں رہے انہوں نے بھی اللہ کی طرف سے سکھائے ہوئے سبق کے بہت بڑے حصے کو فراموش کردیا۔ جب دین حق کی روشنی نہ رہی اور مذہب کی اصل تعلیم کو پس پشت ڈالدیا تو مذہبی جھگڑوں نے سر اٹھایا اور پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائی آج بھی باہم دست و گریباں ہیں بلکہ پروٹسٹنٹ یہودیوں کا سہارا لیکر ان کے آلۂ کار بنتے جارہے ہیں۔ اللہ کی تعلیم کو بھلانے کا یہ انجام ہے، جس نے ان میں قیامت تک کے لئے باہم دشمنی اور بغض وعناد کا بیج بو دیا ہے۔ ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالےٰ ان کو بتائیں گے کہ وہ دنیا میں کیا کرتے رہے ہیں اور آخرت میں ان کے کرتوتوں کا نتیجہ معلوم ہوجائیگا

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

يٰٓاَهْلَ	الْكِتٰبِ	قَدْ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلُنَا	يُبَيِّنُ	لَكُمْ
اے اہل	کتاب	یقیناً	تمہارے پاس آ گئے	ہمارے رسول	وہ ظاہر کرتے ہیں	تمہارے لئے

اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارے رسول (محمد) آ گئے اور وہ تمہارے (تم پر) بہت سی

كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

كَثِيْرًا	مِّمَّا	كُنْتُمْ	تُخْفُوْنَ	مِنَ	الْكِتٰبِ	وَيَعْفُوْا	عَنْ	كَثِيْرٍ
بہت سی باتیں	جو	تم تھے	چھپاتے	سے	کتاب	اور وہ درگذر کرتا ہے	سے	بہت امور

باتیں ظاہر کرتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپاتے تھے۔ اور وہ بہت سے امور درگذر کرتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

قَدْ	جَآءَكُمْ	مِّنَ	اللّٰهِ	نُوْرٌ	وَّ	كِتٰبٌ	مُّبِيْنٌ
تحقیق	تمہارے پاس آ گیا	سے	اللہ	نور	اور	کتاب	روشن

تحقیق تمہارے پاس آ گیا اللہ کیطرف سے نور اور روشن کتاب۔

(١٥) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى
قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا مُحَمَّدٌ
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ
تُخْفُوْنَ تَكْتُمُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ التَّوْرٰةِ
وَالْاِنْجِيْلِ كَاٰيَةِ الرَّجْمِ وَصِفَتِهٖ
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ مِّمَّا ذٰلِكَ فَلَا يُبَيِّنُهٗ
اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَصْلِحَةٌ اِلَّا اِقْتِضَاحُكُمْ
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ هُوَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَّكِتٰبٌ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ بَيِّنٌ
ظَاهِرٌ

(١٥) اے یہود و نصاریٰ بیشک تمہارے پاس ہمارا بھیجا ہوا پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے جو تم سے بیان کرتے ہیں بہت سے تورات اور انجیل کے حکم جنکو تم چھپاتے تھے جیسے رجم کی آیت اور صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت سے اس قسم کے امور جن کے بیان کرنے میں کچھ مصلحت نہیں بیان فرماتے اور اس کو معاف کرتے ہیں مگر بوقت ضرورت حسب اقتضاء بیان فرما دیتے ہیں۔ بے شک اللہ کی طرف سے تم لوگوں کے پاس ایک نور آیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن ظاہر۔

تشریح

(١٥) اسلام سچائی کو لیکر آگیا ہے | وہ حقیقت اور سچائی جس پر اہل کتاب خواہ یہود ہوں یا عیسائی پردہ ڈالتے رہے اب اللہ تعالیٰ نے وہ کتاب اور وہ رسول بھیج دیئے ہیں جس سے وہ تمام سچائیاں طشت از بام ہوگئی ہیں جن پر پردہ ڈالا ہوا تھا اب سچائی کو معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں رہا اب وہ روشنی اور کتاب حق نما موجود ہے جس میں دین کی حقیقت کو دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔

يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

يَهْدِيْ	بِهِ	اللّٰهُ	مَنِ اتَّبَعَ	رِضْوَانَهٗ	سُبُلَ	السَّلٰمِ	وَيُخْرِجُهُمْ
ہدایت دیتا ہے	اس سے	اللہ	جو تابع ہوا	اس کی رضا	راہیں	سلامتی	اور وہ انہیں نکالتا ہے

اس سے اللہ سلامتی کی راہوں کی اسے ہدایت دیتا ہے جو اس کی رضا کے تابع ہوا۔ اور وہ انہیں نکالتا ہے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾

مِّنَ	الظُّلُمٰتِ	اِلَى	النُّوْرِ	بِاِذْنِهٖ	وَيَهْدِيْهِمْ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ
سے	اندھیرے	طرف	نور	اپنے حکم سے	اور انہیں ہدایت دیتا ہے	طرف	راستہ	سیدھا

اندھیروں سے نور کی طرف اپنے حکم سے اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ

لَقَدْ ۔ كَفَرَ	الَّذِيْنَ ۔ قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْمَسِيْحُ	ابْنُ ۔ مَرْيَمَ	قُلْ	فَمَنْ
تحقیق کافر ہوگئے	جن لوگوں نے کہا	بیشک	اللہ	وہی	مسیح	ابن مریم	کہہ دیجئے	تو کس

تحقیق کافر ہوگئے وہ جن لوگوں نے کہا اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے۔ کہہ دیجئے، تو کس کا بس

يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي

يَّمْلِكُ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اِنْ	اَرَادَ	اَنْ يُّهْلِكَ	الْمَسِيْحَ	ابْنَ مَرْيَمَ	وَاُمَّهٗ	وَمَنْ	فِي
بس چلتا ہے	اللہ کے آگے	کچھ بھی	اگر	وہ چاہے	کہ ہلاک کردے	مسیح	ابن مریم	اور اسکی ماں	اور جو	میں

چلتا ہے؟ اللہ کے آگے کچھ بھی اگر وہ چاہے کہ مسیحؑ ابن مریم کو ہلاک کردے اور اسکی ماں کو اور جو زمین

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ

الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَلِلّٰهِ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا
زمین	سب	اور اللہ کیلئے	سلطنت	آسمانوں	اور زمین	اور جو	ان دونوں کے درمیان

میں ہے سب کو۔ اور اللہ کے لئے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور جو ان کے درمیان ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

يَخْلُقُ	مَا يَشَآءُ	وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
وہ پیدا کرتا ہے	جو وہ چاہتا ہے	اور اللہ	پر	ہر	شے	قادر

وہ پیدا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۱۶) يَهْدِي بِهِ (أي بالكتاب) اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ (بأن آمن) سُبُلَ السَّلَامِ (طرق السلامة) وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ (الكفر) إِلَى النُّورِ (الإيمان) بِإِذْنِهِ (بإرادته) وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ (دين الإسلام)

(۱۶) اللہ سلامتی کی راہ دکھاتا ہے ساتھ قرآن کے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں اس طرح کہ ایمان لاتے ہیں۔ اور ان کو کفر کی اندھیریوں سے نکال کر نور ایمان کی طرف بلاتا ہے اپنے ارادہ سے اور ان کو دین اسلام کی ہدایت کرتا ہے۔

(۱۷) لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (حيث جعلوه إلها وهم اليعقوبية فرقة من النصارى) قُلْ فَمَن يَمْلِكُ (أي يدفع) مِنَ اللَّهِ (عذاب الله) شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (أي لا أحد يملك ذلك ولو كان المسيح إلها لقدر عليه) وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(۱۷) بے شک کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریمؑ خدا ہے یہ فرقہ یعقوبیہ ہے نصاریٰ میں سے جو عیسیٰ کو خدا کہتے ہیں۔
تم کہدو کہ کون عذاب الٰہی کو دفع کرسکتا ہے اگر وہ مسیح ابن مریمؑ اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ہلاک کرنا چاہے یعنی کوئی نہیں جس کو یہ قدرت ہو اور اگر عیسیٰ خدا ہوتا تو اس پر قدرت رکھتا

آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اور جو کچھ ان میں ہے اللہ ہی کے واسطے ہے اور اللہ جو چاہے کرسکتا ہے سب چیزوں پر اس کو قدرت ہے۔

تشریح

(۱۶) **ہدایت کا راستہ روشن ہے** | اللہ تعالیٰ اس کتاب اور رسول کے ذریعے لوگوں کو اندھیرے سے روشنی میں اور باطل سے حق کی طرف لانا چاہتے ہیں لیکن یہ انہی کے لئے ہے جو واقعی اللہ کی رضا کے طلبگار رہیں اور اپنے آپ کو اندھیروں سے نکال کر اُجالوں میں آنا چاہتے ہیں۔

(۱۷) **خدا کا بندہ خدا کیسے ہوسکتا ہے؟** | حضرت عیسیٰ مسیحؑ اور ان کی والدہ مریم اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ تو وہ ہے جو ہر چیز پر قادر ہے اور زمین و آسمان میں ہر چیز کا مالک اور خالق ہے۔ بندے کی عاجزی کا تو یہ حال ہے کہ اگر اللہ حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ مریم اور اس زمین پر جو کچھ ہے اگر ان کو ختم کرنا چاہے تو اس کو کون روک سکتا ہے کس کی طاقت اور مجال ہے کہ وہ اللہ کے حکم میں رکاوٹ بن سکے پھر یہ کیسے صحیح ہوسکتا ہے کہ مسیح ابن مریم خدا ہیں۔ جن لوگوں نے ایسا کہا انہوں نے یقیناً کفر کا ارتکاب کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت کو صحیح طور پر پیش نہ کرکے اس کو ایک معمہ بنا دیا اور اسی میں اُلجھ کر رہ گئے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بندے اس کے پیغمبر اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے حضرت مریم کے بطن سے پیدا کیا۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ

وَقَالَتِ	الْيَهُوْدُ	وَالنَّصٰرٰى	نَحْنُ	اَبْنٰٓؤُا	اللّٰهِ	وَاَحِبَّآؤُهٗ	قُلْ	فَلِمَ
اور کہا	یہود	اور نصاریٰ	ہم	بیٹے	اللہ	اور اسکے پیارے	کہدیجئے	پھر کیوں

اور یہود و نصاریٰ نے کہا ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہدیجئے، پھر وہ کیوں

يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ

يُعَذِّبُكُمْ	بِذُنُوْبِكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بَشَرٌ	مِّمَّنْ	خَلَقَ	يَغْفِرُ	لِمَنْ
تمہیں عذاب دیتا ہے	تمہارے گناہوں پر	بلکہ	تم	بشر	انمیں سے	اس نے پیدا کیا (مخلوق)	وہ بخشدیتا ہے	جس کو

تمہارے گناہوں پر تمہیں سزا دیتا ہے؟ (نہیں) بلکہ تم بھی ایک بشر ہو اسکی مخلوق میں سے وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَلِلّٰهِ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ
وہ چاہتا ہے	اور عذاب دیتا ہے	جس کو	وہ چاہتا ہے	اور اللہ کیلئے	سلطنت	آسمانوں	اور	زمین

اور جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ کے لئے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی

وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

وَمَا	بَيْنَهُمَا	وَاِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ	يٰۤاَهْلَ	الْكِتٰبِ	قَدْ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلُنَا
اور جو	ان دونوں کے درمیان	اور اسی کی طرف	لوٹ کر جانا ہے	اے اہل	کتاب	تحقیق	تمہارے پاس آئے	ہمارے رسول

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارے رسول (محمدؐ) آگئے۔

يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ

يُبَيِّنُ	لَكُمْ	عَلٰى	فَتْرَةٍ	مِّنَ	الرُّسُلِ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا + جَآءَنَا	مِنْ	بَشِيْرٍ
دکھول کر بیان کرتے ہیں	تمہارے لئے	پر (بعد)	سلسلہ ٹوٹ جانا	سے کے	رسول (جمع)	کہ کہیں	تم کہو	ہمارے پاس نہیں آیا	کوئی	خوشخبری دینے والا

وہ نبیوں کا سلسلہ ٹوٹ جانے کے بعد تم پر کھول کر بیان کرتے ہیں کہ کہیں تم یہ کہو ہمارے پاس کوئی خوشخبری سنانے والا نہیں آیا

ع ۸/۳ ع
وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾

وَّلَا	نَذِيْرٍ	فَقَدْ + جَآءَكُمْ	بَشِيْرٌ	وَّنَذِيْرٌ	وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
اور نہ	ڈرانیوالا	تحقیق تمہارے پاس آگئے	خوشخبری سنانے والے	اور ڈرانیوالے	اور اللہ	پر	ہر	چیز	قادر

اور نہ ڈرانے والا۔ تحقیق تمہارے پاس (محمدؐ) خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے آگئے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۱۸) وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى اَىْ كُلٌّ مِّنْهُمَا نَحْنُ
اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ اَىْ كَاَبْنَائِهٖ فِى الْقُرْبِ وَالْمَنْزِلَةِ
وَهُوَ كَاَبِيْنَا فِى الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ
قُلْ لَهُمْ يَا مُحَمَّدُ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ
بِذُنُوْبِكُمْ اِنْ صَدَقْتُمْ فِىْ ذٰلِكَ وَلَا يُعَذِّبُ
الْاَبُ وَلَدَهٗ وَلَا الْحَبِيْبُ حَبِيْبَهٗ وَقَدْ عَذَّبَكُمْ
فَاَنْتُمْ كَاذِبُوْنَ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّنْ جُمْلَةِ
مِّمَّنْ خَلَقَ مِنَ الْبَشَرِ لَكُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْكُمْ
مَا عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الْمَغْفِرَةَ لَهٗ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ تَعْذِيْبَهٗ لَا اِعْتِرَاضَ
عَلَيْهِ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ الْمَرْجَعُ
(۱۹) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا مُحَمَّدٌ يُبَيِّنُ
لَكُمْ شَرَائِعَ الدِّيْنِ عَلٰى فَتْرَةٍ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الرُّسُلِ
اِذْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عِيْسٰى رَسُوْلٌ وَمُدَّةُ ذٰلِكَ
خَمْسُمِاۗئَةٍ وَتِسْعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً اَنْ لَا تَقُوْلُوْا
اِذَا عُذِّبْتُمْ مَا جَاۗءَنَا مِنْ زَائِدَةٌ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ
فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ فَلَا عُذْرَ لَكُمْ اِذًا وَ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمِنْهُ تَعْذِيْبُكُمْ اِنْ
لَمْ تَتَّبِعُوْهُ

(۱۸) یہود اور نصاریٰ میں سے ہر ایک فرقہ نے یہ کہا کہ باعتبار قرب اور مرتبے کے ہم اللہ کے نزدیک بیٹوں کے مانند ہیں اور اللہ باعتبار محبت و رحمت کے ہمارے باپ کی مثل ہے اور ہم اللہ کے پیارے ہیں۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہدو کہ اگر تم اس بارے میں سچے ہو تو اللہ تم سے گناہوں کی پکڑ کیوں کرتا ہے حالانکہ باپ اپنی اولاد کو اور دوست اپنے دوست کو تکلیف نہیں دیتا۔ اور تمکو اللہ نے عذاب میں مبتلا کیا پس تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو بلکہ تم آدمی ہو منجملہ اور آدمیوں کے جنکو اللہ نے پیدا کیا عذاب و ثواب میں تم دوسروں کے برابر ہو اللہ جس کو بخشنا چاہتا ہے بخشدیتا ہے اور جسکو عذاب دینا چاہے عذاب دیتا ہے اس پر کچھ اعتراض نہیں اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اور جو انمیں ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

(۱۹) اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے جو دین کے مسئلے تم کو بتلاتے ہیں بعد منقطع ہو جانے پیغمبروں کے کیونکہ عیسیٰ کے اور آپ کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں آیا جس کی مدت پانسو انہتر برس ہے۔ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلئے بھیجا کہ جو وقت اللہ تم کو عذاب دیوے تو یہ نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی پیغمبر ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا نہیں آیا پس بیشک تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آیا اب تمہارا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اگر تم اسکے احکام نہ مانوگے تو تم کو عذاب میں گرفتار کریگا۔

تشریح

(۱۸) اہل کتاب کے جھوٹے دعوے | اہل کتاب یعنی یہودی اور عیسائی اپنی سرکشی اور خطا کاریوں کی وجہ سے کتنی ہی رسوائیوں اور عذاب میں مبتلا ہو چکے تھے اس کے باوجود دعویٰ یہ تھا کہ ہم تو اللہ کی اولاد اور چہیتے ہیں ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائیگا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم اللہ کے چہیتے کیسے ہو سکتے ہو تم تو بس اس کی مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہو۔ اللہ تعالیٰ صاحب اختیار ہیں جس کو چاہیں سزا دیں جس کی چاہیں بخشش کریں اسکے یہاں جزا و سزا کا ایک عادلانہ قانون ہے۔ زمین و آسمان اور اسکے درمیان جتنی چیزیں ہیں وہ ان سب کا مالک ہے اسکی اطاعت اور فرمانبرداری اسکے مالک و معبود ہونے کی وجہ سے بالکل برحق ہے اور ایک دن سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے کوئی اس کی پکڑ سے باہر نہیں رہ سکتا۔ رہا اسکی اولاد ہونا تو اسکے لئے کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہیں سب اسکے بندے اور مخلوق ہیں۔

(۱۹) حضرت محمدؐ کی اطاعت کرو | ان بیکار کے وہم و گمان کو چھوڑ کر جو تم نے اپنے دماغوں میں بسا رکھے ہیں اے اہل کتاب! ہمارے اس پیغمبرؐ کی اطاعت کرو جن کو ایک بڑے وقفے کے بعد تمہاری ہدایت کے لئے اور دین کی واضح اور صاف صاف تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ کل کو یہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ اب ان کے آنے کے بعد حجت پوری ہو چکی ہے اور وہ ہادیٔ اعظم بشیر و نذیر بنکر آچکے جو دونوں جہاں کی کامیابی کا راستہ بتاتے ہیں اگر تم ان پیغمبر کی بات نہیں مانوگے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں وہ تمہاری بجائے کسی دوسری قوم کو کھڑا کر دیں گے جو پیغمبر کی بات کو مانیں گے اور اللہ کے پیغام کو آگے بڑھائیں گے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ

وَ اِذْ	قَالَ	مُوْسٰی	لِقَوْمِهٖ	یٰقَوْمِ	اذْکُرُوْا	نِعْمَةَ	اللّٰهِ	عَلَیْکُمْ	اِذْ جَعَلَ
اور جب	کہا	موسیٰ	اپنی قوم	اے میری قوم	تم یاد کرو	نعمت	اللہ	اپنے اوپر	جب اس نے پیدا کئے

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم ! اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب اس نے تم میں

فِیْکُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا ۖۗ وَّاٰتٰکُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۰﴾

فِیْکُمْ	اَنْۢبِیَآءَ	وَجَعَلَکُمْ	مُّلُوْکًا	وَّ اٰتٰکُمْ	مَّا لَمْ یُؤْتِ	اَحَدًا	مِّنَ	الْعٰلَمِیْنَ
تم میں	نبی (جمع)	اور تمہیں بنایا	بادشاہ	اور تمہیں دیا	جو نہیں دیا	کسی کو	سے	جہان میں

نبی پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں دیا جو جہان میں کسی کو نہیں دیا

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا

یٰقَوْمِ	ادْخُلُوْا	الْاَرْضَ + الْمُقَدَّسَةَ	الَّتِیْ	کَتَبَ	اللّٰهُ	لَکُمْ	وَلَا	تَرْتَدُّوْا
اے میری قوم	داخل ہو	ارضِ مقدس (اس پاک سرزمین)	جو	لکھ دی	اللہ	تمہارے لئے	اور نہ	لوٹو

اے میری قوم ! ارضِ مقدس میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ اور اپنی پیٹھ پھیرتے

عَلٰٓی اَدْبَارِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّ فِیْهَا

عَلٰٓی	اَدْبَارِکُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا	خٰسِرِیْنَ	قَالُوْا	یٰمُوْسٰٓی	اِنَّ	فِیْهَا
پر	اپنی پیٹھ	ورنہ تم جا پڑو گے	نقصان میں	انہوں نے کہا	اے موسیٰؑ	بیشک	اس میں

ہوئے نہ لوٹو ورنہ تم نقصان میں جا پڑو گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰؑ بیشک اس میں ایک

قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ

قَوْمًا	جَبَّارِیْنَ	وَاِنَّا	لَنْ + نَّدْخُلَهَا	حَتّٰی	یَخْرُجُوْا	مِنْهَا
ایک قوم	زبردست	اور ہم بیشک	ہرگز نہ داخل ہونگے	یہانتک کہ	نکل جائیں	اس سے

زبردست قوم ہے اور ہم وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائیں۔

فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

فَاِنْ	یَّخْرُجُوْا	مِنْهَا	فَاِنَّا	دٰخِلُوْنَ
پھر اگر	وہ نکلے	اس سے	تو ہم ضرور	داخل ہوں گے

پھر اگر وہ اس میں سے نکلے تو ہم ضرور اس میں داخل ہوں گے۔

(۲۰) وَاذْكُرْ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ
اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ
فِيْكُمْ اَيْ مِنْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ
مُّلُوْكًا اَصْحَابَ خَدَمٍ وَّحَشَمٍ وَّاٰتٰىكُمْ
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○
مِنَ الْمَنِّ وَالسَّلْوٰى وَفَلْقِ الْبَحْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

(۲۱) يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ
الْمُطَهَّرَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اَمَرَكُمْ
بِدُخُوْلِهَا وَهِيَ الشَّامُ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى
اَدْبَارِكُمْ تَنْهَزِمُوْا خَوْفَ الْعَدُوِّ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○ فِيْ سَعْيِكُمْ

(۲۲) قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا
جَبَّارِيْنَ مِنْ بَقَايَا عَادٍ طِوَالًا
ذَوِيْ قُوَّةٍ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ يَّخْرُجُوْا
مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ○ لَهَا

(۲۰) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ الخ اور یاد کرو جب وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اللہ کا انعام جو تم پر ہوا یاد کرو جبکہ اس نے تم میں سے پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ صاحب حشمت اور غلاموں کا مالک بنایا اور تمکو وہ نعمتیں دیں جو عالم میں کسی کو نہیں دیں تم پر مَن و سلویٰ اتارا دریا کو تمہارے لئے چیر کر راستہ نکالا اور اسکے سوا اور بہت انعام تم پر کئے۔

(۲۱) اے میری قوم زمین پاک یعنی ملک شام میں جاؤ جس جگہ تم کو جانیکا حکم ہے اور دشمن کے خوف سے نہ بھاگو ایسا نہ ہو کر تم ٹوٹے والوں میں سے ہوجاؤ تمہاری سعی و جانفشانی رائیگاں جائے۔

(۲۲) وہ بولے اے موسیٰ بیشک شام میں بڑی ظالم قوم ہے عاد کی باقی رہی ہوئی لمبے قدوں والے اور زور آور۔ اور ہم شام میں نہ جاوینگے مگر اس وقت جب وہ وہاں سے نکل جاویں سو اگر وہ نکل گئے تو ہم اسمیں چلے جاویں گے۔

تشریح

(۲۰) بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات | حضرت موسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل کو خطاب کرتے ہوئے اللہ کی نعمتیں ان کو یاد دلائی ہیں۔ ایک طرف تم میں ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور یوسف جیسے پیغمبر پیدا ہوئے۔ پھر حضرت یوسف ؑ کے زمانے میں تمہیں اقتدار سے نوازا گیا اور تمہیں وہ سب کچھ عطا کیا گیا جو اس سے پہلے دنیا میں کسی کو نہیں ملا تھا اللہ کے ان احسانات اور ان نعمتوں کا تقاضہ یہ تھا کہ تم اللہ کے شکر گزار بن کر رہتے مگر تم یہ سب کچھ بھلا بیٹھے۔

(۲۱) بنی اسرائیل کو فلسطین میں داخل ہونے کا حکم | حضرت موسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے قوم کے لوگو! اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے اس ارض مقدس یعنی فلسطین میں داخل ہوجاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ فلسطین وہ مقام ہے جو حضرت ابراہیم ؑ ان کے بیٹے حضرت اسحاق ؑ اور حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت یعقوب ؑ کی جائے قیام رہ چکی تھی۔ بنی اسرائیل جب مصر سے نکل کر آئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو حکم دیا کہ جاؤ جہاد کرو اور اس سرزمین کو حاصل کرلو اور دیکھو پیچھے نہ ہٹنا ورنہ ناکام و نامراد ہوجاؤ گے۔

(۲۲) بنی اسرائیل کی جہاد سے پہلوتہی | مگر بنی اسرائیل کی بزدلی کا یہ عالم تھا کہ جس وقت مصر سے نکل کر تقریباً دوسال بعد فاران کے جنگل میں خیمہ لگائے ہوئے حضرت موسیٰ ؑ قوم کو للکار رہے تھے کہ اٹھو اور اللہ کے راستے میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرو، ان کا جواب تھا کہ اے موسیٰ وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں ہم میں مقابلے کی ہمت نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم وہاں چلے جائیں گے۔ کسی قوم کی بزدلی اور اللہ کے راستہ میں جہاد سے پہلوتہی اسکو ذلیل و رسوا کر دیتی ہے۔ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہوتی ہے۔ بزدل قومیں بہادری کے بجائے معجزوں اور کرامتوں پر جینے کے سہارے ڈھونڈتی ہیں۔ بنی اسرائیل کی یہ تاریخ امت محمدیہ ﷺ کے لئے بھی درس عبرت ہے۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا

قَالَ	رَجُلٰنِ	مِنَ + الَّذِيْنَ	يَخَافُوْنَ	اَنْعَمَ + اللّٰهُ	عَلَيْهِمَا	ادْخُلُوْا
کہا	دو آدمی	ان لوگوں سے جو	ڈرنے والے	انعام کیا تھا اللہ نے	ان دونوں پر	تم داخل ہو

ڈرنے والوں میں سے دو آدمیوں نے کہا ان دونوں پر اللہ نے انعام کیا تھا کہ تم ان پر دروازہ سے

عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ وَعَلَى اللّٰهِ

عَلَيْهِمُ	الْبَابَ	فَاِذَا	دَخَلْتُمُوْهُ	فَاِنَّكُمْ	غٰلِبُوْنَ	وَ	عَلَى	اللّٰهِ
ان پر (حملہ کرکے)	دروازہ	پس جب	تم داخل ہوگے	تو تم	غالب آؤگے	اور	پر	اللہ

(حملہ کرکے) داخل ہو جاؤ۔ جب تم اس میں داخل ہوگے تو تم ہی غالب ہوگے اور اللہ پر بھروسہ

فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

فَتَوَكَّلُوْٓا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
بھروسہ رکھو	اگر	ہو تم	ایمان والے

رکھو اگر تم ایمان والے ہو۔

(۲۳) قَالَ لَهُمْ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ مُخَالَفَةَ اَمْرِ اللّٰهِ وَهُمَا يُوْشَعُ وَكَالِبُ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَعَثَهُمْ مُوْسٰى فِيْ كَشْفِ اَحْوَالِ الْجَبَابِرَةِ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا بِالْعِصْمَةِ فَكَتَمَا مَا اطَّلَعَا عَلَيْهِ مِنْ حَالِهِمْ اِلَّا عَنْ مُوْسٰى بِخِلَافِ بَقِيَّةِ النُّقَبَاءِ فَاَفْشَوْهُ فَجَبَنُوْا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ بَابَ الْقَرْيَةِ وَلَا تَخْشَوْهُمْ فَاِنَّهُمْ اَجْسَادٌ بِلَا قُلُوْبٍ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ قَالَا ذٰلِكَ تَيَقُّنًا بِنَصْرِ اللّٰهِ وَاِنْجَازِ وَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

(۲۳) ان سے دو آدمیوں نے کہا ان لوگوں میں سے جو اللہ کے حکم کے خلاف کرنے سے ڈرتے تھے یہ دو شخص یوشع اور کالب تھے یہ دونوں ان نقیبوں میں سے تھے جنکو موسیٰ ؑ نے مخالفین کا حال دریافت کرنے کے لئے آگے بھیجا تھا۔ اللہ نے ان دونوں پر اپنا انعام فرمایا کہ ان کو محفوظ رکھا سو انہوں نے پوشیدہ رکھا وہ حال جو مخالفین کی قوت وغیرہ کا دیکھا تھا صرف موسیٰ ؑ کو اسکی اطلاع کی اور کسی سے کچھ نہ کہا بخلاف باقی نقیبوں کے کہ انہوں نے حال دشمنوں کا ظاہر کر دیا اسوجہ سے موسیٰ کی قوم نامرد ہوگئی اور ڈر گئی کہ مخالفین پر چڑھ چلو اور انکے شہر کے دروازے میں گھسو اور ان سے خوف نہ کرو کہ وہ جسم ہی جسم ہیں ہمت اور شجاعت انکے دلوں میں نہیں پھر جب تم اس شہر میں گھس جاؤ گے تو تمہیں غالب رہوگے (ان دونوں نے غالب ہونا پختگی سے اسوجہ سے کہا کہ انکو اللہ کے وعدوں کا یقین اور اس کی مدد کا پورا بھروسہ تھا) اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر

تشریح

(۲۳) بنی اسرائیل میں سے دو اشخاص کا نعرۂ حق | بنی اسرائیل کے ان بزدلوں میں کچھ حق پرست بھی تھے ان حق پرستوں میں دو شخص حضرت یوشع اور کالب ابن یوفنا بول اٹھے کہ بھائیو دُرومت عالقہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہمت کر کے گھس جاؤ اور جب ایک مرتبہ تم گھس جاؤ گے تو تم ہی غالب رہوگے اور اگر تم میں یقین کامل ہے تو تم اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کے ساتھ نیک مقصد کے لئے کوشش کرنا توکل ہے اور اسباب کو چھوڑ کر اللہ پر بھروسہ توکل نہیں تعطل ہے مطلب یہ تھا کہ اللہ بھی اسی کی مدد کرتا ہے جو خود بھی اپنی مدد کے لئے تیار ہو۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ

قَالُوْا	يٰمُوْسٰٓى	اِنَّا	لَنْ + نَّدْخُلَهَآ	اَبَدًا	مَّا دَامُوْا	فِيْهَا	فَاذْهَبْ	اَنْتَ	وَ
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک ہم	ہرگز وہاں نہ داخل ہونگے	کبھی بھی	جب تک وہ ہیں	اسمیں	سو جا	تو	اور

انہوں نے کہا اے موسیٰ ؑ! جب تک وہ اس میں ہیں ہم وہاں کبھی بھی ہرگز داخل نہ ہونگے، سو تو جا

رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ

رَبُّكَ	فَقَاتِلَآ	اِنَّا	هٰهُنَا	قٰعِدُوْنَ	قَالَ	رَبِّ	اِنِّىْ	لَآ اَمْلِكُ
تیرا رب	تم دونوں لڑو	ہم	یہیں	بیٹھے ہیں	موسیٰ نے کہا	اے میرے رب	میں بیشک	اختیار نہیں رکھتا

اور تیرا رب، تم دونوں لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ موسیٰ ؑ نے کہا اے میرے رب میں بیشک اختیار نہیں رکھتا

اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

اِلَّا	نَفْسِىْ	وَاَخِىْ	فَافْرُقْ	بَيْنَنَا	وَبَيْنَ	الْقَوْمِ	الْفٰسِقِيْنَ
سوا	اپنی جان	اور اپنا بھائی	پس جدائی کردے	ہمارے درمیان	اور درمیان	قوم	نافرمان

سوائے اپنی جان کے اور اپنے بھائی کے، پس ہمارے اور ہماری نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے (فیصلہ کردے)

﴿۲۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ هُمْ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ○ عَنِ الْقِتَالِ

﴿۲۵﴾ قَالَ مُوْسٰى حِيْنَئِذٍ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاِلَّا اَخِىْ وَلَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا فَاُجْبِرُهُمْ عَلَى الطَّاعَةِ فَافْرُقْ فَافْصِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○

﴿۲۴﴾ موسیٰ کی قوم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز اس شہر میں نہ جاوینگے جب تک کہ دشمن اسمیں رہیں۔ سو تو اور تیرا رب ان سے جاکر لڑلو ہم یہیں بیٹھے رہیں گے لڑائی میں نہ جاویں گے۔

﴿۲۵﴾ اسوقت موسیٰ ؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے صرف اپنے نفس کا اور اپنے بھائی کا اختیار ہے اوروں پر میرا زور نہیں کہ انکو حکم ماننے پر مجبور کروں سو تو فیصلہ اور جدائی کردے ہم میں اور اس قوم نافرمان میں۔

تشریح

﴿۲۴﴾ بنی اسرائیل کی بزدلی | ان دو حق پرستوں کی ترغیب کے باوجود یہ لوگ ٹس سے مس نہیں ہوئے اور کہا کہ ہم ہرگز وہاں تک نہیں جائیں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں۔ لڑنا ہے تو اے موسیٰ ؑ آپ اور آپ کا رب جاکر لڑلیں ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اس قوم کا حال تھا جن کا دعویٰ تھا کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں۔

﴿۲۵﴾ حضرت موسیٰ ؑ کی درخواست | انتہائی مایوس اور دل گرفتہ ہوکر حضرت موسیٰ ؑ نے اللہ سے درخواست کی کہ اے پروردگار میں اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ میری قوم میری بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے بس آپ مجھے ان نافرمان لوگوں سے الگ کردیں۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى

قَالَ	فَاِنَّهَا	مُحَرَّمَةٌ	عَلَيۡهِمۡ	اَرۡبَعِيۡنَ	سَنَةً	يَتِيۡهُوۡنَ	فِى
اس نے کہا	پس یہ	حرام کردیگئی	ان پر	چالیس	سال	بھٹکتے پھرینگے	میں

اللہ نے کہا پس یہ سرزمین حرام کردی گئی ان پر چالیس سال وہ زمین میں بھٹکتے پھریں گے

ع ٨ الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۲۶﴾ وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ

الۡاَرۡضِ	فَلَا تَاۡسَ	عَلَى	الۡقَوۡمِ	الۡفٰسِقِيۡنَ	وَاتۡلُ	عَلَيۡهِمۡ	نَبَاَ
زمین	تو افسوس نہ کر	پر	قوم	نافرمان	اور سنا	انہیں	خبر

تو نافرمان قوم پر افسوس نہ کر۔ اُنہیں آدم کے دو بیٹوں

ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَـقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا وَلَمۡ

ابۡنَىۡ	اٰدَمَ	بِالۡحَـقِّ	اِذۡ قَرَّبَا	قُرۡبَانًا	فَتُقُبِّلَ	مِنۡ	اَحَدِهِمَا	وَلَمۡ
دو بیٹے	آدم کے	احوالِ واقعی	جب دونوں نے پیش کی	کچھ نیاز	تو قبول کرلیگئی	سے	انمیں سے ایک	اور نہیں

کا حالِ واقعی سُناؤ جب دونوں نے کچھ نیاز پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کرلی گئی

يُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَـنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ

يُتَقَبَّلۡ	مِنَ	الۡاٰخَرِ	قَالَ	لَاَقۡتُلَـنَّكَ	قَالَ	اِنَّمَا	يَتَقَبَّلُ	اللّٰهُ	مِنَ
قبول کیگئی	سے	دوسرے	اس نے کہا	میں ضرور تجھے مار ڈالونگا	اس نے کہا	بیشک صرف	قبول کرتا ہے	اللہ	سے

اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ اس نے (دوسرے بھائی کو) کہا میں تجھے ضرور مار ڈالونگا۔ اس نے کہا اللہ صرف قبول کرتا ہے

الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲۷﴾ لَـئِنۡۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقۡتُلَنِىۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ

الۡمُتَّقِيۡنَ	لَـئِنۡ	بَسَطْتَّ	اِلَىَّ	يَدَكَ	لِتَقۡتُلَنِىۡ	مَا	اَنَا	بِبَاسِطٍ	يَّدِىَ
پرہیزگار (جمع)	البتہ اگر	تو بڑھائے گا	میری طرف	اپنا ہاتھ	کہ مجھے قتل کرے	نہیں	میں	بڑھانیوالا	اپنا ہاتھ

پرہیزگاروں سے۔ البتہ اگر تو میری طرف اپنا ہاتھ مجھے قتل کرنیکے لئے بڑھائے گا۔ میں (پھر بھی) اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے

اِلَيۡكَ لِاَقۡتُلَكَ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾

اِلَيۡكَ	لِاَقۡتُلَكَ	اِنِّىۡ	اَخَافُ	اللّٰهَ	رَبَّ	الۡعٰلَمِيۡنَ
تیری طرف	کہ تجھے قتل کروں	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ	پروردگار	سارے جہان

والا نہیں کہ تجھے قتل کروں، بیشک میں سارے جہان کے پروردگار اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۲٦) قَالَ تَعَالٰى لَهٗ فَاِنَّهَا اَىِ الْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ
مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَنْ يَدْخُلُوْهَا اَرْبَعِيْنَ
سَنَةً يَتِيْهُوْنَ يَتَحَيَّرُوْنَ فِى
الْاَرْضِ وَهِىَ تِسْعَةُ فَرَاسِخَ قَالَهٗ
اِبْنُ عَبَّاسٍ فَلَا تَاْسَ تَحْزَنْ
عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ رُوِىَ اَنَّهُمْ
كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ اللَّيْلَ جَادِّيْنَ فَاِذَا
اَصْبَحُوْا اِذَا هُمْ فِى الْمَوْضَعِ الَّذِىْ
اِبْتَدَءُوْا مِنْهُ وَيَسِيْرُوْنَ النَّهَارَ كَذٰلِكَ
حَتّٰى اِنْقَرَضُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا مَنْ لَمْ يَبْلُغِ
الْعِشْرِيْنَ قِيْلَ وَكَانُوْا سِتَّمِائَةَ
اَلْفٍ وَمَاتَ هٰرُوْنُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ فِى التِّيْهِ وَكَانَ رَحْمَةً لَّهُمَا
وَعَذَابًا لِاُولٰئِكَ وَسَاَلَ مُوْسٰى رَبَّهٗ
عِنْدَ مَوْتِهٖ اَنْ يُدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ
الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَاَدْنَاهُ
كَمَا فِى الْحَدِيْثِ وَنُبِّئَ يُوْشَعُ بَعْدَ
الْاَرْبَعِيْنَ وَاُمِرَ بِقِتَالِ الْجَبَّارِيْنَ فَسَارَ
بِمَنْ بَقِىَ مَعَهٗ وَقَاتَلَهُمْ وَكَانَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَوَقَفَتْ لَهُ الشَّمْسُ سَاعَةً
حَتّٰى فَرَغَ عَنْ قِتَالِهِمْ وَرَوٰى اَحْمَدُ فِىْ مُسْنَدِهٖ
حَدِيْثَ اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ عَلٰى بَشَرٍ اِلَّا
لِيُوْشَعَ لَيَالِىَ سَارَ اِلَى الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ

(۲٦) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ؑ سے فرمایا پس بیشک وہ زمین پاک ان پر حرام کردیگا
چالیس برس تک یہ لوگ وہاں نہ جاسکیں گے حیران و سرگرداں
زمین میں پھریں گے (ابن عباس نے فرمایا کہ وہ شہر ان سے کُل نو فرسخ تھا)

سو تو غم نہ کھا قوم نافرمان پر مروی ہے کہ یہ لوگ رات بھر نہایت تیزی اور
سرگرمی سے چلتے تھے پھر جب صبح ہوتی تو جس جگہ سے چلنا شروع کیا تھا
وہیں کے وہیں ہوتے اور اسی طرح دن بھر چلتے اور شام کو اسی جگہ ہوتے
یہاں تک کہ سب مر گئے مگر جن کی عمر بیس برس سے کم تھی اور یہ چھ لاکھ آدمی
تھے اور موسیٰ و ہارون بھی اسی جنگل میں مرے اور انکے لئے
یہ رحمتِ الٰہی تھی اور انکی قوم نافرمان کے لئے عذاب و رسوائی
اور موسیٰ نے بوقت موت اپنے رب سے عرض
کیا کہ مجھ کو زمین مقدس سے اتنا نزدیک
کردے کہ پتھر پھینکنے والے کا پتھر جتنی دور
جاکر گرے۔ سو اللہ نے ان کو اتنا ہی نزدیک
کردیا جیسا کہ حدیث میں ہے اور بعد چالیس
برس کے یوشع نبی بنائے گئے اور ان
کو حکم ہوا کہ مخالفین جبارین سے لڑیں۔ پس
جو لوگ قوم موسیٰ کی باقی رہ گئی تھی ان کو لے کر
چلے اور دشمنوں سے لڑے اور وہ دن جمعہ کا تھا
اور ان کے لئے تھوڑی دیر آفتاب کو روک دیا گیا
یہاں تک کہ وہ دشمنوں کی لڑائی سے فارغ ہوگئے امام احمدؒ نے
اپنی مسند میں روایت کی ہے یہ حدیث کہ آفتاب کسی آدمی کے لئے بجز
یوشع کے نہیں روکا گیا یوشع کے لئے آفتاب اسوقت روکا گیا جب وہ بیت المقدس

(۲۷) وَاتْلُ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْهِمْ عَلٰى قَوْمِكَ نَبَاَ خَبَرَ ابْنَىْ
اٰدَمَ هَابِيْلَ وَقَابِيْلَ بِالْحَقِّ مُتَعَلِّقٌ بِاُتْلُ اِذْ
قَرَّبَا قُرْبَانًا اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ كَبْشٌ لِهَابِيْلَ
وَزَرْعٌ لِقَابِيْلَ فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا
وَهُوَ هَابِيْلُ بِاَنْ نَزَلَتْ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ
فَاَكَلَتْ قُرْبَانَهٗ وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ
وَهُوَ قَابِيْلُ فَغَضِبَ وَاَضْمَرَ الْحَسَدَ فِىْ نَفْسِهٖ
اِلٰى اَنْ حَجَّ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهٗ لَاَقْتُلَنَّكَ

(۲۷) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ الخ اے محمدؐ اپنی قوم سے آدم کے
دونوں بیٹوں ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان کرو جو صحیح اور حق ہے۔
جبکہ ان دونوں نے اللہ کی نزدیکی چاہی۔ ہابیل نے مینڈھا ذبح
کیا اور قابیل نے کھیتی اللہ کے نام پر دی۔ سو ہابیل کی قربانی قبول
ہوئی اس طرح کہ آسمان سے آگ آئی اور اس کی قربانی کھالی
اور قابیل کی کھیتی قبول نہ ہوئی سو وہ غصہ ہوگیا اور اپنے دل
میں حسد مخفی رکھا یہاں تک کہ آدم ؑ حج کو گئے قابیل نے ہابیل
سے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا۔ ہابیل نے کہا کیا وجہ؟

قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○

قابیل نے کہا اس سبب سے کہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری قبول نہ ہوئی ہابیل نے جواب دیا کہ اللہ پرہیزگاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔

(۲۸) لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(۲۸) قسم ہے کہ اگر تو میری طرف مارنے کو اپنا ہاتھ بڑھادے گا میں تیری طرف اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤں گا کہ تجھ کو ماروں میں تجھے قتل کرنے میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہان کا رب ہے۔

تشریح

(۲۶) **اللہ تعالیٰ کا فیصلہ** حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا کہ اب یوشع اور کالب ان دو آدمیوں کے سوا اس قوم کے بالغ مردوں میں سے کوئی بھی فلسطین میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ یہ قوم چالیس برس تک ماری ماری پھرتی رہیگی اور جب ان میں سے بیس برس سے لیکر اوپر کی عمر تک سب مرد مر جائیں گے اور نئی نسل مکمل تربیت کے ساتھ جوان ہو کر اٹھے گی تب انہیں فلسطین فتح کرنے کا موقعہ دیا جائیگا۔ اللہ تعالےٰ کے اس فیصلہ کے مطابق بنی اسرائیل کو فاران کے ریگستان سے لیکر شرق اردن فلسطین تک پہنچتے پہنچتے ۳۸ سال لگ گئے۔ جب وہ سب لوگ مر گئے جو جوانی کی عمر میں مصر سے نکلے تھے تو نئی جوان نسل اٹھی اور اس نے فلسطین کو فتح کیا۔ شرق اردن کی فتح کے بعد حضرت موسیٰؑ کا انتقال ہو گیا اور ان کے بعد حضرت یوشع بن نون کی خلافت کے زمانے میں بنی اسرائیل نے مکمل فلسطین کو فتح کیا ـــ یہ ہے اس قوم کی پست ہمتی کی داستان اب حضرت محمدؐ کو خطاب کر کے کہا جا رہا ہے کہ یہ نافرمان ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ ان پر ترس کھایا جائے۔ اے بنی اسرائیل اگر اب تمہاری بھی یہی باغیانہ روش رہی جو ان بزدلوں کی تھی تو تمہیں بھی اسی طرح سخت سزا مل سکتی ہے۔

اس کے مقابلے میں حضرت محمدؐ کے صحابہ کی جاں نثاری دیکھئے کہ جب ان سے جہاد کے لئے کہا گیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف سے لڑیں گے ہم وہ نہیں ہیں جنھوں نے موسیٰؑ سے کہہ دیا تھا کہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۔

(۲۷) **زمین پر سب سے پہلے بے قصور انسان کا قتل** اس سرزمین پر سب سے پہلے جس بے گناہ انسان کا قتل ہوا وہ آدم کے بیٹے ہابیل تھے انکے دوسرے بھائی قابیل تھے یہ دونوں حضرت آدم کی حقیقی (صلبی) اولاد تھے۔ اسوقت کے دستور کے مطابق آدمؑ جو لڑکی ہابیل کے نکاح میں دینا چاہتے تھے قابیل کیطرف سے اسی لڑکی کا مطالبہ ہوا حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونوں اللہ کے راستہ میں صدقہ کرو جسکی نیاز اور قربانی قبول ہو جائیگی اسکا نکاح اس لڑکی سے کر دیا جائیگا۔ قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار میں سے کچھ غلہ وغیرہ اللہ کی راہ میں دیا اور دوسرے بیٹے ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی دی اسوقت کے دستور کے مطابق ایک آگ نمودار ہوئی اور ہابیل کی قربانی کے مینڈھے کو جلا دیا یہ اس بات کی علامت تھی کہ ہابیل کے مینڈھے کی قربانی قبول ہو گئی۔ اس پر قابیل کو اپنے بھائی ہابیل سے حسد ہو گیا اور اسکے قتل کرنے کے درپے ہو گیا۔ ہابیل نے کہا کہ تمہاری قربانی قبول نہیں ہوئی اسمیں میرا کوئی قصور نہیں ہے، بلکہ تمہاری نیت کے فتور کا دخل ہے اسلئے کہ اللہ تعالےٰ پرہیزگاروں کی خلوص نیت سے ہی نذر و نیاز قبول فرماتے ہیں۔ اے پیغمبر آپ ان کو یعنی بنی اسرائیل کو حضرت آدمؑ کے ان بیٹوں کا یہ قصہ سنائیے کیونکہ جس طرح قابیل اپنے بے گناہ بھائی ہابیل کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو گیا اسی طرح یہ بنی اسرائیل بھی نہ جانے کتنے بے قصور پیغمبروں کو ناحق قتل کر چکے ہیں ناحق قتل کرنے کے لئے انکے ہاتھ خوب اٹھتے ہیں مگر جب حق کے لئے اللہ کے راستے میں جہاد کا معاملہ آتا ہے تو اسی طرح بزدلی دکھاتے ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ کے واقعہ میں ابھی اوپر گذرا ہے اور جس طرح حضرت آدمؑ کے ان بیٹوں میں حسد اور جلن کی وجہ سے باہم دشمنی پیدا ہوئی اسیطرح حسد کا وہ ناپاک جذبہ ہے جو ان کو پیغمبر آخر الزماں پر ایمان لانے سے روکتا ہے۔

(۲۸) **قتل کیلئے پہل کرنیوالا گنہگار ہے** ہابیل نے کہا کہ بھائی اگر تم مجھے قتل کرنیکے لئے ہاتھ اٹھاؤ گے تب بھی میں اپنی طرف سے پہل نہیں کروں گا اسلئے کہ میں تجھ سے نہیں بلکہ اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں معلوم ہوا کہ وہ شخص جو ناحق کسی کو قتل کرنے کیلئے پہل کرتا ہے اصل گنہگار وہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا دفاع کرتا ہے اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے اپنے مقابل کو قتل کرتا ہے تو وہ خطاوار نہیں ہے۔

اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَاْ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ

اِنِّیْٓ	اُرِیْدُ	اَنْ	تَبُوْٓءَاْ	بِاِثْمِیْ	وَاِثْمِكَ	فَتَكُوْنَ	مِنْ	اَصْحٰبِ
بیشک میں	چاہتا ہوں	کہ	تو حاصل کرے	میرا گناہ	اور اپنا گناہ	پھر تو ہو جائے	سے	والے

بیشک میں چاہتا ہوں کہ تو حاصل کرے (ذمہ دار ہو جائے) میرے گناہ کا اور اپنے گناہ کا، پھر تو جہنم والوں میں سے ہو جائے۔

النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۚ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ

النَّارِ	وَذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا	الظّٰلِمِیْنَ	فَطَوَّعَتْ	لَهٗ	نَفْسُهٗ	قَتْلَ	اَخِیْهِ
جہنم	اور یہ	سزا	ظالم (جمع)	پھر راضی کیا	اسکو	اس کا نفس	قتل	اپنے بھائی

اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ پھر اس کو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا۔

فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی

فَقَتَلَهٗ	فَاَصْبَحَ	مِنَ	الْخٰسِرِیْنَ	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	غُرَابًا	یَّبْحَثُ	فِی
سو اس نے اسکو قتل کر دیا	تو ہو گیا	سے	نقصان اٹھانے والے	پھر بھیجا	اللہ	ایک کوا	کریدتا تھا	میں

اس نے اس کو قتل کر دیا تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اللہ نے بھیجا ایک کوا زمین کریدتا

الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ۭ قَالَ یٰوَیْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ

الْاَرْضِ	لِیُرِیَهٗ	كَیْفَ	یُوَارِیْ	سَوْءَةَ	اَخِیْهِ	قَالَ	یٰوَیْلَتٰٓى	اَعَجَزْتُ	اَنْ اَكُوْنَ
زمین	تاکہ اسے دکھائے	کیسے	وہ چھپائے	لاش	اپنا بھائی	اس نے کہا	ہائے افسوس مجھ پر	مجھ سے نہ ہو سکا	کہ میں ہو جاؤں

تاکہ وہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے اس نے کہا ہائے افسوس مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ

مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ڒ ع

مِثْلَ	هٰذَا	الْغُرَابِ	فَاُوَارِیَ	سَوْءَةَ	اَخِیْ	فَاَصْبَحَ	مِنَ	النّٰدِمِیْنَ
جیسا	اس یہ	کوا	پھر چھپاؤں	لاش	اپنا بھائی	پس وہ ہو گیا	سے	نادم ہونے والے

کہ اس کوے جیسا ہو جاؤں کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپاؤں پس وہ نادم (پشیمان) ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

﴿۲۹﴾ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَاْ اَنْ تَرْجِعَ بِاِثْمِیْ بِاِثْمِ
قَتْلِیْ وَاِثْمِكَ الَّذِیْ اِرْتَكَبْتَهٗ مِنْ
قَبْلُ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَلَا
اُرِیْدُ اَنْ اَبُوْءَ بِاِثْمِكَ اِذَا قَتَلْتُكَ فَاَكُوْنَ

﴿۲۹﴾ میں چاہتا ہوں کہ تجھی پر پڑے میرے مارنے کا گناہ اور تیرا وہ گناہ جو تو نے پہلے سے کمایا پس تو ہو جاوے دوزخ والوں میں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھے مار کر گناہ گار ہوں پس دوزخی ہو جاؤں اور ناانصافوں سے

مِنۡهُمۡ. قَالَ تَعَالٰی وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
(۳۰) الظّٰلِمِيۡنَ ○ فَطَوَّعَتۡ لَهٗ
نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِيۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ
مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ○ بِقَتۡلِهٖ وَلَمۡ
يَدۡرِ مَا يَصۡنَعُ بِهٖ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَيِّتٍ
عَلٰى وَجۡهِ الۡاَرۡضِ مِنۡ بَنِيۡۤ اٰدَمَ فَحَمَلَهٗ عَلٰى
ظَهۡرِهٖ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ جزاء ہے ظالموں کی۔
(۳۰) پس قابیل کے نفس نے اس کو آمادہ کیا اپنے بھائی ہابیل کے
مار ڈالنے پر اور یہ امر اسکو اچھا معلوم ہوا سو قابیل نے ہابیل کو مار
ڈالا پس ہو گیا بوجہ اسکے مار ڈالنے کے ٹوٹے والوں میں سے اور
چونکہ اولادِ آدم میں یہ اول مُردہ تھا اسلئے حیران ہوا کہ اس
کی نعش کو کیا کروں پھر اس نے اس کی نعش کو پیٹھ پر اٹھایا،

(۳۱) فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ يَنۡبُشُ
التُّرَابَ بِمِنۡقَارِهٖ وَرِجۡلَيۡهِ وَيُثِيۡرُ
عَلٰى غُرَابٍ اٰخَرَ مَيِّتٍ مَّعَهٗ حَتّٰى
وَارَاهُ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ
يَسۡتُرُ سَوۡءَةَ جِيۡفَةَ اَخِيۡهِ
قَالَ يٰوَيۡلَتٰۤى اَعَجَزۡتُ عَنۡ
اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ
فَاُوَارِىَ سَوۡءَةَ اَخِىۡ فَاَصۡبَحَ
مِنَ النّٰدِمِيۡنَ ○ عَلٰى
حَمۡلِهٖ وَحَفۡرِ لَهٗ وَ
وَارَاهُ

(۳۱) پس اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا کہ وہ اپنی چونچ اور پروں
سے زمین کی مٹی کھود کر دوسرے کوّے مردہ پر ڈال رہا
تھا جو اس کے ساتھ تھا یہاں تک کہ اسکو مٹی میں چھپا
دیا۔ اللہ نے کوّے کو اس پر اسلئے بھیجا کہ اس کو دکھلاوے
کہ وہ اپنے بھائی کی نعش کس طرح چھپا دے۔ قابیل نے
جب یہ قصہ دیکھا بولا کہ افسوس کیا میں اس کوّے کے برابر بھی
نہیں کہ اپنے بھائی کی نعش کو اس طرح دفن کر دوں جیسے
اس نے کیا۔ سو ہو گیا وہ پشیمان اس کی نعش اٹھانے اور
لئے پھرنے سے اور گڑھا کھود کر ہابیل کو دفن
کر دیا۔

تشریح

(۲۹) ظلم کا بدلہ مل کر رہتا ہے | ہابیل نے کہا کہ اگر تم نے گناہ سمیٹنا ہی ہے تو اچھا ہے کہ میرے گناہ کا بوجھ بھی تم ہی اٹھاؤ۔ میں پہل کر کے گناہ گار نہیں ہونا چاہتا اس صورت میں ظالم تم خود ہو گے اور ظلم کا بدلہ دوزخ ہے۔

(۳۰) قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا | قابیل کے نفس کی دسیسہ کاریوں نے اور حسد کے جذبے نے بھائی کے قتل کے مشکل کام کو آخر اس کے لئے آسان کر دیا اور وہ قتل کا یہ گناہ کر بیٹھا۔ دنیا میں اس کا خسارہ اور نقصان یہ ہوا کہ وہ بھائی جو اس کے لئے قوت بازو بنتا اس سے وہ محروم ہو گیا اور آخرت میں جو سزا ملنی ہے وہ ملے گی ہی۔ اللہ کی اس زمین پر یہ سب سے پہلا قتل تھا۔

(۳۱) قابیل نے بھائی کی لاش کا کیا کیا | قابیل یہ حرکت کر بیٹھا مگر چونکہ زمین پر یہ پہلا قتل تھا اسلئے قابیل کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ اپنے بھائی ہابیل کی لاش کا کیا کرے۔ اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا جس نے زمین کھود کر اشارہ کیا کہ اسے اس طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفن کرنا چاہیئے۔ ایک تو بھائی کے قتل پر ندامت دوسری اپنی عقل پر افسوس کہ مجھے اس کوے سے یہ سیکھنا پڑا کہ لاش کے چھپانے کی تدبیر کیا ہے۔

اس طرح قابیل کو اپنی جہالت اور اپنی اس حرکت پر افسوس تھا اسی طرح ان لوگوں کو بھی ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا جو آج حق کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان لوگوں کے قتل کے درپے ہو رہے ہیں جو صداقت کا علم بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ عرب کے ان اُمیوں کو اگر آج یہ سرفرازی مل رہی ہے کہ وہ دنیا کی قوموں کے رہنما بن رہے ہیں تو غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون سی کمی تھی جس کی وجہ سے بنی اسرائیل محروم کر دیئے گئے۔

اور یہی مقصد ہے اس واقعہ کے بیان کرنے کا۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا

مِنْ	اَجْلِ	ذٰلِكَ	كَتَبْنَا	عَلٰى	بَنِىْٓ + اِسْرَآءِيْلَ	اَنَّهٗ	مَنْ	قَتَلَ	نَفْسًا
سے	وجہ	اس	ہم نے لکھدیا	پر	بنی اسرائیل	کہ جو جس	کوئی	قتل کرے	کوئی جان

اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھدیا کہ جس نے کسی ایک جان کو

بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ

بِغَيْرِ + نَفْسٍ	اَوْ	فَسَادٍ	فِى	الْاَرْضِ	فَكَاَنَّمَا	قَتَلَ	النَّاسَ	جَمِيْعًا	وَمَنْ
کسی جان کے بغیر	یا	فساد کرنا	میں	زمین (ملک)	تو گویا	اسنے قتل کیا	لوگ	تمام	اور جو جس

کسی جان کے (بدلے کے) بغیر یا ملک میں فساد کرنے کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے قتل کیا تمام لوگوں کو اور جس نے

اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ

اَحْيَاهَا	فَكَاَنَّمَا	اَحْيَا	النَّاسَ	جَمِيْعًا	وَلَقَدْ + جَآءَتْهُمْ
اسکو زندہ رکھا	تو گویا	اُسنے زندہ رکھا	لوگ	تمام	اور ان کے پاس آچکے

(کسی ایک کو) زندہ رکھا (بچایا) تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ رکھا (بچالیا) اور ان کے پاس آچکے

رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ

رُسُلُنَا	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	بَعْدَ
ہمارے رسول	روشن دلیل	پھر	بیشک	اکثر	اُنہیں سے	بعد

ہمارے رسول روشن دلائل کے ساتھ پھر اس کے بعد ان میں سے اکثر

ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

ذٰلِكَ	فِى	الْاَرْضِ	لَمُسْرِفُوْنَ
اس کے	میں	زمین (ملک)	حد سے بڑھنے والے

ملک میں حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔

﴿۳۲﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الَّذِىْ فَعَلَهٗ قَابِيْلُ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ اَىِ الشَّاْنُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ قَتَلَهَا اَوْ بِغَيْرِ فَسَادٍ اَتَاهُ

﴿۳۲﴾ اس حرکت کے سبب جو قابیل نے کی ہم نے بنی اسرائیل پر لکھدیا کہ بیشک بات یہ ہے کہ جو کسی آدمی کو قتل کرے بدون اس کے کہ اس نے کسی کو مارا ہو یا زمین میں فساد کیا ہو کفر کرکے یا زنا کاری یا رہزنی وغیرہ

فِی الْاَرْضِ مَنْ کَفَرَ اَوْ زَنَا اَوْ قَطَعَ الطَّرِیْقَ وَنَحْوَهٗ
فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا
وَمَنْ اَحْیَاهَا بِاَنِ امْتَنَعَ مِنْ قَتْلِهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض مِنْ حَیْثُ اِنْتِهَاكِ حُرْمَتِهَا وَصَوْنِهَا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اَیْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ اَلْمُعْجِزَاتِ ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ○ مُجَاوِزُوْنَ الْحَدَّ بِالْکُفْرِ وَالْقَتْلِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ (وَنَزَلَ فِی الْعُرَنِیِّیْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ مَرْضٰی فَاَذِنَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَخْرُجُوْا اِلَی الْاِبِلِ وَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوا الرَّاعِیَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ)

کرکے تو اس قاتل نے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا۔

اور جو شخص آدمی کے قتل کرنے سے باز رہا تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچایا۔ ابن عباس رض نے فرمایا کہ قاتل نے چونکہ خوں ریزی ناحق کی اور قتل کا طریقہ جاری کیا اور حدود اللہ کی حفاظت نہ کی ہتک حرمت کی تو اس لئے اسکو تمام جہاں کے مار ڈالنے کا گناہ ہوا اور جو قتل سے باز رہا اس نے محافظت حدود اللہ کی کی اسلئے اسکو اس قدر ثواب ملا کہ گویا تمام جہان کو بچایا۔ اور البتہ تحقیق بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغمبر ظاہر معجزے لائے۔ پھر بعد اسکے انہیں سے بہت آدمی زمین میں کفر اور قتل وغیرہ کرکے حد سے بڑھتے ہیں۔
(وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ قبیلہ عرنیہ کے آدمی جب مدینہ میں آئے اور وہ بیمار تھے تو ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ اونٹوں میں جاویں اور انکے پیشاب اور دودھ پیویں۔ پھر جب یہ لوگ اچھے ہو گئے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر چلدیے۔ اس پر یہ حکم آیا کہ)

تشریح

(۳۲) برائی کی بنا ڈالنے والا ہمیشہ اس برائی کا گناہ پاتا رہیگا۔ اگر کوئی شخص کسی نیک عمل کا آغاز کرتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے بھی وہ نیک کام کرنے لگتے ہیں تو لوگوں کی نیکیوں کے ثواب میں اس نیکی کی بنیاد رکھنے والے کو بھی حصہ ملتا ہے۔ اسی طرح جو کسی برائی کو جاری کرتا ہے جتنے لوگ اس کی وجہ سے اس برائی میں مبتلا ہونگے سب کا ادبار اس برائی کی بنیاد رکھنے والے پر پڑتا رہیگا۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس قانون کے تحت ہم نے بنی اسرائیل کے نام یہ فرمان جاری کیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو سوائے اسکے کہ کسی خون کے بدلے میں یا اس وجہ سے کہ وہ زمین میں فساد برپا کر رہا تھا، بلا وجہ ناحق .... قتل کیا اس نے ایک انسان کو نہیں ساری انسانیت کا قتل کیا ہے۔ اسلئے کہ یہ قاتلانہ ذہنیت جس کی وجہ سے انسان نے انسان کا خون بہایا ہے دوسرے انسانوں کو بھی قتل پر دلیر کرتی ہے۔ اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی اس نے ساری انسانیت کی خدمت کی کیونکہ اس کی جان بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں انسانی جان کا احترام پایا جاتا ہے جس پر انسانیت کی بقا کا انحصار ہے۔ بنی اسرائیل کے نام اللہ کے اس فرمان کے باوجود بنی اسرائیل کا کا حال یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے رسول پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر آتے رہے۔ پھر ان میں بکثرت لوگ وہ ہیں جو کھلی نشانیاں دیکھنے کے باوجود اللہ کے معصوم پیغمبروں کو قتل تک کرتے رہے۔ ان کی دست درازیاں ناحق جانوں سے کھیلتی رہیں۔

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا

إِنَّمَا	جَزَٰٓؤُا	ٱلَّذِينَ	يُحَارِبُونَ	ٱللَّهَ	وَرَسُولَهُۥ	وَيَسْعَوْنَ	فِى	ٱلْأَرْضِ	فَسَادًا
یہی	سزا	جو لوگ	جنگ کرتے ہیں	اللہ	اور اس کا رسول	اور سعی کرتے ہیں	میں	زمین (ملک)	فساد کرنے

یہی سزا ہے (ان کی) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور سعی کرتے ہیں ملک میں فساد بپا کرنے کی

أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ

أَن يُقَتَّلُوٓا۟	أَوْ	يُصَلَّبُوٓا۟	أَوْ تُقَطَّعَ	أَيْدِيهِمْ	وَأَرْجُلُهُم	مِّنْ	خِلَٰفٍ
کہ وہ قتل کئے جائیں	یا	وہ سولی دیے جائیں	یا کاٹے جائیں	ان کے ہاتھ	اور ان کے پاؤں	سے	ایک دوسرے کے مخالف سے

کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں مخالف جانب سے (ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں)

أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى

أَوْ يُنفَوْا۟	مِنَ	ٱلْأَرْضِ	ذَٰلِكَ	لَهُمْ	خِزْىٌ	فِى	ٱلدُّنْيَا	وَلَهُمْ	فِى
یا ملک بدر کردیئے جائیں	سے	زمین (ملک)	یہ	انکے لئے	رسوائی	میں	دنیا	اور انکے لئے	میں

یا ملک بدر کردیئے جائیں ۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے ۔ اور ان کے لئے آخرت

ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۳۳﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟

ٱلْءَاخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ	إِلَّا	ٱلَّذِينَ + تَابُوا۟	مِن قَبْلِ	أَن	تَقْدِرُوا۟
آخرت	عذاب	بڑا	مگر	وہ لوگ جنھوں نے توبہ کرلی	اس سے پہلے	کہ	تم قابو پاؤ

میں بڑا عذاب ہے ۔ مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کرلی اس سے پہلے کہ تم قابو پاؤ

ع ۵ ۸ ۹
عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۴﴾ ع

عَلَيْهِمْ	فَٱعْلَمُوٓا۟	أَنَّ	ٱللَّهَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ
ان پر	تو جان لو	کہ	اللہ	بخشنے والا	مہربان

ان پر تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿۳۳﴾ إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ بِمُحَارَبَةِ ٱلْمُسْلِمِينَ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا بِقَطْعِ ٱلطَّرِيقِ أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم

﴿۳۳﴾ إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ الخ سزا اُن کی جو مسلمانوں سے لڑکر اللہ اور اس کے پیغمبر سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد اور راہزنی کرتے ہیں یہ ہے کہ قتل کیے جاویں یا سولی دیئے جاویں یا داہنے ہاتھ اور بائیں پیر کاٹے جاویں یا جلا وطن کیے جاویں۔

مِنْ خِلَافٍ اَیْ اَیْدِیْهِمُ الْیُمْنٰی
وَاَرْجُلُهُمُ الْیُسْرٰی اَوْ یُنْفَوْا مِنَ
الْاَرْضِ اَوْ لِتَرْتِیْبِ الْاَحْوَالِ
فَالْقَتْلُ لِمَنْ قَتَلَ فَقَطْ وَالصَّلْبُ
لِمَنْ قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ وَالْقَطْعُ
لِمَنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ یَقْتُلْ
وَالنَّفْیُ لِمَنْ اَخَافَ فَقَطْ قَالَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَلَیْهِ الشَّافِعِیُّ
وَاَصَحُّ قَوْلَیْهِ اَنَّ الصَّلْبَ ثَلَاثًا بَعْدَ الْقَتْلِ وَ
قِیْلَ قَبْلَهٗ قَلِیْلًا وَیُلْحَقُ بِالنَّفْیِ مَا اَشْبَهَهٗ
فِی التَّنْکِیْلِ مِنَ الْحَبْسِ وَغَیْرِهٖ ذٰلِكَ الْجَزَاءُ
الْمَذْکُوْرُ لَهُمْ خِزْیٌ ذُلٌّ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ
فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ هُوَ عَذَابُ النَّارِ
(۳۴) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنَ الْمُحَارِبِیْنَ وَالْقُطَّاعِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ لَهُمْ مَا اَتَوْهُ رَّحِیْمٌ ○ بِهِمْ. عَبَّرَ بِذٰلِكَ
دُوْنَ فَلَا تَحُدُّوْهُمْ لِیُفِیْدَ اَنَّهٗ لَا یَسْقُطُ عَنْهُ
بِتَوْبَتِهٖ اِلَّا حُدُوْدُ اللّٰهِ دُوْنَ حُقُوْقِ الْاٰدَمِیِّیْنَ
کَذَا ظَهَرَ لِیْ وَلَمْ اَرَ مَنْ تَعَرَّضَ لَهٗ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ. فَاِذَا قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ یُقْتَلُ وَ
یُقْطَعُ وَلَا یُصْلَبُ وَهُوَ اَصَحُّ قَوْلَیِ
الشَّافِعِیِّ وَلَا تُفِیْدُ تَوْبَتُهٗ بَعْدَ الْقُدْرَةِ
عَلَیْهِ شَیْئًا وَهُوَ اَصَحُّ قَوْلَیْهِ اَیْضًا

(لفظ اَوْ کلام مجید میں ترتیب احوال کے لیے ہے پس قتل اس کی سزا ہے جس نے صرف قتل کیا اور سولی اسکی سزا جس نے قتل کیا اور مال لیا۔ اور ہاتھ پیر کاٹنا اس کی سزا ہے جس نے صرف مال لوٹا قتل نہیں کیا اور جلا وطن کرنا اس کے لئے ہے جس نے صرف ڈرایا۔
ابن عباس رضؓ نے فرمایا یہی مذہب شافعی رحؒ کا ہے اور صحیح تر قول شافعی رحؒ کا یہ ہے کہ سولی تین دن تک ہو بعد قتل کے اور کہا گیا کہ قتل سے کسی قدر پہلے سولی دی جائے اور جلاوطن کرنے کے حکم میں ہے وہ سزا جو تکلیف میں اسکی مشابہ ہے جیسے قید کرنا وغیرہ) یہ سزا مذکور ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرۃ میں ان کے لئے بڑا سخت عذاب دوزخ کا ہے۔

(۳۴) مگر ان لڑنے والوں اور راہ زنی کرنے والوں میں سے جو لوگ توبہ کر لیویں اس سے پہلے کہ تم ان کو پکڑو تو جانو کہ بیشک اللہ بخشنے والا ہے۔ جو فعل ان سے سرزد ہوا ان پر مہربان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انکی بخشش کا ذکر فرمایا یہ نہیں کہا کہ ان کو حد نہ لگاؤ تاکہ معلوم ہو کہ توبہ سے صرف حدود الٰہی معاف ہوتے ہیں نہ کہ حقوق آدمیوں کے۔ ایسا ہی مجھے ظاہر ہوا ہے اور میرے گمان میں اور کسی عالم نے اس سے تعرض نہیں کیا۔ واللہ اعلم سو جب قتل کرے اور مال لوٹے تو قتل کیا جاوے اور اس کے ہاتھ پیر کاٹے جاویں اور سولی نہ دی جاوے اور یہ ہے صحیح تر قول شافعی رحؒ کا۔ اور بعد پکڑے جانے کے اسکی توبہ کچھ فائدہ نہ دیگی یہ بھی صحیح تر قول شافعی رحؒ کا ہے۔

تشریح

(۳۳) فساد برپا کرنے والوں کی سزا | اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اسکی بنائی ہوئی زمین پر امن وامان قائم رہے ایسا صالح نظام برپا کیا جائے کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کر سکے ہر شخص کی جان ومال آبرو محفوظ ہو ہر شخص کو ضمیر کی آزادی ہو اور جس راستے پر وہ اپنی مرضی سے چلنا چاہے چلے لیکن اگر کوئی حق کا راستہ اختیار کرنا چاہے تو اس پر کوئی جبر وزیادتی نہ ہو اس صالح نظام کے خلاف جو شخص بغاوت کرتا ہے وہ دراصل زمین میں فساد برپا کرتا ہے اور اللہ ورسول سے جنگ کرتا ہے ایسے باغیوں کو ان کے جرم کے مطابق مناسب سزا دینا بالکل درست ہے چاہے انہیں قتل کیا جائے یا سولی پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دئے جائیں اور چاہے انکو جلاوطن کر دیا جائے یہ سزا تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں انکے لئے اس سے بڑی سزا ہے۔

(۳۴) نیک چلنی اختیار کرنے پر معافی کی گنجائش | امن وامان کو درہم برہم کرنا انسانوں پر جبر وزیادتی فتنہ وفساد برپا کرنا اور ایک پاکیزہ نظام کے راستے میں روڑے اٹکانا بیشک ایک بڑا جرم ہے لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ بہت معاف کرنے والے اور اپنے بندوں پر بہت مہربان ہیں اسلئے یہ جرائم کرنے والے اگر اپنی روش کو بدل لیں نیک چلنی اختیار کر لیں اپنے سابقہ رویے پر نادم وپشیماں ہوں اور توبہ کریں تو پھر ان کو کوئی سزا نہ دی جائے لیکن اگر حقوق العباد میں سے کسی کے حق میں دست درازی کی تھی مثلاً کسی کو لوٹا تھا قتل کیا تھا تو یہ وہ جرائم ہیں جن پر مقدمہ چلے گا اور قانون کے مطابق ان کو سزا دی جائے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا

يَا أَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَابْتَغُوْٓا	اِلَيْهِ	الْوَسِيْلَةَ	وَجَاهِدُوْا
اے	جو لوگ	ایمان لائے	ڈرو	اللہ	اور تلاش کرو	اسکی طرف	قرب	اور جہاد کرو

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف (اس کا) قرب تلاش کرو اور جہاد کرو

فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

فِيْ	سَبِيْلِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا	فِي الْاَرْضِ
میں	اس کا راستہ	تاکہ تم	فلاح پاؤ	بیشک	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	اگر	یہ کہ	انکےلئے	جو	زمین میں

اس کے راستہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا جو کچھ زمین میں ہے اگر

جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ

جَمِيْعًا	وَّ مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لِيَفْتَدُوْا	بِهٖ	مِنْ	عَذَابِ	يَوْمِ	الْقِيٰمَةِ	مَا تُقُبِّلَ	مِنْهُمْ
سب کا سب	اور اتنا	اسکے ساتھ	کہ فدیہ (بدلہ میں) دیں	اسکے ساتھ	سے	عذاب	دن	قیامت	نہ قبول کیا جائیگا	ان سے

سب کا سب اور اس کے ساتھ اور اتنا ہی ان کے ساتھ ہو کہ وہ اسکو قیامت کے دن عذاب کے فدیہ (بدلہ) میں دیں تو وہ ان سے قبول نہ کیا جائیگا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۳۶ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ

وَ لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّخْرُجُوْا	مِنَ	النَّارِ	وَمَا	هُمْ
اور انکے لئے	عذاب	دردناک	وہ چاہیں گے	کہ	وہ نکل جائیں	سے	آگ	حالانکہ نہیں	وہ

اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔ وہ چاہیں گے کہ وہ عذاب سے نکل جائیں ، حالانکہ وہ اس سے نکلنے والے

بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۳۷

بِخٰرِجِيْنَ	مِنْهَا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	مُّقِيْمٌ
نکلنے والے	اس سے	اور ان کیلئے	عذاب	ہمیشہ رہنے والا

نہیں اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا (دائمی) عذاب ہے۔

۳۵ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ خَافُوْا
عِقَابَهٗ بِاَنْ تُطِيْعُوْهُ وَابْتَغُوْا اُطْلُبُوْا
اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ مَا يُقَرِّبُكُمْ
اِلَيْهِ مِنْ طَاعَتِهٖ وَجَاهِدُوْا فِيْ
سَبِيْلِهٖ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ لَعَلَّكُمْ

۳۵ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ الخ
اے ایمان والو اللہ کے عذاب سے ڈرو اسکی فرماں برداری کرد اور اللہ کی عبادت کرکے اسکی نزدیکی ڈھونڈو اور اللہ کےدین کو بلند کرنے کے لئے اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

تُفْلِحُوْنَ ○ تَفُوْزُوْنَ

(۳۶) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ ثَبَتَ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(۳۷) يُرِيْدُوْنَ يَتَمَنَّوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ز وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ دَائِمٌ

(۳۶) بیشک جو لوگ کافر ہوئے اگر ثابت ہو کہ ان کے لئے جو کچھ زمین میں ہے ۔ تمام چیزیں اور اس کے برابر اور اتنا ہی ہوتا کہ وہ اس کو قیامت کے عذاب کے عوض دیکر چھوٹنا چاہیں تو ان سے قبول نہ کیا جاوے گا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے ۔

(۳۷) وہ آرزو کرتے ہیں کہ آگ سے نکلیں اور وہ آگ سے نکل نہ سکیں گے اور ان کو عذاب دائمی ہے

تشریح

(۳۵) اللہ کے تقرب کے لئے جد وجہد کریں | دنیا میں انسان کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے رب کا فرماں بردار اور دل و جان سے اس کا وفادار بن کر رہے ۔ اس کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہے ۔ ہر وہ ذریعہ اختیار کرے جس سے وہ اپنے رب کا منظور نظر بن سکے اس کے لئے اس کو ہر وقت جو مکھی لڑائی لڑنی ہے ۔ اندر اس کا نفس ہے اس کی خواہشات کو قابو میں رکھنا ہے ۔ باہر شیطان ہے جو خواہشاتِ نفس کو ابھار کر انسان کو بھٹکانے کی کوشش کرتا رہتا ہے ۔

پھر بہت سارے وہ انسان ہیں جو خدا سے پھرے ہوئے ہیں انکے ساتھ بھی کش مکش ہوتی ہے پھر آدمی جن انسانی تعلقات میں بندھا ہوا ہے ان سے نبرد آزما ہوتا ہے پھر وہ طاغوتی نظام زندگی ہے جس سے اس کا ٹکراؤ ہوتا ہے ۔ غرض اندر باہر ہر طرف ایک جنگ برپا ہے اور اس میں فلاح و کامیابی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ وہ ان ساری رکاوٹوں کو پامال کرتا ہوا اللہ کی راہ میں بڑھتا چلا جائے اسی کا نام قرآن کی زبان میں جہاد فی سبیل اللہ ہے جس کا مطالبہ اس آیت میں جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ سے کیا جا رہا ہے ۔ اس کا سب سے بڑا ذریعہ اللہ کا وہ تقویٰ ہے جس میں اللہ کا خوف اور اس کی محبت دونوں شامل ہیں ۔ اللہ کے قرب میں سب سے اعلیٰ مقام جو جنت کی منزلوں میں سب سے زیادہ عرشِ الٰہی کے قریب ہے اس مقام کا نام بھی حدیث میں "وسیلہ" اسی لئے آیا ہے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے ۔

(۳۶) مال کے ذریعہ کفر کے عذاب سے بچا نہیں جاسکے گا | ایمان کی ان کامیابیوں کے مقابلے میں اللہ سے بغاوت اور اسکے ساتھ کفر و انکار اتنا سخت گناہ ہے کہ اگر کوئی یہ چاہے گا کہ زمین کے سارے خزانے دیکر بلکہ سارے خزانوں سے بھی دُگنا اور دیکر وہ دوزخ کے عذاب سے چھوٹ جائے تو ایسا ممکن نہیں ہوگا اور ان کو عذاب ہو کر رہے گا اسلئے انسان کو اسی زندگی میں اپنے رویے پر نظر ڈالنی چاہیئے ۔ اور اپنے رب کا جو اس کا خالق و مالک ہے فرمان بردار بنکر رہنا چاہیئے ۔

(۳۷) دوزخ کا عذاب دائمی ہوگا | دوزخ کا یہ عذاب جو باغیوں اور سرکشوں کے لئے ہے ہمیشہ قائم رہنے والا ہوگا اگر وہ اس سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس سے نہیں نکل سکیں گے ۔ دنیا کے قانون میں بھی کوئی قانون ایسا نہیں ہے جو باغیوں کو معاف کرتا ہو ۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا ایسی نہیں ہے جس کو ظلم و زیادتی سے تعبیر کیا جاسکے ظلم تو یہ ہے کہ وہ پرندگار جس نے انسان کو زندگی اور زندگی کے سارے سامان عطا کئے ہیں وہ اسی محسن اور مالک حقیقی کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کرے ۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا

وَالسَّارِقُ	وَالسَّارِقَةُ	فَاقْطَعُوْٓا	اَيْدِيَهُمَا	جَزَآءًۢ	بِمَا
اور چور مرد	اور چور عورت	کاٹ دو	ان کے ہاتھ	سزا	اسکی جو

چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ سزا ہے اس کی جو

كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

كَسَبَا	نَكَالًا	مِّنَ	اللّٰهِ ۭ	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ
انہوں نے کیا	عبرت	سے	اللہ	اور اللہ	غالب	حکمت والا

انہوں نے کیا، عبرت ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب، حکمت والا ہے

(۳۸) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ ال فِيْهِمَا مَوْصُوْلَةٌ مُبْتَدَأٌ وَلِشِبْهِهٖ بِالشَّرْطِ دَخَلَتِ الْفَاءُ فِيْ خَبَرِهٖ وَهُوَ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا اَيْ يَمِيْنَ كُلٍّ مِّنْهُمَا مِنَ الْكُوْعِ وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الَّذِيْ يُقْطَعُ فِيْهِ رُبْعُ دِيْنَارٍ وَاِنَّهٗ اِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى مِنْ مَفْصَلِ الْقَدَمِ ثُمَّ الْيَدُ الْيُسْرٰى ثُمَّ الرِّجْلُ الْيُمْنٰى وَبَعْدَ ذٰلِكَ يُعَزَّرُ جَزَآءً نُصِبَ عَلَى الْمَصْدَرِ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا عُقُوْبَةً لَهُمَا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ حَكِيْمٌ ۝ فِيْ خَلْقِهٖ

(۳۸) اور جو مرد کہ چوری کرے اور جو عورت کہ چوری کرے سو انمیں سے ہر ایک کا داہنا ہاتھ پہنچے سے کاٹو اور حدیث سے معلوم ہوا کہ چوتھائی دینار اور زیادہ کے چوری میں ہاتھ کٹتا ہے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جس کا ہاتھ کٹ چکا وہ اگر پھر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پیر قدم کے جوڑ سے کاٹا جاوے، پھر بایاں ہاتھ پھر داہنا پیر اور اگر پھر بھی چوری کرے تو تعزیر دیا جاوے یہ بدلہ اس کا ہے جو ان دونوں نے کسب کیا۔

عذاب ہے اللہ کا اور اللہ اپنے حکم میں غالب ہے، حکمت والا اپنی مخلوق میں۔

تشریح

(۳۸) شریعت اسلامیہ میں چوری کی سزا | اگر کوئی شخص کسی کے مال کی چوری کرے یعنی اس کے مال کو اس کی حفاظت سے نکال کر اپنے قبضے میں لے لے۔ اور حدیث نبوی ؐ (بروایت عبداللہ بن عباس ؓ) کے حکم کے مطابق اس مال کی قیمت کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشے (اٹھائیس گرام چھ سو ستر ملی گرام) چاندی کے برابر ہو تو پہلی مرتبہ چوری کرنے پر چاہے وہ چوری کرنے والا مرد ہو یا عورت ہو اس کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ یہ سزا چوری کی ہے خیانت کی نہیں ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ ان کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے جیسے ترکاریاں، پھل گوشت، پکا ہوا کھانا وہ غلہ جو ابھی کھلیان سے نکالا نہ گیا ہو۔ کھیل اور گانے کے آلات جنگل میں چرتے ہوئے جانوروں کی چوری، بیت المال میں چوری۔ ○ اور چوری کی یہ سزا بھی اس ماحول اور نظام میں ہے جہاں معروفات کے پھیلانے نیک اور پاکیزہ زندگی گذارنے اور اسلامی تربیت کا مکمل نظام ہو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بیت المال موجود ہو اور پھر بھی کوئی یہ گری ہوئی حرکت کر بیٹھے تو عبرت کے لئے اور پورے معاشرے کو پاک وصاف رکھنے کے لئے یہ ایک ایسی سزا ہے تاکہ پھر کوئی ایسی ہمت کرنے کی کوشش نہ کرسکے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ حکیمانہ طریقہ لوگوں کی بھلائی کے لئے رکھا ہے تاکہ وہ اس برے فعل کی برائی کو سمجھ سکے۔

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ

فَمَنْ	تَابَ	مِنْ	بَعْدِ	ظُلْمِهٖ	وَ اَصْلَحَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
پس جو۔جس	توبہ کی	سے	بعد	اپنا ظلم	اور اصلاح کی	تو بیشک	اللہ

پس جس نے توبہ کی اپنے ظلم کے بعد اور اصلاح کرلی تو بے شک اللہ

يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ

يَتُوْبُ + عَلَيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	اَلَمْ
اس کی توبہ قبول کرتا ہے	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	کیا نہیں

اس کی توبہ قبول کرتا ہے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تو نہیں

تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ

تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	يُعَذِّبُ
تو جانتا	کہ	اللہ	اسی کی	سلطنت	آسمانوں	اور زمین	عذاب دے

جانتا کہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی وہ جسے چاہے

مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾

مَنْ + يَّشَاۗءُ	وَيَغْفِرُ	لِمَنْ + يَّشَاۗءُ	وَاللّٰهُ	عَلٰي	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
جسے چاہے	اور بخشدے	جس کو چاہے	اور اللہ	پر	ہر	شے	قادر

عذاب دے اور جس کو چاہے بخش دے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

﴿۳۹﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ رَجَعَ عَنِ السَّرِقَةِ وَاَصْلَحَ عَمَلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ فِي التَّغْيِيْرِ بِهٰذَا مَا تَقَدَّمَ فَلَا يَسْقُطُ بِتَوْبَتِهٖ حَقُّ الْاٰدَمِيِّ مِنَ الْقَطْعِ وَرَدِّ الْمَالِ

﴿۳۹﴾ سو جو کوئی توبہ کرے بعد حد سے بڑھنے کے یعنی چوری سے لوٹے اور توبہ کرے اور اچھے عمل کرے پس بیشک اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے توبہ قبول کرنا ذکر فرمایا اور حد کا نہ ہونا بیان نہ فرمایا اسلئے کہ توبہ سے حق آدمی کا یعنی قطع ید اور مال واپس کرنا ساقط نہیں ہوتا۔ البتہ حدیث سے یہ ثابت

نَعَمْ بَيَّنَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ إِنْ عُفِيَ عَنْهُ قَبْلَ الرَّفْعِ إِلَى الْإِمَامِ سَقَطَ الْقَطْعُ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ

ہو گیا کہ اگر امام کے سامنے دعوی رجوع کرنے سے پہلے معاف کر دے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور یہ ہی مذہب شافعی رح کا ہے۔

(۴۰) أَلَمْ تَعْلَمْ الْاِسْتِفْهَامُ فِيهِ لِلتَّقْرِيرِ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ تَعْذِيبَهُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ الْمَغْفِرَةَ لَهُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمِنْهُ التَّعْذِيبُ وَالْمَغْفِرَةُ

(۴۰) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو معلوم ہے کہ بیشک اللہ ہی کی ہے بادشاہت آسمانوں اور زمینوں کی۔ وہ جس کو عذاب دینا چاہے عذاب دیتا ہے اور جس کو بخشنا چاہے بخشتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ عذاب دینا اور بخشنا اس کے اختیار میں ہے۔

تشریح

(۳۹) سزا کے بعد مغفرت کی طلب بھی | ان سزاؤں کا مقصد کیونکہ عبرت و نصیحت ہے کہ دوسرے اس کو دیکھ کر اس بُرے فعل سے بچیں۔ یہ تمدنی انتظام کے لئے ہے۔ لیکن نفس کی پاکی کے لئے توبہ کرنا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہونا آخرت کے عذاب سے بچانے والا ہے اور اگر کوئی سچے دل سے توبہ کرے گا اپنی اصلاح کر لے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت پھر اُس کی طرف متوجہ ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت درگذر کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

(۴۰) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک اور اپنے فیصلوں میں بااختیار ہے | جب اللہ تعالیٰ ہر چیز کے پیدا کرنے والے ہیں تو ہر چیز کے حقیقی مالک بھی وہی ہیں۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو بعض چیزوں پر تصرف کا اور ان کے استعمال کا اختیار ضرور دیا ہے مگر یہ سب چیزیں جن پر انسان کو تصرف کرنے کا یا ان کو استعمال کرنے کا حق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس کے پاس بطور امانت کے ہیں اور وہ بھی بس اس دنیا کی زندگی تک

ے درحقیقت مالک ہر شے خدا است
این امانت چند روزہ نزد ما است

درحقیقت مالک وہی ہے تو وہ اپنے فیصلوں میں بھی مکمل اختیار رکھتا ہے۔ ہر چیز اس کی مخلوق ہے اور وہ خالق ہے جس کو چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کر دے۔ مگر حاکم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا کوئی فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا

يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

يَاَيُّهَا	الرَّسُوْلُ	لَا يَحْزُنْكَ	الَّذِيْنَ	يُسَارِعُوْنَ	فِي	الْكُفْرِ	مِنَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا
اے	رسول	آپ کو غمگین نہ کریں	جو لوگ	جلدی کرتے ہیں	میں	کفر	سے	جو لوگ	انہوں نے کہا

اے رسول آپ کو وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں، وہ لوگ جو اپنے

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ

اٰمَنَّا	بِاَفْوَاهِهِمْ	وَلَمْ تُؤْمِنْ	قُلُوْبُهُمْ	وَمِنَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	سَمّٰعُوْنَ
ہم ایمان لائے	اپنے منہ سے	اور مومن نہیں	ان کے دل	اور سے	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	جاسوسی کرتے ہیں

منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل مومن نہیں۔ وہ جو یہودی ہوئے وہ جھوٹ کے لئے جاسوسی

لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ

لِلْكَذِبِ	سَمّٰعُوْنَ	لِقَوْمٍ	اٰخَرِيْنَ	لَمْ يَاْتُوْكَ	يُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ	مِنْۢ بَعْدِ
جھوٹ کیلئے	وہ جاسوس ہیں	جماعت کیلئے	دوسری	وہ آپ تک نہیں آئے	وہ پھیر دیتے ہیں	کلام	بعد

کرتے ہیں، وہ جاسوس ہیں ایک دوسری جماعت کے جو آپ تک نہیں آئے، کلام کو پھیر دیتے ہیں (بدل ڈالتے ہیں) اس کے

مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ

مَوَاضِعِهٖ	يَقُوْلُوْنَ	اِنْ	اُوْتِيْتُمْ	هٰذَا	فَخُذُوْهُ	وَاِنْ	لَّمْ تُؤْتَوْهُ	فَاحْذَرُوْا
اس کے ٹھکانے	کہتے ہیں	اگر	تمہیں دیا جائے	یہ	اسکو قبول کرلو	اور اگر	یہ تمہیں نہ دیا جائے	تو اس سے بچو

ٹھکانے کے بعد (ٹھکانہ چھوڑ کر) کہتے ہیں اگر تمہیں یہ دیا جائے تو اس کو قبول کرلو، اور اگر تمہیں نہ دیا جائے تو اس سے بچو

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

وَمَنْ	يُّرِدِ اللّٰهُ	فِتْنَتَهٗ	فَلَنْ تَمْلِكَ	لَهٗ	مِنَ	اللّٰهِ	شَيْـــًٔا	اُولٰۗىِٕكَ
اور جو جس	اللہ چاہے	گمراہ کرنا	تو ہرگز نہ آسکے گا	اسکے لئے	سے	اللہ	کچھ	یہی لوگ

اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے تو اس کے لئے تو اللہ کے ہاں کچھ نہ کر سکے گا۔ یہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ

الَّذِيْنَ	لَمْ يُرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّطَهِّرَ	قُلُوْبَهُمْ	لَهُمْ	فِي	الدُّنْيَا	خِزْيٌ
وہ لوگ جو	نہیں چاہا	اللہ	کہ	پاک کرے	انکے دل	انکے لئے	میں	دنیا	رسوائی

جنہیں اللہ نے نہیں چاہا کہ ان کے دل پاک کرے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے۔

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾

وَ	لَهُمْ	فِي	الْآخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ
اور	انکے لئے	میں	آخرت	عذاب	بڑا

اوران کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے

﴿٤١﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ صُنْعُ الَّذِينَ
يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ يَقَعُونَ فِيهِ بِسُرْعَةٍ
أَيْ يُظْهِرُونَهُ إِذَا وَجَدُوا فُرْصَةً مِنْ لِلْبَيَانِ
الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ
مُتَعَلِّقٌ بِقَالُوا وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ
وَهُمُ الْمُنَافِقُونَ وَمِنَ الَّذِينَ
هَادُوا قَوْمٌ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ الَّذِي
افْتَرَتْهُمْ أَحْبَارُهُمْ سَمَاعَ قَبُولٍ
سَمَّاعُونَ مِنْكَ لِقَوْمٍ لِأَجْلِ قَوْمٍ آخَرِينَ
مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَأْتُوكَ وَهُمْ أَهْلُ خَيْبَرَ
زَنَى فِيهِمْ مُحْصَنَانِ فَكَرِهُوا رَجْمَهُمَا فَبَعَثُوا
قُرَيْظَةَ لِيَسْأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ حُكْمِهِمَا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ الَّذِي
فِي التَّوْرَاةِ كَآيَةِ الرَّجْمِ مِنْ بَعْدِ
مَوَاضِعِهِ الَّتِي وَضَعَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا
أَيْ يُبَدِّلُونَهُ يَقُولُونَ لِمَنْ
أَرْسَلُوهُمْ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا الْحُكْمَ الْمُحَرَّفَ
أَيِ الْجَلْدَ أَيْ أَتَاكُمْ بِهِ مُحَمَّدٌ فَخُذُوهُ فَاقْبَلُوهُ
وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ بَلْ أَتَاكُمْ بِخِلَافِهِ
فَاحْذَرُوا أَنْ تَقْبَلُوهُ وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهُ
إِضْلَالَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا فِي
دَفْعِهَا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يُطَهِّرَ
قُلُوبَهُمْ مِنَ الْكُفْرِ وَلَوْ أَرَادَهُ لَكَانَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ ذُلٌّ بِالْفَضِيحَةِ وَالْجِزْيَةِ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

﴿٤١﴾ اے پیغمبر تم کو رنجیدہ نہ کرے ایمان سے انکار کرنا ان لوگوں کا جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اوران کے دل میں ایمان نہیں۔ جب موقع پاتے ہیں کفر ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہودیوں میں سے ایسی قوم ہے جو اپنے مولویوں کی جھوٹی باتیں بنائی ہوئی سن کر قبول کرتے ہیں۔

تم سے باتیں سنتے ہیں دوسری قوم کے لئے جو تمہارے پاس نہیں آئی۔ یہ اہل خیبر کا حال ہے۔ ان میں دو شخصوں نے زنا کیا جو سنگساری کے مستحق تھے۔ سو ان کو سنگساری زانیوں کی دشوار اور مکروہ معلوم ہوئی اسلئے انہوں نے بنی قریظہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا کہ ان دونوں کا حکم آپ سے پوچھیں۔ وہ لوگ کلام الہٰی کو جو تورات میں ہے اس جگہ سے بدلتے ہیں جس جگہ پر اللہ نے رکھا یعنی آیت رجم وغیرہ کو چھپاتے ہیں۔ جس شخص کو آپکی خدمت میں بھیجا اس سے کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو یہی حکم فرمادیں جو ہم نے سنگساری کے عوض بدلا ہے یعنی کوڑے مارنا۔ اور اسی کا فتویٰ دیں تب تو مان لو اور اگر یہ فتوی نہ دیں بلکہ اس کے خلاف بتلادیں تو اس کے قبول کرنے سے بچو اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے پس تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفع کرنے کے بالکل مالک اور مختار نہیں ہو۔ وہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو کفر سے پاک کرنا نہیں اور اگر وہ چاہتا تو ایسا ہی ہوجاتا۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے کہ انکو رسوائی کے ساتھ جزیہ دینا پڑے گا۔ اور آخرت میں ان کو سخت عذاب ہونے والا ہے۔

(۴۱) اے نبیؐ آپ انصاف کی ڈگر پر قائم رہیں اور مخالفین کی پرواہ نہ کریں۔ جب حضور نبی کریمؐ نے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی اور صدیوں سے چلے آرہے بگاڑ کو درست کرنے کی کوشش کی تو آپ کے سامنے مکہ مکرمہ کی زندگی میں زیادہ تر اہل شرک تھے اور مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کے بعد آپ کے سامنے دو قسم کے لوگ تھے ایک تو منافق جن کی زبانوں پر اسلام کے دعوے تھے مگر دل ایمان سے خالی تھے۔ دوسرے اہل کتاب جنمیں سے زیادہ تر یہودی تھے جن کا دعوی تو یہ تھا کہ ہم یہودی ہیں مگر حقیقت میں وہ تورات کے احکام پر عمل نہیں کرتے تھے بلکہ یہودیت انکے لئے ایک آڑ تھی اس طرح ان سب طبقوں کی فلاح و بہبود کیلئے آپ بے غرض ہو کر صرف ان کی خیرخواہی کے لئے رات اور دن پوری لگن کے ساتھ لگے ہوئے تھے مگر جب انکی طرف سے آپکی خیرخواہانہ کوششوں کے جواب میں گھٹیا درجے کی چال بازیاں سامنے آتی تھیں تو فطری طور پر آپ رنجیدہ ہوتے تھے اللہ تعالےٰ نے آپکو ڈھارس دیتے ہوئے فرمایا کہ اے رسولؐ آپ ان لوگوں کی حرکتوں سے دل شکستہ نہ ہوں۔ آپ اپنی کوششوں میں لگے رہیں۔ یہ لوگ جو کفر کے راستے میں بڑی تیز گامی دکھا رہے ہیں۔ یا وہ لوگ جن کی زبان پر کچھ اور دل میں کچھ اور ہے یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں ان سب کی حرکتوں کو نظرانداز کر کے آپ اپنے کام میں لگے رہیں۔

◯ ان یہودیوں کا یہ حال ہے کہ کان لگائے پھرتے ہیں تاکہ آپ کے یہاں جو دیکھیں اور جو باتیں سُنیں ان کے الٹے سیدھے معنیٰ پہنا کر اور اپنی طرف سے غلط باتیں ملا کر آنحضرتؐ کو اور مسلمانوں کو بدنام کرتے پھریں چنانچہ یہ واقعہ پیش آیا کہ خیبر کے ایک یہودی مرد اور عورت نے جو شادی شدہ تھے زنا کا ارتکاب کیا حالانکہ تورات میں شادی شدہ شخص کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا لکھی ہوئی ہے مگر یہودی ان دونوں مجرموں کی بڑائی کی وجہ سے یہ چاہتے تھے کہ سنگسار کرنے کے بجائے انکو صرف کوڑے مارنے کی سزا دی جائے۔ آپس میں مشورے کے بعد طے پایا کہ بنی قریظہ کے یہودیوں میں سے کچھ آدمی حضرت محمدؐ کے پاس بھیجے جائیں کیونکہ انکی کتاب میں زانی کی سزا سنگسار نہیں بلکہ کوڑے مارنا ہے تو وہاں جا کر معلوم کیا جائے اگر وہ کوڑے مارنے کا حکم دیں تو انکے فیصلے کو قبول کر لیا جائے اور اگر وہ رجم کی سزا بتائیں تو انکی بات نہ مانی جائے اس پر مذکورہ آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ۔ اللہ کی کتاب کے الفاظ کو اِدھر سے اُدھر پھیرتے ہیں اور جو احکام انکی خواہش کے مطابق نہیں ہیں ان میں جان بوجھ کر رد و بدل کر کے من مانے احکام نکالتے ہیں اور فرمایا يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا۔ اور جاہل لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم بتایا جائے جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں تو حضرت محمدؐ کی بات مان لینا اور اگر وہ یہ بات نہ بتائیں تو اس کو مت ماننا۔ جب بنی قریظہ کے یہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے تو آپؐ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم میرے فیصلے پر راضی ہو انہوں نے اقرار کر لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کی طرف سے اس جرم کیلئے رجم کا حکم لیکر آئے۔ جب آپؐ نے یہ حکم ان کو سنایا تو یہ لوگ اپنے اقرار سے پھر گئے۔ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا کہ فدک کا رہنے والا ابن صوریا تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا کہ وہ شریعتِ موسوی کا اس وقت سب سے بڑا عالم ہے آپ نے ابن صوریا کو بلوایا اور قسم دیکر اس سے پوچھا کہ سچ بتاؤ تورات میں شادی شدہ مرد و عورت کے زنا کی سزا کیا ہے؟ حالانکہ دوسرے یہودی اس حکم کو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے جس کا پردہ پہلے ہی یہودی عالم حضرت عبداللہ بن سلام کے ذریعہ فاش ہو چکا تھا لیکن ابن صوریا نے کسی نہ کسی طرح اقرار کر لیا کہ بے شک تورات میں اس جرم کی سزا رجم ہے اور اس نے یہ حقیقت ظاہر کر دی کہ یہودیوں نے تورات کے اصل حکم کو بدل کر اپنی طرف سے یہ سزا رکھ دی کہ زانی کو کوڑے لگائے جائیں اور کالا منہ کر کے گدھے پر الٹا سوار کر کے گھمایا جائے۔ اصل حقیقت ظاہر ہونے کے بعد نبیؐ نے ان دونوں پر رجم کی سزا جاری فرمائی اور فرمایا کہ اے اللہ آج میں پہلا شخص ہوں جس نے تیرے حکم کو دوبارہ زندہ کیا۔

◯ جب کوئی انسان برائی کی طرف مائل ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ ایسے اسباب پیدا کرتا ہے کہ اگر وہ برائی کو چھوڑنے کا ارادہ کرے تو چھوڑ سکتا ہے لیکن جب وہ ان موقعوں سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور اسی غلط راستے پر چلتا رہتا ہے تو پھر اللہ تعالےٰ اسے زبردستی نہیں روکتے بلکہ اس کو ڈھیل دے دیتے ہیں کہ جدھر وہ چلنا چاہے چلے۔ پھر جب وہ خود پاک نہیں ہونا چاہتے تو اللہ تعالےٰ بھی ان کو پاک نہیں کرتا۔ ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔ ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہے کہ وہ حکیم کی دوا کو استعمال نہ کریں بلکہ الٹا اس کا مذاق اڑائیں۔ مرض اندر اندر پلتا رہے اور آخر وہ ناقابل علاج ہو جائے

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

سَمّٰعُوْنَ	لِلْكَذِبِ	اَكّٰلُوْنَ	لِلسُّحْتِ	فَاِنْ	جَاۗءُوْكَ	فَاحْكُمْ	بَيْنَهُمْ
جاسوسی کرنیوالے	جھوٹ کے لئے	بڑے کھانیوالے	حرام	پس اگر	آپکے پاس آئیں	تو فیصلہ کردیں	انکے درمیان

جھوٹ کے لئے جاسوسی کرنے والے بڑے حرام کھانے والے پس اگر وہ آپؐ کے پاس آئیں تو آپؐ انکے درمیان فیصلہ

اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ

اَوْ	اَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَاِنْ	تُعْرِضْ	عَنْهُمْ	فَلَنْ	يَّضُرُّوْكَ	شَيْـًٔا	وَاِنْ	حَكَمْتَ
یا	منہ پھیرلیں	ان سے	اور اگر	آپؐ منہ پھیرلیں	ان سے	تو ہرگز نہ	آپ کا بگاڑ سکیں گے	کچھ	اور اگر	آپ فیصلہ کریں

کردیں یا منہ پھیرلیں ان سے اور اگر آپؐ ان سے منہ پھیر لیں تو ہرگز آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے ، اور اگر آپؐ فیصلہ کریں

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ

فَاحْكُمْ	بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ	وَ	كَيْفَ
توفیصلہ کریں	انکے درمیان	انصاف سے	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	انصاف کرنے والے	اور	کیسے

تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو اور وہ آپؐ کو کیسے

يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ

يُحَكِّمُوْنَكَ	وَ عِنْدَهُمُ	التَّوْرٰىةُ	فِيْهَا	حُكْمُ	اللّٰهِ	ثُمَّ	يَتَوَلَّوْنَ
وہ آپکو منصف بنائینگے	اور جبکہ ان کے پاس	توریت	اس میں	حکم	اللہ	پھر	پھر جاتے ہیں

منصف بنائیں گے جبکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر اسکے بعد وہ پھر جاتے ہیں

ع
ع ۶/۹/۱۰ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾

مِنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	وَمَآ	اُولٰۗىِٕكَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ
بعد	اس	اور نہیں	وہ لوگ	ماننے والے

اور وہ ماننے والے نہیں

(۴۲) هُمْ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ بِضَمِّ الْحَاءِ وَسُكُوْنِهَا اَيِ الْحَرَامِ كَالرُّشٰى فَاِنْ جَاۗءُوْكَ لِتَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ هٰذَا التَّخْيِيْرُ مَنْسُوْخٌ بِقَوْلِهٖ "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ" الْاٰيَةَ

(۴۲) وہ جھوٹ کے سُننے والے ہیں حرام مال رشوت وغیرہ کھانے والے سو اگر وہ تمہاری خدمت میں آئیں اس لئے کہ تم ان میں کوئی حکم کرو پس تم کو اختیار ہے کہ ان میں حکم کردیا ان سے منہ پھیرد۔ (مفسر کہتا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے اس آیت کریمہ سے "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ" الخ جس کا حاصل یہ ہے کہ ان میں حکم

فَيَجِبُ الْحُكْمُ بَيْنَهُمْ إِذَا تَرَافَعُوْا إِلَيْنَا وَهُوَ أَصَحُّ قَوْلَيِ الشَّافِعِيْ وَلَوْ تَرَافَعُوْا إِلَيْنَا مَعَ مُسْلِمٍ وَجَبَ إِجْمَاعًا وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوْكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ بَيْنَهُمْ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ اَلْعَادِلِيْنَ فِي الْحُكْمِ أَيْ يُثِيْبُهُمْ۔

کرنا چاہیئے موافق حکم قرآنی کے پس اگر وہ ہم سے کوئی حکم اور فیصلہ چاہیں تو ان میں حکم کرنا ضروری ہے اور یہ ہی صحیح تر قول شافعی کا ہے اور اگر مسلمان کے ساتھ ان کا کوئی جھگڑا ہو اور ہم سے حکم چاہیں تب تو حکم کرنا باتفاق لازم ہے اور اگر تم ان سے اعراض کرو تو وہ تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر ان میں حکم کرو تو انصاف کے ساتھ حکم کرو کچھ رعایت کسی کی نہ کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کے ساتھ حکم کرنے والوں کو۔ یعنی ان کو اچھا عوض دیوے گا۔

۴۳ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ بِالرَّجْمِ اِسْتِفْهَامُ تَعَجُّبٍ أَيْ لَمْ يَقْصِدُوْا بِذٰلِكَ مَعْرِفَةَ الْحَقِّ بَلْ مَا هُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ ثُمَّ يُعْرِضُوْنَ عَنْ حُكْمِكَ بِالرَّجْمِ الْمُوَافِقِ لِكِتَابِهِمْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ التَّحْكِيْمِ وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○

۴۳ اور وہ لوگ تم سے کیوں فیصلہ چاہتے ہیں حالانکہ ان کے پاس توریت موجود ہے جسمیں اللہ کا حکم یعنی سنگسار کرنا زانیوں کو لکھا ہوا ہے (اس میں استفہام تعجب ہے حاصل یہ ہے کہ انکی نیت تمسے فیصلہ چاہنے میں طلب حق کی نہیں بلکہ آسانی ڈھونڈتے ہیں) پھر جب تم نے رجم کا حکم کیا جو انکی کتاب کے موافق ہے تو اس سے منھ پھیرتے ہیں بعد فیصلہ چاہنے کے اور وہ مسلمان نہیں۔

تشریح

۴۲ اے نبی ﷺ آپ انصاف کی روش پر قائم رہیں | ہجرت کے بعد جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ پہنچے اور میثاق مدینہ کے نام سے ایک معاہدہ ہوا اسوقت تک باقاعدہ اسلامی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی اس معاہدے کی رُو سے یہودیوں کو اپنے اندرونی معاملات میں آزادی تھی کہ چاہے وہ اپنے فیصلے یہودی قاضیوں سے کرائیں اور چاہے نبی ﷺ کے پاس لیکر آئیں۔ اکثر یہودی قاضی جھوٹی شہادتیں لیکر فیصلے کرتے تھے اور رشوت لیکر حق وانصاف کا خون کرتے تھے۔ کیونکہ باقاعدہ اسلامی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی تو نبی ﷺ کو اختیار تھا کہ آپ چاہیں تو ان کے مقدمات کی سماعت کریں یا انکار کردیں مگر یہ آتے اسی لئے تھے کہ شاید شریعت محمدی میں کوئی دوسرا حکم نکل آئے جو اُن کے لئے آسانی کا باعث ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ اگر آپ ان کا فیصلہ فرمانا چاہیں تو حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کریں یہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو ہی پسند فرماتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی بنیاد ہی عدل و انصاف پر ہے جس میں اپنے اور غیر کا کوئی فرق نہیں ہے۔

۴۳ یہودی دراصل ایمان ہی نہیں رکھتے | وہ یہودی کہ جن کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کے احکام وضاحت کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے یہ تمہیں اپنا حکم بناتے ہی کیوں ہیں۔؟

اصل بات یہ ہے کہ ان کا ایمان نہ تورات پر ہے اور نہ اللہ کی کسی کتاب پر۔ یہ تو نفس اور خواہشات کے بندے ہیں۔

اللہ کا حقیقی فرماں بردار بندہ تو وہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کا حکم اس کے نفس اور خواہشات کے خلاف بھی ہو تب بھی خوش دلی کے ساتھ اس کے سامنے سر جھکا دے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ

إِنَّا	أَنْزَلْنَا	التَّوْرٰىةَ	فِيهَا	هُدًى	وَّ نُوْرٌ	يَحْكُمُ	بِهَا	النَّبِيُّوْنَ
بیشک ہم	ہم نے نازل کی	تورات	اسمیں	ہدایت	اور نور	حکم دیتے تھے	اسکے ذریعے	نبی (جمع)

بے شک ہم نے نازل کی توریت اسمیں ہدایت ہے اور نور ہے، اس کے ذریعہ ہمارے نبی حکم دیتے تھے

الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبّٰنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا

الَّذِيْنَ	أَسْلَمُوْا	لِلَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ	وَالْأَحْبَارُ	بِمَا
جو لوگ	فرماں بردار تھے	ان لوگوں کیلئے جو	یہودی ہوئے (یہود کو)	اور اللہ والے (درویش)	اور علماء	اسلئے کہ

جو فرماں بردار تھے یہود کو اور درویش علماء (بھی) اس لئے کہ وہ

اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

اسْتُحْفِظُوْا	مِنْ	كِتٰبِ	اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا	عَلَيْهِ	شُهَدَآءَ
وہ نگہبان کیے گئے	سے (کی)	کتاب	اللہ	اور	تھے	اس پر	نگراں (محافظ)

اللہ کی کتاب کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے اور اس پر نگراں مقرر تھے

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِي ثَمَنًا

فَلَا تَخْشَوُا	النَّاسَ	وَاخْشَوْنِ	وَ لَا تَشْتَرُوْا	بِاٰيٰتِيْ	ثَمَنًا
پس نہ ڈرو	لوگ	اور ڈرو مجھ سے	اور نہ خریدو (نہ حاصل کرو)	میری آیات کے بدلے	قیمت

پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ (ہی) سے ڈرو اور نہ حاصل کرو میری آیتوں کے بدلے قیمت

قَلِيلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

قَلِيْلًا	وَمَنْ	لَّمْ يَحْكُمْ	بِمَآ	أَنْزَلَ	اللّٰهُ	فَأُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْكٰفِرُوْنَ
تھوڑی	اور جو	نہ فیصلہ کرے	اسکے مطابق جو	نازل کیا	اللہ	سو یہی لوگ	وہ	کافر (جمع)

تھوڑی قیمت اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے سو یہی لوگ کافر ہیں۔

﴿۴۴﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى مِنَ الضَّلٰلَةِ وَنُوْرٌ بَيَانٌ لِلْأَحْكَامِ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ

﴿۴۴﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّنُوْرٌ الخ بیشک ہم نے توریت بھیجی جسمیں ہدایت ہے گمراہی سے اور حکموں کا بیان روشن ہے بنی اسرائیل کے پیغمبر جو اللہ کے حکموں کے تابع ہیں

الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا اِنْقَادُوا للهِ لِلَّذِيْنَ
هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ اَلْعُلَمَاءُ مِنْهُمْ
وَالْاَحْبَارُ اَلْفُقَهَاءُ بِمَا اَىْ
بِسَبَبِ الَّذِىْ اسْتُحْفِظُوْا اِسْتَوْدَعُوْهُ
اَىْ اِسْتَحْفَظَهُمُ اللهُ اِيَّاهُ مِنْ
كِتٰبِ اللهِ اَنْ يُبَدِّلُوْهُ وَكَانُوْا عَلَيْهِ
شُهَدَآءَ ج اَنَّهٗ حَقٌّ فَلَا تَخْشَوُا
النَّاسَ اَيُّهَا الْيَهُوْدُ فِىْ اِظْهَارِ
مَا عِنْدَكُمْ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجْمُ وَغَيْرُهُمَا
وَاخْشَوْنِ فِىْ كِتْمَانِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا
تَسْتَبْدِلُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا مِنَ
الدُّنْيَا تَاْخُذُوْنَهٗ عَلٰى كِتْمَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ
يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ○ ۴۴

اور علماء یہود اور جو انہیں فقیہ اور سمجھدار ہیں توریت کے احکام ان لوگوں سے بیان کرتے ہیں جو یہودی ہوئے بسبب اس کے کہ اللہ نے ان کو توریت یاد کرائی اور اس کے احکام میں تغیر تبدل کرنے سے بچایا اور وہ تورات کے سچے ہونے کے گواہ ہیں سوا اے یہودیو نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور رجم وغیرہ دیگر احکام کے ظاہر کرنے میں جو تمہاری کتاب میں ہیں لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو تورات کے احکام نہ چھپاؤ اور میرے احکام کے عوض دنیا کا تھوڑا سا مال لیکر نہ چھپاؤ اور جو لوگ اللہ کے بھیجے ہوئے حکموں کے موافق فیصلہ نہیں کرتے وہی ہیں کافر اور اللہ کے منکر۔

تشریح

(۴۴) تورات کتاب ہدایت | اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے جو طریقۂ زندگی اور دین پسند فرمایا ہے اس کا نام "اسلام" ہے اور اس دین کے ماننے والوں کا نام "مسلم" ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام نبی اور رسول اسی دین کی تعلیم کے لئے بھیجے گئے مختلف زمانوں اور اوقات میں جب ضرورت ہوئی اللہ نے رسولوں کے ساتھ اپنی کتابیں بھی بھیجیں۔ یہ کتابیں اگرچہ الگ الگ ناموں سے الگ الگ پیغمبروں پر نازل ہوئیں اور بعض شریعتوں میں بھی جزوی طور پر بعض باتیں دوسری شریعت سے الگ ہوئیں مگر بنیادی طور پر ان کتابوں کی دعوت اور ان کا پیغام ایک ہی تھا اسلئے جتنے بھی نبی اور رسول آئے وہ ایک ہی سلسلہ کی کڑی ہونے کی وجہ سے ان کا نام "الرسول" ہے اور جو کتابیں نازل ہوئیں الگ الگ انکے نام ہونے کے باوجود ایک ہی دعوت اور پیغام کی وجہ سے ان کا مشترکہ نام "الکتاب" ہے۔ اسلام کسی شخصیت کی طرف منسوب نہیں ہے۔ مگر حضرت موسیٰ ؑ کی امت میں اس کو ایک شخص "یہودا" کی طرف نسبت کرکے اپنا نام یہودی رکھ دیا۔

○ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں آسمانی کتابوں میں سے ہم نے ایک کتاب تورات نازل کی تھی جسمیں لوگوں کے لئے ہدایت اور روشنی کا سامان موجود تھا۔ بہت سارے نبی جو سب کے سب مسلم یعنی اللہ کے فرماں بردار اور حکم بردار تھے ان یہودی بن جانے والوں کے معاملات کے فیصلے اسی تورات کے مطابق کرتے تھے۔ اسی طرح علماء اور فقہاء بھی اپنے فتووں اور فیصلوں کا مدار اسی کتاب پر رکھتے تھے کیونکہ ان علماء اور فقہاء کو ذمہ دار بنایا گیا تھا کہ وہ اللہ کی کتاب تورات کی حفاظت کریں اور اس کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ جب تک ان علماء کو اپنی ذمہ داری کا احساس رہا تورات محفوظ رہی اور اس پر عمل ہوتا رہا لیکن دنیا پرست اور دین فروش علماء کے ہاتھوں میں پڑکر تورات میں ردّ و بدل ہو گیا اور وہ ان کی خواہشات کا کھلونا بن کر رہ گئی اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید پیغمبر آخر الزماں پر نازل فرمائی اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی تاکہ پچھلی کتابوں کی طرح انسانی ہاتھوں سے اسمیں کوئی ردّ و بدل نہ ہو سکے۔ یہ کتاب اسی طرح سے محفوظ ہے اور تاقیامت محفوظ رہیگی۔

لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور اللہ کے سوا کسی کا خوف مت رکھو اور میرے احکام کو دنیا کی حقیر دولت کے بدلے میں مت بیچو اسلئے کہ اللہ کے احکام کوئی خرید و فروخت کا سامان نہیں ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے قانون کے مطابق زندگی کے اور معاملات کے فیصلے نہیں کرتے وہ حقیقت میں کافرانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ

وَ كَتَبْنَا	عَلَيْهِمْ	فِيهَا	أَنَّ	النَّفْسَ	بِالنَّفْسِ	وَالْعَيْنَ
اور ہم نے لکھا (فرض کیا)	ان پر	اس میں	کہ	جان	جان کے بدلے	اور آنکھ

اور ہم نے اس (کتاب) میں ان پر فرض کردیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے

بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَ

بِالْعَيْنِ	وَالْأَنْفَ	بِالْأَنْفِ	وَ	الْأُذُنَ	بِالْأُذُنِ	وَ
آنکھ کے بدلے	اور ناک	ناک کے بدلے	اور	کان	کان کے بدلے	اور

بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور

السِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ

السِّنَّ	بِالسِّنِّ	وَالْجُرُوحَ	قِصَاصٌ	فَمَنْ	تَصَدَّقَ
دانت	دانت کے بدلے	اور زخم (جمع)	بدلہ	پھر جو جس	معاف کردیا

دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا قصاص (بدلہ) ہے پھر جس نے اس (قصاص) کو معاف کردیا

بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ

بِهِ	فَهُوَ	كَفَّارَةٌ	لَهُ	وَمَنْ	لَمْ	يَحْكُمْ	بِمَا	أَنْزَلَ
اس کو	تو وہ	کفارہ	اسکے لئے	اور جو	نہیں	فیصلہ کرتا	اسکے مطابق جو	نازل کیا

تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا جو اللہ نے نازل

اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾ وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ

اللّٰهُ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الظَّالِمُونَ	وَ	قَفَّيْنَا	عَلَىٰ	آثَارِهِمْ
اللہ	تو یہی لوگ	وہ	ظالم (جمع)	اور	ہم نے پیچھے بھیجا	پر	انکے نشانِ قدم

کیا تو یہی لوگ ظالم ہیں اور ہم نے عیسیٰؑ بن مریم کو ان کے

بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

بِعِيسَى	ابْنِ	مَرْيَمَ	مُصَدِّقًا	لِمَا	بَيْنَ + يَدَيْهِ	مِنَ
عیسیٰ	ابن	مریم	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	اس سے پہلے	سے

نشانِ قدم پر بھیجا اس کی تصدیق کرنے والا جو اس (عیسیٰؑ) سے پہلے

التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا

التَّوْرٰىةِ	وَ	اٰتَيْنٰهُ	الْاِنْجِيْلَ	فِيْهِ	هُدًى	وَّنُوْرٌ	وَّمُصَدِّقًا
توریت	اور	ہم نے اسے دی	انجیل	اس میں	ہدایت	اور نور	اور تصدیق کرنیوالی

توریت تھی اور ہم نے اسے انجیل دی اس میں ہدایت اور نور ہے اور اسکی تصدیق کرنیوالی ہے

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾

لِمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ	التَّوْرٰىةِ	وَهُدًى	وَّمَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ
اپنی جو	اس سے پہلے	سے	توریت	اور ہدایت	اور نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے

جو اس سے پہلے توریت سے تھی اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت و نصیحت تھی۔

(۴۵) وَكَتَبْنَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَیْ
التَّوْرٰىةِ اَنَّ النَّفْسَ تُقْتَلُ
بِالنَّفْسِ اِذَا قَتَلَتْهَا وَالْعَيْنَ تُفْقَأُ
بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ تُجْدَعُ
بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ تُقْطَعُ
بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ تُقْلَعُ بِالسِّنِّ
وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ فِی الْاَرْبَعَةِ
وَالْجُرُوْحَ بِالْوَجْهَيْنِ قِصَاصٌ
اَیْ يُقْتَصُّ فِيْهَا اِذَا اَمْكَنَ
كَالْيَدِ وَالرِّجْلِ وَالذَّكَرِ وَنَحْوِ
ذٰلِكَ وَمَا لَا يُمْكِنُ فِيْهِ الْحُكُوْمَةُ
وَهٰذَا الْحُكْمُ وَاِنْ كُتِبَ عَلَيْهِمْ
فَهُوَ مُقَرَّرٌ فِیْ شَرْعِنَا فَمَنْ
تَصَدَّقَ بِهٖ اَیْ بِالْقِصَاصِ
بِاَنْ مَكَّنَ مِنْ نَفْسِهٖ فَهُوَ
كَفَّارَةٌ لَّهٗ لِمَا اَتَاهُ وَمَنْ
لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ
فِی الْقِصَاصِ وَغَيْرِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(۴۵) اور ہم نے ان پر تورات میں لکھدیا کہ کوئی شخص اگر کسی کو مارے تو اس کے عوض وہ بھی مارا جائے۔ اور آنکھ کے بدلے آنکھ پھوڑی جاوے اور ناک بدلے ناک کے کاٹی جاوے اور کان بدلے کان کے کاٹا جاوے اور دانت بدلہ دانت کے اکھاڑا جاوے (ایک قرأت میں لفظ عین اور الف اور نون اور سن اور جروح ضمہ کے ساتھ ہیں)

اور زخموں کا بدلہ لیا جاوے جہاں ممکن ہو جیسے ہاتھ اور پاؤں اور عضو تناسل وغیرہ کے عوض میں یہ اعضاء کاٹے جاویں اور جس میں برابر بدلہ ممکن نہیں اس میں ایک عادل شخص جو بدلہ بتلاوے وہ دیا جاوے۔ اور یہ حکم اگرچہ بنی اسرائیل کے اوپر مقرر ہوا تھا مگر ہماری شریعت میں بھی یہ حکم ثابت ہے۔ سو جو کوئی صدقہ کرے ساتھ قصاص دین کے یعنی بخوشی خاطر قصاص کو منظور کرے تو یہ اس کے فعل کا کفارہ اور بدلہ ہے اور جو کوئی قصاص وغیرہ میں اللہ کے بھیجے ہوئے حکم کے موافق فیصلہ نہ کرے پس وہی لوگ ناانصاف ہیں۔

(۴۶) وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ○

اتبعنا ای النبیین — بیان للاحکام — مصدقا حال — لما فیها من الاحکام

(۴۶) اور ہم نے پہلے پیغمبروں کے بعد عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو بھیجا جو تصدیق کرنے والے تھے تورات کے جو اُن سے پہلے نازل ہوئی اور عیسیٰؑ کو ہم نے انجیل دی جس میں گمراہی سے ہدایت اور احکام الٰہی کا بیان ہے اور تورات کے احکام کی تصدیق کرتی ہے اور راہ نمائی اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لئے

تشریح

(۴۵) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہ کرنا ظلم ہے | عدل وانصاف دین اسلام کی بنیاد ہے کوئی بڑا ہو یا چھوٹا، طاقتور ہو یا کمزور قانون سب کے لئے یکساں ہے۔ تورات میں بھی اللہ کا یہ حکم موجود تھا کہ جان کے بدلے میں جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور اگر کوئی زخم آجائے تو اسی زخم کے برابر اس کا بدلہ۔ لیکن یہودیوں کی شرارت دیکھیئے کہ انہوں نے تورات کے اس حکم کے خلاف قصاص اور بدلے کا اپنا ہی قانون گھڑ لیا تھا۔ یہودیوں کا قبیلہ "بنونضیر" چونکہ زیادہ طاقتور اور معزز سمجھا جاتا تھا تو وہ یہودیوں کے ہی دوسرے قبیلے "بنوقریظہ" سے پوری دیت وصول کرتا تھا اور جب انکو دینے کی نوبت آتی تھی تو بنونضیر آدھی دیت ادا کرتے تھے۔ بنوقریظہ نے اپنی کمزوری کی وجہ سے مجبوراً یہ معاہدہ کر رکھا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ بنوقریظہ کے آدمی کے ہاتھ سے بنونضیر کا آدمی مارا گیا انہوں نے اسی معاہدہ کے مطابق پوری دیت کا مطالبہ کیا۔ بنوقریظہ نے انکار کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ اب وہ زمانہ لد گیا جب تم ہمیں دبا کر بے انصافی کرتے تھے۔ یہ فیصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش ہوا اور آپ نے اس کا منصفانہ فیصلہ فرمایا اور یہ ظلم کہ کمزور سے زیادہ وصول کرو اور طاقتور سے کم نبیؐ کے ذریعے مٹ کر رہا۔

○ قصاص کے سلسلے میں یہ بھی ہے جس کا ذکر تورات میں بھی اور نبیؐ کی حدیثوں میں بھی کہ اگر کسی کو زخم لگا اور اس نے بدلہ لینے کے بجائے معاف کر دیا تو اس کے حق میں گناہوں کا کفارہ اور اس کی طرف سے صدقہ ہو جائے گا۔

(۴۶) تورات کے بعد کتاب ہدایت انجیل | جیسا کہ معلوم ہے کہ تمام نبی اور رسول ایک ہی دین اسلام کی دعوت لے کر آتے رہے۔ کیونکہ سب کی دعوت ایک تھی اور سب کا پیغام ایک تھا اس لئے ہر آنے والا نبی اور رسول اپنے سے پچھلے نبی کی اور اس پر نازل ہونے والی کتاب کی تصدیق کرتا تھا۔ تورات کے بعد جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ اللہ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو اپنا نبی مقرر فرمایا۔ حضرت عیسیٰ تورات کی ان باتوں کی جو اُن کے سامنے تھیں تصدیق کرتے تھے اس کی سچائی کا اعلان کرتے تھے اور اس کے مطابق فیصلے فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی کتاب انجیل عطا فرمائی اس میں بھی انسانوں کے لئے رہنمائی اور روشنی تھی اور یہ کتاب بھی پچھلی کتاب توراۃ کی اصل تعلیمات کی تصدیق کرتی تھی۔ اس میں بھی اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت موجود تھی۔ غرض یہ تسلسل کہ ہر نبی پچھلے نبی کی تصدیق کرتا تھا اور اس کے ہر کام کو آگے بڑھاتا تھا حضرت محمدؐ تک برابر قائم رہا تا آنکہ حضرت محمدؐ پر دین کی تکمیل ہو گئی اور اللہ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید ان پر نازل فرمائی۔ جو آج تک پوری طرح محفوظ اور انسانی دست برد سے محفوظ ہے۔

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ

وَلْيَحْكُمْ	أَهْلُ + الْإِنْجِيلِ	بِمَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	فِيهِ	وَمَنْ	لَمْ
اور فیصلہ کریں	انجیل والے	اسکے ساتھ جو	نازل کیا	اللہ	اس میں	اور جو	نہیں

اور انجیل والے اس کے ساتھ فیصلہ کریں جو اللہ نے اسمیں نازل کیا اور جو اس کے مطابق

يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤٧﴾ وَ

يَحْكُمْ	بِمَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْفَاسِقُونَ	وَ
فیصلہ کرتا	اسکے مطابق جو	نازل کیا	اللہ	تو یہی لوگ	وہ	فاسق (نافرمان)	اور

فیصلہ نہیں کرتا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ فاسق (نافرمان) ہیں اور

أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

أَنْزَلْنَا	إِلَيْكَ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِمَا	بَيْنَ + يَدَيْهِ
ہم نے نازل کی	آپکی طرف	کتاب	سچائی کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	اسکی جو	اس سے پہلے

اور ہم نے آپ کی طرف کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے

مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا

مِنَ	الْكِتَابِ	وَ مُهَيْمِنًا	عَلَيْهِ	فَاحْكُمْ	بَيْنَهُمْ	بِمَا
سے	کتاب	اور نگہبان و محافظ	اس پر	سو فیصلہ کریں	انکے درمیان	اس سے جو

والی اور اس پر نگہبان و محافظ سو ان کے درمیان فیصلہ کریں اس سے

أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ

أَنْزَلَ	اللَّهُ	وَلَا	تَتَّبِعْ	أَهْوَاءَهُمْ	عَمَّا	جَاءَكَ	مِنَ	الْحَقِّ
نازل کیا	اللہ	اور نہ	پیروی کریں	انکی خواہشات	اس سے	تمہارے پاس آگیا	سے	حق

جو اللہ نے نازل کیا اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اسکے بعد (جبکہ) تمہارے پاس حق آگیا

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً

لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مِنْكُمْ	شِرْعَةً	وَ	مِنْهَاجًا	وَلَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَجَعَلَكُمْ	أُمَّةً
ہر ایک کیلئے	ہم نے مقرر کیا ہے	تم میں سے	دستور	اور	راستہ	اور اگر	چاہتا	اللہ	تو تمہیں کر دیتا	امت

ہم نے مقرر کیا ہے تم میں سے ہر ایک کے لئے (الگ) دستور اور (جدا) راستہ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں اُمتِ واحدہ

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى

وَّاحِدَةً	وَّلٰكِنْ	لِّيَبْلُوَكُمْ	فِيْ	مَآ	اٰتٰكُمْ	فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرٰتِ	اِلَى
واحدہ (ایک)	اور لیکن	تاکہ تمہیں آزمائے	میں	جو	اسنے تمہیں دیا	پس سبقت کرو	نیکیاں	طرف

کردیتا۔ لیکن (وہ چاہتا ہے) تاکہ وہ تمہیں اس میں آزمائے جو اس نے تمہیں دیا ہے پس نیکیوں میں سبقت کرو تم سب

اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

اللّٰه	مَرْجِعُكُمْ	جَمِيْعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ
اللہ	تمہیں لوٹنا	سب کو	وہ تمہیں بتلائیگا	جو	تم تھے	اسمیں	اختلاف کرتے

کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے وہ تمہیں بتلادے گا جس بات میں تم اختلاف کرتے تھے۔

۴۷ وَقُلْنَا وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ
وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِنَصْبِ يَحْكُمَ
وَكَسْرِ لَامِهٖ عَطْفًا عَلٰى مَعْمُوْلِ
اٰتَيْنَاهُ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○
۴۸ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ الْكِتٰبَ
الْقُرْاٰنَ بِالْحَقِّ مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلْنَا مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَبْلَهٗ مِنَ الْكِتٰبِ
وَمُهَيْمِنًا شَاهِدًا عَلَيْهِ وَالْكِتٰبُ بِمَعْنَى
الْكُتُبِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بَيْنَ اَهْلِ
الْكِتٰبِ اِذَا تَرَافَعُوْٓا اِلَيْكَ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
عَادِلًا عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا
مِنْكُمْ اَيُّهَا الْاُمَمُ شِرْعَةً شَرِيْعَةً وَّ
مِنْهَاجًا طَرِيْقًا وَاضِحًا فِي الدِّيْنِ
تَمْشُوْنَ عَلَيْهِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً عَلٰى شَرِيْعَةٍ وَاحِدَةٍ وَّلٰكِنْ
فَرَّقَكُمْ فِرَقًا لِّيَبْلُوَكُمْ لِيَخْتَبِرَكُمْ فِيْمَآ
اٰتٰكُمْ مِنَ الشَّرَائِعِ الْمُخْتَلِفَةِ لِيَنْظُرَ الْمُطِيْعَ

۴۷ اور ہم نے کہدیا کہ چاہیئے اہل انجیل کو کہ وہ حکم کریں کہ وہ اسکے موافق حکم کریں جو اللہ نے انجیل میں اپنے حکم بیان فرمائے۔

اور جو لوگ حکم نہیں کرتے موافق اللہ کے بھیجے ہوئے حکموں کے سو وہ ہی ہیں اللہ کے حکم سے نکلنے والے۔

۴۸ اور ہم نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرف سچا قرآن اتارا جو تصدیق کرنے والا ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوئیں اور ان کتابوں پر گواہ ہے۔

سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب جب تم سے کوئی حکم چاہیں تو موافق قرآن کے ان میں فیصلہ کرو اور امر حق سے تجاوز کرکے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ ہم نے ہر ایک جماعت کے لئے تم میں سے شریعت قائم کردی اور ایک طریق روشن دین کا ان کو بتلادیا کہ اس پر چلو اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک راہ پر کردیتا ولیکن تم کو جُدے جُدے فرقے بنائے تاکہ تم کو آزمادے کہ جو کچھ تم کو احکام مختلف دئے ان کو تم میں سے کون مانتا ہے۔

مِنْكُمْ وَالْعَاصِيْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ سَارِعُوْا اِلَيْهَا اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا بِالْبَعْثِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ مِنْ اَمْرِ الدِّيْنِ وَيَجْزِيْ كُلًّا مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ	اور کون نہیں مانتا۔ پس جلدی کرو طرف بھلائیوں کے تم سب کو زندہ ہو کر اللہ کی طرف جانا ہے پھر وہ تم کو خبر کرے گا اس کی جس میں تم اختلاف کرتے تھے احکام دین سے اور تم میں سے ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق عوض ملے گا۔

تشریح

(۴۷) **اللہ کے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے فاسق ہیں** انسانوں کے لئے قانون بنانے کا اختیار اللہ نے انسانوں کو نہیں دیا ہے بلکہ یہ اختیار اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کہ قانون بنا کر ہم دیں گے، شریعت ہم اتاریں گے، طریقہ زندگی ہم متعین کریں گے، انسانوں کا کام بس اس پر عمل کرنا ہے۔ ان کے تمام معاملات کے فیصلے اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہونے چاہئیں۔ احکام خداوندی کا انکار کرنا اللہ کے ساتھ کفر کرنا ہے اللہ کے قانون سے ہٹ کر فیصلہ کرنے میں عدل و انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے اسلئے اس قانون کا دامن چھوڑ دینا ظلم ہے۔ اللہ کا بندہ ہونیکے ناطے بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ اسکے اطاعت کے دائرے سے قدم باہر نہ رکھے اس کی اطاعت سے نکل جانا فسق ہے۔ اسلئے فرمایا کہ ہم نے اہل انجیل کو حکم دیا تھا کہ وہ اس قانون کے مطابق فیصلے کرے جو انجیل میں بنایا گیا ہے اور جو ایسا نہیں کریں گے وہ فاسق ہیں۔

یہ خطاب اگرچہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ سے ہے مگر اس کی مخاطب امت محمدیہ بھی ہے اس پر بھی لازم ہے کہ وہ اس نظام زندگی کا حصہ بن کر اطمینان سے بیٹھ نہ جائے۔ جو قانون سازی کا اختیار اللہ کے بجائے انسانوں کو دیتا ہے۔

(۴۸) **آسمانی کتابوں کا آخری ایڈیشن قرآن ہے** مختلف آسمانی کتابیں جو صحف ابراہیم زبور، تورات، انجیل، قرآن مختلف ناموں سے اللہ کی طرف سے نازل ہوتی رہی ہیں ان سب کتابوں کا مصنف ایک ہے، ان کا مدعا اور مقصد بھی ایک ہے اور ان کا پیغام بھی ایک ہے۔ عبارتیں اگرچہ مخاطب کے اعتبار سے کچھ مختلف ہیں۔ پیرایۂ بیان اور انداز اگرچہ کچھ الگ ہے لیکن بنیاد سب کی ایک ہے اس طرح یہ سب آسمانی کتابیں دراصل ایک ہی کتاب ''الکتاب'' کے مختلف ایڈیشن ہیں اور ان کا آخری ایڈیشن قرآن ہے جس پیغمبر پر قرآن نازل ہوا وہ آخری پیغمبر خاتم النبیین ہے۔ ان پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے مہر لگ چکی ہے سیل بند کیا جا چکا ہے نہ کوئی داخل ہو سکتا ہے کہ نیا پیغمبر آئے اور نہ باہر جا سکتا ہے کہ کسی کے پیغمبر ہونے کا انکار کیا جا سکے۔ قرآن مجید میں دو جگہ ختم کا لفظ آیا ہے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ یعنی ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ نصیحت کی بات اب ان کے دل میں راہ نہیں پا سکتی دوسری جگہ فرمایا خِتٰمُهٗ مِسْكٌ (مطففین ۔ ۲۶) یعنی شراب طہور جن برتنوں میں ہوگی انہیں مسک سے بند کیا گیا ہوگا کہ نہ باہر سے اندر کوئی چیز داخل ہو سکے اور نہ اندر سے کوئی باہر نکل سکے۔ اس طرح قرآن مجید تمام پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور پیغمبر آخرالزماں تمام پچھلے پیغمبروں پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں کہ ان سب کو سچا تسلیم کیا جائے۔ اسلئے فرمایا کہ اے محمدؐ ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی ہے جو حق و صداقت لیکر آئی ہے اور ''الکتاب'' یعنی پچھلی تمام کتابوں میں جو اصل تعلیمات موجود ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے اور صرف انکی تصدیق ہی نہیں کرتی بلکہ ان تمام کتابوں کی اصل تعلیمات کی حفاظت اور نگہبانی بھی کرتی ہے۔ لہٰذا اب صرف اسی قانون کے مطابق معاملات کے فیصلے ہونے چاہئیں اور اپنی خواہشات کی پیروی کسی حال میں نہیں ہونی چاہیئے ہم نے انسانوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک راہ عمل مقرر کر دی ہے اسلئے اگر شریعتوں میں کوئی جزوی اختلاف ہو تو وہ وقت اور حالات کے تقاضے کے مطابق ہے۔ اصل دین میں کوئی فرق نہیں ہے یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالےٰ شروع ہی سے بس ایک ہی شریعت رکھتے لیکن شریعتوں کے اختلاف میں بھی اور مصلحتوں کے علاوہ یہ مصلحت بھی تھی کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم اصل دین کو مضبوطی سے تھامتے ہو یا شریعت کے جزوی اختلاف میں پڑ کر اصل روح دین کو چھوڑ دیتے ہو اب تم عمل اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو شریعتوں اور مسلکوں کے جزوی اختلافات کے پیچھے مت پڑو کیونکہ تمہیں بہر حال اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہاں تمہارے سامنے اصل حقیقت صاف طور پر سامنے آجائے گی۔

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ

وَ اَنِ	اَحْكُمْ	بَيْنَهُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَلَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَهُمْ	وَاحْذَرْهُمْ	اَنْ
اور یہ کہ	فیصلہ کریں	انکے درمیان	اس سے جو	نازل کیا	اللہ	اور نہ چلو	انکی خواہشیں	اور ان سے بچتے رہو	کہ

اور ان کے درمیان فیصلہ کریں اس سے جو نازل کیا اللہ نے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور ان سے بچتے رہو کہ تمہیں

يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

يَّفْتِنُوْكَ	عَنْۢ	بَعْضِ	مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	اِلَيْكَ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمْ	اَنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ
بھکا نہ دیں	سے	بعض (کسی)	جو	نازل کیا	اللہ	آپکی طرف	پھر اگر	وہ منہ پھیرلیں	توجان لو	صرف یہی	چاہتا ہے	اللہ

بھکا نہ دیں کسی (ایسے حکم) سے جو نازل کیا ہے اللہ نے تمہاری طرف، پھر اگر وہ منہ پھیرلیں تو جان لو کہ اللہ صرف یہی چاہتا ہے

اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

اَنْ	يُّصِيْبَهُمْ	بِبَعْضِ	ذُنُوْبِهِمْ	وَاِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنَ	النَّاسِ	لَفٰسِقُوْنَ
کہ	انہیں پہنچادے	بسبب بعض	انکے گناہ	اور بیشک	اکثر	سے	لوگ	نافرمان

کہ انہیں (سزا) پہنچائے ان کے بعض گناہوں کے سبب، اور ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔

(۴۹) وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ
لِ اَنْ لَا يَفْتِنُوْكَ يُضِلُّوْكَ عَنْ
بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ
تَوَلَّوْا عَنِ الْحُكْمِ الْمُنَزَّلِ وَاَرَادُوْا غَيْرَهٗ
فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ
بِالْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ
الَّتِيْ اَتَوْهَا وَمِنْهَا التَّوَلِّيْ وَيُجَازِيْهِمْ عَلٰى جَمِيْعِهَا
فِي الْاُخْرٰى وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ○

(۴۹) اور ہم نے تم کو حکم کیا کہ اہل کتاب میں فیصلہ کرو اس کے موافق جو اللہ نے تم پر اتارا اور انکی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور بچو اس سے کہ وہ لوگ تم کو بے راہ نہ کر دیں بعض ان احکام سے جو اللہ نے تم پر اتارے۔ پھر اگر وہ اللہ کے بھیجے ہوئے حکم سے اعراض کریں اور کوئی دوسرا حکم چاہیں تو جانو کہ اللہ یہ ہی چاہتا ہے کہ ان کو دنیا میں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے جنکے وہ مرتکب ہوئے جیسے احکام الٰہی سے منہ پھیرنا اور آخرت میں تمام گناہوں کی سزا انکو ملے گی اور بیشک بہت آدمی فاسق ہیں۔

تشریح

(۴۹) <u>ہر حال میں فیصلہ اللہ کے قانون کے مطابق ہونا چاہیئے</u> اللہ کے نازل کردہ احکام و قوانین انسانوں ہی کی بھلائی کے لئے ہیں اسلئے انسانوں کے ساتھ خیر خواہی کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کی اپنی خواہشات کو نظر انداز کر کے معاملات کے فیصلے صرف اللہ کے قانون کے مطابق ہوں اور اللہ کے قانون کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس میں ذرا سا بھی انحراف نہ ہو اگر یہ لوگ احکام الٰہی کو ماننے سے انکار کریں تو ان کی بالکل پرواہ مت کرو اکثر لوگ جو فاسق ہیں اللہ تعالٰی ان کے گناہوں کی سزا کچھ نہ کچھ دنیا میں بھی دے دیگا کہ اللہ کے قانون کو چھوڑ کر اور اسکے بتائے ہوئے طریقے سے روگردانی کر کے وہ خود اپنے آپ کو پریشانیوں میں مبتلا کرینگے اور آخرت میں تو ان کا فیصلہ ہونا ہی ہے۔

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ

أَفَحُكْمَ	الْجَاهِلِيَّةِ	يَبْغُونَ	وَمَنْ	أَحْسَنُ	مِنَ	اللَّهِ	حُكْمًا	لِّقَوْمٍ
کیا حکم	جاہلیت	وہ چاہتے ہیں	اور کس	بہتر	سے	اللہ	حکم	لوگوں کیلئے

کیا وہ (دورِ) جاہلیت کا حکم (رسم ورواج) چاہتے ہیں؟ اور اللہ سے بہتر حکم کس کا ہے ان لوگوں کے لئے جو

ع ۱۱ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ

يُوقِنُونَ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَتَّخِذُوا	الْيَهُودَ	وَالنَّصَارَىٰ
یقین رکھتے ہیں	اے	جو لوگ	ایمان لائے	نہ بناؤ	یہود	اور نصاریٰ

یقین رکھتے ہیں۔ اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔

أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ

أَوْلِيَاءَ	بَعْضُهُمْ	أَوْلِيَاءُ	بَعْضٍ	وَمَن	يَتَوَلَّهُم	مِّنكُمْ	فَإِنَّهُ
دوست	انمیں سے بعض	دوست	بعض (دوسرے)	اور جو	ان سے دوستی رکھیگا	تم میں سے	تو بیشک وہ

انمیں سے بعض دوست ہیں بعض کے (ایک دوسرے کے دوست ہیں) اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھیگا تو بیشک

مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِينَ

مِنْهُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الظَّالِمِينَ	فَتَرَى	الَّذِينَ
ان سے	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (لوگ)	ظالم	پس تو دیکھے گا	وہ لوگ جو

وہ انمیں سے ہوگا۔ بیشک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔ پس تو دیکھے گا جن لوگوں کے دلوں میں

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا

فِي	قُلُوبِهِم	مَّرَضٌ	يُسَارِعُونَ	فِيهِمْ	يَقُولُونَ	نَخْشَىٰ	أَن	تُصِيبَنَا
میں	انکے دل	روگ	دوڑتے ہیں	انمیں (انکی طرف)	کہتے ہیں	ہمیں ڈر ہے	کہ	ہم پر (نہ) آجائے

روگ ہے وہ ان (یہود ونصاریٰ) کی طرف دوڑتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر گردش (زمانہ)

دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ

دَائِرَةٌ	فَعَسَى	اللَّهُ	أَن	يَأْتِيَ	بِالْفَتْحِ	أَوْ	أَمْرٍ	مِّنْ	عِندِهِ
گردش	سو قریب ہے	اللہ	کہ	لائے	فتح	یا	کوئی حکم	سے	اپنے پاس

نہ آجائے سو قریب ہے کہ اللہ فتح لائے یا اپنے پاس سے کوئی حکم لائے

فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ (۵۲)

فَيُصْبِحُوا	عَلَىٰ	مَا	أَسَرُّوا	فِي	أَنفُسِهِمْ	نَادِمِينَ
تو رہ جائیں	پر	جو	وہ چھپاتے تھے۔	میں	اپنے دل (جمع)	پچھتانے والے
تو وہ اپنے دلوں میں جو چھپاتے تھے اس پر پچھتاتے رہ جائیں۔						

(۵۰) أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ بِالْيَاءِ
وَالتَّاءِ يَطْلُبُونَ مِنَ الْمُدَاهَنَةِ
وَالْمَيْلِ إِذَا تَوَلَّوْا اِسْتِفْهَامُ
إِنْكَارٍ وَمَنْ أَيْ لَا أَحَدٌ أَحْسَنُ
مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ عِنْدَ قَوْمٍ
يُوقِنُونَ ۝ بِهِ خُصُّوا بِالذِّكْرِ
لِأَنَّهُمُ الَّذِينَ يَتَدَبَّرُونَهُ۔
(۵۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ تُوَالُونَهُمْ وَ
تُوَادُّونَهُمْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
لِاتِّحَادِهِمْ فِي الْكُفْرِ وَمَنْ
يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ مِنْ
جُمْلَتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ بِمُوَالَاتِهِمُ
الْكُفَّارَ
(۵۲) فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ ضُعْفُ اعْتِقَادٍ كَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أُبَيٍّ مُنَافِقٍ يُسَارِعُونَ
فِيهِمْ فِي مُوَالَاتِهِمْ يَقُولُونَ
مُعْتَذِرِينَ عَنْهَا نَخْشَىٰ
أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ يُدِيرُهَا
الدَّهْرُ عَلَيْنَا مِنْ جَدْبٍ
أَوْ غَلَبَةٍ وَلَا يَتِمُّ أَمْرُ مُحَمَّدٍ
فَلَا يَمِيرُونَا قَالَ تَعَالَىٰ
فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ

(۵۰) سو کیا وہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں جو دین حق اور حکم الٰہی سے اعراض کر کے مداہنت اور غیر حکم الٰہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ایسا ہرگز نہ چاہیئے۔
اور اللہ کے حکم سے کسی کا حکم بہتر نہیں ان کے نزدیک جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اسکے احکام کو سچا جانتے ہیں (یقین والوں کو اللہ نے خاص ذکر فرمایا اسلئے کہ وہی اللہ کے حکم میں غور اور فکر کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے۔

(۵۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ الخ اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ سے دوستی اور محبت نہ کرو۔ انہیں کے بعض بعض کے دوست ہیں کیونکہ وہ سب کفر میں ایک ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے تو انہیں میں شمار ہے بے شک اللہ اس قوم کو راہ نہیں دکھاتا جو اُن کو دوست بنا کر نا انصاف ہوئے۔

(۵۲) سو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو گے ان لوگوں کو جن کے دل میں مرض یعنی ضعفِ اعتقاد ہے جیسے عبداللہ بن ابی منافق کہ یہ لوگ جلدی کرتے ہیں کافروں کی دوستی میں اور اس کے عذر میں کہتے ہیں کہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ اگر کوئی مصیبت قحط وغیرہ کی ہم پر آئے یا دشمن نے غلبہ کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو غلبہ نہ ہوا تو ہم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے اسلئے کافروں سے دوستی رکھتے ہیں کہ ایسے وقت میں ہمیں کھانا وغیرہ دیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا سو عنقریب ہے یہ کہ اللہ اپنے پیغمبروں کو فتح دے گا۔

بِالْفَتْحِ بِالنَّصْرِ لِنَبِيِّهٖ بِإِظْهَارِ دِيْنِهٖ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ بِهَتْكِ سِتْرِ الْمُنَافِقِيْنَ وَافْتِضَاحِهِمْ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَا أَسَرُّوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ مِنَ الشَّكِّ وَمُوَالَاةِ الْكُفَّارِ نٰدِمِيْنَ ۝

اس کے دین کو غلبہ دے کر یا منافقوں کا حال ظاہر کر کے ان کو رسوا کرے گا تو یہ منافقین اس وقت اپنے ارادہ اور خیال سے جو ان کے جی میں ہے (دین میں شک کرنا اور کافروں کو دوست بنانا) شرمندہ ہوں گے۔

تشریح

(۵۰) **اللہ کے قانون سے بہتر اور کون سا قانون ہو سکتا ہے؟** اسلام کا قانون انسانوں کا بنایا ہوا نہیں ہے کہ اس میں نقائص اور کمزوریاں رہ جائیں۔ یہ اس کا بنایا ہوا اور اُتارا ہوا قانون ہے جو اول و آخر تمام حقائق کا علم رکھتا ہے۔ ماننے والوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور اس سے بہتر اور اس سے زیادہ مفید کون سا قانون ہو سکتا ہے تو کیا پھر اتنے شاندار قانون کو چھوڑ کر پھر وہی جاہلانہ طور و طریق اختیار کرنا چاہتے ہیں کہ جو توہمات قیاسات اور خواہشات کے سوا کچھ نہیں۔

(۵۱) **مسلم اور غیر مسلم میں تعلقات کی حدیں** جہاں تک مروت، حسنِ سلوک اور عدل و انصاف کی بات ہے اسلام تمام انسانوں کو اللہ کا ایک کنبہ سمجھتا ہے اور ان کے درمیان رواداری اور بہتر تعلقات کو پسند کرتا ہے۔ اسلام کا بہرحال اپنا ایک نظریۂ زندگی ہے جس میں پروردگار کی رضا اور اس کی اطاعت و فرماں برداری سب سے بڑھ کر ہے۔ یہود و نصاریٰ اہلِ کتاب ہونے کے باوجود نہ حضرت محمدؐ پر ایمان لائے اور نہ انہوں نے قرآن کو اللہ کی کتاب مانا اسلئے بہرحال یہ الگ الگ راہیں ہوگئیں جو اس وقت تک آپس میں نہیں مل سکتیں جب تک نظریات کا یہ اختلاف ختم نہ ہو جائے۔ نظریاتی اختلاف کے باوجود اہلِ کتاب پر اس درجہ اعتماد کرنا کہ ان کو اپنا رفیق اور دوست اور خیر خواہ سمجھا جائے کوئی دانائی کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ باہمی تعلقات میں ان حدود کا پاس و لحاظ رہنا چاہیئے۔ یہود و نصاریٰ آپس میں نظریاتی اتحاد کی وجہ سے ایک دوسرے کے رفیق و دوست ہو سکتے ہیں لیکن اہلِ اسلام کے ساتھ ان کے رشتوں میں وہ گہرائی پیدا نہیں ہو سکتی جو ایک مخصوص طرزِ فکر رکھنے والے افراد میں ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا خیال رہنا چاہیئے کہ ان کے ساتھ تعلقات کی حدیں کیا ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر اتنا گھلنا ملنا نہیں چاہیئے کہ انہیں جیسے ہو کر رہ جاؤ۔

(۵۲) **دو غلے لوگ** ہر سماج میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی نگاہیں اپنے ذاتی مفادات پر رہتی ہیں۔ اسلام اگرچہ مدینہ میں آکر خاصا طاقتور ہو چکا تھا لیکن اقتصادی طور پر عیسائیوں، اور یہودیوں کی پکڑ ابھی تک بہت مضبوط تھی۔ یہ لوگ ساہوکار تھے، دولت مند تھے، سود خور تھے اور معاشی طور پر لوگ ان کے دست نگر تھے۔ عرب کا بہترین اور سرسبز و شاداب علاقہ ان کے قبضے میں تھا۔ جن لوگوں کے مالی مفادات یہودیوں اور عیسائیوں سے وابستہ تھے وہ یہ چاہتے تھے کہ نہ تو ہم مسلمانوں سے بگاڑیں اور نہ یہود و نصاریٰ سے اپنے تعلقات منقطع کریں تاکہ جب موقع جس کا پلڑا بھاری ہو اسی کے ساتھ مل جائیں وہ اپنے آپ کو کسی پریشانی میں پھنسانا نہیں چاہتے تھے۔ نہ ان کے دلوں میں وہ ایمان تھا جس کے لئے وہ اپنے مفادات کو قربان کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے رویے کو ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں فیصلہ کن فتح حاصل ہو گئی یا ایسے حالات پیدا ہو گئے جس سے ان لوگوں کو یہ اندازہ ہو کہ اب آخری فیصلہ اسلام کے حق میں ہی ہوگا تو تم دیکھو گے کہ یہ دو غلے اور منافق لوگ جو آج منافقانہ روش پر اکڑتے پھرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہر طرح فائدے میں ہیں شرمندہ اور نادم ہوں گے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

وَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْٓا	اَهٰٓؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ	اَيْمَانِهِمْ
اور کہتے ہیں	جو لوگ ایمان لائے (مومن)	کیا یہ وہی ہیں	جو لوگ	قسمیں کھاتے تھے	اللہ کی	پکی	اپنی قسمیں

اور مومن کہتے ہیں کیا یہ وہی لوگ ہیں؟ جو اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

اِنَّهُمْ	لَمَعَكُمْ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فَاَصْبَحُوْا	خٰسِرِيْنَ	يٰٓاَيُّهَا
کہ وہ	تمہارے ساتھ	اکارت گئے	انکے عمل	پس رہ گئے	نقصان اٹھانیوالے	اے

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے عمل اکارت گئے پس وہ نقصان اٹھانے والے (ہوکر) رہ گئے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ

الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	مَنْ	يَّرْتَدَّ	مِنْكُمْ	عَنْ	دِيْنِهٖ	فَسَوْفَ	يَاْتِي	اللّٰهُ
جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	جو	پھرے گا	تم سے	سے	اپنے دین	تو عنقریب	لائیگا	اللہ

ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسی

بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

بِقَوْمٍ	يُّحِبُّهُمْ	وَيُحِبُّوْنَهٗٓ	اَذِلَّةٍ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	اَعِزَّةٍ	عَلَى	الْكٰفِرِيْنَ
ایسی قوم	وہ انہیں محبوب رکھتا ہے	اور وہ اسے محبوب رکھتے ہیں	نرم دل	پر	مومن (جمع)	زبردست	پر	کافر (جمع)

قوم لائیگا جنہیں وہ دوست رکھتا ہے اور وہ اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ مومنوں پر نرم دل ہیں، کافروں پر زبردست ہیں

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ

يُجَاهِدُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَلَا	يَخَافُوْنَ	لَوْمَةَ	لَآئِمٍ
جہاد کرتے ہیں	میں	راستہ	اللہ	اور نہیں	ڈرتے	ملامت	کوئی ملامت کرنیوالا

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

ذٰلِكَ	فَضْلُ	اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ
یہ	فضل	اللہ	وہ دیتا ہے	جسے چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت والا	علم والا

یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِيْهِ كَمَا يَخَافُ الْمُنٰفِقُوْنَ لَوْمَ الْكُفَّارِ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ مِنَ الْاَوْصَافِ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ كَثِيْرُ الْفَضْلِ عَلِيْمٌ ۝ بِمَنْ هُوَ اَهْلُهٗ

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اس میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے جیسا کہ منافقین کافروں کی ملامت سے ڈرتے ہیں۔ یہ اوصاف جو مذکور ہوئے اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہتا ہے اس کو دیتا ہے اور اللہ بہت فضل والا ہے جانتا ہے اسکو جو اسکے فضل کے لائق ہے۔

(۵۵) وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمَنَا هَجَرُوْنَا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ خَاشِعُوْنَ اَوْ يُصَلُّوْنَ صَلٰوةَ التَّطَوُّعِ۔

(۵۵) اور جبکہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہماری قوم نے ہمیں چھوڑ دیا تو یہ آیت نازل ہوئی بیشک تمہارا دوست اور حامی و مددگار اللہ اور اس کا پیغمبر اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ایسے کہ نماز پوری طرح پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس حال میں کہ عاجزی اور پستی کرتے ہیں یا مراد یہ کہ نفل نماز پڑھتے ہیں۔

تشریح

(۵۳) منافقین کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے | دوغلہ پن اور نفاق کہ دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ، ممکن ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے وقتی طور پر کچھ فائدہ مند نظر آئے لیکن اپنے انجام کے اعتبار سے دنیا اور آخرت میں دونوں جگہ نقصان ہی نقصان ہے۔ دنیا میں تو نقصان یہ ہے کہ ایسے دوغلے اور منافق لوگ ہمیشہ ناقابل اعتبار رہتے ہیں۔ اور آخرت کا نقصان یہ ہے کہ وہ نیک اعمال جو دکھاوے کے لئے کئے تھے ان میں اخلاصِ نیت نہیں تھا وہ سب بے کار چلے گئے۔ اس وقت اہل ایمان پکار اٹھیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑی بڑی قسمیں کھا کر اپنی حمایت کا یقین دلایا کرتے تھے جبکہ دل میں ان کے کچھ اور ہی بھرا تھا۔

(۵۴) حق پر ثابت قدمی | ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ جس نظریۂ زندگی کو دل و جان سے حق سمجھ کر قبول و تسلیم کیا ہے اس پر پوری طرح جما رہے کسی طرح کا کوئی لالچ اور کوئی خوف اسکو اپنے موقف سے ہٹا نہ سکے اسکی ساری صلاحیتیں اسکی ذہانت اور ہوشیاری اسکی فراست اور اثر و رسوخ اسکی تمام مالی اور جسمانی طاقت اسی نظریۂ حیات کیلئے وقف ہو جائے۔ ایسا شخص اللہ کو محبوب ہوگا اور وہ خود اللہ سے محبت کرنیوالا ہوگا۔ اللہ کے محبوب بندوں کے لئے وہ انتہائی نرم انکا ہمدرد اور ہر مرحلے پر ان کا مددگار رہوگا مگر جہاں حق کا معاملہ آئیگا وہ انتہائی سخت اور ثابت قدم ہوگا۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم ؎
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اگر کچھ لوگ ڈھل مل یقین ہوں اور ذرا سی کش مکش سے گھبرا کر اس دین کو چھوڑ بیٹھیں تو ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے کمزور لوگوں کا اندر رہتے کے مقابلہ میں باہر نکل جانا ہی بہتر ہے اللہ تعالے ان کے بدلے میں ایسے لوگ اپنے دین کے لئے تیار کردیگا جو ہر حال میں ثابت قدم رہنے والے ہونگے خود بھی جمے رہیں اور دوسروں کو بھی جمائیں۔ اور یہ اللہ کی توفیق اور اس کا فضل ہے وہ جسکو چاہتا ہے اپنی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام ذرائع اور اسباب کے مالک ہیں ان کا علم بہت وسیع ہے۔

(۵۵) اہل ایمان کی باہمی رفاقت | وہ لوگ جنہوں نے دل کی گہرائی سے حق و صداقت کو قبول کیا وہ اس کاروانِ حق و صداقت میں شامل ہیں جس کی رہنمائی اللہ اور رسول کر رہے ہیں اور دوسرے اہل ایمان اس قافلے میں شامل ہیں یہی سب آپس میں ایک دوسرے کے سچے رفیق ہیں یہ ایمان والے وہ ہیں جو اللہ کے سامنے جھکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اللہ کے مقرر کئے ہوئے قانون کے مطابق مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اس طرح وہ نیکی اور تقوی کی زندگی گذارتے ہیں۔ حضورؐ کے ایک صحابی حضرت عبادہ ابن صامت رضؓ کے تعلقات "بنو قینقاع" کے یہودیوں سے بہت زیادہ تھے مگر اللہ اور رسول کی اور اہل ایمان کی خاطر انہوں نے ان سب تعلقات کو نظر انداز کر کے اسلام کا سچا سپاہی بننا منظور فرما لیا۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ

وَمَنْ	يَّتَوَلَّ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَالَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	فَاِنَّ	حِزْبَ	اللّٰهِ
اور جو	دوست رکھتے ہیں	اللہ	اور اس کے رسول	اور جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	تو بیشک	جماعت	اللہ

اور جو دوست رکھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اور ایمان والوں کو تو بے شک اللہ کی جماعت ہی (سب پر)

ع ۸ ۱۲ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ

هُمُ	الْغٰلِبُوْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	الَّذِيْنَ
وہ	غالب (جمع)	اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	نہ بناؤ	جو لوگ

غالب رہے گی اے ایمان والو! (دوست) نہ بناؤ ان لوگوں کو جو

اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

اتَّخَذُوْا	دِيْنَكُمْ	هُزُوًا	وَّلَعِبًا	مِّنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	الْكِتٰبَ	مِنْ
ٹھہراتے ہیں	تمہارا دین	ایک مذاق	اور کھیل	سے	وہ لوگ (جو)	دیئے گئے	کتاب	سے

تمہارے دین کو ایک مذاق اور کھیل ٹھہراتے ہیں (یعنی وہ) جنہیں تم سے پہلے کتاب

قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

قَبْلِكُمْ	وَالْكُفَّارَ	اَوْلِيَآءَ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنْ كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَاِذَا
تم قبل	اور کافر	دوست	اور ڈرو	اللہ	اگر تم ہو	ایمان والے	اور جب

دی گئی اور کافروں کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو اور جب

نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

نَادَيْتُمْ	اِلَى	الصَّلٰوةِ	اتَّخَذُوْهَا	هُزُوًا	وَّلَعِبًا	ذٰلِكَ + بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَا يَعْقِلُوْنَ
تم پکارتے ہو	طرف	نماز	وہ اسے ٹھہراتے ہیں	مذاق	اور کھیل	یہ اس لئے کہ وہ	لوگ	عقل نہیں رکھتے ہیں (بے عقل)

تم نماز کے لئے پکارتے ہو (اذان دیتے ہو) تو وہ اسے ایک مذاق اور کھیل ٹھہراتے ہیں۔ یہ اسلئے ہے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے ہیں۔

﴿۵۶﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فَيُعِيْنُهُمْ وَيَنْصُرُهُمْ فَاِنَّ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ لِنَصْرِهٖ
اِيَّاهُمْ اَوْقَعَهٗ مَوْقَعَ فَاِنَّهُمْ بَيَانًا لِاَنَّهُمْ
﴿۵۷﴾ مِنْ حِزْبِهٖ اَيْ اَتْبَاعِهٖ يٰۤاَيُّهَا

﴿۵۶﴾ اور جو کوئی اللہ اور اس کے پیغمبر اور ایمان والوں سے دوستی کرے اور ان کی اعانت کرے اور ساتھ دے بیشک اللہ کی جماعت ہی غالب رہے گی یعنی یہی لوگ غالب رہیں گے کہ یہ اللہ کی جماعت ہیں اور وہی ان کی مدد فرمادیگا اور انکو غلبہ دیگا

﴿۵۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا مَهْزُوًّا بِهٖ وَّلَعِبًا مِّنَ لِلْبَيَانِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْجَرِّ وَالنَّصْبِ اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ بِتَرْكِ مُوَالَاتِهِمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ صَادِقِيْنَ فِيْ اِيْمَانِكُمْ۔

هُزُوًا وَّلَعِبًا الخ اے ایمان والو ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنایا یعنی وہ لوگ جن کو تم سے پہلے کتاب ملی اور مشرک کہ ان کو دوست نہ سمجھو اور اللہ کا خوف کرو انکی دوستی چھوڑو اگر تم ایمان میں سچے ہو۔

(۵۸) وَاِذَا نَادَيْتُمْ دَعَوْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ بِالْاَذَانِ اتَّخَذُوْهَا اَيِ الصَّلٰوةَ هُزُوًا مَهْزُوًّا بِهٖ وَّلَعِبًا بِاَنْ يَّسْتَهْزِءُوْا بِهَا وَيَتَضَاحَكُوْا ذٰلِكَ الْاِتِّخَاذُ بِاَنَّهُمْ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

(۵۸) اور وہ جماعت مشرکین وغیرہ ایسے ہیں کہ جب وقت تم اذان پڑھتے ہو نماز کی طرف بلانے کو تو وہ لوگ نماز کا مذاق کرتے ہیں اور ہنستے ہیں یہ مذاق کرنا اس سبب سے کہ وہ بے عقل قوم ہے۔

تشریح

(۵۶) آخر حق ہی غالب آکر رہے گا | اہل ایمان کے لئے اللہ اور رسول کی سرپرستی کوئی گھاٹے کا سودا نہیں ہے آخر حق ایک دن غالب آکر رہیگا۔ دنیا میں بھی سرخروئی ملے گی اور آخرت کی کامیابی بھی حاصل ہوگی اسلئے حالات کی کسی کروٹ پر بھی ایک سچے مومن کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔

(۵۷) اہل کفر اللہ کے دین کو مذاق سمجھتے ہیں | اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اور اس کی رہنمائی کا ہر طرح سے بندوبست کیا ہے۔ اللہ کا دین انسان کو اس کے مقصد سے آگاہ کرتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کا راستہ بتاتا ہے مگر اہل کتاب کی یہ بدنصیبی ہے اور ان کے ساتھ اہل کفر و شرک بھی شامل ہیں کہ وہ اللہ کے اس دین کو اپنی تفریح کا سامان سمجھتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اس قابل ہیں کہ ان کو اپنا دوست اور رفیق بنایا جائے جو حقیقت میں اللہ پر ایمان رکھنے والے ہیں انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور ایسی اوچھی حرکات کرنے والوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۵۸) نادانی کی وجہ سے اذان کا مذاق | ان کی نادانیوں کا حال یہ ہے کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے اور نماز کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ اذان جسمیں اللہ کی بڑائی اس کی عظمت و کبریائی کا اظہار ہے جس میں رسالت کا اقرار ہے اور جو انسان کو اللہ کی بندگی کے ذریعہ فلاح دارین کی دعوت دیتی ہے اس کا مذاق اڑاتے ہیں اس کے الفاظ بدل کے نقلیں اتارتے ہیں اور اس کو بگاڑ کر آوازیں کستے ہیں اس سے بڑھ کر حماقت اور بیوقوفی کیا ہوگی۔

مدینے میں ایک عیسائی تھا جب وہ اذان میں "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" سنتا تھا تو اس کے جواب میں کہتا تھا "قَدْ حَرِقَ الْكَاذِبُ (جھوٹا جل جائے یا جل گیا) اسکی نیت کی خباثت اسطرح سامنے آئی کہ رات میں کوئی لڑکی آگ لیکر اس کے گھر میں آئی سارے گھر والے سو رہے تھے اس آگ میں سے کوئی چنگاری نیچے گر گئی اور اس کی وجہ سے سارے گھر میں آگ لگ گئی جس سے اس کا گھر اور گھر والے جل کر خاک ہو گئے اور "قد حرق الکاذب" جھوٹ سے سچ بن گیا۔

حدیث میں ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور ؐ فتح مکہ کے بعد حنین سے واپس ہو رہے تھے راستے میں حضرت بلال رضؓ نے اذان کہی کچھ نوعمر لڑکے اذان کی نقل کرنے لگے ان میں ایک لڑکا ابو محذورہ نام کا بھی تھا۔ آپ نے سب لڑکوں کو بلوایا۔ ابو محذورہ کے دل میں اللہ نے اسلام ڈال دیا اور حضور ؐ نے ان کو مکہ کا موذن مقرر فرمادیا۔ اس طرح ابو محذورہ کی نقل، نقل سے اصل بن گئی۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

قُلْ	يٰٓاَهْلَ + الْكِتٰبِ	هَلْ	تَنْقِمُوْنَ	مِنَّآ	اِلَّآ	اَنْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْنَا
آپ کہدیں	اے اہل کتاب	کیا	ضد رکھتے ہو	ہم سے	مگر	یہ کہ	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف

آپ کہہ دیں اے اہلِ کتاب ! کیا تم ہم سے یہی ضد رکھتے ہو (انتقام لیتے ہو) کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

وَمَآ	اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلُ	وَاَنَّ	اَكْثَرَكُمْ	فٰسِقُوْنَ	قُلْ	هَلْ	اُنَبِّئُكُمْ
اور جو	نازل کیا گیا	سے	قبل	اور یہ کہ	تم میں اکثر	نافرمان	آپ کہدیں	کیا	تمہیں بتلاؤں

اور جو اس سے قبل نازل کیا گیا، اور یہ کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ آپ کہدیں کیا میں تمہیں بتلاؤں

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ

بِشَرٍّ	مِّنْ	ذٰلِكَ	مَثُوْبَةً	عِنْدَ	اللّٰهِ	مَنْ	لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَغَضِبَ	عَلَيْهِ
بدتر	سے	اس	ٹھکانہ (جزا)	ہاں	اللہ	جو جس	اس پر لعنت کی	اللہ	اور غضب کیا	اس پر

اس سے بدتر جزا کس کی ہے؟ اللہ کے ہاں (وہی) جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضب کیا۔

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ

وَجَعَلَ	مِنْهُمُ	الْقِرَدَةَ	وَالْخَنَازِيْرَ	وَعَبَدَ	الطَّاغُوْتَ	اُولٰٓئِكَ
اور بنا دیا	ان سے	بندر (جمع)	اور خنزیر (جمع)	اور غلامی	طاغوت	وہی لوگ

اور ان میں سے بنادئے بندر اور خنزیر، اور (انہوں نے) طاغوت (سرکش شیطان) کی غلامی کی وہی لوگ

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾

شَرٌّ	مَّكَانًا	وَّ اَضَلُّ	عَنْ	سَوَآءِ	السَّبِيْلِ
بدترین	درجہ میں	اور بہت بھکے ہوئے	سے	سیدھا	راستہ

بدترین درجہ میں ہیں، اور سیدھے راستے سے سب سے زیادہ بھکے ہوئے ہیں۔

﴿۵۹﴾ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ الْيَهُوْدُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ نُؤْمِنُ مِنَ الرُّسُلِ
فَقَالَ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الاٰية فَلَمَّا ذَكَرَ
عِيْسٰى قَالُوْا لَا نَعْلَمُ دِيْنًا شَرًّا مِّنْ
دِيْنِكُمْ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ

﴿۵۹﴾ اور جبکہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کون کون سے پیغمبر پر ایمان رکھتے ہو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر اور قرآن پر اور پہلے پیغمبروں کی کتابوں پر الخ جب ذکر عیسیٰ ؑ کا آیا تو بولے کہ تمہارے مذہب سے بدتر کوئی مذہب نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے محمد ﷺ کہدو کہ اے اہل کتاب کیا تم ہمارے

تَنْكِرُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ اِلَى الْاَنْبِيَاۗءِ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ○ عُطِفَ عَلٰى اَنْ اٰمَنَّا اَلْمَعْنٰى مَا تُنْكِرُوْنَ اِلَّا اِيْمَانَنَا وَمُخَالِفَتَكُمْ فِيْ عَدَمِ قُبُوْلِهِ اَلْمُعَبَّرُ عَنْهُ بِالْفِسْقِ اللَّازِمِ عَنْهُ وَلَيْسَ هٰذَا مِمَّا يُنْكَرُ

دین کا اموجب سے انکار کرتے ہو کہ ہم اللہ اور قرآن اور پہلے پیغمبروں کی کتابوں پر ایمان لائے اور تم ایمان نہ لائے مخالف رہے لیے حکم الٰہی سے نکلے۔ اور حالانکہ یہ سبب انکار کرنے کا نہیں ہو سکتا۔

۶۰ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ اُخْبِرُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ اَهْلِ ذٰلِكَ الَّذِيْ تَنْقِمُوْنَهُ مَثُوْبَةً ثَوَابًا بِمَعْنٰى جَزَاۗءً عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ اَبْعَدَهُ عَنْ رَحْمَتِهِ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ بِالْمَسْخِ وَمَنْ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ الشَّيْطَانَ بِطَاعَتِهِ وَرَاعَى فِيْ مِنْهُمْ مَعْنٰى مَنْ وَفِيْمَا قَبْلَهُ لَفْظَهَا وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ بَاءِ عَبُدَ وَاِضَافَتِهِ اِلٰى مَا بَعْدَهُ اِسْمُ جَمْعٍ لِعَبْدٍ وَنَصَبَهُ بِالْعَطْفِ عَلَى الْقِرَدَةِ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا تَمْيِيْزٌ لِاَنَّ مَأْوٰهُمُ النَّارُ وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ○ طَرِيْقِ الْحَقِّ وَاَصْلُ السَّوَاءِ الْوَسَطُ وَذِكْرُ شَرٌّ وَاَضَلُّ فِيْ مُقَابَلَةِ قَوْلِهِمْ لَا نَعْلَمُ دِيْنًا شَرًّا مِّنْ دِيْنِكُمْ

۶۰ کہدو کہ میں تم کو اس کی خبر دیتا ہوں جو اللہ کے نزدیک باعتبار جزا کے اس سے بدتر ہے جس کا تم انکار کرتے ہو یعنی جن کو تم بُرا سمجھتے ہو وہ برا نہیں بلکہ وہ شخص بُرا ہے جس کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا اور اس پر غصہ ہوا اور انہیں سے مسخ کر کے بندر اور سؤر بنائے۔ اور ایسے آدمی جو شیطان کے مطیع ہوئے

یہی لوگ ہیں بدتر باعتبار مرتبہ کے کہ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور سیدھی راہ سے بہکے ہوئے لفظ شر اور اضل جو صیغہ اسم تفضیل کے ہیں بمقابلہ کفار کے کلام کے لائے گئے کہ انہوں نے دین اسلام کو بدتر کہا تھا۔

تشریح

۵۹ اہل کتاب کی مسلمانوں سے دشمنی کی وجہ ضد اور حسد کے سوا کچھ نہیں۔ | کسی کام کی مخالفت کی ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ وہ کام ہی غلط اور بیکار قسم کا ہو ایسے کام کی ہنسی اڑانا یا اس پر طعن و تشنیع کرنا بالکل درست ہوگا لیکن اگر وہ کام اپنی جگہ بالکل صحیح اور درست ہے جیسا کہ رسول اللہؐ اسلام کی دعوت دے رہے ہیں اور یہ وہی دین ہے جو ہمیشہ سے اللہ کے رسول اور اسکے پیغمبر پیش کرتے رہے ہیں وہی سچی اور صحیح توحید وہی اللہ کی بندگی کی دعوت وہی معقول اور پرحکمت شریعت اسی کی طرف پکارنا اللہ کی بڑائی کا اعلان کرنا دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعوت دینا۔ آخر اسمیں کونسی چیز ہے جس کی ہنسی اڑائی جائے یا اس پر طنز کیا جائے ذرا اہل کتاب یہ تو بتاؤ کہ ہم سے بگڑنے کی وجہ ضد اور حسد کے سوا کچھ اور بھی ہے۔ تم خود تو اللہ کے نافرمان ہو اسکی شریعت کو پامال کرتے ہو اور فرماں برداری پر ہنستے ہو۔

۶۰ یہودیوں پر اللہ کے غضب کی تاریخ | اہل کتاب جو آج اہل ایمان پر طعنے کستے ہیں اور انکی ہنسی اڑاتے ہیں حالانکہ انکا جرم اتنا ہی ہے کہ وہ اللہ کے دین پر سچے دل سے قائم رہنا چاہتے ہیں جبکہ خود اہل کتاب کی نافرمانی کا حال یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کا قانون توڑا اور اللہ کے مقابلے میں طاغوت کی بندگی اور فرمانبرداری کی۔ سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑے فسق و فجور اور انتہائی اخلاقی پستی میں مبتلا ہو گئے جسکی وجہ سے ان پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور بندر اور سؤر بنا دیے گئے۔ یہ ہے اس قوم کی تاریخ جو اپنے آپ کو اپنے خیال میں سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ

وَاِذَا	جَآءُوْكُمْ	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	وَقَدْ + دَّخَلُوْا	بِالْكُفْرِ	وَهُمْ	قَدْ خَرَجُوْا	بِهٖ	وَ
اور جب	تمہارے پاس آئیں	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	حالانکہ وہ داخل ہوئے آئے	کفر کی حالت میں	اور وہ	نکلتے چلے گئے	اس کفر کیساتھ	اور

اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ حالانکہ آئے تھے تو کفر کی حالت میں اور نکلے تو کفر کے ساتھ اور

اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَ

اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	كَانُوْا	يَكْتُمُوْنَ	وَتَرٰى	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	يُسَارِعُوْنَ	فِى	الْاِثْمِ	وَ
اللہ	خوب جانتا ہے	وہ جو	تھے	چھپاتے	اور تو دیکھے گا	بہت	ان سے	وہ جلدی کرتے ہیں	میں	گناہ	اور

اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے تھے۔ اور تو دیکھے گا ان میں سے جلدی کرتے ہیں گناہ اور زیادتی

الْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

الْعُدْوَانِ	وَاَكْلِهِمُ	السُّحْتَ	لَبِئْسَ	مَا + كَانُوْا + يَعْمَلُوْنَ
زیادتی	اور ان کا کھانا	حرام	برا ہے	جو وہ کر رہے ہیں۔

میں اور حرام کھانے میں ، برا ہے جو وہ کر رہے ہیں

(۶۱) وَاِذَا جَآءُوْكُمْ اَىْ مُنَافِقُوا الْيَهُوْدَ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا اِلَيْكُمْ مُتَلَبِّسِيْنَ بِالْكُفْرِ
وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكُمْ مُتَلَبِّسِيْنَ
بِهٖ وَلَمْ يُؤْمِنُوْا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا
يَكْتُمُوْنَ ○ مِنَ النِّفَاقِ

(۶۲) وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ اَىِ الْيَهُوْدَ يُسَارِعُوْنَ
يَقَعُوْنَ سَرِيْعًا فِى الْاِثْمِ اَلْكَذِبِ
وَالْعُدْوَانِ اَلظُّلْمِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ
اَلْحَرَامُ كَالرُّشٰى لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
عَمَلُهُمْ هٰذَا

(۶۱) اور جب منافقین یہودیوں میں کے تمہارے پاس آتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور حالانکہ وہ کفر کے ساتھ تمہاری طرف آئے اور کافر ہی تمہارے پاس سے نکلے اور ہرگز ایمان نہیں لائے اور اللہ زیادہ جانتا ہے ان کے نفاق کو جس کو وہ چھپاتے ہیں۔

(۶۲) اور تم اے محمدﷺ بہت سے یہودیوں کو دیکھو گے کہ جھوٹ بولنے اور ظلم کرنے اور حرام مال رشوت وغیرہ کے کھانے کی طرف جلدی کرتے ہیں برا عمل ہے ان کا یہ فعل۔

تشریح

(۶۱) اہل کتاب کی منافقت | ان تمام سیہ کاریوں کے باوجود منافقت کا حال یہ ہے کہ جب یہ لوگ حضرت محمدﷺ کی خدمت میں آتے ہیں تو ان کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ کفر لئے ہوئے آئے تھے اور کفر ہی لیکر جا رہے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جو کچھ تم دلوں میں چھپائے ہوئے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم ہے کہ نہ تم کفر سے نکلے تھے اور نہ نکلے ہو اور تمہارا ایمان ظاہر داری کے سوا کچھ نہیں۔

(۶۲) اہل کتاب کا ہر قسم کے گناہوں میں مبتلا ہونا | ان اہل کتاب اور خاص طور پر یہودیوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ گناہ کی طرف جھپٹے پڑتے ہیں۔ دوسروں پر ظلم اور زیادتی کرنے سے باز نہیں آتے۔ حرام مال ہضم کر جاتے ہیں غرض ہر طرح کی بری حرکتوں میں مبتلا ہیں۔ یہ ان کے عوام کا حال ہے۔ اب ان کے خواص کا حال بھی سنئے۔

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ

لَوْ	لَا	يَنْهٰهُمُ	الرَّبّٰنِيُّوْنَ	وَالْاَحْبَارُ	عَنْ	قَوْلِهِمُ	الْاِثْمَ	وَاَكْلِهِمُ
کیوں	نہیں	منع کرتے انہیں	اللہ والے (درویش)	اور علماء	سے	انکے کہنے کے	گناہ	اور ان کا کھانا

انہیں کیوں منع نہیں کرتے ؟ درویش اور علماء گناہ (کی بات) کہنے سے اور انکے حرام

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ

السُّحْتَ	لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا + يَصْنَعُوْنَ	وَقَالَتِ	الْيَهُوْدُ	يَدُ	اللّٰهِ
حرام	برا ہے	جو	وہ کررہے ہیں	اور کہا (کہتے ہیں)	یہود	ہاتھ	اللہ

کھانے سے۔ برا ہے جو وہ کررہے ہیں۔ اور یہود کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ

مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ

مَغْلُوْلَةٌ	غُلَّتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَلُعِنُوْا	بِمَا + قَالُوْا	بَلْ	يَدٰهُ	مَبْسُوْطَتٰنِ
بندھا ہوا	باندھ دیئے جائیں	انکے ہاتھ	اور ان پر لعنت کیگئی	اس سے جو انہوں نے کہا	بلکہ	انکے (اللہ کے) ہاتھ	کشادہ ہیں

بندھا ہوا ہے (اللہ تنگدست ہے) باندھ دئے جائیں انکے ہاتھ اور جو انہوں نے کہا اس سے ان پر لعنت کیگئی بلکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں

يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

يُنْفِقُ	كَيْفَ	يَشَآءُ	وَلَيَزِيْدَنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	مَّآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ
وہ خرچ کرتا ہے	جیسے	وہ چاہتا ہے	اور ضرور بڑھے گی	بہت سے	ان سے	جو	نازل کیا گیا	آپکی طرف	سے

وہ خرچ کرتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے اور جو آپ پر آپ کے رب کی طرف نازل کیا گیا اس سے انمیں سے بہتوں کی سرکشی ضرور بڑھے گی

رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ

رَّبِّكَ	طُغْيَانًا	وَّكُفْرًا	وَاَلْقَيْنَا	بَيْنَهُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَالْبَغْضَآءَ	اِلٰى	يَوْمِ
آپ کا رب	سرکشی	اور کفر	اور ہم نے ڈال دیا	انکے اندر	دشمنی	اور بغض (بیر)	تک	دن

اور کفر اور ہم نے ان کے اندر قیامت کے دن تک کے لئے دشمنی اور بیر ڈال دیا ہے

الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ

الْقِيٰمَةِ	كُلَّمَآ	اَوْقَدُوْا	نَارًا	لِّلْحَرْبِ	اَطْفَاَهَا	اللّٰهُ	وَيَسْعَوْنَ
قیامت	جب کبھی	بھڑکاتے ہیں	آگ	لڑائی کی	اسے بجھا دیتا ہے	اللہ	اور وہ دوڑتے ہیں

وہ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اُسے بجھا دیتا ہے اور وہ دوڑتے (پھرتے)

فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿٦٤﴾

فِی	الْاَرْضِ	فَسَادًا	وَ اللّٰہُ	لَا	یُحِبُّ	الْمُفْسِدِیْنَ
میں	زمین (ملک)	فساد کرتے	اور اللہ	نہیں	پسند کرتا	فساد کرنے والے

ہیں ملک میں فساد کرتے ہوئے اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

﴿٦٣﴾ لَوْلَا ھَلَّا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ
مِنْھُمْ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ اَلْکَذِبَ
وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا کَانُوْا
یَصْنَعُوْنَ ۝ تَرْکِ نَھْیِھِمْ
﴿٦٤﴾ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ لَمَّا ضُیِّقَ عَلَیْھِمْ
بِتَکْذِیْبِھِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ اَنْ کَانُوْا اَکْثَرَ النَّاسِ مَالًا یَدُ
اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ مَقْبُوْضَۃٌ عَنْ اِدْرَارِ
الرِّزْقِ عَلَیْنَا کَنَوْا بِہٖ عَنِ الْبُخْلِ
تَعَالٰی عَنْ ذٰلِکَ قَالَ تَعَالٰی غُلَّتْ
اَمْسَکَتْ اَیْدِیْھِمْ عَنْ فِعْلِ الْخَیْرَاتِ
دُعَاءٌ عَلَیْھِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا
بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ مُبَالَغَۃٌ فِی
الْوَصْفِ بِالْجُوْدِ وَثَنَی الْیَدِ لِاِفَادَۃِ
الْکَثْرَۃِ اِذْ غَایَۃُ مَا یَبْذُلُہُ السَّخِیُّ
مِنْ مَالِہٖ اَنْ یُعْطِیَ بِیَدَیْہِ
یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ مِنْ تَوْسِیْعٍ وَ
تَضْیِیْقٍ لَا اِعْتِرَاضَ عَلَیْہِ وَلَیَزِیْدَنَّ
کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ طُغْیَانًا وَّ
کُفْرًا ط لِکُفْرِھِمْ بِہٖ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ
الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ فَکُلُّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ تُخَالِفُ
الْاُخْرٰی کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ
اَیْ لِحَرْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

﴿٦٣﴾ کیوں نہیں منع کرتے انکو خدا پرست اور علماء ان کے جھوٹی بات کہنے اور حرام مال کھانے سے۔ البتہ برا فعل ہے یہ ان کا منع نہ کرنا۔

﴿٦٤﴾ اور جب اللہ نے یہودیوں کو تنگدست کر دیا بعد اس کے کہ وہ بہت مال والے تھے اس سبب سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا تو یہودی کہنے لگے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر رزق کی کثرت کرنے سے رُکا ہوا ہے (مراد ان کی اس کہنے سے اللہ کی طرف بخل کی نسبت کرنا ہے۔ اللہ اس سے بلند ہے) اللہ تعالیٰ نے ان کو بد دعا دی روکے جاویں ان کے ہاتھ تمام بھلائیوں کے کرنے سے اور بسبب اس کہنے کے ان پر لعنت ہوئی۔

بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں یعنی وہ بڑا سخی ہے اسلئے کہ دنیا میں جو زیادہ سخاوت کرتا ہے دونوں ہاتھوں سے مال دیا کرتا ہے۔

اللہ جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے کسی پر وسعت اور فراخی اور کسی پر تنگی بھیجتا ہے اس پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اور البتہ یہ قرآن جو تم پر نازل ہوا ان یہودیوں میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو بڑھاتا ہے کہ انکار قرآنی سے ان کا کفر زیادہ ہوتا ہے اور ہم نے انمیں دشمنی اور بغض ڈالدیا قیامت تک سو ہر ایک ان میں سے دوسرے کا مخالف ہے۔ جب کبھی وہ لڑائی کی آگ بمقابلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھڑکاتے ہیں۔

أَطْفَأَهَا اللّٰهُ اَیْ كُلَّمَا اَرَادُوْهُ رَدَّهُمْ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا اَیْ مُفْسِدِيْنَ بِالْمَعَاصِیْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ بِمَعْنٰی اَنَّهٗ يُعَاقِبُهُمْ۔

اللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔ یعنی جب وہ ارادہ لڑائی کا کرتے ہیں اللہ ان کو پس پا کرتا ہے اور وہ زمین میں گناہ کرکے فساد کرتے ہیں اور اللہ فساد والوں کو دوست نہیں رکھتا ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا۔

تشریح

(۶۳) اہل کتاب کے خواص کی حرکتیں | اہل کتاب کے خواص علماء مذہبی رہنما اور مشائخ کا حال یہ ہے کہ انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو بھلا دیا ہے عوام کچھ بھی کرتے رہیں یہ آنکھیں بند کئے بیٹھے رہتے ہیں نہ ان کو گناہ کرنے سے روکتے ہیں اور نہ حرام کھانے پر ٹوکتے ہیں۔ ان کو ڈر رہتا ہے کہ اگر ہم حق بات کہیں گے تو ہمارے مفادات ختم ہو جائیں گے ہم حلوے مانڈے سے محروم ہو جائیں گے یہ انتہائی برا کارنامہ ہے جس کو وہ تیار کر رہے ہیں جب کوئی قوم اتنی بے حس ہو جاتی ہے کہ اس کے ذمہ دار لوگ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں تو پھر ان کے صحیح راستے پر آنے کی کوئی امید نہیں رہتی۔

"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

(۶۴) قوم یہود کی گستاخیاں | اللہ تعالیٰ نے اپنی اس زمین پر انسان کو امتحان اور آزمائش کے لئے بھیجا ہے اس لئے اس دنیا میں حق کی روشنی بھی ہے اور باطل کا اندھیرا بھی۔ یہاں سچائی بھی ہے اور جھوٹ بھی۔ یہاں ایمان بھی ہے اور کفر بھی ____ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت اور رہنمائی کا اندر اور باہر ہر طرح سے انتظام فرمایا ہے۔ اندر کا انتظام یہ ہے کہ انسان کی فطرت کو سلیم بنایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ جب تک کہ انسان خود ہی اپنے اعمال کی وجہ سے اپنی فطرت کو گدلا نہ کرے فطرت کی اصل تابانی قائم رہتی ہے۔ باہر سے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر دور میں ضرورت اور حالات کے مطابق اپنے نبی اور رسول بھیجے، اپنی کتابیں اُتاریں تاکہ انسان اگر اللہ کی ہدایت پر چلنا چاہے تو وہ ہدایت واضح طور پر اس کے سامنے ہو۔ حضرت آدمؑ سے لیکر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہؐ تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ حضرت محمدؐ سے پہلے حضرت عیسیٰؑ اور ان سے پہلے حضرت موسیٰؑ اللہ کے رسول مقرر ہوئے۔ حضرت موسیٰؑ کی امت جب تک حضرت موسیٰؑ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا رہی وہ دنیا میں سربلند رہی اور دنیا کی رہنمائی اور رہبری کرتی رہی لیکن جب قوم یہود نے حضرت موسیٰؑ کی لائی ہوئی ہدایت کو نظرانداز کرنا شروع کیا اور ایک نیا دین یہودیت کے نام سے گھڑ لیا تو وہ پستی میں گرتی چلی گئی۔ اخلاقی بگاڑ کی وجہ سے ان کے دل اس درجہ مسخ ہو گئے کہ وہ اللہ رب العزت کی شان میں گستاخیاں کرنے سے بھی باز نہ آتے تھے کبھی کہتے تھے اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ کہ اللہ (نعوذ باللہ) فقیر و محتاج ہے اور ہم صاحب مال ہیں کہ وہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ کبھی کہتے يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ (نعوذ باللہ) اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں وہ بخیل ہے۔ ہمیں دینے کے لئے اسکے پاس کچھ نہیں رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تنگ دل نہیں ہے تنگدل تو یہ خود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ تو کشادہ ہیں وہ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق جس کو جتنا مناسب ہوتا ہے دیتا ہے بلکہ معاملہ یہ ہے کہ اسطرح کی الٹی سیدھی بکواس کی وجہ سے اس قوم پر اللہ کی لعنت ہے۔

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جو کلام اللہ نے اے محمدؐ تمہارے اوپر نازل کیا ہے وہ اسکی حقانیت کو سمجھتے اسی پر ایمان لاتے اور اپنی حالت کو سدھارتے لیکن اپنی ضد اور حسد کی وجہ سے الٹے سرکشی اور باطل پرستی میں مبتلا ہو گئے ہیں ____ یہ تو ہر موقع پر جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اور دنیا کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ نے انہیں آپس میں عداوت و دشمنی پیدا کر دی ہے کہ یہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند بھی نہیں کرتے۔ اللہ کو وہی لوگ محبوب ہیں جو باہمی اخوت و محبت کے ساتھ رہیں اور اللہ کے تابع فرمان بن کر رہیں اپنی دنیا اور آخرت کو سنواریں۔

○ ان آیات میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ وغیرہ اعضاء کا ذکر آیا ہے ان کو مخلوق کے ہاتھ اور اعضاء پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے اس کا ہاتھ اسکی شان کے لائق ہے اس کی آنکھیں اس کے اعضاء سب اسکی شانِ والا کے مطابق ہیں جن کو وہم و گمان میں بھی نہیں لایا جا سکتا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے)۔ "اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم" (اے وہ ذات جو ہمارے خیال، قیاس، گمان و وہم سے کہیں بلند و برتر ہے)

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

وَلَوْ اَنَّ	اَهْلَ	الْكِتٰبِ	اٰمَنُوْا	وَاتَّقَوْا	لَكَفَّرْنَا	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ
اور اگر -	اہل	کتاب	ایمان لاتے	اور پرہیزگاری کرتے	البتہ ہم دور کر دیتے	ان سے	ان کی برائیاں

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم البتہ ان سے ان کی برائیاں دور کر دیتے

وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ

وَ	لَاَدْخَلْنٰهُمْ	جَنّٰتِ	النَّعِيْمِ	وَلَوْ	اَنَّهُمْ	اَقَامُوْا	التَّوْرٰىةَ	وَ
اور	ضرور ہم انہیں داخل کرتے	باغات	نعمت	اور اگر	وہ	قائم رکھتے	توریت	اور

اور نعمت کے باغات میں ضرور داخل کرتے۔ اور اگر وہ توریت اور انجیل قائم رکھتے

الْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

الْاِنْجِيْلَ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	لَاَكَلُوْا	مِنْ	فَوْقِهِمْ
انجیل	اور جو	نازل کیا گیا	انکی طرف (ان پر)	سے	ان کا رب	تو وہ کھاتے	سے	اپنے اوپر

اور جو اُن کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا تو وہ کھاتے اپنے اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

وَمِنْ	تَحْتِ	اَرْجُلِهِمْ	مِنْهُمْ	اُمَّةٌ	مُّقْتَصِدَةٌ	وَكَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ
اور سے	نیچے	اپنے پاؤں	ان سے	ایک جماعت	سیدھی راہ پر (میانہ رو)	اور اکثر	ان سے

اور اپنے پاؤں کے نیچے سے | ان میں سے | ایک جماعت میانہ رو ہے | اور ان میں سے اکثر

سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ ۹ ع ۱۰ ۱۲

سَآءَ	مَا	يَعْمَلُوْنَ	يٰٓاَيُّهَا	الرَّسُوْلُ	بَلِّغْ	مَآ	اُنْزِلَ
بُرا	جو	وہ کرتے ہیں	اے	رسول ﷺ	پہنچا دو	جو	نازل کیا گیا

بُرے کام کرتے ہیں۔ اے رسول ﷺ ! پہنچا دو جو آپ کے رب کی

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

اِلَيْكَ	مِنْ	رَّبِّكَ	وَاِنْ	لَّمْ + تَفْعَلْ	فَمَا	بَلَّغْتَ
تمہاری طرف (تم پر)	سے	تمہارا رب	اور اگر	یہ نہ کیا	تو نہیں	پہنچایا

طرف سے آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو (گویا) اس کا پیغام

رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

رِسٰلَتَهٗ	وَاللّٰهُ	يَعْصِمُكَ	مِنَ	النَّاسِ	اِنَّ	اللّٰهَ
اس کا پیغام	اور اللہ	تمہیں بچالے گا	سے	لوگ	بیشک	اللہ

نہیں پہنچایا اور اللہ تمہیں لوگوں سے بچا لے گا بیشک اللہ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ	الْكٰفِرِيْنَ
ہدایت نہیں دیتا	قوم	کفار

قوم کفار کو ہدایت نہیں دیتا۔

۶۵ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا بِمُحَمَّدٍ وَاتَّقَوُا الْكُفْرَ لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○

۶۵ اور بیشک اگر اہل کتاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور کفر سے بچتے تو ہم ان کے گناہ معاف کر دیتے اور البتہ ہم انکو آسائش کے باغوں میں پہنچاتے

۶۶ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِمَا وَمِنْهُ الْاِيْمَانُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنَ الْكُتُبِ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ بِاَنْ يُّوَسِّعَ عَلَيْهِمُ الرِّزْقُ وَيُفِيْضُ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ مِنْهُمْ اُمَّةٌ جَمَاعَةٌ مُّقْتَصِدَةٌ تَعْمَلُ بِهٖ وَهُمْ مَنْ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَصْحَابُهٗ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ بِئْسَ مَا يَعْمَلُوْنَ ○

۶۶ اور بالیقین اگر وہ لوگ تورات اور انجیل کے احکام اور ان کتابوں پر جو اُن کے رب نے انکی طرف بھیجیں یعنی قرآن وغیرہ پر عمل کرتے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے تو ان کو ہر طرف سے رزق پہنچتا اور نیچے اوپر سے روزی کی کثرت ہوتی۔

کچھ لوگ ان میں سے ہیں میانہ رو کہ تورات وغیرہ پر عمل کرتے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام اور انکے ہمراہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

اور بہت ان میں سے برے عمل کرتے ہیں۔

۶۷ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ جَمِيْعَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَلَا تَكْتُمْ شَيْئًا مِنْهُ خَوْفًا اَنْ تُنَالَ

۶۷ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ الخ اے پیغمبر پہنچا دو تمام وہ احکام جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر اُتارے گئے اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھپاؤ اس خوف سے

بِمَكْرُوْهٍ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ اَیْ لَمْ تُبَلِّغْ جَمِیْعَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ بِالْاِفْرَادِ وَالْجَمْعِ لِاَنَّ كِتْمَانَ بَعْضِهَا كَكِتْمَانِ كُلِّهَا وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اَنْ یَّقْتُلُوْكَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ فَقَالَ اِنْصَرِفُوْا عَنِّیْ فَقَدْ عَصَمَنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْحَاكِمُ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ○

کہ تم کو کوئی ایذا پہنچاوے اور اگر تم نے تمام احکام نہ پہنچائے تو تم نے اللہ کا پیغام پورا نہ پہنچایا کیونکہ بعض کا چھپانا مانند کل کے چھپانے کے ہے۔
اور اللہ تم کو لوگوں سے بچادے گا کہ کوئی تم کو قتل نہ کر سکے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن وغیرہ سے حفاظت کی جاتی تھی اس آیت کے آنے سے پہلے یہاں تک کہ جب آیت نازل ہوئی تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ اب ضرورت حفاظت کی نہیں پس بیشک مجھ کو اللہ نے بچایا۔ روایت کیا اس حدیث کو حاکم نے۔
بیشک اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم کافر کو۔

تشریح

(۶۵) اللہ کے فضل ورحم کا دروازہ بند نہیں ہے | اگر یہ اہل کتاب اتنے شدید جرائم اور گناہوں کے باوجود سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتے۔ اللہ کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے اور بجائے تعصب اور حسد کے خداترسی کی روش اختیار کرتے تو اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کا دروازہ بند نہیں تھا وہ ان کی توبہ قبول کرتا ان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا۔ اللہ کی رحمت بڑے سے بڑے مجرم کو اگر وہ نادم ہو کر آئے محروم نہیں کرتی۔ ؎ اس میخانے کا محروم بھی محروم نہیں ہے۔"

(۶۶) قرآن تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ ہے | وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ (اور جو نازل ہوا ان کے رب کی طرف سے یعنی قرآن اس پر عمل کرنا اور اس پر اپنی زندگی کو قائم کرنا تورات و انجیل کو قائم کرنا ہے کیونکہ قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں اور انکی تعلیما کا نچوڑ ہے پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد ؐ کی تشریف آوری کی پیشین گوئیاں تورات اور انجیل دونوں میں ہیں۔ قرآن کے انکار کا مطلب یہ ہوا کہ اہل کتاب نے توریت اور انجیل سے بھی انکار کر دیا۔ کاش اگر وہ ان سب کتابوں پر عمل کرتے تو ان کے اوپر سے بھی رزق برستا اور قدموں کے نیچے سے بھی اُبلتا اگرچہ ان اہل کتاب میں صحیح راستے پر چلنے والے بھی ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے ان کی اکثریت بدعملی میں مبتلا ہے۔

(۶۷) اے نبی ؐ آپ رسالت کی ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا کریں | اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ؐ کو حکم دیا کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا جا رہا ہے وہ آپ جوں کا توں لوگوں تک پہنچا دیں۔ بحیثیت رسول ہونے کے آپ کی ذمہ داری یہی ہے اور اگر اس راستے میں لوگ رکاوٹیں ڈالیں اور آپ کو تکلیف پہنچائیں تو ان کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کریں گے چنانچہ اللہ کے اس فرمان کے مطابق نبی ؐ نے اپنی رسالتی ذمہ داریوں کو پورا پورا ادا کیا اور پورے صبر و استقلال کے ساتھ فریضہ رسالت کو انجام دیتے رہے۔ وفات سے چند مہینے پہلے حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ نے چالیس ہزار سے زیادہ اہل اسلام کے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ اے اللہ تو گواہ ہے کہ میں تیری امانت پہنچا چکا۔ آپؐ نے لوگوں سے سوال کیا اے لوگو! جب تم سے میرے بارے میں اللہ تعالیٰ سوال کریں گے تو تم کیا جواب دوگے؟ تمام حاضرین نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں آپ نے امانت کو پوری طرح ادا کیا، اللہ کا پیغام ہم تک پہنچا دیا اور ہماری خیرخواہی فرمائی۔ پھر اللہ کے رسول نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ۔

اب رہ گئی یہ بات کہ آپکی ہدایت سے کون فائدہ اٹھاتا ہے اور کون نہیں تو اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جو خود ہدایت سے فائدہ اٹھانا نہ چاہے اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اس لئے اسکی ذمہ داری اللہ کے پیغمبروں پر نہیں ہوتی ان کا کام تو اللہ کا پیغام اپنے قول وعمل سے پہنچا دینا ہوتا ہے۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ

قُلْ	يَٰٓأَهْلَ + ٱلْكِتَٰبِ	لَسْتُمْ	عَلَىٰ + شَىْءٍ	حَتَّىٰ	تُقِيمُوا	ٱلتَّوْرَىٰةَ
آپ کہدیں	اے اہل کتاب	تم نہیں ہو	کسی چیز پر (کچھ بھی)	جب تک	تم قائم کرد	توریت

آپ کہدیں اے اہل کتاب! تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک تم (نہ) قائم کرد توریت

وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا

وَٱلْإِنجِيلَ	وَمَآ	أُنزِلَ	إِلَيْكُمْ	مِّن	رَّبِّكُمْ	وَلَيَزِيدَنَّ	كَثِيرًا
اور انجیل	اور جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف (تم پر)	سے	تمہارا رب	اور ضرور بڑھ جائیگی	اکثر

اور انجیل اور جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے، اور ضرور بڑھ جائے گی ان میں سے

مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ

مِّنْهُمْ	مَّآ	أُنزِلَ	إِلَيْكَ	مِن	رَّبِّكَ	طُغْيَٰنًا	وَكُفْرًا	فَلَا تَأْسَ
ان سے	جو	نازل کیا گیا	آپکی طرف (آپ پر)	سے	آپ کا رب	سرکشی	اور کفر	تو افسوس نہ کریں

اکثر کی سرکشی اور کفر اسکی وجہ سے جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو آپ افسوس نہ کریں

عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٦٨﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَٱلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلصَّٰبِـُٔونَ

عَلَى	ٱلْقَوْمِ	ٱلْكَٰفِرِينَ	إِنَّ	ٱلَّذِينَ	ءَامَنُوا	وَٱلَّذِينَ	هَادُوا	وَٱلصَّٰبِـُٔونَ
پر	قوم	کفار	بیشک	جو لوگ	ایمان لائے	اور جو لوگ	یہودی ہوئے	اور صابی

(غم نہ کھائیں) قوم کفار پر بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور جو یہودی ہوئے اور صابی (ستارہ پرست)

وَٱلنَّصَٰرَىٰ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا

وَٱلنَّصَٰرَىٰ	مَنْ	ءَامَنَ	بِٱللَّهِ	وَٱلْيَوْمِ	ٱلْءَاخِرِ	وَعَمِلَ	صَٰلِحًا
اور نصاریٰ	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور اس نے عمل کئے	اچھے

اور نصاریٰ جو بھی ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور اچھے عمل کرے تو

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾

فَلَا + خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُونَ
اور کوئی خوف نہیں	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہونگے

کوئی خوف نہیں اُن پر اور نہ وہ غم گین ہوں گے ۔

(۶۸) قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ
مِنَ الدِّيْنِ مُعْتَدٍّ بِهٖ حَتّٰى تُقِيْمُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ بِاَنْ تَعْمَلُوْا بِمَا
فِيْهِ وَمِنْهُ الْاِيْمَانُ بِيْ وَلَيَزِيْدَنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا لِكُفْرِهِمْ
بِهٖ فَلَا تَاْسَ تَحْزَنْ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(۶۸) کہدو کہ اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل اور قرآن پر عمل نہیں کروگے اور مجھ پر ایمان نہ لاؤگے اس وقت تک تمہارا دین عنداللہ قابل اعتبار اور مقبول نہیں۔

اور البتہ بہتوں کو ان میں سے قرآن کا نازل ہونا کفر اور سرکشی میں بڑھاتا ہے کہ وہ قرآن کا انکار کرتے ہیں سو قوم کافر اگر ایمان نہ لادیں تو تم ان کے ایمان نہ لانے سے غمگین نہ ہو۔

(۶۹) اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِكَ اَيْ لَا تَهْتَمَّ بِهِمْ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا هُمُ الْيَهُوْدُ مُبْتَدَاٌ
وَالصّٰبِئُوْنَ فِرْقَةٌ مِّنْهُمْ وَالنَّصٰرٰى وَ
يُبْدَلُ مِنَ الْمُبْتَدَاِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ فِي
الْاٰخِرَةِ وَدَالٌّ عَلٰى خَبَرِ اِنَّ

(۶۹) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور صابون جو ایک فرقہ ہے یہود میں سے، اور نصاریٰ جو کوئی ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اور اچھے عمل کئے نہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ آخرت میں غم گین ہوں گے۔ (جملہ "فَلَا خَوْفٌ الخ" خبر مبتدا کی ہے اور دلالت کرتا ہے خبر اِنَّ پر۔)

تشریح

(۶۸) قرآن کی تعلیم وہی ہے جو پچھلی کتابوں کی تھی۔ تورات اور انجیل اور وہ مقدس کتابیں جن کے مجموعے کا نام بائیبل ہے اگرچہ انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہی ہیں اور یہودی و عیسائی مصنفین نے ان کتابوں میں اپنی عبارتیں ملادی ہیں لیکن اس کے باوجود اگر غور سے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ انمیں وہی توحید خالص کی تعلیم موجود ہے جس کی تعلیم قرآن دیتا ہے اور ان کتابوں میں اسی طریقۂ زندگی کی طرف رہنمائی کی گئی ہے جس کی دعوت قرآن میں دی گئی ہے پس اگر یہ لوگ یعنی اہل کتاب اصل تورات وانجیل کی تعلیم پر اپنی زندگی کی بنیاد رکھتے تو یقیناً نبی کی تشریف آوری کے وقت وہ ایک راست رو گروہ ہوتے اور انہیں قرآن میں وہی روشنی نظر آتی جو اصل تورات اور انجیل میں پائی جاتی تھی ـــــ شاہ حبشہ نجاشی نے حضرت جعفر سے کہا تھا جو کلام الٰہی تمہارے پیغمبر پر اترا ہے کہیں سے پڑھو۔ حضرت جعفر نے سورۂ مریم کی چند آیتیں پڑھیں نجاشی کی آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے پھر کہا خدا کی قسم یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کے پرتو ہیں۔ اس کے بغیر اہل کتاب کی شناخت اور ہستی کچھ بھی نہیں۔ مگر ہوا یہ کہ جو اللہ کی طرف سے قرآن کی صورت میں کتاب نازل ہوئی انکے اپنے ٹیڑھے پن کی وجہ سے انکی سرکشی اور انکار میں اور زیادتی ہوگئی۔ اے پیغمبر آپ ایسے انکار کرنیوالوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کریں اور انکی وجہ سے ملول اور رنجیدہ نہ ہوں۔

(۶۹) اللہ کے یہاں قدر و قیمت ایمان اور عمل صالح کی ہے۔ اللہ کی نظروں میں وہی لوگ محترم اور باعزت ہیں جو سچے دل سے اللہ پر ایمان لائیں آخرت کی زندگی کو مانیں اور نیک اعمال کرتے رہیں چاہے وہ ایمان لانے والے مسلمان ہوں یہودی ہوں صابی یا عیسائی ہوں وہ ہر طرح کے خوف اور غم سے مامون اور محفوظ ہیں۔

اس سے یہودیوں کے اس خیال کا غلط ہونا ثابت ہوگیا کہ صرف یہودی نجات کے اجارہ دار ہیں اور عیسائیوں کی یہ غلط فہمی بھی دور ہوگئی کہ نجات کے حقدار صرف عیسائی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالٰے کے یہاں نسب و حسب اور گروہ بندیوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے اعتبار عمل صالح کا ہے جو بھی یہ چیز لیکر آئیگا وہ اپنے رب سے اجر پائیگا۔ فلاح وکامیابی کا یہ دائمی معیار ہے۔

○ صابی جن کا ذکر اس آیت میں آیا ہے غالباً عراق میں ایک فرقہ تھا جو روحانیت کے معاملے میں بہت غلو کرتا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ ریاضت کے ذریعے ہم مکتی اور نجات پاسکتے ہیں پیغمبروں کی اور انکی لائی ہوئی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے حضرت ابراہیم ؑ کی بعثت کے وقت نمرود کی قوم صابی عقیدہ رکھتی تھی۔

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا

لَقَدْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	بَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	وَاَرْسَلْنَآ	اِلَيْهِمْ	رُسُلًا	كُلَّمَا
بیشک	ہم نے لیا	عہد پختہ	بنی	اسرائیل	اور ہم نے بھیجے	انکی طرف	رسول (جمع)	جب بھی

بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ہم نے ان کی طرف رسول بھیجے، جب بھی انکے پاس کوئی

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ	بِمَا	لَا تَهْوٰٓى	اَنْفُسُهُمْ	فَرِيْقًا	كَذَّبُوْا	وَفَرِيْقًا
آیا ان کے پاس	کوئی رسول	اسکے ساتھ جو	نہ چاہتے تھے	ان کے دل	ایک فریق	جھٹلایا	اور ایک فریق

رسول آیا اس (حکم) کے ساتھ جو اُن کے دل نہ چاہتے تھے تو ایک فریق کو جھٹلایا اور ایک فریق

يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ

يَّقْتُلُوْنَ	وَحَسِبُوْٓا	اَلَّا	تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	فَعَمُوْا	وَصَمُّوْا	ثُمَّ	تَابَ
قتل کر ڈالتے	اور انہوں نے گمان کیا	کہ نہ	ہوگی	کوئی خرابی	سو وہ اندھے ہوگئے	اور بہرے ہوگئے	تو	توبہ قبول کی

کو قتل کر ڈالتے اور انہوں نے گمان کیا کہ کوئی خرابی نہ ہوگی سو وہ اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے تو اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	ثُمَّ	عَمُوْا	وَصَمُّوْا	كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِمَا
اللہ	ان کی	پھر	اندھے ہوگئے	اور بہرے ہوگئے	اکثر	ان سے	اور اللہ	دیکھ رہا ہے	جو

ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے اکثر اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے سو اللہ دیکھ رہا ہے جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ

يَعْمَلُوْنَ	لَقَدْ	كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْمَسِيْحُ	ابْنُ
وہ کرتے ہیں	بیشک	کافر ہوئے	جنہوں نے	کہا	تحقیق	اللہ	وہی	مسیح	ابن

کرتے ہیں۔ بیشک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا تحقیق اللہ وہی ہے مسیح ابن مریم ؑ

مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ

مَرْيَمَ	وَقَالَ	الْمَسِيْحُ	يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	رَبِّيْ	وَ
مریم	اور کہا	مسیح	اے بنی	اسرائیل	عبادت کرو	اللہ	میرا رب	اور

اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور

رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ

رَبَّكُمْ	اِنَّهٗ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	حَرَّمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ	الْجَنَّةَ	وَمَاْوٰىهُ
تمہارا رب	بیشک وہ	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو تحقیق	حرام کردی	اللہ	اس پر	جنت	اور اسکا ٹھکانا

تمہارا (بھی) رب ہے بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو تحقیق اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانا

النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

النَّارُ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ	لَقَدْ	كَفَرَ	الَّذِيْنَ + قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ
دوزخ	اور نہیں	ظالموں کے لئے	کوئی	مددگار	البتہ	کافر ہوئے	وہ لوگ جنہوں نے کہا	بیشک	اللہ

دوزخ ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ البتہ وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا بیشک اللہ تین

وقف لازم

ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا

ثَالِثُ	ثَلٰثَةٍ	وَمَا	مِنْ	اِلٰهٍ	اِلَّآ	اِلٰهٌ	وَّاحِدٌ	وَاِنْ	لَّمْ يَنْتَهُوْا	عَمَّا
تین کا	تیسرا (ایک)	اور نہیں	کوئی	معبود	سوائے	معبود	واحد	اور اگر	وہ باز نہ آئے	اس سے جو

میں کا ایک ہے اور معبودِ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ

يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

يَقُوْلُوْنَ	لَيَمَسَّنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ
وہ کہتے ہیں	ضرور پہنچے گا	جنہوں نے	کفر کیا	ان سے	عذاب	دردناک

کہتے ہیں تو ان میں سے جنہوں نے کفر کیا انہیں ضرور دردناک عذاب پہونچے گا

(۷۰) لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلَى الْاِيْمَانِ
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ مِنَ الْحَقِّ
كَذَّبُوْهُ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا مِّنْهُمْ
يَقْتُلُوْنَ ○ كَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَالتَّعْبِيْرُ بِهٖ دُوْنَ
قَتَلُوْا حِكَايَةٌ لِلْحَالِ الْمَاضِيَةِ لِلْفَاصِلَةِ۔
(۷۱) وَحَسِبُوْٓا اَظَنُّوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ بِالرَّفْعِ فَاَنْ مُخَفَّفَةٌ وَ
النَّصْبُ فَهِيَ نَاصِبَةٌ اَيْ تَقَعُ فِتْنَةٌ عَذَابٌ بِهِمْ
عَلٰى تَكْذِيْبِ الرُّسُلِ وَقَتْلِهِمْ فَعَمُوْا عَنِ الْحَقِّ فَلَمْ
يُبْصِرُوْهُ وَصَمُّوْا عَنْ اِسْتِمَاعِهٖ ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ لَمَّا تَابُوْا ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا ثَانِيًا كَثِيْرًا

(۷۰) بالتحقیق ہم نے بنی اسرائیل سے اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لانے کا وعدہ لیا اور ان کی طرف ہم نے پیغمبر بھیجے ان کا حال یہ رہا کہ جب ان کے پاس کوئی پیغمبر سچے احکام لایا جو اُن کی خواہش کے خلاف ہوتے تو اس کو جھٹلاتے۔ بعض پیغمبروں کو جھٹلایا بعض کو قتل کیا جیسے زکریاؑ اور یحییٰؑ کو۔

(۷۱) اور یہ گمان کیا کہ پیغمبروں کے جھٹلانے اور مار ڈالنے پر ہم پر کوئی عذاب اور بلا نہ آئے گی۔
سو وہ حق سے اندھے ہوگئے کہ اس کو دیکھ نہیں سکتے اور اس کے سُننے سے بہرے ہوگئے۔ پھر جب انہوں نے توبہ کی اللہ نے انکی توبہ قبول فرمائی پھر دوبارہ انمیں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہوگئے

مِّنْهُمْ بَدَلٌ مِّنَ الضَّمِيْرِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ نُجَازِيْهِمْ بِهٖ

(٧٢) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ سَبَقَ مِثْلُهٗ وَقَالَ لَهُمُ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ فَاِنِّيْ عَبْدٌ وَلَسْتُ بِاِلٰهٍ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فِي الْعِبَادَةِ غَيْرَهٗ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مَنَعَهٗ اَنْ يَّدْخُلَهَا وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ زَآئِدَةٌ اَنْصَارٍ ○ يَمْنَعُوْنَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ -

(٧٣) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ اٰلِهَةٍ ثَلٰثَةٍ اَيْ اَحَدُهَا وَالْاٰخَرَانِ عِيْسٰى وَاُمُّهٗ وَهُمْ فِرْقَةٌ مِّنَ النَّصَارٰى وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ مِنَ التَّثْلِيْثِ وَلَمْ يُوَحِّدُوْا لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَيْ ثَبَتُوْا عَلَى الْكُفْرِ مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ

اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں سو اس کا عوض ان کو دیوے گا۔

(٧٢) بیشک کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ بتحقیق مسیح بیٹا مریم کا خدا ہے اور حالانکہ ان کو مسیح ؑ نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے کہ بیشک میں بھی اسی کا بندہ ہوں، خدا نہیں۔ بیشک بات یہ ہے کہ جو کوئی عبادت وغیرہ میں اللہ کا کسی کو ساتھی بنا دے اللہ اس کو جنت میں داخل نہ فرماوے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں جو اُن کو عذاب الٰہی سے بچاوے۔

(٧٣) البتہ بالیقین کافر ہوئے وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین معبودوں میں سے ایک ہے باقی دو یعنی عیسیٰ اور ان کی ماں ہیں۔ (یہ قول نصاریٰ کے ایک فرقہ کا ہے)۔ حالانکہ نہیں کوئی معبود سوائے ایک اللہ کے۔ اور اگر وہ لوگ تین خدا کہنے سے باز نہیں رہینگے اور توحید کے قائل نہیں ہونگے تو البتہ ان لوگوں کو جو اُن میں سے کفر پر رہینگے عذاب دردناک پہونچے گا یعنی دوزخ کا عذاب۔

تشریح

(٧٠) بنی اسرائیل اپنے وعدے کو بھول گئے | اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا کہ ہماری طرف سے جو ہدایت ہمارے پیغمبر لیکر آئیں گے تم اس کو مانو گے اور اس پر عمل کرو گے۔ مگر ہوا یہ کہ جب بھی کوئی پیغمبر ان کی خواہش کے خلاف کچھ لیکر آیا تو ان لوگوں نے ان پیغمبروں کو نہ صرف یہ کہ جھٹلایا بلکہ ان کو قتل تک کر دیا حالانکہ وفاداری تو یہ ہے کہ چاہے کوئی بات اپنے دل کی خواہش اور مرضی کے خلاف ہو آقا کے حکم کے آگے سر جھکا دے اور اس کو بلا تامل قبول کرے

(٧١) بنی اسرائیل کی غلط حرکتیں برابر جاری رہیں | اللہ کے ساتھ عہد و پیمان کو توڑ کر اہل کتاب کی اللہ تعالےٰ کے ساتھ یہ غداری برابر جاری رہی اور اپنی ان حرکتوں کو معمولی حرکتیں سمجھ کر اندھے اور بہرے بنے رہے اللہ تعالیٰ نے ان کو بار بار موقع دیا ان کی حرکتوں کو معاف کیا پھر بھی وہ باز نہیں آئے اور اکثر ان میں سے ایسے ہی رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سب حرکتیں دیکھتا رہا۔

(٧) نصاریٰ کا کفر | حضرت عیسیٰ مسیح ؑ نے اللہ کی توحید کی تعلیم دی تھی اور کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ مگر حضرت مسیح ؑ کی اس پاکیزہ تعلیم کے بر خلاف نصاریٰ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے اور حضرت مسیح ؑ کو ہی خدا بنا بیٹھے۔ پس جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ حضرت مسیح یا کسی اور کو شریک ٹھہرایا ہے اللہ نے ان پر جنت حرام کر دی ہے ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(٧٢) عیسائیوں کی تثلیث | عام عیسائیوں نے ایک عقیدہ یہ گھڑا کہ حضرت مسیح، روح القدس اور اللہ یہ تینوں مل کر خدا ہیں حالانکہ ایک اللہ کے سوا کوئی الٰہ اور معبود نہیں ہے اور اس کے ساتھ نہ مسیح شریک ہیں نہ روح القدس یعنی حضرت جبرئیل اور نہ حضرت مسیح کی والدہ مریم وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ یہ عقیدہ فطرت کی بھی آواز ہے اور صحیح مذہب کی صدا بھی یہی ہے۔

اگر یہ ایسی الٹی سیدھی باتوں سے باز نہ آئے تو ایسے کفر کرنے والے اللہ کے دردناک عذاب سے بچ نہ سکیں گے۔

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾

اَفَلَا + يَتُوْبُوْنَ	اِلَى + اللّٰهِ	وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
پس وہ کیوں توبہ نہیں کرتے	اللہ کی طرف (آگے)	اور اس سے بخشش مانگتے	اور اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور وہ توبہ کیوں نہیں کرتے اللہ کے آگے اور اس سے (گناہوں کی بخشش کیوں) نہیں مانگتے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ

مَا	الْمَسِيْحُ	ابْنُ	مَرْيَمَ	اِلَّا	رَسُوْلٌ	قَدْ + خَلَتْ	مِنْ + قَبْلِهِ	الرُّسُلُ	وَاُمُّهٗ
نہیں	مسیح	ابن	مریم	مگر	رسول	گزر چکے	اس سے پہلے	رسول	اور اس کی ماں

مسیح ابن مریم نہیں مگر رسول (وہ صرف ایک رسول ہیں) اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں اور اس کی ماں

صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ

صِدِّيْقَةٌ	كَانَا + يَاْكُلٰنِ	الطَّعَامَ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُبَيِّنُ	لَهُمُ	الْاٰيٰتِ
صدیقہ (سچی - ولی)	وہ دونوں کھاتے تھے	کھانا	دیکھو	کیسے	ہم بیان کرتے ہیں	انکے لئے	آیات (دلائل)

صدیقہ (سچی - ولی) ہیں وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو ہم ان کے لئے کیسے دلائل بیان کرتے ہیں۔

ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

ثُمَّ	انْظُرْ	اَنّٰى	يُؤْفَكُوْنَ	قُلْ	اَتَعْبُدُوْنَ	مِنْ	دُوْنِ + اللّٰهِ	مَا	لَا	يَمْلِكُ
پھر	دیکھو	کہاں (کیسے)	اوندھے جارہے ہیں	کہدیں	کیا تم پوجتے ہو	سے	اللہ کے سوا	جو	نہیں	مالک

پھر دیکھو یہ کیسے اوندھے جارہے ہیں؟- کہدیں کیا تم اللہ کے سوا اسے پوجتے ہو جو تمہارے لئے مالک نہیں کسی

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا	وَاللّٰهُ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ
تمہارے لئے	نقصان	اور	نہ	نفع	اور اللہ	ہی	سننے والا	جاننے والا

نقصان کا اور نہ نفع کا اور اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

﴿۷۴﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ مِمَّا قَالُوْهُ اِسْتِفْهَامُ تَوْبِيْخٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لِمَنْ تَابَ رَّحِيْمٌ ○ بِهٖ

﴿۷۴﴾ ان کو چاہیئے کہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور جو کچھ کہا اسکی بخشش مانگیں اور جو توبہ کرتا ہے اللہ ان کو بخشنے والا اس پر مہربان ہے۔

(۷۵) مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مَضَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
فَهُوَ يَمْضِي مِثْلَهُمْ وَلَيْسَ بِاِلٰهٍ
كَمَا زَعَمُوْا وَ اِلَّا لَمَا مَضٰى وَاُمُّهٗ
صِدِّيْقَةٌ مُبَالِغَةٌ فِي الصِّدْقِ
كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ كَغَيْرِهِمَا مِنَ
الْحَيَوَانَاتِ وَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ
لَا يَكُوْنُ اِلٰهًا لِتَرْكِيْبِهٖ وَضُعْفِهٖ وَ
مَا يَنْشَأُ مِنْهُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ
اُنْظُرْ مُتَعَجِّبًا كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ
الْاٰيٰتِ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِنَا ثُمَّ انْظُرْ
اَنّٰى كَيْفَ يُؤْفَكُوْنَ ○ يُصْرَفُوْنَ عَنِ
الْحَقِّ مَعَ قِيَامِ الْبُرْهَانِ

(۷۵) مسیح ابن مریم ایک پیغمبر ہے کہ اس سے پہلے اور پیغمبر گذر چکے یہ بھی ان کی طرح گذر جائیگا، اور معبود نہیں جیسا وہ کہتے ہیں ورنہ فنا نہ ہوتا۔ اور ان کی ماں بہت سچی عورت ہے

یہ دونوں کھانا کھاتے تھے جیسے اور جاندار محتاج کھانے پینے کے ہوتے ہیں اور جو ایسا ہو خدا نہیں ہو سکتا بسبب مرکب ہونے اور ضعیف ہونے کے اور اسوجہ سے کہ کھانے پینے کو پاخانہ پیشاب لازم ہے تو جس میں یہ ہو وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنظر تعجب دیکھو کہ ہم اپنے ایک ہونے کی کیسی کیسی نشانیاں ان پر ظاہر کرتے ہیں پھر دیکھو کہ باوجود قائم ہونے حجت کے وہ لوگ کس طرح حق سے پھرے جاتے ہیں۔

(۷۶) قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيْ غَيْرِهٖ
مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَ
اللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ بِاَقْوَالِكُمْ الْعَلِيْمُ ○ بِاَحْوَالِكُمْ
وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلْاِنْكَارِ

(۷۶) کہدو کہ کیا تم اللہ کے سوا اس چیز کو پوجتے ہو جو تم کو نہ نقصان پہنچا سکے نہ نفع۔ اور اللہ ہی تمہاری باتوں کو سنتا ہے تمہارے حالات جانتا ہے حاصل یہ کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو۔

تشریح

(۷۴) **اللہ کی غفاری پھر بھی انکی منتظر ہے** | اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت دیکھئے کہ اس کی غفاری پھر بھی اس کی منتظر ہے کہ اگر یہ کفر و شرک سے توبہ کر لیں اللہ سے معافی مانگ لیں تو اللہ تعالیٰ بہت درگذر کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ یہ اس کی شان ہے کہ عمر بھر کے جرائم ندامت کے آنسو ان کو بہا دیتے ہیں۔

(۷۵) **مسیح اور مریم اللہ کیسے ہو سکتے ہیں** | حضرت عیسیٰ مسیحؑ بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوئے جتنی بشری خصوصیات ہیں وہ ان میں موجود ہیں۔ حضرت مسیح ایک انسان ہیں ایک ایسی عورت کے بطن سے پیدا ہوئے جن کے خاندان کا پورا سلسلہ موجود ہے یہ دونوں انسانی جسم رکھتے تھے سوتے تھے کھاتے تھے، گرمی سردی محسوس کرتے تھے۔ غرض جتنی انسانی صفات ہیں وہ ان میں موجود ہیں آخر کون سی ایسی بات ان میں پائی جاتی ہے کہ جس کی وجہ سے ان کو خدا مانا جائے؟ کیا صرف یہ بات کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ان کو خدائی مقام پر کھڑا کرتی ہے؟۔ پھر حضرت آدمؑ کو کیا کہیں گے جو بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا ہوئے۔ دیکھو ہم کس طرح تمہارے سامنے حقیقت کو کھول کھول کر رکھ رہے ہیں پھر بھی یہ لوگ ہیں کہ اُلٹے پھرے جا رہے ہیں۔

(۷۶) **معبود کون ہو سکتا ہے** | معبود وہی ہو سکتا ہے جو نفع اور نقصان کا مالک ہو۔ ہر چیز کو سننے والا اور جاننے والا ہو۔ مکمل طور پر با اختیار ہو کسی کا محتاج نہ ہو۔! اللہ کے سوا کون ہے جس میں الوہیت کی یہ صفات پائی جاتی ہیں۔ پھر ایک اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود بنانا جن کو نہ نفع کا اختیار ہے نہ نقصان کا، کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ

قُلْ	يٰٓاَهْلَ + الْكِتٰبِ	لَا تَغْلُوْا	فِيْ	دِيْنِكُمْ	غَيْرَ الْحَقِّ	وَلَا تَتَّبِعُوْٓا	اَهْوَاۗءَ	قَوْمٍ
کہدیں	اے اہل کتاب	غلو (مبالغہ) نہ کرو	میں	اپنا دین	ناحق	اور نہ پیروی کرو	خواہشات	وہ لوگ

کہہ دیں اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو اس سے

قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝۷۷ لُعِنَ ع ۱۰/۱۴

قَدْ ضَلُّوْا	مِنْ قَبْلُ	وَاَضَلُّوْا	كَثِيْرًا	وَّضَلُّوْا	عَنْ	سَوَاۗءِ	السَّبِيْلِ	لُعِنَ
گمراہ ہو چکے	اس سے قبل	اور انہوں نے گمراہ کیا	بہت سے	اور بھٹک گئے	سے	سیدھا	راستہ	لعنت کیے گئے (ملعون ہوئے)

قبل گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا اور (خود بھی) بھٹک گئے سیدھے راستے سے۔ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ

الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	مِنْ	بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ	عَلٰي	لِسَانِ	دَاوٗدَ	وَعِيْسَى	ابْنِ مَرْيَمَ
جن لوگوں نے کفر کیا	سے	بنی اسرائیل	پر	زبان	داؤد	اور عیسیٰ	ابن مریم

نے کفر کیا وہ ملعون ہوئے داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۷۸ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَّ كَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ	كَانُوْا + لَا يَتَنَاهَوْنَ	عَنْ	مُّنْكَرٍ
یہ	اسلئے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور وہ تھے	حد سے بڑھتے	ایک دوسرے کو نہ روکتے تھے	سے	برے کام

یہ اسلئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو برے کام سے جو وہ کر رہے تھے نہ

فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۹ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

فَعَلُوْهُ	لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا	يَفْعَلُوْنَ	تَرٰى	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ
وہ کرتے تھے	البتہ برا ہے	جو	تھے	وہ کرتے	آپ دیکھیں گے	اکثر	ان سے

روکتے تھے۔ البتہ برا ہے جو وہ کرتے تھے۔ آپ دیکھیں گے ان میں اکثر کافروں سے

يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

يَتَوَلَّوْنَ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	لَبِئْسَ	مَا	قَدَّمَتْ	لَهُمْ	اَنْفُسُهُمْ	اَنْ
دوستی کرتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	البتہ برا ہے	جو	آگے بھیجا	اپنے لئے	ان کی جانیں	کہ

دوستی کرتے ہیں۔ البتہ برا ہے جو آگے بھیجا خود انہوں نے اپنے لئے کہ ان پر

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۸۰

سَخِطَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	وَفِي + الْعَذَابِ	هُمْ	خٰلِدُوْنَ
غضبناک ہوا	اللہ	ان پر	اور عذاب میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے۔

اللہ غضب ناک ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔

(۷۷) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَغْلُوْا تجاوزوا
الحدّ فِيْ دِيْنِكُمْ غُلُوًّا غَيْرَ الْحَقِّ بِاَنْ تَضَعُوْا عِيْسٰى اَوْ
تَرْفَعُوْهُ فَوْقَ حَقِّهٖ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا
مِنْ قَبْلُ بغلوّهم وهم اَسْلَافُهُمْ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ طريق الحقّ والسّواء في
الاصل الوسط۔ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (۷۸)
عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ بان دعا عليهم فمسخوا قردة وهم اصحاب
ايلة وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ بان دعا عليهم فمسخوا خنازير
وهم اصحاب المائدة ذٰلِكَ اللعن بِمَا عَصَوْا وَّ
كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ ای لا ينهى (۷۹)
بعضهم بعضا عَنْ معاودة مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا
كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ فعلهم هذا
تَرٰى يا محمّد كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ (۸۰)
كَفَرُوْا من اهل مكّة بغضا لك لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ من العمل لمعادهم الموجب لهم
اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

(۷۷) کہدو کہ اے یہود ونصاریٰ اپنے دین میں ناحق حد سے نہ بڑھو کہ نہ عیسےٰ کو اسکے مرتبہ سے گھٹاؤ نہ اتنا بڑھاؤ جس کے وہ لائق نہیں اور اس قوم کی یعنی اپنے بڑوں کی پیروی نہ کرو جو پہلے سے اسی حد سے بڑھنے کی وجہ سے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو انہوں نے گمراہ کیا اور سیدھی متوسط راہ سے بے راہ ہوئے۔

(۷۸) لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الخ ملعون ہوئے وہ لوگ جو بنی اسرائیل میں سے کافر ہوئے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر کہ داؤد نے ایلہ کے رہنے والوں پر بددعا کی وہ مسخ ہو کر بندر ہو گئے اور عیسیٰ نے اصحاب مائدہ پر (جنکا قصہ آگے مذکور ہے) بددعا کی وہ سؤر ہو گئے یہ لعنت اسوجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ جاتے تھے۔

(۷۹) انمیں سے بعض کو منع نہ کرتے تھے دوبارہ اس بدفعل سے جو ایک مرتبہ ان سے سرزد ہوا البتہ یہ عمل ان کا برا ہے۔

(۸۰) تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے بہتوں کو دیکھتے ہو کہ تمہاری دشمنی میں مکہ والوں سے دوستی کرتے ہیں البتہ بُرا فعل ہے وہ جو اُن کی جانوں نے انکے لئے آخرت کے واسطے آگے بھیجا جس سے ان پر اللہ کا قہر واجب ہو گیا اور وہ لوگ عذاب میں ہمیشہ رہینگے۔

تشریح

(۷۷) نصاریٰ کا دین میں آگے بڑھنا | عقیدہ ہو یا عمل اسکی کچھ حدیں ہیں جو اللہ تعالےٰ نے مقرر کردی ہیں انمیں کمی یا زیادتی صراط مستقیم سے ہٹا دیتی ہے عیسائی یونانی فلسفے سے متاثر ہوئے اور حضرت عیسیٰ کی عقیدت میں حد سے آگے بڑھ کر ان کو خدا ہی سے ملا دیا خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسرے بہت سوں کو گمراہ کیا۔

(۷۸) بنی اسرائیل کے سرکشوں پر پیغمبروں کی لعنت | بنی اسرائیل میں سے وہ لوگ جو حق کے منکر تھے ان کی سرکشی اور زیادتیاں یہاں تک بڑھ گئی تھیں کہ اب ان کی اصلاح کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی ان پر اللہ کے پیغمبروں حضرت داؤدؑ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نے لعنت کی چنانچہ زبور آیت ۱۰ اور ۱۵ اور انجیل متی کی آیت ۲۳ میں ان پیغمبروں کی زبان سے بنی اسرائیل کے سرکشوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

(۷۹) بنی اسرائیل کا اصل جرم | جب کسی قوم میں بگاڑ آتا ہے تو اس کا آغاز اس طرح سے ہوتا ہے کہ کچھ لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر قوم کا اجتماعی ضمیر زندہ ہو اور عام رائے ان برائیوں کے خلاف ہو تو وہ ایسے بگڑے ہوئے افراد کو ابھرنے نہیں دیتے اور اس طرح وہ گمراہی اور بگاڑ چند افراد تک محدود رہتا ہے لیکن اگر سوسائٹی کا ضمیر ان برائیوں کو برداشت کرتا رہے اور ان کو روکنے کی کوشش نہ کرے تو وہ خرابی بڑھتے بڑھتے متعدی بیماری کی طرح پوری قوم میں پھیل جاتی ہے۔ بنی اسرائیل کا اصل بگاڑ یہی تھا اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ ان کا یہ طرز عمل انتہائی غلط تھا۔

(۸۰) مردہ دلوں کی بے حسی کی انتہا | ایسے مردہ ضمیروں کی بے حسی اور بے حمیتی کی انتہا یہ تھی کہ یہ لوگ خود اہل کتاب تھے جن کے پاس اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایت کی روشنی تھی وہ اہل ایمان کے مقابلے میں ان لوگوں کی حمایت کرنے لگے تھے اور ان کو اپنا رفیق سمجھنے لگے تھے جو خود راہ حق سے بھٹکے ہوئے تھے چنانچہ مدینہ کے یہود مکے کے مشرکین کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے کیسا ذخیرۂ اعمال ہے جو وہ اپنی آخرت کے لئے آگے بھیج رہے ہیں۔ ان اعمال کا تقاضہ تو یہی ہے کہ ان پر اللہ کا غضب نازل ہو اور وہ دائمی عذاب میں مبتلا رہیں۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ

وَلَوْ	كَانُوْا + يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَالنَّبِيِّ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مَا	اتَّخَذُوْهُمْ
اور اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور رسول	اور جو	نازل کیا گیا	اس کی طرف	نہ	انہیں بناتے

اور اگر (کاش) وہ اللہ اور رسول پر ایمان لے آتے اور اس پر جو اس کی طرف نازل کیا گیا تو انہیں

اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً

اَوْلِيَآءَ	وَلٰكِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ	لَتَجِدَنَّ	اَشَدَّ	النَّاسِ	عَدَاوَةً
دوست	اور لیکن	اکثر	ان سے	نافرمان	تم ضرور پاؤ گے	سب سے زیادہ	لوگ	دشمنی

دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر نافرمان ہیں۔ تم سب لوگوں سے زیادہ دشمن پاؤ گے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ

لِّلَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	الْيَهُوْدَ	وَالَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا	وَلَتَجِدَنَّ	اَقْرَبَهُمْ	مَّوَدَّةً	لِّلَّذِيْنَ
اہل ایمان (مسلمانوں) کیلئے	یہود	اور جن لوگوں نے	شرک کیا	اور البتہ ضرور پاؤ گے	سب سے زیادہ قریب	دوستی	ان کے لئے جو

اہل ایمان (مسلمانوں) کا یہود کو اور مشرکوں کو، اور البتہ تم مسلمانوں کے لئے دوستی میں سب سے قریب

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ + قَالُوْٓا	اِنَّا	نَصٰرٰى	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	مِنْهُمْ	قِسِّيْسِيْنَ	وَرُهْبَانًا
ایمان لائے (مسلمان)	جن لوگوں نے کہا	ہم	نصاریٰ	یہ	اسلئے کہ	ان سے	عالم	اور درویش

پاؤ گے (ان لوگوں کو) جن لوگوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں، یہ اسلئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں

وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

وَّ	اَنَّهُمْ	لَا	يَسْتَكْبِرُوْنَ
اور	یہ کہ وہ	نہیں	تکبر کرتے۔

اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے

﴿۸۱﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَيِ
الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ○ خَارِجُوْنَ عَنِ الْاِيْمَانِ

﴿۸۱﴾ اور اگر وہ اللہ اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان رکھتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت ایمان سے خارج ہیں۔

﴿۸۲﴾ لَتَجِدَنَّ يَا مُحَمَّدُ اَشَدَّ النَّاسِ

﴿۸۲﴾ البتہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود اور مکہ کے

عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لِتَضَاعُفِ كُفْرِهِمْ وَجَهْلِهِمْ وَاِنْهِمَاكِهِمْ فِی اِتِّبَاعِ الْهَوٰى وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۚ ذٰلِكَ اَیْ قُرْبُ مَوَدَّتِهِمْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ بِسَبَبِ اَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ عُلَمَاءَ وَرُهْبَانًا عُبَّادًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ عَنْ عِبَادَةِ الْحَقِّ كَمَا یَسْتَكْبِرُ الْیَهُوْدُ وَاَهْلُ مَكَّةَ نَزَلَتْ فِیْ وَفْدِ النَّجَاشِیِّ الْقَادِمِیْنَ مِنَ الْحَبَشَةِ قَرَاَ عَلَیْهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ یٰسٓ فَبَكَوْا وَاَسْلَمُوْا وَقَالُوْا مَا اَشْبَهَ هٰذَا بِمَا كَانَ یَنْزِلُ عَلٰى عِیْسٰى۔

مشرکوں کو مسلمانوں کا سب آدمیوں سے زیادہ دشمن پاؤگے اسلئے کہ اُن کا کفر اور جہالت اور خواہشوں اور لذتوں کے پورا کرنے میں لگے رہنا نہایت زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں کے بڑے قریب دوست ان کو پاؤگے جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ ان کی مسلمانوں سے زیادہ دوستی اسلئے ہے کہ ان میں علماء اور عابد زاہد لوگ ہیں اور اسلئے کہ وہ عبادتِ حق سے تکبر نہیں کرتے۔ اور اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے جیسا کہ اہل مکہ اور یہود تکبر کرتے ہیں۔ یہ آیت نجاشی کی جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آئی تھی (نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو کہتے ہیں) یہ لوگ جو نجاشی کے پاس سے آئے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ یٰسین پڑھ کر سنائی سو یہ لوگ روئے اور مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ کلام اس کلام کے کسقدر مشابہ ہے جو عیسیٰؑ پر اُترتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کا حال بیان فرمایا۔

تشریح

(۸۱) منکرین حق سے ان کی دوستی کی وجہ ان کی بے یقینی ہے | اگر یہ لوگ صحیح معنیٰ میں حضرت موسیٰؑ پر اور ان کی تعلیمات پر ایمان لاتے تو یقیناً یہ لوگ حضرت محمدؐ کی صداقت اور قرآن کی حقانیت پر بھی ایمان لاتے اسلئے کہ نبی آخرالزماںؐ کی بشارت خود حضرت موسیٰؑ نے دی ہے اور وہ تورات میں موجود ہے اصل میں نہ ان کو کسی پیغمبر پر یقین ہے اور نہ ان کی تعلیم پر ورنہ یہ اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناتے ان میں زیادہ تر لوگ وہ ہیں جو اللہ کی اطاعت سے باہر نکل چکے ہیں۔

(۸۲) عیسائی یہود و مشرکین کے مقابلے میں کچھ بہتر ہیں | نبیؐ نے جب اسلام کی دعوت کا آغاز مکہ مکرمہ سے کیا تو آپؐ کا سب سے پہلا واسطہ مکہ کے مشرکین سے پڑا۔ یہ اپنی دشمنی اور نبیؐ کو تکلیف پہنچانے میں آگے آگے تھے پھر جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آپؐ کا مقابلہ یہود و نصاریٰ سے ہوا۔ یہودی زیادہ تر اپنے مزاج کے اعتبار سے نہ صرف یہ کہ دشمنی کرتے تھے بلکہ انہوں نے آپؐ کو بے خبری میں اوپر سے پتھر کی چٹان گرا کر شہید کرنا چاہا۔ کھانے میں زہر دینے کی کوشش کی۔ غرض ان کے حسد کی آگ بہت زیادہ بھڑکی ہوئی تھی۔

عیسائیوں میں بھی اگرچہ لوگ اسلام کے دشمن تھے اور اسلام کا عروج ان سے دیکھا نہ جاتا تھا لیکن یہود کے مقابلے میں ان میں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت اور استعداد مشرکین اور یہود سے زیادہ تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان میں راہب اور زاہد قسم کے خدا ترس لوگ تھے۔ ان میں غرور نفس کم تھا اگرچہ تارک الدنیا تھے لیکن ان میں عبادت گذاری کی وجہ سے نرم دلی اور تواضع تھی اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ عیسائیوں میں دین کے علم کا چرچا دوسری قوموں سے زیادہ تھا چنانچہ جب مسلمانوں نے مکہ کے مشرکین کی زیادتیوں سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت کی تو وہاں بھی حبشہ کے فرماں روا نجاشی کا رویہ مسلمانوں کے حق میں بڑا منصفانہ تھا اور آج بھی تقریباً صورتِ حال یہی ہے کہ یہود و مشرکین کے مقابلے میں عیسائی دنیا کچھ نہ کچھ نرم گوشہ رکھتی ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ

وَاِذَا	سَمِعُوْا	مَا	اُنْزِلَ	اِلَى	الرَّسُوْلِ	تَرٰٓى	اَعْيُنَهُمْ	تَفِيْضُ	مِنَ
اور جب	سنتے ہیں	جو	نازل کیا گیا	طرف	رسول	تو دیکھے	انکی آنکھیں	بہہ پڑتی ہیں	سے

اور جب وہ سنتے ہیں جو رسول کی طرف نازل کیا گیا، تو دیکھے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ پڑتی ہیں (ابل پڑتی ہیں)

الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (۸۳)

الدَّمْعِ	مِمَّا	عَرَفُوْا	مِنَ	الْحَقِّ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اٰمَنَّا	فَاكْتُبْنَا	مَعَ	الشّٰهِدِيْنَ
آنسو	اس (وجہ)	انہوں نے پہچان لیا	سے۔کو	حق	وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے	پس ہمیں لکھ لے	ساتھ	گواہ (جمع)

اس وجہ سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہوں (ایمان لانیوالوں) کیساتھ لکھ لے۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا

وَمَا	لَنَا	لَا نُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَمَا	جَآءَنَا	مِنَ	الْحَقِّ	وَنَطْمَعُ	اَنْ	يُّدْخِلَنَا
اور کیا	ہم کو	ہم ایمان نہ لائیں	اللہ پر	اور جو	ہمارے پاس آیا	سے۔پر	حق	اور ہم طمع رکھتے ہیں	کہ	ہمیں داخل کرے

اور ہم کو کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس آیا، اور ہم طمع رکھتے ہیں کہ ہمیں داخل کرے

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ (۸۴) فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

رَبُّنَا	مَعَ	الْقَوْمِ	الصّٰلِحِيْنَ	فَاَثَابَهُمُ	اللّٰهُ	بِمَا قَالُوْا	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ
ہمارا رب	ساتھ	قوم	نیک لوگ	پس دئے انکو	اللہ	اسکے بدلے جو انہوں نے کہا	باغات	بہتی ہیں

ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ۔ پس جو انہوں نے کہا اس کے بدلے اللہ نے ان کو باغات دیئے جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ (۸۵)

مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَذٰلِكَ	جَزَآءُ	الْمُحْسِنِيْنَ
سے	اسکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اسمیں	اور یہ	جزاء	نیکوکار (جمع)

نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ نیکو کاروں کی جزا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (۸۶) ع ۹ / ۱۱

وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَكَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	الْجَحِيْمِ
اور جو لوگ	انہوں نے کفر کیا	اور جھٹلایا	ہماری آیات	یہی لوگ	ساتھی (والے)	دوزخ

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا، یہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

(۸۳) وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ
مِنَ الْقُرْاٰنِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ
مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا
صَدَّقْنَا بِنَبِيِّكَ وَكِتَابِكَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○
اَلْمُقِرِّيْنَ بِتَصْدِيْقِهِمَا

(۸۳) وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ الخ اور جب لوگ سنتے ہیں قرآن کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تم دیکھو انکی آنکھوں کو کہ آنسو بہاتی ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچانا اور سمجھے کہ یہ کلام حق ہے اس حال میں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم نے تیرے پیغمبر اور تیری کتاب کی تصدیق کی پس لکھ ہمکو پیغمبر اور کتاب کو ما

(۸۴) وَقَالُوْا فِيْ جَوَابِ مَنْ عَيَّرَهُمْ بِالْاِسْلَامِ مِنَ
الْيَهُوْدِ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا
جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ اَلْقُرْاٰنِ اَىْ لَا مَانِعَ
لَنَا مِنَ الْاِيْمَانِ مَعَ وُجُوْدِ مُقْتَضِيْهِ
وَنَطْمَعُ عَطْفٌ عَلٰى نُؤْمِنُ اَنْ يُّدْخِلَنَا
رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَلْمُؤْمِنِيْنَ
الْجَنَّةَ ۔

(۸۴) اور یہود میں سے ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے انکو اسلام لانے پر ملامت کی یہ کہا کہ ہم اللہ اور قرآن پر کیوں نہ ایمان لائیں یعنی ہم کو کوئی مانع نہیں ایمان لانے سے جبکہ سبب ایمان کا موجود ہے اور ہمکو امید ہے کہ ہمارا رب ہم کو مومنین کے ساتھ جنت میں داخل فرماویگا۔

(۸۵) قَالَ تَعَالٰى فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بِالْاِيْمَانِ

(۸۵) سو اللہ نے انکے اس کہنے کے سبب انکو ایسے باغ عطا فرمائے کہ انکے نیچے پانی کی نہریں بہتی ہیں یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بدلہ ان لوگوں کا جو ایمان لاکر بھلائی کرتے ہیں۔

(۸۶) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○

(۸۶) اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی ہیں دوزخی۔

تشریح

(۸۳) عیسائیوں کی نرم دلی | زاہدانہ زندگی کی وجہ سے اس زمانے کے عیسائیوں میں یہودیوں کے مقابلے میں نرم دلی تھی۔ حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی نے خود بھی دین اسلام قبول کیا اور ہجرت کے کئی سال بعد ستر نومسلم عیسائیوں کا ایک جتھہ نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ جماعت جب مدینہ پہونچی اور اللہ کا وہ کلام جو رسول اللہ ؐ پر نازل کیا گیا تھا، سُنا تو حق شناسی کے جذبہ سے ان کی آنکھیں تر ہوگئیں اور وہ بے اختیار پکار اٹھے کہ ہمارے رب ہم آپ کے اس کلام پر ایمان لے آئے‘ اور یقیناً یہ آپ کا ہی کلام ہے پروردگار ہمارا نام بھی حق کی گواہی دینے والوں میں درج کریجیے‘۔

(۸۴) عیسائیوں کی حق شناسی | اور یہ عیسائی جن کا تذکرہ چل رہا ہے کہتے ہیں کہ جو حق ہمارے پاس آیا ہے جب کہ وہ یقیناً حق ہے تو ہم کیوں نہ اس کی صداقت کو تسلیم کریں۔ اور ہم اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب، ہمیں اپنے صالح بندوں میں شمار کرے گا

(۸۵) پروردگار کی قدردانی | اللہ تعالیٰ بھی ایسے حق شناس اور سچے ایمان والوں کی خوب قدر فرمائیں گے اور ان کو وہ جنتیں ملیں گی جن کے باغوں میں نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ نیک رویہ اختیار کرنے والوں کی جزا یہی ہے۔

(۸۶) حق کو جھٹلانے والوں کی سزا | اب رہے وہ لوگ جو حق سے روگردانی کرتے ہیں اور کھلی صداقتوں اور نشانیوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں وہ جہنمیوں میں شامل ہوں گے کیونکہ وہ اِسی کے مستحق ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحَرِّمُوْا	طَيِّبٰتِ	مَآ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَلَا
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	نہ حرام ٹھہراؤ	پاکیزہ چیزیں	جو	حلال کیں	اللہ	تمہارے لئے	اور نہ

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں وہ حرام نہ ٹھہراؤ اور

تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ
حد سے بڑھو	بیشک	اللہ	نہیں پسند کرتا	حد سے بڑھنے والے

حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ نہیں پسند کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

۸۷ وَنَزَلَ لَمَّا هَمَّ قَوْمٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنْ يُلَازِمُوا الصَّوْمَ وَالْقِيَامَ وَلَا يَقْرَبُوا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَا يَاْكُلُوا اللَّحْمَ وَلَا يَنَامُوْا عَلَى الْفِرَاشِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط تَتَجَاوَزُوْا اَمْرَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○

۸۷ اور جب صحابہ میں سے ایک جماعت نے یہ ارادہ کیا کہ برابر روزہ رکھینگے اور راتوں کو کھڑے رہیں گے اور بیویوں کے پاس نہ جاویں گے اور نہ خوشبو لگاویں گے اور نہ گوشت کھاویں گے اور نہ فرش پر سوئینگے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ الخ اے ایمان والو پاک چیزوں کو حرام نہ کرو جو تم کو اللہ نے حلال کیں اور حکم الٰہی سے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح

۸۷ **شریعت محمدیہ کی میانہ روی** شریعت محمدی م کیونکہ آخری شریعت ہے اس کے بعد کسی اور شریعت کو آنا نہیں ہے اور قیامت تک اسی شریعت کو جاری اور ساری رہنا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ شریعت عالمگیر ہے کسی خاص علاقے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام عالم انسانیت کے لئے ہے اس لئے اس شریعت میں بلا کا اعتدال ہے نہ کوئی چیز حد سے زیادہ ہے اور نہ کم ہے۔ کیونکہ شارع اللہ تعالٰی ہے کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ حلال چیز کو حرام کرے اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کرے۔ پچھلی قومیں اسی لئے تباہی و بربادی سے دوچار ہوئی ہیں کہ انھوں نے اپنے طور پر قانون سازی اور شریعت سازی شروع کر دی تھی جس سے ان میں عدم اعتدالی پیدا ہوگئی۔ اسلئے حکم ہوا کہ حلال و حرام ہر چیز میں اسی روش پر قائم رہو جو اللہ نے متعین کی ہے۔ اللہ کو زیادتی کرنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔

اس حکم میں بڑے لطیف انداز میں یہود و نصاریٰ دونوں کی ہی روش پر تنقید بھی ہے کہ یہود کا دنیاوی لذتوں میں انہماک دین میں تفریط اور کمی کا سبب بنا اور نصاریٰ کا دین میں غلو ان کو رہبانیت کی طرف لے گیا شریعت محمدی م میں نہ تفریط ہے نہ افراط ہے بلکہ اس میں اعتدال اور میانہ روی ہے۔

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ

وَ	كُلُوا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّاتَّقُوا	اللّٰهَ
اور	کھاؤ	اس سے جو	تمہیں دیا	اللہ	حلال	پاکیزہ	اور ڈرو	اللہ

اور جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

الَّذِيْٓ	اَنْتُمْ	بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ	لَا	يُؤَاخِذُكُمُ
وہ جس	تم	اس کو	مانتے ہو	نہیں	مواخذہ کرتا تمہارا

وہ جس کو تم مانتے ہو اللہ تمہارا مواخذہ نہیں کرتا (نہیں پکڑتا)

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا

اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْٓ	اَيْمَانِكُمْ	وَلٰكِنْ	يُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا
اللہ	بیہودہ	میں۔پر	تمہاری قسمیں	اور لیکن	مواخذہ کرتا ہے تمہارا	اس پر جو

تمہاری بیہودہ قسموں پر لیکن تمہارا مواخذہ کرتا ہے (پکڑتا ہے) جس قسم کو

عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ

عَقَّدْتُّمُ	الْاَيْمَانَ	فَكَفَّارَتُهٗٓ	اِطْعَامُ	عَشَرَةِ
مضبوط باندھا	قسم	سو اس کا کفارہ	کھانا کھلانا	دس

تم نے مضبوط باندھا (پختہ قسم پر) سو اس کا کفارہ دس محتاجوں کا کھانا

مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ

مَسٰكِيْنَ	مِنْ	اَوْسَطِ	مَا	تُطْعِمُوْنَ	اَهْلِيْكُمْ
محتاج (جمع)	سے۔کا	اوسط	جو	تم کھلاتے ہو	اپنے گھر والے

کھلانا ہے اوسط (درجہ) کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

اَوْ	كِسْوَتُهُمْ	اَوْ	تَحْرِيْرُ	رَقَبَةٍ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ
یا	انہیں کپڑے پہنانا	یا	آزاد کرنا	ایک گردن	پس جو	نہ پائے

یا انہیں کپڑے پہنانا یا ایک گردن (غلام) آزاد کرنا پس جو یہ نہ پائے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا

وَاحْفَظُوْٓا	حَلَفْتُمْ	اِذَا	اَيْمَانِكُمْ	كَفَّارَةُ	ذٰلِكَ	اَيَّامٍ	ثَلٰثَةِ	فَصِيَامُ
اور حفاظت کرو	تم قسم کھاؤ	جب	تمہاری قسمیں	کفارہ	یہ	دن	تین	تو روزہ رکھے

تو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں

اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

تَشْكُرُوْنَ	لَعَلَّكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَكُمْ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ	كَذٰلِكَ	اَيْمَانَكُمْ
شکر کرو	تاکہ تم	اپنے احکام	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے	اسی طرح	اپنی قسمیں

کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

۸۸ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا
طَيِّبًا مَفْعُوْلٌ وَالْجَارُ وَالْمَجْرُوْرُ قَبْلَهٗ
حَالٌ مُتَعَلِّقٌ بِهٖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○
۸۹ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ الْكَائِنِ
فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ هُوَ مَا يَسْبِقُ اِلَيْهِ
اللِّسَانُ مِنْ غَيْرِ قَصْدِ الْحَلْفِ كَقَوْلِ
الْاِنْسَانِ لَا وَاللّٰهِ بَلٰى وَاللّٰهِ وَلٰكِنْ
يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ بِالتَّخْفِيْفِ
وَالتَّشْدِيْدِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ عَاقَدْتُّمُ
الْاَيْمَانَ ج عَلَيْهِ بِاَنْ حَلَفْتُمْ عَنْ
قَصْدٍ فَكَفَّارَتُهٗٓ اَيِ الْيَمِيْنِ اِذَا حَنِثْتُمْ
فِيْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ لِكُلِّ
مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ اَوْسَطِ مَا
تُطْعِمُوْنَ مِنْهُ اَهْلِيْكُمْ اَيْ اَقْصَدِهٖ
وَاَغْلَبِهٖ لَا اَعْلَاهُ وَلَا اَدْنَاهُ اَوْ كِسْوَتُهُمْ
بِمَا يُسَمّٰى كِسْوَةً كَقَمِيْصٍ وَعِمَامَةٍ وَاِزَارٍ وَ
لَا يَكْفِيْ دَفْعُ مَا ذُكِرَ اِلٰى مِسْكِيْنٍ
وَاحِدٍ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ اَوْ تَحْرِيْرُ

۸۸ اور جو تم کو اللہ نے حلال پاک روزی دی ہے اسمیں سے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے۔

۸۹ اللہ تم کو نہیں پکڑتا اوس پر کہ سبقت لسانی سے بلاارادہ تم بیہودہ قسم کھا بیٹھو جیسا کہ بعض آدمیوں کو عادت ہوتی ہے کہ لاواللہ، اور بلیٰ واللہ کہتے ہیں۔ لیکن تم کو پکڑے گا اس قسم پر جو تم نے ارادہ سے کھائی اور اس کو پورا نہ کیا۔ سو ایسی قسم کے توڑ ڈالنے کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا کھلانا اس طرح کہ ہر محتاج کو ایک مد یعنی بقدر تین پاؤ گیہوں وغیرہ کے دو۔ متوسط کھانوں سے جو تم اپنے گھر والوں کو اکثر کھلاتے ہو نہ اعلےٰ نہ کمتر۔ یا دس محتاجوں کو کپڑے پہناؤ ہر ایک محتاج کو ایک جوڑا دیا جائے۔ مثلاً کرتہ پاجامہ عمامہ۔ اور یہ درست نہیں کہ ایک محتاج کو کُل کھانا یا کپڑے دے دو یہ مذہب شافعی کا ہے۔

یا ایک مسلمان غلام باندی کا آزاد کرنا

عِتْقُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ كَمَا فِي كَفَّارَةِ الْقَتْلِ وَالظِّهَارِ حَمْلًا لِلْمُطْلَقِ عَلَى الْمُقَيَّدِ **فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ** وَاحِدًا مِمَّا ذُكِرَ **فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ** كَفَّارَتُهُ وَظَاهِرُهُ اَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ التَّتَابُعُ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ **ذٰلِكَ** الْمَذْكُوْرُ **كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ** وَحَنِثْتُمْ **وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ** اَنْ تَنْكُثُوْهَا مَا لَمْ تَكُنْ عَلٰى فِعْلِ بِرٍّ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ كَمَا فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ **كَذٰلِكَ** اَيْ مِثْلَ مَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ **يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** ○ عَلٰى ذٰلِكَ

مسلمان ہونے کی قید اس لئے لگائی گئی کہ کفارۂ قتل میں رقبۂ مومنہ کی قید ہے اور کفارۂ ظہار میں بھی یہ ہی مراد لیا ہے کیونکہ شافعی کے نزدیک مطلق کو مقید پر حمل کر لیتے ہیں۔ پھر جس کو ان تین چیزوں میں سے کچھ میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا اس کا کفارہ ہے۔ اور ظاہر آیت سے پے درپے روزوں کا رکھنا شرط نہیں معلوم ہوتا جیسا کہ مذہب شافعی کا ہے یہ جو مذکور ہوا تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھاؤ اور اس کو پورا نہ کرو اور چاہیئے کہ اپنی قسموں کو بلا ضرورت نہ توڑا کرو ہاں اگر کسی اچھے فعل کے نہ کرنے پر اور اس پر کہ لوگوں میں اصلاح نہ کرو قسم کھالی تو اس کو توڑ کر کفارہ دیدینا چاہیئے۔ ایسا ہی جیسا کہ یہ بیان کیا اللہ تم کو اپنی نشانیاں بتلاتا ہے تاکہ تم اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

تشریح

(۸۸) دنیا کی لذتوں پر پابندی نہیں | کیوں کہ اللہ تعالے نے یہ دنیا اور اس کی نعمتیں انسانوں کے لئے بنائی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا اَلدُّنْیَا خُلِقَتْ لَکُمْ دنیا تمہارے لئے ہی بنائی گئی ہے اسلئے حلال اور پاکیزہ چیزوں کا استعمال نہ صرف یہ کہ منع نہیں ہے بلکہ ترغیب ہے کہ ان چیزوں کو جو کھانے کی ہیں کھاؤ جو پہننے کی ہیں وہ پہنو اور جو استعمال کرنے کی ہیں ان کو استعمال کرو لیکن اس کے ساتھ اللہ کے شکر گذار بن کر تقوی اور پرہیزگاری کے ساتھ اسطرح سے زندگی گذارو کہ تمہارے پیش نظر متاع آخرت رہے اور اس دنیا میں گم ہو کر نہ رہ جاؤ۔

(۸۹) بلا ارادہ قسم کھانے پر پکڑ نہیں ہے | بعض اوقات بلا ارادہ بے جانے بوجھے آدمی کی زبان سے قسم نکل جاتی اس طرح کی قسموں پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ لیکن اگر جان بوجھ کر ارادے سے قسم کھائی ہے اور ایک حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے یا کسی گناہ کے کام کی قسم کھالی ہے تو ایسی قسم کا کفارہ ادا کرکے اس قسم کو توڑ دینا چاہیئے۔ قسم کا یہ کفارہ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ انسان کو یہ احساس ہو کہ قسم کا بے ضرورت اور بلا وجہ استعمال کرنا غلط ہے۔ ہاں اگر کسی معاملہ میں قسم کھائی ہے اور پورے ارادے کے ساتھ جان بوجھ کر کھائی ہے تو اس معاملے کو پورا کرنا چاہیئے اور اگر خلاف ہو جائے تو اس کا کفارہ دینا چاہیئے۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا صدقہ فطر کے برابر ہر مسکین کو غلہ یا اسکی قیمت دیدے۔ یا انہیں کپڑے پہنائے یا اگر کہیں غلام پائے جاتے ہوں تو ایک غلام مومن یا غیر مومن آزاد کرے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ کفارہ کوئی جرمانہ نہیں ہے بلکہ یہ شرمساری اور ندامت کا وہ احساس ہے جو آئندہ کے لئے غلطیوں سے بچاتا ہے۔ کفارے کے لغوی معنیٰ چھپانے والی چیز کے آتے ہیں کسی اچھے کام کو گناہ کا کفارہ قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ نیکی اس گناہ پر چھا جاتی ہے اور اسکو ڈھانپ لیتی ہے جیسے دیوار پر داغ لگ جائے تو اس پر رنگ کرکے داغ کا نشان مٹا دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تمہارے لئے اپنے احکام واضح کرتا ہے تاکہ تم اس کے شکر گذار بنو۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

وَالْاَزْلَامُ	وَالْاَنْصَابُ	وَالْمَيْسِرُ	اِنَّمَا + الْخَمْرُ	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْٓا	يَاَيُّهَا
اور پانسے	اور بت	اور جوا	اسکے سوانہیں کہ شراب	ایمان والو	اے

اے ایمان والو! اس کے سوا نہیں کہ شراب جوا اور بت اور پانسے (فال کے تیر)

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰

تُفْلِحُوْنَ	لَعَلَّكُمْ	فَاجْتَنِبُوْهُ	الشَّيْطٰنِ	عَمَلِ	مِّنْ	رِجْسٌ
فلاح پاؤ	تاکہ تم	سوان سے بچو	شیطان	کام	سے	ناپاک

ناپاک ہیں شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچو تاکہ تم فلاح (کامیابی اور نجات) پاؤ

(۹۰) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ الْمُسْكِرُ الَّذِيْ يُخَامِرُ الْعَقْلَ وَالْمَيْسِرُ الْقِمَارُ وَالْاَنْصَابُ الْاَصْنَامُ وَالْاَزْلَامُ قِدَاحُ الْاِسْتِقْسَامِ رِجْسٌ خَبِيْثٌ مُّسْتَقْذَرٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ الَّذِيْ يُزَيِّنُهُ فَاجْتَنِبُوْهُ اَيِ الرِّجْسَ الْمُعَبَّرَ بِهِ عَنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اَنْ تَفْعَلُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(۹۰) اے ایمان والو بیشک شراب جو بوجہ نشہ کے عقل کو کھودے اور جوا کھیلنا اور بت اور تیر جنسے کافر مقصد طلب کرتے ہیں۔ ناپاک پلید ہے جس کو شیطان نے اچھا کر کے دکھلا رکھا ہے سو اس پلیدی سے بچو اور ان سب کاموں کو چھوڑو تا کہ تم نجات پاؤ

تشریح

(۹۰) شراب وغیرہ کی حرمت | اس آیت میں چار چیزوں کو قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ (۱) شراب (۲) جوا (۳) انصاب یعنی وہ جگہ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنے یا قربانی یا نذر و نیاز کے لئے مخصوص کی گئی ہو (۴) ازلام یعنی پانسے فال کے ذریعے قسمت کا حال پوچھنا۔

○ اس آیت سے پہلے بھی خمر یعنی شراب کے بارے میں احکام آچکے تھے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا۔ اس میں شراب کے حرام ہونے کی طرف اشارہ تھا مگر صاف طور پر حرمت کا حکم نہیں تھا۔ اسکے بعد سورۂ نساء کی آیت نازل ہوئی يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى اس میں بھی صاف طور پر حرام ہونے کا حکم نہیں تھا۔ جب لوگ بتدریج اس پر عمل کرنے کے عادی بن گئے تو پھر آخری حکم شراب کے حرام ہونے کا اس مذکورہ آیت میں نازل کیا گیا جس کو سننے کے بعد لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگی۔ تاریخ میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کوئی حکم اتنی کامیابی کے ساتھ مانا جائے اور لوگ دل سے اس کا احترام کریں۔ شراب کے اس حکم میں ہر وہ چیز داخل ہے جو نشہ پیدا کرے۔ حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے لعنت فرمائی ہے شراب[۱] پر، اس[۲] کے پینے والے پر اور پلانے[۳] والے پر، بیچنے[۴] والے پر، خریدنے[۵] والے پر، کشید[۶] کرنے والے پر، کشید کرانے والے پر ڈھو کر لیجانے والے پر اور جس[۹] کے لئے ڈھو کر لیجایا جائے، اُس پر۔

○ دوسرا حکم اس آیت میں قمار بازی اور جوئے کے حرام ہونے کا ہے اس میں لاٹری وغیرہ وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو اس ذہنیت کو ابھارتی ہیں کہ آدمی بغیر محنت کے راتوں رات مالدار بن جائے۔ ○ اس آیت میں تیسری چیز جس کو حرام قرار دیا ہے وہ انصاب اور آستانے ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کے لئے یا نذر و نیاز اور قربانی کے لئے بنائے گئے ہوں۔ ○ چوتھی چیز جس کو حرام قرار دیا گیا ہے ازلام یعنی پانسے۔ پانسے کا مطلب مشرکانہ فال گیری جس میں کسی دیوی دیوتا سے قسمت کا فیصلہ یا غیب کی خبر معلوم کرنا ہے چاہے وہ تیروں کے ذریعے ہو جیسے اس زمانے میں ہوتا تھا مراد اس سے یہ ہے کہ عقل و فکر کے بجائے وہم و خیال کے ذریعے زندگی کے معاملات کا فیصلہ کیا جائے۔ ان چاروں چیزوں کو قرآن شیطانی عمل قرار دیتا ہے اور انسان کی حقیقی فلاح کے خلاف سمجھتا ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَٰنُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ

إِنَّمَا	يُرِيدُ	الشَّيْطَٰنُ	أَنْ	يُوقِعَ	بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَالْبَغْضَاءَ	فِي	الْخَمْرِ	وَالْمَيْسِرِ
اس کے سوا نہیں	چاہتا ہے	شیطان	کہ	ڈالے	تمہارے درمیان	دشمنی	اور بیر	میں سے	شراب	اور جوا

اس کے سوا نہیں کہ شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے دشمنی اور بیر ڈالے۔

وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿٩١﴾ وَأَطِيعُوا

وَيَصُدَّكُمْ	عَنْ	ذِكْرِ + اللَّهِ	وَعَنِ + الصَّلَاةِ	فَهَلْ	أَنتُمْ	مُّنتَهُونَ	وَأَطِيعُوا
اور تمہیں روکے	سے	اللہ کی یاد	اور نماز سے	پس کیا	تم	باز آؤ گے	اور اطاعت کرو

اور تمہیں روکے اللہ کی یاد سے، اور نماز سے، پس کیا تم باز آؤ گے؟ اور اطاعت کرو

اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا

اللَّهَ	وَأَطِيعُوا	الرَّسُولَ	وَاحْذَرُوا	فَإِن	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوا	أَنَّمَا	عَلَىٰ	رَسُولِنَا
اللہ	اور اطاعت کرو	رسول	اور بچتے رہو	پھر اگر	تم پھر جاؤ گے	تو جان لو	صرف	پر (ذمہ)	ہمارا رسول ؐ

اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ؐ کی اور بچتے رہو، پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو جان لو کہ ہمارے رسول ؐ کے ذمہ صرف

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ

الْبَلَاغُ	الْمُبِينُ	لَيْسَ	عَلَى	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	جُنَاحٌ
پہونچا دینا	کھول کر	نہیں	پر	جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	نیک	کوئی گناہ

کھول کر (واضح طور پر) پہنچا دینا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو

فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ

فِيمَا	طَعِمُوا	إِذَا	مَا اتَّقَوا	وَّآمَنُوا	وَعَمِلُوا + الصَّالِحَاتِ	ثُمَّ	اتَّقَوا	وَّآمَنُوا	ثُمَّ
میں جو	وہ کھا چکے	جب	انہوں نے پرہیز کیا	اور وہ ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے نیک	پھر	وہ ڈرے	اور ایمان لائے	پھر

وہ کھا چکے جبکہ (آئندہ) انہوں نے پرہیز کیا اور ایمان لائے اور نیک عمل کئے پھر وہ ڈرے اور ایمان لائے پھر

۱۲ ع ۷ ۲

اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٣﴾ ع

اتَّقَوا	وَّأَحْسَنُوا	وَاللَّهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِينَ
وہ ڈرے	اور انہوں نے نیکوکاری کی	اور اللہ	دوست رکھتا ہے	نیکوکار (جمع)

وہ ڈرے اور انہوں نے نیکوکاری کی اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

(۹۱) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ إِذَا أَتَيْتُمُوهَا

(۹۱) شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں باہم لڑائی اور بغض پیدا ہو شراب کے پینے اور جوئے کھیلنے کے سبب سے کہ ان میں طرح طرح

لِمَا یَحْصُلُ فِیْهِمَا مِنَ الشَّرِّ وَالْفِتَنِ وَیَصُدَّکُمْ
بِالْاِشْتِغَالِ بِهِمَا عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ
الصَّلٰوةِ خَصَّهُمَا بِالذِّکْرِ تَعْظِیْمًا لَهُمَا فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ عَنْ اِتْیَانِهِمَا اَیْ اِنْتَهُوْا
(۹۲) وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا
الْمَعَاصِیَ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ عَنِ الطَّاعَةِ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○
الْاِبْلَاغُ الْبَیِّنُ وَجَزَاءُکُمْ عَلَیْنَا.
(۹۳) لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اَکَلُوْا مِنَ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ
قَبْلَ التَّحْرِیْمِ اِذَا مَا اتَّقَوْا الْمُحَرَّمَات
وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
ثَبَتُوْا عَلَی التَّقْوٰی وَالْاِیْمَانِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا
الْعَمَلَ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ بِمَعْنٰی
اَنَّهٗ یُثِیْبُهُمْ

کے فتنے اور خرابیاں ہیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تم کو ان افعال میں مشغول کرکے یاد الٰہی اور نماز سے روکے (ذکر الٰہی اور نماز کو خاص بیان کیا بوجہ انکی بڑائی کے) سو تم ان افعال سے باز رہو

(۹۲) اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے پیغمبر کے فرماں بردار بنو اور تمام گناہوں سے بچو۔ پھر اگر تم اطاعت سے منہ موڑ دگے تو جان لو کہ ہمارے پیغمبر کا کام ظاہر پہونچا دینا ہے اور بدلہ تمھارا ہمارے ذمہ ہے۔

(۹۳) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان پر مواخذہ نہیں اس پر جو انہوں نے حرام ہونے سے پہلے شراب پی یا جوا کھیل کر اس کی کمائی کھا لی جبکہ وہ حرام چیزوں سے بچیں اور ایمان لاویں اور اچھے کام کریں پھر ایمان اور پرہیزگاری پر ثابت رہیں۔ پھر ڈریں اللہ سے اور اچھے عمل کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو یعنی انکو جزائے نیک دے گا۔

تشریح

(۹۱) شراب اور جوئے کے ظاہری اور باطنی نقصانات | شراب اور جوئے کا ظاہری نقصان تو یہ ہے کہ نشہ میں جب آدمی کی عقل جاتی رہتی ہے تو شرابی آپس میں لڑ پڑتے ہیں جس سے دشمنی عداوت اور بغض پیدا ہوتا ہے۔ یہی حال جوئے بازی کا بھی ہے۔ باطنی نقصان یہ ہے کہ انسان کے اخلاق بگڑتے ہیں اور ان چیزوں میں مشغول ہوکر اللہ کی یاد اور اس کی عبادت سے غافل ہو جاتا ہے۔ یہ ظاہری اور باطنی نقصانات معلوم ہوکر بھی کیا ایک مسلمان ان چیزوں سے باز نہیں آئے گا۔

(۹۲) پیش نظر اللہ اور رسول کی اطاعت ہونی چاہیئے | اگرچہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت اور مصلحت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان احکام کے ذریعے بندوں کے نفع اور نقصان کا خیال فرماتے ہیں لیکن اگر کسی چیز کی حکمت تک ہماری عقل کی رسائی نہ بھی ہوسکے تب بھی اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پابندی کرنی چاہیئے۔ اور جن چیزوں سے روکا ہے ان سے رُکنا چاہیئے۔ پھر بھی اگر تم حکم عدولی کروگے تو سمجھ لو کہ اللہ کے رسول پر صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، اور وہ پہنچا چکے ہیں۔

(۹۳) شریعت کا حکم نازل ہونے سے پہلے جو ہوا اس پر گرفت نہیں ہے | شراب کے حرام ہونے کے بارے میں جب اللہ کا حکم نازل ہوا تو صحابہ کرام کے ذہنوں میں سوال پیدا ہوا کہ اس حکم کے آنے سے پہلے جو لوگ اس میں مبتلا رہے اور اسی حال میں وہ دنیا سے چلے گئے تو ان کے بارے میں اللہ تعالےٰ کا فیصلہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ حکم کے آنے سے پہلے جو خلاف ورزی ہوئی اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی بشرطیکہ جو لوگ آج بھی حیات ہیں وہ ان چیزوں سے جو حرام کی گئی ہیں بچتے رہیں ایمان پر ثابت قدم رہیں نیک عمل کریں جس چیز سے روکا جائے رُکیں اور اللہ کے فرمان پر عمل کریں، خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ اختیار کریں کیونکہ اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْکُمْ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ + اٰمَنُوْا	لَیَبْلُوَنَّکُمُ	اللّٰهُ	بِشَیْءٍ	مِّنَ	الصَّیْدِ	تَنَالُهٗۤ	اَیْدِیْکُمْ
اے	ایمان والو	ضرور تمہیں آزمائیگا	اللہ	کچھ (کسی قدر)	سے	شکار	اس تک پہونچتے ہیں	تمہارے ہاتھ

اے ایمان والو! اللہ تمہیں ضرور آزمائیگا کسی قدر (اس) شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور

وَرِمَاحُکُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ

وَ	رِمَاحُکُمْ	لِیَعْلَمَ + اللّٰهُ	مَنْ	یَّخَافُهٗ	بِالْغَیْبِ	فَمَنِ	اعْتَدٰی	بَعْدَ
اور	تمہارے نیزے	تاکہ اللہ معلوم کرے	کون	اس سے ڈرتا ہے	بن دیکھے	سو جو۔جس	زیادتی کی	بعد

نیزے پہونچتے ہیں تاکہ اللہ معلوم کرے کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے سو اس کے بعد جس نے زیادتی کی

ذٰلِکَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۴﴾

ذٰلِکَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ
اس کے	سو اس کے لئے	عذاب	دردناک

سو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

﴿۹۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ لَیَخْتَبِرَنَّکُمُ اللّٰهُ
بِشَیْءٍ یُرْسِلُهٗ لَکُمْ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗۤ اَیِ
الصِّغَارُ مِنْهُ اَیْدِیْکُمْ وَرِمَاحُکُمْ اَلْکِبَارُ مِنْهُ وَکَانَ ذٰلِکَ
بِالْحُدَیْبِیَةِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ فَکَانَتِ الْوُحُوْشُ وَالطَّیْرُ
تَغْشَاهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ عِلْمَ ظُهُوْرٍ مَنْ
یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ حَالٌ اَیْ غَائِبًا لَمْ یَرَهُ فَیَجْتَنِبُ الصَّیْدَ
فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ النَّهْیِ عَنْهُ فَاصْطَادَهٗ
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

﴿۹۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰهُ اے ایمان والو تم کو اللہ ایک چیز بھیجکر آزمائیگا یعنی شکار کی تم پر اس قدر کثرت ہوگی کہ چھوٹے شکار کو تم ہاتھوں سے پکڑلوگے اور بڑے شکار کو نیزوں سے ماروگے اور یہ قصہ حدیبیہ میں پیش آیا کہ سب لوگ حالتِ احرام میں تھے اور وحشی جانور اور پرندا نکی منزلوں میں ان کے پاس آتے تھے۔ یہ آزمائش اسلئے کہ اللہ ظاہر جان لے اسکو جو اللہ سے ڈرے باوجودیکہ اللہ کو نہیں دیکھتا غائبانہ اس کا خوف کرے اور شکار سے بچے سو جو کوئی بعد اس ممانعت کے زیادتی کرے اور شکار کرلے تو اس کے لئے سخت مصیبت پیش آنے والی ہے۔

تشریح

﴿۹۱﴾ احرام کی حالت میں شکار کی ممانعت | ایک تو وہ چیزیں ہیں جو بذاتِ خود ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہیں جیسے شراب جُوا وغیرہ جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ دوسری وہ چیزیں ہیں، جو بذات خود حرام نہیں ہیں مگر بعض حالات میں اس حالت کی وجہ سے حرام ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب آدمی حج یا عمرہ کے لئے احرام باندھے ہوئے ہو تو احرام کی حالت میں شکار نہ کرے۔ اللہ کی طرف سے یہ بھی آزمائش ہوتی ہے کہ شکار بالکل سامنے ہو نیزے کی زد پر ہو مگر پھر بھی آدمی اللہ کے غائبانہ خوف کی وجہ سے اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔

بنی اسرائیل میں اصحاب سبت کا قصہ سورۂ بقرہ میں آچکا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو آزمائش کے لئے ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا تھا انہوں نے حیلہ بازی کی اور مکاری کے ذریعہ اللہ کے حکم کے خلاف کیا جس کی وجہ سے ان پر اللہ کا رُسواکُن عذاب نازل ہوا۔ اس تنبیہ کے بعد جو اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کرے گا اس کے لئے دردناک سزا ہوگی۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	لَا تَقْتُلُوْا	الصَّيْدَ	وَاَنْتُمْ	حُرُمٌ	وَمَنْ	قَتَلَهٗ	مِنْكُمْ
اے	ایمان والو	نہ مارو	شکار	جبکہ تم	حالتِ احرام میں ہو	اور جو	اسکو مارے	تم میں سے

اے ایمان والو ! نہ مارو شکار جبکہ تم حالتِ احرام میں ہو اور تم میں سے جو اس کو

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

مُّتَعَمِّدًا	فَجَزَآءٌ	مِّثْلُ	مَا قَتَلَ	مِنَ النَّعَمِ	يَحْكُمُ	بِهٖ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ
جان بوجھ کر	تو بدلہ	برابر	جو وہ مارے	مویشی سے	فیصلہ کریں	اسکا	دو معتبر	تم سے

جان بوجھ کر مارے تو جو وہ مارے اس کے برابر بدلہ ہے مویشیوں میں سے، جس کا تم میں سے دو معتبر فیصلہ

هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا

هَدْيًا	بٰلِغَ	الْكَعْبَةِ	اَوْ كَفَّارَةٌ	طَعَامُ	مَسٰكِيْنَ	اَوْ عَدْلُ	ذٰلِكَ	صِيَامًا
نیاز	پہنچائے	کعبہ	یا کفّارہ	کھانا	محتاج (جمع)	یا برابر	اس	روزے

کریں۔ خانہ کعبہ نیاز پہنچائے یا (اس کا) کفّارہ ہے کھانا چند محتاجوں کا، یا اس کے برابر روزے رکھنا

لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

لِّيَذُوْقَ	وَبَالَ	اَمْرِهٖ	عَفَا + اللّٰهُ	عَمَّا	سَلَفَ	وَمَنْ	عَادَ	فَيَنْتَقِمُ
تاکہ چکھے	سزا	اپنے کام (کیے) کی	اللہ نے معاف کیا	اس سے جو	پہلے ہو چکا	اور جو	پھر کرے	تو بدلہ لے گا

تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو پہلے ہو چکا اور جو پھر کرے تو اللہ اس سے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

اللّٰهُ	مِنْهُ	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ
اللہ	اس سے	اور اللہ	غالب	بدلہ لینے والا

بدلہ لے گا اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے۔

﴿۹۵﴾ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ
اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ مُحْرِمُوْنَ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ
وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ
بِالتَّنْوِيْنِ وَرَفْعِ مَا بَعْدَهٗ اَىْ فَعَلَيْهِ
جَزَاءٌ هُوَ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
اَىْ شِبْهُهٗ فِى الْخِلْقَةِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِاِضَافَةِ
جَزَاءِ يَحْكُمُ بِهٖ اَىْ بِالْمِثْلِ رَجُلَانِ
ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ لَهُمَا فِطْنَةٌ يُمَيِّزَانِ

﴿۹۵﴾ اے ایمان والو شکار کو نہ مارو اس حال میں کہ تم حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے ہو اور جو کوئی تم میں سے قصداً شکار کو مارے تو اس پر اس کا بدلہ ہے چوپایوں میں سے مانند اس شکار کے جس کو مارا تم میں سے دو آدمی عادل جن کو سمجھ ہو اسکی مثل اشیا، کو پہچانیں اس شکار کی مثل بتلادیں کہ فلاں شکار میں فلاں جانور دینا چاہیئے۔

بِهَا اَشْبَهُ الْاَشْيَاءِ بِهٖ وَقَدْ حَكَمَ اِبْنُ عَبَّاسٍ
وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فِي النَّعَامَةِ
بِبُدْنَةٍ وَاِبْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ فِيْ بَقَرِ
الْوَحْشِ وَحِمَارِهٖ بِبَقَرَةٍ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَوْفٍ
فِي الظَّبْيِ بِشَاةٍ وَحَكَمَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ
وَغَيْرُهُمَا فِي الْحَمَامِ لِاَنَّهٗ يُشْبِهُهَا فِي الْعَبِّ
هَدْيًا حَالٌ مِّنْ جَزَاءٍ **بٰلِغَ الْكَعْبَةِ** اَيْ
يَبْلُغُ بِهِ الْحَرَمَ فَيُذْبَحُ فِيْهِ وَيُتَصَدَّقُ بِهٖ
عَلٰى مَسَاكِيْنِهٖ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّذْبَحَ
حَيْثُ كَانَ وَنَصْبُهٗ نَعْتًا لِمَا قَبْلَهٗ وَاِنْ اُضِيْفَ لِاَنَّ
اِضَافَتَهٗ لَفْظِيَّةٌ لَا تُفِيْدُ تَعْرِيْفًا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لِلصَّيْدِ
مِثْلٌ مِّنَ النَّعَمِ كَالْعُصْفُوْرِ وَالْجَرَادِ فَعَلَيْهِ قِيْمَتُهٗ
اَوْ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ غَيْرُ الْجَزَاءِ وَاِنْ وَجَدَهٗ هِيَ
طَعَامُ مَسٰكِيْنَ مِنْ غَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ مِمَّا يُسَاوِيْ
الْجَزَاءَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِاِضَافَةِ كَفَّارَةٍ
لِمَا بَعْدَهٗ وَهِيَ لِلْبَيَانِ **اَوْ عَلَيْهِ عَدْلُ** مِثْلُ
ذٰلِكَ الطَّعَامِ **صِيَامًا** يَصُوْمُهٗ عَنْ كُلِّ مُدٍّ يَوْمًا وَ
اِنْ وَجَدَهٗ وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ **لِّيَذُوْقَ وَبَالَ**
ثِقَلَ جَزَاءِ **اَمْرِهٖ** اَلَّذِيْ فَعَلَهٗ **عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ**
مِنْ قَتْلِ الصَّيْدِ قَبْلَ تَحْرِيْمِهٖ **وَمَنْ عَادَ** عَلَيْهِ **فَيَنْتَقِمُ**
اللّٰهُ مِنْهُ **وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ** غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ **ذُو انْتِقَامٍ** ○
مِمَّنْ عَصَاهُ وَاُلْحِقَ بِقَتْلِهٖ مُتَعَمِّدًا فِيْمَا ذُكِرَ الْخَطَاءُ

اور تحقیق حکم کیا ابن عباس اور عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے شترمرغ کے شکار میں اونٹ کا اور ابن عباس اور ابوعبیدہ نے بقروحش اور حماروحش کے شکار میں گائے کی قربانی کا حکم کیا اور ابن عمر اور ابن عوف نے ہرن میں بکری کا حکم فرمایا اور ابن عباس اور عمر وغیرہما نے کبوتر میں بھی بکری ہی کا حکم فرمایا کیونکہ یہ دونوں پانی ایک طرح پیتے ہیں۔

یہ جانور جو بدلہ میں دیا جاوے ہدی بنا کر خانہ کعبہ کی طرف یعنی حرم میں پہونچایا جاوے پھر وہاں ذبح کیا جاوے اور حرم کے محتاجوں پر اسکو صدقہ کر دیا جاوے۔ اور یہ جائز نہیں کہ جس جگہ وہ جانور ہو وہیں ذبح کر دیا جاوے۔ حرم میں نہ پہنچایا جاوے پھر اگر شکار کا مثل چارپایوں میں سے نہ مِل سکے جیسے چڑیا اور ٹڈی تو اس کے عوض قیمت دیجاوے۔ یا بعوض شکار کے اگرچہ اس کا مثل بھی ملتا ہو مسکینوں کو کھانا دے جو اناج اس شہر میں زیادہ کھایا جاتا ہو اسمیں سے شکار کی قیمت کے برابر دیوے ہر ایک محتاج کو ایک مُد دیا جائے یا اس کھانے کے عوض روزے رکھے اسطرح کہ ہر مُد کے عوض ایک روزہ اور اناج کے ہوتے ہوئے بھی روزہ رکھنا جائز ہے۔ یہ بدلہ اسلئے مقرر ہوا کہ اپنے کئے کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف فرمایا جو حرمت سے پہلے کسی نے شکار مارا اور جو کوئی اب دوبارہ شکار مارے تو اللہ اس سے بدلہ لیگا اور اللہ غالب ہے اپنے حکم میں نافرمان سے بدلہ لینے والا ہے اور بھولے سے بھی شکار مارنے کا وہی حکم ہے جو قصداً شکار مارنے میں ہے۔

تشریح

(۹۵) احرام کی حالت میں شکار کرنے کی سزا | حکم یہ ہے کہ احرام کی حالت میں شکار مت کرو اور اگر کوئی دوسرا مُحرِم کے لئے شکار کرے تو مُحرِم کو اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے اپنے لئے شکار کیا ہو اور وہ اس میں سے مُحرِم کو دیدے تو اس کے کھانے میں مُحرِم کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر کوئی جان بوجھ کر احرام کی حالت میں شکار کریگا تو شکار کئے جانور کی قیمت کے برابر ایک جانور نذرانے میں دینا ہوگا اور یہ نذرانہ حدودِ حرم میں ذبح کرے اور محتاجوں کو دیدے۔ یا اس گناہ کے کفارے میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا اس کے بقدر روزے رکھنے ہونگے۔ دو معتبر آدمی اس کا فیصلہ کرینگے کہ جس جانور کا شکار کیا ہے وہ کس قیمت کا ہو سکتا ہے۔ اگر شکار زندہ ہے تو اسکا چھوڑنا فرض ہے۔

اس حکم کے آنے سے پہلے جو ہو چکا ہے اس پر گرفت نہیں ہے۔ لیکن اگر حکم کے آنے کے بعد دوبارہ ایسا کریگا تو کفارے کے علاوہ اللہ کے انتقام سے بھی بچ نہیں سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہیں اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ موذی جانور جن سے انسان کو خطرہ ہو جیسے سانپ، بچھو جو انسان کو نقصان پہنچانے والے جانور ہیں ان کو احرام کی حالت میں مارنا جائز ہے۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ

أُحِلَّ	لَكُمْ	صَيْدُ	الْبَحْرِ	وَطَعَامُهُ	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَلِلسَّيَّارَةِ	وَحُرِّمَ	عَلَيْكُمْ
حلال کیا گیا	تمہارے لئے	شکار	دریا	اور اس کا کھانا	فائدہ	تمہارے لئے	اور مسافروں کے لئے	اور حرام کیا گیا	تم پر

تمہارے لئے حلال کیا گیا دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے فائدہ کے لئے ہے اور مسافروں کے لئے اور تم پر خشکی (جنگل) کا شکار

صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ

صَيْدُ الْبَرِّ	مَا دُمْتُمْ	حُرُمًا	وَاتَّقُوا	اللَّهَ	الَّذِي	إِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ	جَعَلَ
جنگل کا شکار	جب تک تم ہو	حالتِ احرام میں	اور ڈرو	اللہ	وہ جو	اسکی طرف	تم جمع کئے جاؤ گے	بنایا

حرام کیا گیا جب تک تم حالتِ احرام میں ہو، اور اللہ سے ڈرو، جس کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے۔ اللہ نے

اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَ

اللَّهُ	الْكَعْبَةَ	الْبَيْتَ + الْحَرَامَ	قِيَامًا	لِّلنَّاسِ	وَالشَّهْرَ + الْحَرَامَ	وَالْهَدْيَ	وَ
اللہ	کعبہ	احترام والا گھر	قیام کا باعث	لوگوں کے لئے	اور حرمت والے مہینے	اور قربانی	اور

بنایا کعبہ احترام والا گھر، لوگوں کے لئے قیام کا باعث۔ اور حرمت والے مہینے اور قربانی اور

الْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

الْقَلَائِدَ	ذَٰلِكَ	لِتَعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	يَعْلَمُ	مَا فِي السَّمَاوَاتِ	وَمَا فِي + الْأَرْضِ
پٹے پڑے ہوئے جانور	یہ	تاکہ تم جان لو	کہ	اللہ	معلوم	جو آسمانوں میں	اور جو زمین میں

گلے میں پٹہ (قربانی کی علامت) پڑے ہوئے جانور، یہ اس لئے ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے

وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٩٧﴾

وَأَنَّ	اللَّهَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيمٌ
اور یہ کہ	اللہ	ہر	چیز	جاننے والا

اور یہ کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(۹۶) أُحِلَّ لَكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ حَلَالًا كُنْتُمْ أَوْ مُحْرِمِينَ
صَيْدُ الْبَحْرِ أَنْ تَأْكُلُوهُ وَهُوَ مَا لَا يَعِيشُ إِلَّا
فِيهِ كَالسَّمَكِ بِخِلَافِ مَا يَعِيشُ فِيهِ وَفِي الْبَرِّ
كَالسَّرَطَانِ وَطَعَامُهُ مَا يَقْذِفُهُ إِلَى السَّاحِلِ
مَيْتًا مَتَاعًا تَمْتِيعًا لَّكُمْ تَأْكُلُونَهُ وَلِلسَّيَّارَةِ
الْمُسَافِرِينَ مِنْكُمْ يَتَزَوَّدُونَهُ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ
صَيْدُ الْبَرِّ وَهُوَ مَا يَعِيشُ فِيهِ مِنَ الْوَحْشِ الْمَأْكُولِ

(۹۶) حلال ہے تم کو اے لوگو کھانا دریا کے شکار کا حالت احرام میں ہو
یا غیر حالتِ احرام میں اور مراد دریا کے شکار سے وہ ہے جو پانی
کے بغیر نہ جی سکے جیسے مچھلی اور جو پانی اور خشکی دونوں میں زندہ
رہے گی جیسے کیکڑا وہ دریا کا شکار نہیں ہے اور دریا کا وہ جانور
جو مر کر کنارہ پر آجاوے وہ بھی تم کو حلال ہے اور اسمیں تم کو نفع ہے
کہ اسکو کھاؤ مسافروں کے لئے توشہ سفر کا ہو۔ اور جب تک تم احرام میں
رہو خشکی کا شکار کرنا تم کو حرام ہے اور خشکی کا شکار وہ ہے جو خشکی میں زندہ رہے

اَنْ تَصِیْدُوْہُ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ط فَلَوْصَادَہٗ حَلَالٌ
فَلِلْمُحْرِمِ اَکْلُہٗ کَمَا بَیَّنَہُ السُّنَّۃُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ
اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ○
۹۷ جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ الْمُحَرَّمَ قِیٰمًا
لِّلنَّاسِ یَقُوْمُ بِہٖ اَمْرُ دِیْنِہِمْ بِالْحَجِّ اِلَیْہِ وَدُنْیَاھُمْ بِاَمْنِ
دَاخِلِہٖ وَعَدَمِ التَّعَرُّضِ لَہٗ وَجَبْیِ ثَمَرٰتِ کُلِّ شَیْءٍ اِلَیْہِ
وَفِیْ قِرَاءَۃٍ قِیَمًا بِلَا اَلِفٍ مَصْدَرُ قَامَ غَیْرُ مُعَلٍّ وَالشَّہْرَ
الْحَرَامَ بِمَعْنَی الْاَشْہُرِ الْحُرُمِ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ
وَرَجَبُ قِیَامًا لَّہُمْ بِاَمْنِہِمْ الْقِتَالَ فِیْہَا وَالْہَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ
قِیَامًا لَّہُمْ بِاَمْنِ صَاحِبِہِمَا مِنَ التَّعَرُّضِ لَہٗ ذٰلِکَ الْجَعْلُ
الْمَذْکُوْرُ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ فَاِنَّ
جَعْلَہٗ ذٰلِکَ لِجَلْبِ الْمَصَالِحِ لَکُمْ اَوْ دَفْعِ الْمَضَارِّ عَنْکُمْ
قَبْلَ وُقُوْعِہَا دَلِیْلٌ عَلٰی عِلْمِہٖ بِمَا فِی الْوُجُوْدِ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ

سو اگر غیر احرام والے نے خشکی کا شکار مارا تو احرام والے کو کھانا اس کا درست ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور ڈرو اس اللہ سے جس کی طرف تم کو جانا ہے۔

۹۷ اللہ نے بزرگ گھر یعنی خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے دین دنیا کے کاموں کی درستی کا سامان بنایا وہاں حج ہوتا ہے جس سے دین درست ہوتا ہے اور دنیا میں یہ نفع کہ جو شخص وہاں چلا جاوے امن پاوے اور اس کے ساتھ کوئی برائی سے پیش نہ آسکے اور طرح طرح کے میوے وہاں آتے ہیں اور حرمت والے مہینوں یعنی ذلقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم و رجب کو بھی اللہ نے امن کا سامان بنایا کہ ان مہینوں میں لڑائی سے بے خوف ہیں۔ اور اس جانور کو جو خانہ کعبہ کیطرف ذبح ہونیکو جاوے اور اسکے گلے کے قلادہ کو بھی اللہ نے سامان امن کا بنایا کہ جو اس جانور کو لیجاوے اسکو کوئی کچھ نہیں کہتا اللہ نے یہ جو کچھ کیا اسلئے کیا کہ تم جانو کہ بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں اور یہ کہ اللہ بیشک ہر چیز کو جانتا ہے کیونکہ یہ جو کچھ اللہ نے تمہارے نفع کا سامان اور مضرت سے بچنے کا بندوبست پہلے انکے ظہور سے کر دیا یہ دلیل ہے اس امر کی کہ جو کچھ موجود ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم اس کو ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے

تشریح

۹۶ احرام کی حالت میں سمندری شکار | احرام کی حالت میں زمینی اور بری شکار کا حکم اوپر گذر چکا ہے کہ اس کا مارنا حرام ہے بلکہ اسکو ڈرانے اور بھگانے کی بھی اجازت نہیں ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے انسانوں کی سہولت کے لئے احرام کی حالت میں سمندری جانور مچھلی کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا ہے اُسے شکار کر کے کھایا بھی جا سکتا ہے اور اس کو بچا کر رکھا بھی جا سکتا ہے کیونکہ سمندر کے سفر کی حالت میں بعض اوقات کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی اس وقت سوائے سمندری شکار کے کوئی غذا نہیں مل سکتی اسلئے اللہ تعالےٰ نے بحری شکار کو احرام کی حالت میں حلال کر دیا ہے۔

۹۷ خانہ کعبہ کی مرکزیت | حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ ہی کے زمانے سے جنہوں نے اللہ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ خانہ کعبہ نہ صرف ایک مقدس عبادت الٰہی کا مقام تھا بلکہ وہ پورے ملک کی اجتماعی زندگی کا مرکز اور عرب کی معاشی اور تمدنی زندگی کا بہت بڑا ذریعہ تھا۔ حضرت ابراہیمؑ ہی کے زمانے سے حج اور عمرے کے لئے لوگ کھنچ کھنچ کر آتے تھے۔ اور اس طرح بکھرے ہوئے عرب کے لوگوں میں وحدت کا ایک تعلق پیدا ہو جاتا تھا۔ مختلف قبیلوں میں اور علاقے کے لوگوں میں ثقافتی اور کلچرل تعلقات پیدا ہوتے تھے۔ اس اجتماع کے موقع پر شعر و شاعری کے مقابلے ہوتے تھے جس سے ان کی زبان و ادب کو ترقی کرنے کے مواقع ملتے تھے اسکے علاوہ بڑے بڑے کاروباری میلے لگا کرتے تھے جس سے ان کی معاشی ضروریات پوری ہوتی تھیں۔

پورے ملک میں بدامنی کا دور دورہ تھا۔ سال میں چار مہینے جن میں لڑائی بند رہتی تھی اور اشہر حرام کہلاتے تھے ان میں چین کا سانس لینا نصیب ہو جاتا تھا اس زمانے میں ان کے قافلے آسانی کے ساتھ آتے جاتے تھے اور کسی طرح کا خطرہ نہیں ہوتا تھا۔

قربانی کے جانوروں کی گردنوں میں قلادے ڈال دیئے جاتے تھے انکی گردنوں میں پڑے ہوئے ان پٹوں کو دیکھ کر معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ نذرانے کے جانور ہیں اور کسی کو انہیں لوٹنے کی جرأت نہیں تھی ۔۔ ان حالات کی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر تم ان باتوں پر غور کرو تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہاری بھلائی کے لئے کیسا انتظام کر رکھا تھا تو جو پروردگار تمہاری بھلائی چاہنے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اگر تم اس کے احکام کی پابندی کرو تو یہ تمہارے لئے ہی بہتر ہے۔ آج بھی یہ حرم محترم اسلامی زندگی کا ایک مرکز ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمانوں کی اجتماعیت قائم ہے۔

سے
دنیا کے بتکدے میں پہلا وہ گھر خدا کا ✤ ہم اسکے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ

اِعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ
جان لو	کہ	اللہ	سخت	عذاب	اور	یہ کہ	اللہ

جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے، اور یہ کہ اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	مَا + عَلَى + الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ	وَاللّٰهُ
بخشنے والا	مہربان	نہیں + پر + رسول (رسول کے ذمے)	مگر	پہونچا دینا	اور اللہ

بخشنے والا مہربان ہے۔ رسول کے ذمے صرف (پیغام) پہونچا دینا ہے، اور اللہ جانتا ہے

يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

يَعْلَمُ	مَا تُبْدُوْنَ	وَمَا	تَكْتُمُوْنَ
جانتا ہے	جو تم ظاہر کرتے ہو	اور جو	تم چھپاتے ہو

جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

(۹۸) اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ لِاَعْدَائِهٖ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لِاَوْلِيَائِهٖ رَّحِيْمٌ ○ بِهِمْ

(۹۹) مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ اَلْاِبْلَاغُ لَكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ تُظْهِرُوْنَ مِنَ الْعَمَلِ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ تُخْفُوْنَ مِنْهُ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(۹۸) جانو کہ اللہ بیشک اپنے۔۔ دشمنوں کو سخت عذاب دینے والا ہے اور اپنے دوستوں کو بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

(۹۹) پیغمبر کا کام تم کو حکم سنا دینا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کام تم ظاہر کرتے ہو اور جو کام چھپا کر کرتے ہو پس اس کا عوض تم کو دے گا۔

تشریح

(۹۸) اللہ تعالیٰ سزا بھی دیتے ہیں معاف بھی کرتے ہیں | اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہے اور حکیم و دانا بھی۔ اگر بندہ سزا کا مستحق ہے تو سخت سزا بھی ملے گی اور وہ درگذر اور رحم کرنے والا بھی۔ کتنی غلطیوں کو نظر انداز کرتا ہے اور اپنے بندوں کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے اس لئے اس سے ڈرنا بھی چاہیئے اور رحم کی امید بھی رکھنی چاہیئے۔

(۹۹) رسول کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے | اللہ تعالیٰ اپنا پیغام پہنچانے کے لئے نبیوں اور رسولوں کو مقرر فرماتا ہے۔ ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اللہ کی ہدایت لوگوں تک پہنچا دیں اگر کوئی اللہ کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے اللہ تعالیٰ تمہارے کھلے اور چھپے سب حال کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ تمہارے دلوں میں کیا ہے اس کا اللہ کو خوب علم ہے

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا

قُلْ	لَا يَسْتَوِي	الْخَبِيْثُ	وَالطَّيِّبُ	وَلَوْ	اَعْجَبَكَ	كَثْرَةُ	الْخَبِيْثِ	فَاتَّقُوْا
کہہ دیجئے	برابر نہیں	ناپاک	اور پاک	خواہ	تمہیں اچھی لگے	کثرت	ناپاک	سو ڈرو

کہہ دیجئے برابر نہیں ناپاک اور پاک ، خواہ تمہیں ناپاک کی کثرت اچھی لگے سو اے عقل

اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ ع ۱۳ ۲

اللّٰهَ	يٰۤاُولِي + الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	لَا تَسْئَلُوْا	عَنْ
اللہ	اے + عقل والو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اے	ایمان والو	نہ پوچھو	سے (بابت)

والو اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح (کامیابی اور نجات پاؤ) اے ایمان والو! نہ پوچھو ان چیزوں سے متعلق

اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ

اَشْيَآءَ	اِنْ	تُبْدَ	لَكُمْ	تَسُؤْكُمْ	وَاِنْ	تَسْئَلُوْا	عَنْهَا	حِيْنَ	يُنَزَّلُ + الْقُرْاٰنُ	تُبْدَ
چیزیں	جو	ظاہر کیجاویں	تمہارے لئے	تمہیں بری لگیں	اور اگر	تم پوچھوگے	انکے متعلق	جب	نازل کیا جارہا ہے قرآن	ظاہر کردی جائینگی

جو تمہارے لئے ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں' اور اگر ان کے متعلق ایسے وقت پوچھوگے جب قرآن نازل کیا جارہا ہے، تو تمہارے لئے

لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ

لَكُمْ	عَفَا + اللّٰهُ	عَنْهَا	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ	قَدْ + سَاَلَهَا	قَوْمٌ	مِّنْ
تمہارے لئے	اللہ نے درگذر کی	اس سے	اور اللہ	بخشنے والا	بردبار	اس کے متعلق پوچھا	ایک قوم	سے

ظاہر کردی جائینگی ، اللہ نے اس سے درگذر کی اور اللہ بخشنے والا بُردبار ہے ۔ اس کے متعلق تم سے قبل ایک قوم نے پوچھا

قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

قَبْلِكُمْ	ثُمَّ	اَصْبَحُوْا	بِهَا	كٰفِرِيْنَ
قبل تم	پھر	وہ ہوگئے	اس سے	انکار کرنے والے

پھر وہ اس کے منکر ہوگئے ۔

(۱۰۰) قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ اَلْحَرَامُ وَالطَّيِّبُ اَلْحَلَالُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ تَرْكِهٖ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تَفُوْزُوْنَ

(۱۰۰) اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہدو کہ حرام اور حلال برابر نہیں اگر تم کو حرام کا زیادہ ہونا اچھا معلوم ہو پس حرام کے چھوڑنے میں اللہ سے ڈرو اے عقل والو تاکہ تم نجات پاؤ۔

(۱۰۱) وَنَزَلَ لَمَّا اَكْثَرُوْا سُؤَالَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(۱۰۱) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ الخ وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ بعض صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت

لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ
تُظْهَرَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ بِمَا فِيْهَا
مِنَ الْمَشَقَّةِ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا
حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ اَيْ فِيْ
زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُبْدَ لَكُمْ اَلْمَعْنٰى اِذَا سَاَلْتُمْ عَنْ
اَشْيَاءَ كُمْ فِيْ زَمَنِهٖ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ
بِاَبْدَائِهَا وَمَتٰى اَبْدَاهَا
سَاءَتْكُمْ فَلَا تَسْئَلُوْا عَنْهَا
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ مَسْاَلَتِكُمْ فَلَا
تَعُوْدُوْا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○
(۱۰۲) قَدْ سَاَلَهَا اَيِ الْاَشْيَاءَ
قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ اَنْبِيَاءَهُمْ
فَاُجِيْبُوْا بِبَيَانِ اَحْكَامِهَا
ثُمَّ اَصْبَحُوْا صَارُوْا بِهَا
كٰفِرِيْنَ ○ بِتَرْكِ الْعَمَلِ
بِهَا۔

سوال کرنا شروع کر دیا اللہ نے فرمایا اے ایمان والو بہت سی چیزوں کا سوال نہ کرو اگر ان کا حکم تم پر ظاہر کر دیا جائے تو تم کو گراں معلوم ہو کہ اس میں مشقت ہے اور اگر تم کسی بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس وقت قرآن اترتا ہے پوچھو گے تو اس کا حکم تم پر ظاہر کیا جاوے گا۔ پھر جب حکم ظاہر ہوگا تو تم کو بھاری معلوم ہوگا اور ہو نہ سکے گا۔ اسلئے ایسے وقت میں پوچھنا ہی نہ چاہیئے۔

اللہ نے معاف فرمایا جو تم نے پہلے کوئی سوال کیا پھر ایسا نہ کرو اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

(۱۰۲) بے شک پہلے پیغمبروں کی امتوں نے بہت باتیں ان سے دریافت کیں۔ سو ان کو جواب ان کی باتوں کا اور حکم سنایا گیا پس ان سے عمل اُن پر نہ ہو سکا اور وہ کافر منکر ہو گئے۔

تشریح

(۱۰۰) پاک اور ناپاک برابر نہیں | کسی چیز کی قدر و قیمت اس کے ظاہر سے نہیں بلکہ باطن سے ہوتی ہے۔ ہاتھی اتنا بڑا جانور ہے مگر مُردار ہے۔ بکری چھوٹی سی ہے مگر حلال ہے۔ پتھر کا ایک بہت بڑا ٹکڑا چھوٹے سے ہیرے کے مقابلے میں بے قیمت ہے۔ اسی طرح گندگی کا ایک ڈھیر عطر کے ایک قطرے کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ دانشمند انسان وہ ہے جو حقیقی قدر و قیمت کو اس کے باطن سے جانچے اور پرکھے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ کی فرماں برداری اپنے انجام کے اعتبار سے نافرمانی سے کہیں بہتر ہے۔ دانشمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ آدمی فلاح کے راستے کو اختیار کرے۔

(۱۰۱) فضول کے سوالات مت کرو | اسلام بڑا حقیقت پسند ہے غیر ضروری اور فضول کے سوالات ذہنی انتشار پیدا کرتے ہیں اسلئے منع کیا گیا ہے کہ غیر ضروری سوالات مت کیا کرو جس سے تمہیں بلاوجہ کی پریشانی پیش آئے۔ مثال کے طور پر قرآن مجید میں ہے کہ تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ جب ایک صاحب نے یہ حکم سنا تو پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہر سال فرض کیا گیا ہے؟ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا انہوں نے پھر دوبارہ یہی سوال کیا آپ پھر بھی خاموش رہے تیسری مرتبہ پھر انہوں نے یہی پوچھا آپ نے تنبیہ کی کہ اگر میری زبان سے ہاں نکل جاتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کچھ پہلے ہو چکا ہم نے اسے معاف کر دیا ہے مگر آئندہ کا دھیان رہے کہ بلاوجہ کی بال کی کھال مت نکالا کرو۔

(۱۰۲) موشگافیاں بھی گمراہی کا سبب بنی ہیں | یہودیوں میں یہ کمزوری تھی کہ وہ اللہ کے احکام میں موشگافیاں کرتے تھے۔ ایک ایک چیز کے متعلق کھوج لگاتے تھے اور اس کا مقصد عمل کرنا نہیں بلکہ ٹال مٹول کرنی ہوتی تھی اپنی اس غلط روش کی وجہ سے گمراہیوں اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو گئے۔ امت محمدیہ کو بتایا جا رہا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا بس جتنا کہا اس پر عمل کرو بلاوجہ کے سوالات مت کھڑے کرو۔

مَاجَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ

مَاجَعَلَ	اللّٰهُ	مِنْ + بَحِيْرَةٍ	وَّلَا سَآئِبَةٍ	وَّلَا	وَصِيْلَةٍ	وَّلَا حَامٍ	وَّلٰكِنَّ	الَّذِيْنَ
نہیں بنایا	اللہ	بحیرہ	اور نہ سائبہ	اور نہ	وصیلہ	اور نہ حام	اور لیکن	جن لوگوں نے

اللہ نے نہیں بنایا بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام، لیکن جن لوگوں نے

كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾

كَفَرُوْا	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَاَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ
کفر کیا	وہ بہتان باندھتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور ان کے اکثر	نہیں رکھتے عقل

کفر کیا، وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور ان کے اکثر عقل نہیں رکھتے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا

وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰى	مَآ	اَنْزَلَ اللّٰهُ	وَاِلَى	الرَّسُوْلِ	قَالُوْا	حَسْبُنَا
اور جب	کہا جائے	اُن سے	آؤ	طرف	جو	اللہ نے نازل کی	اور طرف	رسول	وہ کہتے ہیں	ہمارے لئے کافی

اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس کی طرف جو اللہ نے نازل کیا اور رسول کی طرف (تو) وہ کہتے ہیں ہمارے لئے

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا

مَا	وَجَدْنَا	عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَ لَوْ كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	شَيْـــًٔا
جو	ہم نے پایا	اس پر	اپنے باپ دادا	کیا خواہ ہوں	ان کے باپ دادا	نہ جانتے	کچھ

وہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا تو کیا (اس صورت میں بھی کہ) انکے باپ دادا کچھ نہ جانتے ہوں

وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾

وَّلَا	يَهْتَدُوْنَ
اور نہ	ہدایت یافتہ ہوں

اور نہ ہدایت یافتہ ہوں۔

(۱۰۳) مَاجَعَلَ شَرَعَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ كَمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُوْنَهٗ رَوَى الْبُخَارِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ الْبَحِيْرَةُ الَّتِيْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْلِبُهَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ. وَالسَّائِبَةُ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَ الْوَصِيْلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تَبْكُرُ فِيْ اَوَّلِ نِتَاجِ

(۱۰۳) اللہ نے یہ حکم نہیں فرمایا کہ بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی کو حرام ٹھیراؤ اور بتوں کے نام پر چھوڑو جیسا کہ اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ امام بخاری نے سعید بن مسیب سے روایت کی انہوں نے فرمایا بحیرہ وہ جانور ہے کہ اس کا دودھ بتوں کے واسطے کردیا جائے کوئی آدمی اس کو نہ دوہے۔ اور سائبہ وہ جانور جس کو کفار اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑتے تھے پھر اس پر کوئی چیز نہ لادی جاتی تھی اور وصیلہ وہ نوعمر اونٹنی کہ اول مرتبہ

الْاِبِلِ بِاُنْثٰی ثُمَّ تَثْنِیْ بَعْدَہٗ بِاُنْثٰی وَکَانُوْا
یُسَیِّبُوْنَہَا لِطَوَاغِیْتِہِمْ اِنْ وَصَلَتْ اِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی
لَیْسَ بَیْنَہُمَا ذَکَرٌ وَالْحَامُ فَحْلُ الْاِبِلِ یَضْرِبُ الضِّرَابَ
الْمَعْدُوْدِ فَاِذَا قَضٰی ضِرَابَہٗ وَدَعُوْہُ لِلطَّوَاغِیْتِ
وَاَعْفَوْہُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ یُحْمَلْ عَلَیْہِ شَیْءٌ وَسَمَّوْہُ
الْحَامِیْ وَلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی
اللّٰہِ الْکَذِبَ ط فِیْ ذٰلِکَ وَنِسْبَتُہٗ اِلَیْہِ وَ
اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ اِنَّ ذٰلِکَ اِفْتِرَاءٌ
لِاَنَّہُمْ قَلَّدُوْا فِیْہِ اٰبَاءَھُمْ
(۱۰۴) وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ
وَاِلَی الرَّسُوْلِ اَیْ اِلٰی حُکْمِہٖ مِنْ تَحْلِیْلِ مَا
حَرَّمْتُمْ قَالُوْا حَسْبُنَا کَافِیْنَا مَا وَجَدْنَا
عَلَیْہِ اٰبَاءَنَا مِنَ الدِّیْنِ وَالشَّرِیْعَۃِ قَالَ
تَعَالٰی اَحَسْبُہُمْ ذٰلِکَ اَوَلَوْ کَانَ اٰبَاؤُھُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ○ اِلَی الْحَقِّ
وَالْاِسْتِفْہَامُ لِلْاِنْکَارِ۔

بچہ دینے کے وقت مادہ جنے پھر دوبارہ بھی مادہ ہی جنے جب کوئی اونٹنی دو بچے اس طرح مادہ ہی جنے اور انکے درمیان بچہ نر پیدا نہ ہو تو اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور حامی وہ نر اونٹ جو چند مرتبہ بچہ جنوا دے سو جب وہ دس بچے پورے جنوا دیتا تو اس کو بُت کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس پر بوجھ نہ رکھتے اور سواری نہ کرتے تھے اور اس کا نام حامی رکھ دیتے تھے۔ اللہ نے انہیں سے کچھ مقرر نہیں کیا و لیکن جو لوگ کافر ہوئے اللہ کی طرف اسکو جھوٹ نسبت کرتے ہیں اور انمیں سے اکثر یہ نہیں سمجھتے کہ یہ افتراء ہے کیونکہ وہ لوگ اس بارہ میں اپنے باپ دادونکی پیروی کرتے ہیں۔

(۱۰۴) اور جب انکو کہا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے پیغمبر کے حکم کو مانو۔ حلال اور حرام کرنے میں وہ کہتے ہیں کہ ہم کو مذہب اور شریعت کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا

تشریح

(۱۰۳) **جاہلیت کی بے ہودہ رسمیں** | اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں عجیب عجیب قسم کی رسمیں گھڑی ہوئی تھیں۔ جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا اور اُن سے کام لینا یا فائدہ اٹھانا حرام سمجھا جاتا تھا۔ حضرت سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں اور یہ روایت بخاری میں موجود ہے کہ

○ بحیرہ ــــ یہ وہ اونٹنی ہوتی تھی جو پانچ دفعہ بچے جن چکی ہو اور آخری بار اس کے یہاں نر پیدا ہوا ہو۔ نشانی کے طور پر اس کا کان چیر دیا جاتا تھا اور اسکو آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا نہ اکی سواری کیجاتی تھی نہ اسکا دودھ پیا جاتا تھا نہ اس کا اون اتارتے تھے اور نہ اسکو ذبح کر سکتے تھے اسکو ایک مقدس جانور سمجھ کر آزادی تھی کہ جہاں چاہے چرتا پھرے۔

○ سائبہ ــــ سائبہ اس جانور کو کہتے تھے جس کو کسی بیماری سے شفا پانے کیلئے یا کسی منت کے پورا کرنے کیلئے یا کسی پریشانی سے بچ جانے پر بطور شکرانے کے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا وہ ہمارے زمانے کے سانڈ کی طرح آزاد پھرتا تھا۔ جس اونٹنی نے دس مرتبہ بچے دیئے ہوں اور ہر دفعہ مادہ اونٹنی ہی دی ہو اُسے بھی سائبہ کیطرح آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔

○ وصیلہ ــــ اس بکری کو کہتے تھے کہ جس کا پہلا بچہ نر ہو۔ اس نر بچے کو خداؤں کے نام پر ذبح کر دیتے تھے اور اگر وہ بکری پہلی بار مادہ جنتی تھی تو اسکو اپنے لئے رکھ لیا جاتا تھا لیکن اگر نر اور مادہ ایک ساتھ پیدا ہوئے تو نر کو ذبح کرنے کے بجائے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس کا نام وصیلہ تھا۔

○ حام ــــ اگر کسی اونٹ کا پوتا سواری کے قابل ہو جاتا تھا تو اس بوڑھے اونٹ کو آزاد چھوڑ دیتے تھے۔ اور اگر کسی اونٹ کے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے تو اُسے بھی بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب باتیں مشرکانہ رسمیں ہیں ان کا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اسکی قربت اور اجر و ثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے اللہ تم نے یہ رسمیں مقرر نہیں کیں اور اللہ تم کی طرف ایسی باتوں کی نسبت کرنا سراسر بہتان اور جھوٹ ہے اسطرح کے لوگ اکثر وہم کا شکار اور بے عقل ہیں۔ بغیر اللہ کے حکم کے اپنی رائے سے ہی حلال

(۱۰۴) **غلط باتوں میں باپ دادا کی اندھی تقلید** | ان کی بے عقلی کا یہ حال ہے کہ صحیح راستہ معلوم کئے بغیر باپ دادا کی اندھی تقلید کئے جاتے ہیں اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ وہ قانون شریعت جو اللہ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہے اسکو مانو اور اس پر عمل کرو تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر باپ دادا واقعی حق کے تابع اور صاحب علم ہوں تو ان کے نقش قدم پر چلنا بالکل درست ہے لیکن ایسی اندھی تقلید کہ چاہے باپ دادا بے خبر ہوں اور بھٹکے ہوئے ہوں تب بھی انہیں کے راستے پر اڑے رہنا صاحب عقل آدمی کا کام نہیں ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى

يَاأَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	عَلَيْكُمْ	أَنْفُسَكُمْ	لَا يَضُرُّكُمْ	مَنْ	ضَلَّ	إِذَا	اهْتَدَيْتُمْ	إِلَى
اے	ایمان والے	تم پر	اپنی جانیں	نہ نقصان پہنچائیگا	جو	گمراہ ہوا	جب	ہدایت پر ہو	طرف

اے ایمان والو! تم پر اپنی جانوں (کا فکر لازم) ہے جب تم ہدایت پر ہو تو جو گمراہ ہوا تمہیں نقصان پہنچا سکے گا

اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۵﴾

اللَّهِ	مَرْجِعُكُمْ	جَمِيعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ + تَعْمَلُونَ
اللہ	تمہیں لوٹنا ہے	سب	پھر وہ تمہیں جتلا دیگا	جو	تم کرتے تھے

تم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں جتلا دیگا جو تم کرتے تھے۔

(۱۰۵) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ أَيْ احْفَظُوهَا وَقُومُوا بِصَلَاحِهَا لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قِيلَ الْمُرَادُ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقِيلَ الْمُرَادُ غَيْرُهُمْ لِحَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَغَيْرُهُ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ فَيُجَازِيكُمْ بِهِ

(۱۰۵) اے ایمان والو اپنی جانوں کی حفاظت کرو اور انکی درستی کا فکر کرو اگر تم راہ پر رہو گے تو کسی کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس کی تفسیر میں بعض نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے جو کوئی گمراہ ہو تو تمکو نقصان نہیں اور بعض نے کہا کہ اہل کتاب ہوں یا ان کے سوا بسبب ایک حدیث کے جس کو ابو ثعلبہ خشنی نے روایت کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بھلے کام کا حکم کرو اور برے فعل سے رکو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لوگ بخل کی اطاعت کرتے ہیں اور خواہش نفسانی کے پیرو ہیں اور دنیا کو اختیار کر رکھا ہے اور ہر عقل والا اپنی رائے اور تدبیر پر نازاں ہے تو اس وقت اپنے نفس کی درستی کرو دوسروں کی گمراہی سے تمکو نقصان نہیں روایت کیا اسکو حاکم اور اس کے غیر نے۔ اللہ کی طرف تم سب کو جانا ہے سو وہ

تشریح

(۱۰۵) اپنا بھی احتساب کرتے رہو۔ بجائے اس کے کہ آدمی ہر وقت دوسرے کی کمیاں نکالنے کی فکر میں رہے اسے اپنی فکر بھی کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ذمہ داریاں ڈالدی ہیں ان کو ادا کرنا چاہیئے اپنی فکر کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی انسان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے اور اپنی نجات کے ساتھ انسان کو دوسروں کی اصلاح کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ (اپنی فکر کرو) اور اسکو غلط سمجھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگوں کا یہ حال ہو جائے کہ وہ برائی کو دیکھ کر اسکو بدلنے کی کوشش نہ کریں ظالم کا ہاتھ نہ پکڑیں تو بعید نہیں کہ اللہ کا عذاب سبھی کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ (رواہ ابن ماجہ والترمذی صحح۔ مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف ص ۴۳۶)

معلوم ہوا کہ اس امت کی خصوصیت احتساب ہے اپنا بھی اور دوسروں کا بھی۔ اس امت کا وطیرہ یہ نہیں ہے کہ :-

"تجھے پرائی کیا پڑی ہے اپنی نبیڑ تو۔"

بلکہ اپنی اور دوسروں کی سبھی کی فکر کرنی ہے ــــ " ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات " ــــ شاید اسی کا اظہار ہے۔ البتہ اسلام نے اس میں حکمت و دل پذیری کا خاص طور پر لحاظ رکھا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ آپ کی سنت اور طریقہ سے ظاہر ہے کہ موعظت و نصیحت کے لئے کس طرح آپ دل پذیر انداز اختیار فرماتے تھے کہ بات مخاطب کے دل میں اترتی چلی جاتی تھی۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	شَهَادَةُ	بَيْنِكُمْ	اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ
اے	ایمان والے	گواہی	تمہارے درمیان	جب	آئے	تم میں سے کسی کو	موت

اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی کا طریقہ یہ ہے) کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے

حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ

حِيْنَ	الْوَصِيَّةِ	اثْنٰنِ	ذَوَا + عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	اَوْ	اٰخَرٰنِ	مِنْ	غَيْرِكُمْ	اِنْ اَنْتُمْ
وقت	وصیت	دو	انصاف والے (معتبر)	تم سے	یا	اور دو	سے	تمہارے سوا	اگر تم

وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہوں یا تمہارے سوا دو اور ہوں۔ اگر تم

ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا

ضَرَبْتُمْ	فِي	الْاَرْضِ	فَاَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةُ	الْمَوْتِ	تَحْبِسُوْنَهُمَا
سفر کر رہے ہو	میں	زمین	پھر تمہیں پہونچے	مصیبت	موت	ان دونوں کو روک لو

زمین میں سفر کر رہے ہو، پھر تمہیں موت کی مصیبت پہو نچے، ان دونوں کو روک لو

مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ

مِنْ بَعْدِ	الصَّلٰوةِ	فَيُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	اِنِ	ارْتَبْتُمْ	لَا نَشْتَرِيْ
بعد	نماز	دونوں قسم کھائیں	اللہ کی	اگر	تمہیں شک ہو	ہم مول نہیں لیتے

نماز کے بعد اگر تمہیں شک ہو تو دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہم اس کے عوض

بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

بِهٖ	ثَمَنًا	وَّ لَوْ	كَانَ	ذَا + قُرْبٰى	وَلَا	نَكْتُمُ	شَهَادَةَ
اسکے عوض	کوئی قیمت	خواہ	ہوں	رشتہ دار	اور نہیں	چھپاتے ہم	گواہی

کوئی قیمت مول نہیں لیتے خواہ رشتہ دار ہوں اور ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپاتے

اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اللّٰهِ	اِنَّآ	اِذًا	لَّمِنَ	الْاٰثِمِيْنَ
اللہ	بیشک ہم	اس وقت	سے	گنہ گار۔

(ورنہ) ہم بیشک گنہ گاروں میں سے ہیں۔

(۱۰۶) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا
حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اَیْ اَسْبَابُهٗ حِیْنَ
الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ خَبَرٌ بِمَعْنَی
الْاَمْرِ اَیْ لِیَشْهَدْ وَاِضَافَةُ شَهَادَةٍ لِبَیْنٍ عَلٰی
الْاِتِّسَاعِ وَحِیْنَ بَدَلٌ مِّنْ اِذَا اَوْ ظَرْفٌ لِحَضَرَ اَوْ
اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ اَیْ غَیْرِ مِلَّتِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ
ضَرَبْتُمْ سَافَرْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ
الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا تُوْقِفُوْنَهُمَا صِفَةُ اٰخَرٰنِ مِنْ
بَعْدِ الصَّلٰوةِ اَیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَیُقْسِمٰنِ یَحْلِفَانِ
بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ شَكَكْتُمْ فِیْهِمَا وَیَقُوْلَانِ لَا نَشْتَرِیْ
بِهٖ بِاللّٰهِ ثَمَنًا عِوَضًا نَاْخُذُهٗ
بَدَلَهٗ مِنَ الدُّنْیَا بِاَنْ نَحْلِفَ
وَنَشْهَدُ بِهٖ كَاذِبًا لِاَجْلِهٖ وَّلَوْ
كَانَ الْمُقْسَمُ لَهٗ اَوِ الْمَشْهُوْدُ
لَهٗ ذَا قُرْبٰی قَرَابَةً مِّنَّا
وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ
اَمَرَنَا بِاِقَامَتِهَا اِنَّآ اِذًا اِنْ كَتَمْنَاهَا
لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ○

(۱۰۶) اے ایمان والو جب تم میں سے کسی کی موت قریب آوے تو وصیت کے وقت دو ثقہ آدمی تم میں سے اس کے گواہ ہوں یا غیر مذہب والوں میں سے دو آدمی ہوں

اگر تم سفر میں ہو پھر تمہاری موت کا وقت آجائے۔ ان دو گواہوں کو عصر کی نماز کے بعد روک کر اگر تم کو ان کے بیان میں کچھ شک ہو تو وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم اللہ کی قسم کے عوض جھوٹی گواہی دیکر دنیا کا تھوڑا سا مال نہیں لیتے اگرچہ جس کے لئے ہم گواہی دیں وہ ہمارا قریب رشتہ دار ہو۔

اور ہم اللہ کی گواہی کو جس کے قائم کرنے کا اس نے حکم فرمایا نہیں چھپاتے اگر ہم ایسا کریں تو گناہ کرنے والوں میں سے ہیں۔

تشریح

(۱۰۶) وصیت اور اس کے احکام | ہر انسان کو موت آنی ہے اور اللہ کے پاس جانے سے پہلے ہر مسلمان کو اس کی فکر ہونی چاہیئے کہ مالی معاملات اور دوسرے ضروری امور کے متعلق وصیت کر کے دنیا سے رخصت ہو۔ قرآن مجید کی اس آیت میں وصیت کا ایک مناسب طریقہ یہ بتایا ہے کہ اگر مرتے وقت کسی کو اپنا مال وغیرہ حوالے کرے تو بہتر ہے کہ دو قابل اعتماد مسلمانوں کو گواہ بنالے اگر اتفاق ایسا ہو کہ سفر میں ہے ادھر موت کا وقت قریب ہے اور کوئی مسلمان گواہ موجود نہیں ہے تو دو غیر مسلموں کو بھی گواہ بنا سکتا ہے۔ اگر وارثوں کو وصیت کے بارے میں کچھ شبہ ہوجائے اور وارث دعویٰ کریں اور دعویٰ کے ساتھ کوئی اور گواہ موجود نہ ہوں۔ تو پھر سچائی معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے بعد ــــ اور ہوسکے تو عصر کی نماز کے بعد کیونکہ یہ وقت لوگوں کے جمع ہونے اور دعا کی قبولیت کا ہے ــــ دونوں گواہوں کو روک لیا جائے اور وہ قسم کھا کر کہیں کہ ہم کسی ذاتی فائدے کی وجہ سے اپنی شہادت کو بیچنے والے نہیں ہیں اور چاہے ہمارا کوئی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ ہم رشتہ داری کی وجہ سے اس کی رعایت نہ کریں گے۔ اور نہ خدا واسطے گواہی کو چھپانے والے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم گنہگاروں میں شمار ہونگے۔ اور وہ قسم کھا کر گواہی دیں تاکہ حق و انصاف سب کے سامنے آجائے گا۔

فَاِنۡ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسۡتَحَقَّاۤ اِثۡمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ مَقَامَهُمَا

فَاِنۡ	عُثِرَ	عَلٰۤى	اَنَّهُمَا	اسۡتَحَقَّاۤ	اِثۡمًا	فَاٰخَرٰنِ	يَقُوۡمٰنِ	مَقَامَهُمَا
پھر اگر	خبر ہوجائے	اس پر	کہ وہ دونوں	سزاوار ہوئے	گناہ	تو دو اور	کھڑے ہوں	ان کی جگہ

پھر اگر اس کی خبر ہو جائے کہ وہ دونوں گناہ کے سزاوار ہوئے ہیں تو ان کی جگہ ان میں سے دو اور کھڑے ہوں

مِنَ الَّذِيۡنَ اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ

مِنَ	الَّذِيۡنَ	اسۡتَحَقَّ	عَلَيۡهِمُ	الۡاَوۡلَيٰنِ	فَيُقۡسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	لَشَهَادَتُنَا
سے	وہ لوگ	حق مارنا چاہا	ان پر	سب سے زیادہ قریب	پھر وہ قسم کھائیں	اللہ کی	کہ ہماری گواہی

جن کا حق مارنا چاہا جو سب سے زیادہ (میّت کے) قریب ہوں۔ پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی

اَحَقُّ مِنۡ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعۡتَدَيۡنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾

اَحَقُّ	مِنۡ	شَهَادَتِهِمَا	وَمَا	اعۡتَدَيۡنَاۤ	اِنَّاۤ	اِذًا	لَّمِنَ	الظّٰلِمِيۡنَ
زیادہ صحیح ہے	سے	ان دونوں کی گواہی	اور نہیں	ہم نے زیادتی کی	بیشک ہم	اس صورت میں	البتہ سے	ظالم (جمع)

ان دونوں کی گواہی سے زیادہ صحیح ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی (ورنہ) اس صورت میں ہم بیشک ظالموں میں سے ہونگے۔

۱۰۷ فَاِنۡ عُثِرَ اَطَّلَعَ بَعۡدَ حَلۡفِهِمَا
عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسۡتَحَقَّاۤ اِثۡمًا اَیۡ
فِعۡلًا مَا يُوۡجِبُهٗ مِنۡ خِيَانَةٍ
اَوۡكِذۡبٍ فِی الشَّهَادَةِ بِاَنۡ وُجِدَ
عِنۡدَهُمَا مَثَلًا مَا اتُّهِمَا بِهٖ وَادَّعِيَا
اَنَّهُمَا ابۡتَاعَاهُ مِنَ الۡمَيِّتِ اَوۡ اَوۡصٰى
لَهُمَا بِهٖ فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ
مَقَامَهُمَا فِی تَوَجُّهِ الۡيَمِيۡنِ عَلَيۡهِمَا
مِنَ الَّذِيۡنَ اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ
الۡوَصِيَّةُ وَهُمُ الۡوَرَثَةُ وَيُبۡدَلُ
مِنۡ اٰخَرَانِ الۡاَوۡلَيٰنِ بِالۡمَيِّتِ
اَیۡ الۡاَقۡرَبَانِ اِلَيۡهِ وَفِیۡ قِرَاءَةٍ
الۡاَوَّلِيۡنَ جَمۡعُ اَوَّلٍ صِفَةٌ اَوۡ بَدَلٌ
مِنَ الَّذِيۡنَ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ عَلٰى

۱۰۷ پھر اگر قسم کھانے کے بعد اس بات کی خبر ہو کہ انہوں نے جھوٹی گواہی دی یا خیانت کی اس طرح کہ اُن کے پاس میّت کی کوئی چیز ملی اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم نے اس کو میت سے خریدا ہے یا میت نے ہمارے لئے اس چیز کی وصیت کی ہے تو اس کی جگہ دو گواہ اور ہوں، ان لوگوں میں سے جو مستحق اس وصیت کے ہیں یعنی وارث میت کے جو اس سے قریب تر ہیں۔ پس وہ اللہ کی قسم کھا کر بیان کریں کہ ان سے پہلے گواہوں نے خیانت کی اور البتہ ہماری گواہی زیادہ سچی ہے۔

خِيَانَةِ الشَّاهِدِيْنَ وَيَقُوْلَانِ لَشَهَادَتُنَا يَمِيْنُنَا أَحَقُّ أَصْدَقُ مِنْ شَهَادَتِهِمَا يَمِيْنِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا تَجَاوَزْنَا الْحَقَّ فِي الْيَمِيْنِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ الْمَعْنٰى لِيُشْهِدَ الْمُحْتَضِرُ عَلٰى وَصِيَّتِهٖ اِثْنَيْنِ أَوْ يُوْصِيْ إِلَيْهِمَا مِنْ أَهْلِ دِيْنِهٖ أَوْ غَيْرِهِمْ إِنْ فَقَدَهُمْ لِسَفَرٍ وَنَحْوِهٖ فَإِنِ ارْتَابَ الْوَرَثَةُ فِيْهِمَا فَادَّعَوْا أَنَّهُمَا خَانَا بِأَخْذِ شَيْءٍ أَوْ دَفْعِهٖ إِلٰى شَخْصٍ زَعَمَا أَنَّ الْمَيِّتَ أَوْصٰى لَهٗ فَلْيَحْلِفَا فَإِنِ اطَّلَعَ عَلٰى إِمَارَةِ تَكْذِيْبِهِمَا فَادَّعَيَا دَافِعًا لَهٗ حَلَفَ أَقْرَبُ الْوَرَثَةِ عَلٰى كِذْبِهِمَا وَصِدْقِ مَا ادَّعَوْهُ وَالْحُكْمُ ثَابِتٌ فِي الْوَصِيَّيْنِ مَنْسُوْخٌ فِي الشَّاهِدَيْنِ وَكَذَا شَهَادَةُ غَيْرِ أَهْلِ الْمِلَّةِ مَنْسُوْخَةٌ وَاعْتِبَارُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ لِلتَّغْلِيْظِ وَتَخْصِيْصُ الْحَلْفِ فِي الْاٰيَةِ بِاثْنَيْنِ مِنْ أَقْرَبِ الْوَرَثَةِ لِخُصُوْصِ الْوَاقِعَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ لَهَا وَهِيَ مَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ خَرَجَ مَعَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَهُمَا نَصْرَانِيَّانِ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيْهِ مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَرَفَعَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ

اُن کی گواہی سے اور ہم نے قسم کھانے میں ٹھیک بات سے تجاوز نہیں کیا۔
اگر ہم ایسا کریں تو بے انصافوں میں سے ہیں۔

حاصل معنیٰ یہ ہیں کہ جو شخص مرنے کے قریب ہو وہ اپنی وصیت پر دو آدمیوں کو گواہ کرے یا ان کو وصیت کرے کہ میرا مال اس طرح تقسیم کرنا۔ وہ گواہ اس کے ہم مذہب ہوں۔ یا بوجہ نہ ہونے اپنے ہم مذہبوں کے سفر وغیرہ کے سبب سے غیر مذہب والوں کو گواہ کرلے پھر اگر وارثوں کو انکی گواہی میں شک ہو اور دعویٰ کریں کہ ان گواہوں نے خیانت کی مال میت سے کوئی چیز لے لی یا کسی اور کو دیدی۔ یہ کہہ کر کہ میت نے اس کے دینے کو ہم سے وصیت کی تھی تو گواہ اس امر پر قسم کھاویں۔ پھر اگر ان کی خیانت معلوم ہو اور جھوٹے ہونے کی علامت ظاہر ہو کہ ان کے پاس کوئی چیز مل جاوے سو وہ یہ دعویٰ کریں کہ ہم کو یہ چیز فلاں شخص نے دی ہے تو قریب تر وارث اس امر پر قسم کھاویں کہ یہ گواہ جھوٹے ہیں۔ قسم کے بعد وارثوں کا دعویٰ سچا سمجھا جاوے گا اور یہ حکم دو وصی کے بارے میں اب بھی ثابت ہے، گواہوں کے بارے میں منسوخ ہے اور ایسے ہی غیر مذہب والوں کی گواہی منسوخ ہے۔ اور عصر کی نماز کی خصوصیت قسم کے سخت کرنے کے لئے ہے۔ اور اس آیت میں قریب وارثوں میں سے دو کی گواہی بالخصوص لینا خاص حصر کی وجہ سے ہے جسمیں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور وہ قصہ وہ ہے جسکو بخاری نے روایت کیا کہ بیشک ایک شخص بنی سہم میں سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر میں گیا اور یہ دونوں نصرانی تھے۔ سو وہ شخص بنی سہم کا ایسی جگہ مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا جب وہ دونوں نصرانی میت کا ترکہ لائے تو میت کے وارثوں کو اسمیں ایک چاندی کا پیالہ جو سونے سے جڑاؤ تھا نہ پایا سو وارثوں نے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی

فَاَحْلَفَهُمَا ثُمَّ وَجَدَ الْجَامَ بِمَكَّةَ
فَقَالَ ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيْ
فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الثَّانِيَةُ فَقَامَ
رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِيْ
فَحَلَفَا وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ
اٰخَرُ مِنْهُمْ فَحَلَفَا وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا
وَاَمَرَهُمَا اَنْ يَبْلُغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهُ
فَلَمَّا مَاتَ اَخَذَا الْجَامَ وَدَفَعَا اِلٰى اَهْلِهِ مَا بَقِيَ

سو آپ نے دونوں نصرانیوں سے قسم لی۔ پھر وہ پیالہ مکہ میں ایک شخص کے پاس ملا اس نے کہا کہ میں نے تمیم اور عدی سے اس کو خریدا ہے اس پر دوسری آیت نازل ہوئی۔ سو دو آدمی میت کے وارثوں میں سے کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ پھر کھڑا ہوا عمرو بن العاص اور ایک اور شخص ان میں کا سو دونوں نے قسم کھائی اور یہ دونوں میت کے قریب رشتہ دار تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص بنی سہم کا بیمار ہوا اس نے تمیم اور عدی کو وصیت کی اور انکو یہ حکم کیا کہ میرا ترکہ میرے گروہ والوں کو پہنچادو پس جب وہ مرگیا تو پیالہ انہوں نے آپ رکھ لیا اور باقی ترکہ اسکے گھر والوں کو دے دیا۔

تشریح

(۱۰۷) وصیت کے حکم کا پس منظر | نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک مسلمان جس کا نام "بدیل" تھا۔ اپنے دو عیسائی ساتھیوں "تمیم" اور "عدی" کے ساتھ تجارت کے لئے شام گیا وہاں پہونچ کر بدیل بیمار ہوگیا اس نے اپنے سارے مال کی ایک فہرست بنا کر چپکے سے اپنے سامان میں رکھ دی۔ جب اس کی بیماری زیادہ ہوگئی اور اُسے اندازہ ہوا کہ اب میں بچنے والا نہیں ہوں تو اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو وصیت کی کہ میرا سارا سامان میرے گھر والوں کو پہنچا دینا۔ انہوں نے بدیل کی موت کے بعد سب سامان بدیل کے گھر والوں کو دے دیا مگر ایک قیمتی پیالہ جو چاندی کا تھا اور اس پر سونے کا پالش کیا ہوا تھا اس کے سامان میں سے نکال لیا۔ بدیل کے گھر والوں کو جب اس کے سامان میں سے بدیل کی لکھی ہوئی فہرست ملی اور اس فہرست کے مطابق سامان ملا کر دیکھا تو اسمیں چاندی کا پیالہ کم تھا۔ گھر والوں نے تمیم اور عدی سے پوچھا کہ کیا بدیل نے کچھ مال فروخت کیا تھا یا بدیل بہت زیادہ بیمار رہا کہ اس کے علاج میں خرچ ہوا؟۔ ان دونوں نے کہا کہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ نہ بدیل نے مال بیچا نہ اس کے علاج میں رقم خرچ ہوئی

یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا ان کے وارثوں کے پاس ان دونوں کے علاوہ کوئی گواہ نہ تھے۔ سو ان دونوں سے قسم لی گئی۔ انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے کوئی خیانت نہیں کی ہے۔ ان کی قسم پر مقدمہ کا فیصلہ ان دونوں کے حق میں اور وارثوں کے خلاف ہوگیا

کچھ عرصے کے بعد ان دونوں نے مکے میں یہ پیالہ کسی سُنار کے ہاتھ فروخت کردیا۔ جب ان دونوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے بدیل سے یہ پیالہ خریدا تھا مگر کیونکہ خریداری کے کوئی گواہ ہمارے پاس نہیں تھے اسلئے ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا کہ کہیں ہمیں جھوٹا نہ سمجھا جائے۔ وارثوں نے دوبارہ یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اب صورت یہ تھی کہ یہ دونوں تمیم اور عدی دعوے دار تھے کہ ہم نے خریدا ہے اور وارث اس کا انکار کررہے تھے۔

میت کے وارثوں میں سے دو آدمیوں نے جو میت سے زیادہ قریب تھے قسم کھائی کہ پیالہ مرنے والے بدیل کی ملکیت تھا اور یہ دونوں عدی اور تمیم اپنی قسم میں جھوٹے ہیں چنانچہ نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ پیالہ جس قیمت پر انہوں نے فروخت کیا ہے ایک ہزار درہم وہ وارثوں کو عطا کی جائے۔

اس واقعہ کے پس منظر میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے کہ اگر پتہ چل جائے ان دونوں نے (یا ایک ہو تو ایک نے) اپنے آپ کو گناہ میں مبتلا کیا ہے اور جھوٹی گواہی دی ہے تو پھر ان کی جگہ دو اور شخص جو ان کی نسبت شہادت دینے کے زیادہ اہل ہوں ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہے اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری شہادت انکی شہادت سے زیادہ حق پر ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے اور اگر ہم ایسا کریں تو ہم ظالموں میں سے ہوں گے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ

ذٰلِكَ	اَدْنٰٓى	اَنْ	يَّاْتُوْا	بِالشَّهَادَةِ	عَلٰى	وَجْهِهَآ	اَوْ	يَخَافُوْٓا	اَنْ
یہ	زیادہ قریب	کہ	وہ لائیں (ادا کریں)	گواہی	پر	اسکا رخ (صحیح طریقہ)	یا	وہ ڈریں	کہ

یہ قریب تر ہے کہ وہ گواہی اس کے صحیح طریقہ پر ادا کریں یا وہ ڈریں کہ

تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ

تُرَدَّ	اَيْمَانٌ	بَعْدَ	اَيْمَانِهِمْ	وَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَاسْمَعُوْا	وَاللّٰهُ
رد کردی جائیگی	قسم	بعد	اُن کی قسم	اور ڈرو	اللہ	اور سنو	اور اللہ

(ہماری) قسم اُن کی قسم کے بعد رد کردی جائے گی اور اللہ سے ڈرو اور سنو اور اللہ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ع ﴿۱۰۸﴾

ع ۱۴ ۴

لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ	الْفٰسِقِيْنَ
نہیں ہدایت دیتا	قوم	نافرمان (جمع)

نہیں ہدایت دیتا نافرمان قوم کو۔

(۱۰۸) ذٰلِكَ الْحُكْمُ الْمَذْكُوْرُ مِنْ رَدِّ الْيَمِيْنِ عَلَى الْوَرَثَةِ اَدْنٰٓى اَقْرَبُ اِلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا اَيِ الشُّهُوْدُ اَوِ الْاَوْصِيَاءُ بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَا الَّذِىْ تَحَمَّلُوْهَا عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ تَحْرِيْفٍ وَّلَا خِيَانَةٍ اَوْ اَقْرَبُ اِلٰٓى اَنْ يَّخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ عَلَى الْوَرَثَةِ الْمُدَّعِيْنَ فَيَحْلِفُوْنَ عَلٰى خِيَانَتِهِمْ وَكَذِبِهِمْ فَيَفْتَضِحُوْنَ وَيَغْرَمُوْنَ فَلَا يَكْذِبُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ بِتَرْكِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ وَاسْمَعُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ بِهٖ سِمَاعَ قَبُوْلٍ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ الْخَارِجِيْنَ عَنْ طَاعَتِهٖ اِلٰى سَبِيْلِ الْخَيْرِ۔

(۱۰۸) یہ حکم جو مذکور ہوا قریب تر وارثوں کی قسم کھانے کا یہ زیادہ نزدیک ہے اس سے کہ گواہ اور وصی گواہی کو ٹھیک ٹھیک بیان کردیں جو ان کو کہا گیا ہے ویسا ہی کریں بلا بدلنے کے اور بدون خیانت کے یا یہ قسم دینا قریب تر ہے اس سے کہ گواہ ڈریں کہ اگر ہم جھوٹ بولینگے تو ہماری قسم کے بعد وارث جو دعوی کرنے والے ہیں قسم کھاویں گے اور ہمارا جھوٹ اور خیانت ظاہر ہو کر ہم رُسوا ہوں گے۔ اور تاوان دینا پڑے گا تو اس خوف سے جھوٹ سے بچینگے۔

اور ڈرو اللہ سے اور خیانت اور جھوٹ کو چھوڑ دو اور جو کچھ تم کو کہا جاتا ہے ماننے کی نیت سے سُنو اور اللہ نہیں راہ دکھاتا بھلائی کی طرف ان لوگوں کو جو اس کے حکم سے نکلنے والے ہیں۔

تشریح

(۱۰۸) **شہادت پر شہادت کی حکمت** یہ ایک شہادت کے بعد دوسری شہادت کا حکم اسلئے رکھا ہے کہ اس طریقے سے زیادہ توقع ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھیک شہادت دینگے یا کم از کم اس بات سے ڈریں گے کہ ہماری قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ہماری تردید نہ ہو جائے۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو کہ نافرمانی کرنے والوں کو اللہ تعالے اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے اسکی نافرمانی کرنے والا آخر کار ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ

يَوْمَ	يَجْمَعُ	اللّٰهُ	الرُّسُلَ	فَيَقُوْلُ	مَاذَآ	اُجِبْتُمْ	قَالُوْا	لَا عِلْمَ
دن	جمع کریگا	اللہ	رسول (جمع)	پھر کہے گا	کیا	تمہیں جواب ملا	وہ کہیں گے	نہیں خبر

اللہ جس دن رسولوں کو جمع کرے گا، پھر کہے گا تمہیں کیا جواب ملا تھا؟ وہ کہیں گے ہمیں خبر

لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١٠٩ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

لَنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	عَلَّامُ	الْغُيُوْبِ	اِذْ	قَالَ	اللّٰهُ	يٰعِيْسَى	ابْنَ
ہمیں	بیشک تُو	تو	جاننے والا	چھپی باتیں	جب	کہا	اللہ	اے عیسیٰ	ابن

نہیں، بے شک تُو چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰؑ! ابن مریمؑ

مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ

مَرْيَمَ	اذْكُرْ	نِعْمَتِيْ	عَلَيْكَ	وَعَلٰي	وَالِدَتِكَ	اِذْ	اَيَّدْتُّكَ
مریم	یاد کر	میری نعمت	تجھ (آپ) پر	اور پر	تیری (اپنی) والدہ	جب	میں نے تیری مدد کی

میری نعمت اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر یاد کرو جب میں نے روح پاک سے تمہاری

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ

بِرُوْحِ + الْقُدُسِ	تُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي	الْمَهْدِ	وَكَهْلًا	وَاِذْ	عَلَّمْتُكَ
روح پاک	تو باتیں کرتا تھا	لوگ	میں	پنگھوڑہ	اور بڑھاپا	اور جب	تجھے سکھائی

مدد کی تم لوگوں سے پنگھوڑہ میں اور بڑھاپے میں باتیں کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ

الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ	وَالتَّوْرٰىةَ	وَالْاِنْجِيْلَ	وَاِذْ	تَخْلُقُ	مِنَ
کتاب	اور حکمت	اور توریت	اور انجیل	اور جب	تو بناتا تھا	سے

سکھائی کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل، اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے

الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا

الطِّيْنِ	كَهَيْـَٔةِ + الطَّيْرِ	بِاِذْنِيْ	فَتَنْفُخُ	فِيْهَا	فَتَكُوْنُ	طَيْرًا
مٹی	جانور کی صورت	میرے حکم سے	پھر پھونک مارتا تھا	اسمیں	تو وہ ہو جاتا	اُڑنے والا

جانور کی صورت بناتے تھے پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ ہو جاتا تھا میرے حکم سے

بِاِذۡنِیۡ وَتُبۡرِئُ الۡاَکۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِیۡ ۚ وَاِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی

بِاِذۡنِیۡ	وَتُبۡرِئُ	الۡاَکۡمَهَ	وَالۡاَبۡرَصَ	بِاِذۡنِیۡ	وَاِذۡ	تُخۡرِجُ	الۡمَوۡتٰی
میرے حکم سے	اور شفا دیتا	مادرزاد اندھا	اور کوڑھی	میرے حکم سے	اور جب	نکال کھڑا کرتا	مردہ

اڑنے والا) اور تم مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے شفا دیتے تھے۔ اور جب تم (قبر سے) مردہ کو میرے حکم سے

بِاِذۡنِیۡ ۚ وَاِذۡ کَفَفۡتُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَنۡکَ اِذۡ جِئۡتَهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالَ

بِاِذۡنِیۡ	وَاِذۡ	کَفَفۡتُ	بَنِیۡۤ + اِسۡرَآءِیۡلَ	عَنۡکَ	اِذۡ	جِئۡتَهُمۡ	بِالۡبَیِّنٰتِ	فَقَالَ
میرے حکم سے	اور جب	میں نے روکا	بنی اسرائیل	تجھ سے	جب	تو انکے پاس آیا	نشانیوں کے ساتھ	تو کہا

نکال کھڑا کرتے تھے، اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روکا جب تم کھلی نشانیوں کے ساتھ اُن کے پاس آئے

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۱۰﴾

الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا	مِنۡهُمۡ	اِنۡ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحۡرٌ	مُّبِیۡنٌ
جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	ان سے	نہیں	یہ	مگر (صرف)	جادو	کھلا

تو کافروں نے ان میں سے کہا یہ صرف کھلا جادو ہے۔

(۱۰۹) اُذۡکُرۡ یَوۡمَ یَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ
هُوَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ فَیَقُوۡلُ لَهُمۡ تَوۡبِیۡخًا
لِقَوۡمِهِمۡ مَاذَاۤ اَیِ الَّذِیۡ اُجِبۡتُمۡ بِهٖ
حِیۡنَ دَعَوۡتُمۡ اِلَی التَّوۡحِیۡدِ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا
بِذٰلِکَ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ○ مَا
غَابَ عَنِ الۡعِبَادِ ذَهَبَ عَنۡهُمۡ عِلۡمُهٗ لِشِدَّةِ
هَوۡلِ یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ وَفَزَعِهِمۡ ثُمَّ یَشۡهَدُوۡنَ
عَلٰۤی اُمَمِهِمۡ لِمَا یَسۡکُنُوۡنَ.

(۱۱۰) اُذۡکُرۡ اِذۡ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ
اذۡکُرۡ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ
بِشُکۡرِهَا اِذۡ اَیَّدۡتُّکَ قَوَّیۡتُکَ بِرُوۡحِ
الۡقُدُسِ جِبۡرِیۡلَ تُکَلِّمُ النَّاسَ حَالٌ مِّنَ
الۡکَافِ فِیۡ اَیَّدۡتُّکَ فِی الۡمَهۡدِ اَیۡ
طِفۡلًا وَّکَهۡلًا یُفِیۡدُ نُزُوۡلَهٗ قَبۡلَ السَّاعَةِ
لِاَنَّهٗ رُفِعَ قَبۡلَ الۡکُهُوۡلَةِ کَمَا سَبَقَ فِیۡ

(۱۰۹) یَوۡمَ یَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ الخ یاد کرو اس دن کو یعنی قیامت کے دن کو کہ اس میں اللہ سب پیغمبروں کو اکھٹا کریگا پھر ان سے فرمادیگا ان کی قوم کے دھمکانے کو کہ تم نے جب اپنی قوم کو اللہ کی توحید کی طرف بلایا تو انہوں نے کیا جواب دیا۔ پیغمبر کہیں گے کہ ہمکو اسکی خبر نہیں بیشک جو بندوں سے پوشیدہ ہے تو اس کو خوب جانتا ہے۔ بسبب زیادتی گھبراہٹ اور ہول قیامت کے پیغمبروں کو اپنی امت کے حال کی خبر نہ رہے گی۔ پھر جب خوف جاتا رہے گا اور مطمئن ہونگے اسوقت اپنی امت پر گواہی دینگے۔

(۱۱۰) یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ بیٹے مریم کے یاد کرو میرے اس انعام کو جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کیا یعنی اس کا شکر کر جبکہ میں نے تجھ کو قوت دی جبرئیل سے کہ گفتگو کرتا تھا تو لوگوں سے لڑکپن میں اور گفتگو کریگا آخر جوانی میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے عیسیٰؑ آسمان سے اُتر کر زمین میں آویں گے اور لوگوں سے اس وقت باتیں کریں گے کیونکہ اس عمر سے پہلے وہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے ہیں پھر ان کا باتیں کرنا جوانی اور بڑھاپے کے درمیان ظاہر ہے کہ بعد اُترنے کے ہوگا۔

اٰلِ عِمْرٰنَ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ
كَهَيْئَةِ كَصُوْرَةِ الطَّيْرِ وَالْكَافُ اِسْمٌ بِمَعْنٰى مِثْلِ مَفْعُوْلٍ
بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ بِاِرَادَتِيْ
وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ
تُخْرِجُ الْمَوْتٰى مِنْ قُبُوْرِهِمْ اَحْيَاءً بِاِذْنِيْ
وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ
حِيْنَ هَمُّوْا بِقَتْلِكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
اَلْمُعْجِزَاتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْهُمْ اِنْ مَا هٰذَا اَلَّذِيْ جِئْتَ بِهٖ
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ وَفِيْ قِرَاءَةٍ سَاحِرٌ اَيْ عِيْسٰى

اور یاد کر میرے انعام کو جبکہ میں نے تجھ کو لکھنا اور شریعت کی باتیں سکھلائیں۔ اور توریت اور انجیل پڑھائی اور جبکہ تو گارے سے مثل شکل پرند کے میرے حکم سے بناتا تھا پھر اسمیں پھونک مارتا تھا پس وہ جانور اڑنے والا ہو جاتا تھا میرے حکم سے اور اندھے ... مادرزاد اور جذامی اور برص والے کو تو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا اور جبکہ تو مُردوں کو اُن کی قبروں سے زندہ نکالتا تھا میرے حکم سے اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا اس وقت کہ ان کا ارادہ تھا کہ تجھ کو مار ڈالیں جبکہ تو ان کے پاس ظاہر معجزے لایا سو ان لوگوں نے جو اُن میں سے کافر تھے کہا کہ یہ جو کچھ تو لایا جادو ظاہر ہے یا یہ کہا کہ عیسیٰ جادوگر ہے۔

تشریح

(۱۰۹) آخرت کی جوابدہی کے لئے تیار رہو | اس وقت کے لئے تیار رہو جب اللہ تعالیٰ اپنے تمام رسولوں کو جمع کر کے سوال کریگا کہ تم نے ہمارے دین کی جو دعوت دنیا کو دی تھی دنیا نے اس کا کیا جواب دیا آیا اس دعوت کو قبول کیا یا نہیں۔ پیغمبر عرض کرینگے کہ الٰہ العالمین ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جو ظاہری طور پر اپنی زندگی میں ہمیں معلوم ہو سکا باقی ہماری دعوت کا اثر کہاں کس صورت میں ہوا اس کا صحیح علم آپ کے سوائے کسی کو نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ ہی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جاننے والے ہیں۔

(۱۱۰) ہر رسول سے الگ الگ سوال | تمام رسولوں سے بحیثیت مجموعی سوال کے بعد ہر ایک رسول سے الگ الگ شہادت لی جائیگی۔ اس سلسلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو سوال کیا جائیگا وہ یہاں بطور خاص نقل کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کو خطاب کرتے ہوئے انکو اپنی نعمتیں یاد دلائیں اور فرمایا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ۔ اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تجھے اور تیری ماں کو عطا کی۔

○ سب سے پہلی میری نعمت یہ ہے کہ روح القدس یعنی روح پاک سے تمہاری تائید کی۔ روح القدس یا روح پاک کی مثال عالم ارواح میں ایسی ہے جیسے اس مادی دنیا میں بجلی کا پاور ہاؤس ہو اور اس پاور ہاؤس کا منتظم جب مقررہ طریقے کے مطابق بجلی کا کرنٹ چھوڑتا ہے اور جن چیزوں میں بجلی کا کرنٹ جاتا ہے ان کا کنکشن ٹھیک کر دیتا ہے تو ساری مشینیں گھومنے لگتی ہیں اور وہ چیزیں جو بے حس و حرکت تھیں ان میں کرنٹ آنے سے حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ بس اسی طرح عالم ارواح میں روح القدس ایک خزانہ ہے جب اسکا تعلق اور کنکشن جڑ جاتا ہے تو اس کا اثر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ حضرت عیسیٰ ؑ کو اللہ تعالیٰ نے روح القدس کی تائید عطا فرمائی کہ۔

○ جب انکے بولنے کی عمر نہیں تھی اور گہوارے میں پڑے ہوئے تھے انہوں نے تکلم فرمایا اور اپنی والدہ کی پاکیزگی کی گواہی دی۔ اسی طرح بڑے ہو کر بھی اللہ نے انکے کلام میں تاثیر عطا فرمائی۔

○ دوسری نعمت اللہ تعالیٰ نے روح القدس کی تائید سے یہ عطا فرمائی کہ کتاب و حکمت تورات و انجیل کی تعلیم دی اور علم کا ایک خزانہ انکے سینہ مبارک میں جمع فرما دیا۔

○ روح القدس کی تائید سے حضرت عیسیٰ ؑ مٹی سے پرندے کی شکل بناتے تھے اور اسمیں پھونک مارتے تھے وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا۔

○ روح القدس کی تائید یہ بھی تھی کہ حضرت عیسیٰ ؑ اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح القدس کی تائید سے مُردوں کو زندگی کی حالت میں لے آتے تھے۔

○ لیکن جب یہ ساری نشانیاں لیکر حضرت عیسیٰ ؑ بنی اسرائیل کے پاس پہنچے تو جو لوگ انمیں سے حق کے منکر تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ نشانیاں جادوگری کے سوا کچھ نہیں ہیں تو اللہ ہی نے انکو بنی اسرائیل کے نرغے سے بچایا اور حضرت عیسیٰ ؑ کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور یہود کو ان کے ناپاک مقصد میں ناکام کر دیا۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا

وَاِذْ	اَوْحَيْتُ	اِلَى	الْحَوَارِيّٖنَ	اَنْ	اٰمِنُوْا	بِيْ	وَبِرَسُوْلِيْ	قَالُوْٓا
اور جب	میں نے دل میں ڈال دیا	طرف	حواری (جمع)	کہ	ایمان لاؤ	مجھ پر	اور میرے رسول پر	انہوں نے کہا

اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈال دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ، انہوں نے کہا

اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ

اٰمَنَّا	وَاشْهَدْ	بِاَنَّنَا	مُسْلِمُوْنَ	اِذْ	قَالَ	الْحَوَارِيُّوْنَ	يٰعِيْسَى	ابْنَ
ہم ایمان لائے	اور آپ گواہ رہیں	کہ بیشک ہم	فرماں بردار	جب	کہا	حواری (جمع)	اے عیسیٰؑ	ابن

ہم ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ بیشک ہم فرماں بردار ہیں۔ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰؑ ابن مریم!

مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ

مَرْيَمَ	هَلْ	يَسْتَطِيْعُ	رَبُّكَ	اَنْ	يُّنَزِّلَ	عَلَيْنَا	مَآئِدَةً	مِّنَ	السَّمَآءِ
مریمؑ	کیا	کر سکتا ہے	تمہارا رب	کہ وہ	اتارے	ہم پر	خوان	سے	آسمان

کیا تیرا رب یہ کرسکتاہے کہ ہم پر آسمان سے خوان اتارے؟

قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ

قَالَ	اتَّقُوْا + اللّٰهَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	قَالُوْا	نُرِيْدُ	اَنْ	نَّاْكُلَ
اس نے کہا	اللہ سے ڈرو	اگر	تم ہو	مومن (جمع)	انہوں نے کہا	ہم چاہتے ہیں	کہ	ہم کھائیں

اس نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے

مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ

مِنْهَا	وَتَطْمَئِنَّ	قُلُوْبُنَا	وَنَعْلَمَ	اَنْ	قَدْ + صَدَقْتَنَا	وَ
اس سے	اور مطمئن ہوں	ہمارے دل	اور ہم جان لیں	کہ	تم نے ہم سے سچ کہا	اور

کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم جان لیں کہ تم نے ہم سے سچ کہا، اور

نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

نَكُوْنَ	عَلَيْهَا	مِنَ	الشّٰهِدِيْنَ
ہم رہیں	اس پر	سے	گواہ (جمع)

ہم اس پر گواہ رہیں۔

(۱۱۱) وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَمَرْتُهُمْ عَلَى
لِسَانِهِ أَنْ أَيْ بِأَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي
عِيسَى قَالُوا آمَنَّا بِهِمَا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا
مُسْلِمُونَ ○

(۱۱۱) اور جبکہ حوارین کو عیسٰی علیہ السلام کی معرفت میں نے حکم کیا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر عیسٰےؑ پر ایمان لاؤ انہوں نے عرض کیا ہم دونوں پر ایمان لائے اور گواہ رہ اس کا کہ ہم مسلمان ہیں۔

(۱۱۲) اُذْكُرْ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ
مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَيْ يَفْعَلُ رَبُّكَ وَفِي
قِرَاءَةٍ بِالْفَوْقَانِيَّةِ وَنَصْبِ مَا بَعْدَهُ أَيْ
تَقْدِرُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً
مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ لَهُمْ عِيسَى اتَّقُوا اللَّهَ
فِي اقْتِرَاحِ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○

(۱۱۲) یاد کرو جب کہا حوارین نے اے عیسٰے بیٹے مریم کے کیا تیرا رب یہ کرسکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان کھانے کا اتارے۔ عیسٰی نے ان سے کہا اللہ سے ڈرو اس قسم کی نشانیاں مانگنے میں اگر تم مسلمان ہو۔

(۱۱۳) قَالُوا نُرِيدُ سُؤَالَهَا مِنْ أَجْلِ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا
وَتَطْمَئِنَّ تَسْكُنَ قُلُوبُنَا بِزِيَادَةِ الْيَقِينِ
وَنَعْلَمَ نَزْدَادَ عِلْمًا أَنْ مُخَفَّفَةٌ أَيْ أَنَّكَ
قَدْ صَدَقْتَنَا فِي ادِّعَاءِ النُّبُوَّةِ وَنَكُونَ عَلَيْهَا
مِنَ الشَّاهِدِينَ ○

(۱۱۳) انہوں نے عرض کیا کہ ہم خوان اس لئے مانگتے ہیں کہ اسمیں سے کھاویں اور ہمارے دل مطمئن اور یقین زیادہ ہو اور ہم خوب جان لیں کہ تم نے سچا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور ہم تمہاری پیغمبری کے گواہ ہوں۔

تشریح

(۱۱۱) شاگردوں کا حضرت عیسٰیؑ پر ایمان لانا | اللہ تعالےٰ کی ایک خاص نعمت اور روح القدس کی تائید حضرت عیسٰیؑ کے ساتھ یہ بھی تھی کہ اللہ تعالےٰ نے آپکے شاگردوں اور حواریوں کے دلوں میں ایمان کی توفیق ڈال دی اور وہ اللہ پر حضرت عیسٰی پر ایمان لائے اور اپنے مسلم ہونے کا اقرار کیا ان شاگردوں اور حواریوں کا دین وہی اسلام تھا جو شروع سے اللہ کا دین چلا آرہا ہے نہ کہ وہ عیسائیت جس کے دعوے دار موجودہ عیسائی ہیں۔

(۱۱۲) آسمان سے مائدہ اتارنے کی درخواست | حضرت عیسٰیؑ کے شاگردوں اور حواریوں نے حضرت عیسٰیؑ سے عرض کیا کہ کیا آپ کا رب آپکی وجہ سے اور آپکی دعا سے ایسا کرسکتا ہے کہ بغیر محنت کئے اور بغیر اسباب اور وسائل اختیار کئے آسمان سے کھانے کا خوان اتار دے اور بغیر محنت کے روز مل جایا کرے۔ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا کہ ایمان والے بندے کے لئے ایسی فرمائشیں کرنا مناسب نہیں ہے جو اللہ نے طریقہ بتایا روزی حاصل کرنے کا جب بندہ خدا سے ڈر کر ان وسائل اور اسباب کو اختیار کریگا اور اللہ پر ایمان اور اعتماد رکھے گا تو اسے ایسی جگہ سے روزی ملیگی جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (طلاق۔ رکوع ۱)

اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لئے اللہ کشادگی پیدا فرمادیں گے اور ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

(۱۱۳) مائدہ کے مطالبہ کی وجہ | حضرت عیسٰے علیہ السلام کے حواریوں نے عرض کیا کہ آسمان سے مائدہ اور خوان اتارنے کی درخواست نہ تو اس لئے ہے کہ نعوذ باللہ ہم اللہ کو آزمانا چاہتے ہیں اور نہ اس لئے کہ ہم محنت سے جی چراتے ہیں بلکہ یہ درخواست اللہ کی برکت کی امید پر ہے اور اس لئے کہ ہم اطمینانِ قلب اور دل جمعی اور سکون کے ساتھ اللہ کی عبادت میں لگے رہیں اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ جو جنت کی نعمتوں کی بشارتیں آپ ارشاد فرماتے ہیں اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ سامنے آکر یقین کامل حاصل ہو جائے اور ہم اس کے ایک عینی شاہد ہو جائیں۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً

قَالَ	عِيسَى	ابْنُ	مَرْيَمَ	اللَّهُمَّ	رَبَّنَا	أَنزِلْ	عَلَيْنَا	مَائِدَةً
کہا	عیسٰی	ابن	مریم	اے اللہ	ہمارے رب	اُتار	ہم پر	خوان

عیسٰی ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب ! ہم پر آسمان سے خوان

مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ

مِّنَ	السَّمَاءِ	تَكُونُ	لَنَا	عِيدًا	لِّأَوَّلِنَا	وَآخِرِنَا	وَآيَةً	مِّنكَ
سے	آسمان	ہو	ہمارے لئے	عید	ہمارے پہلوں کیلئے	اور ہمارے پچھلے	اور نشان	تجھ سے

اُتار کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو اور تیری طرف سے نشان

وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا

وَارْزُقْنَا	وَأَنتَ	خَيْرُ	الرَّازِقِينَ	قَالَ	اللَّهُ	إِنِّي	مُنَزِّلُهَا
اور ہمیں روزی دے	اور تو	بہتر	روزی دینے والا	کہا	اللہ	بیشک میں	وہ اُتاروں گا

اور ہمیں روزی دے تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اللہ نے کہا میں بیشک میں وہ تم پر اتاروں

عَلَيْكُمْ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا

عَلَيْكُمْ	فَمَن	يَكْفُرْ	بَعْدُ	مِنكُمْ	فَإِنِّي	أُعَذِّبُهُ	عَذَابًا	لَّا
تم پر	پھر جو	ناشکری کریگا	بعد	تم سے	تو میں	اُسے عذاب دونگا	ایسا عذاب	نہیں

گا ۔ پھر جو اس کے بعد تم میں سے ناشکری کریگا تو میں اس کو ایسا عذاب دونگا جو نہ عذاب

أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ع ۱۵

أُعَذِّبُهُ	أَحَدًا	مِّنَ	الْعَالَمِينَ	وَإِذْ	قَالَ	اللَّهُ	يَا عِيسَى
عذاب دونگا	کسی کو	سے	جہان والے	اور جب	کہا	اللہ	اے عیسٰی

دوں گا جہان والوں میں سے کسی کو اور جب اللہ نے کہا اے عیسٰی ابن مریم

ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ

ابْنَ	مَرْيَمَ	أَأَنتَ	قُلْتَ	لِلنَّاسِ	اتَّخِذُونِي	وَأُمِّيَ	إِلَٰهَيْنِ
ابن	مریم	کیا - تو	تونے کہا	لوگوں سے	مجھے ٹھہرالو	اور میری ماں	دو معبود

کیا تونے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ

مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ	مَا يَكُوْنُ	لِيْٓ	اَنْ	اَقُوْلَ	مَا لَيْسَ
سے	سوائے	اللہ	اس نے کہا	تو پاک ہے	نہیں ہے	میرے لئے	کہ	میں کہوں	نہیں

ٹھہرالو۔ اس نے کہا تو پاک ہے میرے لئے (روا) نہیں کہ میں (ایسی بات) کہوں جس کا

لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

لِيْ	بِحَقٍّ	اِنْ	كُنْتُ + قُلْتُهٗ	فَقَدْ + عَلِمْتَهٗ	تَعْلَمُ	مَا	فِيْ	نَفْسِيْ
میرے لئے	حق	اگر	میں نے یہ کہا ہوتا	تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا	تو جانتا ہے	جو	میں	میرا دل

مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوتا تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے۔

وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (۱۱۶)

وَ لَآ	اَعْلَمُ	مَا فِيْ + نَفْسِكَ	اِنَّكَ	اَنْتَ	عَلَّامُ	الْغُيُوْبِ۔
اور نہیں	میں جانتا	جو تیرے دل میں	بیشک تو	تو	جاننے والا	چھپی باتیں

اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے بیشک تو چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔

(۱۱۴) قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ
عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا اَىْ
يَوْمَ نُزُوْلِهَا عِيْدًا نُعَظِّمُهٗ وَنُشَرِّفُهٗ لِّاَوَّلِنَا
بَدَلٌ مِنْ لَنَا بِاِعَادَةِ الْجَارِّ وَاٰخِرِنَا مِمَّنْ
يَّاْتِيْ بَعْدَنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ عَلٰى قُدْرَتِكَ
وَنُبُوَّتِيْ وَارْزُقْنَا اِيَّاهَا وَاَنْتَ خَيْرُ
الرّٰزِقِيْنَ ○
(۱۱۵) قَالَ اللّٰهُ مُسْتَجِيْبًا لَهٗ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا بِالتَّخْفِيْفِ
وَالتَّشْدِيْدِ عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ اَىْ بَعْدَ
نُزُوْلِهَا مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ
اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ فَنَزَلَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ بِهَا مِنَ السَّمَآءِ عَلَيْهَا سَبْعَةُ اَرْغِفَةٍ وَّسَبْعَةُ
اَحْوَاتٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَفِيْ حَدِيْثٍ اُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا

(۱۱۴) تب عیسیٰ مریم کے بیٹے نے کہا اے اللہ ہمارے رب ہم پر ایک خوان آسمان سے بھیج کہ جس دن وہ خوان ہم پر اُترے وہ دن ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے خوشی کا روز ہو اور ہم اس کی عظمت اور بڑائی کریں اور تیرے کمالِ قدرت اور میری پیغمبری کی نشانی ہو اور ہم کو وہ خوان مرحمت فرما اور تو بہتر روزی دینے والوں کا ہے۔

(۱۱۵) اللہ نے اس کی دعا قبول فرما کر کہا کہ بیشک میں تم پر وہ خوان اتارنے والا ہوں سو جو کوئی تم میں سے اس کے اترنے کے بعد ناشکری کریگا تو اس کو میں ایسا سخت عذاب دونگا کہ جہان والوں میں کسی کو ایسا عذاب نہ کروں گا سو فرشتے وہ خوان لیکر آسمان سے اترے اسمیں سات روٹیاں اور سات مچھلیاں تھیں سو ان سب نے اس میں سے کھایا یہاں تک کہ خوب سیر ہو گئے یہ ابن عباس نے فرمایا اور ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے خوان کو روٹی

وَلَمَّا فَاُمِرُوْا اَنْ لَا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ
فَخَانُوْا وَادَّخِرُوْا فَرُفِعَتْ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَا۔
۱۱۶ وَاذْكُرْ اِذْ قَالَ اَیْ یَقُوْلُ اللّٰهُ یٰعِیْسٰی فِی الْقِیٰمَةِ
تَوْبِیْخًا لِقَوْمِهٖ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ عِیْسٰی وَقَدْ اُرْعِدَ سُبْحٰنَكَ
تَنْزِیْهًا لَكَ مِمَّا لَا یَلِیْقُ بِكَ مِنَ الشَّرِیْكِ وَغَیْرِهٖ
مَا یَكُوْنُ یَنْبَغِیْ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ
بِحَقٍّ خَبَرُ لَیْسَ وَلِیْ لِلتَّبْیِیْنِ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ
فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا اُخْفِیْهِ فِیْ نَفْسِیْ وَ
لَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اَیْ مَا تُخْفِیْهِ مِنْ مَعْلُوْمَاتِكَ
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○

گوشت کا اترا سو انکو حکم ہوا کہ اسمیں خیانت نہ کریں اور اگلے دن کیلئے ذخیرہ نہ کریں پر انہوں نے خیانت کی اگلے دن کے لئے رکھا اسلئے وہ خوان اٹھا لیا گیا پھر وہ لوگ مسخ ہو کر بندر اور سور ہو گئے۔

۱۱۶ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ اور یاد کرو جبکہ اللہ قیامت کے دن عیسیٰ سے فرما دیگا اس کی قوم کے دھمکانے کو۔ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو معبود اللہ کے سوا سمجھو۔ عیسیٰ اس کو سن کر کانپ جاویگا اور جواب دیگا تو پاک ہے اس سے جو تیرے لائق نہیں یعنی ساجھی وغیرہ سے مجھے یہ لائق نہیں کہ میں وہ بات کہوں جو مجھے سزاوار نہیں۔ اگر میں یہ کہتا تو بیشک تو اس کو جانتا کہ تو میرے جی کی پوشیدہ بات جانتا ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں مخفی ہے اور جو امور تجھکو معلوم ہیں بیشک تو ہی ہے چھپی باتوں کا جاننے والا۔

تشریح

۱۱۴ حضرت عیسیٰؑ کی مائدہ کے لئے اللہ سے دُعا | اس پر حضرت عیسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اے پروردگار آسمان سے ہمارے لئے خوان نازل فرمائیے جو ہمارے لئے اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لئے خوشی کا موقع ہو اور آپ کی طرف سے ایک نشانی ہو تاکہ ہماری قوم اس دن کو بطور یادگار کے عید کا دن منائے اور ہمارے رزق میں برکت عطا فرما اور آپ سب سے بہتر رزق دینے والے ہیں۔

۱۱۵ نزولِ مائدہ کی درخواست پر اللہ کا جواب | اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک میں خوان تمہارے اوپر اتاروں گا مگر اس خوان کے نازل ہونے کے بعد پھر کوئی اگر کفر کا اور ناشکری کا رویہ اختیار کریگا تو اس کو ایسی سزا دونگا جو دنیا میں اس سے پہلے کسی کو نہ دی ہوگی۔ اس واقعہ کے نقل کرنے کا منشا دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح کے مطالبے نہیں کرنے چاہئیں کہ جن کا حق ادا نہ ہو سکے بلکہ محنت کیساتھ قناعت کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے اسی میں خیر و برکت ہے اور بلاوجہ اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالنا نہیں چاہیئے۔

۱۱۶ اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰؑ سے سوال، حضرت عیسیٰؑ کا جواب | اپنے احسانات اور اپنی دی ہوئی نعمتوں کو یاد دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ سے سوال کریں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو؟۔ کیونکہ عیسائیوں نے پہلے تو اللہ کے ساتھ حضرت مسیح اور روح القدس کو خدا بنایا اور پھر آہستہ آہستہ انمیں الوہیتِ مریم کا عقیدہ پیدا ہوا اور مستقل طور پر حضرت مریم کی پرستش شروع کر دی۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے اس سوال پر کانپ اٹھیں گے اور عاجزی سے عرض کریں گے کہ آپ ہر عیب سے پاک ہیں۔ میرا کام یہ نہیں تھا کہ میں وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں تھا۔ آپ کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے کوئی چیز آپ کے علم سے باہر نہیں ہے۔ اگر میں نے خفیہ یا اعلانیہ کوئی ایسا حرف منہ سے نکالا ہوتا تو آپ کو اس کا ضرور پتہ ہوتا۔ بلکہ میرے دل میں تو ایسا کوئی خیال بھی نہیں آیا اگر ایسا خیال آیا ہوتا تو آپ دلوں کا حال جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے وہ آپ کو معلوم ہے اور جو کچھ آپ کے دل میں ہے وہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ ساری پوشیدہ حقیقتوں کے جاننے والے ہیں۔

مَاقُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ

مَاقُلْتُ	لَهُمْ	اِلَّا	مَآ اَمَرْتَنِيْ	بِهٖٓ	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	رَبِّيْ	وَرَبَّكُمْ	وَكُنْتُ
میں نے نہیں کہا	انہیں	مگر	جو تونے مجھے حکم دیا	اس کا	کہ	تم عبادت کرو	اللہ	میرا رب	اور تمہارا رب	اور میں تھا

میں نے انہیں کہا مگر صرف وہ جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اور میں

عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ

عَلَيْهِمْ	شَهِيْدًا	مَّا دُمْتُ	فِيْهِمْ	فَلَمَّا	تَوَفَّيْتَنِيْ	كُنْتَ	اَنْتَ	الرَّقِيْبَ
ان پر	خبردار	جب تک میں رہا	ان میں	پھر جب	تونے مجھے اٹھالیا	تو تھا	تو	نگراں

جب تک میں ان میں رہا ان پر خبردار (باخبر) تھا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو اُن پر تُو نگراں

عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (۱۱۷)

عَلَيْهِمْ	وَاَنْتَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	شَهِيْدٌ
ان پر	اور تو	پر سے	ہر	شے	باخبر

تھا اور تو ہر شے سے باخبر ہے۔

(۱۱۷) مَاقُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖ وَهُوَ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا رَقِيْبًا اَمْنَعُهُمْ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ قَبَضْتَنِيْ بِالرَّفْعِ اِلَى السَّمَآءِ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۖ الْحَفِيْظَ لِاَعْمَالِهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ قَوْلِيْ لَهُمْ وَقَوْلِهِمْ بَعْدِيْ وَغَيْرِ ذٰلِكَ شَهِيْدٌ ○ مُطَّلِعٌ عَالِمٌ بِهٖ

(۱۱۷) میں نے لوگوں سے وہی کہا جو تونے مجھ کو حکم فرمایا کہ اللہ کو پوجو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور میں ان پر نگہبان تھا جب تک میں ان میں رہا کہ ان کو منع کرتا تھا اس سے جو وہ کہتے تھے پھر جب تو نے مجھے اپنے پاس بلالیا اور آسمان پر اٹھالیا تو ان کے اعمال کا نگہبان تو ہی تھا اور تو ہر چیز پر مطلع اور ہر امر سے آگاہ ہے۔ جو میں نے انہیں کہا اور جو انہوں نے میرے بعد کہا اور اس کے سوا، تو سب جانتا ہے۔

تشریح

(۱۱۷) حضرت عیسیٰ ؑ نے اللہ کی بندگی کی دعوت دی | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ رب العلمین میں نے اپنی قوم کو نہ اپنی اور نہ اپنی ماں کی عبادت کی دعوت دی بلکہ صرف آپ کی بندگی کی طرف ان کو بلایا اور ان سے وہی کہا جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ ہی میرا اور سب کا رب ہے اسی کی عبادت کرو اسی کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو ساجھی اور شریک مت کرو۔ جب تک میں ان کے درمیان رہا تو میں ان پر نگراں تھا اور جب آپ نے مجھے واپس بلالیا تو پھر آپ ہی ان کے حالات کے نگراں ہوسکتے تھے اور آپ تو تمام ہی چیزوں پر نگراں ہیں۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ

اِنۡ	تُعَذِّبۡهُمۡ	فَاِنَّهُمۡ	عِبَادُكَ	وَاِنۡ	تَغۡفِرۡ	لَهُمۡ	فَاِنَّكَ	اَنۡتَ	الۡعَزِيۡزُ
اگر	تو انہیں عذاب دے	تو بیشک وہ	تیرے بندے	اور اگر	تو بخشدے	اُنکو	تو بیشک تو	تو	غالب

اگر تو انہیں عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشدے ان کو تو بے شک تو غالب

الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ ؕ لَهُمۡ

الۡحَكِيۡمُ	قَالَ	اللّٰهُ	هٰذَا	يَوۡمُ	يَنۡفَعُ	الصّٰدِقِيۡنَ	صِدۡقُهُمۡ	لَهُمۡ
حکمت والا	فرمایا	اللہ	یہ	دن	نفع دیگا	سچے	ان کا سچ	انکے لئے

حکمت والا ہے اللہ نے فرمایا یہ دن ہے کہ سچوں کو نفع دے گا ان کا سچ ان کے لئے

جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ

جَنّٰتٌ	تَجۡرِىۡ	مِنۡ + تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ	خٰلِدِيۡنَ	فِيۡهَاۤ	اَبَدًا	رَضِىَ	اللّٰهُ
باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اُنمیں	ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ

باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ راضی ہوا ان سے

عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ

عَنۡهُمۡ	وَرَضُوۡا	عَنۡهُ	ذٰلِكَ	الۡفَوۡزُ	الۡعَظِيۡمُ	لِلّٰهِ	مُلۡكُ	السَّمٰوٰتِ
ان سے	اور وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ	کامیابی	بڑی	اللہ کیلئے	بادشاہت	آسمانوں

اور وہ راضی ہوئے اس سے، یہ بڑی کامیابی ہے۔ اللہ کے لئے ہے بادشاہت آسمانوں

ع ۱۶ ۵ ۶ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِيۡهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

وَالۡاَرۡضِ	وَمَا	فِيۡهِنَّ	وَهُوَ	عَلٰى	كُلِّ	شَىۡءٍ	قَدِيۡرٌ
اور زمین	اور جو	انکے درمیان	اور وہ	پر	ہر	شے	قدرت والا۔ قادر

کی اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۱۱۸) اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ اَىۡ مَنۡ اَقَامَ عَلَى الۡكُفۡرِ مِنۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ وَاَنۡتَ مَالِكُهُمۡ تَتَصَرَّفُ فِيۡهِمۡ كَيۡفَ شِئۡتَ لَا اعۡتِرَاضَ عَلَيۡكَ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَىۡ لِمَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَالِبُ عَلٰى اَمۡرِهٖ الۡحَكِيۡمُ ○ فِىۡ صُنۡعِهٖ

(۱۱۸) اگر تو عذاب کرے اسکو جو ان میں سے کفر پر رہا تو وہ تیرے بندے ہیں تو ان کا مالک ہے جس طرح چاہے انہیں تصرف کرے تیرے اوپر کچھ اعتراض نہیں اور اگر تو بخشے اسکو جو اُن میں سے ایمان لایا تو بلاشبہ تو اپنے حکم میں غالب ہے اپنے فعل میں حکمت والا ہے۔

(۱۱۹) قَالَ اللّٰهُ هٰذَا اَىْ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ فِى الدُّنْيَا كَعِيْسٰى صِدْقُهُمْ لِاَنَّهٗ يَوْمُ الْجَزَاءِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِطَاعَتِهٖ وَرَضُوْا عَنْهُ بِثَوَابِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ وَلَا يَنْفَعُ الْكَاذِبِيْنَ فِى الدُّنْيَا صِدْقُهُمْ فِيْهِ كَالْكُفَّارِ لَمَّا يُؤْمِنُوْنَ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْعَذَابِ۔

(۱۱۹) اللہ فرماویگا یہ قیامت کا دن وہ دن ہے کہ اسمیں سچوں کو جیسے عیسیٰ علیہ السلام ان کا سچ فائدہ دیگا اس لئے کہ وہ بدلہ کا دن ہے ان کے لئے باغ تیار ہیں جن کے نیچے پانی کی نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ ان سے راضی بوجہ ان کی بندگی کرنیکے اور وہ اللہ سے خوش بسبب ثواب ملنے کے یہ بڑی نجات ہے اور جو دنیا میں جھوٹ بولتے رہے ان کو قیامت میں ان کا سچ نفع نہ دیگا جیسے کافر جب وہ ایمان لاویں گے عذاب الٰہی دیکھ کر۔

(۱۲۰) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خَزَائِنُ الْمَطَرِ وَالنَّبَاتِ وَالرِّزْقِ وَغَيْرِهَا وَمَا فِيْهِنَّ اَتٰى بِمَا تَغْلِيْبًا لِغَيْرِ الْعَاقِلِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمِنْهُ اِثَابَةُ الصَّادِقِ وَتَعْذِيْبُ الْكَاذِبِ وَخَصَّ الْعَقْلُ ذَاتَهٗ تَعَالٰى فَلَيْسَ عَلَيْهَا بِقَادِرٍ

(۱۲۰) اللہ ہی کے لئے خزانے بارش اور روئید گی اور رزق وغیرہ کے اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے سچے کو ثواب دینا اور جھوٹے کو عذاب کرنا اس کی قدرت میں ہے اور عقل نے نکال دیا اشیا مقدورہ سے ذاتِ باری تعالیٰ کو کہ اس پر قدرت نہیں۔

تشریح

(۱۱۸) اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے | حضرت عیسیٰ ؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ رب العلمین اگر آپ ان گنہگار بندوں کو سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور آپکو سزا دینے کا پورا پورا حق ہے اور آپ اپنے بندوں پر نہ ظلم فرماتے ہیں اور نہ بے جا سختی کرتے ہیں اگر آپ انکو سزا دینگے تو یہ سزا بھی عدل اور حکمت کے مطابق ہوگی اور اگر آپ انہیں معاف کردیں تو آپ غالب اور دانا ہیں ۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ ؑ کی یہ گذارشات حشر کے میدان میں ہونگی جہاں کسی باغی اور منکر حق کے لئے سفارش نہیں کی جاسکے گی ۔ اس لئے حضرت عیسیٰ ؑ نے اللہ کی صفات غفور رحیم کی جگہ عزیز، حکیم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غالب ہیں کوئی مجرم ان سے بچ نہیں سکتا اور جو فیصلہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے وہ حکیمانہ ہوگا۔

(۱۱۹) اللہ کا حضرت عیسیٰ ؑ کو جواب | حضرت عیسیٰ کی درخواست کے جواب میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائیں گے یہ وہ فیصلے کا دن ہے جن میں سچوں کو جو عقیدے اور قول و عمل ہر اعتبار سے صداقت پر قائم رہے ان کی صداقت نفع دیتی ہے ایسے لوگوں کے لئے ہمارے انعامات اور ہماری رضا کا اظہار جنت کے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ان کی کامیابی کی منزل یہ ہے کہ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ بھی اللہ کے فیصلے سے راضی ہیں۔

(۱۲۰) اللہ ہر چیز کے مالک ہیں | زمین اور آسمان ۔۔۔ اور تمام موجودات کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے ۔ ہر وفادار اور مجرم کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو ایک شہنشاہِ مطلق کی عظمت اور اسکے جلال کے مناسب ہے وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے لہذا انسان کو اس کے سامنے سر جھکانا چاہیئے اور اس کی خدائی میں کسی بھی شرکت کا موقع نہیں ہے چاہے وہ حضرت مسیح ؑ ہوں، روح القدس ہوں یا حضرت مریم ہوں کسی کا کوئی ادنیٰ دخل اللہ کی بادشاہی میں نہیں ہے ۔

سُورَۃُ الْاَنْعَامُ

ترتیبِ تلاوت	۶	ترتیب نزول	۵۵
مکّی / مدنی	مکّی	تعداد رکوعات	۲۰
تعدادِ آیات	۱۶۵ یا ۱۶۶	تعدادِ الفاظ	۳۱۰۰
تعداد حروف	۱۲۹۳۵		

نام | انعام کے معنیٰ عربی زبان میں مویشی کے ہیں اس سورۃ کے رکوع ۱۶ سولہ اور ۱۷ سترہ میں بعض مویشیوں کے حرام اور حلال ہونے کے احکام بیان کئے گئے ہیں اور اس سلسلے میں عرب کے لوگوں کی وہم پرستی کی تردید کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام " الانعام " رکھا گیا ہے۔

نازل ہونے کا زمانہ | بعض روایتوں سے اور سورۃ کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکہ مکرمہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔

پس منظر اور مضامین | جس زمانہ میں یہ سورت نازل ہوئی اس وقت اسلام کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پورے شباب پر تھی ـــــ نبیؐ کے مکے میں قیام کے زمانے پر نظر ڈالیں تو۔

○ آپؐ کا مکی دور نبی بننے سے لے کر نبوت کے اعلان تک تقریباً تین سال کا زمانہ ہے جس میں آپ خفیہ طریقے پر خاص خاص لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔

○ مکی زندگی کا دوسرا دور نبوت کے کھلم کھلا اعلان سے شروع ہوتا ہے اور آپ کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ جو آہستہ آہستہ کشمکش کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور آپ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ اور کمزور مسلمانوں پر زیادتیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ تقریباً دو سال کا زمانہ ہے۔

○ پھر آپ کا تیسرا دور ۵ نبوی سے شروع ہوتا ہے اور ۱۰ نبوی حضرت خدیجہ رض اور ابوطالب کی وفات تک تقریباً پانچ چھ سال مخالفت شدت اختیار کر لیتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض مسلمان تنگ آ کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے اور نبیؐ آپکے خاندان اور

آپ کے پیروان کا بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں نظر بند کر دیا گیا۔

○ پھر جو تھا دور ۱۰ھ نبوی سے لیکر ۱۳ھ نبوی تک تقریباً تین سال کا زمانہ ہے جس میں آپ کا جینا دوبھر کر دیا گیا۔ طائف گئے تو وہاں بھی آپ کو پناہ نہ ملی، آپ ﷺ کے قتل کے مشورے ہوتے رہے۔

اس انتہائی مخالفت کے دور میں امید کی ایک ہلکی سی کرن جھلکتی ہے اور مدینے کے دو قبیلے اوس اور خزرج کے ذمہ دار لوگ آپ سے ملاقات کر کے ایمان قبول کر لیتے ہیں۔ مگر اس ہلکی سی روشنی میں مستقبل کے جو امکانات پوشیدہ تھے وہ اللہ کے سوا کسی اور کو نظر نہیں آسکتے تھے۔ بظاہر تو حالات یہ تھے کہ اسلام کے ماننے والوں کی یہ کمزور سی جماعت اور یہ مٹھی بھر لوگ اس طرح سوسائٹی سے نکال کر پھینک دیئے گئے جیسے پتے سوکھنے کے بعد درخت سے الگ ہو کر زمین پر بکھر جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ ان بکھرے پتوں سے ایک تناور درخت وجود میں آنا ہے۔ اس پس منظر میں یہ سورۃ نازل ہوتی ہے تو

○ توحید کے عقیدے کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے، شرک کا بے بنیاد ہونا ان کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

○ بتایا جاتا ہے کہ دنیا کی زندگی ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ حقیقی زندگی آخرت کی ہے۔ اس کے حق میں ہر طرح کے دلائل سامنے رکھے جاتے ہیں۔

○ اس کے ساتھ وہم پرستی کو جڑ سے اکھاڑا جاتا ہے کہ دین و مذہب میں اس کا کوئی مقام نہیں ہے۔

○ اس کے ساتھ وہ جاندار اخلاقی اصول پیش کیئے جاتے ہیں جن کی بنیاد پر اسلام ایک پاکیزہ سماج بنانا چاہتا ہے۔

○ اسلام کی دعوت پر جو لوگ اعتراض کر رہے ہیں اور جن کو نبی ﷺ کی صداقت پر شک و شبہ ہے ان کے تمام اعتراضات کا بھرپور جواب دیا جاتا ہے۔

○ اہل ایمان کو بتایا جاتا ہے کہ دل شکستگی کی ضرورت نہیں ہے۔ حوصلہ رکھو، ہمت باندھے رکھو، حق و صداقت بہرحال اپنی سچائی کو منوا کر رہے گی اور کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ ان مشکل حالات میں مستقبل کی حوصلہ افزائی اللہ تعالیٰ ہی فرما سکتے ہیں جن کی نگاہ ماضی حال اور مستقبل پر یکساں ہے۔

○ اس کے ساتھ ہی منکرین حق کو تنبیہ کی گئی ہے کہ غفلت کے خول سے باہر نکلو اور حق کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ ورنہ سابقہ امتوں کی طرح اس کا انجام تمہارے لیئے بڑا مایوس کن ہوگا۔

یہ ہے اس سورت کا پس منظر اور اس کے مضامین کا انداز جو فکر انگیز بھی ہے اور دل آویز و پُر اثر بھی۔

آیاتہا ۱۶۵	سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ مَکِّیَّۃٌ، ۵۵	رُکُوْعَاتُہَا ۲۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰہِ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	وَجَعَلَ
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	وہ جس نے	پیدا کیا	آسمان (جمع)	اور زمین	اور بنایا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے زمین و آسمانوں کو پیدا کیا اور اندھیرے

الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۥ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ یَعْدِلُوْنَ ① ہُوَ

الظُّلُمٰتِ	وَالنُّوْرَ	ثُمَّ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	بِرَبِّہِمْ	یَعْدِلُوْنَ	ہُوَ
اندھیرے	اور روشنی	پھر	جنہوں نے	کفر کیا (کافر)	اپنے رب کے ساتھ	برابر کرتے ہیں	وہ

اور روشنی کو بنایا۔ پھر کافر اپنے رب کے ساتھ برابر کرتے ہیں (اوروں کو برابر ٹھہراتے ہیں) وہ

الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی

الَّذِیْ	خَلَقَکُمْ	مِّنْ	طِیْنٍ	ثُمَّ	قَضٰی	اَجَلًا	وَاَجَلٌ	مُّسَمًّی
جس نے	تمہیں پیدا کیا	سے	مٹی	پھر	مقرر کیا	ایک وقت	اور ایک وقت	مقرر

جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر ایک وقت مقرر کیا اور اس کے ہاں ایک وقت

عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ②

عِنْدَہٗ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تَمْتَرُوْنَ
اسکے ہاں	پھر	تم	شک کرتے ہو۔

مقرر ہے، پھر تم شک کرتے ہو۔

سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ مَکِّیَّۃٌ اِلَّا وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ الْاٰیَاتُ الثَّلَاثُ وَاِلَّا قُلْ تَعَالَوْا الْاٰیَاتُ الثَّلَاثُ وَہِیَ مِائَۃٌ وَخَمْسٌ اَوْ سِتٌّ وَسِتُّوْنَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

① اَلْحَمْدُ وَہُوَ الْوَصْفُ بِالْجَمِیْلِ ثَابِتٌ لِلّٰہِ وَہَلِ الْمُرَادُ الْاِعْلَامُ بِذٰلِکَ لِلْاِیْمَانِ بِہٖ اَوِ الثَّنَاءِ بِہٖ اَوْ ہُمَا اِحْتِمَالَاتٌ اَفْیَدُہَا الثَّالِثُ قَالَہُ الشَّیْخُ

سورۂ انعام مکی ہے مگر یہ تین آیتیں "وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ" آخر تک اور قُلْ تَعَالَوْا سے تین آیتیں یہ مدنی ہیں ایک سو پینسٹھ یا چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

① اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ تمام اوصاف حمیدہ اور تعریف پسندیدہ اللہ کے لئے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا (آسمانوں اور زمینوں کا بالخصوص اسلئے ذکر کیا کہ دیکھنے والے

فِي سُوْرَةِ الْكَهْفِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ خَصَّهُمَا بِالذِّكْرِ لِاَنَّهُمَا اَعْظَمُ الْمَخْلُوْقَاتِ لِلنَّاظِرِيْنَ وَجَعَلَ خَلَقَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ اَيْ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَنُوْرٍ وَجَمَعَهَا دُوْنَهُ لِكَثْرَةِ اَسْبَابِهَا وَهٰذَا مِنْ دَلَائِلِ وَحْدَانِيَّتِهٖ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَعَ قِيَامِ هٰذَا الدَّلِيْلِ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ يُسَوُّوْنَ بِهٖ غَيْرَهٗ فِي الْعِبَادَةِ

(۲) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ بِخَلْقِ اَبِيْكُمْ اٰدَمَ مِنْهُ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا لَكُمْ تَمُوْتُوْنَ عِنْدَ انْتِهَائِهٖ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى مَضْرُوْبٌ عِنْدَهٗ لِبَعْثِكُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ اَيُّهَا الْكُفَّارُ تَمْتَرُوْنَ ○ تَشُكُّوْنَ فِي الْبَعْثِ بَعْدَ عِلْمِكُمْ اَنَّهٗ ابْتَدَاَ خَلْقَكُمْ وَمَنْ قَدَرَ عَلَى الْاِبْتِدَاءِ فَهُوَ عَلَى الْاِعَادَةِ اَقْدَرُ۔

کی نظر میں یہ دونوں بڑی مخلوقات میں سے ہیں۔ اور جملہ الحمد للہ الخ سے یا یہ غرض ہے کہ اللہ کا مستحق جمیع محامد ہونا معلوم ہو جائے تاکہ بندے اس پر ایمان لادیں یا محض اس کی ثنا کرنا مقصود ہے یا دونوں مراد ہیں۔ تیسرے معنی زیادہ مفید ہیں شیخ جلال محلی نے سورۂ کہف میں ایسا ہی بیان کیا) اور اللہ نے ہر ظلمت اور روشنی کو پیدا فرمایا یہ بھی اللہ کے واحد ہونے کی دلیلوں میں سے ہے۔ لفظ ظلمات کو جمع لایا گیا اور نور کو مفرد اسلئے کہ ظلمات کے اسباب بہت ہیں پھر باوجود اس حجت قائم ہونیکے جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ کی برابر عبادت کرنے میں دوسروں کو کرتے ہیں ؎ (یعنی اس کے سوا اور معبودوں کو بھی برابر ٹھہراتے ہیں۔)

(۲) وہ ذات پاک وہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا کیونکہ تمہارے باپ آدم کو مٹی سے بنایا پھر مقرر فرمائی تمہاری لئے ایک مدّت کہ اس مدت کے پورا ہونے پر تم مرجاتے ہو اور اللہ کے نزدیک تمہای دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی مدت مقرر ہے پھر اے کافرو تم اٹھنے میں شک کرتے ہو بعد اس کے کہ تم جانتے ہو کہ بیشک اللہ نے اول دفعہ تم کو پیدا کیا اور جو اول مرتبہ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ زندہ کرنے پر زیادہ قادر ہے۔

تشریح

(۱) ہر چیز کا خالق اللہ ہے | زمین آسمان، تاریکی اور روشنی دن اور رات ہر ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے اور جب اللہ ہی ان سب چیزوں کا خالق ہے تو تعریف کا، عبادت وبندگی کا، سجدے اور نذر ونیاز کا مستحق صرف اور صرف وہی ہے۔ وہی حاجت روا ہے۔ وہی عظمت وکبریائی والا ہے۔ اس کا نہ کوئی ہمسر ہے نہ کوئی شریک ہے اور نہ اس کو کسی مدد کی ضرورت ہے۔ اس تک اپنی بات پہنچانے کے لئے کسی واسطہ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ براہ راست سب کی سنتا ہے سب کے دلوں کا حال جانتا ہے وہ رگِ جان سے بھی قریب ہے۔

(۲) انسان کو بھی اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا | جس طرح اللہ تعالےٰ نے اس تمام کائنات، عالم کبیر کو پیدا کیا اسی طرح عالمِ صغیر انسان کا خالق بھی اللہ ہے۔ پہلے بے جان مٹی سے آدم کا پُتلا تیار کیا اور پھر اس کو زندگی دی پھر اس میں طرح طرح کے کمالات عطا کئے۔ انسان کے تمام ہی اجزاء مٹی سے حاصل ہوتے ہیں مٹی سے ہی غذائیں نکلتی ہیں مٹی سے پیدا کی ہوئی غذاؤں سے انسان کا نطفہ بنتا ہے اور پھر اس نطفہ سے ہی انسان بنتے چلے جاتے ہیں پھر انسان کی زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی۔ وہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو انسان کو موت آجاتی ہے اور مٹی سے بنا ہوا انسان دوبارہ مٹی میں جا ملتا ہے۔ جس طرح انسان کی موت کا وقت مقرر ہے اسی طرح کائنات کی بھی فنا کا ایک وقت مقرر ہے جس کا صحیح وقت اللہ ہی کو معلوم ہے مگر وہ اس کے یہاں طے شدہ ہے پھر بھی تم اس پروردگار کی خدائی میں شک کرتے ہو۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ

وَهُوَ	اللّٰهُ	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَفِي	الْاَرْضِ	يَعْلَمُ	سِرَّكُمْ	وَجَهْرَكُمْ
اور وہ	اللہ	میں	آسمان (جمع)	اور میں	زمین	وہ جانتا ہے	تمہارا باطن	اور تمہارا ظاہر

اور وہی ہے اللہ آسمانوں میں اور زمین میں وہ تمہارا ظاہر اور تمہارا باطن جانتا ہے۔

وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ

وَيَعْلَمُ	مَا تَكْسِبُوْنَ	وَمَا	تَاْتِيْهِمْ	مِّنْ	اٰيَةٍ	مِّنْ	اٰيٰتِ
اور جانتا ہے	جو تم کماتے ہو	اور نہیں	آئی انکے پاس	سے۔ کوئی	نشانی	سے	نشانیاں

اور جانتا ہے جو تم کماتے ہو (کرتے ہو) اور ان کے پاس نہیں آئی انکے رب کی نشانیوں میں سے

رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ④

رَبِّهِمْ	اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ
ان کا رب	مگر	ہوتے ہیں	اس سے	منہ پھیرنے والے

کوئی نشانی مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

③ وَهُوَ اللّٰهُ مُسْتَحِقٌّ لِلْعِبَادَةِ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تَجْهَرُوْنَ بِهٖ بَيْنَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○ تَعْمَلُوْنَ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ

③ وہ اللہ معبود برحق مستحق عبادت کا ہے آسمانوں اور زمینوں میں جانتا ہے اس کو جو تم آپس میں چھپکر یا ظاہر کرتے ہو اور جانتا ہے جو کام تم بھلے برُے کرتے ہو۔

④ وَمَا تَاْتِيْهِمْ اَيْ اَهْلِ مَكَّةَ مِنْ زَائِدَةٌ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○

④ اور مکہ والوں کا یہ حال ہے کہ جب انکے پاس کوئی نشانی اللہ کی نشانیوں میں سے آتی ہے یعنی قرآن نازل ہوتا ہے تو وہ اس سے منہ موڑتے ہیں

تشریح

③ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور علیم و خبیر ہے | زمینوں اور آسمانوں میں تنہا ایک خدا ہی ہے الگ الگ خدا نہیں ہیں۔ زمین و آسمان پر ہر چیز پر اس کی حکومت ہے۔ اور وہ ہر کھلی اور چھپی چیز کا علم رکھتا ہے اور جو بھی تم اچھا یا برا عمل کرتے ہو اس سے وہ اچھی طرح واقف ہے نہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ ہے اور نہ اس کی قدرت سے باہر ہے۔

④ رب کی نشانیوں کا انکار مت کرو | اگرچہ اللہ تعالیٰ آنکھوں سے نظر نہیں آتے مگر اس کی نشانیاں ہر ہر چیز میں موجود ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ پروردگار کے حکم کی تعمیل کے لئے انسان ہمہ وقت تیار رہے۔ مگر انسانوں کا حال یہ ہے کہ جب اللہ کے احکام میں سے کوئی حکم ان کے سامنے آتا ہے تو بجائے اسکے تعمیل کرنے کے اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا

فَقَدْ + كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	فَسَوْفَ	يَاْتِيْهِمْ	اَنْۢبٰٓؤُا	مَا
بس بیشک انہوں نے جھٹلایا	حق کو	جب	انکے پاس آیا	سو جلد	انکے پاس آجائیگی	خبر (حقیقت)	جو

بس بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا جب انکے پاس آیا سو جلد ہی اس کی حقیقت انکے سامنے آجائے گی جس کا وہ

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ ٥ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

كَانُوْا	بِهٖ	يَسْتَهْزِءُوْنَ	اَلَمْ + يَرَوْا	كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ	قَبْلِهِمْ
وہ تھے	اسکا	مذاق اُڑاتے	کیا انہوں نے نہیں دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کردیں	سے	ان سے قبل

مذاق اُڑاتے تھے ۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا ؟ ہم نے ان سے قبل کتنی اُمتیں ہلاک کیں

مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ

مِّنْ	قَرْنٍ	مَّكَّنّٰهُمْ	فِى	الْاَرْضِ	مَا لَمْ	نُمَكِّنْ	لَّكُمْ	وَاَرْسَلْنَا	السَّمَآءَ
سے	اُمتیں	ہم نے انہیں جمادیا تھا	میں	زمین (ملک)	جو نہیں	جمایا	نہیں	اور ہم نے بھیجا	بادل

ہم نے انہیں ملک میں جمایا تھا (اقتدار دیا تھا) جتنا تمہیں نہیں جمایا (اقتدار دیا) اور ہم نے ان پر موسلا دھار

عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

عَلَيْهِمْ	مِّدْرَارًا	وَّجَعَلْنَا	الْاَنْهٰرَ	تَجْرِىْ	مِنْ	تَحْتِهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ
ان پر	موسلا دھار	اور ہم نے بنائیں	نہریں	بہتی ہیں	سے	انکے نیچے	پھر ہم نے انہیں ہلاک کیا

برستا ہوا بادل بھیجا، اور ہم نے نہریں بنائیں، ان کے نیچے بہتی ہیں پھر ہم نے انکے گناہوں کے سبب

بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۞ ٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا

بِذُنُوْبِهِمْ	وَاَنْشَاْنَا	مِنْۢ	بَعْدِهِمْ	قَرْنًا	اٰخَرِيْنَ	وَلَوْ	نَزَّلْنَا
انکے گناہوں کے سبب	اور ہم نے کھڑی کیں	سے	اُن کے بعد	اُمتیں	دوسری	اور اگر	ہم اتاریں

انہیں ہلاک کیا اور انکے بعد ہم نے دوسری امتیں کھڑی کیں (پیدا کیں) اور اگر ہم اُتاریں تم پر

عَلَيْكَ كِتٰبًا فِىْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ

عَلَيْكَ	كِتٰبًا	فِىْ	قِرْطَاسٍ	فَلَمَسُوْهُ	بِاَيْدِيْهِمْ	لَقَالَ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْٓا	اِنْ
تم پر	کچھ لکھا ہوا	میں	کاغذ	پھر اسے چھولیں	اپنے ہاتھوں سے	البتہ کہینگے	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	نہیں

کاغذ میں لکھا ہوا پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو (بھی) لیں البتہ کافر کہیں گے یہ نہیں

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا

هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ	مُّبِيْنٌ	وَقَالُوْا	لَوْلَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	مَلَكٌ	وَلَوْ	اَنْزَلْنَا
یہ	مگر	جادو	کھلا	اور کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتارا گیا	اس پر	فرشتہ	اور اگر	ہم اتارتے

یہ مگر (صرف) کھلا جادو ہے اور کہتے ہیں اس پر فرشتہ کیوں نہیں اُتارا گیا؟ اور اگر ہم فرشتہ

مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸

مَلَكًا	لَقُضِيَ	الْاَمْرُ	ثُمَّ	لَا يُنْظَرُوْنَ
فرشتہ	تو تمام ہو گیا ہوتا	کام	پھر	انہیں مہلت نہ دی جاتی۔

اُتارتے تو کام تمام ہو گیا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔

(۵) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ بِالْقُرْاٰنِ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا عَوَاقِبُ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(۵) پس بیشک جھٹلایا انہوں قرآن کو جب وہ ان کے پاس آیا سو عنقریب پہونچے گی انکو سزا اور انجام بد اس کا جو کچھ وہ ساتھ قرآن کے استہزاء اور ٹھٹھا کرتے تھے۔

(۶) اَلَمْ يَرَوْا فِيْ اَسْفَارِهِمْ اِلَى الشَّامِ وَغَيْرِهَا كَمْ خَبَرِيَّةٌ بِمَعْنٰى كَثِيْرًا اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ مَكَّنّٰهُمْ اَعْطَيْنَاهُمْ مَكَانًا فِي الْاَرْضِ بِالْقُوَّةِ وَالسَّعَةِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ نُعْطِ لَّكُمْ فِيْهِ الْتِفَاتٌ عَنِ الْغَيْبَةِ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ الْمَطَرَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا مُتَتَابِعًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ تَحْتَ مَسَاكِنِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ بِتَكْذِيْبِهِمُ الْاَنْبِيَاءَ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝

(۶) کیا انہوں نے اپنے سفروں میں شام وغیرہ کی طرف نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم نے کس قدر امتوں کو گذشتہ امتوں سے ہلاک کر ڈالا ہم نے انکو زمین میں اس قدر وسعت اور قوت دی تھی کہ تم کو اس قدر نہیں دی۔

اور بارشیں ان پر متواتر برسائیں اور نہریں ان کے مکانات کے نیچے جاری کیں سو ان کے گناہوں اور پیغمبروں کے جھٹلانے کی وجہ سے ہم نے ان کو ہلاک کیا اور ان کے بعد دوسری امتوں کو پیدا کیا۔

(۷) وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا مَكْتُوْبًا فِيْ قِرْطَاسٍ رَقٍّ كَمَا اقْتَرَحُوْهُ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ اَبْلَغُ مِنْ عَايَنُوْهُ لِاَنَّهُ اَنْفٰى لِلشَّكِّ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(۷) اور اگر بالفرض ہم کاغذ میں لکھے ہوئے حکم ان پر اتارتے ان کی طلب کے موافق جسکو وہ دیکھتے اور ہاتھ لگاتے تو پھر بھی جو لوگ کافر ہیں یہی کہتے از راہ عناد اور مخالفت کے کہ یہ ظاہر جادو ہے۔

تَعَنُّتًا وَعِنَادًا

۸ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَلَكٌ يُصَدِّقُهٗ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا كَمَا اقْتَرَحُوْهُ فَلَمْ يُؤْمِنُوْا لَقُضِيَ الْاَمْرُ بِهَلَاكِهِمْ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ○ يُمْهَلُوْنَ لِتَوْبَةٍ اَوْ مَعْذِرَةٍ كَعَادَةِ اللّٰهِ فِيْمَنْ قَبْلَهُمْ مِنْ اَهْلَاكِهِمْ عِنْدَ وُجُوْدِ مُقْتَرَحِهِمْ اِذَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

۸ اور کافروں نے کہا محمد کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں اُترا جو اُن کو سچا بتلاتا ۔ اور اگر ہم فرشتہ بھی اتارتے جیسا وہ کہتے ہیں پھر وہ ایمان نہ لاتے تو ہلاک ہونے کا قصہ پورا ہوجاتا پھر ان کو توبہ اور عذر کرنے کی مہلت نہ ملتی ۔ جیسا عادۃ اللہ ان سے پہلی امتوں میں یہی رہی کہ اگرانکی طلب کے موافق کوئی نشانی بھیجی گئی اور پھر بھی وہ ایمان نہ لائے توان کو ہلاک کردیا گیا۔

تشریح

۵ عنقریب حق تمہارے سامنے آجائے گا | آج تم حق کو جھٹلا رہے ہو اور اس کا مذاق اڑاتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ سب یونہی فضول اور بیکار کی باتیں ہیں وہ وقت عنقریب آنے والا ہے کہ حق و صداقت پوری آب و تاب کے ساتھ تمہارے سامنے آجائے گی اور اس وقت تم سوچوگے کہ یہ تو ہمارے تصور میں بھی نہ تھا کہ اہل حق اس طرح کامیابی کی منزل پر پہونچ سکیں گے۔

۶ حق کو جھٹلانے والوں کا انجام | تم سے پہلے کتنی قومیں گذری ہیں جنھوں نے حق و صداقت کو ماننے سے انکار کیا۔ سچائی کو جھٹلایا اور اس کا مذاق اڑایا اور یہ قومیں وہ تھیں جن کا اپنے زمانہ میں بڑا چرچا رہا ہم نے انکو زمین پر اقتدار بخشا، ہم نے ان کو خوشحالی دی آسمان سے بارشیں برسائیں، زمین میں ان کے لئے نہریں بہادیں۔ لیکن جب انہوں نے حق سے روگردانی کی اور کفرانِ نعمت کیا تو ان کے گناہوں کی پاداش میں انکو ہلاک کردیا گیا اور ان کی جگہ دوسری قوموں کو اٹھایا گیا۔ اسی طرح تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ ہر زمانے کا فرعون اپنے آپ کو ناقابل شکست سمجھتا ہے لیکن اس کا انجام وہی ہوتا ہے جو اس فرعون کا ہوا جو دریائے نیل کی لہروں سے اپنے آپ کو بچا نہ سکا۔ عاد اور ثمود بھی انہی قوموں میں سے جن کی آبادیوں کے کھنڈرات تباہی اور بربادی کی داستانیں سنا رہے ہیں۔

۷ حق کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ حق واضح نہیں ہوا | آج جو لوگ قرآن مجید کی صداقت کا انکار کررہے ہیں انکے انکار کی وجہ یہ نہیں ہے کہ حق ان پر واضح نہیں ہوا۔ اگر ہم تمہارے اوپر چار فرشتوں کے ساتھ کاغذ میں لکھی ہوئی کوئی کتاب بھی اتار دیتے اور یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوکر دیکھ بھی لیتے کہ یہ کوئی تخیل اور نظر بندی نہیں حقیقت ہے تب بھی یہ کہتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اصل میں حق کا انکار ان کی اندرونی ہٹ دھرمی اور ضد کا نتیجہ ہے نہ کہ حق کے غیر واضح ہونے کا۔ حق تو سورج کی طرح چمک رہا ہے اس کا انکار کرنے والے اس شپرک کی طرح ہیں جنکو دن میں سورج نظر نہیں آتا کیونکہ اسکی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؂ چشمہ آفتاب را چہ گناہ
اگر چمگادڑ کی آنکھ دن میں سورج کو نہیں دیکھتی تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے۔

۸ اللہ کے اس سفیر کے ساتھ اللہ کے فرشتے کیوں نہیں ہیں | کہنا یہ تھا کہ جس طرح حکومت کا کوئی سفیر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ باڈی گارڈ ہوتے ہیں جس سے اس کا رعب پڑتا ہے اور اس کے سفیر ہونے کا یقین ہوجاتا ہے اسی طرح اگر حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور سفیر ہیں تو ان کے آگے پیچھے فرشتے ہونے چاہئیں۔ فرمایا اگر اس طرح ہوجاتا کہ مافوق الفطرت طریقے پر ہمارے رسول کے آگے پیچھے فرشتے ہوتے تو پھر امتحان کی ضرورت نہیں تھی اور نہ کسی مہلت کی حاجت کہ بس فیصلہ ہوجاتا کہ جو نہیں مانتا اس کا معاملہ ختم ——— یہ نادان یہ نہیں جانتے کہ یہ دنیا کی زندگی امتحان کی ہے۔ امتحان اس بات کا کہ حقیقت کو دیکھے بغیر عقل اور سمجھ سے تم سچائی کو معلوم کرو اور سچائی کو معلوم کرکے اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھالو اپنی خواہشات کو قابو میں رکھو اور صحیح راستہ اختیار کرو۔ اس امتحان کے لئے غیب کا آنکھوں سے پوشیدہ رہنا ضروری ہے ورنہ پھر امتحان امتحان نہیں رہے گا اور نہ ہی کسی طرح کی مہلت دی جائے گی۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ⑨

وَ لَوْ	جَعَلْنٰهُ	مَلَكًا	لَّجَعَلْنٰهُ	رَجُلًا	وَّ	لَلَبَسْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّا	يَلْبِسُوْنَ
اور اگر	ہم اُسے بناتے	فرشتہ	تو ہم اُسے بناتے	آدمی	اور	ہم شبہ ڈالتے	ان پر	جو	وہ شبہ کرتے ہیں

اور اگر ہم اُسے فرشتہ بناتے تو ہم اُسے آدمی (ہی) بناتے اور ہم اُن پر شبہ ڈالتے (جیسی وہ اب) پڑ رہے ہیں۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ

وَ لَقَدِ	اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ	مِّنْ	قَبْلِكَ	فَحَاقَ	بِالَّذِيْنَ
اور البتہ	ہنسی کی گئی	رسولوں کیساتھ	سے	آپؐ سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے

اور البتہ آپؐ سے پہلے رسولوں کے ساتھ ہنسی کی گئی تو گھیر لیا ان میں سے ہنسی کرنے والوں کو

ع ۱

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑩

سَخِرُوْا	مِنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا	بِهٖ	يَسْتَهْزِءُوْنَ
ہنسی کی	ان سے	جو جس	وہ تھے	اس پر	ہنسی کرتے

(اس چیز نے) جس پر وہ ہنسی کرتے تھے۔

⑨ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اَیِ الْمُنَزَّلَ اِلَیْهِمْ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ اَیِ الْمَلَكَ رَجُلًا اَیْ عَلٰی صُوْرَتِهٖ لِیَتَمَكَّنُوْا مِنْ رُؤْیَتِهٖ اِذْ لَا قُوَّةَ لِلْبَشَرِ عَلٰی رُؤْیَةِ الْمَلَكِ وَلَوْ اَنْزَلْنٰهُ وَجَعَلْنٰهُ رَجُلًا لَلَبَسْنَا شَبَّهْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ○ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

⑨ اور اگر ہم فرشتہ کو اتارتے تو اسکو بھی انسان ہی کی شکل میں اتارتے تاکہ اس کے دیکھنے پر لوگوں کو قدرت ہو کر فرشتہ کو دیکھنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اور جب فرشتہ بشکل انسان ہوتا تو انکو وہی شبہ اور التباس پڑتا جو وہ اب شبہ کرتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ یہ تو آدمی ہے تمہاری مثل۔ اور

⑩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فِیْهِ تَسْلِیَةٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَاقَ نَزَلَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ وَهُوَ الْعَذَابُ فَكَذَا یَحِیْقُ بِمَنِ اسْتَهْزَأَ بِكَ

⑩ اور بلاشبہ تم سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا (اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین دی گئی)۔ سو جن لوگوں نے پیغمبروں کے ساتھ ٹھٹھا کیا ان پر وبال اس کا پڑا۔ پس اسی طرح جو تم سے ٹھٹھا کرتے ہیں گرفتار عذاب ہوں گے۔

تشریح

⑨ فرشتے کیوں نہیں بھیجے گئے | فرشتے بھیجے کی دو ہی صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ فرشتے اپنی اصلی شکل میں آتے اگر ایسا ہوتا تو عام انسان اس کا تحمل نہیں کر سکتے تھے اور اگر فرشتوں کو انسانی شکل میں اتارتے تو پھر بھی یہی شبہ رہتا کہ یہ انسان ہیں یا فرشتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اتارنے کا فیصلہ نہیں کر سکتے تمہیں اس امتحان سے گذرنا ہے کہ عقل سمجھ اور فطرت کے تقاضوں کو سمجھو اور حق و صداقت تک پہونچ کر اس کے مطابق راہِ عمل اختیار کرو۔

⑩ آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے۔ | اے پیغمبرؐ آپ ان کی ان بیہودہ الٹی سیدھی باتوں سے دل گرفتہ نہ ہوں۔ آپ سے پہلے جو رسول آئے ہیں ان کا بھی اسی طرح مذاق اڑایا گیا لیکن ہوا کیا کہ جو مذاق اڑانے والے تھے ان پر وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے ان جھٹلانے والوں اور مذاق اڑانے والوں کا جو حشر ہوا وہ تاریخ کے صفحات پر موجود ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

قُلْ	سِيرُوا	فِي	الْأَرْضِ	ثُمَّ	انظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ
آپ کہدیں	سیر کرو	میں	زمین (ملک)	پھر	دیکھو	کیسا	ہوا	انجام

آپ کہدیں ملک میں سیر کرو (چل پھر کر دیکھو) پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام

الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

الْمُكَذِّبِينَ	قُلْ	لِمَنْ	مَا	فِي	السَّمَاوَاتِ	وَالْأَرْضِ
جھٹلانے والے	آپ پوچھیں	کس کے لئے	جو	میں	آسمانوں	اور زمین

کیسا ہوا؟ - آپ پوچھیں کس کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے

قُلْ لِلَّهِ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ

قُلْ	لِلَّهِ	كَتَبَ	عَلَىٰ + نَفْسِهِ	الرَّحْمَةَ	لَيَجْمَعَنَّكُمْ	إِلَىٰ + يَوْمِ
کہدیں	اللہ کیلئے	لکھی ہے	اپنے (نفس) آپ پر	رحمت	تمہیں ضرور جمع کریگا	دن

کہدیں سب اللہ کے لئے، اللہ نے اپنے اوپر رحمت لکھ لی ہے (اپنے ذمہ لکھی ہے) قیامت کے دن تمہیں ضرور جمع

الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾

الْقِيَامَةِ	لَا رَيْبَ	فِيهِ	الَّذِينَ	خَسِرُوا	أَنفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ
قیامت کے	نہیں شک	اسمیں	جو لوگ	خسارہ میں ڈالا	اپنے آپ	وہی	ایمان نہیں لائیں گے

کرے گا جس میں کوئی شک نہیں، جن لوگوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈالا تو وہی ایمان نہیں لائیں گے

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾

وَلَهُ	مَا	سَكَنَ	فِي	اللَّيْلِ	وَالنَّهَارِ	وَهُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ
اور اسکے لئے	جو	بستا ہے	میں	رات	اور دن	اور وہ	سننے والا	جاننے والا

اور اس کے لئے ہے جو بستا ہے رات میں اور دن میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۱۱) قُلْ لَهُمْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ
ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِينَ ○ الرُّسُلِ مِنْ
هَلَاكِهِمْ بِالْعَذَابِ لِتَعْتَبِرُوا

(۱۱) قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ الخ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہدو کہ زمین میں چلو پھرو دیکھو کہ پیغمبروں کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا اور کیونکر وہ عذاب سے ہلاک ہوئے تاکہ اس کو سنکر وہ عبرت پکڑیں

۱۲ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ اِنْ لَّمْ
يَقُوْلُوْا لَاجَوَابَ غَيْرُهٗ كَتَبَ
قَضٰى عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ فَضْلًا
مِنْهُ وَفِيْهِ تَلَطُّفٌ فِيْ دُعَائِهِمْ
اِلَى الْاِيْمَانِ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لِيُجَازِيَكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ
لَارَيْبَ شَكَّ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ بِتَعْرِيْضِهَا لِلْعَذَابِ
مُبْتَدَأٌ خَبَرُهٗ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
۱۳ وَلَهٗ تَعَالٰى مَا سَكَنَ حَلَّ فِي الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ ۭ اَيْ كُلُّ شَيْءٍ فَهُوَ
رَبُّهٗ وَخَالِقُهٗ وَمَالِكُهٗ
وَهُوَ السَّمِيْعُ لِمَا يُقَالُ
الْعَلِيْمُ ۝ بِمَا يُفْعَلُ۔

۱۲ ان سے پوچھو آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے کس کے لئے ہے اگر وہ جواب کچھ نہ دیں تو تم کہو کہ جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے اللہ نے محض ازراہ احسان اپنے اوپر رحمت فرمانا لکھ لیا (اور یہ اظہار لطف و احسان اس لئے کہ کافر ایمان کی طرف توجہ کریں)

البتہ حق تعالیٰ انکو اکٹھا کرے گا قیامت کے روز جس کے ہونے میں کچھ تردد نہیں تاکہ انکو جزا و سزا انکے اعمال کی دے۔ جن لوگوں نے اپنی جانوں کو ٹوٹے میں ڈالا یعنی عذاب الٰہی کے مستحق ہوئے سو وہ ایمان نہ لاوینگے۔

۱۳ اور اللہ تعالیٰ کے لئے جو کچھ رات دن میں ثابت ہے یعنی ہر چیز کا وہ رب اور خالق و مالک ہے اور وہ سنتا ہے جو کچھ کہا جاتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ کیا جاتاہے۔

تشریح

۱۱ جھٹلانے والوں کا انجام | ذرا چل پھر کر گذری ہوئی قوموں کے قدیم آثار دیکھو اور عبرت حاصل کرو کہ سچائی سے منہ موڑنے والوں کا کیسا عبرت ناک انجام ہوا ہے۔ وہ قومیں جن کا کبھی دنیا میں طوطی بولتا تھا اپنے تمدن تہذیب اور ترقی پر اُن کو ناز تھا۔ جب انہوں نے اس حقیقت سے روگردانی کی کہ وہ اللہ کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں اور زمین پر انکی زندگی امتحان اور آزمائش کی ہے نہ کہ صرف آسائش و راحت کیلئے جب انہوں نے اللہ کو بھلادیا اور اپنی زندگی کا مقصد فراموش کر بیٹھے تو آخر اللہ کے عذاب نے انکو آگھیرا اور آج انکی بستیاں عبرت کا نشان بنی ہوئی ہیں کھنڈرات کی صورت میں تاریخ شہادت دے رہی ہے کہ بے راہ لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے۔

۱۲ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے مالک ہیں مگر رحیم ہیں | زمین آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ ہے یہ سب اللہ کی ملکیت ہے اللہ تعالیٰ اپنی حکومت میں جو چاہے کرسکتے ہیں اگر چاہیں تو فوراً عذاب بھی دے سکتے ہیں مگر اللہ کا شیوہ رحم و کرم کا ہے اسلئے وہ نافرمانیوں اور سرکشیوں پر جلدی سے پکڑ نہیں کرتے۔ ڈھیل اور مہلت دیتے رہتے ہیں لیکن ایک وقت آئے گا کہ قیامت برپا ہوگی یہ نظامِ عالم درہم برہم ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو ایک جگہ جمع کریں گے اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ جن لوگوں نے خود کو تباہی میں مبتلا کرلیا ہے وہ اس یقینی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

۱۳ دن کے اُجالے اور رات کے اندھیرے میں جو کچھ بھی ہوتا ہے سب اللہ کو معلوم ہے۔ | اللہ کے علم کی اور اس کی قدرت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے میں جو کچھ ٹھہرا ہوا ہے وہ سب اللہ کی قدرت کے اندر ہے۔ ذرہ ذرہ اس کی گرفت اور پکڑ میں ہے وہ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے کوئی چیز اس کے علم اور قدرت کے احاطے سے باہر نہیں ہے۔ زمانے، وقت اور ہر مقام پر اس کی حکومت اور اس کا اقتدار ہے۔ دن کا شور و غل ہو یا رات کا سناٹا ہر ایک کی حاجت سنتا ہے ہر ایک کی حاجت کو بخوبی جانتا ہے اور اسکی حاجت روائی کرتا ہے۔

قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

قُلْ	أَغَيْرَ	اللّٰهِ	أَتَّخِذُ	وَلِيًّا	فَاطِرِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْأَرْضِ
آپ کہدیں	کیا سوائے	اللہ	میں بناؤں	کارساز	بنانے والا	آسمان (جمع)	اور زمین

آپ کہہ دیں کیا میں اللہ کے سوائے (کسی اور کو) کارساز بناؤں ؟ جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

وَهُوَ	يُطْعِمُ	وَلَا يُطْعَمُ	قُلْ	إِنِّيٓ + أُمِرْتُ	أَنْ	أَكُونَ
اور وہ	کھلاتا ہے	اور کھاتا نہیں	آپ کہدیں	بیشک مجھ کو حکم دیا گیا	کہ	میں ہو جاؤں

وہ (سب کو) کھلاتا ہے اور وہ خود نہیں کھاتا ۔ آپ کہدیں بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے

أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۴﴾

أَوَّلَ	مَنْ	أَسْلَمَ	وَلَا تَكُونَنَّ	مِنَ	الْمُشْرِكِينَ
سب سے پہلا	جو جس	حکم مانا	اور تو ہرگز نہ ہو	سے	شرک کرنے والے

پہلا ہو جاؤں جس نے حکم مانا ۔ اور تم ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ۔

(۱۴) قُلْ لَهُمْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا أَعْبُدُهُ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مُبْدِعِهِمَا وَهُوَ يُطْعِمُ يَرْزُقُ وَلَا يُطْعَمُ يُرْزَقُ قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَقِيلَ لِي لَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ بِهِ

(۱۴) ان سے کہدو کیا اللہ کے سوا میں کسی کی بندگی کروں جو آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا ہے اور وہ روزی دیتا ہے اور خود محتاج کھانے کا نہیں ۔
کہدو کہ بیشک مجھے حکم ہے کہ میں امت میں سب میں اول اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں اور مجھے کہا گیا ہے کہ تو اللہ کا ساجھی کسی کو نہ بنا ۔

تشریح

(۱) کیا ان باطل اور محتاج معبودوں کو اپنا خدا بنا لوں ؟ جن باطل معبودوں کو خدائی کا درجہ دے رکھا ہے ان کا عالم یہ ہے کہ ان کی شان و شوکت نذرانوں کی محتاج ہے وہ خدا ہوتے ہوئے اپنے پرستاروں کے محتاج ہیں ان کے ٹھاٹھ باٹھ ان کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جو معبود حقیقی ہے زمین و آسمان کا خالق ہے وہ دیتا ہے لیتا نہیں ہے اس کی خدائی اپنے بل بوتے پر قائم ہے وہ کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے بلکہ سب اُسکے محتاج ہیں تو کیا اس پروردگار حقیقی کو چھوڑ کر ان معبودانِ باطل کو اپنا سرپرست بنا لوں ؟ اے پیغمبر آپ صاف کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ کوئی شرک کرتا ہے تو کرے مگر میں سب سے پہلے اپنے معبود حقیقی کے سامنے سر تسلیم خم کروں اور اپنے آپ کو مشرکین میں شامل نہ کروں ۔

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ

یَوۡمٍ	عَذَابَ	رَبِّیۡ	عَصَیۡتُ	اِنۡ	اَخَافُ	اِنِّیۡۤ	قُلۡ
دن	عذاب	اپنا رب	میں نافرمانی کروں	اگر	ڈرتا ہوں	بیشک میں	آپ کہہ دیں

آپ کہہ دیں بیشک اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے

عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾ مَنۡ یُّصۡرَفۡ عَنۡهُ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَهٗ

رَحِمَهٗ	فَقَدۡ	یَوۡمَئِذٍ	عَنۡهُ	یُّصۡرَفۡ	مَنۡ	عَظِیۡمٍ
اس پر رحم کیا	تحقیق	اس دن	اس سے	پھیر دیا جائے	جو۔جس	بڑا

ڈرتا ہوں۔ اس دن جس سے (عذاب) پھیر دیا جائے تحقیق اس پر اللہ نے رحم کیا۔

وَ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۶﴾

الۡمُبِیۡنُ	الۡفَوۡزُ	ذٰلِكَ	وَ
کھلی	کامیابی	یہ	اور

اور یہ کھلی کامیابی ہے۔

﴿۱۵﴾ قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ بِعِبَادَةِ غَیۡرِهٖ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ○ هُوَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ۔

﴿۱۶﴾ مَنۡ یُّصۡرَفۡ بِالۡبِنَاءِ لِلۡمَفۡعُوۡلِ اَیِ الۡعَذَابُ وَلِلۡفَاعِلِ اَیِ اللّٰهُ وَالۡعَائِدُ مَحۡذُوۡفٌ عَنۡهُ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَهٗ تَعَالٰی اَیۡ اَرَادَ لَهُ الۡخَیۡرَ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِیۡنُ ○ اَلنَّجَاةُ الظَّاهِرَةُ

﴿۱۵﴾ کہدو کہ میں قیامت کے عذاب سے ڈرتا ہوں اگر اللہ کی نافرمانی کروں اور اس کے سوا کو پوجوں۔

﴿۱۶﴾ جو کوئی قیامت میں عذاب الٰہی سے بچایا گیا اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور اس کے لئے بہتری چاہی۔ اور یہ نجات پاجانا ظاہر کامیابی ہے۔

تشریح

﴿۱۵﴾ نافرمانی میں عذاب کا ڈر | اگر میں اس معبود حقیقی کی نافرمانی کرتا ہوں جو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے تو میں اس خوفناک دن سے ڈرتا ہوں جب مجھے اپنی نافرمانی کی سزا بھگتنی پڑے گی اور کوئی مجھے اس دن کے عذاب سے بچانے والا نہ ہوگا۔

﴿۱۶﴾ اللہ کے عذاب سے بچ جانا بڑی کامیابی ہے | حساب کتاب کے دن جب اللہ کے سامنے پیشی ہوگی اس دن یہی بہت بڑی کامیابی ہے کہ سزا سے بچ جائے اور اللہ تعالےٰ اس پر رحم فرما دیں۔ اللہ کی رضا کے اونچے درجات حاصل کرنا بڑا بلند مقام ہے۔ اللہ تعالےٰ جس کو چاہیں گے عطا فرما دیں گے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ط

وَ اِنْ	يَمْسَسْكَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا	كَاشِفَ	لَهٗ	اِلَّا + هُوَ
اور اگر	تمہیں پہنچائے	اللہ	کوئی سختی	تو نہیں	دور کرنے والا	اس کا	اس کے سوا

اور اگر اللہ تمہیں کوئی سختی پہنچائے تو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کو اس کے سوا

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱۷) وَهُوَ

وَ اِنْ	يَمْسَسْكَ	بِخَيْرٍ	فَهُوَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	وَهُوَ
اور اگر	وہ پہنچائے تمہیں	کوئی بھلائی	تو وہ	پر	ہر	شے	قادر	اور وہ

اور اگر وہ کوئی بھلائی پہنچائے تمہیں تو وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور وہ

الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ (۱۸)

الْقَاهِرُ	فَوْقَ	عِبَادِهٖ	وَهُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ
غالب	اوپر	اپنے بندے	اور وہ	حکمت والا	خبر رکھنے والا۔

اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ حکمت والا (سب کی) خبر رکھنے والا ہے۔

(۱۷) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ بَلَاءٍ كَمَرَضٍ وَفَقْرٍ فَلَا كَاشِفَ رَافِعَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ط وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ كَصِحَّةٍ وَغِنًى فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمِنْهُ مَسُّكَ بِهٖ وَلَا يَقْدِرُ عَلٰى رَدِّهٖ عَنْكَ غَيْرُهٗ۔

(۱۸) وَهُوَ الْقَاهِرُ الْقَادِرُ الَّذِيْ لَا يُعْجِزُهٗ شَيْءٌ مُسْتَعْلِيًا فَوْقَ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ فِيْ خَلْقِهٖ الْخَبِيْرُ ○ بِبَوَاطِنِهِمْ كَظَوَاهِرِهِمْ

(۱۷) اور اگر اللہ تجھ پر کوئی مصیبت بیماری اور افلاس کی بھیجے تو اس کو دور کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں۔
اور اگر اللہ تیرے لئے بھلائی چاہے تندرستی اور دولت دے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس کے سوا کوئی تجھ سے اس کے پھیرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(۱۸) اور وہ ایسا قدرت والا ہے کہ کوئی چیز اس کو عاجز نہیں کرسکتی وہ بلند ہے، اپنے بندوں پر اور وہ حکمت والا ہے اپنی مخلوق میں جانتا ہے ان کے ظاہر اور باطن کو۔

تشریح

(۱۷) اللہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر نقصان سے بچانا چاہیں تو یہ ان کی قدرت ہے اور اگر اپنے بندوں کو بھلائی سے بہرہ مند کرنا چاہیں تو وہ اس پر بھی قادر ہیں غرض یہ کہ نفع نقصان سب اللہ کے ہاتھ میں ہے اسلئے انسان کو اپنے رب سے پناہ مانگنی چاہیئے اور اسی سے اپنی حاجت طلب کرنی چاہیئے۔

(۱۸) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کامل اختیار رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کے اختیارات کے مالک ہیں۔ اپنے بندوں پر بھی ان کے کامل اختیارات ہیں لیکن وہ دانا اور حکیم ہیں ان کا ہر فیصلہ حکیمانہ ہے وہ پوری طرح باخبر ہیں جو بھی فیصلہ فرماتے ہیں عین حکمت کے مطابق اور بندے کی مصلحت کے موافق ہوتا ہے۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ قف لا شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ

قُلْ	اَیُّ	شَیْءٍ	اَکْبَرُ	شَهَادَةً	قُلِ	اللّٰهُ	شَهِیْدٌ	بَیْنِیْ	وَ
آپ کہیں	کونسی	چیز	سب سے بڑی	گواہی	آپ کہدیں	اللہ	گواہ	میرے درمیان	اور

آپ کہیں سب سے بڑی گواہی کس کی ؟ آپ کہدیں میرے اور تمہارے درمیان اللہ

بَیْنَكُمْ قف وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ

بَیْنَكُمْ	وَاُوْحِیَ	اِلَیَّ	هٰذَا	الْقُرْاٰنُ	لِاُنْذِرَكُمْ	بِهٖ	وَ
تمہارے درمیان	اور وحی کیا گیا	مجھ پر	یہ	قرآن	تاکہ میں تمہیں ڈراؤں	اس سے	اور

گواہ ہے ۔ اور مجھ پر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اس سے ڈراؤں اور

مَنْۢ بَلَغَ ط اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ط

مَنْ	بَلَغَ	اَئِنَّكُمْ	لَتَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	مَعَ	اللّٰهِ	اٰلِهَةً	اُخْرٰی
جس	پہونچے	کیا تم بیشک	تم گواہی دیتے ہو	کہ	ساتھ	اللہ	کوئی معبود	دوسرا

جس تک یہ پہونچے کیا تم (واقعی) گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہیں

قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ

قُلْ	لَآ اَشْهَدُ	قُلْ	اِنَّمَا	هُوَ	اِلٰهٌ	وَّاحِدٌ	وَّاِنَّنِیْ	بَرِیْٓءٌ
آپ کہدیں	میں گواہی نہیں دیتا	آپ کہدیں	صرف	وہ	معبود	یکتا	اور بیشک میں	بیزار

آپ کہہ دیں میں (ایسی) گواہی نہیں دیتا۔ آپ کہدیں صرف وہ معبود یکتا ہے اور میں اس سے بیزار ہوں

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ وقف لازم

مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ	اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَعْرِفُوْنَهٗ	كَمَا	یَعْرِفُوْنَ
اس سے جو	تم شرک کرتے ہو	وہ جنہیں	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ اس کو پہچانتے ہیں	جیسے	وہ پہچانتے ہیں

جو تم شرک کرتے ہو۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس کو پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو

اَبْنَآءَهُمْ م اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۸

اَبْنَآءَهُمْ	اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ
اپنے بیٹے	وہ جنہوں نے	خسارہ میں ڈالا	اپنے آپ	سو وہ	ایمان نہیں لائے۔

پہچانتے ہیں ۔ جن لوگوں نے خسارہ میں ڈالا اپنے آپ کو سو وہ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۹) وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ائْتِنَا بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ بِالنُّبُوَّةِ
فَاِنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اَنْكَرُوْكَ قُلْ
لَهُمْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً تَمْيِيْزٌ
مَحُوْلٌ عَنِ الْمُبْتَدَاءِ قُلِ اللّٰهُ
اِنْ لَمْ يَقُوْلُوْهُ لَاجَوَابَ غَيْرُهُ
هُوَ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ عَلٰى
صِدْقِيْ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ يَا اَهْلَ
مَكَّةَ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ عَطْفٌ
عَلٰى ضَمِيْرِ اُنْذِرَكُمْ اَيْ بَلَغَهُ
الْقُرْاٰنُ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اَئِنَّكُمْ
لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً
اُخْرٰى اِسْتِفْهَامُ اِنْكَارٍ قُلْ لَهُمْ
لَا اَشْهَدُ بِذٰلِكَ قُلْ اِنَّمَا هُوَ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ○ مَعَهٗ مِنَ الْاَصْنَامِ

(۱۹) اور جب کفار نے آپ سے کہا کہ اپنی پیغمبری کی کوئی حجت اور گواہ پیش کرو کہ اہل کتاب تمہاری نبوت کے منکر ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ ان سے کہدو کہ اللہ سے بڑی کس کی گواہی ؟ اگر وہ جواب نہ دیں تو تم کہدو کہ اللہ کی گواہی پوری کافی ہے کیونکہ اس کے سوا کچھ جواب اس کا نہیں ۔

اللہ میرے اور تمہارے درمیان میرے سچے ہونے کا گواہ ہے اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی تاکہ اے مکہ والو میں تم کو اور تمام آدمیوں اور جنّات کو جن کو اس کی خبر پہنچے ڈراؤں ۔

کیا تم یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں ۔ ان سے کہدو کہ میں اس پر گواہ نہیں ۔

کہدو کہ اللہ ہی ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی نہیں اور بیشک میں بیزار ہوں ان بتوں سے جن کو تم اللہ کا ساجھی بتاتے ہو ۔

(۲۰) اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ اَيْ
مُحَمَّدًا بِنَعْتِهٖ فِيْ كِتَابِهِمْ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ
اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ مِنْهُمْ فَهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ○ بِهٖ

(۲۰) جن کو ہم نے کتاب دی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اوصاف اپنی کتاب میں دیکھ کر ایسا پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں انہیں جن لوگوں نے اپنی جانوں کو ٹوٹے میں ڈالا پس وہ ایمان نہ لاوینگے ۔

تشریح

(۱۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر سب سے بڑی گواہی اللہ کی ہے | حضرت محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں اللہ نے ان پر اپنا کلام قرآن مجید وحی کے ذریعہ نازل کیا ہے اس پر سب سے بڑی گواہی اللہ کی ہے اس سے بڑھ کر اور کون گواہ ہو سکتا ہے ۔ یہ قرآن اللہ نے انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے تاکہ اسکے ذریعہ تنبیہ کی جائے کہ گمراہی کے راستے سے بچتے ہوئے حق و صداقت کا راستہ اختیار کرو ۔
کسی چیز کی شہادت کے لئے یقینی علم ہونا ضروری ہے جس کی بنا پر آدمی کہہ سکے کہ واقعی وہ جو کچھ کہہ رہا ہے ویسا ہی ہے ۔ تو بتاؤ کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا بھی ہے جو بااختیار حاکم ہو اور پرستش کے لائق ہو ۔ اے پیغمبر آپ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس شرک سے قطعی بیزار ہوں جس میں تم مبتلا ہو ۔

(۲۰) اہل کتاب حضرت محمدؐ کو اپنی اولاد کی طرح پہچانتے ہیں | حضرت محمدؐ کی صداقت کے گواہ جہاں اللہ تعالیٰ ہیں وہاں قرآن مجید بھی آپؐ کی صداقت پر شاہد ہے اسکے علاوہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اسکی خدائی میں کوئی حصے دار نہیں ہے ۔ اور وہ اپنی اولاد کی طرح حضرت محمدؐ کو پہچانتے ہیں کہ یہی وہ نبی آخر الزماںؐ ہیں جن کے آنے کی خوشخبری پچھلے پیغمبر دیتے چلے آرہے ہیں اس کے باوجود وہ لوگ جنھوں نے خود اپنے آپ کو خسارے اور نقصان میں مبتلا کر رکھا ہے اور مال و جاہ کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رکھا ہے وہ اس سچائی کو مان کر نہیں دیتے ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ط

وَ مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰی	عَلَی	اللّٰہِ	کَذِبًا	اَوْ	کَذَّبَ	بِاٰیٰتِہٖ
اور کون	سب سے بڑا ظالم	اس سے جو	بہتان باندھے	پر	اللہ	جھوٹ	یا	جھٹلائے	اسکی آیتیں

اور اس سے بڑا ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا جھٹلائے اس کی آیتوں کو

اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَیَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

اِنَّہٗ	لَا یُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ	وَ یَوْمَ	نَحْشُرُھُمْ	جَمِیْعًا	ثُمَّ	نَقُوْلُ
بلاشبہ وہ	فلاح نہیں پاتے	ظالم (جمع)	اور جس دن	انکو جمع کریں گے	سب	پھر	ہم کہیں گے

بیشک ظالم فلاح (کامیابی) نہیں پاتے۔ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ہم کہیں گے

لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَیْنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

لِلَّذِیْنَ	اَشْرَکُوْٓا	اَیْنَ	شُرَکَآؤُکُمْ	الَّذِیْنَ	کُنْتُمْ	تَزْعُمُوْنَ
انکو جنھوں نے	شرک کیا (مشرک)	کہاں	تمہارے شریک	جن کا	تم تھے	دعویٰ کرتے

مشرکوں کو کہاں ہیں تمہارے شریک؟ جن کا تم دعویٰ کرتے تھے۔

(۲۱) وَمَنْ اَیْ لَا اَحَدَ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا بِنِسْبَۃِ الشَّرِیْكِ
اِلَیْہِ اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اَلْقُرْاٰنَ
اِنَّہٗ اَیِ الشَّاْنُ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○
بِذٰلِكَ

(۲۲) وَاذْکُرْ یَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا تَوْبِیْخًا
اَیْنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ○ اَنَّھُمْ شُرَکَآءُ اللّٰہِ۔

(۲۱) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا الخ اور اس سے زیادہ کوئی ناانصاف نہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور اس کا ساجھی بناوے یا قرآن کو جھٹلادے۔ بیشک بات یہ ہے کہ یہ ناانصاف لوگ نجات نہ پاویں گے۔

(۲۲) اور یاد کرو اس دن کو کہ ہم اس میں سب کو جمع کریں گے پھر پوچھیں گے مشرکین سے ازراہِ سرزنش کہ تمہارے بُت جنکو تم اللہ کا ساجھی سمجھتے تھے کہاں گئے۔

تشریح

(۲۱) اللہ پر بہتان طرازی سب سے بڑا گناہ ہے | اللہ کی نشانیاں انسان کے اپنے اندر بھی موجود ہیں اور باہر پوری کائنات میں بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ پیغمبروں کی سیرت اور ان کے کارنامے اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں سب ایک حقیقت کا اعلان کر رہی ہیں کہ اس پوری کائنات میں معبود حقیقی صرف ایک ہے اور باقی سب اسکی مخلوق اور بندے ہیں ان تمام نشانیوں کے مقابلے میں بغیر کسی علم کے شہادت اور مشاہدے کے اور بغیر کسی تجربے کے محض غلط گمان سے کام لیکر جو شخص دوسروں کو خدائی صفات سے متصف اور پرستش کا مستحق سمجھتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے حق و صداقت کا خون کر رہا ہے اور اس غلط نظریئے کی بنا پر ہر اس چیز پر ظلم کر رہا ہے جس سے اسکا معاملہ پیش آتا ہے ایسے ظالم بھلا کب کامیاب ہو سکتے ہیں۔

(۲۲) قیامت کے دن ساری سچائی سامنے آجائے گی | قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو جمع کرینگے اور وہ یوم الدین فیصلے کا دن آئیگا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جن کو تم اپنے خیال میں خدائی میں شریک جانتے تھے لاؤ ان شریکوں کو ہمارے سامنے پیش کرو۔ وہ کہاں ہیں، دیکھیں ہماری خدائی میں ان کا کیا حصہ ہے۔ آج وہ اس مصیبت میں تمہارے کام کیوں نہیں آرہے ہیں ان کو بلاؤ کہ تم کو نجات دلائیں۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَاكُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ أُنْظُرْ

ثُمَّ	لَمْ تَكُنْ	فِتْنَتُهُمْ	إِلَّآ	أَنْ	قَالُوْا	وَاللّٰهِ	رَبِّنَا	مَاكُنَّا	مُشْرِكِيْنَ	أُنْظُرْ
پھر	نہ ہوگی۔ نہ رہی	انکی شرارت	سوائے	کہ	وہ کہیں	قسم اللہ کی	ہمارا رب	نہ تھے ہم	شرک کرنیوالے	دیکھو

پھر نہ رہی ان کی شرارت (ان کا عُذر) اس کے سوا کہ وہ کہیں ہمارے رب اللہ کی قسم ہم شرک کرنے والے نہ تھے۔ دیکھو

كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

كَيْفَ	كَذَبُوْا	عَلٰٓى	أَنْفُسِهِمْ	وَضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا	يَفْتَرُوْنَ
کیسے	انہوں نے جھوٹ باندھا	پر	اپنی ذات	اور کھوئی گئیں	ان سے	جو	تھے	وہ باتیں بناتے

انہوں نے کیسا جھوٹ باندھا اپنی ذات پر، اور وہ جو باتیں بناتے تھے ان سے کھوئی گئیں

۲۳ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ فِتْنَتُهُمْ بِالنَّصْبِ وَالرَّفْعِ أَيْ مَعْذِرَتُهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا أَيْ قَوْلُهُمْ وَاللّٰهِ رَبِّنَا بِالْجَرِّ نَعْتٌ وَالنَّصْبِ بِنِدَاءٍ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○

۲۳ سو ان کا عذر اس کے سوا نہ ہوگا کہ وہ یہ نہ کہیں گے کہ قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے ہم مشرک نہ تھے۔

۲۴ قَالَ تَعَالٰى أُنْظُرْ يَا مُحَمَّدُ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ بِنَفْيِ الشِّرْكِ عَنْهُمْ وَضَلَّ غَابَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الشُّرَكَاءِ

۲۴ دیکھو اے محمدؐ انہوں نے اپنی جانوں پر کیسا جھوٹ بولا کہ مشرک ہونے سے انکار کیا اور جن کو وہ اللہ کا شریک بتلاتے تھے جھوٹ وہ گم ہو گئے۔

تشریح

۲۳ اس دن کوئی جھوٹ نہیں چل سکے گا | آج یہ لوگ جھوٹی باتیں کر کے طرح طرح کے فتنے اٹھاتے ہیں لیکن اس دن بس یہی ہوگا کہ ساری عمر کے عقیدے سے انکار کرتے ہوئے یہ جھوٹا بیان دیں کہ اے ہمارے آقا ہم ہرگز مشرک نہ تھے۔ اس لئے کہ وہ شریکوں کو تو پیش نہیں کر سکیں گے۔ بس یہی ہوگا کہ وہ ان جھوٹے معبودوں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے۔

۲۴ مشرکین کی بدحواسی | ان کے یہ جھوٹے بیانات ان کی بدحواسی کو ظاہر کریں گے۔ کیوں کہ اس وقت اُن کے سارے بناوٹی معبود گم ہو جائیں گے۔ کوئی ان کی مدد کے لئے نہیں آئے گا۔ اس لئے بے چارگی اور درماندگی میں اپنے اوپر جھوٹ گھڑنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکیں گے

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ

وَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَسْتَمِعُ	إِلَيْكَ	وَجَعَلْنَا	عَلَىٰ	قُلُوبِهِمْ	أَكِنَّةً	أَنْ + يَفْقَهُوهُ	وَفِي + آذَانِهِمْ
اور ان سے	جو	کان لگاتا تھا	آپکی طرف	اور ہم نے ڈال دیا	پر	انکے دل	پردے	کہ وہ (نہ) سمجھیں اسے	اور انکے کانوں میں

اور ان سے (بعض) آپکی طرف کان لگائے رکھتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں

وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ

وَقْرًا	وَإِنْ	يَرَوْا	كُلَّ	آيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوا	بِهَا	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءُوكَ	يُجَادِلُونَكَ
بوجھ	اور اگر	وہ دیکھیں	تمام	نشانی	نہ ایمان لائینگے	اس پر	یہاں تک	جب	آپکے پاس آتے ہیں	آپ سے جھگڑتے ہیں

بوجھ ہے، اور اگر وہ دیکھیں تمام نشانیاں (پھر بھی) اس پر ایمان نہ لاوینگے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے جھگڑتے ہیں۔

يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾

يَقُولُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	إِنْ	هَٰذَا	إِلَّا	أَسَاطِيرُ	الْأَوَّلِينَ
کہتے ہیں	جن لوگوں نے	انہوں نے کفر کیا	نہیں	یہ	مگر (صرف)	کہانیاں	پہلے لوگ (جمع)

کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کافر) یہ صرف پہلوں کی کہانیاں ہیں۔

(۲۵) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ إِذَا قَرَأْتَ
وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَغْطِيَةً
لِ أَنْ لَا يَفْقَهُوهُ أَنْ يَفْهَمُوا
الْقُرْآنَ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ
صَمَمًا فَلَا يَسْمَعُونَهُ سَمَاعَ
قَبُولٍ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا
جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ مَا هَٰذَا
الْقُرْآنُ إِلَّا أَسَاطِيرُ أَكَاذِيبُ الْأَوَّلِينَ ○
كَالْأَضَاحِيكِ وَالْأَعَاجِيبِ جَمْعُ أُسْطُورَةٍ بِالضَّمِّ۔

(۲۵) اور بعض انہیں سے وہ ہیں کہ جب تم قرآن پڑھتے ہو تو تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے کردیئے تاکہ وہ قرآن کو نہ سمجھیں۔
اور ان کے کان بہرے ہیں سو وہ قرآن کو قبول کرنے کی نیت سے نہیں سنتے۔
اور اگر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جب بھی ان پر ایمان نہ لادیں یہاں تک کہ جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تم سے جھگڑا کرتے ہیں۔ جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن جھوٹے قصے پہلوں کے ہیں۔

تشریح

(۲۱) ہٹ دھرمی دل کے دروازے بند کردیتی ہے | ہٹ دھرمی اور تعصب کی وجہ سے انسان کے دل کے دروازے صداقت کے لئے بند ہوجاتے ہیں انکے کان ایسے ہوجاتے ہیں کہ سننے پر بھی کچھ نہیں سنتے۔ بڑی سے بڑی نشانی دیکھ کر بھی ان پر کوئی اثر نہیں اٹھتا بظاہر ایسا لگتا ہے کہ وہ غور سے بات سن رہے ہیں مگر انکا سننا نہ سننا برابر ہوتا ہے۔ اپنے انکار پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے سب کچھ سننے کے بعد بھی یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی پرانی باتیں ہیں گویا ان کے خیال میں حق بات کو نیا ہونا چاہیے حالانکہ حق حق ہے اس کے پرانے اور نئے ہونے سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ایسے لوگوں پر کوئی بات اثر انداز نہیں ہوتی۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا

وَهُمْ	يَنْهَوْنَ	عَنْهُ	وَيَنْـَٔوْنَ	عَنْهُ	وَإِنْ	يُهْلِكُوْنَ	إِلَّآ	أَنْفُسَهُمْ	وَمَا
اور وہ	روکتے ہیں	اس سے	اور بھاگتے ہیں	اس سے	اور نہیں	ہلاک کرتے ہیں	مگر (صرف)	اپنے آپ	اور نہیں

اور وہ اس سے (دوسروں) کو روکتے ہیں اور (خود بھی) اس سے بھاگتے ہیں اور صرف اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں اور

يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

يَشْعُرُوْنَ	وَلَوْ	تَرٰى	إِذْ + وُقِفُوْا	عَلَى	النَّارِ	فَقَالُوْا	يٰلَيْتَنَا	نُرَدُّ + وَلَا نُكَذِّبَ
وہ شعور رکھتے	اور اگر (کبھی)	تم دیکھو	جب کھڑے کئے جائینگے	پر	آگ	تو کہیں گے	اے کاش ہم	واپس بھیجے جائیں اور نہ جھٹلائیں

شعور نہیں رکھتے اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ (دوزخ) پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے اے کاش! ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾

بِاٰيٰتِ	رَبِّنَا	وَنَكُوْنَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
آیتوں کو	اپنے رب	اور ہو جائیں	سے	ایمان والے

آیتوں کو نہ جھٹلائیں۔ اور ہو جائیں ایمان والوں میں سے

(۲۶) وَهُمْ يَنْهَوْنَ النَّاسَ عَنْهُ أَيْ عَنِ اتِّبَاعِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْـَٔوْنَ يَتَبَاعَدُوْنَ عَنْهُ فَلَا
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقِيْلَ نَزَلَتْ فِيْ أَبِيْ طَالِبٍ كَانَ
يَنْهٰى عَنْ أَذَاهُ وَلَا يُؤْمِنُ بِهٖ وَإِنْ مَا
يُهْلِكُوْنَ بِالنَّأْيِ عَنْهُ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ
لِأَنَّ ضَرَرَهٗ عَلَيْهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ بِذٰلِكَ
(۲۷) وَلَوْ تَرٰى يَا مُحَمَّدُ إِذْ وُقِفُوْا عُرِضُوْا عَلَى النَّارِ
فَقَالُوْا يَا لِلتَّنْبِيْهِ لَيْتَنَا نُرَدُّ إِلَى الدُّنْيَا
وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بِرَفْعِ الْفِعْلَيْنِ اسْتِيْنَافًا وَنَصْبِهِمَا فِيْ
جَوَابِ التَّمَنِّيْ وَرَفْعِ الْأَوَّلِ وَنَصْبِ الثَّانِيْ وَجَوَابُ لَوْ
لَرَأَيْتَ أَمْرًا عَظِيْمًا۔

(۲۶) اور یہ لوگ خود بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے دور رہتے ہیں ایمان نہیں لاتے اور لوگوں کو بھی ان سے منع کرتے ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ آپ کی تکلیف دہی سے لوگوں کو منع کرتا تھا اور خود ایمان نہ لاتا تھا اور یہ لوگ آپ پر ایمان نہ لانے سے اپنی ہی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں کیونکہ وبال اسکا انہیں پر لوٹنے والا ہے اور وہ اسکو نہیں سمجھتے۔

(۲۷) اور اگر اے محمد ﷺ تم ان کو دیکھو جب وہ آگ پر پیش کئے جاوینگے۔ سو بڑا ہولناک امر دیکھو۔ سو اس وقت وہ کہیں گے کیا اچھا ہو کہ ہم دنیا کی طرف لوٹائے جائیں۔ اور اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور مسلمان ہوتے۔

تشریح

(۲۶) ایسے لوگ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں | ایسے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق کے راستہ میں روڑے اٹکا کر دین کا راستہ روک رہے ہیں خود بھی حق سے دور بھاگتے ہیں اور دوسروں کو بھی حق بات قبول کرنے سے روکتے ہیں انہیں اس کا شعور نہیں ہے کہ وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ رہے ہیں بلکہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کو تباہ کر رہے ہیں۔

(۲۷) آخرت میں شرک کرنے والوں کی حسرت | جن لوگوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبودانِ باطل کو ساجھی اور شریک بنایا اور بجائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے غیر اللہ کی اطاعت میں لگے رہے جب وہ اپنی آنکھوں سے دوزخ کے کنارے کھڑے ہو کر ان لوگوں کا انجام دیکھیں گے تو حسرت کرینگے کہ کاش ہم دنیا میں واپس جا سکتے اور پھر بل جا کر اللہ کی نشانیوں کو نہ جھٹلاتے اور اللہ پر ایمان لانیوالوں میں ہم بھی شامل ہو جاتے تو آج یہ نوبت نہ آتی اور ہمیں عذاب دوزخ سے دوچار ہونا نہ پڑتا۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ

بَلْ	بَدَا	لَهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُخْفُوْنَ	مِنْ ، قَبْلُ	وَلَوْ	رُدُّوْا	لَعَادُوْا	لِمَا نُهُوْا	عَنْهُ	وَ
بلکہ	ظاہر ہوگیا	ان پر	جو	وہ چھپاتے تھے	اس سے قبل	اور اگر	واپس بھیجے جائیں	تو پھر کرنے لگیں	وہی روکے گئے	اس سے	اور

بلکہ وہ اس سے قبل جو چھپاتے تھے ان پر ظاہر ہوگیا ۔ اور وہ اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر (وہی) کرنے لگیں ۔ جس سے وہ روکے گئے

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾

اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ	وَقَالُوْٓا	اِنْ	هِيَ	اِلَّا	حَيَاتُنَا	الدُّنْيَا	وَمَا	نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِيْنَ
بیشک وہ	جھوٹے	اور کہتے ہیں	نہیں	ہے	مگر (فقط)	ہماری زندگی	دنیا	اور نہیں	ہم	اٹھائے جانے والے

اور بیشک وہ جھوٹے ہیں اور کہتے ہیں ہماری صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں (ہمیں پھر زندہ نہیں ہونا)

(۲۸) قَالَ تَعَالٰى بَلْ لِلْاِضْرَابِ عَنْ اِرَادَةِ الْاِيْمَانِ الْمَفْهُوْمِ
مِنَ التَّمَنِّيْ بَدَا اَظْهَرَ لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ
قَبْلُ ؕ يَكْتُمُوْنَ بِقَوْلِهِمْ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ
بِشَهَادَةِ جَوَارِحِهِمْ فَتَمَنَّوْا ذٰلِكَ وَلَوْ رُدُّوْا اِلَى الدُّنْيَا
فَرْضًا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ مِنَ الشِّرْكِ
وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ فِيْ وَعْدِهِمْ بِالْاِيْمَانِ
(۲۹) وَقَالُوْٓا اَيْ مُنْكِرُوا الْبَعْثِ اِنْ مَا هِيَ اَيِ
الْحَيٰوةِ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِيْنَ ○

(۲۸) بات یہ ہے کہ وہ ایمان لانا نہیں چاہتے بلکہ ان پر کھل گیا وہ جو پہلے سے وہ چھپا کر یہ کہتے تھے کہ اللہ کی قسم ہم مشرک نہ تھے ان کے ہاتھ پیر اس پر گواہی دینگے کہ یہ مشرک تھے اسوقت یہ لوگ دنیا میں لوٹنے وغیرہ کی آرزو کریں گے اور اگر بالفرض وہ دنیا کی طرف لوٹائے جاویں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے یعنی شرک کو نہ چھوڑیں اور بیشک وہ اس میں جھوٹے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ۔

(۲۹) اور جو لوگ زندہ ہو کر اٹھنے کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ زندگی یہ ہے ۔ ہمارا دنیا میں زندہ رہنا ہے اور ہم کو پھر اٹھنا نہیں ۔

تشریح

(۲۸) آخرت میں ان کی یہ تبدیلی حقیقی نہ ہوگی | کیونکہ یہ لوگ اپنی آنکھوں سے حق کو دیکھ لیں گے اور ناحق کا انجام انکے سامنے ہوگا تو ان کی یہ تبدیلی صرف مشاہدے کیوجہ سے ہوگی ۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک چیز سامنے ہو تو کون کافر اس کا انکار کرسکتا ہے ۔ لیکن وہ حقیقی تبدیلی جس سے انسان صحیح نتیجے تک پہونچتا ہے وہ اب بھی ان کو نصیب نہ ہوگی ۔ اور اگر ان کو بالفرض سابقہ زندگی کی طرف واپس بھیجدیا جائے تو اس مشاہدے کو بھلا کر جو پہلے کر چکے ہیں وہی پھر کریں گے یعنی وہ ہر طرح سے جھوٹے ہی جھوٹے رہیں ۔ ان کی زبان بھی جھوٹ ان کی خواہش بھی جھوٹ ۔

(۲۹) آخرت کا انکار | آج یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہے بس دنیا کی زندگی ہے ۔ مرنے کے بعد نہ کوئی زندگی ہے اور نہ کوئی باز پرس ہے اس لئے سمجھتے ہیں کہ دنیا کی زندگی میں خوب مزے اڑالو خوب عیش کرلو کیونکہ پھر لوٹ کر اس دنیا میں واپس آنا نہیں ہے ــــ " بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست "
(بابر خوب مزے اڑاؤ کہ زمین والی دنیا پھر نہیں ملے گی ۔") ــــ آج کل یہی سوچ دنیا میں غالب ہے اور یہی ٹیڑھی سوچ ہے جس نے ہماری دنیا کی زندگی کو بھی وبال بنا کر رکھ دیا ہے ۔ اگر انسان آخرت کی فکر رکھے اور اس کو وہاں کی جوابدہی کا احساس ہو تو دنیا میں بھی اس کا نظام صحیح ہو جاتا ہے اور اسکی دنیا کی زندگی بھی پاکیزہ اور پرسکون رہتی ہے ۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا

وَلَوْ	تَرٰٓى	اِذْ + وُقِفُوْا	عَلٰى	رَبِّهِمْ	قَالَ	اَلَيْسَ	هٰذَا
اور اگر (کبھی)	تم دیکھو	کھڑے کئے جائیں گے	پر (سامنے)	اپنا رب	وہ فرمائیگا	کیا نہیں	یہ

اور کبھی تم دیکھو جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے وہ فرمائے گا کیا یہ نہیں

بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

بِالْحَقِّ	قَالُوْا	بَلٰى	وَرَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ
سچ	وہ کہیں گے	ہاں	قسم ہمارے رب کی	وہ فرمائیگا	پس چکھو	عذاب

سچ ؟ وہ کہیں گے ہاں ہمارے رب کی قسم (کیوں نہیں) وہ فرمائیگا پس عذاب چکھو

ع ۳
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ

بِمَا	كُنْتُمْ + تَكْفُرُوْنَ	قَدْ	خَسِرَ	الَّذِيْنَ + كَذَّبُوْا	بِلِقَآءِ
اسلئے کہ	تم کفر کرتے تھے	تحقیق	گھاٹے میں پڑے	وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا	ملنا

اس لئے کہ تم کفر کرتے تھے ۔ تحقیق وہ لوگ گھاٹے میں پڑے جنھوں نے اللہ کے ملنے کو

اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا

اللّٰهِ	حَتّٰٓى	اِذَا	جَآءَتْهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	قَالُوْا
اللہ	یہانتک کہ	جب	آن پہونچی اُن پر	قیامت	اچانک	وہ کہنے لگے

جھٹلایا یہاں تک کہ اچانک ان پر قیامت آپہونچی ۔ کہنے لگے ہائے

يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ

يٰحَسْرَتَنَا	عَلٰى	مَا فَرَّطْنَا	فِيْهَا	وَهُمْ	يَحْمِلُوْنَ	اَوْزَارَهُمْ
ہائے ہم پر افسوس	پر	جو ہم نے کوتاہی کی	اسمیں	اور وہ	اٹھائے ہونگے	اپنے بوجھ

ہم پر افسوس! جو ہم نے اس میں کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر

عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

عَلٰى	ظُهُوْرِهِمْ	اَلَا	سَآءَ	مَا يَزِرُوْنَ
پر	اپنی پیٹھ (جمع)	آگاہ رہو	بُرا	جو وہ اٹھائیں گے

اٹھائے ہونگے ۔ آگاہ رہو بُرا ہے جو وہ اٹھائیں گے ۔

(۳۰) وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عُرِضُوْا عَلٰى
رَبِّهِمْ لَرَاَيْتَ اَمْرًا عَظِيْمًا قَالَ لَهُمْ
عَلٰى لِسَانِ الْمَلٰئِكَةِ تَوْبِيْخًا اَلَيْسَ
هٰذَا الْبَعْثُ وَالْحِسَابُ بِالْحَقِّ
قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا اِنَّهٗ لَحَقٌّ
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ○ بِهٖ فِى الدُّنْيَا
(۳۱) قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ
اللّٰهِ بِالْبَعْثِ حَتّٰى غَايَةٌ لِلتَّكْذِيْبِ
اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ الْقِيٰمَةُ
بَغْتَةً فُجَاءَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا
هِىَ شِدَّةُ التَّاَلُّمِ وَنِدَاۤؤُهَا
مَجَازًا اَىْ هٰذَا اَوَانُكِ فَاحْضُرِىْ
عَلٰى مَا فَرَّطْنَا قَصَّرْنَا فِيْهَا
اَىِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ
اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ بِاَنْ
تَاْتِيَهُمْ عِنْدَ الْبَعْثِ فِىْ اَقْبَحِ
شَىْءٍ صُوْرَةً وَاَنْتَنِهٖ رِيْحًا فَتَرْكَبُهُمْ
اَلَا سَآءَ بِئْسَ مَا يَزِرُوْنَ ○ يَحْمِلُوْنَهٗ
حَمْلُهُمْ ذٰلِكَ

(۳۰) اور اگر تم دیکھو جبکہ وہ اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونگے تو امر ہولناک کو دیکھو اللہ ان سے ازراہ سرزنش فرشتوں کی زبانی فرماویگا کیا یہ اٹھنا اور حساب کتاب ہونا ٹھیک نہیں تھا غلط تھا وہ کہیں گے بیشک ٹھیک اور سچا وعدہ تھا قسم ہے ہمارے رب کی.

تو اللہ فرماویگا تو چکھو عذاب اس سبب سے کہ تم دنیا میں کفر کرتے تھے اور حشر و نشر و حساب کے منکر تھے.

(۳۱) قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ الخ بیشک ٹوٹے میں پڑے وہ لوگ جو اللہ سے ملنے اور حشر و نشر کو جھوٹ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ جب ناگاہ ان پر قیامت آ پہونچے گی وہ کہینگے ہائے مصیبت ہم نے دنیا میں کیسی کوتاہی کی کوئی عمل اچھا نہ کیا اور وہ اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھا رہے ہونگے اس طرح کہ ان کے برُے عمل قیامت کو ان کے پاس برُی صورت میں اور بدبو دار ہو کر آوینگے
پھر ان پر سوار ہو جاویں گے
جان لو کہ بڑا بوجھ اٹھانا
ہے جو وہ اٹھاتے
ھیں

تشریح

(۳۰) جب آخرت کا منظر سامنے ہوگا | ذرا خیال کرو اس وقت کا کہ جب انسان اپنے رب کے سامنے جوابدہی کے لئے کھڑا ہوگا اور اس کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور آخرت ایک حقیقت بن کر اس کے سامنے آجائے گی. اللہ تعالےٰ پوچھیں گے بتاؤ کیا آخرت ایک حقیقت نہیں ہے کیا یہ وہ سچائی نہیں ہے جس کا تم انکار کرتے تھے. انسانوں کو کہنا پڑیگا کہ بے شک ہمارے رب آپ کی قسم یہ بالکل سچ ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے. اللہ تعالےٰ فرمائیں گے کہ پھر اپنے اس جھوٹ کا مزہ چکھو جو تم دنیا میں کہہ چکے ہو

(۳۱) جھوٹ ان کو لے ڈوبا | جن لوگوں نے آخرت کو جھٹلایا یہاں تک کہ موت ان کے سامنے آ گئی وہ بڑے نقصان میں رہے اور جب قیامت کی گھڑی آجائے گی جو اچانک آئے گی تو وہ کہیں گے افسوس ہم سے بڑی کوتاہی ہوئی وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہونگے اور یہ گناہوں کا بوجھ کیسا بڑا بوجھ ہے جس کو یہ اٹھائے پھر رہے ہونگے اس سے پہلے کہ موت یا قیامت کی گھڑی آجائے انسان کو موت کے بعد کی زندگی کی تیاری کر لینی چاہیئے ورنہ حسرت اور افسوس کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اور اس وقت وہ حسرت بھی بے فائدہ ہوگی کیونکہ گناہوں کی تلافی کا موقع بھی باقی نہ رہے گا.

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

وَمَا	الْحَيٰوةُ	الدُّنْيَآ	اِلَّا	لَعِبٌ	وَّلَهْوٌ	وَلَلدَّارُ + الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ
اور نہیں	زندگی	دنیا	مگر (صرف)	کھیل	اور جی کا بہلاوا	اور آخرت کا گھر	بہتر

اور دنیا کی زندگی صرف کھیل اور جی کا بہلاوا ہے، اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے

لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ

لِلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ	قَدْ	نَعْلَمُ	اِنَّهٗ	لَيَحْزُنُكَ
انکے لئے جو	پرہیزگاری کرتے ہیں	سو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے	بیشک	ہم جانتے ہیں	کہ وہ	آپکو ضرور رنجیدہ کرتی ہے

جو پرہیزگاری کرتے ہیں، سو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ بیشک ہم جانتے ہیں آپؐ کو وہ بات ضرور رنجیدہ کرتی ہے

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ

الَّذِيْ	يَقُوْلُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	لَا يُكَذِّبُوْنَكَ	وَلٰكِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	بِاٰيٰتِ
وہ جو	وہ کہتے ہیں	سو وہ یقیناً	نہیں جھٹلاتے آپ کو	اور لیکن (بلکہ)	ظالم لوگ	آیتوں کا

جو وہ کہتے ہیں۔ سو وہ یقیناً آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کا

اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

اللّٰهِ	يَجْحَدُوْنَ	وَلَقَدْ	كُذِّبَتْ	رُسُلٌ	مِّنْ + قَبْلِكَ	فَصَبَرُوْا
اللہ	انکار کرتے ہیں	اور البتہ	جھٹلائے گئے	رسول (جمع)	آپ سے پہلے	پس صبر کیا انہوں نے

انکار کرتے ہیں۔ اور البتہ رسول جھٹلائے گئے، آپؐ سے پہلے، پس انہوں نے صبر کیا

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ

عَلٰى	مَا	كُذِّبُوْا	وَاُوْذُوْا	حَتّٰى	اَتٰهُمْ	نَصْرُنَا	وَلَا مُبَدِّلَ	لِكَلِمٰتِ
پر	جو	وہ جھٹلائے گئے	اور ستائے گئے	یہاں تک کہ	ان پر آگئی	ہماری مدد	اور نہیں بدلنے والا	باتوں کو

اس پر جو وہ جھٹلائے گئے اور ستائے گئے، یہاں تک کہ ان پر ہماری مدد آگئی اور (کوئی) بدلنے والا نہیں اللہ کی

اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

اللّٰهِ	وَلَقَدْ	جَآءَكَ	مِنْ	نَّبَاِى	الْمُرْسَلِيْنَ
اللہ	اور البتہ	آپکے پاس پہونچی	سے (کچھ)	خبر	رسول (جمع)

باتوں کو اور البتہ آپؐ کے پاس رسولوں کی کچھ خبریں پہنچ چکی ہیں۔

﴿۳۲﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اَىِ الْاِشْتِغَالُ فِيْهَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۚ وَاَمَّا الطَّاعَاتُ وَمَا يُعِيْنُ عَلَيْهَا فَمِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ وَفِىْ قِرَاءَةٍ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ

﴿۳۲﴾ اور دنیا میں مشغول ہونا صرف کھیل کود ہے۔ ولیکن بندگی اور وہ جو سامان بندگی کا ہے پس وہ آخرت کے کاموں سے ہے اور البتہ جنت بہتر ہے شرک سے

اَیِ الْجَنَّۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ۔ الشِّرْکَ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ○ بالتاء والیاء ذٰلک فیؤمنون
(۳۳) قَدْ لِلتَّحْقِیْقِ نَعْلَمُ اِنَّهٗ اَیِ الشَّاْنُ لَیَحْزُنُكَ
الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ لَكَ مِنَ التَّکْذِیْبِ فَاِنَّهُمْ
لَا یُکَذِّبُوْنَكَ فِی السِّرِّ لِعِلْمِهِمْ اَنَّكَ صَادِقٌ
وَفِیْ قِرَاءَۃٍ بِالتَّخْفِیْفِ اَیْ لَا یَنْسِبُوْنَكَ اِلَی
الْکَذِبِ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ وَضَعَهٗ مَوْضَعَ
الْمُضْمَرِ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اَیِ الْقُرْاٰنِ
یَجْحَدُوْنَ ○ یُکَذِّبُوْنَ
(۳۴) وَلَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فِیْهِ تَسْلِیَۃٌ
لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَرُوْا عَلٰی
مَا کُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰی اَتٰهُمْ نَصْرُنَا
بِاِهْلَاكِ قَوْمِهِمْ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَكَ النَّصْرُ
بِاِهْلَاكِ قَوْمِكَ وَلَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ
اللّٰهِ مَوَاعِیْدِهٖ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی
الْمُرْسَلِیْنَ ○ مَا یَسْکُنُ بِهٖ قَلْبُكَ

بچنے والوں کے لئے سو کیا وہ اسکو نہیں سمجھتے کہ ایمان لاتے

(۳۳) بیشک ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں کا جھٹلانا تم کو رنجیدہ کرتا ہے سو بیشک وہ تم کو تنہائی میں جھوٹا نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جانتے ہیں کہ بیشک تم سچے ہو۔

ولیکن یہ نا انصاف قرآن کا انکار کرتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں۔

(۳۴) اور بلاشک تم سے پہلے پیغمبر بھی جھٹلائے گئے (اسمیں آپ کو تسلی دی گئی) سو ان پیغمبروں نے صبر کیا اس پر کہ جو ان کو تکلیفیں پہنچائی گئیں اور وہ جھٹلائے گئے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آئی کہ ان کی قوم ہلاک ہوئی کہ تم بھی صبر کرو یہاں تک کہ تمہاری طرف امداد الٰہی آوے اور اللہ تمہاری قوم کو ہلاک کرے اور اللہ کے وعدہ وعید کو کوئی بدلنے والا نہیں اور بالتحقیق آئی ہے آپکے پاس پیغمبروں کی خبر جس سے تمہارے دل کو تسکین ہو۔

تشریح

(۳۲) آخرت کے مقابلے میں دنیا ہیچ ہے | مرنے کے بعد انسان کو جس عالم میں جانا ہے یعنی عالم آخرت وہاں کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے اور وہ عالم لافانی ہے نہ کبھی ختم ہوگا نہ کبھی پرانا ہوگا۔ اس کے مقابلے میں اس دنیا کی زندگی جو ہم اس زمین پر گذار رہے ہیں یہ فانی اور ناپائیدار ہے موت اس زندگی کا خاتمہ کردے گی اسلئے دنیائی زندگی آخرت کے مقابلے میں یوں سمجھو کہ ایک کھیل تماشے کیطرح ہے اور جو لوگ نقصان اور خسارے سے بچنا چاہتے ہیں انکے لئے حقیقت میں آخرت کا مقام ہی بہتر ہے پھر کیا اس دنیا اور اُس دنیا کا مقابلہ کرکے تم سمجھداری سے کام نہ لوگے اور اپنی آخرت کے بنانے کی فکر نہ کروگے؟

(۳۳) حضرت محمدؐ کی لوگوں پر شفقت | حضرت محمد رسول اللہ ؐ کیونکہ ایک دردمند دل رکھتے تھے آپکے قلب مبارک میں لوگونکی ہمدردی اور انکے لئے بے پناہ دلسوزی و رأفت تھی اسلئے جب وہ آپکو پیغمبر بننے کے بعد جھٹلانے لگے حالانکہ پیغمبر بننے سے پہلے آپکو امین اور صادق سمجھتے تھے تو ان لوگوں کے جھٹلانے سے نبیؐ کو دلی تکلیف پہنچی تھی اللہ تعالےٰ نے آپکو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے پیغمبر یہ آپ کو نہیں بلکہ اللہ کی نشانیوں اور اسکی دعوت کو جھٹلاتے ہیں۔

(۳۴) اس سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا جاتا رہا ہے | اللہ کے رسولوں کو جھٹلانا کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے پہلے جو نبی اور رسول آچکے ہیں انکو بھی جھٹلایا گیا ہے مگر انہوں نے صبر سے کام لیا۔ یہاں تک کہ اللہ کی مدد پہنچ گئی۔ اصل میں حق اور باطل کی کشمکش کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر زمانے میں ایسا ہوتا رہا ہے یہ اللہ کا دستور ہے۔ حق پرستوں کو آزمائش کی اس بھٹی سے گذرنا پڑتا ہے تاکہ ان کا صبر انکی سچائی اور انکی پختگی لوگوں کے سامنے آجائے اور اسطرح حق تعالیٰ حق پرستوں کی تربیت کا انتظام فرماتے ہیں۔ پچھلے لوگوں کی باتیں آپ تک پہنچ چکی ہیں کہ انکے ساتھ کیا کچھ پیش نہیں آیا۔ حق و باطل کی کشمکش میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ اہل حق دشواریوں سے گذرتے ہوئے اعلیٰ درجے کی سیرت اور بہترین اخلاق کے ذریعہ باطل پر فتح حاصل کریں اور جب ان کی یہ خوبیاں لوگوں کے سامنے آجائیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت صحیح وقت پر ان کی مدد کے لئے آپہنچے گی۔ ہمیشہ سے ہی اللہ تعالےٰ کی یہ سنت رہی ہے۔ یہ نہ پہلے بدلی ہے اور نہ بدلے گی۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي

وَاِنْ	كَانَ	كَبُرَ	عَلَيْكَ	اِعْرَاضُهُمْ	فَاِنِ	اسْتَطَعْتَ	اَنْ	تَبْتَغِيَ	نَفَقًا	فِي
اور اگر	ہے	گراں	آپ پر	ان کا منھ پھیرنا	تو اگر	تم سے ہو سکے	کہ	ڈھونڈ لو	کوئی سرنگ	میں

اور اگر آپؐ پر گراں ہے ان کا منھ پھیرنا تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ

الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي

الْاَرْضِ	اَوْ	سُلَّمًا	فِي السَّمَاۗءِ	فَتَاْتِيَهُمْ	بِاٰيَةٍ	وَلَوْ	شَاۗءَ اللّٰهُ	لَجَمَعَهُمْ	عَلَي
زمین	یا	کوئی سیڑھی	آسمان میں	پھر لے آؤ ان کے پاس	کوئی نشانی	اور اگر	چاہتا اللہ	تو انہیں جمع کر دیتا	پر

یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ نکالو پھر ان کے پاس کوئی نشانی لے آؤ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر جمع

الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۳۵

الْهُدٰى	فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ	الْجٰهِلِيْنَ
ہدایت	سو آپؐ نہ ہوں	سے	بے خبر (جمع)

کر دیتا سو آپؐ بے خبروں میں سے نہ ہوں۔

(۳۵) وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَظُمَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ عَنِ الْاِسْلَامِ لِحِرْصِكَ
عَلَيْهِمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا سَرَبًا فِي الْاَرْضِ
اَوْ سُلَّمًا مِصْعَدًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ مِمَّا اقْتَرَحُوْا
فَافْعَلْ الْمَعْنَى اَنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ
اللّٰهُ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ هِدَايَتَهُمْ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰى
وَلٰكِنْ لَمْ يَشَأْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُؤْمِنُوْا فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْجٰهِلِيْنَ ○ بِذٰلِكَ

(۳۵) اور اگر ان کی روگردانی اسلام سے تمکو گراں معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ تم کو ان کے ایمان کی حرص ہے تو اگر تم سے ہو سکے کہ ان کی طلب کے موافق کوئی نشانی لاؤ زمین کے اندر سرنگ لگا کر یا آسمان پر چڑھ کر بذریعہ سیڑھی کے تو کرو۔ حاصل یہ کہ تم یہ نہیں کر سکتے بس صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور اگر ان کو اللہ راہ دکھانا چاہتا تو انکو ہدایت پر جمع کر دیتا ولیکن اس نے نہیں چاہا اسلئے وہ ایمان نہیں لائے سو تم اس سے ناواقف نہ بنو۔

تشریح

(۳۵) کامیابی معجزوں سے نہیں ہوگی | نبی کریم ؐ جب یہ دیکھتے تھے کہ لوگوں کو حق کی دعوت دیتے دیتے اتنی مدت گذر گئی اور یہ ہیں کہ کسی طرح مان کر نہیں دیتے تو آپ ؐ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسی کوئی نشانی ظاہر ہو جائے کہ یہ لوگ انکار نہ کر سکیں اور سچائی کے سامنے سر جھکا دیں۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ دین کا کام معجزوں سے آگے نہیں بڑھتا جس فکری اور اخلاقی انقلاب لانے کی ضرورت ہے اس کے لئے معجزوں کی نہیں صبر کی اور استقامت کی ضرورت ہے اگر آپ لوگوں کی بے رخی پر صبر نہیں کر سکتے تو زمین میں کوئی سرنگ لگائیے یا آسمان میں سیڑھی لگا کر کوئی نشانی لے آئیے اسطرح سے سوچنا دانائی کی بات نہیں ہے کیا اللہ کے لئے کوئی مشکل تھا کہ وہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر اکٹھا کر دیتا مگر اس نے جو اختیار کی آزادی دی ہے اور اس آزادی سے امتحان اور آزمائش مقصود ہے زور اور زبردستی سے ہدایت پر جمع کرنا اللہ کی اس حکمت کے خلاف ہے اخلاق کی تعمیر کے کام اور انقلاب برپا کرنا بڑے صبر اور حوصلے کا کام ہے۔ اسلئے اے پیغمبر آپ استقامت سے کام لیجئے اور ان لوگوں کے انکار پر دل گرفتہ نہ ہو جیئے۔

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ؕ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ

إِنَّمَا	يَسْتَجِيبُ	الَّذِينَ	يَسْمَعُونَ	وَالْمَوْتَىٰ	يَبْعَثُهُمُ	اللَّهُ	ثُمَّ	إِلَيْهِ
صرف وہ	مانتے ہیں	جو لوگ	سنتے ہیں	اور مردے	انھیں اٹھائیگا	اللہ	پھر	اسکی طرف

مانتے صرف وہ ہیں جو سُنتے ہیں ، اور مُردوں کو اللہ اٹھائے گا (دوبارہ زندہ کریگا) پھر وہ اسی کی طرف

يُرْجَعُونَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ

يُرْجَعُونَ	وَقَالُوا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	آيَةٌ	مِّن	رَّبِّهِ	قُلْ	إِنَّ	اللَّهَ	قَادِرٌ
وہ لوٹائے جائینگے	اور وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی	سے	اسکا رب	آپ کہدیں	بیشک	اللہ	قادر

لوٹائے جائیں گے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اسکے رب کیطرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ آپ کہدیں بیشک اللہ اس پر قادر

عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي

عَلَىٰ	أَن	يُنَزِّلَ	آيَةً	وَلَٰكِنَّ	أَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ	وَمَا	مِن	دَابَّةٍ	فِي
پر	کہ	اتارے	کوئی نشانی	اور لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور نہیں	کوئی	چلنے والا	میں

ہے کہ وہ اتارے کوئی نشانی لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۔ اور زمین میں کوئی چلنے والا (حیوان) نہیں

الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا

الْأَرْضِ	وَلَا طَائِرٍ	يَطِيرُ	بِجَنَاحَيْهِ	إِلَّا	أُمَمٌ	أَمْثَالُكُم	مَّا فَرَّطْنَا
زمین	اور نہ پرندہ	اُڑتا ہے	اپنے دو پروں سے	مگر	امتیں (جماعتیں)	تمہاری طرح	نہیں چھوڑی ہم نے

اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں سے اڑتا ہے مگر (ان کی بھی) تمہاری طرح جماعتیں ہیں ، ہم نے کتاب میں کوئی چیز

فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿۳۸﴾

فِي	الْكِتَابِ	مِن شَيْءٍ	ثُمَّ	إِلَىٰ	رَبِّهِمْ	يُحْشَرُونَ
میں	کتاب	کوئی چیز	پھر	طرف	اپنا رب	جمع کیے جائیں گے

نہیں چھوڑی ، پھر اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے۔

﴿۳۶﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَكَ إِلَى الْإِيمَانِ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ، سِمَاعَ تَفَهُّمٍ وَاعْتِبَارٍ وَالْمَوْتَىٰ أَيِ الْكُفَّارَ شَبَّهَهُمْ بِهِمْ فِي عَدَمِ السَّمَاعِ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ○ يُرَدُّونَ فَيُجَازِيهِمْ بِأَعْمَالِهِمْ۔

﴿۳۷﴾ وَقَالُوا أَيْ كُفَّارُ مَكَّةَ لَوْلَا هَلَّا نُزِّلَ

﴿۳۶﴾ بات یہ ہے کہ تمہارے ایمان کی طرف بلانے کو وہی لوگ مانتے ہیں جو عبرت اور سمجھ سے سنتے ہیں اور کافر جو باعتبار نہ سننے کے مردوں کے مانند ہیں انکو اللہ قیامت کے دن زندہ کرکے اٹھادیگا پھر اسی کی طرف وہ لوٹائے جاوینگے سو وہاں اپنے کیے کو بھگتیں گے

﴿۳۷﴾ اور مکہ کے کافروں نے کہا کہ محمدؐ پر اس کے رب کی طرف سے کوئی

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ كَالنَّاقَةِ وَالْعَصَا
وَالْمَائِدَةِ قُلْ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ
عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ اٰيَةً
مِّمَّا اقْتَرَحُوْا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّ نُزُوْلَهَا بَلَاءٌ عَلَيْهِمْ
لِوُجُوْبِ هَلَاكِهِمْ اِنْ جَحَدُوْهَا۔

(۳۸) وَمَا مِنْ زَائِدَةٌ دَابَّةٍ تَمْشِيْ فِي
الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ فِي الْهَوَاءِ
بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ فِيْ
تَقْدِيْرِ خَلْقِهَا وَرِزْقِهَا وَاَحْوَالِهَا مَا فَرَّطْنَا
تَرَكْنَا فِي الْكِتٰبِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ
مِنْ زَائِدَةٌ شَيْءٍ فَلَمْ نَكْتُبْهُ ثُمَّ
اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ فَيَقْضِيْ
بَيْنَهُمْ وَيَقْتَصُّ لِلْجَمَّاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ
ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُمْ كُوْنُوْا تُرَابًا

نشانی کیوں نہ اُتری جیسے ناقہ صالح کی اور عصا موسیٰ کا اور خوان عیسیٰ کا ان سے کہدو کہ بیشک اللہ کو یہ قدرت ہے کہ ان کی مطلوبہ نشانی اتارے ولیکن اکثر ان میں کے یہ نہیں جانتے کہ نشانی کا اترنا ان کے لئے مصیبت ہے۔ کیونکہ اگر اس کا انکار کریں گے تو ہلاک کرنا ان کا ضروری ہو جائیگا۔

(۳۸) اور زمین میں جو جانور چلتا ہے اور جو پرندا اپنے دونوں بازووں سے آسمان میں اڑتا ہے یہ سب مخلوقات ہیں تم جیسی ان کی روزی اور پیدا کرنا اور سب احوال اللہ نے مقرر فرما دئے ہیں۔ جیسے تمہارے ہم نے لوح محفوظ میں کوئی چیز نہیں چھوڑی کہ اس کو نہ لکھا ہو پھر تمام مخلوق اپنے رب کی طرف اٹھائی جائیگی سو اللہ ان میں فیصلہ فرماویگا اور سینگ والے جانور نے اگر بے سینگ کو مارا تو اس سے عوض لے گا پھر انکو فرماویگا کہ مٹی ہو جاؤ۔

تشریح

(۳۶) حق کی آواز زندوں کے لئے ہے | حق کی آواز پر کان لگانے والے وہی ہیں جن کے ضمیر زندہ ہیں جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی سمجھ اور شعور کو بیکار کر کے نہیں چھوڑ دیا ہے جنہوں نے اپنے دل کے دروازے بند نہیں کئے ہیں۔ اب رہے وہ لوگ جو اندھوں کی طرح لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں نہ عقل اور سمجھ سے کام لیتے ہیں اور نہ دل کے دروازے کھولتے ہیں وہ تو مُردہ ہیں ان مُردوں کو اللہ تعالےٰ قبروں سے اٹھائیں گے اور انکو اللہ کی عدالت میں پیش کرنے کے لئے لایا جائیگا۔

(۳۷) معجزوں کی فرمائش | حق کا انکار کرنیوالے یہ فرمائش کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایسا کوئی معجزہ یا نشانی اترنی چاہیئے کہ جس کو دیکھنے کے بعد اسکا انکار نہ کیا جا سکے اور نبی ؐ جس چیز کی دعوت دے رہے ہیں اسکی صداقت کھُل کر سامنے آجائے۔ اے پیغمبر ؐ آپ ان سے کہیں کہ اللہ تعالےٰ معجزہ دکھانے کی قدرت رکھتے ہیں وہ اس سے عاجز نہیں ہیں مگر نہ دکھانے کی وجہ کچھ اور ہے جس کو تم اپنی نادانی سے سمجھ نہیں پا رہے ہو۔

(۳۸) کیا ہر طرف اللہ کی نشانیاں پھیلی ہوئی نہیں ہیں؟ | اگر تم نشانی ہی دیکھنا چاہتے ہو تو زمین اور آسمان میں ہر طرف کیا اسکی نشانیاں پھیلی ہوئی نہیں ہیں۔ زمین کے اوپر چلنے والے جانور، ہوا میں پروں سے اڑنے والے پرندے ذرا غور کرو انکی بناوٹ کو دیکھو۔ دیکھو کس طرح انکی فطرت بنائی گئی ہے کس طرح انکو رزق دیا جا رہا ہے۔ ایک چھوٹے سے کیڑے سے لیکر بڑے سے بڑے جانور تک پیدائش اور موت کا ایک مستقل سلسلہ ہے ایک منظم اسکیم ہے ایک مقررہ ضابطہ ہے کیا اسمیں تمہیں کوئی نشانی نظر نہیں آئی؟ کیا یہ نشانیاں اس بات کی نشاندہی نہیں کرتیں کہ اس کائنات کا بنانے والا اور چلانے والا کتنی عظمت کا مالک ہے کیا تم معجزوں کی فرمائش کر کے صرف تماش بینی کا شوق پورا کرنا چاہتے ہو کیا تمہیں اندر اور باہر قدرت کی کوئی نشانی نظر نہیں آتی دیکھو کس طرح یہ جانور یہ پرندے اللہ کے ضابطے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کیا ان میں تمہیں کوئی افراتفری نظر آتی ہے؟ یا کوئی نظم و ضبط دکھائی دیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ

وَالَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	صُمٌّ	وَّبُكْمٌ	فِي	الظُّلُمٰتِ	مَنْ	يَّشَاِ	اللّٰهُ	يُضْلِلْهُ	وَمَنْ + يَّشَاْ
اور وہ لوگ جو کہ	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیات	بہرے	اور گونگے	میں	اندھیرے	جو جس	چاہے	اللہ	اسے گمراہ کردے	اور جسے چاہے

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں ہیں جس کو اللہ چاہے گمراہ کردے، اور جس کو چاہے

يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ

يَجْعَلْهُ	عَلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ	قُلْ	اَرَءَيْتَكُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُ	اللّٰهِ	اَوْ	اَتَتْكُمُ
اسے کردے (چلادے)	پر	راستہ	سیدھا	آپ کہہ دیں	بھلا دیکھو	اگر	تم پر آئے	عذاب	اللہ	یا	آئے تم پر

سیدھے راستہ پر چلادے۔ آپ کہہ دیں بھلا دیکھو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا تم پر قیامت

السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

السَّاعَةُ	اَغَيْرَ + اللّٰهِ	تَدْعُوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
قیامت	کیا اللہ کے سوا	تم پکاروگے	اگر	تم ہو	سچے

آجائے، کیا تم اللہ کے سوا (کسی اور کو) پکاروگے؟ اگر تم سچے ہو

۳۹ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا الْقُرْاٰنِ صُمٌّ عَنْ سَمَاعِهَا سَمَاعَ قَبُوْلٍ وَّبُكْمٌ عَنِ النُّطْقِ بِالْحَقِّ فِي الظُّلُمٰتِ الْكُفْرِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ اِضْلَالَهٗ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ هِدَايَتَهٗ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ دِيْنِ الْاِسْلَامِ

۴۰ قُلْ يَا مُحَمَّدُ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَرَءَيْتَكُمْ اَخْبِرُوْنِيْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ الْقِيٰمَةُ الْمُشْتَمِلَةُ عَلَيْهِ بَغْتَةً اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ لَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فِيْ اَنَّ الْاَصْنَامَ تَنْفَعُكُمْ فَادْعُوْهَا

۳۹ اور جن لوگوں نے قرآن کو جھٹلایا اسکو سنکر نہیں مانتے گویا بہرے ہیں اور حق بات بولنے سے گونگے ہیں کفر کی اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں اللہ جسکو گمراہ کرنا چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو راہ دکھانا چاہتا ہے اسکو اسلام کے سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔

۴۰ اے محمدؐ اہل مکہ سے کہدو کہ مجھ کو خبر دو اگر دنیا میں تم پر عذاب الٰہی آجاوے یا ناگاہ قیامت آجاوے ساتھ عذاب کے۔ کیا اسوقت تم اللہ کے سوا کسی کو پکار سکوگے یعنی کوئی نہیں جسکو پکارو اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ بت تم کو نفع پہنچاویں گے تو ان کو پکارو۔

تشریح

۳۹ **ہدایت حقیقت بینی سے ملتی ہے** | اگر انسان حقیقت بینی سے کام لے گہرائی کے ساتھ سچائی کا مطالعہ کرے۔ تعصب کا پردہ ہٹا کر سچائی پر غور کرے تو اس کے لئے ہدایت تک پہنچنا مشکل نہیں ہوتا مگر جو لوگ حق کو جھٹلانے کی وجہ سے بہرے اور گونگے بن جائیں اور اندھیروں میں بھٹکتے پھریں ان کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔

۴۰ **صداقت اندر سے اُبل کر آتی ہے** | اگر انسان کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے پریشانیاں اس کو گھیر لیں اور وہ سمجھ لے کہ بس اب آخری گھڑی آپہنچی ہے تو اس وقت انسان سارے معبودانِ باطل کو بھول کر صرف اللہ کو پکارتا ہے اور اس طرح صداقت جو اسکے دل کے پردوں میں چھپی ہوئی ہے عریاں ہوکر سامنے آجاتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حق آخر کار سامنے آکر رہتا ہے۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

بَلْ	اِيَّاهُ	تَدْعُوْنَ	فَيَكْشِفُ	مَا + تَدْعُوْنَ	اِلَيْهِ
بلکہ	اس کو	تم پکارتے ہو	پس کھول دیتا ہے (دور کر دیتا ہے)	پکارتے ہو	اس کے لئے

بلکہ اسی کو پکارتے ہو، پس جس (دکھ) کے لئے اسے پکارتے ہو اگر وہ چاہے تو اُسے دُور

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع

اِنْ	شَآءَ	وَ تَنْسَوْنَ	مَا	تُشْرِكُوْنَ
اگر	وہ چاہے	اور تم بھول جاتے ہو	جو جس	تم شریک کرتے ہو

کر دیتا ہے۔ اور تم بھول جاتے ہو جس کو تم شریک کرتے ہو

ع ۱۰/۱۱

(۴۱) بَلْ اِيَّاهُ لَا غَيْرَ تَدْعُوْنَ فِي الشَّدَائِدِ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اَيْ يَكْشِفُهُ عَنْكُمْ مِنَ الضَّرِّ وَنَحْوِهٖ اِنْ شَاءَ كَشْفَهٗ وَتَنْسَوْنَ تَتْرُكُوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ○ مَعَهٗ مِنَ الْاَصْنَامِ فَلَا تَدْعُوْنَهٗ

(۴۱) بلکہ مصیبتوں کے وقت تم اللہ ہی کو پکارتے ہو نہ غیر اس کے کو سو اللہ اس تکلیف و نقصان کو تم سے دور کر دیتا ہے اور اگر دور کرنا چاہے اور اس وقت تم بھول جاتے ہو بتوں کو جن کو اللہ کا ساجھی بنانے ہو پس ان کو نہیں پکارتے۔

تشریح

(۴۱) **انسان کے اندر اللہ کی نشانی** سچائی سے انکار کرنے والے اپنے جھوٹ اور انکار پر پردہ ڈالنے کے لئے نبی ؐ سے نشانیاں دکھانے کا مطالبہ کرتے تھے کہ کوئی ایسا معجزہ ہمیں دکھائیے جس سے سچائی بالکل سامنے آجائے۔ بعض اوقات خود نبی ؐ کی بھی یہ خواہش ہوتی تھی کہ یہ لوگ جو دعوت حق کا انکار کر رہے ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی نشانی آجائے کہ یہ ماننے پر مجبور ہو جائیں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ان فضاؤں میں اُڑنے والے پرندے اور زمین پر چلنے والے جانور اور ان کی طرح طرح کی قسمیں اور یہ نظم و ضبط کیا آفاق میں پھیلی ہوئی اللہ کی نشانیاں نہیں ہیں ؟

اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نشانی کی نشاندہی فرمائی ہے جو خود انسان کے اندر موجود ہے اور جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ فرماتے ہیں کہ جب دنیا میں تم کسی مصیبت میں گھر جاتے ہو تو بتاؤ کیا تم اللہ کے سوا کسی کو پکارتے ہو؟ اس وقت میں تم اپنے گھڑے ہوئے تمام خود ساختہ معبودوں کو بھول کر پورے دل کی گہرائی کے ساتھ صرف ایک رب کو پکارتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا پرستی کی جو شہادت اور توحید کی علامت ہر انسان کے اندر موجود ہے وہ کبھی نہ کبھی اُبھر کر سامنے آجاتی ہے۔ نبی ؐ کے مخالفوں میں سب سے نمایاں نام ابوجہل کا ہے۔ دعوت اسلام کا سخت ترین دشمن تھا اس کے بیٹے عکرمہ کا واقعہ ہے کہ جب ۸ھ میں مکہ معظمہ فتح ہوگیا تو عکرمہ مکہ چھوڑ کر جدّہ کی طرف بھاگا اور حبشہ جانے والی ایک کشتی میں سوار ہوگیا راستے میں سخت طوفان آیا اور کشتی ڈوبنے لگی۔ پہلے پہلے تو اپنے دیوی دیوتاؤں کو پکارا مگر جب طوفان تیز ہوگیا اور کشتی کے مسافروں کو یقین ہوگیا کہ اب طوفان کشتی کو نگل جائیگا تو سب مسافر کہنے لگے کہ یہ وقت اللہ کے سوا کسی کو پکارنے کا نہیں ہے وہی بچانا چاہے تو بچا سکتا ہے اس وقت عکرمہ نے سوچا کہ یہاں بچا سکتا ہے تو کہیں اور کیوں نہیں بچا سکتا۔ یہ لمحہ عکرمہ کی زندگی میں انقلاب برپا کر گیا اور انہوں نے عزم کر لیا کہ اگر میں بچ گیا تو حضرت محمد ؐ کی خدمت میں جاؤں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اسلام قبول کروں گا۔ کشتی طوفان سے بچ گئی اور عکرمہ نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے اندر ایک ایسی قابلِ انکار اللہ کی نشانی موجود ہے کہ جب انسان خالی الذہن ہو کر غور کریگا تو حقیقت میں اپنے آپ کو مجبور پائے گا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

وَلَقَدْ + اَرْسَلْنَآ	اِلٰٓى	اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَاَخَذْنٰهُمْ	بِالْبَاْسَآءِ	وَالضَّرَّآءِ
اور تحقیق ہم نے بھیجے (رسول)	طرف	امتیں	تم سے پہلے	پس ہم نے انہیں پکڑا	سختی میں	اور تکلیف

تحقیق ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے پھر ہم نے (انکی نافرمانی کے سبب) انہیں پکڑا سختی اور تکلیف میں

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ

لَعَلَّهُمْ	يَتَضَرَّعُوْنَ	فَلَوْلَآ	اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَا	تَضَرَّعُوْا	وَ لٰكِنْ
تاکہ وہ	گڑگڑائیں	پھر کیوں نہ	جب	آیا ان پر	ہمارا عذاب	وہ گڑگڑائے	اور لیکن

تاکہ وہ گڑگڑائیں۔ پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا وہ کیوں نہ گڑگڑائے لیکن

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

قَسَتْ	قُلُوْبُهُمْ	وَزَيَّنَ	لَهُمْ	الشَّيْطٰنُ	مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
سخت ہوگئے	انکے دل	اور آراستہ کر دکھایا	ان کو	شیطان	جو	تھے	وہ کرتے

ان کے دل سخت ہوگئے اور جو وہ کرتے تھے شیطان نے ان کو آراستہ کر دکھایا۔

(۴۲) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ زائدۃٌ قَبْلِكَ
رُسُلًا فَكَذَّبُوْهُمْ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ
شِدَّةَ الْفَقْرِ وَالضَّرَّآءِ الْمَرَضِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُوْنَ ○ يَتَذَلَّلُوْنَ فَيُؤْمِنُوْنَ
(۴۳) فَلَوْلَآ فَهَلَّا اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا عَذَابُنَا
تَضَرَّعُوْا اَيْ لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ مَعَ قِيَامِ
الْمُقْتَضٰى لَهٗ وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ فَلَمْ تَلِنْ
لِلْاِيْمَانِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
مِنَ الْمَعَاصِيْ فَاَصَرُّوْا عَلَيْهَا۔

(۴۲) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ الخ البتہ بتحقیق بھیجا ہم نے پیغمبروں کو تم سے پہلے امتوں کی طرف سو انہوں نے جھٹلایا پیغمبروں کو پس ہم نے انکو پکڑا ساتھ سخت افلاس اور بیماریوں کے تاکہ وہ ذلیل و عاجز ہو کر ایمان لادیں۔

(۴۳) پھر جب انکے پاس ہمارا عذاب آیا اسوقت کیوں نہ روئے اور ذلیل ہوئے باوجود پائے جانے اس کے سامان اور اقتضاء کے ولیکن انکے دل سخت ہو گئے سو ایمان کے لئے نرم نہ ہوئے اور شیطان نے ان کے گناہ انکو اچھے کر کے دکھلائے سو انہوں نے اصرار کیا گناہوں پر، اور باز نہ رہے۔

تشریح

(۴۲) تاریخ کی شہادت | باہر اور اندر کی گواہی کے علاوہ تاریخ بھی اس کی شہادت دیتی ہے کہ جن قوموں نے اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کی اور رسولوں کی دعوت کو قبول کرلیا تو وہ کامیاب اور بامراد رہے۔ ان پر مصائب و آلام بھی آئے پریشانیوں میں مبتلا کئے گئے اور ان پریشانیوں میں اللہ کی حکمت یہ تھی کہ ان کا غرور ٹوٹ جائے اور ان کو اپنے عجز کا احساس ہو جائے اور وہ یہ سمجھیں کہ ہم ایسی ہستی کے محتاج ہیں جو سب کچھ قدرت رکھتا ہے۔

(۴۳) جب شیطان نے ان کو بہکایا | ان پر مصائب و آلام اس لئے آئے تھے کہ ان کا دل نرم ہو جائے اور وہ اللہ کی طرف رجوع ہوں مگر ایسا بھی ہوا کہ شیطان نے ان کی اس گمراہی کو ان کے سامنے مزین کر کے اس طرح پیش کیا کہ بجائے اس کے کہ انئیں نرمی پیدا ہوتی ان کے دل اور سخت ہو گئے

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰىٓ

فَلَمَّا	نَسُوْا	مَا ذُكِّرُوْا	بِهٖ	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ	اَبْوَابَ	كُلِّ شَيْءٍ	حَتّٰىٓ
پھر جب	وہ بھول گئے	جو نصیحت کی گئی	اسکے ساتھ	تو ہم نے کھولدیئے	ان پر	دروازے	ہر چیز	یہانتک کہ

پھر جب وہ بھول گئے وہ نصیحت جو انہیں کی گئی، تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ

اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝۴۴

اِذَا	فَرِحُوْا	بِمَآ	اُوْتُوْٓا	اَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً	فَاِذَا هُمْ	مُّبْلِسُوْنَ
جب	خوش ہوگئے	اس سے جو	انہیں دیگئی	ہم نے پکڑا انکو	اچانک	پس اس وقت وہ	مایوس رہ گئے

جب وہ اس سے خوش ہوگئے جو انہیں دی گئیں تو ہم نے ان کو اچانک پکڑا (دھر لیا) بس اسوقت وہ مایوس ہوکر رہ گئے

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

فَقُطِعَ	دَابِرُ	الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ + ظَلَمُوْا	وَالْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ
پھر کاٹ دیگئی	جڑ	قوم	جن لوگوں نے ظلم کیا (ظالم)	اور ہر تعریف	اللہ کیلئے	رب

پھر ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی ۔ اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے

الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۵ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ

الْعٰلَمِيْنَ	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	اَخَذَ + اللّٰهُ	سَمْعَكُمْ	وَاَبْصَارَكُمْ
سارے جہانوں کا	آپ کہدیں	بھلا تم دیکھو	اگر	لے (چھین لے) اللہ	تمہارے کان	اور تمہاری آنکھیں

جہانوں کا رب ہے ۔ آپ کہدیں بھلا دیکھو ، اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے

وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ

وَخَتَمَ	عَلٰي	قُلُوْبِكُمْ	مَّنْ	اِلٰهٌ	غَيْرُ اللّٰهِ	يَاْتِيْكُمْ	بِهٖ	اُنْظُرْ	كَيْفَ
اور مہر لگادے	پر	تمہارے دل	کون	معبود	سوائے اللہ	تم کو لادے	یہ	دیکھو	کیسے

اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے؟ جو تم کو یہ چیزیں لادے (واپس کردے) دیکھو ہم کیسے

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝۴۶

نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	ثُمَّ	هُمْ	يَصْدِفُوْنَ
بدل بدل کر بیان کرتے ہیں	آیتیں	پھر	وہ	کنارہ کرتے ہیں

بدل بدل کر آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ کنارہ کرتے ہیں ۔

(۴۴) فَلَمَّا نَسُوْا تَرَكُوْا مَا ذُكِّرُوْا وُعِظُوْا وَخُوِّفُوْا
بِهٖ مِنَ الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ فَلَمْ يَتَّعِظُوْا
فَتَحْنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ
كُلِّ شَيْءٍ مِنَ النِّعَمِ اِسْتِدْرَاجًا لَهُمْ حَتّٰى
اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْا فَرَحَ بَطَرٍ اَخَذْنٰهُمْ
بِالْعَذَابِ بَغْتَةً فُجَاءَةً فَاِذَا هُمْ
مُّبْلِسُوْنَ ○ اٰئِسُوْنَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ

(۴۴) پھر جب انہوں نے چھوڑا اس چیز کو کہ جس سے ان کو نصیحت کی گئی تھی اور ڈرایا گیا تھا یعنی افلاس اور بیماری سو انہوں نے نصیحت کو نہ مانا۔ ہم نے ان پر ہر قسم کی نعمتوں کے دروازے کھول دئے بآہستگی ان کے پکڑنے کو یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوئے اور اترائے ان نعمتوں کو ملنے سے جو ان کو دیگئی تھیں ناگاہ ہم نے ان کو عذاب کے ساتھ پکڑا سو اس وقت وہ ناامید ہوئے ہر ایک بھلائی سے۔

(۴۵) فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اَیْ اٰخِرُهُمْ بِاَنِ اسْتُؤْصِلُوْا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ عَلٰى نَصْرِ الرُّسُلِ
وَهِلَاكِ الْكَافِرِيْنَ

(۴۵) پس بالکل ہلاک کر دئے گئے وہ لوگ جو ظالم تھے اور انکی بیخ کنی کی گئی اور اللہ کا شکر ہے جو رب ہے تمام جہان کا کہ پیغمبر فتحیاب اور کافر ہلاک و تباہ ہوئے۔

(۴۶) قُلْ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَرَءَيْتُمْ اَخْبِرُوْنِيْ
اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ اَصَمَّكُمْ
وَاَبْصَارَكُمْ اَعْمَاكُمْ وَخَتَمَ طَبَعَ
عَلٰى قُلُوْبِكُمْ فَلَا تَعْرِفُوْنَ شَيْئًا
مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ بِمَا
اَخَذَهٗ مِنْكُمْ بِزَعْمِكُمْ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
نُبَيِّنُ الْاٰيٰتِ الدَّلَالَاتِ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِنَا
ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ○ عَنْهَا فَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔

(۴۶) اہل مکہ سے کہدو کہ مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تم کو بہرہ اور اندھا کر دے اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچان سکو تو اللہ کے سوا کون ہے جس کو تم گمان کرتے ہو کہ دیوے تم کو وہ چیزیں جو اللہ نے لے لیں۔

دیکھو کہ ہم کس طرح اپنے ایک ہونے کی دلیلیں بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی وہ ان سے منہ موڑتے ہیں پس وہ ایمان نہیں لاتے۔

تشریح

(۴۴) **عارضی راحت ۔ اللہ کی طرف سے آزمائش** | اللہ کی طرف سے آزمائش کا ایک انداز یہ بھی ہوا کہ جب انہوں نے اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی انہیں بھلا دیا تو اللہ تعالےٰ نے ان پر خوب خوش حالی کے دروازے کھول دئے اور وہ عیش و عشرت میں مگن ہو گئے بھول گئے کہ وہ کسی کے بندے ہیں بھول گئے کہ ان کی زندگی کا مقصد پیدا کرنے والے کی اطاعت اور اسکی بندگی ہے۔ وہ اپنی خوشحالی کو اپنی کامیابی سمجھنے لگے پھر یہ ہوا کہ بے خبری میں اچانک پکڑے گئے اور ایسے پکڑے گئے کہ بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا اور ہر طرف سے مایوس ہو گئے۔

(۴۵) **ظالموں کی جڑ کٹ گئی** | اس طرح وہ لوگ جو اللہ کی زمین کو ظلم سے بھرتے ہیں ان کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے اور وہ بے بسی اور بے کسی کے ساتھ دیکھتے رہتے ہیں اور کچھ بن نہیں پاتا۔ تمام تعریف جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے۔ جو اس طرح ظالموں کو سزا دیتا ہے اور مظلوموں کو ان کے ظلم سے بچاتا ہے۔

(۴۶) **اللہ کے سوا معبود ہو بھی کون سکتا ہے؟** | اے محمدؐ ان سے پوچھو کہ کیا کبھی تم نے سوچا ہے کہ یہ آنکھیں جن سے تم دیکھتے ہو، یہ کان جن سے تم سنتے ہو اور یہ دل دماغ جس سے تم سوچتے سمجھتے ہو اگر تمہاری یہ تمام قوتیں تم سے چھین لی جائیں تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور ہستی ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس دے سکے جب کسی میں کوئی طاقت ہے ہی نہیں تو تمہارا معبود اللہ کے سوا کون ہو سکتا ہے۔ دیکھو ہم کس طرح بار بار تمہارے سامنے نشانیاں پیش کر رہے ہیں تم پھر بھی نظر چرا جاتے ہو۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ

قُلْ	اَرَءَيْتَكُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُ	اللّٰهِ	بَغْتَةً	اَوْ	جَهْرَةً	هَلْ	يُهْلَكُ
آپ کہدیں	تم دیکھو تو سہی	اگر	تم پر آئے	عذاب	اللہ	اچانک	یا	کھلم کھلا	کیا	ہلاک ہوگا

آپ کہدیں دیکھو تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا کھلم کھلا آجائے کیا ظالم لوگوں کے سوا

اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ

اِلَّا	الْقَوْمُ	الظّٰلِمُوْنَ	وَمَا	نُرْسِلُ	الْمُرْسَلِيْنَ	اِلَّا	مُبَشِّرِيْنَ	وَ
سوائے	لوگ	ظالم (جمع)	اور نہیں	بھیجتے ہم	رسول (جمع)	مگر	خوشخبری دینے والے	اور

(اور کوئی) ہلاک ہوگا۔ اور ہم رسول نہیں بھیجتے مگر خوش خبری دینے والے

مُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

مُنْذِرِيْنَ	فَمَنْ	اٰمَنَ	وَاَصْلَحَ	فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ
ڈرانے والے	پس جو	ایمان لایا	اور سنور گیا	تو کوئی خوف نہیں	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہوں گے

اور ڈرسنانے والے پس جو ایمان لایا اور سنور گیا تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

﴿۴۷﴾ قُلْ لَهُمْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً لَيْلًا اَوْ نَهَارًا هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ اَلْكَافِرُوْنَ اَیْ مَا يُهْلَكُ اِلَّا هُمْ

﴿۴۷﴾ ان سے کہدو کہ بتلاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجاوے رات کو یا دن کو تو قوم کفار کے سوا اور کون ہلاک کیا جاویگا یعنی وہی ہلاک ہونگے۔

﴿۴۸﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِالْجَنَّةِ وَمُنْذِرِيْنَ مَنْ كَفَرَ بِالنَّارِ فَمَنْ اٰمَنَ بِهِمْ وَاَصْلَحَ عَمَلَهُ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ فِی الْاٰخِرَةِ

﴿۴۸﴾ اور ہم پیغمبروں کو اسلئے بھیجتے ہیں کہ ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری سنائیں اور کافروں کو آگ سے ڈراویں۔ سو جو کوئی ان پر ایمان لاوے اور اچھے عمل کرے تو ان پر نہ کچھ ڈر ہے اور نہ وہ آخرت میں غمگین ہونگے

تشریح

﴿۴۷﴾ عذاب اچانک آسکتا ہے | جب یہ حقیقت تمہارے سامنے آگئی کہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی معبود ہو ہی نہیں سکتا تو تمہیں اللہ کی طرف رجوع کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے تمہیں سوچنا چاہیئے کہ اگر اللہ کی طرف سے اچانک یا اعلانیہ عذاب آجائے تو اس کا خمیازہ ظالموں کو بھگتنا پڑے گا جو لوگ توبہ کر چکے ہوں گے وہ اس انجام سے بچے رہیں گے۔

﴿۴۸﴾ رسولوں کے بھیجنے کا مقصد | اللہ تعالےٰ نبیوں اور رسولوں کو اسی لئے دنیا میں بھیجتے ہیں کہ وہ جاکر لوگوں کو بتائیں کہ نیک کردار لوگ کے ساتھ اللہ کا معاملہ کیا ہوگا اور جو لوگ گمراہ ہونگے ان کا انجام کیا ہوگا۔ جو لوگ رسولوں کی بات مان لیں گے اور اپنے طرز عمل کو درست کرلیں گے ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقعہ نہیں ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ

وَالَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	یَمَسُّهُمُ	الْعَذَابُ	بِمَا	كَانُوْا + یَفْسُقُوْنَ	قُلْ
اور وہ لوگ جو	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	انہیں پہونچیگا	عذاب	اسلئے کہ	وہ کرتے تھے نافرمانی	آپ کہدیں

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں عذاب پہونچے گا۔ اسلئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ آپ کہدیں

لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ

لَآ اَقُوْلُ	لَكُمْ	عِنْدِیْ	خَزَآىِٕنُ	اللّٰهِ	وَلَآ اَعْلَمُ	الْغَیْبَ	وَلَآ اَقُوْلُ	لَكُمْ	اِنِّیْ
نہیں کہتا میں	تم سے	میرے پاس	خزانے	اللہ	اور نہیں میں جانتا	غیب	اور نہیں کہتا میں	تم سے	کہ میں

میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب کو جانتا ہوں، اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں

مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ

مَلَكٌ	اِنْ + اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا یُوْحٰۤی	اِلَیَّ	قُلْ	هَلْ	یَسْتَوِی	الْاَعْمٰی	وَالْبَصِیْرُ
فرشتہ	میں نہیں پیروی کرتا	مگر	جو وحی کیا جاتا ہے	میری طرف	آپ کہدیں	کیا	برابر ہے	نابینا	اور بینا

فرشتہ ہوں۔ میں پیروی نہیں کرتا مگر (صرف اس کی) جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ آپ کہدیں کیا نابینا اور بینا برابر ہوسکتا ہے؟

ع ۹ ۱۱ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰی رَبِّهِمْ

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ	وَاَنْذِرْ	بِهِ	الَّذِیْنَ	یَخَافُوْنَ	اَنْ + یُّحْشَرُوْۤا	اِلٰی	رَبِّهِمْ
سو کیا تم غور نہیں کرتے	اور ڈراویں	اس سے	وہ لوگ جو	خوف رکھتے ہیں	کہ وہ جمع کئے جاوینگے	طرف (سامنے)	اپنا رب

سو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس سے ان لوگوں کو ڈراویں جو خوف رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کئے جاویں گے

لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ

لَیْسَ	لَهُمْ	مِّنْ	دُوْنِهٖ	وَلِیٌّ	وَّلَا	شَفِیْعٌ	لَعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ	وَلَا تَطْرُدِ
نہیں	انکے لئے	کوئی	اسکے سوا	کوئی حمایتی	اور نہ	سفارش کرنیوالا	تاکہ وہ	بچتے رہیں	اور دور نہ کریں آپ

اس کے سوا اُن کا نہ ہوگا کوئی حمایتی اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تاکہ وہ بچتے رہیں اور آپ ان لوگوں کو دور

الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ

الَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ	وَالْعَشِیِّ	یُرِیْدُوْنَ	وَجْهَهٗ
وہ لوگ جو	پکارتے ہیں	اپنا رب	صبح	اور شام	وہ چاہتے ہیں	اس کا رخ (رضا)

نہ کریں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام وہ اس کی رضا چاہتے ہیں

مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ

مَا	عَلَیْكَ	مِنْ	حِسَابِهِمْ	مِّنْ + شَیْءٍ	وَمَا	مِنْ	حِسَابِكَ	عَلَیْهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ
نہیں	آپ پر	سے	ان کا حساب	کچھ	اور نہیں	سے	آپ کا حساب	اُن پر	کچھ

اور آپ پر (آپ کے ذمہ) ان کے حساب میں سے کچھ نہیں اور نہ آپ کے حساب میں سے ان پر کچھ ہے۔

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

فَتَطْرُدَهُمْ	فَتَكُوْنَ	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ
کہ تم انہیں دور کرو گے	تو ہو جاؤ	سے	ظالم (جمع)

اگر انہیں دور کرو گے تو ظالموں سے ہو جاؤ گے

(۴۹) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ يَخْرُجُوْنَ عَنِ الطَّاعَةِ

(۴۹) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو عذاب ہوگا اس
سبب سے کہ وہ اللہ کے حکم سے باہر ہیں

(۵۰) قُلْ لَّهُمْ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ
اللّٰهِ الَّتِيْ مِنْهَا يَرْزُقُ وَلَآ اَنِّيْ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
مَا غَابَ عَنِّيْ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيَّ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ
اِنِّيْ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ مَآ اَتَّبِعُ
اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى الْكَافِرُ وَالْبَصِيْرُ الْمُؤْمِنُ لَا
اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ○ فِيْ ذٰلِكَ فَتُؤْمِنُوْنَ

(۵۰) ان سے کہدو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے
ہیں جن سے روزی دی جاتی ہے۔ اور نہ یہ کہوں کہ میں اس چیز کو جانتا
ہوں جو مجھ سے غائب ہے اور نہ وحی کی گئی میری طرف اور نہ میں تم سے
یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں فرشتوں میں سے۔ میں نہیں پیروی کرتا
مگر اس کی جو میری طرف وحی کی گئی۔ کہدو کیا کافر اور مسلمان
برابر ہیں ہرگز نہیں سو وہ لوگ کیا اس میں غور نہیں کرتے کہ ایمان
لاویں۔

(۵۱) وَاَنْذِرْ خَوِّفْ بِهٖ بِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْنَ
يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ اَيْ غَيْرِهٖ وَلِيٌّ يَنْصُرُهُمْ
وَّلَا شَفِيْعٌ يَشْفَعُ لَهُمْ وَجُمْلَةُ النَّفْيِ حَالٌ
مِنْ ضَمِيْرِ يُحْشَرُوْا وَهِيَ مَحَلُّ الْخَوْفِ
وَالْمُرَادُ بِهِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْعَاصُوْنَ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ○ اللّٰهَ بِاِقْلَاعِهِمْ عَمَّا هُمْ
فِيْهِ وَعَمَلِ الطَّاعَاتِ۔

(۵۱) وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ الخ اور تم
قرآن کے ساتھ ان لوگوں کو ڈراؤ جو ڈرتے ہیں اس سے کہ اپنے
رب کی طرف اٹھائے جائیں گے اس حال میں کہ ان کے لئے
اللہ کے سوا نہ کوئی مددگار ہوگا نہ سفارشی جو ان کی سفارش کرے
اور مراد ان لوگوں سے مسلمان گنہگار ہیں تاکہ وہ اللہ سے
ڈریں جن گناہوں میں وہ مبتلا ہیں ان سے رکیں۔ اور حکم الٰہی
مانیں۔

(۵۲) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
بِعِبَادَتِهِمْ وَجْهَهٗ تَعَالٰى لَا شَيْئًا
مِنْ اَعْرَاضِ الدُّنْيَا وَهُمُ الْفُقَرَآءُ
وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ طَعَنُوْا فِيْهِمْ
وَطَلَبُوْا اَنْ يَّطْرُدَهُمْ لِيُجَالِسُوْهُ
وَاَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذٰلِكَ طَمَعًا فِيْ اِسْلَامِهِمْ
مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ

(۵۲) اور نہ نکالو اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو صبح اور شام اپنے
رب کو پکارتے ہیں۔ اور اپنی عبادت سے اللہ کی رضا چاہتے
ہیں اور کچھ دنیا کا اسباب حاصل کرنا ان کی غرض نہیں اور یہ
لوگ فقراء صحابہ ہیں اور مشرکین انہیں عیب نکالتے تھے اور طعنہ
کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چاہا کہ انکو نکالدو
تب ہم تمہارے پاس آویں اور بیٹھیں اور آپ کی یہ نیت ہوگئی
تھی کہ اس طرح سے یہ لوگ ایمان لاویں۔

اگر ان فقراء کا باطن اچھا نہیں ہے تو تم پر ان کا کچھ حساب نہیں

زَائِدَةٌ شَيْءٍ إِنْ كَانَ بَاطِنُهُمْ
غَيْرُ مَرْضِيٍّ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ
جَوَابُ النَّفْيِ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝
إِنْ فَعَلْتَ ذَٰلِكَ

اور نہ تمہارا کچھ حساب ان کے ذمہ ہے کہ تم ان کو نکالو۔ سو اگر تم ایسا کروگے تو ناانصافوں میں سے ہو جاؤگے

تشریح

(۴۹) نافرمانوں کا انجام | اور جو لوگ اللہ کی نافرمانی کرینگے گمراہی کے راستہ پر چلتے رہیں گے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائیں گے وہ وہ اپنی نافرمانیوں کی سزا بھگت کر رہیں گے۔

(۵۰) رسالت کا منصب | اللہ کے نبیوں اور رسولوں اور خدارسیدہ لوگوں کے بارے میں عام ذہن کچھ اس طرح کا رہا ہے کہ انہیں عام انسانوں سے الگ کچھ ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ جو چاہیں کرسکیں سونے کا پہاڑ بنانا چاہیں تو بنا سکیں، اگلی پچھلی باتیں اور غیب کے حالات بتا سکیں۔ اس لئے جب وہ یہ دیکھتے تھے کہ حضرت محمدؐ عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں تو وہ حیرت سے کہتے تھے کہ یہ کیسے پیغمبر ہیں جو کھاتے پیتے ہیں، بیوی بچے رکھتے ہیں، بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں۔ اس آیت میں اُن کے اِن غلط تصورات کا جواب دیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے محمدؐ ان سے کہو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ میں غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہوں نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں انسان نہیں فرشتہ ہوں۔ بس بات اتنی ہے کہ مجھ پر اللہ کی وحی آتی ہے میں اس کی پیروی کرتا ہوں اور تمہیں بھی اس کی پیروی کی دعوت دیتا ہوں

○ لیکن یہ بات سمجھ لو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں جس چیز کی طرف تمہیں دعوت دے رہا ہوں وہ کوئی اٹکل پچو باتیں نہیں ہیں۔ میں نے براہ راست ان چیزوں کو دیکھا ہے وہ میرے تجربے میں آتی ہیں مجھے وحی کے ذریعے ان چیزوں کا ٹھیک ٹھیک علم دیا گیا ہے۔ اس لئے میرے اور تمہارے درمیان یہ فرق ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں دیکھ کر کہہ رہا ہوں قیاس اور اندازے کے گھوڑے نہیں دوڑا رہا ہوں۔
"پیمبر ہرچہ گوید دیدہ گوید"

(۵۱) جن میں نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت ہے آپ ان کو نصیحت کیجئے۔ | نبیؐ کے مخاطب جن کو اللہ کے دین کی دعوت دینی ہے دو طرح کے لوگ ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو دنیا کی زندگی میں مست ہیں نہ انہیں مرنے کا ڈر ہے نہ انہیں یہ فکر ہے کہ ہمیں اپنے رب کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ ہیں کہ جن کے دماغوں میں یہ فتور ہے کہ ہم جو چاہیں کریں ہم سے آخرت میں کوئی بازپرس نہ ہوگی کیونکہ فلاں ہمارے گناہوں کا کفارہ دے چکا ہے اور ہم فلاں کی اولاد ہیں اسلئے ہمارا آخرت میں کچھ نہ بگڑے گا۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں کہ جن کو آخرت کی فکر ہے جن کو اس کا خیال ہے کہ ہمیں اپنے رب کے سامنے حساب کتاب دینا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں کوئی ہماری حمایت اور مدد کے لئے نہیں آئیگا اور وہاں ہمارا کوئی سفارشی نہ بنے گا۔ ایسے لوگوں سے امید ہے کہ وہ نصیحت قبول کریں گے خداترسی کی روش اختیار کریں گے اسلئے آپ اپنا روئے سخن انکی طرف رکھیئے اور ان پر زیادہ توجہ دیں۔ تاکہ آپ کی نصیحت ان کے لئے کارگر ہو سکے۔

(۵۲) حق کے طلبگاروں کی طرف پوری توجہ رکھیئے | وہ لوگ جو صحیح معنیٰ میں حق کے طلبگار ہیں صبح و شام اور دن رات اپنے رب کو پکارتے ہیں اور پروردگار کی خوشنودی میں لگے ہوئے ہیں آپ انکی طرف پوری توجہ رکھیں اپنے سے ان کو دور نہ کریں۔ کیونکہ اصل چیز قبول حق ہے دنیاوی وجاہت یا اقتدار اور مال و دولت کی کثرت اللہ کے یہاں کوئی معنی نہیں رکھتی اللہ تعالےٰ کو وہ خستہ حال بڑے پسند ہیں جو واقعی طالب حق ہیں۔ اور اگر ان میں سے کسی سے ایمان لانے سے پہلے کوئی کوتاہی ہو چکی تو اس کے حساب کا بار تمہارے اوپر نہیں ہے ہر ایک کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہر شخص اپنے عیب و صواب کا خود ذمہ دار ہے۔ جب یہ طالب حق بن کر تمہارے پاس آرہے ہیں تو تم ان لوگوں کو اپنے اور قریب لاؤ اور ان کو اپنے سے دور مت کرو۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوٓا أَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ

وَكَذٰلِكَ	فَتَنَّا	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ	لِّيَقُولُوٓا	أَهٰٓؤُلَآءِ	مَنَّ اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	مِّنْ
اور اسی طرح	آزمایا ہم نے	انکے بعض	بعض سے	تاکہ وہ کہیں	کیا یہی ہیں	اللہ نے فضل کیا	ان پر	سے

اور اسی طرح ہم نے ان میں سے بعض کو بعض سے آزمایا تاکہ وہ کہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے فضل کیا ہم

بَيْنِنَا ۭ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشّٰكِرِينَ ﴿٥٣﴾ وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

بَيْنِنَا	أَلَيْسَ	اللّٰهُ	بِأَعْلَمَ	بِالشّٰكِرِينَ	وَإِذَا	جَآءَكَ	الَّذِينَ	يُؤْمِنُونَ
ہمارے درمیان	کیا نہیں	اللہ	خوب جاننے والا	شکر گزار (جمع)	اور جب	آپ کے پاس آئیں	وہ لوگ	ایمان رکھتے ہیں

میں سے کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب جاننے والا نہیں ؟ اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان

بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ أَنَّهُ مَنْ

بِاٰيٰتِنَا	فَقُلْ	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمْ	كَتَبَ	رَبُّكُمْ	عَلٰى	نَفْسِهِ	الرَّحْمَةَ	أَنَّهُ	مَنْ
ہماری آیتیں	تو کہیں	سلام	تم پر	لکھ لی	تمہارا رب	پر	اپنی ذات	رحمت	کہ	جو

رکھتے ہیں تو آپ کہیں تم پر سلام ہے تمہارے رب نے اپنے آپ پر رحمت لکھ لی۔ (لازم کرلی) ہے کہ تم میں جو

عَمِلَ مِنْكُمْ سُوٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ

عَمِلَ	مِنْكُمْ	سُوٓءًا	بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابَ	مِنْ + بَعْدِهٖ	وَأَصْلَحَ	فَأَنَّهُ
کرے	تم سے	کوئی برائی	نادانی سے	پھر	توبہ کرے	اس کے بعد	اور نیک ہوجائے	تو بیشک اللہ

کوئی برائی کرے نادانی سے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور نیک ہوجائے تو بیشک اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِينَ

غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	وَلِتَسْتَبِينَ
بخشنے والا	مہربان	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور تاکہ ظاہر ہوجائے

بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں آیتیں اور (یہ اسلئے کہ) تاکہ گنہگاروں

ع ۶ ۵ ۱۲
سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٥﴾

سَبِيلُ	الْمُجْرِمِينَ
راستہ (طریقہ)	گناہ گار (جمع)

کا طریقہ ظاہر ہوجائے۔

﴿٥٣﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا ابْتَلَيْنَا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
أَيِ الشَّرِيفَ بِالْوَضِيعِ وَالْغَنِيَّ بِالْفَقِيرِ بِأَنْ
قَدَّمْنَاهُ بِالسَّبْقِ إِلَى الْإِيمَانِ لِيَقُولُوٓا أَيْ

(۵۳) اور ہم نے اسی طرح بعض آدمیوں کو بعض کے ساتھ مبتلا کیا
یعنی شریف کو کمینہ کے ساتھ اور دولتمند کو محتاج کے ساتھ مبتلا کیا
اس طرح کہ کمینہ اور محتاج کو ایمان کی توفیق پہلے شریف اور غنی سے دی

اَلشُّرَفَاءُ وَالْاَغْنِيَاءُ مُنْكِرِيْنَ اَهٰٓؤُلَآءِ
الْفُقَرَاءُ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا
بِالْهِدَايَةِ اَیْ لَوْ كَانَ مَاهُمْ عَلَيْهِ هُدًى
مَاسَبَقُوْنَا اِلَيْهِ قَالَ تَعَالٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ○ لَهٗ فَيَهْدِيْهِمْ بَلٰى
٥٤ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا
فَقُلْ لَهُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ قَضٰى
رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ
اَیْ الشَّاْنُ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْفَتْحِ بَدَلٌ
مِّنَ الرَّحْمَةِ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا
بِجَهَالَةٍ مِّنْهُ حَيْثُ ارْتَكَبَهٗ ثُمَّ
تَابَ رَجَعَ مِنْ بَعْدِهٖ بَعْدَ عَمَلِهٖ
عَنْهُ وَاَصْلَحَ عَمَلَهٗ فَاَنَّهٗ اَیْ اللّٰهُ
غَفُوْرٌ لَهٗ رَّحِيْمٌ ○ بِهٖ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْفَتْحِ
اَیْ فَالْمَغْفِرَةُ لَهٗ
٥٥ وَكَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَّا مَا ذُكِرَ نُفَصِّلُ نُبَيِّنُ الْاٰيٰتِ
الْقُرْاٰنِ لِيَظْهَرَ الْحَقُّ فَيُعْمَلُ بِهٖ وَلِتَسْتَبِيْنَ
تَظْهَرَ سَبِيْلُ طَرِيْقُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ فَتَجْتَنِبَ
وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالتَّحْتَانِيَّةِ وَفِیْ اُخْرٰى بِالْفَوْقَانِيَّةِ وَ
نَصْبِ سَبِيْلِ خِطَابٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تاکہ شریف اور غنی لوگ انکار کی راہ سے کہیں کہ کیا یہ لوگ محتاج اللہ نے ہم میں سے ان پر یہ احسان کیا کہ ان کو ہدایت کی یعنی اگر یہ طریق جس پر یہ لوگ ہیں ہدایت ہوتی تو ہم سے پہلے ان کو ہدایت نہ ہوتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک اللہ ان کو خوب جانتا ہے جو اسکا شکر کرتے ہیں سو ان کو ہدایت کرتا ہے۔

٥٤ اور جس وقت تمہارے پاس آویں وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ تم پر سلام، تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لکھ لی ہے۔ بلاشبہ بات یہ ہے کہ جو کوئی تم میں سے بھول کر برُے فعل کا مرتکب ہو پھر بعد کرنیکے اس سے رجوع کرے اور اچھے عمل کرے تو بیشک اللہ اسکو بخشنے والا اس پر مہربان ہے۔

٥٥ جیسا ہم نے یہ ذکر کیا اسی طرح ہم قرآن کے احکام کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ امر حق ظاہر ہو جاوے پس اس پر عمل کیا جاوے اور تاکہ ظاہر ہو جاوے طریقہ گنہگاروں کا کہ اس سے احتراز کیا جاوے۔

تشریح

٥٣ غریب لوگوں کا آگے بڑھ کر حق کو قبول کرلینا | یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک حکمت اور مصلحت ہے کہ وہ غریب اور مخلص جو سوسائٹی میں کوئی بہت اونچی حیثیت نہیں رکھتے انہوں نے سب سے آگے بڑھ کر حق کو قبول کرلیا اور اس طرح ان لوگوں کو جنکو اپنی دولت عزت اور اقتدار کا غرور تھا ان کو آزمائش میں ڈال دیا کہ وہ انہیں دیکھ کر یہ کہیں کہ یہ ہم میں سے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا فضل وکرم ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے شکر گذار بندوں کو ان سے زیادہ جانتا ہے۔ اسلئے اللہ کے یہاں عزت کا معیار قبول حق ہے نہ کہ دولت و ثروت اور دنیاوی عزت و وجاہت۔

٥٤ اسلام پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے | جب کوئی شخص دل سے سچائی کو قبول کرلیتا ہے اور وہ پورے خلوص کے ساتھ اللہ کے دین میں داخل ہو جاتا ہے اور اپنی پچھلی روش کو بدل دیتا ہے تو اسلام سے پہلے اگر نادانی میں کوئی برائی اور گناہ کر بیٹھا ہو تو اللہ تعالیٰ نرمی سے کام لیتے ہیں اور اس کو معاف کردیتے ہیں ایسے لوگ جب آپکے پاس آئیں تو آپ انکو تسلی دیں اور ان سے کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رحم وکرم کا شیوہ اختیار کیا ہے تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ پچھلے گناہوں پر گرفت کرے۔

٥٥ اللہ کی نشانیاں بالکل واضح ہیں | جو لوگ بار بار یہ اصرار کررہے تھے کہ اللہ کی نشانی کیوں نہیں اترتی۔ اللہ تعالیٰ نے انکے سامنے باہر اور اندر کی ہر طرح کی نشانیوں کو کھول کھول کر دکھا دیا۔ فرماتے ہیں کہ اتنی واضح نشانیوں کے باوجود جو لوگ اپنی غلط روش پر قائم ہیں اور حق کی طرف رجوع نہیں کرتے تو اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل میں نشانیوں کا مطالبہ ایک بہانہ ہے اور یہ لوگ خود مجرم ہیں۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

قُلْ	اِنِّیْ	نُهِیْتُ	اَنْ + اَعْبُدَ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ
کہدیں	بیشک میں	مجھے روکا گیا ہے	کہ میں بندگی کروں	وہ جنہیں	تم پکارتے ہو	سے	سوا	اللہ

آپ کہدیں مجھے (اس بات سے) روکا گیا ہے کہ میں ان کی بندگی کروں جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا

قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

قُلْ	لَآ + اَتَّبِعُ	اَهْوَآءَكُمْ	قَدْ	ضَلَلْتُ	اِذًا	وَمَا + اَنَا	مِنَ	الْمُهْتَدِيْنَ
کہدیں	میں پیروی نہیں کرتا	تمہاری خواہشات	بیشک	میں بھٹک جاؤنگا	اس صورت میں	اور میں نہیں	سے	ہدایت پانے والے

آپ کہدیں میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کرتا، اس صورت میں بیشک میں بھٹک جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوں گا

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ

قُلْ	اِنِّیْ	عَلٰی	بَيِّنَةٍ	مِّنْ	رَّبِّیْ	وَكَذَّبْتُمْ	بِهٖ	مَا عِنْدِیْ	مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ
آپ کہدیں	بیشک میں	پر	روشن دلیل	سے	اپنا رب	اور تم جھٹلاتے ہو	اس کو	نہیں میرے پاس	جسکی تم جلدی کررہے ہو	اسکی

آپ کہدیں بیشک میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھٹلاتے ہو۔ تم جس (عذاب) کی جلدی کررہے ہو میرے پاس نہیں۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ

اِنِ	الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	يَقُصُّ	الْحَقَّ	وَهُوَ	خَيْرُ	الْفَاصِلِيْنَ	قُلْ	لَوْ
نہیں	حکم	مگر (صرف)	اللہ کیلئے	بیان کرتا ہے	حق	اور وہ	بہتر	فیصلہ کرنے والا	کہدیں	اگر

حکم صرف اللہ کے لئے ہے وہ حق بیان کرتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ آپ کہدیں اگر میرے

اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ۭ

اَنَّ	عِنْدِیْ	مَا	تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ	لَقُضِیَ	الْاَمْرُ	بَيْنِیْ	وَ بَيْنَكُمْ
ہوتی	میرے پاس	جو	تم جلدی کرتے ہو	اسکی	البتہ ہوچکا ہوتا	فیصلہ	میرے درمیان	اور تمہارے درمیان

پاس ہوتی (وہ چیز) جس کی تم جلدی کرتے ہو تو البتہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہوچکا ہوتا

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِالظّٰلِمِيْنَ
اور اللہ	خوب جاننے والا	ظالموں کو

اور اللہ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے

(۵۶) قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ فِیْ عِبَادَتِهَا قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا اِنِ اتَّبَعْتُهَا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝

(۵۶) کہدو کہ بیشک میں منع کیا گیا ہوں ان سے کہ پوجوں اللہ کے سوا ان بتوں کو جنکو تم پوجتے ہو کہدو کہ میں ان کے پوجنے میں تمہاری خواہشوں کی اتباع نہیں کرتا۔ اگر میں ان کی پیروی کروں تو میں بے راہ ہو جاؤں۔ اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوں۔

(۵۷) قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ بَیَانٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ قَدْ كَذَّبْتُمْ بِهٖ بِرَبِّیْ حَیْثُ اَشْرَكْتُمْ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اِنِ الْحُكْمُ فِیْ ذٰلِكَ وَغَیْرِهٖ اِلَّا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ یَقْضِی الْقَضَآءَ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ الْحَاكِمِیْنَ وَفِیْ قِرَاءَةٍ یَقُصُّ اَیْ یَقُوْلُ

(۵۷) کہدو کہ بیشک میں ظاہر حق پر ہوں اپنے رب کی طرف سے اور بیشک تم نے میرے رب کو نہ مانا کہ اس کا شریک بنایا۔ میرے قبضہ میں نہیں عذاب کرنا جس کی تم جلدی کرتے ہو۔ عذاب کرنے کا اور سب امور کا اختیار اللہ اکیلے کو ہے وہ ٹھیک حکم کرتا ہے اور وہ بہتر حکم کرنے والوں کا ہے۔ (ایک قراۃ میں بجائے یَقْضِی کے یَقُصُّ ہے جو بمعنی یقول کے ہے۔

(۵۸) قُلْ لَّهُمْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ بِاَنْ اُعَجِّلَهٗ لَكُمْ وَاَسْتَرِیْحَ وَلٰكِنَّهٗ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ مَتٰی یُعَاقِبُهُمْ

(۵۸) ان سے کہدو اگر عذاب کرنا جس کو تم جلد چاہتے ہو میرے قبضہ میں ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان میں فیصلہ ہو جاتا کہ میں تم پر عذاب جلد بھیجدیتا۔ لیکن عذاب دینا اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور یہ کہ ان کے عذاب کا وقت کب ہے۔

تشریح

(۵۶) حق کو جھٹلانے والوں سے پیغمبر کا خطاب | اوپر کی آیتوں میں وہ باتیں بتائی گئی تھیں جن میں اہل ایمان سے خطاب تھا اس آیت میں حق کے جھٹلانے والوں سے خطاب کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے پیغمبر سے کہا جا رہا ہے کہ آپ ان لوگوں سے صاف صاف کہہ دیں کہ تم اللہ کے سوا جن دوسروں کو پکارتے ہو مجھے انکی بندگی سے منع کیا گیا ہے ان سے کہدو کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کر سکتا۔ اگر میں ایسا کروں گا تو خود گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہونگا۔ جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا ہے۔

(۵۷) وہ میرے قبضے میں نہیں جو تم چاہتے ہو۔ | حق کا انکار کرنے والوں کا کہنا یہ تھا کہ اگر محمد اللہ کے مقرر کئے ہوئے رسول ہیں اور ہم ان کو کھلم کھلا جھٹلا رہے ہیں اور انکی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں تو ہم پر اللہ کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا اور کیوں ہم کو ہمارے کئے ہوئے کی سزا نہیں ملتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ جہاں تک میرا معاملہ ہے میرے سامنے حق کا راستہ بالکل روشن ہے مگر تم نے اس کو جھٹلا دیا ہے اب تم کہتے ہو کہ ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا تو سمجھ لو کہ عذاب نازل کرنا نہ کرنا میرے قبضے میں نہیں ہے سارے فیصلے کا اختیار اللہ کو ہے وہی بتاتا ہے کہ حق کیا ہے اور اس کا فیصلہ سب سے بہتر فیصلہ ہوتا ہے وہ اپنے فیصلے میں جلد بازی نہیں کرتا بلکہ موقع دیتا ہے اور ڈھیل دیتا ہے کہ شاید بندہ سمجھ جائے۔

(۵۸) اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتے ہیں | اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ کون گمراہ اور ظالم ہے فوراً عذاب نازل نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہاری کرتوتیں اللہ کے علم میں نہیں ہیں لیکن اس کا فیصلہ اس کی مصلحت اور حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر عذاب دینا نہ دینا میرے قبضے میں ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ

وَعِنْدَهٗ	مَفَاتِحُ	الْغَيْبِ	لَا يَعْلَمُهَا	اِلَّا	هُوَ	وَيَعْلَمُ	مَا	فِي الْبَرِّ	وَالْبَحْرِ
اور اسکے پاس	کنجیاں	غیب	نہیں اسکو جانتا	سوا	وہ	اور جانتا ہے	جو	خشکی میں	اور تری

اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ جانتا ہے جو خشکی اور تری میں ہے

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا

وَمَا	تَسْقُطُ	مِنْ	وَّرَقَةٍ	اِلَّا	يَعْلَمُهَا	وَلَا حَبَّةٍ	فِيْ	ظُلُمٰتِ	الْاَرْضِ	وَلَا
اور نہیں	گرتا	کوئی	پتہ	مگر	وہ اسکو جانتا ہے	اور نہ کوئی دانہ	میں	اندھیرے	زمین	اور نہ

اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ اس کو جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کے اندھیروں میں اور نہ

رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾

رَطْبٍ	وَّلَا	يَابِسٍ	اِلَّا	فِيْ	كِتٰبٍ	مُّبِيْنٍ
کوئی تر	اور نہ	خشک	مگر	میں	کتاب	روشن

کوئی تر اور نہ خشک مگر سب روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں ہے۔

(۵۹) وَعِنْدَهٗ تَعَالٰى مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَزَائِنُهٗ
اَوِ الطُّرُقُ الْمُوْصِلَةُ اِلٰى عِلْمِهٖ لَا
يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَهِيَ الْخَمْسَةُ الَّتِيْ
فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔
(الْاٰيَة) كَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَيَعْلَمُ مَا
يَحْدُثُ فِي الْبَرِّ الْقِفَارِ وَالْبَحْرِ الْقُرٰى
الَّتِيْ عَلَى الْاَنْهَارِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ
اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ عَطْفٌ عَلٰى وَرَقَةٍ
اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ هُوَ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ
وَالْاِسْتِثْنَاءُ بَدَلُ اِشْتِمَالٍ مِّنَ
الْاِسْتِثْنَاءِ قَبْلَهٗ

(۵۹) اور اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں خزانے غیب کے یا وہ طریقہ جن سے غیب کا علم حاصل ہو ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا اور وہ پانچ ہیں جو اس آیت میں مذکور ہیں "اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ" آخر آیت تک جیسا کہ بخاری نے روایت کیا اور وہ جانتا ہے جو کچھ زمین خشک میں ہے اور ان شہروں میں جو نہروں کے کنارے بستے ہیں۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اللہ کو جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے پردوں میں نہیں اور نہ تر اور خشک مگر لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

تشریح

(۵۹) عالم الغیب اللہ تعالےٰ ہیں | اللہ تعالےٰ کا علم اتنا مکمل اور وسیع ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے خشکی میں تری میں، زمین میں سمندر میں جو کچھ ہے ذرے ذرے کا اسکو علم ہے درخت سے ایک پتہ بھی گرتا ہے وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے زمین کے تاریک پردوں میں ایک دانہ بھی ہے تو وہ بھی اللہ کے علم میں ہے خشک و تر سب کچھ ایک کھلی کتاب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اس کا علم ازلی اور ابدی ہے ظالموں کے ظاہری اور باطنی حالات کا اس کو بخوبی علم ہے۔ ان کو کب سزا دی جائے اس کے لئے مناسب وقت اور جگہ کونسی ہے اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

وَهُوَ	الَّذِیْ	یَتَوَفّٰىكُمْ	بِالَّیْلِ	وَیَعْلَمُ	مَا	جَرَحْتُمْ	بِالنَّهَارِ
اور وہ	جو کہ	قبض کرلیتا ہے تمہاری روح	رات میں	اور جانتا ہے	جو	تم کما چکے ہو	دن میں

اور وہی تو ہے جو رات میں (تمہاری روح) قبض کرلیتا ہے اور جانتا ہے جو تم دن میں کما چکے ہو

ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ

ثُمَّ	یَبْعَثُكُمْ	فِیْهِ	لِیُقْضٰۤى	اَجَلٌ	مُّسَمًّى	ثُمَّ	اِلَیْهِ	مَرْجِعُكُمْ
پھر	تمہیں اٹھاتا ہے	اسمیں	تاکہ پوری ہو	مدت	مقررہ	پھر	اسکی طرف	تمہارا لوٹنا

پھر تمہیں اس (دن) میں اٹھاتا ہے تاکہ مدت مقررہ پوری ہو، پھر تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ع ۵ / ۱۲

ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؑ ﴿۶۰﴾

ثُمَّ	یُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ + تَعْمَلُوْنَ
پھر	تمہیں جتادیگا	جو	تم کرتے تھے

پھر تمہیں جتا دے گا جو تم کرتے تھے۔

(۶۰) وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ یقبض
اَرْوَاحَكُمْ عِنْدَ النَّوْمِ وَیَعْلَمُ
مَا جَرَحْتُمْ كَسَبْتُمْ بِالنَّهَارِ
ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ اَیِ النَّهَارِ
بِرَدِّ اَرْوَاحِكُمْ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ
مُّسَمًّى هُوَ اَجَلُ الْحَیٰوةِ ثُمَّ
اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ بِالْبَعْثِ
ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○
فیجازیکم بہ

(۶۰) اور وہ ذات وہ ہے کہ رات کو سوتے وقت تم کو وفات دیتا ہے تمہاری ارواح قبض کرکے اور جانتا ہے جو کچھ تم دن میں کسب کرتے ہو پھر تم کو دن میں زندہ کرتا ہے تمہاری ارواح کو لوٹا کر تاکہ زندگی کی مدت پوری ہو جائے۔ پھر اللہ کی طرف تم کو لوٹنا ہے زندہ ہو کر پھر وہ خبر دیگا تم کو جو تم کرتے تھے سو اس کا عوض تم کو دیگا۔

تشریح

(۶۰) **موت وحیات اللہ کے قبضہ میں ہے** رات کو جب تم بے حس و حرکت سو جاتے ہو تو تمہاری روحوں کو قبض کرنے والا وہی ہے دن میں جو کچھ تم جلت پھرت کرتے ہو وہ سب اس کے علم میں ہے پھر اگلے روز تمہیں بستر سے اٹھا کر پھر اسی طرح کاروبار دنیا میں لگا دیتا ہے تاکہ تمہاری زندگی کی جو مدت مقرر ہے پوری کرسکو اور جب وہ وقت آجائے گا تو پھر تم لوٹ کر اسی کے پاس چلے جاؤ گے اور وہ تمہارے اعمال ناموں سے تم کو باخبر کردیگا کہ دنیا میں رہتے ہوئے تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ غرض یہ کہ وہی ایک ذات ہے جو تمہاری موت وحیات کی مالک ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

وَهُوَ	الْقَاهِرُ	فَوْقَ	عِبَادِهٖ	وَيُرْسِلُ	عَلَيْكُمْ	حَفَظَةً	حَتّٰٓى	اِذَا	جَآءَ	اَحَدَكُمُ
اور وہی	غالب	پر	اپنے بندے	اور بھیجتا ہے	تم پر	نگہبان	یہانتک کہ	جب	آ پہنچے	تم میں سے کسی

اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ

الْمَوْتُ	تَوَفَّتْهُ	رُسُلُنَا + وَهُمْ	لَا يُفَرِّطُوْنَ	ثُمَّ	رُدُّوْٓا	اِلَى + اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ
موت	قبضہ میں لیتے ہیں اسکو	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اور وہ	نہیں کرتے کوتاہی	پھر	لوٹائے جائینگے	اللہ کی طرف	ان کا مولیٰ

تو ہمارے فرشتے اس کی (روح) قبضہ میں لے لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے پھر لوٹائے جائیں گے اپنے سچے مولیٰ کی

الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾

الْحَقِّ	اَلَا	لَهُ	الْحُكْمُ	وَهُوَ	اَسْرَعُ	الْحٰسِبِيْنَ
سچا	سن رکھو	اسی کا	حکم	اور وہ	بہت جلد	حساب لینے والا

طرف، سن رکھو! حکم اسی کا ہے، اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(٦١) وَهُوَ الْقَاهِرُ مُسْتَعْلِيًا فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ
عَلَيْكُمْ حَفَظَةً مَلٰٓئِكَةً تُحْصِىْ اَعْمَالَكُمْ
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
وَفِىْ قِرَاءَةٍ تَوَفَّاهُ رُسُلُنَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُوَكَّلُوْنَ
بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ○
يُقَصِّرُوْنَ فِيْمَا يُؤْمَرُوْنَ
(٦٢) ثُمَّ رُدُّوْٓا اَىِ الْخَلْقُ اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمْ مَالِكُهُمُ الْحَقِّ
اَلثَّابِتُ الْعَادِلُ لِيُجَازِيَهُمْ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ اَلْقَضَاءُ النَّافِذُ
فِيْهِمْ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ○ يُحَاسِبُ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ
فِىْ قَدْرِ نِصْفِ نَهَارٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا لِحَدِيْثٍ بِذٰلِكَ

(٦١) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً الخ اور وہ بلند مرتبہ والا ہے اپنے بندوں پر غالب اور تم پر فرشتوں کو نگہبان بنا کر بھیجتا ہے کہ وہ تمہارے کاموں کی شمار رکھیں یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آ وے گی تو اس سے ہمارے فرشتے جو قبض ارواح کے لئے مقرر ہیں ملیں گے اور جو کچھ ان کو حکم ہوتا ہے وہ اس میں کوتاہی نہیں کرتے۔

(٦٢) پھر تمام مخلوق اللہ کی طرف لوٹائی جاوے گی جو مالک سچا ہمیشہ رہنے والا انصاف والا ہے تاکہ وہ ان کو بدلہ دیوے۔ آگاہ رہو اسی کے لئے ہے حکم مخلوق میں جاری ہونے والا اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے دنیا کے دنوں کے اعتبار سے آدھے دن میں تمام مخلوق کا حساب لے لیویگا اسی طرح حدیث میں وارد ہے

تشریح

(٦١) اللہ تعالیٰ نگرانی فرماتے ہیں | اوپر کی آیت میں رات کو سونا اور دن میں پھر کاروکار کیلئے اٹھنا اس سے اشارہ کیا گیا تھا کہ یہ موت اور زندگی کا چھوٹا سا نمونہ ہے اور اس سے آخرت کا برپا ہونا ثابت ہوتا ہے مرنے کے بعد انسان کے سارے اعمال کا ریکارڈ سامنے رکھ دیا جائیگا۔ اللہ جو اپنے بندوں پر پوری قدرت رکھتے ہیں وہ اسباب کے طور پر نگرانی کے لئے اپنے فرشتوں کو مقرر کرتے ہیں جو انسان کی ایک ایک حرکت کا ریکارڈ محفوظ کر لیتے ہیں پھر جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جان نکالنے والے اپنے فرشتوں کو بھیجتے ہیں جو اپنا کام انجام دیتے ہیں ذرا بھی کوتاہی نہیں کرتے۔

(٦٢) اللہ کی طرف لوٹنا | آخر سب اپنے مولائے حقیقی کی طرف واپس بلائے جائیں گے اسلئے خبردار رہو کہ فیصلے کا مکمل اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے میں بہت تیز اور مستعد ہیں ایک لحظے میں عمر بھر کی بھلائی برائی سامنے آجائے گی۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ

قُلْ	مَنْ	يُنَجِّيْكُمْ	مِّنْ	ظُلُمٰتِ	الْبَرِّ	وَالْبَحْرِ	تَدْعُوْنَهٗ	تَضَرُّعًا	وَّخُفْيَةً
آپ کہدیں	کون	بچاتا ہے تمہیں	سے	اندھیرے	خشکی	اور دریا	تم پکارتے ہو اسکو	گڑگڑا کر	اور چپکے سے

آپ کہدیں تمہیں خشکی اور دریا کے اندھیروں سے کون بچاتا ہے؟ (اسوقت) تم اسکو گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارتے ہو (اور کہتے ہو)

لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ

لَئِنْ	اَنْجٰنَا	مِنْ	هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ	الشّٰكِرِيْنَ	قُلِ	اللّٰهُ	يُنَجِّيْكُمْ
کہ اگر	بچالے ہمیں	سے	اس	تو ہم ہوں	سے	شکر کرنے والے	آپ کہدیں	اللہ	تمہیں بچاتا ہے

کہ اگر ہمیں اس سے بچالے تو ہم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔ آپ کہدیں اللہ تمہیں اس سے بچاتا ہے

مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾

مِّنْهَا	وَمِنْ	كُلِّ	كَرْبٍ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تُشْرِكُوْنَ
اس سے	اور سے	ہر	سختی	پھر	تم	شرک کرتے ہو

اور ہر سختی سے، پھر تم شرک کرتے ہو۔

(٦٣) قُلْ يَامُحَمَّدُ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اَهْوَالِهِمَا فِيْ اَسْفَارِكُمْ
حِيْنَ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا عَلَانِيَةً وَّخُفْيَةً
سِرًّا تَقُوْلُوْنَ لَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اَنْجَيْتَنَا وَفِيْ قِرَاءَةٍ
اَنْجٰنَا اَيِ اللّٰهُ مِنْ هٰذِهٖ الظُّلُمٰتِ وَالشَّدَائِدِ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ اَلْمُؤْمِنِيْنَ۔
(٦٤) قُلْ لَهُمُ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ
مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ غَمٍّ سِوَاهَا ثُمَّ
اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ بِهٖ

(٦٣) اے محمدؐ اہل مکہ سے کہدو کہ تمکو جنگل اور دریا کے ہولوں سے کون نجات دیتا ہے حالتِ سفر میں جب تم اس کو رو رو کر اور ظاہر و پوشیدہ پکارتے ہو۔ اس وقت وہ کہتے ہیں کہ واللہ اگر تو ہم کو ان اندھیروں اور مصیبتوں سے نجات دے تو ہم ایمان لاویں۔

(٦٤) ان سے کہدو کہ ان مصیبتوں سے اور ان کے سوا ہر غم سے تم کو اللہ ہی نجات دیتا ہے پھر تم اس کا شریک بناتے ہو۔

تشریح

(٦٣) **اللہ تعالیٰ ہی نجات دہندہ ہیں** جب آدمی صحرا یا سمندر میں خطرات سے دوچار ہوتا ہے اور گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اگر تو نے ہمیں اس مصیبت سے بچا لیا تو ہم تیرے شکر گذار بن کر رہیں گے تو بتاؤ اس وقت کون تمہاری دعا سنتا ہے اور کون تمہیں مصیبتوں سے بچاتا ہے۔ تمہیں نجات دینے والا وہی رب حقیقی اللہ ہی تو ہے۔

(٦٤) **اللہ کی قدرت کو جاننے کے باوجود پھر اس کے ساتھ شرک** جب تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمام اختیارات کے مالک ہیں تمہاری قسمت کی باگ ڈور اللہ کے ہاتھ میں ہے جسکی شہادت تمہارے اندر نفس میں اور باہر آفاق میں سب جگہ موجود ہے پھر جب تم پریشانی میں گھر جاتے ہو تو بے اختیار اسی کو پکارتے ہو اور وہ تمہاری دُعا سنتا ہے اور تمہیں پریشانیوں سے نکال لیتا ہے پھر تم اس کے ساتھ دوسروں کو ساجھی اور شریک کیونکر بناتے ہو؟ کیوں دوسروں کو مشکل کشا سمجھ کر نذر و نیاز کرتے ہو بھول جاتے ہو کہ تمہاری نیاز مندیوں کا مستحق صرف اللہ ہے۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

قُلْ	هُوَ	الْقَادِرُ	عَلٰى	اَنْ	يَّبْعَثَ	عَلَيْكُمْ	عَذَابًا	مِّنْ	فَوْقِكُمْ
آپ کہدیں	وہ	قادر	پر	کہ	بھیجے	تم پر	عذاب	سے	تمہارے اوپر

آپ کہدیں وہ قادر ہے کہ تم پر بھیجے عذاب تمہارے اوپر سے

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ

اَوْ	مِنْ	تَحْتِ	اَرْجُلِكُمْ	اَوْ	يَلْبِسَكُمْ	شِيَعًا	وَّيُذِيْقَ	بَعْضَكُمْ
یا	سے	نیچے	تمہارے پاؤں	یا	بھڑادے تمہیں	فرقہ فرقہ	اور چکھائے	تم میں سے ایک

یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں فرقہ فرقہ کرکے بھڑادے اور تم میں سے ایک کو چکھادے

بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

بَاْسَ	بَعْضٍ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَفْقَهُوْنَ
لڑائی	دوسرا	دیکھو	کس طرح	بیان کرتے ہیں	آیات	تاکہ وہ	سمجھ جائیں

دوسرے کی لڑائی (کا مزہ) دیکھو ہم کس طرح آیات کو بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں ۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾

وَكَذَّبَ	بِهٖ	قَوْمُكَ	وَهُوَ	الْحَقُّ	قُلْ	لَّسْتُ	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ
اور جھٹلایا	اسکو	تمہاری قوم	حالانکہ وہ	حق	آپ کہدیں	میں نہیں	تم پر	داروغہ

اور تمہاری قوم نے اس کو جھٹلایا حالانکہ وہ حق ہے ، آپ کہہ دیں میں تم پر داروغہ نہیں

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

لِكُلِّ	نَبَاٍ	مُّسْتَقَرٌّ	وَّ	سَوْفَ	تَعْلَمُوْنَ
ہرایک کیلئے	خبر	ایک ٹھکانہ	اور	جلد	تم جان لوگے ۔

ہر خبر کے لئے ایک ٹھکانہ (مقررہ وقت) ہے اور تم جلد جان لوگے ۔

﴿٦٥﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ مِنَ السَّمَاءِ كَالْحِجَارَةِ
وَالصَّيْحَةِ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ
كَالْخَسْفِ اَوْ يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ شِيَعًا

﴿٦٥﴾ کہہ دو کہ وہ قدرت رکھتا ہے اس پر کہ تم پر آسمان سے عذاب بھیجے مثل پتھر اور آواز سخت کے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تم کو زمین میں دھنسا دے یا تمکو فرقہ مختلف خواہشوں والے بنادے اور تم میں سے بعض کو بعض سے لڑادے کہ بعض تمہارے

فِرَقًا مُّخْتَلِفَةَ الْاَهْوَاءِ وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ
بَاْسَ بَعْضٍ بِالْقِتَالِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذَا اَهْوَنُ
وَاَيْسَرُ وَلَمَّا نَزَلَ مَا قَبْلَهٗ قَالَ
اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى
مُسْلِمٌ حَدِيْثَ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَا يَجْعَلَ
بَاْسَ اُمَّتِيْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا وَ
فِيْ حَدِيْثٍ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا
كَائِنَةٌ وَلَمْ يَاْتِ تَاْوِيْلُهَا بَعْدُ
اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ
الدَّالَّاتِ عَلٰى قُدْرَتِنَا لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ○
يَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا هُمْ عَلَيْهِ بَاطِلٌ

بعض سے لڑیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی آپؐ نے فرمایا
یہ آسان اور سہل ہے

اور جب اس سے پہلے آیتیں نازل ہوئیں آپؐ نے فرمایا پناہ
مانگتا ہوں تیری ذات پاک سے اسکو بخاری نے روایت کیا
اور مسلم میں یہ حدیث ہے آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب
سے یہ عرض کیا کہ میری امت باہم نہ لڑے تو یہ عرض قبول نہ ہوئی
اور ایک حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا
کہ آگاہ رہو یہ قصہ ہونیوالا ہے اور ابھی یہ قصہ پیش نہیں آیا۔
دیکھو ان کے واسطے ہم کیونکر اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرتے
ہیں تاکہ وہ جان لیں کہ جس طریق پر وہ لوگ ہیں وہ باطل ہے

(۶۶) وَكَذَّبَ بِهٖ بِالْقُرْاٰنِ قَوْمُكَ وَ
هُوَ الْحَقُّ الصِّدْقُ قُلْ لَّهُمْ
لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ○ فَاُجَازِيْكُمْ
اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ وَّاَمْرُكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَهٰذَا
قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ۔

(۶۶) اور تمہاری قوم نے قرآن کو جھٹلایا حالانکہ قرآن سچا ہے۔ ان سے
کہدو کہ تمہارے کام میرے سپرد نہیں جو میں تم کو بدلہ دوں میں
صرف ڈرانے والا ہوں اور اختیار تمہارے کاموں کا اللہ کو ہے
اور یہ حکم لڑائی اور قتل کفار کے حکم سے پہلا ہے

(۶۷) لِكُلِّ نَبَاٍ خَبَرٍ مُّسْتَقَرٌّ وَقْتٌ يَقَعُ فِيْهِ
وَيَسْتَقِرُّ وَمِنْهُ عَذَابُكُمْ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○
تَهْدِيْدًا لَهُمْ

(۶۷) ہر ایک خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے جسمیں وہ واقع ہوتی
ہے اور ثابت ہو جاتی ہے اور تمہارا عذاب دینا بھی اسی
میں سے ہے اور تم عنقریب جان لوگے اور یہ کافروں کے لئے تہدید ہے۔

تشریح

(۶۵) عذاب میں مہلت حکمت کی وجہ سے ہے | اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہونے کے باوجود ڈھیل دیتے ہیں اور جلدی سے عذاب نہیں دیتے حالانکہ اگر وہ چاہیں تو اوپر سے عذاب نازل کردیں یا زمین کے نیچے سے زلزلے کا ایک جھٹکا عذاب کا سامان بن جائے، ہوا کا طوفان برباد کر کے رکھ دے جس سے تمہاری بستیاں تباہ و برباد ہو جائیں اگر وہ چاہے تو آپس کی عداوتوں کی آگ بھڑک اٹھے لیکن وہ مہلت دیتا ہے اس مہلت کو غنیمت سمجھو اور حق کو پہچان کر صحیح راستہ اختیار کرو۔

(۶۶) رسول باخبر کرنے کے لئے ہوتے ہیں | اللہ تعالےٰ رسولوں کو اسی لئے بھیجتا ہے کہ وہ لوگوں کو سمجھائیں اور حقیقت سے آگاہ کریں تمہاری قوم حقیقت کو جان کر بھی تمہیں جھٹلا رہی ہے ان سے کہہ دو کہ میرا کام یہ نہیں ہے کہ تمہیں زبردستی وہ چیز دکھاؤں جو تم سمجھنا نہیں چاہتے۔ میں تمہارے اوپر حولدار نہیں بنایا گیا ہوں میرا کام صرف حق و باطل کو الگ الگ کر کے سامنے رکھ دینا ہے اگر تم نہیں مانتے تو تمہارا برا انجام اپنے وقت پر تمہارے سامنے آجائے گا۔

(۶۷) ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے | یہ عذاب کب آئیگا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کیونکہ اس کے یہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ جو کچھ ہوگا عنقریب تمہارے سامنے آجائے گا جلد بازی کرنے سے حقائق بدلتے نہیں ہیں۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

حَتّٰى	عَنْهُمْ	فَاَعْرِضْ	اٰيٰتِنَا	فِيْٓ	يَخُوْضُوْنَ	الَّذِيْنَ	رَاَيْتَ	وَ اِذَا
یہاںتک کہ	ان سے	تو کنارا کرلے	ہماری آیتیں	میں	جھگڑتے ہیں	وہ لوگ جو کہ	تو دیکھے	اور جب

اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو اُن سے کنارا کرلے یہاں تک کہ

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

تَقْعُدْ	فَلَا	الشَّيْطٰنُ	يُنْسِيَنَّكَ	وَاِمَّا	غَيْرِهٖ	حَدِيْثٍ	فِيْ	يَخُوْضُوْا
بیٹھ	تو نہ	شیطان	بھلادے تجھے	اور اگر	اسکے علاوہ	کوئی بات	میں	وہ مشغول ہوں

وہ مشغول ہوجائیں اس کے علاوہ کسی اور بات میں ، اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے کے

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

الظّٰلِمِيْنَ	الْقَوْمِ	مَعَ	الذِّكْرٰى	بَعْدَ
ظالم (جمع)	قوم (لوگ)	ساتھ (پاس)	یاد آنا	بعد

بعد نہ بیٹھ ظالم لوگوں کے پاس۔

۶۸ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا اَلْقُرْاٰنَ بِالْاِسْتِهْزَاءِ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَلَا تُجَالِسْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۚ وَاِمَّا فِيْهِ اِدْغَامُ نُوْنِ اِنِ الشَّرْطِيَّةِ فِيْ مَا الزَّائِدَةِ يُنْسِيَنَّكَ بِسُكُوْنِ النُّوْنِ وَالتَّخْفِيْفِ وَفَتْحِهَا وَالتَّشْدِيْدِ الشَّيْطٰنُ نَقَعَدْتَ مَعَهُمْ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى اَيْ تَذْكِرَةٍ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ فِيْهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضَعَ الْمُضْمَرِ

۶۸ اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو قرآن میں استہزاء کرتے ہیں تو ان سے منہ موڑ و اور ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات میں مشغول ہوں اور اگر شیطان تم کو بھلادے پس تم ان کے پاس بھول کر بیٹھ جاؤ سو بعد یاد دلانے کے ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھو

تشریح

۶۸ بیکار کے نکتہ چینوں سے بچو | سماج اور معاشرے میں کچھ ایسے بیکار کے لوگ بھی ہوتے ہیں جو تفریحاً اور وقت گذاری کے لئے بیکار کے مسئلوں کو چھیڑتے ہیں ایسے لوگ دوسروں کو بھی ذہنی انتشار میں مبتلا کردیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا علاج بحث و مباحثہ نہیں ہے بلکہ ان کا علاج یہ ہے کہ ان کی طرف توجہ نہ کیجائے اور انکو نظرانداز کیا جائے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو بلا وجہ ہماری آیتوں میں جھگڑ رہے ہیں اور نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کی طرف توجہ مت دو اور ان سے الگ ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ سب بیکار کی باتوں کو چھوڑ کر کوئی کام کی بات کریں۔ اور اگر کبھی بھولے سے ایسا ہوجائے کہ تم ان لوگوں میں شامل ہو تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا احساس ہو تو ایسے بیکار اور ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھو اور اس مجلس سے کنارہ کش ہوجاؤ۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى

وَمَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	مِنْ	حِسَابِهِمْ	مِّنْ شَيْءٍ	وَّلٰكِنْ	ذِكْرٰى
اور نہیں	پر	وہ لوگ جو	پرہیز کرتے ہیں	سے	ان کا حساب	کوئی چیز	لیکن	نصیحت کرنا

اور جو لوگ پرہیز کرتے ہیں (پرہیزگار ہیں) ان پر ان (جھگڑنے والوں) کے حساب میں سے کوئی چیز نہیں لیکن نصیحت کرنا

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا

لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ	وَذَرِ	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَهُمْ	لَعِبًا	وَّ	لَهْوًا
تاکہ وہ	ڈریں	اور چھوڑ دے	وہ لوگ جو	بنا لیا	اپنا دین	کھیل	اور	تماشا

تاکہ وہ ڈریں (باز آجائیں) اور ان لوگوں کو چھوڑ دے جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور

وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ

وَ	غَرَّتْهُمُ	الْحَيٰوةُ	الدُّنْيَا	وَذَكِّرْ	بِهٖ	اَنْ	تُبْسَلَ	نَفْسٌ	بِمَا	كَسَبَتْ
اور	انہیں دھوکہ میں ڈال دیا	زندگی	دنیا	اور نصیحت کرو	اس سے	تاکہ	پکڑا (نہ) جائے	کوئی	بسبب جو	اس نے کیا

دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال دیا ہے اور اس (قرآن) سے نصیحت کرو تاکہ کوئی اپنے کیے (اپنے عمل) سے پکڑا نہ جائے

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ

لَيْسَ	لَهَا	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	وَلِيٌّ	وَّلَا شَفِيْعٌ	وَاِنْ	تَعْدِلْ	كُلَّ	عَدْلٍ
نہیں	اسکے لئے	سے	سوائے	اللہ	کوئی حمایتی	اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا	اور اگر	بدلے میں دے	تمام	معاوضے

اس کیلئے نہیں اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ اور اگر بدلے میں تمام معاوضے دے

لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ

لَا	يُؤْخَذْ	مِنْهَا	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اُبْسِلُوْا	بِمَا كَسَبُوْا	لَهُمْ	شَرَابٌ
نہ	لئے جائیں	اس سے	یہی لوگ	وہ لوگ جو	پکڑے گئے	جو انہوں نے کمایا (اپنا کیا)	انکے لئے	پینا (پانی)

تو اس سے نہ لئے جائیں (نہ قبول کئے جائیں) یہی لوگ ہیں جو اپنے کیے پر پکڑے گئے انہیں گرم پانی

مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع ۱۰ ۸ ۱۴

مِنْ	حَمِيْمٍ	وَّعَذَابٌ	اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ
سے	گرم	اور عذاب	دردناک	اس لئے کہ	وہ تھے	کفر کرتے

پینا ہے اور دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

(۶۹) وَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِنْ قُمْنَا كُلَّمَا خَاضُوْا لَمْ نَسْتَطِعْ
اَنْ نَجْلِسَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ نَطُوْفَ فَنَزَلَ وَمَا
عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اللّٰهَ مِنْ حِسَابِهِمْ
اَيِ الْخَائِضِيْنَ مِنْ زَائِدَةٌ شَيْءٍ اِذَا
جَالَسُوْهُمْ وَلٰكِنْ عَلَيْهِمْ ذِكْرٰى تَذْكِرَةٌ
لَهُمْ وَمَوْعِظَةٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○
الْخَوْضَ

(۷۰) وَذَرِ اُتْرُكِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمُ
الَّذِيْ كُلِّفُوْهُ لَعِبًا وَّلَهْوًا بِاسْتِهْزَائِهِمْ
بِهٖ وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَلَا تَتَعَرَّضْ
لَهُمْ وَهٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ وَذَكِّرْ
عِظْ بِهٖ بِالْقُرْاٰنِ النَّاسَ لِ اَنْ لَا تُبْسَلَ
نَفْسٌ تُسْلَمُ اِلَى الْهَلَاكِ بِمَا كَسَبَتْ عَمِلَتْ
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيْ غَيْرِهٖ
وَلِيٌّ نَاصِرٌ وَّلَا شَفِيْعٌ يَمْنَعُ عَنْهَا
الْعَذَابَ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ تَفْدِ
كُلَّ فِدَاءٍ لَا يُؤْخَذْ مِنْهَا مَا تَفْدِيْ
بِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا
كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ
مَاءٌ بَالِغٌ نِهَايَةَ الْحَرَارَةِ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ
مُؤْلِمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○ بِكُفْرِهِمْ۔

(۶۹) اور جب یہ حکم آیا مسلمانوں نے عرض کیا کہ اگر یہ حکم ہے کہ جب وہ قرآن پر استہزا کریں ہم ان کے ساتھ نہ بیٹھیں تو مسجد میں اور طواف کرتے وقت بھی ہم ان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے کہ وہ لوگ ان اوقات میں بھی استہزا کرتے ہیں اور اس میں حرج ظاہر ہے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اللہ سے ڈرنے والوں پر استہزا کرنیوالوں کا محاسبہ نہیں جبکہ انکے پاس بیٹھیں حساب انکا اللہ پر ہے، ولیکن متقیوں کا کام یہ ہے کہ انکو آخرت یاد دلادیں اور نصیحت کریں شاید وہ استہزا سے بچیں۔

(۷۰) اور تم چھوڑو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے مذہب کو جسکی پابندی کا انکو حکم ہے کھیل اور مشغلہ ٹھٹھا کرنے کا بنایا اور ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈالا سو تم ان کے پیچھے نہ پڑو (یہ حکم امر قتال سے پہلے کا ہے) اور لوگوں کو قرآن کے ساتھ نصیحت کرو ایسا نہ ہو کہ آدمی برے افعال کی وجہ سے ہلاک کر دئیے جائیں اس حال میں کہ ان کے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا جو انکو عذاب سے بچادے

اور اگر آدمی ہر قسم کا عوض دیکر عذاب سے چھوٹنا چاہیگا تو وہ عوض اس سے نہ لیا جاویگا۔ وہی لوگ ہیں جو بسبب اپنی بری کمائی کے ہلاکی میں پڑے ان کے لئے نہایت گرم کھولتا ہوا پانی اور عذاب دردناک تیار ہے بسبب ان کے کفر کے۔

تشریح

(۶۹) نصیحت نہ کہ بحث مباحثہ | ایسے بیکار لوگوں کی باتوں کی کوئی ذمہ داری اگرچہ صالح اور نیک لوگوں پر نہیں ہے لیکن یہ سمجھنا کہ ایسے نافرمان سے بحث و مناظرہ کر کے ہم انہیں قائل کر کے چھوڑیں گے اور ان کے ہر مہمل اعتراض کا جواب ضرور دیں گے۔ یہ سوچنا غلط ہے البتہ نصیحت کرنا ان کا فرض ہے کہ شاید وہ اپنی غلط روش چھوڑ دیں۔

(۷۰) باطل پرستوں سے خود کو الگ رکھو مگر نصیحت کا سلسلہ جاری رہے | باطل پرستوں میں ایسے لوگ بھی ملیں گے جنہوں نے اس دین کو جسے انہیں قبول کرنا چاہیئے تھا کھیل تماشہ بنا رکھا ہے۔ دنیا کی زندگی میں مست ہیں اور فریب میں مبتلا ہیں۔ ایسے لوگوں میں خود شامل نہ ہو مگر نصیحت کا سلسلہ جاری رکھو ان کو قرآن سنا کر تنبیہ کرتے رہو اور بتاتے رہو کہ کہیں وہ اپنے غلط کاموں کے وبال میں نہ پھنس جائیں۔ اور جب وہ اپنے غلط کاموں کے وبالوں میں پھنسیں گے تو انہیں بچانے والا کوئی مددگار اور کوئی سفارشی نہ ملیگا اگر وہ سب کچھ دیکر بھی چھوٹنا چاہیں تو چھوٹ نہ سکیں گے کیونکہ یہ تو خود انکے اپنے عمل کا نتیجہ ہوگا حق کا انکار کرنے والے ایسے لوگوں کو سخت ترین سزا ملے گی انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی دیا جائیگا اور دردناک عذاب بھگتنا پڑے گا۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا

قُلْ	اَنَدْعُوْا	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُنَا	وَلَا يَضُرُّنَا	وَنُرَدُّ	عَلٰى	اَعْقَابِنَا
کہدیں	کیاہم پکاریں	سے	سوائے	اللہ	جو	نہ ہمیں نفع دے	اور نہ نقصان کرسکے ہمیں	اور ہم پھر جائیں	پر	اپنی ایڑیاں (الٹے پاؤں)

کہدیں کیاہم اللہ کے سوا اس کو پکاریں جو ہمیں نہ نفع دے سکے اور نہ ہمارا نقصان کرسکے اور ہم اپنے الٹے پاؤں پھر جائیں.

بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗ

بَعْدَ	اِذْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	كَالَّذِىْ	اسْتَهْوَتْهُ	الشَّيٰطِيْنُ	فِى	الْاَرْضِ	حَيْرَانَ	لَهٗ
بعد	جب	ہدایت دی ہمیں	اللہ	اس کی طرح جو	بھلادیا اس کو	شیطان	میں	زمین (جنگل)	حیران	اسکے

اس کے بعد جبکہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی، اس شخص کی طرح جسے شیطان نے بھلادیا' جنگل میں، وہ حیران ہو اس کے

اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ

اَصْحٰبٌ	يَّدْعُوْنَهٗٓ	اِلَى	الْهُدَى	ائْتِنَا	قُلْ	اِنَّ	هُدَى	اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ
ساتھی	بلاتے ہوں اس کو	طرف	ہدایت	ہمارے پاس آ	کہدیں	بیشک	ہدایت	اللہ	وہی	ہدایت	اور

ساتھی اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہوں کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہدیں بیشک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور

اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ

اُمِرْنَا	لِنُسْلِمَ	لِرَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	وَاَنْ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَاتَّقُوْهُ	وَ	هُوَ
حکم دیا گیاہمیں	کہ فرمانبردار رہیں	پروردگار کیلئے	تمام جہان	اور یہ کہ	قائم کرو	نماز	اور اس سے ڈرو	اور	وہی

ہمیں حکم دیا گیاہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کے فرماں بردار رہیں۔ اور یہ کہ نماز قائم کرو۔ اور اس سے ڈرو اور وہی ہے

الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

الَّذِىْٓ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ
وہ جس کی	اسکی طرف	تم اکٹھے کئے جاؤ گے

جس کی طرف تم اکٹھے ہوگے۔

(۷۱) قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ کہد دکیا میں اللہ کے سوا اس چیز کی پرستش کروں کہ جس کی عبادت سے نہ مجھے کچھ نفع اور نہ اسکی عبادت چھوڑنے سے کچھ نقصان یعنی بت کہ نہ نفع پہنچاسکیں نہ نقصان۔ اور کیا ہم لوٹیں شرک کی طرف بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اسلام کی ہدایت فرمائی۔ جیسے وہ شخص جس کو جنات نے زمین میں بے راہ کر دیا ہو اور راستہ بھلادیا وہ حیران ہے نہیں جانتا کہ کہاں جاوے۔

(۷۱) قُلْ اَنَدْعُوْا نَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا بِعِبَادَتِهٖ وَلَا يَضُرُّنَا بِتَرْكِهٖ وَهُوَ الْاَصْنَامُ وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا نَرْجِعُ مُشْرِكِيْنَ بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اِلَى الْاِسْلَامِ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ مُتَحَيِّرًا ۳ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ يَذْهَبُ

حَالٌ مِّنَ الْهَاءِ لَهٗ اَصْحٰبٌ
رُفْقَةٌ يَّدْعُوْنَهٗ اِلَى الْهُدَى
اَىْ لِيَهْدُوْهُ الطَّرِيْقَ يَقُوْلُوْنَ
لَهٗ ائْتِنَا فَلَا يُجِيْبُهُمْ فَيَهْلِكُ
وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلْاِنْكَارِ وَجُمْلَةُ التَّشْبِيْهِ
حَالٌ مِّنْ ضَمِيْرِ نَرُدُّ قُلْ اِنَّ
هُدَى اللّٰهِ اَلَّذِىْ هُوَ الْاِسْلَامُ
هُوَ الْهُدٰى وَمَا عَدَاهُ ضَلَالٌ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ اَىْ بِاَنْ
نُّسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ
(۷۲) اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ
تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۝ تُجْمَعُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِلْحِسَابِ۔

اس کے ساتھی اس کو بلاتے ہیں کہ راہ دکھلا دیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلا آ سو وہ ان کی بات نہیں سنتا آخر کار ہلاک ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ ہم اس شخص کی مانند ہونا نہیں چاہئے۔

کہدو کہ بیشک اسلام لانا ہے راہ راست ہے اور اس کے سوا گمراہی ہے اور ہم کو یہ حکم ہے کہ اسلام لاویں اور فرماں بردار ہو جاویں تمام جہان کے رب کے۔

(۷۲) اور ہم کو حکم ہوا کہ نماز پوری طرح پڑھو اور اللہ سے ڈرو اور اللہ وہ ذات ہے کہ قیامت میں حساب کے لئے تم سب اس کی طرف جاؤ گے اور اکٹھے ہوگے۔

تشریح

(۷۱) جس کو کوئی اختیار نہ ہو وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے؟ | حقیقت میں عبادت کے لائق وہی عظیم ہستی ہے جو مکمل قدرت اور اختیارات کی مالک ہے۔ جو خود بے اختیار اور دوسرے کے سہارے کا محتاج ہے، نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے بھلا وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں اور ہدایت سے دور جا پڑتے ہیں ان کا حال ایسا ہو جاتا ہے جیسے شیطانوں نے کسی کو جنگل میں بھٹکا دیا ہو اور وہ گم کردہ راہ ہو کر حیران و سرگرداں پھر رہا ہو اس کے ساتھی اس کو پکار رہے ہوں کہ ادھر کو آؤ راستہ ادھر ہے مگر وہ باؤلا سا بنا ہوا نہ کچھ سنتا ہے نہ کچھ سمجھتا ہے۔

حقیقت میں ہدایت تو وہی ہے جس کی طرف اللہ نے رہنمائی کی ہے۔ وہ مالک کائنات ہے اور اس نے انسانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ تم اپنے حقیقی مالک کے سامنے سرِ اطاعت خم کر دو۔

(۷۲) تم اللہ کے سامنے جواب دہ ہو | ایسا نہیں ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے بس یوں ہی جانوروں کی طرح چھوڑ دیا ہے۔ بلکہ تم ایک ذمہ دار ہو تمہیں اللہ کے حضور میں حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ اس لئے تم نماز قائم کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو۔ نماز قائم کرنا اللہ کی بندگی کا نشان ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ

وَ	هُوَ	الَّذِىْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	يَوْمَ
اور	وہی	وہ جو۔جس	پیدا کیا	آسمان (جمع)	اور	زمین	ٹھیک طور پر	اور	جس دن

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور جس دن

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ

يَقُوْلُ	كُنْ	فَيَكُوْنُ	قَوْلُهُ	الْحَقُّ	وَ	لَهُ	الْمُلْكُ	يَوْمَ	يُنْفَخُ
کہے گا	ہوجا	تو وہ ہوجائیگا	اس کی بات	سچی	اور	اس کا	ملک	جس دن	پھونکا جائیگا

کہے گا "ہوجا" تو وہ "ہوجائے گا" اس کی بات سچی ہے اور ملک اسی کا ہے۔ جس دن صور

فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

فِى + الصُّوْرِ	عٰلِمُ	الْغَيْبِ	وَ الشَّهَادَةِ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ
صور	جاننے والا	غیب	اور ظاہر	اور	وہی	حکمت والا	خبر والا

پھونکا جائیگا۔ غیب اور ظاہر کا جاننے والا، اور وہی ہے حکمت والا خبر والا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْۤ

وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	لِاَبِيْهِ	اٰزَرَ	اَتَتَّخِذُ	اَصْنَامًا	اٰلِهَةً	اِنِّىْ
اور جب		کہا	ابراہیم	اپنے باپ کو	آزر	کیا تو بناتا ہے	بُت (جمع)	معبود	بیشک میں

اور جب کہا ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر کو کیا تو بتوں کو معبود بناتا ہے؟ بیشک میں

اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾

اَرٰىكَ	وَ	قَوْمَكَ	فِىْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ
تجھے دیکھتا ہوں	اور	تیری قوم	میں	گمراہی	کھلی

تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

﴿۷۳﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اَىْ مُحِقًّا وَاذْكُرْ يَوْمَ يَقُوْلُ لِلشَّىْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْلُ لِلْخَلْقِ قُوْمُوْا فَيَقُوْمُوْنَ قَوْلُهُ الْحَقُّ اَلصِّدْقُ

﴿۷۳﴾ اور اللہ وہ ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ٹھیک ٹھیک اور یاد کرو اس دن کو کہ اللہ ہر چیز کو فرمادے گا کہ موجود ہوجا وہ موجود ہوجاویگی یہ دن قیامت کا ہے کہ اللہ اس دن تمام مخلوق کو فرماویگا کہ زندہ ہوجاؤ

الْوَاقِعُ لَامَحَالَةَ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ الْقَرْنِ نَفْخَةُ الثَّانِيَةُ مِنْ إِسْرَافِيْلَ لَا مُلْكَ فِيْهِ لِغَيْرِهِ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ مَا غَابَ وَمَا شُوْهِدَ وَهُوَ الْحَكِيْمُ فِي خَلْقِهِ الْخَبِيْرُ ○ بِبَاطِنِ الْأَشْيَاءِ كَظَاهِرِهَا

سب جی کر اٹھ کھڑے ہونگے اس کی بات سچی ہے ضرور ہونے والی اور اسی کی بادشاہت ہے اس دن جبکہ اسرافیل دوسری مرتبہ صور پھونگے اسوقت بجز اللہ کے کسی کی بادشاہت نہ ہوگی جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے، "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کو اور وہ حکمت والا ہے اپنی خلق میں جانتا ہے ہر چیز کے باطن اور ظاہر کو۔

۷۴ وَاذْكُرْ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ لِأَبِيْهِ آزَرَ هُوَ لَقَبُهُ وَاسْمُهُ تَارِخُ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً تَعْبُدُهَا اِسْتِفْهَامُ تَوْبِيْخٍ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ بِاتِّخَاذِهَا فِي ضَلٰلٍ عَنِ الْحَقِّ مُبِيْنٍ ○ بَيِّنٍ

۷۵ اور یاد کرو جبکہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے جس کا نام تارح تھا کہا کیا تو بتوں کو پوجتا ہے بیشک میں تجھے اور تیری قوم کو بتوں کی پرستش کیوجہ سے حق سے بہکا ہوا اور ظاہر بے راہی میں دیکھتا ہوں۔

تشریح

۷۳ زمین و آسمان کی تخلیق بلا وجہ نہیں ہے | اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات یہ زمین و آسمان اور یہ زمین پر انسان اور دوسری مخلوقات یہ سب بلاوجہ نہیں بنائی گئی ہیں۔ یہ کوئی بچے کا کھلونا نہیں ہے کہ دل بہلایا اور توڑ کر پھینک دیا۔ اس کائنات کی تخلیق کے پیچھے ایک عظیم مقصد اور حکمت کار فرما ہے اس لئے یہ بات بالکل برحق ہے کہ اس زمین پر عمل کا ایک دَور گذر جانے کے بعد اس کا حساب لے اور اس کے نتیجے پر دوسرے دَور کی بنیاد رکھے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کا نظام کچھ اس طرح بنایا ہے کہ اس میں عدل و انصاف اور حق و صداقت کے لئے تو گنجائش ہے مگر باطل کے لئے اس نظام میں گنجائش ہی نہیں ہے اگرچہ اللہ تعہ باطل پرستوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنے دل کی حسرت نکال لیں لیکن انجام کار اس کائنات کا نظام ہر باطل کو نکال کر پھینک دیگا اور ہر شخص دیکھ لیگا کہ اسکی باطلانہ کوششیں ناکامی پر ختم ہوگئی ہیں۔

○ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے اس لئے اس پر فرماں روائی کا حق بھی اسی کا ہے دوسرے کا حکم اگرچہ بظاہر چلتا نظر آتا ہو لیکن یہ حکم بھی ناحق ہے زبردستی کی بات ہے حق اسی کا ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ (تخلیق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا چلے گا) چنانچہ روز قیامت یہ ظاہری حکومتیں جب ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعہ فرمائیں گے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ، اَلَا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (آج کس کی بادشاہت ہے سوائے اللہ واحد و قہار کے) یعنی پہلے بھی اسی کی بادشاہی تھی، اور دنیا میں کسی کی تھی تو وہ ظاہری تھی حقیقی نہ تھی عارضی تھی آج ہر چیز ختم ہوچکی تھی اور جو بااختیار نظر آتے تھے آج وہ بے اختیار ہیں۔ یہ نظامِ دنیا درہم برہم ہوجائیگا اور ایک دوسرا نظام نئی صورت اور نئے قوانین کے ساتھ اللہ تعالیٰ قائم فرمائیں گے اسی عالم کا نام آخرت ہے اللہ تعہ کا علم ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوئے ہے وہ انتہائی حکمت والا اور باخبر ہے

۷۴ حضرت ابراہیم ؑ کا معبودان باطل سے انکار | حضرت ابراہیم ؑ امام الانبیاء تھے اور ان کی شخصیت ایسی تھی جن کی امامت اور رہنمائی پر مشرکین مکہ یہودی اور عیسائی سبھی متفق تھے انہوں نے خود ساختہ معبودوں کا انکار کیا اور توحید کی دعوت دی انہوں نے اپنی دعوت کا آغاز اپنے گھر سے کیا اور اپنے والد آذر سے آداب پدری کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے عرض کیا کہ اباجان کیا آپ خود اپنے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود بناتے ہیں یہ آپکی اور پوری قوم کی کھلی گمراہی ہے بھلا خود ساختہ بُت جو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتے۔ معبود کیسے ہوسکتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا

وَكَذٰلِكَ	نُرِيْٓ	اِبْرٰهِيْمَ	مَلَكُوْتَ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَلِيَكُوْنَ	مِنَ	الْمُوْقِنِيْنَ	فَلَمَّا
اوراسی طرح	ہم دکھانے لگے	ابراہیم	بادشاہی	آسمانوں (جمع)	اور زمین	اور تاکہ ہو جائے وہ	سے	یقین کرنیوالے	پھر جب

اوراسطرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی (عجائبات) دکھانے لگے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ پھر جب اس پر

جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾

جَنَّ	عَلَيْهِ	الَّيْلُ	رَاٰ + كَوْكَبًا	قَالَ	هٰذَا	رَبِّيْ	فَلَمَّآ	اَفَلَ	قَالَ	لَآ + اُحِبُّ	الْاٰفِلِيْنَ
اندھیرا کرلیا	اس پر	رات	اس نے دیکھا ایک ستارہ	اس نے کہا	یہ	میرا رب	پھر جب	غائب ہوگیا	اس نے کہا	نہیں میں دوست رکھتا	غائب ہونیوالے

رات نے اندھیرا کرلیا تو ایک ستارہ دیکھا، کہا یہ میرا رب ہے۔ پھر جب غائب ہوگیا تو (ابراہیمؑ) کہنے لگے میں دوست نہیں رکھتا غائب ہونیوالوں کو۔

﴿۷۵﴾ وَكَذٰلِكَ كَمَا اَرَيْنَاهُ اِضْلَالَ اَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ
نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ مُلْكِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لِيَسْتَدِلَّ بِهٖ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِنَا
وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ○ بِهَا وَ
جُمْلَةُ وَكَذٰلِكَ وَمَا بَعْدَهَا اِعْتِرَاضٌ وَ
﴿۷۶﴾ عَطْفٌ عَلٰى قَالَ فَلَمَّا جَنَّ اَظْلَمَ عَلَيْهِ
الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قِيْلَ هُوَ الزُّهَرَةُ قَالَ
لِقَوْمِهٖ وَكَانُوْا نَجَّامِيْنَ هٰذَا رَبِّيْ فِيْ
زَعْمِكُمْ فَلَمَّآ اَفَلَ غَابَ قَالَ لَآ اُحِبُّ
الْاٰفِلِيْنَ ○ اَنْ اَتَّخِذَهُمْ اَرْبَابًا لِاَنَّ
الرَّبَّ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ التَّغَيُّرُ وَالْاِنْتِقَالُ لِاَنَّهُمَا
مِنْ شَاْنِ الْحَادِثِ فَلَمْ يَنْجَعْ فِيْهِمْ ذٰلِكَ

﴿۷۵﴾ اور ہم نے جیسے ابراہیم پر اس کے باپ اور اس کی قوم کی گمراہی ظاہر کی
اسی طرح اسکو عجائب آسمان اور زمین کے دکھلاتے ہیں تاکہ
وہ اس سے ہمارے ایک ہونے پر دلیل پکڑے اور توحید
کا پورا یقین کرلے جملہ وَكَذٰلِكَ آخر تک معترض ہے اور جو
قَالَ اِبْرٰهِيْمُ پر عطف کیا گیا ہے یہ آئندہ جملہ فَلَمَّا جَنَّ الخ
﴿۷۶﴾ پس جب ابراہیم پر اندھیرا رات کا آیا اس نے دیکھا
ایک ستارہ کو (کہا گیا کہ یہ ستارہ زہرہ تھا) ابراہیمؑ نے اپنی قوم
سے کہا جو نجومی تھے تمہارے گمان میں یہ میرا رب ہے پھر
جب وہ ستارہ چھپ گیا ابراہیم بولا کہ میں چھپنے والوں کو رب بنانا
نہیں چاہتا اسلئے کہ رب تغیر اور تبدل سے محفوظ ہے کہ یہ دونوں
باتیں حادث کو لاحق ہوتی ہیں قدیم ان سے پاک ہے۔ سو اس بیان
نے ان کو کچھ نفع نہ دیا۔

تشریح

﴿۷۵﴾ آثار کائنات کے ذریعہ معبود کی تلاش | اس کائنات میں اللہ کی نشانیاں زمین و آسمان میں ہر جگہ بکھری ہوئی ہیں لوگ بھی ان کو دیکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی انکو دیکھا مگر اندھوں کی طرح نہیں آنکھیں کھول کر دیکھا۔ چاند ستارے ان کا طلوع و غروب سب اس انسان نے دیکھا جس کو حق کی طلب تھی تو وہ انہیں کے ذریعہ حقیقت تک پہنچ گیا۔

﴿۷۶﴾ جو فنا ہو جائے وہ میرا رب نہیں ہے | حضرت ابراہیمؑ نے کسطرح آثارِ کائنات کا مطالعہ کرکے رب حقیقی کی معرفت حاصل کی اور اللہ کی نشانیوں کے ذریعہ اس کا نشان پایا جب رات ہوئی اور آسمان پر ستارے جھلملانے لگے حضرت ابراہیمؑ نے نگاہ اوپر اٹھائی ان جھلملاتے تاروں کے بیچ میں ایک چمکدار ستارہ ہے جو دعوت نظارہ دے رہا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دل میں کہا کیا یہ روشن ستارہ میرا رب ہو سکتا ہے؟ رات بیت گئی اور وہ ستارہ اندھیرے کی چادر میں کھو گیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں ڈوب جانے والوں اور فنا ہو جانے والوں کا گرویدہ نہیں ہوں۔ ڈوب جانا کمزوری کی علامت ہے اور جو کمزور ہو وہ رب کیسے ہو سکتا ہے۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ

فَلَمَّا	رَاَ	الْقَمَرَ	بَازِغًا	قَالَ	هٰذَا	رَبِّیْ	فَلَمَّآ	اَفَلَ	قَالَ
پھر جب	دیکھا	چاند	چمکتا ہوا	بولے	یہ	میرا رب	پھر جب	غائب ہوگیا	کہا

پھر جب چمکتا ہوا چاند دیکھا تو بولے یہ میرا رب ہے ، پھر جب وہ غائب ہوگیا تو کہا

لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾

لَئِنْ	لَمْ یَهْدِنِیْ	رَبِّیْ	لَاَكُوْنَنَّ	مِنَ	الْقَوْمِ	الضَّآلِّیْنَ
اگر	نہ ہدایت دے مجھے	میرا رب	تو میں ہو جاؤں	سے	قوم - لوگ	بھٹکنے والے

اگر مجھے ہدایت نہ دے میرا رب تو میں بھٹکنے والے لوگوں میں سے ہو جاؤں

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ

فَلَمَّا	رَاَ	الشَّمْسَ	بَازِغَةً	قَالَ	هٰذَا	رَبِّیْ	هٰذَآ	اَكْبَرُ	فَلَمَّآ
پھر جب	اُس نے دیکھا	سورج	جگمگاتا ہوا	بولے	یہ	میرا رب	یہ	سب سے بڑا	پھر جب

پھر جب اس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو بولے یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے - پھر جب

اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ

اَفَلَتْ	قَالَ	یٰقَوْمِ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ	اِنِّیْ	وَجَّهْتُ
وہ غائب ہوگیا	کہا	اے میری قوم	بیشک میں	بیزار	اس سے جو	شرک کرتے ہو	بیشک میں	میں نے منہ موڑ لیا

وہ غائب ہوگیا تو کہا اے میری قوم ! بیشک میں ان سے بیزار ہوں جنکو تم شریک کرتے ہو۔ بیشک میں نے اپنا منہ یک رُخ

وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

وَجْهِیَ	لِلَّذِیْ	فَطَرَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	حَنِیْفًا	وَّ	مَآ	اَنَا	مِنَ
اپنا منہ	اسکی طرف جس	بنائے	آسمان (جمع)	اور	زمین	یک رُخ ہوکر	اور	نہیں	میں	سے

ہوکر اس کی طرف موڑ لیا جس نے زمین اور آسمان بنائے اور میں شرک کرنے والوں میں سے

الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی

الْمُشْرِكِیْنَ	وَحَآجَّهٗ	قَوْمُهٗ	قَالَ	اَتُحَآجُّوْنِّیْ	فِیْ
شرک کرنے والے	اور اس سے جھگڑا کیا	اسکی قوم	اس نے کہا	کیا تم مجھ سے جھگڑتے ہو	میں

نہیں۔ اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا تو اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے (بارہ میں) جھگڑتے ہو۔

اللّٰهِ ۚ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

اللّٰهِ	وَقَدْ	هَدٰىنِ	وَ	لَآ	اَخَافُ	مَا تُشْرِكُوْنَ	بِهٖ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ
اللہ	اور بیشک	اس نے مجھے ہدایت دیدی ہے	اور	نہیں	ڈرتا ہوں	جو تم شریک کرتے ہو	اسکا	مگر	یہ کہ	چاہے

اس نے مجھے ہدایت دیدی ہے اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنھیں تم شریک ٹھیراتے ہو اس کا مگر یہ کہ میرا رب کچھ (تکلیف)

رَبِّيْ شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾

رَبِّيْ	شَيْـًٔا	وَسِعَ	رَبِّيْ	كُلَّ	شَيْءٍ	عِلْمًا	اَفَلَا + تَتَذَكَّرُوْنَ
میرا رب	کچھ	احاطہ کرلیا	میرا رب	ہر	چیز	علم	کیا سو تم نہیں سوچتے

پہنچانا چاہے۔ میرے رب کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کرلیا ہے کیا تم سوچتے نہیں۔

(٧٧) فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا طَالِعًا قَالَ لَهُمْ هٰذَا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ
رَبِّيْ يُثَبِّتْنِيْ عَلَى الْهُدٰى لَاَكُوْنَنَّ مِنَ
الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ○ تَعْرِيْضٌ لِقَوْمِهٖ
بِاَنَّهُمْ عَلٰى ضَلَالٍ فَلَمْ يَنْجَعْ فِيْهِمْ
(٧٨) ذٰلِكَ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا
ذَكَّرَهٗ لِتَذْكِيْرِ خَبَرِهٖ رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ
مِنَ الْكَوْكَبِ وَالْقَمَرِ فَلَمَّآ اَفَلَتْ وَقَوِيَتْ
عَلَيْهِمُ الْحُجَّةُ وَلَمْ يَرْجِعُوْا قَالَ
يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ بِاللّٰهِ
تَعَالٰى مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَجْرَامِ الْمُحْدَثَةِ
الْمُحْتَاجَةِ اِلٰى مُحْدِثٍ فَقَالُوْا لَهٗ
(٧٩) مَا تَعْبُدُ قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ
قَصَدْتُ بِعِبَادَتِيْ لِلَّذِيْ فَطَرَ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَيِ اللّٰهُ حَنِيْفًا
مَائِلًا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ وَّمَآ اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ بِهٖ
(٨٠) وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ جَادَلُوْهُ فِيْ دِيْنِهٖ وَهَدَّدُوْهُ
بِالْاَصْنَامِ اَنْ تُصِيْبَهٗ بِسُوْٓءٍ اِنْ تَرَكَهَا قَالَ
اَتُحَآجُّوْنِّيْ بِتَشْدِيْدِ النُّوْنِ وَتَخْفِيْفِهَا بِحَذْفِ

(٧٧) پھر جب چاند کو نکلنے والا دیکھا کہا کہ یہ میرا رب ہے سو جب وہ بھی چھپ گیا تو کہا اگر میرا رب مجھے ہدایت پر ثابت قدم نہ رکھیگا تو میں قوم بے راہ میں سے ہو جاؤنگا (یہ اشارہ اپنی قوم کی گمراہی کی طرف کیا سو اس نے ان کو کچھ نفع نہ دیا۔

(٧٨) پھر جب دیکھا سورج کو نکلنے والا کہا یہ میرا رب ہے یہ بڑا ہے ستارہ اور چاند سے سو جب سورج بھی چھپ گیا اور ان پر حجت پوری ہوگئ اور پھر بھی وہ اپنے خیال باطل سے نہ لوٹے کہا اے میری قوم میں بیزار ہوں ان بتوں اور حادث جسموں سے جو محتاج بنانے والے کے ہیں جن کو اللہ کا شریک سمجھتے ہو۔ سو اس کی قوم نے اس سے کہا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے۔

(٧٩) اس نے جواب دیا میں اپنی پرستش سے اس ذات کا ارادہ کرتا ہوں یعنی اللہ کا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا۔ سب مذہبوں کو چھوڑ کر مذہب حق اور سیدھی راہ کی طرف توجہ کرنیوالا ہوں اور میں اللہ کا شریک کسی کو نہیں سمجھتا۔

(٨٠) اور ابراہیم سے اس کی قوم نے اس کے مذہب میں جھگڑا کیا اور ڈرایا کہا کہ یہ بت تجھ کو کوئی تکلیف پہونچا دینگے اگر ان کو نہ پوجے گا۔ ابراہیم نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے واحد ہونے میں جھگڑا کرتے ہو اور حال یہ

اِحْدَی النُّوْنَیْنِ وَھِیَ نُوْنُ الرَّفْعِ
عِنْدَ النُّحَاۃِ وَنُوْنُ الْوِقَایَۃِ عِنْدَ الْقُرَّاءِ اَیْ
اَتُحَاجُّوْنَنِیْ فِیْ وَحْدَانِیَۃِ اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰنِ
تَعَالٰی اِلَیْھَا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِکُوْنَ بِہٖ
مِنَ الْاَصْنَامِ اَنْ تُصِیْبَنِیْ بِسُوْءٍ لِعَدَمِ
قُدْرَتِھَا عَلٰی شَیْءٍ اِلَّآ لٰکِنْ اَنْ
یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْئًا مِنَ الْمَکْرُوْہِ یُصِیْبَنِیْ
فَیَکُوْنُ وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا اَیْ
وَسِعَ عِلْمُہٗ کُلَّ شَیْءٍ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ○
ھٰذَا فَتُؤْمِنُوْنَ

کہ مجھکو اللہ نے توحید کا راستہ دکھلایا، اور میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تمہارے بت مجھ کو کچھ ایذا پہنچادیں کہ ان کو کچھ قدرت نہیں۔

لیکن یہ کہ میرا رب مجھ کو کوئی مصیبت پہنچانی چاہے تو پہنچا سکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز پر حاوی ہے سو کیا تم اسکو یاد نہیں کرتے۔ تاکہ ایمان لاؤ۔

تشریح

(۷۷) کیا یہ حسین چاند رب ہو سکتا ہے؟ | رات پھر آئی حضرت ابراہیمؑ نے آسمان کی چادر پر بکھرے ہوئے ستاروں کو دیکھا ان کے درمیان چمکتے ہوئے چاند کا منظر انتہائی حسین اور دلکش تھا۔ یہ کتنا حسین ہے کتنا روشن اور چمکدار ہے۔ یہ بڑا بھی ہے کیا یہ رب ہو سکتا ہے؟ پھر چاند بھی ڈوب گیا حضرت ابراہیم نے کہا کہ اگر میرے رب نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ یہ میرے رب کی ہدایت ہے کہ اس کی بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ میں اس کا نشان پتہ پا سکتا ہوں۔ اس طرح حضرت ابراہیمؑ کی فکر اور سوچ صحیح سمت کی طرف چل رہی تھی۔

(۷۸) کیا سورج رب ہو سکتا ہے؟ | رات کی چادر سرک گئی اور سورج پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوا۔ خاورِ مشرق کی چمک دمک نگاہوں کو خیرہ کر رہی تھی اس کی کرنوں کا اجالا اندھیروں کو چیرتا ہوا ہر چیز کو روشن کر رہا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے سورج کو دیکھ کر اپنے دل میں کہا یہ سب سے زیادہ چمکدار ہے یہ سب سے بڑا بھی ہے کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے؟ شام ڈھلی سورج ڈوب گیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا ڈوب جانیوالا کب میرا رب ہو سکتا ہے؟ اے میری قوم کے بھائیو! میں ان تمام چیزوں سے بیزار ہوں جن کو تم خدا کی خدائی میں شریک کرتے ہو۔

اس طرح حضرت ابراہیمؑ کے مشاہدے نے اور اللہ کی نشانیوں پر ان کے غور و فکر نے ان کو اس حقیقت تک پہنچا دیا کہ اس کائنات کی اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک رب کی بنائی ہوئی ہے جس کے ساتھ کوئی ساجھی اور شریک نہیں ہے۔

(۷۹) حضرت ابراہیمؑ حقیقت تک پہونچ گئے | جب حضرت ابراہیمؑ نے اس حقیقت کو سمجھ لیا کہ توحید ہی اس کائنات کا اور زندگی کے نظام کا مرکز ہے تو انہوں نے مکمل طور پر ہر طرف سے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جو زمین و آسمان کا خالق ہے اور ہر طرح کے شرک سے اپنا پلہ جھاڑ کر پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی توجہ اپنے رب کی طرف کر لی یہ توحید اعتقادی بھی تھی اور عملی بھی۔ یعنی عقیدے اور عمل ہر اعتبار سے صرف اللہ ہی کو اپنا مرکز نظر اور معبود سمجھا اور جانا

(۸۰) حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ قوم کی حجت بازی | حضرت ابراہیمؑ کی یہ تبدیلی کوئی معمولی تبدیلی نہیں تھی بلکہ ایک طرح سے اس مشرکانہ نظام کے خلاف اعلانِ جنگ تھا۔ بہتے ہوئے دھارے کے خلاف چلنا کتنا مشکل ہوتا ہے اس کا اندازہ وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو حق و باطل کی کشمکش سے گذرنا پڑتا ہے ایک طرف قوم جھگڑا کر رہی تھی بحث میں الجھی ہوئی تھی، باپ دادے کے طریقوں کا حوالہ دے رہی تھی، دوسری طرف حضرت ابراہیمؑ تھے جنہوں نے پوری بصیرت کے ساتھ سچائی کو قبول کیا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے قوم سے کہا کہ کیا تم اللہ رب العزت کے بارے میں مجھ سے حجت بازی کرتے ہو جبکہ اس نے مجھے صحیح راستہ دکھا دیا ہے میں تمہارے ان شریکوں سے نہیں ڈرتا جس کو تم نے غلط طریقے پر خدا کی خدائی میں شریک سمجھ رکھا ہے۔ نفع نقصان جو کچھ بھی ہے وہ میرے رب کے قبضے میں ہے بغیر اس کی اجازت کے کوئی چیز نہ نفع دے سکتی ہے نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور کوئی چیز میرے رب کے علم کے دائرے سے باہر نہیں ہے وہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھتا ہے پھر کیا تم اپنی غفلت اور بھلاوے کو دور نہیں کرو گے؟

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ

وَ	كَيْفَ	اَخَافُ	مَآ اَشْرَكْتُمْ	وَ	لَا تَخَافُوْنَ	اَنَّكُمْ	اَشْرَكْتُمْ
اور	کیونکر	میں ڈروں	جو تم شریک کرتے ہو (تمہارے شریک)	اور	تم نہیں ڈرتے	کہ تم	شریک کرتے ہو

اور میں تمہارے شریک سے کیوں کر ڈروں ؟ اور تم اِس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا شریک کرتے

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

بِاللّٰهِ	مَا لَمْ	يُنَزِّلْ	بِهٖ	عَلَيْكُمْ	سُلْطٰنًا	فَاَيُّ	الْفَرِيْقَيْنِ
اللہ کا	جو نہیں	اتاری	اسکی	تم پر	کوئی دلیل	سو کون	دونوں فریق

ہو جس کی اس نے نہیں اتاری تم پر کوئی دلیل ۔ سو دونوں فریق میں سے امن (دلجمی)

وقف لازم

اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾

اَحَقُّ	بِالْاَمْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
زیادہ حقدار	امن کا	اگر	تم	جانتے ہو

کا کون زیادہ حقدار ہے ؟ (بتاؤ) اگر تم جانتے ہو

(۸۱) وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ وَهِيَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ فِي الْعِبَادَةِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ بِعِبَادَتِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ حُجَّةً وَّبُرْهَانًا وَهُوَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اَنَحْنُ اَمْ اَنْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ مَنِ الْاَحَقُّ بِهٖ اَيْ فَهُوَ نَحْنُ فَاتَّبِعُوْهُ

(۸۱) اور میں کیونکر ڈروں ان بتوں سے جن کو تم نے اللہ کا ساجھی بنا رکھا ہے حالانکہ وہ نقصان پہنچا سکیں نہ نفع اور تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اس کی عبادت میں اس کو ساجھی بنا رکھا ہے کہ جس کی عبادت پر اللہ نے کوئی حجت اور دلیل نہیں اتاری ۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے سو ہم تم میں سے کونسی جماعت لائق تر ہے ساتھ امن کے ، ہم یا تم ۔ اگر تم جانتے ہو کہ کون مستحق امن کا ہے اور وہ ہم ہیں ۔ تو اس کی پیروی کرو ۔

تشریح

(۸۱) تم نہیں ڈرتے تو میں کیوں ڈروں ؟ | اے میری قوم کے لوگو تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم خدا کی خُدائی میں ان چیزوں کو شریک کر رہے ہو جن کا نہ کوئی اختیار ہے اور نہ کوئی حق ہے جس کے لئے تمہارے پاس نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی سند ہے صرف تمہارے وہم اور خیالات ہیں تمہاری گھڑی ہوئی خود ساختہ باتیں ہیں پھر میں کیوں ان چیزوں سے ڈروں ؟ جس کو تم نے شریک ٹھہرا لیا ہے اور وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے ڈرا جائے سچ بتاؤ کہ تم میں اور مجھ میں سے کون زیادہ بے خوفی کا مستحق ہے تمہیں اس سے خوف کرنا چاہیئے جس کو ہر طرح کی قدرت ہے ۔ اس سے تم خوف کرتے ہو جن کو کوئی قدرت نہیں ہے ۔ بتاؤ ان سے میرا ڈرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے ۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	لَمْ يَلْبِسُوْٓا	اِيْمَانَهُمْ	بِظُلْمٍ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ
جو لوگ	ایمان لائے	اور	نہ ملایا	اپنا ایمان	ظلم سے	یہی لوگ	ان کے لئے

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہ ملایا، انہی لوگوں کے لئے دل جمعی

الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٨٢ ع وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ

الْاَمْنُ	وَهُمْ	مُّهْتَدُوْنَ	وَتِلْكَ	حُجَّتُنَآ	اٰتَيْنٰهَآ
امن (دل جمعی)	اور وہی	ہدایت یافتہ	اور یہ	ہماری دلیل	ہم نے یہ دی

ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیمؑ

اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ

اِبْرٰهِيْمَ	عَلٰى	قَوْمِهٖ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ	مَّنْ	نَّشَاۗءُ	اِنَّ
ابراہیم	پر	اس کی قوم	ہم بلند کرتے ہیں	درجے	جو جس	ہم چاہیں	بیشک

کو ان کی قوم پر دی، ہم جس کے درجے چاہیں بلند کرتے ہیں بے شک

رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝٨٣ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا

رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗ	اِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ	كُلًّا	هَدَيْنَا
تمہارا رب	حکمت والا	جاننے والا	اور	بخشا ہم نے	انکو	اسحٰق	اور یعقوب	سب کو	ہدایت دی ہم نے

تمہارا رب حکمت والا، جاننے والا ہے اور ہم نے ان (ابراہیمؑ) کو بخشا اسحٰقؑ اور یعقوبؑ ہم نے سب کو ہدایت دی

وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ

وَنُوْحًا	هَدَيْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَمِنْ	ذُرِّيَّتِهٖ	دَاوٗدَ	وَسُلَيْمٰنَ	وَاَيُّوْبَ
اور نوح	ہدایت دی ہم نے	سے	پہلے	اور سے	ان کی اولاد	داؤد	اور سلیمان	اور ایوب

اور نوحؑ کو ہم نے ہدایت دی اس سے قبل اور ان کی اولاد میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ

وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝٨٤

وَيُوْسُفَ	وَمُوْسٰى	وَهٰرُوْنَ	وَكَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ
اور یوسف	اور موسیٰ	اور ہارون	اور اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	نیک کام کرنے والے

اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں

(۸۲) قَالَ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْآ
یَخْلِطُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اَیْ شِرْكٍ كَمَا
نُسِّرَ بِذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِ الصَّحِیْحَیْنِ اُولٰٓئِكَ
لَهُمُ الْاَمْنُ مِنَ الْعَذَابِ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○
(۸۳) وَتِلْكَ مُبْتَدَاٌ وَیُبْدَلُ مِنْهُ حُجَّتُنَآ الَّتِیْ اَحْتَجَّ
بِهَا اِبْرٰهِیْمُ عَلٰی وَحْدَانِیَّةِ اللّٰهِ مِنْ اُفُوْلِ
الْكَوْكَبِ وَمَا بَعْدَهٗ وَالْخَبَرُ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرَاهِیْمَ
اَرْشَدْنَاهُ لَهَا حُجَّةً عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ
مَّنْ نَّشَآءُ بِالْاِضَافَةِ وَالتَّنْوِیْنِ فِی الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ
اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ فِیْ صُنْعِهٖ عَلِیْمٌ ○ بِخَلْقِهٖ
(۸۴) وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اِبْنَهٗ كُلًّا مِّنْهُمَا
هَدَیْنَا وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ اَیْ قَبْلَ اِبْرَاهِیْمَ
وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اَیْ نُوْحٍ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِبْنَهٗ وَ
اَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ اِبْنَ یَعْقُوْبَ وَمُوْسٰی وَ
هٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ كَمَا جَزَیْنٰهُمْ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ ○

(۸۲) اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو شرک سے نہیں ملایا انہیں کے لئے عذاب سے امن ہے اور وہی راہ پانے والے ہیں ۔

(۸۳) وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ الخ اور ہماری یہ حجت جو ابراہیم نے اللہ کے واحد ہونے پر اپنی قوم کے سامنے پیش کی یعنی ستارہ اور چاند اور سورج کے چھپنے سے جو دلیل پکڑی ہم نے یہ دلیل ابراہیم کو سجھائی کہ وہ اپنی قوم پر دلیل میں غالب ہو ہم جس کے چاہتے ہیں درجہ بلند کرتے ہیں باعتبار علم اور حکمت کے بیشک تیرا رب اپنے کام میں حکمت والا ہے جاننے والا ہے اپنی مخلوق کو۔

(۸۴) اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق بیٹا عطا کیا اور اسحٰق کا بیٹا یعقوب ہم نے ہر ایک کو ان میں سے راہ دکھلایا اور ابراہیم سے پہلے نوح کو راہ دکھلایا اور نوح کی اولاد میں سے داؤد کو اور اس کے بیٹے سلیمان کو اور ایوب اور یعقوب کے بیٹے یوسف کو اور موسیٰ و ہارون کو راہ دکھلایا اور ہم نے جیسے ان پیغمبروں کو بدلہ دیا اسیطرح اچھے کام والوں کو بدلہ دیتے ہیں ۔

تشریح

(۸۲) ایمان والے امن سے ہیں | اصل میں بے خوفی اور امن میں تو وہی لوگ اہل ایمان ہیں جنہوں نے شرک سے اپنے ایمان کو آلودہ نہیں کیا ۔ شرک جو سب سے بڑا ظلم ہے خود پر بھی اور اس کائنات پر بھی ـــــ توحید خالص کے ماننے والے صحیح معنیٰ میں ہدایت یافتہ ہیں وہ خود بھی امن سے ہیں اور دوسرے بھی ان سے امن میں ہیں ۔ نہ ان کو کسی کا خوف نہ کسی کو ان کا خوف ۔ یہ ہدایت یافتہ لوگ پوری کائنات کے لئے اللہ کی رحمت کا نشان ہیں ۔

(۸۳) حضرت ابراہیم کو روشن دلیل دی گئی | اس طرح حضرت ابراہیمؑ پوری بصیرت کے ساتھ اور حقیقت کو مشاہدہ کرکے اللہ کی نشانیوں کے ذریعہ اللہ تک پہونچے اور اسکی معرفت حاصل کی اصل میں دیکھا جائے تو یہ کائنات خود خدا کی گواہی دیتی ہے

Nature and Science speak about God — اس کائنات کی عظیم اور حیرتناک تنظیم کو دیکھ کر اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ یہ اپنے آپ قائم نہیں ہے بلکہ کوئی غیر معمولی طاقت ہے جس نے اس اتھاہ نظام کو قائم کر رکھا ہے ۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو یہ معرفت اور حجت عطا کی اور اس طرح وہ اپنی قوم کے مقابلے میں امامت کے بلند رتبے تک پہنچ گئے اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں اسکو بلند مرتبے عطا کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ بہت حکمت والے اور علم والے ہیں ۔

(۸۴) ہدایت اولاد ابراہیمؑ تک | امامت کا یہ رتبہ اور ہدایت کا یہ راستہ جو حضرت ابراہیمؑ کو عطا ہو وہ ان کی اولاد کو بھی نصیب ہوا ۔ حضرت ابراہیمؑ کے دوسرے بیٹے اسحاقؑ اور پھر اسحاقؑ کے بیٹے یعقوبؑ ان سب کو اللہ نے امامت و ہدایت کے رتبے عطا کئے جس طرح ان سے پہلے حضرت نوحؑ کو ہدایت کا رتبہ عطا کیا گیا تھا انہوں نے دنیا کو اللہ کی ہدایت کا صحیح راستہ دکھلایا ۔ پھر اولاد ابراہیمؑ میں حضرت یعقوبؑ کے بعد داؤدؑ سلیمانؑ ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ اللہ نے ان سب کو ہدایت بخشی ، ہم اس طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں ۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ ۚ كُلٌّ مِّنَ

وَ	زَكَرِيَّا	وَ	يَحْيٰى	وَ	عِيسٰى	وَ	إِلْيَاسَ	كُلٌّ	مِّنَ
اور	زکریا ؑ	اور	یحییٰ ؑ	اور	عیسیٰ ؑ	اور	الیاس ؑ	سب	سے

اور زکریا ؑ اور یحییٰ ؑ اور عیسےٰ ؑ اور الیاس ؑ سب نیک بندوں

الصّٰلِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ

الصّٰلِحِينَ	وَ	إِسْمٰعِيلَ	وَ	الْيَسَعَ	وَ	يُونُسَ	وَلُوطًا
نیک بندے	اور	اسمٰعیل ؑ	اور	الیسع ؑ	اور	یونس ؑ	اور لوط ؑ

میں سے ہیں - اور اسمٰعیل ؑ اور الیسع ؑ اور یونس ؑ اور لوط ؑ

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿٨٦﴾

وَ	كُلًّا	فَضَّلْنَا	عَلَى	الْعٰلَمِينَ
اور	سب	ہم نے فضیلت دی	پر	تمام جہان والے

اور سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔

(۸۵) وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى ابْنُهُ وَعِيسٰى
ابْنِ مَرْيَمَ يُفِيدُ أَنَّ الذُّرِّيَّةَ
يَتَنَاوَلُ أَوْلَادَ الْبِنْتِ وَإِلْيَاسَ ابْنِ
أَخِي هَارُونَ أَخِي مُوسٰى كُلٌّ مِّنْهُمْ
مِّنَ الصّٰلِحِينَ ○

(۸۶) وَإِسْمٰعِيلَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَالْيَسَعَ
اللَّامُ زَائِدَةٌ وَيُونُسَ وَلُوطًا ابْنِ
هَارَانَ أَخِي إِبْرَاهِيمَ وَكُلًّا مِّنْهُمْ فَضَّلْنَا
عَلَى الْعٰلَمِينَ ○ بِالنُّبُوَّةِ -

(۸۵) اور زکریا اور اس کے بیٹے یحییٰ، اور عیسیٰ پسر مریم کو (عیسیٰ کو ذریت نوح میں فرمانے سے معلوم ہوا کہ دختر کی اولاد بھی ذریت میں شامل ہے) اور الیاس کو جو ہارون برادر موسیٰ کا بھانجا ہے راہ دکھلایا ہر ایک انہیں سے اچھے لوگوں میں سے ہے۔

(۸۶) اور اسمٰعیل پسر ابراہیم اور الیسع اور یونس اور لوط پسر ہارون برادر ابراہیم کو راہ دکھلایا اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو جہان والوں پر بڑائی دی ساتھ پیغمبری کے۔

تشریح

(۸۵) **ہدایت نسل در نسل** ایک شخص کی ہدایت کا یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہا۔ زکریا ؑ، یحییٰ ؑ، عیسیٰ ؑ، اور الیاس ؑ یہ سب صالح اور نیک بندے تھے۔ دنیا میں ہدایت کی روشنی پھیلاتے رہے۔

(۸۶) **خاندانِ ابراہیم میں ہدایت کا سلسلہ جاری تھا** پھر اسی طرح اس خاندان میں حضرت اسمٰعیل ؑ ہوئے جن کے سلسلۂ نسب سے پیغمبر آخر الزماں خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے۔ اسی خاندان میں الیسع ؑ، یونس ؑ، اور لوط ؑ ہوئے۔ انہیں سے ہر ایک کو ہم نے دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ کیونکہ انہوں نے فیضِ ہدایت کو عام کیا، لوگوں کی رہنمائی کی اور ان کو سیدھا راستہ دکھایا۔

وَمِنْ اٰبَآءِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى

وَمِنْ	اٰبَآءِهِمْ	وَذُرِّيّٰتِهِمْ	وَاِخْوَانِهِمْ	وَاجْتَبَيْنٰهُمْ	وَهَدَيْنٰهُمْ	اِلٰى
اور سے (کچھ)	انکے باپ دادا	اور ان کی اولاد	اور ان کے بھائی	اور ہم نے چُنا انہیں	اور ہم نے ہدایت دی انہیں	طرف

اور کچھ ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو اور ہم نے انہیں چُنا اور ہم نے سیدھے راستہ کی طرف

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ	ذٰلِكَ	هُدَى	اللّٰهِ	يَهْدِيْ	بِهٖ	مَنْ + يَّشَآءُ	مِنْ
راستہ	سیدھا	یہ	رہنمائی	اللہ	ہدایت دیتا ہے	اس سے	جسے چاہے	سے

ہدایت دی - یہ اللہ کی رہنمائی ہے اور اس سے ہدایت دیتا ہے اپنے بندوں میں سے جسے

عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

عِبَادِهٖ	وَ	لَوْ	اَشْرَكُوْا	لَحَبِطَ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
اپنے بندے	اور	اگر	وہ شرک کرتے	تو ضائع ہو جاتے	ان سے	جو کچھ	تھے	وہ کرتے۔

چاہے اور اگر وہ شرک کرتے تو جو کچھ وہ کرتے تھے ضائع ہو جاتا۔

(٨٧) وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ عطفٌ
عَلٰى كُلًّا اَوْ نُوْحًا وَمِنْ لِلتَّبْعِيْضِ لِاَنَّ بَعْضَهُمْ
لَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلَدٌ وَبَعْضُهُمْ كَانَ فِيْ وَلَدِهٖ كَافِرٌ
وَاجْتَبَيْنٰهُمْ اِخْتَرْنَاهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(٨٧) اور ان کے باپ دادوں اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو بزرگی دی اور راہ راست دکھلایا اور ہم نے ان سب کو برگزیدہ کیا اور سیدھا راستہ دکھلایا۔

(٨٨) ذٰلِكَ اَلدِّيْنُ الَّذِيْ هُدُوْا اِلَيْهِ هُدَى
اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَلَوْ اَشْرَكُوْا فَرْضًا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○

(٨٨) یہ دین جس کی ان سب کو ہدایت ہوئی اللہ کا راستہ ہے جس کو وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر بالفرض یہ سب مذکورین شرک کرتے تو ان کے سب عمل باطل اور نکمے ہو جاتے۔

تشریح

(٨٠) باپ دادا اور اولاد سبھی نوازے گئے | ان ہدایت یافتہ لوگوں کے آباء و اجداد ان کی اولاد اور انکے بھائی بند کتنے ہی تھے جنکو اللہ کی نوازشوں سے حصہ ملتا رہا ہم نے انکو اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب کیا۔ انہیں صراط مستقیم کی رہنمائی کی اور اس طرح حق کی روشنی دنیا میں پھیلتی رہی۔

(٨٠) اگر یہ لوگ بھٹکے ہوئے ہوتے تو یہ عزت ان کو حاصل نہ ہوتی | یہ عز و شرف جو ابراہیمؑ اور اولاد ابراہیمؑ کو حاصل ہوا نور توحید اور اللہ کی ہدایت پر چلنے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ اگر کہیں یہ لوگ قوم ابراہیم کی طرح شرک میں مبتلا ہوتے تو ان کو یہ مرتبے ہرگز نہ ملتے ان کا سب کیا کرایا غارت ہو جاتا یہ امام ہدایت اور نیکو کاروں کے سردار ہونے کا جو شرف ان کو حاصل ہوا ہے وہ ان کو حاصل نہ ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں ہدایت عطا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسی کو ہدایت دیتے ہیں جو خود بھی ہدایت پر چلنا چاہتا ہو زبردستی کسی کو ہدایت پر لانا اللہ کا دستور نہیں ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا

بِهَا	يَكْفُرْ	فَإِن	وَالنُّبُوَّةَ	وَالْحُكْمَ	الْكِتَابَ	آتَيْنَاهُمُ	الَّذِينَ	أُولَٰئِكَ
اس کا	انکار کریں	پس اگر	اور نبوت	اور شریعت	کتاب	ہم نے دی انہیں	وہ لوگ جو	یہ

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت دی۔ پس اگر یہ لوگ اسکا انکار کریں

هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾

بِكَافِرِينَ	بِهَا	لَّيْسُوا	قَوْمًا	بِهَا	فَقَدْ + وَكَّلْنَا	هَٰؤُلَاءِ
انکار کرنے والے۔	اس کے	وہ نہیں	ایسے لوگ	انکیلئے	تو ہم مقرر کردیتے ہیں	یہ لوگ

توہم نے ان (باتوں) کے لئے مقرر کردئے ہیں ایسے لوگ جو اس کے انکار کرنے والے نہیں۔

(٨٩) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ الْكُتُبَ وَالْحُكْمَ الْحِكْمَةَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا أَيْ بِهَٰذِهِ الثَّلَاثَةِ هَٰؤُلَاءِ أَيْ أَهْلَ مَكَّةَ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا أَرْصَدْنَا لَهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ هُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ۔

(٨٩) یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے کتابیں دیں اور حکمت سکھلائی اور پیغمبری عطا کی سو اگر ان تینوں امور کے یہ مکہ والے ناشکری کریں تو بیشک ہم نے ان پر ایمان لانے کے لئے تیار کر رکھا ہے ایسے گروہ کو کہ وہ ان تینوں کے منکر اور ناشکر نہیں۔ یہ لوگ مہاجر اور انصار ہیں۔

تشریح

(٨٩) انبیاء کرام کو تین چیزیں دی جاتی ہیں | انبیاء کرام جو اللہ کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لئے مقرر ہوتے ہیں ان کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

(١) ــــ کتاب:۔ یعنی اللہ کی طرف سے وہ ہدایت نامہ جس پر ان کو خود چلنا ہے اور دنیا کو چلانا ہے۔

(٢) ــــ اس ہدایت نامے کا صحیح فہم۔ ہدایت نامے میں دئے ہوئے اصولوں کو زندگی کے معاملات پر منطبق کرنے کی صلاحیت اور زندگی کے مسائل اور مشکلات میں فیصلہ کن رائے قائم کرنے کی قابلیت۔

(٣) ــــ نبوت:۔ یعنی وہ منصب اور وہ عہدہ کہ وہ اللہ کی ہدایت کے مطابق اللہ کی مخلوق کی رہنمائی کرنے پر مقرر ہیں اور ہر طرح اللہ کے قابل اعتماد سفیر اور نمائندے ہیں اور ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

اگر ان چیزوں کو نہ ماننے والے نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ایسا گروہ ضرور پیدا کردیں گے اور ہر زمانے میں اہل ایمان کی ایک جماعت موجود رہے گی جو اللہ کی اس نعمت کی قدر کریگی۔ اللہ کی کتاب کا آنا اور اس کی طرف سے نبی کا مقرر ہونا اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے جو انسان کو با مقصد زندگی بسر کرنے کا راستہ بتاتی ہے ورنہ انسان کے پاس اگر یہ ہدایت موجود نہ ہو تو وہ جانوروں کی طرح اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرے گا اور منزلِ مراد کو نہیں پاسکے گا۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	هَدَى	اللّٰهُ	فَبِهُدٰىهُمُ	اقْتَدِهْ	قُلْ	لَآ + اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ
یہی لوگ	وہ جو	ہدایت دی	اللہ	سو انکی راہ پر	چلو	آپ کہدیں	نہیں مانگتا میں تم سے	اس پر

یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی، سو اُن کی راہ پر چلو۔ آپ کہدیں میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں

ع ۸ / ۱۶

اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ

اَجْرًا	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٰى	لِلْعٰلَمِيْنَ	وَمَا قَدَرُوا	اللّٰهَ	حَقَّ	قَدْرِهٖٓ
کوئی اجرت	نہیں	یہ	مگر	نصیحت	تمام جہان والے	اور نہیں انھوں نے قدر جانی	اللہ	حق	اس کی قدر

مانگتا، یہ تو نہیں مگر نصیحت تمام جہان والوں کے لئے۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی (جیسے) اسکی قدر کا حق تھا۔

اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ

اِذْ + قَالُوْا	مَآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	عَلٰى	بَشَرٍ	مِّنْ + شَيْءٍ	قُلْ	مَنْ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ
جب انہوں نے کہا	نہیں اتاری	اللہ	پر	کوئی انسان	کوئی چیز	آپ کہدیں	کس	اتاری	کتاب

جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری۔ آپ کہیں (وہ) کتاب کس نے اتاری

الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ

الَّذِيْ	جَآءَ	بِهٖ	مُوْسٰى	نُوْرًا	وَّهُدًى	لِّلنَّاسِ	تَجْعَلُوْنَهٗ	قَرَاطِيْسَ
وہ جو	لائے	اسکو	موسیٰ	روشنی	اور ہدایت	لوگوں کے لئے	تم نے کر دیا اسکو	ورق ورق

جو موسیٰ لے کر آئے، لوگوں کے لئے روشنی اور ہدایت، تم نے اسے ورق ورق کر دیا ہے۔

تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ

تُبْدُوْنَهَا	وَتُخْفُوْنَ	كَثِيْرًا	وَعُلِّمْتُمْ	مَا	لَمْ تَعْلَمُوْٓا	اَنْتُمْ	وَلَآ	اٰبَآؤُكُمْ
تم ظاہر کرتے ہو اسکو	اور تم چھپاتے ہو	اکثر	اور سکھایا تمہیں	جو	تم نہ جانتے تھے	تم	اور نہ	تمہارے باپ دادا

تم اسے ظاہر کرتے ہو اور اکثر چھپا لیتے ہو، اور تمہیں سکھایا جو نہ تم جانتے تھے، اور نہ تمہارے باپ دادا

قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩١﴾

قُلْ	اللّٰهُ	ثُمَّ	ذَرْهُمْ	فِيْ	خَوْضِهِمْ	يَلْعَبُوْنَ
آپ کہدیں	اللہ	پھر	انہیں چھوڑیں	میں	اپنے بیہودہ شغل	وہ کھیلتے رہیں

آپ کہدیں اللہ (نے نازل کی) پھر انہیں چھوڑ دیں اپنے بیہودہ شغل میں کھیلتے رہیں۔

(۹۰) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ طَرِيْقِهِمْ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَالصَّبْرِ اقْتَدِهْ بِهَا السَّكْتِ وَقْفًا وَّوَصْلًا وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِحَذْفِهَا وَصْلًا قُلْ لِاَهْلِ مَكَّةَ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَيِ الْقُرْاٰنِ

(۹۰) یہ ہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کو ہدایت کی سو جس طریق پر یہ ہیں یعنی اللہ کو واحد جاننے اور تکالیف پر صبر کرنے پر اسی کی پیروی کرو۔ اہل مکہ سے کہہ دو کہ میں تم سے قرآن پر مزدوری نہیں مانگتا کہ مجھ کو کچھ دو۔

أَجْرًا، تُعْطُوْنِيْهِ إِنْ هُوَ مَا الْقُرْآنُ إِلَّا ذِكْرٰى
عِظَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اَلْاِنْسِ وَالْجِنِّ.
(۹۱) وَمَا قَدَرُوْا اَيِ الْيَهُوْدُ اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اَيْ
مَا عَظَّمُوْهُ حَقَّ عَظَمَتِهٖ اَوْ مَا عَرَفُوْهُ حَقَّ
مَعْرِفَتِهٖ إِذْ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ خَاصَمُوْهُ فِي الْقُرْاٰنِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ قُلْ لَّهُمْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ
الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ
تَجْعَلُوْنَهٗ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلٰثَةِ
قَرَاطِيْسَ اَيْ يَكْتُبُوْنَهٗ فِيْ دَفَاتِرَ مُقَطَّعَةٍ
تُبْدُوْنَهَا اَيْ مَا يُحِبُّوْنَ اِبْدَاءَهٗ مِنْهَا وَ
تُخْفُوْنَ كَثِيْرًا مِّمَّا فِيْهَا كَنَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُلِّمْتُمْ اَيُّهَا الْيَهُوْدُ فِي الْقُرْاٰنِ مَّا لَمْ
تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ مِنَ التَّوْرٰىةِ
بِبَيَانِ مَا الْتَبَسَ عَلَيْكُمْ وَاخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ قُلِ اللّٰهُ
اَنْزَلَهٗ اِنْ لَّمْ يَقُوْلُوْهُ لَا جَوَابَ غَيْرُهٗ ثُمَّ ذَرْهُمْ
فِيْ خَوْضِهِمْ بَاطِلِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ○

یہ قرآن محض نصیحت ہے تمام آدمیوں اور جنات کے لئے۔

(۹۱) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الخ یہود نے اللہ کی تعظیم جیسے چاہئے ویسے نہ کی یا اس کو نہ پہچانا جیسا پہچاننا چاہیئے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن میں جھگڑا کر کے کہا اللہ نے انسان پر کچھ نہیں اتارا ان سے کہدو کس نے اتاری وہ روشن اور لوگوں کو راہ دکھلانے والی کتاب جس کو موسیٰؑ لایا درآنحالیکہ تم لکھتے تھے اسے جُدی جُدی کاغذوں پر اور ورقوں پر۔

اس غرض سے کہ جس حکم کو تم ظاہر کرنا چاہو ظاہر کر دو اور جسکو چھپانا چاہو جیسے وصف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو چھپاؤ۔ تم کو اے یہود قرآن میں وہ باتیں سکھلائی گئیں جنکو تم اور تمہارے باپ دادے نہ جانتے تھے اور تورات میں ان کو نہ دیکھا نہ پڑھا تھا قرآن میں وہ باتیں بیان کی گئیں جو تم پر مشتبہ تھیں اور انمیں تم اختلاف کرتے تھے۔ کہدو اس کتاب کو اللہ نے اتارا اگر وہ نہ کہیں کیونکہ اس کے سوا اور کچھ جواب اسکا نہیں پھر انکو چھوڑ دو کہ اپنے خیال باطل میں مشغول ہو کر غافل ہوں۔

تشریح

(۹۰) ہدایت کا راستہ یہی ہے | اللہ کے پیغمبر جن کو اللہ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا یہ سب اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ تھے۔ اے محمدؐ تم بھی انہی کے راستے پر چلو اور صاف اعلان کر دو کہ یہ تمام جہان والوں کے لئے ایک عام نصیحت ہے جسے قبول کرنا ہو کرے میں اس کام کیلئے تم سے کسی اجر کا طلبگار نہیں ہوں۔ نہ مجھے مال و زر چاہیئے نہ کسی دنیادی منصب کی حاجت ہے یہ تو میرا فرض ہے جسکو میں انجام دے رہا ہوں۔

(۹۱) انسان کو ہی رسول ہونا چاہیئے | رسالت اور نبوت اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ایک منصب ہے۔ رسول کا کام اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ اللہ کے دین کا پیغام اور اسکی دعوت اللہ کے بندوں تک پہنچا دے بلکہ رسول کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ خود بھی اس پر عمل کر کے دکھائے گویا وہ انسانوں کے لئے ایک عملی نمونہ ہوتا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ رسول نوع انسانی میں سے ہو اور انسان ہوتے ہوئے بھی اس پر اللہ کی وحی نازل ہو اس لئے ہر زمانے میں اللہ تعالےٰ نے جو رسول اور نبی مقرر کئے وہ انسانوں میں سے ہی تھے۔ حضرت محمدؐ اللہ کے دوسرے پیغمبروں کی طرح ایک بشر تھے جس کا اظہار اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ۔ اے پیغمبر کہہ دو کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں تم میں اور مجھ میں بس اتنا فرق ہے کہ میرے اوپر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے۔ اسلئے یہ کہنا کہ اللہ نے کسی بشر پر کبھی کچھ نازل نہیں کیا یعنی رسول انسان اور بشر نہیں ہوئے۔ حقیقت واقعہ کا جھٹلانا ہے۔ حضرت موسیٰؑ بھی تو ایک بشر ہی تھے ان پر اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب توراۃ نازل فرمائی جو انسانوں کے لئے روشنی اور ہدایت کا سامان تھی۔ دراصل تم نے اللہ کی حکمت اور اسکی قدرت کا صحیح اندازہ نہیں کیا۔ یہ اللہ کی حکمت ہے کہ وہ پیغمبروں کو ہدایت کیلئے مقرر کرتا ہے انسان کو بھٹکنے کیلئے نہیں چھوڑتا اور یہ اسکی قدرت ہے کہ وہ انسان پر اپنا کلام اتارتا ہے اور انسان کی زبان پر اللہ کا کلام جاری ہوتا ہے ـــــــ لیکن تم لوگ جو اللہ کی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھتے ہو کچھ مطلب کی بات دکھا دیتے ہو اور کچھ چھپا لیتے ہو۔ آخر یہ علم جو تمہیں دیا گیا اور تمہارے علاوہ تمہارے باپ دادے کو بھی عطا کیا گیا یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ اسی کتاب سے تو ملا جس کو تم چھپائے پھرتے ہو۔ یہ اللہ تو اتارا تھا۔ چھوڑو ان لوگوں کو اپنی دلیل بازیوں سے ان کو کھیلنے دو۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ

وَهٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	مُّصَدِّقُ	الَّذِىْ	بَيْنَ - يَدَيْهِ	وَلِتُنْذِرَ	اُمَّ+
اور یہ	کتاب	ہم نے نازل کی	برکت والی	تصدیق کرنے والی	جو	اپنے سے پہلی (کتابیں)	اور تاکہ تم ڈراؤ	—

اور یہ (قرآن) کتاب ہے برکت والی ہم نے نازل کی اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرنے والی، تاکہ تم ڈراؤ اہل

الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

الْقُرٰى	وَمَنْ	حَوْلَهَا	وَالَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ
اہل مکہ	اور جو	اسکے اردگرد	اور جو لوگ	ایمان رکھتے ہیں	آخرت پر	ایمان لاتے ہیں	اس پر

مکہ کو اور جو اس کے اردگرد ہیں (تمام آس پاس والے) اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں

وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَهُمْ	عَلٰى	صَلَاتِهِمْ	يُحَافِظُوْنَ
اور وہ	پر (کی)	اپنی نماز	حفاظت کرتے ہیں۔

اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

۹۲ وَهٰذَا الْقُرْاٰنُ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَبْلَهٗ مِنَ الْكُتُبِ وَلِتُنْذِرَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ عُطِفَ عَلٰى مَعْنٰى مَا قَبْلَهٗ اَىْ اَنْزَلْنٰهُ لِلْبَرَكَةِ وَالتَّصْدِيْقِ وَلِتُنْذِرَ بِهٖ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اَىْ اَهْلَ مَكَّةَ وَسَائِرَ النَّاسِ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ خَوْفًا مِّنْ عِقَابِهَا

۹۲ اور یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا برکت والا ہے تصدیق کرتا ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے آئیں۔ اور ہم نے قرآن کو اس لئے اتارا کہ تم ڈراؤ مکہ والوں کو اور تمام لوگوں کو۔

اور جن کو آخرت کا یقین ہے وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور خوف عذاب الٰہی سے وہ لوگ اپنی نمازوں کی پوری نگہبانی کرتے ہیں۔

تشریح

۹۲ پچھلی کتابوں کی طرح قرآن بھی اللہ کی کتاب ہے | جس طرح اللہ تعالٰی نے پچھلے پیغمبروں پر اپنی کتابیں نازل کیں حضرت داؤدؑ کو زبور حضرت موسیٰؑ کو توراۃ حضرت عیسیٰؑ کو انجیل حضرت ابراہیمؑ پر اپنے صحیفے نازل کئے اسی طرح یہ قرآن بھی اللہ کی کتاب ہے جس کو اس نے نازل کیا ہے بڑی خیر و برکت والی کتاب ہے خیر کا اور بھلائی کا راستہ دکھاتی ہے انسان کو اس کے مقصد حیات سے آگاہ کرتی ہے اور اس پر چلنے کا طریقہ بتاتی ہے۔ پچھلی کتابوں کی یہ کتاب تصدیق کرتی ہے۔ کیوں یہ سب کتابیں ایک ہی رب اللہ کی نازل کی ہوئی ہیں۔ اس کتاب کے نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تم مکہ اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو متنبہ کر دو اور ان کو بتاؤ کہ یہ دنیا کی زندگی ہی سب کچھ نہیں ہے اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا ہے جہاں انسان کو ہمیشہ رہنا ہے یہ دنیا انسان کی امتحان گاہ ہے یہاں انسان کو ایک خاص عرصہ کے لئے رکھا گیا ہے اس کے بعد ایسا وقت آنے والا ہے جب کائنات کا مالک اس دنیا کو توڑ کر دوسرے ڈھنگ پر بنائے گا وہاں تمام انسان دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ ہر ایک نے موجودہ دنیا میں جو اچھے اور برے عمل کئے ہیں وہ تمام اللہ کی عدالت میں پیش ہونگے اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق انعام یا سزا دی جائیگی۔

یہ ہے وہ دعوت جو یہ کتاب پیش کرتی ہے۔ یہ دعوت دنیا پرست اور اپنے نفس کے غلاموں کے لئے نہیں ہے یہ انکے لئے ہے جن کی نظر دنیا کی تنگ سرحدوں سے آگے بڑھ کر دوسری دنیا تک جاتی ہے اور جنہوں نے اس دعوت سے متاثر ہو کر خدا پرستی کا راستہ اختیار کیا ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوْحِيَ

وَ	مَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى	اللّٰهِ	كَذِبًا	أَوْ	قَالَ	أُوْحِيَ
اور	کون	بڑا ظالم	سے جو	گھڑے، باندھے	پر	اللہ	جھوٹ	یا	کہے	وحی کی گئی

اور اس سے بڑا ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ (بہتان) باندھے یا کہے میری طرف وحی

إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ

إِلَيَّ	وَ + لَمْ يُوحَ	إِلَيْهِ	شَيْءٌ	وَمَنْ	قَالَ	سَأُنْزِلُ	مِثْلَ	مَا أَنْزَلَ
میری طرف	اور نہیں وحی کی گئی	اسکی طرف	کچھ	اور جو	کہے	میں بھی اتارتا ہوں	مثل	جو نازل کیا

کی گئی اور اسے کچھ وحی نہیں کی گئی (اسی طرح وہ) جو کہے میں بھی اتارتا ہوں اس کے مثل جو اللہ نے نازل

اللّٰهُ ۚ وَلَوْ تَرٰى إِذِ الظّٰلِمُونَ فِي غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

اللّٰهُ	وَ لَوْ	تَرٰى	إِذِ	الظّٰلِمُونَ	فِي	غَمَرٰتِ	الْمَوْتِ	وَالْمَلٰٓئِكَةُ
اللہ	اور اگر	تو دیکھے	جب	ظالم (جمع)	میں	سختیوں	موت	اور فرشتے

کیا اور اگر تو دیکھے جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوں اور فرشتے اپنے

بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ ۚ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ

بَاسِطُوا	أَيْدِيهِمْ	أَخْرِجُوا	أَنْفُسَكُمُ	الْيَوْمَ
پھیلائے ہوں	اپنے ہاتھ	نکالو	اپنی جانیں	آج

ہاتھ پھیلائے ہوں کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ

تُجْزَوْنَ	عَذَابَ	الْهُونِ	بِمَا	كُنْتُمْ	تَقُولُونَ	عَلَى	اللّٰهِ
تمہیں بدلہ دیا جائیگا	عذاب	ذلت	بسبب	تھے	تم کہتے	پر	اللہ

ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس سبب سے کہ تم اللہ کے بارے میں جھوٹی

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿۹۳﴾

غَيْرَ + الْحَقِّ	وَكُنْتُمْ	عَنْ	اٰيٰتِهٖ	تَسْتَكْبِرُونَ
جھوٹ	اور تم تھے	سے	اسکی آیتیں	تکبر کرتے۔

باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔

(۹۳) وَمَنْ اَیْ لَا اَحَدٌ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا بِاِدِّعَاءِ
النُّبُوَّةِ وَلَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اَوْ قَالَ
اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ
نَزَلَتْ فِيْ مُسَيْلِمَةِ الْكَذَّابِ
وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ وَهُمُ الْمُسْتَهْزِءُوْنَ قَالُوْا
لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا وَلَوْ
تَرٰٓی يَا مُحَمَّدُ اِذِ الظّٰلِمُوْنَ
الْمَذْكُوْرُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ سَكَرَاتِ
الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا
اَيْدِيْهِمْ اِلَيْهِمْ بِالضَّرْبِ وَ
التَّعْذِيْبِ يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ تَعْنِيْفًا
اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِلَيْنَا لِنَقْبِضَهَا
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ
اَلْهَوَانِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ
عَلَی اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ بِدَعْوَی
النُّبُوَّةِ وَالْاِيْحَاءِ كَذِبًا وَكُنْتُمْ
عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○
تَتَكَبَّرُوْنَ عَنِ الْاِيْمَانِ بِهَا وَجَوَابُ
لَوْ لَرَاَيْتَ اَمْرًا فَظِيْعًا۔

(۹۳) اور اس سے زیادہ کوئی ناانصاف نہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ دعویٰ پیغمبر ہونے کا کرے حالانکہ وہ پیغمبر نہیں یا کہے کہ میرے اوپر وحی آتی ہے حالانکہ اس پر کچھ وحی نہیں آتی۔ یہ آیت مسیلمہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی اور اس شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ عنقریب میں بھی اتارلوں گا جیسا کہ اللہ نے اتارا۔ یہ کہنے والے وہ لوگ ہیں جو قرآن کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو قرآن کی مانند کہہ لیں۔

اور اگر تم دیکھو اے محمد ؐ جس وقت کہ یہ ناانصاف لوگ موت کی سختیوں میں گرفتار ہونگے اور فرشتے ایک طرف مارنے اور عذاب کرنے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہونگے (تو بڑے ہولناک امر کو دیکھو) اس وقت فرشتے ان لوگوں کو بطور سرزنش کہتے ہونگے کہ نکالو اپنی جانوں کو ہماری طرف کہ ہم تمہاری ارواح قبض کریں۔ آج کے روز تم کو ذلت کا عذاب ہونے والا ہے۔ اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں باندھتے تھے کہ جھوٹا دعوٰے پیغمبری کا اور وحی آنے کا کرتے تھے اور اللہ کی آیتوں پر ایمان لانے سے تکبر کرتے تھے۔

تشریح

(۹۳) جھوٹ گھڑنا سب سے بڑا ظلم اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے | آدمی اپنے مطلب کے لئے کبھی کبھی غلط بیانی بھی کر دیتا ہے لیکن اللہ کے پیغمبروں کا کردار اتنا بے داغ اور پاکیزہ ہوتا ہے کہ ان کے بارے میں کسی جھوٹ کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ حضرت محمد ؐ کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ ان کا بڑے سے بڑا مخالف بھی ان کی صداقت اور امانت و دیانت پر حرف گیری کی جرأت نہیں کرسکتا پھر بھلا کیا ممکن ہے کہ ایسا صادق اور صاف ستھرے کردار کا آدمی چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر یہ دعوٰے کردے کہ مجھے اللہ نے پیغمبر بنایا ہے اور میرے اوپر اللہ کی وحی نازل ہوئی ہے۔ اللہ کی وحی اور اس کے کلام کے مقابلے میں کسی غیر پیغمبر کا یہ دعویٰ کہ میں اللہ کے کلام جیسا کلام بنا کے دکھا سکتا ہوں یہ کیسا ظلم ہے کیسی من گھڑت بات ہے کاش ان لوگوں کو اندازہ ہوتا کہ جب وہ موت کے قریب ہوں گے اور فرشتے ان کی جان نکال رہے ہونگے اور کہتے جائیں گے کہ لاؤ نکالو اپنی جان آج تمہیں اس تہمت اور غلط باتوں کی وجہ سے ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ تم اللہ کی آیتوں کے مقابلے میں سرکشی دکھاتے تھے اور تمہارا انجام تمہارے سامنے آجائیگا۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ

وَلَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا	فُرَادٰى	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ	مَرَّةٍ	وَّتَرَكْتُمْ	مَّا + خَوَّلْنٰكُمْ
اور البتہ	تم آگئے ہمارے پاس	ایک ایک (اکیلے)	جیسے	ہم نے تمہیں پیدا کیا	پہلی	بار	اور تم چھوڑ آئے	جو ہم نے دیا تھا تمہیں

اور البتہ تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آگئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو ہم نے تمہیں (مال و اسباب) دیا تھا

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

وَرَآءَ	ظُهُوْرِكُمْ	وَمَا	نَرٰى	مَعَكُمْ	شُفَعَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	زَعَمْتُمْ	اَنَّهُمْ
پیچھے	اپنی پیٹھ	اور نہیں	ہم دیکھتے	تمہارے ساتھ	سفارش کرنے والے تمہارے	وہ جو	تم گمان کرتے تھے	کہ وہ

چھوڑ آئے اپنی پیٹھ پیچھے۔ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارش کرنے والے نہیں دیکھتے (جن کی نسبت) تم گمان کرتے تھے کہ وہ

ع ۱۱ / ۱۷
فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع

فِيْكُمْ	شُرَكٰٓؤُا	لَقَدْ	تَّقَطَّعَ	بَيْنَكُمْ	وَضَلَّ	عَنْكُمْ	مَّا	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ
تم میں	ساجھی ہیں	البتہ	کٹ گیا	تمہارے درمیان	اور جاتے رہے	تم سے	جو	تم دعویٰ کرتے تھے

تم میں (تمہارے) ساجھی ہیں۔ البتہ تمہارے درمیان (رشتہ) کٹ گیا اور تم جو دعوے کرتے تھے سب جاتے رہے۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ

اِنَّ	اللّٰهَ	فَالِقُ	الْحَبِّ	وَالنَّوٰى	يُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ	الْمَيِّتِ	وَمُخْرِجُ
بیشک	اللہ	چیرنے والا	دانہ	اور گٹھلی	نکالتا ہے	زندہ	سے	مردہ	اور نکالنے والا ہے

بیشک اللہ چیرنے والا ہے دانے اور گٹھلی کا، وہ مُردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ

الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

الْمَيِّتِ	مِنَ	الْحَيِّ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ
مردہ	سے	زندہ	یہ ہے	اللہ	پس کہاں	تم بہکے جا رہے ہو

نکالنے والا ہے۔ یہ ہے اللہ پس تم کہاں بہکے جا رہے ہو؟

﴿۹۴﴾ وَيُقَالُ لَهُمْ اِذَا بُعِثُوْا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
فُرَادٰى مُنْفَرِدِيْنَ عَنِ الْاَهْلِ
وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ كَمَا خَلَقْنٰكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا
وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ اَعْطَيْنَاكُمْ
مِنَ الْاَمْوَالِ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ

﴿۹۴﴾ اور جب وہ لوگ قیامت کو اٹھیں گے ان سے کہا جاویگا بالیقین تم ہمارے پاس آئے اپنے کنبہ والوں اور مال و اولاد سے جُدے ہو کر تنہا تنہا جیسا کہ ہم نے تم کو اول مرتبہ پیدا کیا تھا ننگے پیر ننگے بدن غیر مختون اور جو کچھ ہم نے تم کو مال و دولت دیا تھا اسکو بمجبوری دنیا میں پیچھے چھوڑ آئے۔

فِی الدُّنْیَا بِغَیْرِ اِخْتِیَارِکُمْ
وَ یُقَالُ لَهُمْ تَوْبِیْخًا مَا نَرٰی
مَعَکُمْ شُفَعَآءَکُمُ الْاَصْنَامُ
الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْکُمْ
اَیْ فِیْ اِسْتِحْقَاقِ عِبَادَتِکُمْ
شُرَکٰٓؤُا اللّٰهِ لَقَدْ تَّقَطَّعَ
بَیْنَکُمْ وَصَلُکُمْ اَیْ تَشَتَّتَ
جَمْعُکُمْ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالنَّصَبِ
ظَرْفٌ اَیْ وَصَلُکُمْ بَیْنَکُمْ
وَضَلَّ ذَهَبَ عَنْکُمْ مَّا کُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ۝ فِی الدُّنْیَا مِنْ
شَفَاعَتِهَا

اور ان کو زجراً کہا جاویگا تمہارے سفارشیوں کو یعنی بتوں کو ہم تمہارے ساتھ نہیں دیکھتے جن کو تم عبادت الٰہی میں خدا کا ساجھی سمجھتے تھے۔

تمہارے ساتھی جُدے ہو گئے اور علاقہ باہمی منقطع ہوگیا

اور جو کچھ تم دنیا میں ان کی سفارش کا خیال کرتے تھے سب جاتا رہا۔

(۹۵) اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ شَاقُّ الْحَبِّ
عَنِ النَّبَاتِ وَ النَّوٰی عَنِ النَّخْلِ
یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کَالْاِنْسَانِ وَ
الطَّائِرِ مِنَ النُّطْفَةِ وَالْبَیْضَةِ وَمُخْرِجُ
الْمَیِّتِ اَلنُّطْفَةَ وَالْبَیْضَةَ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ
اَلْفَالِقُ اَلْمُخْرِجُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ فَکَیْفَ
تُصْرَفُوْنَ عَنِ الْاِیْمَانِ مَعَ قِیَامِ الْبُرْهَانِ۔

(۹۵) اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی الخ بیشک اللہ دانے کو چیر کر سبزی نکالنے والا اور گٹھلی میں سے درخت کھجور وغیرہ کا نکالنے والا ہے زندہ کو مردہ سے جیسے آدمی کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے نکالتا ہے۔ اور مردہ کو زندہ سے جیسے نطفہ اور بیضہ کو آدمی اور جانور سے نکالتا ہے یہ دانہ وغیرہ کو چیرنے والا اور نکالنے والا اللہ ہے پھر تم ایمان سے کہاں پھرے جاتے ہو باوجود دلیل قائم ہونے کے۔

تشریح

(۹۴) ہر شخص اللہ کے سامنے پیش ہوگا | یہ بڑی عجیب بات ہے کہ انسانی شخصیت صرف وہی نہیں ہے جسے ہم شعور کہتے ہیں بلکہ نفس انسانی کا ایک بہت بڑا حصہ وہ ہے جسے تحت الشعور (Sub-conscious) یا لاشعور (Unconscious) کہا جاتا ہے۔ اس لاشعور میں نیت، قول اور عمل یہ تینوں چیزیں مکمل طور پر محفوظ کی جارہی ہیں۔ موت کے بعد ہر شخص الگ الگ اپنے اس لاشعور کے ریکارڈ کے ساتھ اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ جب وہ دنیا میں آیا تب بھی اکیلا تھا اور اس نفس کی طاقت کے ساتھ جس کو لاشعور کہتے ہیں اور وہ لاشعور بالکل سادہ ورق کی طرح تھا لیکر آیا تھا پھر اس لاشعور کے سادہ ورق پر جو کچھ نقش ہوا موت کے ساتھ وہ اس کے ساتھ چلا جائیگا اور یہ دنیا کے سامان اور یہاں کے لوگ جن کے تعلقات پر وہ بھروسہ کرتا تھا سب یہیں رہ جائیں گے اور وہ اپنے اعمال نامے کے ساتھ اللہ کے حضور میں ہوگا۔

(۹۵) معبود وہ ہے جو موت و حیات کا مالک ہے | حقیقت میں معبود وہی ہوسکتا ہے جو ہر چیز پر قادر ہو عاجز اور بے اختیار نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ موت و حیات کے مالک ہیں موت بھی ان کے قبضے میں ہے اور زندگی بھی۔ اللہ تعالیٰ زمین کے اندر گٹھلی اور بیج کو پھاڑ کر اس سے درخت کی کونپلیں نکالتے ہیں وہ بے جان مادے سے زندہ مخلوق پیدا کرتے ہیں اور وہی مُردے یعنی بے جان مادے کو زندہ جسم سے نکالتے ہیں یہ سارے کام اللہ تعالےٰ کرتے ہیں۔ اسلئے وہی تمہارے معبود ہیں پھر تم کہاں بھٹکے چلے جارہے ہو۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

وَالْقَمَرَ	وَّالشَّمْسَ	سَكَنًا	الَّيْلَ	وَجَعَلَ	الْاِصْبَاحِ	فَالِقُ
اور چاند	اور سورج	سکون	رات	اور اسنے بنایا	صبح	چیر کر (چاک کر کے) نکالنے والا

(رات کی تاریکی) چاک کر کے صبح نکالنے والا ۔ اور اس نے رات کو (ذریعہ) سکون بنایا اور سورج اور چاند کو

حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

الْعَلِيْمِ	الْعَزِيْزِ	تَقْدِيْرُ	ذٰلِكَ	حُسْبَانًا
علم والا	غالب	اندازہ	یہ	حساب

(ذریعہ) حساب یہ اندازہ ہے غالب علم والے کا۔

(۹۶) فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ مَصْدَرٌ بِمَعْنَى الصُّبْحِ اَیْ شَاقِّ عُمُوْدِ الصُّبْحِ وَهُوَ اَوَّلُ مَا يَبْدُوْا مِنْ نُوْرِ النَّهَارِ عَنْ ظُلْمَةِ الَّيْلِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا يَسْكُنُ فِيْهِ الْخَلْقُ مِنَ التَّعَبِ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِالنَّصَبِ عَطْفًا عَلٰى مَحَلِّ الَّيْلِ حُسْبَانًا ؕ حِسَابًا لِلْاَوْقَاتِ اَوِ الْبَاءُ مَحْذُوْفَةٌ وَهُوَ حَالٌ مِنْ مُقَدَّرٍ اَیْ يَجْرِيَانِ بِحُسْبَانٍ كَمَا فِیْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ فِیْ مُلْكِهٖ الْعَلِيْمِ ○ بِخَلْقِهٖ۔

(۹۶) وہ نکالنے والا ہے رات کی اندھیری سے صبح کی روشنی کو (صبح کا ستون وہ اول روشنی ہے جو شروع دن میں ظاہر ہوتی ہے) اور کرنے والا رات کو راحت کا سامان کہ اس میں تمام مخلوق مشقت و کلفت سے آرام حاصل کرتی ہے۔

اور سورج اور چاند کو بنایا وقت پہچاننے کو کہ ہر ایک ان میں سے حساب سے چلتا ہے۔

یہ اندازہ مقرر کیا ہوا اللہ کا ہے جو اپنی بادشاہت میں غالب اپنی مخلوق کو جاننے والا ہے۔

تشریح

(۹۶) دن اور رات کے مالک اللہ ہیں | اللہ تعالیٰ رات کی تاریکی کا پردہ چاک کر کے اس سے صبح نکالتے ہیں انہوں نے ہی رات کو انسان کے آرام اور سکون کے لئے بنایا ہے۔ اسی نے چاند اور سورج کے نکلنے اور ڈوبنے کا حساب مقرر کیا ہے۔ یہ کام حیرت انگیز تنظیم اور باقاعدگی کے ساتھ ہو رہا ہے یہ سب اسی زبردست قدرت والے اور علم رکھنے والے رب کے مقرر کئے ہوئے ٹھیک ٹھیک اندازے ہیں جو تم سب کا معبود ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ

وَهُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ	النُّجُوْمَ	لِتَهْتَدُوْا	بِهَا	فِيْ	ظُلُمٰتِ
اور وہی	وہ جس	بنائے	تمہارے لئے	ستارے	تاکہ تم راستہ معلوم کرو	ان سے	میں	اندھیرے

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم اُن سے خشکی اور دریا کے اندھیروں میں

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ

الْبَرِّ	وَالْبَحْرِ	قَدْ	فَصَّلْنَا + الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ	وَهُوَ
خشکی	اور دریا	بیشک	ہم نے کھول کر بیان کردی ہیں آیات	لوگوں کے لئے	علم رکھتے ہیں	اور وہی

راستہ معلوم کرو بیشک ہم نے آیتیں کھول کھول کر بیان کردی ہیں ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں اور وہی ہے

الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ

الَّذِيْٓ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنْ	نَّفْسٍ	وَّاحِدَةٍ	فَمُسْتَقَرٌّ	وَّمُسْتَوْدَعٌ	قَدْ
وہ جو جس	پیدا کیا تمہیں	سے	وجود شخص	ایک	پھر ایک ٹھکانا	اور امانت کی جگہ	بیشک

جس نے تمہیں ایک وجود سے پیدا کیا پھر تمہارا ایک ٹھکانا ہے اور امانت رہنے کی جگہ بیشک

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ

فَصَّلْنَا + الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّفْقَهُوْنَ	وَهُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	مِنَ
ہم نے کھول کر بیان کردی آیتیں	لوگوں کیلئے	جو سمجھتے ہیں	اور وہی	وہ جو جس	اتارا	سے

ہم نے آیات کھول کر بیان کردیں ہیں سمجھ والوں کے لئے۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں سے پانی اُتارا

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا

السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	نَبَاتَ	كُلِّ + شَيْءٍ	فَاَخْرَجْنَا	مِنْهُ	خَضِرًا
آسمان	پانی	پھر ہم نے نکالی	اس سے	اُگنے والی	ہر چیز	پھر ہم نے نکالی	اس سے	سبزی

پھر ہم نے نکالی اس سے اُگنے والی ہر چیز پھر ہم نے اس سے سبزی نکالی

نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ

نُّخْرِجُ	مِنْهُ	حَبًّا	مُّتَرَاكِبًا	وَمِنَ + النَّخْلِ	مِنْ	طَلْعِهَا	قِنْوَانٌ	دَانِيَةٌ
نکالتے ہم	اس سے	دانے	ایک ایک چڑھا ہوا	اور سے کھجور	سے	گابھا	خوشے	جھکے ہوئے

جس سے ایک پر ایک چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجوروں کے گابھے سے جھکے ہوئے خوشے۔

وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا

وَجَنّٰتٍ	مِّنْ + اَعْنَابٍ	وَّالزَّيْتُوْنَ	وَالرُّمَّانَ	مُشْتَبِهًا	وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ	اُنْظُرُوْٓا
اور باغات	انگور کے	اور زیتون	اور انار	ملتے جلتے	اور نہیں بھی ملتے	دیکھو

اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور نہیں بھی ملتے، اس کے

اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

اِلٰى	ثَمَرِهٖٓ	اِذَآ	اَثْمَرَ	وَيَنْعِهٖ	اِنَّ	فِىْ	ذٰلِكُمْ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ
طرف	اسکا پھل	جب	پھلتا ہے	اور اسکا پکنا	بیشک	میں	اس	نشانیاں	لوگوں کیلئے	ایمان رکھتے ہیں

پھل کی طرف دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اسکا پکنا (دیکھو) بیشک اسمیں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ
لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ
الْبَحْرِ فِى الْاَسْفَارِ قَدْ فَصَّلْنَا بَيَّنَّا
الْاٰيَاتِ الدَّالَّاتِ عَلٰى قُدْرَتِنَا
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ يَتَدَبَّرُوْنَ

﴿۹۷﴾ اور اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو بنایا کہ بوقت سفر جنگل اور دریا کی اندھیریوں میں ان سے راہ پاؤ ہم نے اپنی قدرت کی نشانیاں ظاہر کردیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔

﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِىْ اَنْشَاَكُمْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ هِىَ اٰدَمُ فَمُسْتَقَرٌّ
مِّنْكُمْ فِى الرَّحِمِ وَّمُسْتَوْدَعٌ مِّنْكُمْ
فِى الصُّلْبِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْقَافِ
اَىْ مَكَانَ قَرَارٍ لَّكُمْ قَدْ فَصَّلْنَا
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ○ مَا
يُقَالُ لَهُمْ۔

﴿۹۸﴾ اور اللہ وہ جس نے تم کو ایک جان یعنی آدم سے پیدا کیا پس تم میں سے بعض رحم مادر میں ٹھیرنے والے ہیں اور بعض پشت پدر میں سونپے گئے (اور مستقر کے قاف کو زبر پڑھنے کی صورت میں یہ معنی ہیں کہ جائے قرار تمہاری رحم مادر ہے) بیشک ہم نے کھول کر بیان کردی نشانیاں انکے لئے جو سمجھتے ہیں اس بات کو جو اُن سے کہی جاتی ہے۔

﴿۹۹﴾ وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا فِيْهِ الْتِفَاتٌ عَنِ
الْغَيْبَةِ بِهٖ بِالْمَاءِ نَبَاتَ كُلِّ
شَىْءٍ يَّنْبُتُ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ اَىِ
النَّبَاتِ شَيْئًا خَضِرًا بِمَعْنٰى اَخْضَرَ
نُّخْرِجُ مِنْهُ مِنَ الْخَضِرِ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا
يَرْكَبُ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَسَنَابِلِ الْحِنْطَةِ
وَنَحْوِهَا وَمِنَ النَّخْلِ خَبَرٌ وَّيُبْدَلُ

﴿۹۹﴾ اور اللہ وہ ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس پانی سے ہر چیز کو اگایا۔ پھر اس روئیدگی سے سبز غاضیں نکالیں در آنحالیکہ ہم اس سبز شاخ سے دانے تو بتو نکالتے ہیں۔ جیسے گیہوں وغیرہ کی بالیں۔

اور کھجور کے گابھے میں سے نکلتی ہیں شاخیں

مِنْهُ مِنْ طَلْعِهَا اَوَّلُ مَا يَخْرُجُ
مِنْهَا فِي اَكْمَامِهَا وَالْمُبْتَدَأُ قِنْوَانٌ
عَرَاجِيْنُ دَانِيَةٌ قَرِيْبٌ بَعْضُهَا مِنْ
بَعْضٍ وَّ اَخْرَجْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ بَسَاتِيْنَ
مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُشْتَبِهًا وَرَقُهُمَا حَالٌ وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ
ثَمَرُهُمَا اُنْظُرُوْا يَا مُخَاطَبِيْنَ نَظَرَ
اِعْتِبَارٍ اِلٰى ثَمَرِهٖ بِفَتْحِ الثَّاءِ وَالْمِيْمِ وَ
بِضَمِّهِمَا وَهُوَ جَمْعُ ثَمَرَةٍ كَشَجَرَةٍ وَشَجَرٍ وَخَشَبَةٍ
وَخُشُبٍ اِذَا اَثْمَرَ اَوَّلَ مَا يَبْدُوْا كَيْفَ هُوَ
وَ اِلٰى يَنْعِهٖ نُضْجِهٖ اِذَا اَدْرَكَ كَيْفَ يَعُوْدُ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ دَالَّاتٍ عَلٰى قُدْرَتِهٖ تَعَالٰى
عَلَى الْبَعْثِ وَغَيْرِهٖ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ خُصُّوْا بِالذِّكْرِ
لِاَنَّهُمُ الْمُنْتَفِعُوْنَ بِهَا فِي الْاِيْمَانِ بِخِلَافِ
الْكَافِرِيْنَ

اور خوشے کہ ایک دوسرے سے قریب ہیں۔

اور ہم نے اس پانی سے انگور اور زیتون اور انار کے باغ نکالے کہ ان کے پتے باہم مشابہ ہیں اور پھل ان کے باہم مشابہ نہیں۔
اے مخاطبین نظر عبرت سے دیکھو اس کے پھلوں کو کہ اول کیونکر پھل ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کے پکنے کی طرف کہ پک کر کیسا ہو جاتا ہے۔

بیشک ان سب چیزوں میں البتہ نشانیاں ہیں اللہ کی قدرت کی مار کر زندہ کرنے وغیرہ پر اس قوم کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ (ایمان والوں کو خاص ذکر فرمایا اسلئے کہ نفع ان نشانیوں سے ایمان لانے میں انہی کو ہے کافروں کو کچھ نفع نہیں۔)

تشریح

(۹۷) یہ چاند ستارے اسی کے بنائے ہوئے ہیں | یہ کائنات ایک بے انتہا وسیع خلا ہے جسمیں لاتعداد ستارے غیر معمولی رفتار سے مسلسل حرکت کر رہے ہیں۔ اگر آسمان میں گرد و غبار نہ ہو تو پانچ ہزار ستارے خالی آنکھ سے نظر آجاتے ہیں۔ کسی معمولی دوربین کے ذریعہ ستاروں کو دیکھا جائے تو بیس لاکھ ستارے نظر آسکتے ہیں۔ سب سے بڑی دوربین جو ماؤنٹ پیلومر پر لگی ہوئی ہے اس سے اربوں ستارے نظر آتے ہیں پھر بھی اصل تعداد کے مقابلے یہ بہت کم ہیں۔ ان میں سے کچھ ستارے اپنی چمک دمک سے جنگلوں اور سمندروں کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا کام بھی دیتے ہیں۔ تم ہماری نشانیاں دیکھنا چاہتے تھے دیکھو ہم نے کتنی نشانیاں کھول کھول کر تمہارے سامنے رکھ دی ہیں۔ اس حقیقت تک پہنچنے کیلئے علم کی ضرورت ہے وہ علم جو محض علم نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی معرفت کا ذریعہ بنتا ہے۔ بتاؤ پھر کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہو سکتا ہے۔؟

(۹۸) اللہ نے انسان کو ایک جان سے پیدا کیا | اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی نسل کو ایک مرد اور ایک عورت کے ذریعے پھیلایا اور ان میں مرد و عورت کی تفریق کی عورت اور مرد کے باہمی ملاپ کے ذریعہ ماں کے رحم میں نطفہ قرار پانے سے لیکر اس کے زمین میں سونپے جانے تک انسان کے مختلف مرحلوں پر اگر نظر ڈالی جائے تو اللہ کی کھلی کھلی نشانیاں سامنے آجاتی ہیں کس طرح مرد و عورت کے نطفہ سے رحم مادر میں بچہ قرار پاتا ہے کس طرح وہاں اس کے ہاتھ پاؤں اعضاء بنتے ہیں کس طرح اس کو نوک پلک سے درست کیا جاتا ہے کس طرح اسمیں جان ڈالی جاتی ہے پھر باہر آنے کا راستہ آسان کیا جاتا ہے پھر بچپن جوانی بڑھاپا اور آخر ماں کی گود سے گور میں چلا جاتا ہے۔ ان نشانیوں سے اللہ کی معرفت حاصل کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ کی دی ہوئی عقل اور سمجھ سے کام لیں جانوروں کی طرح زندگی نہ گذاریں۔

(۹۹) بارش کا برسانا پیداوار کا ہونا یہ بھی اللہ کی نشانی ہے | تم اللہ کی نشانیاں دیکھنا چاہتے ہو۔ دیکھو یہی تو ہے جو آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس پانی سے ہر طرح کا سبزہ اگتا ہے پھر اسی سے ہر سے بھرے کھیت اور درخت پیدا ہوتے ہیں پھر ان درختوں میں تہہ پر تہہ چڑھے ہوئے دانے نکلتے ہیں اور ذرا دیکھو یہ کھجور کے درخت ان کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا ہو رہے ہیں جو وزن سے جھکے جا رہے ہیں اور انگور، زیتون، انار کے باغ ایک دوسرے سے ملتے جلتے پھل پھر بھی ہر ایک کا ذائقہ اور ہر ایک کی خصوصیات ان درخت پر پھل آنے کا ذرا نظارہ تو کرو دیکھو کس طرح پھل پکتے ہیں ان کی کیفیت تو دیکھو ایمان لانے والوں کیلئے ان چیزوں میں بے شمار نشانیاں ہیں۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ

وَ + جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	الْجِنَّ	وَخَلَقَهُمْ	وَخَرَقُوْا	لَهٗ	بَنِيْنَ
اور انہوں نے ٹھہرایا	اللہ کا	شریک	جن	حالانکہ اسی نے انہیں پیدا کیا	اور تراشتے ہیں	اس کے لئے	بیٹے

اور انہوں نے جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا حالانکہ اسی نے انہیں پیدا کیا اور وہ اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں

۱۲ ع ۶ ۱۸ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ

وَ + بَنٰتٍ	بِغَيْرِ + عِلْمٍ	سُبْحٰنَهٗ	وَتَعٰلٰى	عَمَّا	يَصِفُوْنَ	بَدِيْعُ
اور بیٹیاں	علم کے بغیر (جہالت سے)	وہ پاک ہے	اور بلند تر	اس سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	نئی طرح بنانے والا

تراشتے ہیں جہالت سے وہ پاک ہے اور اس سے بلند تر ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ نئی طرح (نمونے کے بغیر)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهٗ	وَلَدٌ	وَّ + لَمْ + تَكُنْ	لَّهٗ
آسمان (جمع)	اور زمین	کیونکر	ہوسکتا ہے	اس کا	بیٹا	جبکہ نہیں	اسکی

آسمانوں اور زمین کا بنانے والا۔ اس کے بیٹا کیوں کر ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس کی بیوی

صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

صَاحِبَةٌ	وَخَلَقَ	كُلَّ + شَيْءٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
بیوی	اور اس نے پیدا کیا	ہر چیز	اور	وہ	ہر	چیز	جاننے والا

نہیں اور اس نے ہر چیز پیدا کی ہے۔ اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ

ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	خَالِقُ	كُلِّ + شَيْءٍ	فَاعْبُدُوْهُ
یہی	اللہ	تمہارا رب	نہیں کوئی معبود	سوائے	اس	پیدا کرنیوالا	ہر چیز	سو تم اس کی عبادت کرو

یہی اللہ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے سو تم اس کی عبادت کرو

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾

وَ	هُوَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	وَّكِيْلٌ
اور	وہ	پر	ہر	چیز	کارساز۔ نگہبان

اور وہ ہر چیز کا کارساز و نگہبان ہے۔

(۱۰۰) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مفعول ثان شُرَكَآءَ
مفعول اول وَيُبْدَلُ مِنْهُ الْجِنَّ حَيْثُ
أَطَاعُوْهُمْ فِي عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَقَدْ
خَلَقَهُمْ فَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ شُرَكَاءَ وَخَرَقُوْا
بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ أَيْ إِخْتَلَقُوْا لَهُ بَنِيْنَ
وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَيْثُ قَالُوْا عُزَيْرُ بْنُ
اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ
تَنْزِيْهًا لَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بَأَنْ

(۱۰۰) اور کافروں نے جنوں کو اللہ کا ساجھی بنا لیا کہ بتوں کے پوجنے میں ان کا کہنا مانتے ہیں حالانکہ جنوں کو اسی نے پیدا کیا۔ پھر وہ اللہ کے ساجھی کیونکر ہو سکتے ہیں۔
اور بے سمجھے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں، جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔
وہ پاک ہے اور بلند ہے اس وصف سے کہ جو لوگ بیان کرتے ہیں کہ اس کی اولاد ہے۔

(۱۰۱) لَهٗ وَلَدٌ هُوَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
مُبْدِعُهُمَا مِنْ غَيْرِ مِثَالٍ سَبَقَ أَنّٰى كَيْفَ
يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهٗ صَاحِبَةٌ
زَوْجَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهٖ أَنْ
يَخْلُقَ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(۱۰۱) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الخ وہ بنانے والا ہے آسمانوں اور زمینوں کا بدون کسی مثال کے کہ گزرے ہو۔ کیونکر ہو سکتا ہے اس کے بچہ اور حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں۔ اور اس نے ہر چیز کو بنایا جو پیدا کرنے کے لائق تھے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

(۱۰۲) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَحْدَهٗ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○ حَفِيْظٌ

(۱۰۲) یہ اللہ ہے رب تمہارا اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اسی کی توحید کرو اور وہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔

تشریح

(۱۰۰) کھلی کھلی نشانیوں کے باوجود پھر بھی دوسروں کو اللہ کا شریک کرنا کیا معنیٰ؟ | اللہ کی قدرت اور اس کے ایک ہونے کی کائنات میں بکھری ہوئی یہ کھلی کھلی نشانیاں ہیں پھر بھی دیکھو کچھ لوگوں نے جنّات کو خدا کی خدائی میں شریک بنا لیا حالانکہ وہ ان جنّات کا پیدا کرنے والا ہے تو بھلا جو مخلوق ہے وہ خالق کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ اور بے جانے بوجھے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بنا دیا۔ اسی طرح دیوتاؤں کی ایک نسل خیالی طور پر گھڑ کے انہیں اللہ کے بیٹے بنا دیا اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں سے پاک اور اور بالاتر ہے۔

(۱۰۱) اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کے خالق ہیں | اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نمونے اور کسی سہارے کے بغیر زمین و آسمان بنائے ہیں۔ اس کو نہ اولاد کی ضرورت ہے اور نہ کسی مددگار کی۔ اس کے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے، جبکہ اس کے کوئی شریکِ زندگی نہیں ہے۔ اگر تم کسی مخلوق کو اللہ کی اولاد قرار دو گے تو ان بچوں کی ماں کون ہوگی اور اس ماں کا اللہ کے ساتھ کیا تعلق ہوگا۔ عیسائی جو حضرت عیسیٰ مسیحؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں وہ بھی یہ جرأت نہیں کر سکے کہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ مریم کو نعوذ باللہ اللہ کی بیوی قرار دے سکیں پھر جب ایسا نہیں ہے تو حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ خدا کا بیٹا کیونکر بنگیا حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے خالق اور پیدا کرنیوالے ہیں اور ان کا علم لامحدود ہے وہ ہر چیز کا علم رکھتے ہیں۔

(۱۰۲) اللہ تعالیٰ ہی سب کے معبود ہیں | یہ ہیں اعلیٰ صفت والے اللہ تم جو حقیقت میں سب کے رب ہیں ان کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کیونکہ وہ ہر چیز کے خالق اور پیدا کرنے والے ہیں اور وہی سب کے کارساز ہیں اپنی پاکیزہ اور اعلیٰ صفات کی وجہ سے وہی بندگی کے مستحق ہیں۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ۖ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ

لَا	تُدْرِكُهُ	الْأَبْصَارُ	وَ	هُوَ	يُدْرِكُ	الْأَبْصَارَ
نہیں	پاسکتیں اسکو	آنکھیں	اور	وہ	پاسکتا ہے	آنکھیں

(مخلوق کی) آنکھیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ آنکھوں کو پا سکتا ہے۔

وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ

وَ	هُوَ	اللَّطِيفُ	الْخَبِيرُ	قَدْ + جَاءَكُمْ	بَصَائِرُ	مِنْ	رَبِّكُمْ
اور	وہ	بھید جاننے والا	خبردار	آچکیں تمہارے پاس	نشانیاں	سے	تمہارا رب

اور وہ بھید جاننے خبردار ہے۔ تمہارے رب کی طرف کی نشانیاں آچکی ہیں۔

فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ

فَمَنْ	أَبْصَرَ	فَلِنَفْسِهِ	وَمَنْ	عَمِيَ	فَعَلَيْهَا	وَمَا	أَنَا	عَلَيْكُمْ
سو جو جس	دیکھ لیا	سو اپنے واسطے	اور جو	اندھا رہا	تو اسکی جان پر	اور نہیں	میں	تم پر

تو جس نے دیکھ لیا سو اپنے واسطے اور جو اندھا رہا (تو اس کا وبال) اسکی جان پر اور میں تم پر

بِحَفِيظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ

بِحَفِيظٍ	وَ	كَذَٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْآيَاتِ	وَ	لِيَقُولُوا	دَرَسْتَ
نگہبان	اور	اسی طرح	ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ کہیں	تونے پڑھا ہے

نگہبان نہیں اور اسی طرح ہم آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔ تاکہ وہ کہیں تونے (کسی سے) پڑھا ہے۔

وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾

وَلِنُبَيِّنَهُ	لِقَوْمٍ + يَعْلَمُونَ
اور تاکہ ہم واضح کردیں	جاننے والوں کے لئے

اور تاکہ ہم جاننے والوں کے لئے واضح کردیں۔

(١٠٣) لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ أَيْ لَا تَرَاهُ وَهٰذَا مَخْصُوصٌ بِرُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ "وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ" وَحَدِيثُ الشَّيْخَيْنِ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ

(١٠٣) اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکیں یہ حکم خاص ہے بعض آدمیوں کے ساتھ کیونکہ اہل ایمان آخرت میں اللہ کو دیکھیں گے بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کے؛ بہت چہرے اس روز تازہ ہونگے اپنے رب کو دیکھنے والے۔ اور بخاری و مسلم نے حدیث کی روایت کی کہ بیشک عنقریب تم دیکھو گے اپنے رب کو جیسا کہ چودھویں

كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقِيْلَ
اَلْمُرَادُ لَا تُحِيْطُ بِهٖ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ اَیْ يَرَاهَا وَلَا تَرَاهُ وَلَا يَجُوْزُ
فِیْ غَيْرِهٖ اَنْ يُدْرِكَ الْبَصَرَ وَهُوَ لَا
يُدْرِكُهٗ اَوْ يُحِيْطُ بِهَا عِلْمًا وَهُوَ
اللَّطِيْفُ بِاَوْلِيَائِهٖ الْخَبِيْرُ ○ بِهِمْ
(۱۰۴) قُلْ يَا مُحَمَّدُ لَهُمْ قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗئِرُ
حُجَجٌ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَهَا فَاٰمَنَ
فَلِنَفْسِهٖ اَبْصَرَ لِاَنَّ ثَوَابَ اِبْصَارِهٖ
لَهٗ وَمَنْ عَمِیَ عَنْهَا فَضَلَّ
فَعَلَيْهَا وَبَالُ ضَلَالِهٖ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ○ رَقِيْبٌ لِاَعْمَالِكُمْ اِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ
(۱۰۵) وَكَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَّا مَا ذُكِرَ نُصَرِّفُ نُبَيِّنُ
الْاٰيٰتِ لِيَعْتَبِرُوْا وَلِيَقُوْلُوْا اَیِ الْكُفَّارُ
فِیْ عَاقِبَةِ الْاَمْرِ دَارَسْتَ ذَاكَرْتَ اَهْلَ الْكِتَابِ
وَفِیْ قِرَاءَةٍ دَرَسْتَ اَیْ كُتُبَ الْمَاضِيْنَ وَ
جِئْتَ بِهٰذَا مِنْهَا وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ○

رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔ اور بعض علماء نے کہا کہ معنی لاتدرکہ الابصار کے یہ ہیں کہ کوئی بینائی اسکو احاطہ نہیں کرسکتی تو اس صورت میں آیت مخصوص نہ ہوگی۔ اور اللہ آنکھوں کو دیکھتا ہے آنکھیں اسکو نہیں دیکھتیں (اور اللہ کے سوا کسی میں یہ امر ممکن نہیں کہ وہ آنکھ کو دیکھے اور آنکھ اس کو نہ دیکھ سکے یا معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ سب بینائیوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور سب کو جانتا ہے اور وہ مہربان ہے اپنے دوستوں پر جانتا ہے انکے حال کو

(۱۰۴) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہدو کہ بیشک تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیلیں ظاہر آئیں۔ سو جو ان کو دیکھ کر ایمان لایا تو اپنے نفع کے لئے دیکھا اور ایمان لایا کیونکہ اجر اسکے دیکھنے کا اسی کو حاصل ہونیوالا ہے۔ اور جو شخص ان دلائل سے اندھا ہوکر گمراہ ہوا تو وبال اسکی گمراہی کا اس پر ہے اور میں تمہارے عملوں کا نگہبان نہیں۔ میں صرف ڈرانے والا ہوں۔

(۱۰۵) اور جسطرح ہم نے یہ بیان کیا ایسے ہی بیان کرتے ہیں نشانیاں تاکہ یہ لوگ عبرت پکڑیں۔ اور تاکہ کفار انجام کار یہ کہیں کہ اے محمد تم نے اس کو اہل کتاب سے یاد کرلیا ہے یا پرانی کتابوں کو لکھا پڑھا ہے ان میں سے اس قرآن کو لائے ہو اور تاکہ ہم اسکو بیان کریں انکے لئے جو جانتے ہیں۔

تشریح

(۱۰۳) نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں | ہماری آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں کیونکہ ہماری آنکھوں میں اس کو دیکھنے کی طاقت نہیں ہے ہاں اگر وہ اپنے لطف وکرم سے خود یہ چاہے کہ اپنے آپ کو دکھادے تو آنکھوں میں وہ طاقت بھی پیدا کردیگا جو اس کو دیکھ سکیں۔ لیکن اس کی ذات اقدس کا مکمل احاطہ کسی کی نگاہ کبھی نہیں کرسکتی البتہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ بہت باریک بیں اور باخبر ہیں۔

(۱۰۴) رسول کا کام روشنی دکھادینا ہے | رسولوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ بندوں کے سامنے ہدایت کی اس روشنی کو پیش کردیں جس کی ذمہ داری اللہ نے ان پر ڈالی ہے۔ اب آنکھیں کھول کر دیکھنا نہ دیکھنا یہ بندوں کا کام ہے رسول کا کام یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں اور وہ ہدایت کی روشنی سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا تو وہ زبردستی اس کی آنکھیں کھلوائیں جہاں تک ہدایت کا سوال ہے وہ اللہ کی طرف سے سامنے آچکی ہے اب جو کوئی اپنی بینائی سے کام لیکر اس کو دیکھے گا وہ اپنا ہی بھلا کریگا اور اگر اندھا بنا رہیگا تو خود اپنا نقصان کرے گا۔

(۱۰۵) اللہ تم مختلف طریقے سے اپنی نشانیاں سامنے رکھتے ہیں | قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے جو لوگ اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اس کلام کو سنکر اور پڑھ کر اسکی پُرحکمت اور نصیحت آمیز باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے بار بار اپنی نشانیوں کو سامنے رکھتے ہیں جو انسان کو غور وفکر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مگر اس صاف ستھرے کلام میں مخالفانہ باتیں ڈھونڈنے والے وہ لوگ بھی ہیں جو بجائے اس کے کہ اس کی پُرحکمت باتوں پر غور وفکر کریں اس فکر میں پڑجاتے ہیں کہ آخر یہ اُمّی انسان یہ مضامین کہاں سے لایا اور جو واقعی علم رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے ان پر حقیقت روشن ہوجاتی ہے کہ یہ اللہ رب العزت کی بتائی ہوئی قیمتی باتیں ہیں۔

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ

اِتَّبِعۡ	مَآ	اُوۡحِىَ	اِلَيۡكَ	مِنۡ	رَّبِّكَ	لَاۤ اِلٰهَ	اِلَّا + هُوَ
تم چلو	جو	وحی آئے	تمہاری طرف	سے	تمہارا رب	نہیں کوئی معبود	اس کے سوا

اس پر چلو جو وحی آئے تمہارے رب سے تمہاری طرف ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ،

وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا‌

وَ اَعۡرِضۡ	عَنِ	الۡمُشۡرِكِيۡنَ	وَ	لَوۡ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَآ	اَشۡرَكُوۡا
اور منہ پھیر لو	سے	مشرکین	اور	اگر	چاہتا	اللہ	نہ	شرک کرتے وہ

اور مشرکوں سے منہ پھیر لو، اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے

وَمَا جَعَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا‌ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۱۰۷﴾

وَمَا	جَعَلۡنٰكَ	عَلَيۡهِمۡ	حَفِيۡظًا	وَمَآ	اَنۡتَ	عَلَيۡهِمۡ	بِوَكِيۡلٍ
اور نہیں	بنایا تمہیں	ان پر	نگہبان	اور نہیں	تم	ان پر	داروغہ

اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں بنایا اور تم ان پر داروغہ نہیں

(۱۰۶) اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ای الْقُرْاٰن لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ○

(۱۰۶) اے محمد قرآن کی پیروی کرو جو تمہاری جانب اللہ نے وحی کی اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ موڑ دو۔

(۱۰۷) وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا‌ وَمَا جَعَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا رقیبا فتجازیہم باعمالہم وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ○ فتجبرہم علی الایمان وھذا قبل الامر بالقتال

(۱۰۷) اور جو اللہ چاہتا وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا کہ ان کو ان کے عملوں کا بدلہ دو۔ اور نہ تم ان کے ذمہ دار ہو کہ انکے ایمان لانے پر مجبور کرو (یہ حکم امر قتال سے پہلا ہے)

تشریح

(۱۰۶) **آپ باطل پرستوں کی پرواہ نہ کریں** اے محمد آپ اس وحی کی پیروی کرتے رہیں جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل ہوئی ہے کیونکہ اس کے سوا کوئی اور معبود ہے ہی نہیں جس کی پیروی کی جائے آپ اس پر بھروسہ رکھیں اور ان باطل پرستوں کی پرواہ نہ کریں جو ان روشن دلیلوں کے باوجود سیدھے راستے پر نہیں آتے۔

(۱۰۷) **آپ داعی اور مبلغ ہیں حولدار نہیں** اصل میں معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰے نے اپنی حکمت اور مصلحت سے ایک محدود دائرے میں انسان کو آزادی دی ہے اور اسی آزادی میں اس کا امتحان اور آزمائش ہے اگر انسان کی آزادی چھین لی جائے تو امتحان کا کوئی مطلب نہیں رہ جاتا اس لئے اللہ تعالٰے نے اختیار دیا ہے کہ چاہو تم اللہ کو مانو یا نہ مانو، ایک مانو یا اس کے ساتھ ساجھی یا شریک بناؤ فیصلہ تمہیں خود کرنا ہے اللہ تعالیٰ اگر جبر کرنا چاہتے اور اس کی مشیت ہوتی تو کیا مجال تھی کہ کوئی اللہ کے ساتھ شرک کر سکتا اس واسطے اے پیغمبر آپ اپنا کام کئے جائیں انکو سمجھاتے رہیں دعوت دیتے رہیں آپ کو ان کے اوپر نہ تو پاسبان مقرر کیا گیا ہے اور نہ آپ کو حولدار بنایا گیا ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا

وَلَا	تَسُبُّوا	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	فَيَسُبُّوا	اللّٰهَ	عَدْوًا
اور نہ	تم گالی دو	وہ جنہیں	وہ پرستش کرتے ہیں	سے	سوا	اللہ	پس وہ برا کہیں گے	اللہ	گستاخی

اور اللہ کے سوا وہ جن کی پرستش کرتے ہیں تم انہیں گالی نہ دو، پس وہ اللہ کو بے سمجھے بوجھے گستاخی سے برا

بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

بِغَيْرِ عِلْمٍ	كَذٰلِكَ	زَيَّنَّا	لِكُلِّ	اُمَّةٍ	عَمَلَهُمْ	ثُمَّ	اِلٰى	رَبِّهِمْ
بے سمجھے بوجھے	اسی طرح	ہم نے بھلا دکھایا	ہر ایک	فرقہ	ان کا عمل	پھر	طرف	اپنا رب

کہیں گے اسی طرح ہم نے ہر فرقہ کو اس کا عمل بھلا دکھایا پھر انہیں اپنے رب کی طرف

مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

مَّرْجِعُهُمْ	فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
ان کو لوٹنا	وہ پھر ان کو جتائے گا	جو وہ	تھے	کرتے

لوٹنا ہے وہ پھر ان کو جتا دے گا جو وہ کرتے تھے۔

(۱۰۸) وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ هُمْ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَيِ الْاَصْنَامَ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا
اِعْتِدَاءً وَّظُلْمًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اَيْ جَهْلٍ
مِنْهُمْ بِاللّٰهِ كَذٰلِكَ كَمَا زَيَّنَّا لِهٰؤُلَاءِ
مَا هُمْ عَلَيْهِ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ
مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَاَتَوْهُ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
مَّرْجِعُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
فَيُجَازِيْهِمْ بِهٖ

(۱۰۸) اور ان کے بتوں کو جنکو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں برا نہ کہو کہ وہ ازراہ زیادتی اور ظلم کے بے سمجھے اللہ کو برا کہنے لگیں گے کیونکہ وہ اللہ کو نہیں جانتے۔
جیسا ان کافروں کو اپنا مذہب باطل جس پر یہ ہیں بھلا معلوم ہوتا ہے اسی طرح ہم نے ہر ایک گروہ کے لئے ان کے برُے بھلے عمل ان کو اچھے کرکھائے سو وہ انکے مرتکب ہوئے پھر ان کو آخرت میں اپنے رب کی طرف جانا ہے سو وہ ان کو خبر دیگا ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے پھر انکو عوض ان کا دیگا۔

تشریح

(۱۰۸) باطل پرستوں کے ساتھ اہل حق کا رویہ — اہل حق کا رویہ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی زبان سے کسی کو برا بھلا نہ کہیں اس طرح سے بحث و تکرار نہ کریں کہ جس سے ضد اور ہٹ پیدا ہو۔ اسلئے کہ اپنے خیال میں وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بہت اچھا کر رہے ہیں ان کی نظروں میں ان کا عمل ہی ان کو خوشنما نظر آتا ہے اگر تم ان کے معبودوں کو برا بھلا کہو گے تو وہ جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں گستاخیاں کریں گے اسلئے تم ان کو نرمی اور حکمت سے سمجھاتے رہو ماننا نہ ماننا ان کا فعل ہے آخر ایک دن حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا کیونکہ سب کو پلٹ کر اللہ کے پاس آنا ہے اور پھر ان کو بتا دیا جائیگا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ

وَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ + اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ
اور	وہ قسم کھاتے تھے	اللہ کی	تاکید سے	البتہ اگر	ان کے پاس آئے	کوئی نشانی

اور وہ تاکید سے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو

لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا

لَّيُؤْمِنُنَّ	بِهَا	قُلْ	اِنَّمَا	الْاٰيٰتُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَمَا +
تو ضرور ایمان لائیں گے	اس پر	آپ کہدیں	کہ	نشانیاں	اللہ کے پاس	اور کیا

ضرور اس پر ایمان لائیں گے ، آپ کہدیں کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا

يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ نُقَلِّبُ

يُشْعِرُكُمْ	اَنَّهَآ	اِذَا	جَآءَتْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	وَ نُقَلِّبُ
خبر نہیں	کہ وہ	جب	آئیں	ایمان نہ لائیں گے	اور ہم الٹ دینگے

خبر کہ جب آئیں تو یہ ایمان نہ لائیں گے ۔ اور ہم ان کے دل اور ان

اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

اَفْـِٕدَتَهُمْ	وَاَبْصَارَهُمْ	كَمَا	لَمْ + يُؤْمِنُوْا	بِهٖ	اَوَّلَ	مَرَّةٍ	وَّ
ان کے دل	اور ان کی آنکھیں	جیسے	وہ ایمان نہ لائے	اس پر	پہلی	بار	اور

کی آنکھیں اُلٹ دیں گے جیسے وہ ان (نشانیوں) پر پہلی بار ایمان نہیں لائے اور ہم

ع ۱۳ ۱۰ ۱۹

ع

نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

نَذَرُهُمْ	فِيْ	طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ
ہم چھوڑ دینگے انہیں	میں	ان کی سرکشی	بھٹکتے رہیں ۔

انھیں چھوڑ دیں گے ان کی سرکشی میں کہ وہ بھٹکتے رہیں ۔

﴿۱۰۹﴾ وَ اَقْسَمُوْا اَیْ کُفَّارَ مَکَّةَ بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَیْمَانِهِمْ اَیْ غَایَةَ اِجْتِهَادِ فِیْهَا لَئِنْ
جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ مِمَّا اقْتَرَحُوْا لَیُؤْمِنُنَّ
بِهَا ؕ قُلْ لَّهُمْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ
یُنَزِّلُهَا کَمَا یَشَآءُ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ وَمَا

﴿۱۰۹﴾ اور مکہ کے کافروں نے نہایت پختگی سے اللہ کی قسمیں کھائیں اور پکے وعدے کئے کہ اگر ہم پر ہماری طلب کے موافق نشانی آئی تو بالضرور ہم اس پر ایمان لاویں گے ۔ ان سے کہدو بات یہ ہے کہ سب نشانیاں اللہ کے پاس ہیں وہ جس طرح چاہے ان کو اُتارے اور میں صرف ڈرانے والا ہوں ۔ اور تم کو اے اہل ایمان

يُشْعِرُكُمْ يُدْرِيْكُمْ بِاِيْمَانِهِمْ اِذَا جَاءَتْ اَیْ اَنْتُمْ لَاتَدْرُوْنَ ذٰلِكَ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَايُؤْمِنُوْنَ ○ لِمَا سَبَقَ فِیْ عِلْمِیْ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالتَّاءِ خِطَابًا لِلْكُفَّارِ وَفِیْ اُخْرٰی بِفَتْحِ اَنْ بِمَعْنٰی لَعَلَّ اَوْمَعْمُوْلَةٌ لِمَا قَبْلَهَا

کیا خبر کہ وہ لوگ اپنے وعدے کے موافق نشانی اُترنے پر ایمان لاویں گے ۔ یعنی تم اس کو نہیں جانتے بیشک مجھے معلوم ہے پہلے سے کہ وہ لوگ نشانی کے آنے پر بھی ایمان نہ لاویں گے کہ انکی تقدیر میں ایمان لانا نہیں ہے ۔

(۱۱۰) وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ نُحَوِّلُ قُلُوْبَهُمْ عَنِ الْحَقِّ فَلَا يَفْهَمُوْنَهٗ وَاَبْصَارَهُمْ عَنْهُ فَلَا يُبْصِرُوْنَهٗ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَیْ بِمَآ اُنْزِلَ مِنَ الْاٰيَاتِ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ نَتْرُكُهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ ضَلَالِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ يَتَرَدَّدُوْنَ مُتَحَيِّرِيْنَ۔

(۱۱۰) اور ہم ان کے دلوں کو اور بینائیوں کو حق سے پھیرتے ہیں سو وہ نہ حق کو سمجھتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اسلئے ایمان نہیں لاتے جیسا اول مرتبہ ایمان نہیں لائے ان آیتوں پر جو تم پر اتاری گئیں اور ہم انکو انکی گمراہی میں چھوڑتے ہیں کہ وہ تردد میں پڑے ہوئے حیران پھرتے ہیں ۔

تشریح

(۱۰۹) نشانیوں کی فرمائش | اللہ کی کھلی کھلی نشانیاں ہونے کے باوجود ان باطل پرستوں کا یہ حال تھا کہ نبی ﷺ کے پاس آکر بڑی بڑی قسمیں کھاکر کہتے تھے کہ آپؐ کوئی ایسا معجزہ دکھادیں جس کو دیکھ کر آپکی سچائی اور آپ کے پیغمبر ہونے کو ماننے کے لئے ہم مجبور ہوجائیں مثلاً اس صفا پہاڑ کو سونے کا بنادیں اگر ایسا ہوگیا تو بس ہم ایمان لے آئیں گے ۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمد ﷺ ان سے کہہ دو کہ معجزے اور نشانیاں بنانے کی مجھے قدرت نہیں ہے اس کا اختیار تو اللہ کو ہے وہ چاہے دکھائے چاہے نہ دکھائے اور پھر کسی معجزے کی حاجت کیا ہے جبکہ اللہ کی نشانیاں جگہ جگہ بکھری ہوئی ہیں اور جہاں تک حضرت محمد ﷺ کی صداقت کا تعلق ہے خود انکی زندگی اور اللہ کا کلام قرآن مجید ان کی صداقت کی دلیل کے طور پر موجود ہے ۔ یہ تمنا بعض مومنین کے دل میں بھی پیدا ہوتی تھی کہ کچھ ایسا ہوجائے کہ یہ ہمارے بھٹکے ہوئے بھائی اس کو دیکھ کر راہ راست پر آجائیں ۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر ان کی فرمائش پوری کر بھی دی جائے تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے ۔ کیونکہ ان کا ایمان نہ لانا اسلئے نہیں ہے کہ کوئی نشانی ظاہر نہیں ہورہی ہے بلکہ یہ تو ان کی ضد اور ہٹ ہے اور کج فکری اور کج نگاہی ہے جو ان کو ایمان لانے سے روکے ہوئے ہے ۔ ورنہ نشانیوں کی کمی کیا ہے ۔

(۱۱۰) چھوڑ دو ان کو بھٹکنے دو | اصل میں ان کی وہی ذہنیت ہے جو شروع سے چلی آرہی ہے ۔ ان کی عقل کا پھیر جو اُن کو ماننے سے روکے ہوئے ہے جو پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے ۔ جب آدمی سرکشی میں اندھا ہوجاتا ہے تو پھر کوئی چیز اس کو دکھائی نہیں دیتی ۔ نہ صداقت نہ کوئی نشانی اور وہ اس گمراہی کے سمندر میں غوطے کھاتا رہتا ہے ۔ یہی وہ چیز ہے جس کو اللہ کی توفیق کہا جاتا ہے ۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

وَحَشَرْنَا	الْمَوْتٰى	وَكَلَّمَهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةَ	اِلَيْهِمُ	نَزَّلْنَا	اَنَّنَا	وَلَوْ
اور ہم جمع کردیتے	مُردے	اور ان سے باتیں کرتے	فرشتے	ان کیطرف	اتارتے	ہم	اور اگر

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتارتے، اور ان سے مُردے باتیں کرتے، اور ہم جمع کردیتے

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

يَّشَآءَ اللّٰهُ	اَنْ	اِلَّآ	كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا	مَّا	قُبُلًا	شَيْءٍ	كُلَّ	عَلَيْهِمْ
چاہے اللہ	یہ کہ	مگر	وہ ایمان لاتے	نہ	سامنے	شے	ہر	ان پر

ان پر (انکے ساتھ) ہر شے (چیز) تو بھی وہ ایمان نہ لاتے، مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

يَجْهَلُوْنَ	اَكْثَرَهُمْ	وَلٰكِنَّ
جاہل (نادان) ہیں	ان میں اکثر	اور لیکن

اور لیکن ان میں اکثر نادان ہیں۔

(۱۱۱) وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى كَمَا اقْتَرَحُوْا وَحَشَرْنَا جَمَعْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا بِضَمَّتَيْنِ جَمْعُ قَبِيْلٍ اَيْ فَوْجًا فَوْجًا وَبِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِ الْبَاءِ اَيْ مُعَايَنَةً فَشَهِدُوْا بِصِدْقِكَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا لِمَا سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا لٰكِنْ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِيْمَانَهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ○ ذٰلِكَ

(۱۱۱) وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى الخ

اور بیشک اگر ہم انکی طرف فرشتوں کو اتارتے اور ان سے مُردے بولتے جیسا ان کافروں نے چاہا اور ہر چیز کو جماعت جماعت انکے پاس اکھٹی کرتے کہ وہ انکو دیکھتے پھر یہ سب تمہارے سچے ہونے کی گواہی دیتے تو یہ کافر ہرگز ایمان نہ لاتے کہ علم الٰہی میں ان کی تقدیر میں ایمان لانا نہیں مگر اللہ ان کا ایمان چاہے تو وہ ایمان لاویں ولیکن اکثر انمیں سے اس سے جاہل ہیں۔

تشریح

(۱۱۱) انسان کا امتحان حق وباطل میں سے ایک کے انتخاب میں ہے | اللہ تعالٰے نے اپنی مشیت سے اور خاص حکمت اور مصلحت کے تحت انسان کو ایک محدود دائرے میں آزادی دی ہے اور اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے ایک چیز کو مانے یا نہ مانے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات بالکل بے اختیار ہیں اور اللہ کی اطاعت پر مجبور ہیں۔ یہ اختیار اور انتخاب کی آزادی اسی میں انسان کا امتحان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سمجھ اور علم سے کام لیکر اپنی مرضی سے حق کو قبول کرے یا نہ کرے اسلئے اللہ تعالٰی نے کبھی بھی سچائی کو اس طرح پیش نہیں کیا کہ آدمی اُسکو ماننے پر مجبور ہو جائے۔ غیب کی باتیں بے نقاب نہیں کیں، فرشتے سامنے نظر نہیں آتے، مُردے مرنے کے بعد عالم آخرت کی باتیں نہیں بتاتے۔ جنت اور دوزخ اس دنیا میں آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ اگر یہ ساری حقیقتیں بے نقاب کردی جائیں تو دنیا میں انسان کے بھیجنے اور اسکے امتحان اور آزمائش کا کوئی مطلب ہی نہیں رہ جاتا۔ اکثر لوگ کیونکہ ان باتوں کو نہیں سمجھ پاتے وہ اپنی نادانی میں یا اپنے جذبات میں یہ فرمائشیں کرتے ہیں کہ اللہ کی نشانی اور معجزے اسطرح سامنے آکر کھڑے ہو جائیں کہ انکار کی گنجائش ہی نہ رہے۔ جن لوگوں کو اپنے ارادے اور اختیار سے حق اور باطل میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے اگر انکے سامنے فرشتے بھی آکر کھڑے ہو جائیں اور مُردے بھی ان سے باتیں کرنے لگیں تو وہ ماننے والے نہیں ہیں سوائے اسکے کہ انکے اختیار کو چھین کر بے اختیار کردیا جائے اور دوسری مخلوقات کی طرح انکو بھی اطاعت پر مجبور کردیا جائے اور یہ بات اللہ کی حکمت کے خلاف ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ

وَكَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ + نَبِيٍّ	عَدُوًّا	شَيٰطِيْنَ	الْاِنْسِ	وَالْجِنِّ	يُوْحِيْ	بَعْضُهُمْ
اور اسی طرح	ہم نے کر دیا	ہر نبی کے لئے	دشمن	شیطان (جمع)	انسان	اور جن	ڈالتے ہیں	ان کے بعض

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانوں اور جنوں کے شیاطین کو دشمن کر دیا۔ ان کے بعض، بعض (ایک دوسرے) کی طرف ملمع

اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ (۱۱۲)

اِلٰى	بَعْضٍ	زُخْرُفَ	الْقَوْلِ	غُرُوْرًا	وَلَوْ	شَآءَ	رَبُّكَ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَمَا	يَفْتَرُوْنَ
طرف	بعض	ملمع کی ہوئی	باتیں	بہکانے کیلئے	اور اگر	چاہتا	تمہارا رب	وہ نہ کرتے	پس چھوڑ دیں انہیں	اور جو	وہ جھوٹ گھڑتے ہیں۔

کی ہوئی باتیں بہکانے کیلئے (خفیہ) ڈالتے ہیں۔ اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے پس انہیں چھوڑ دیں (اسکے ساتھ) جو وہ جھوٹ گھڑتے ہیں۔

(۱۱۲) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا كَمَا جَعَلْنَا هٰٓؤُلَآءِ
اَعْدَائَكَ وَيُبْدَلُ مِنْهُ شَيٰطِيْنَ مَرَدَةَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ
يُوْحِيْ يُوَسْوِسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ
مُمَوَّهَهٗ مِنَ الْبَاطِلِ غُرُوْرًا اَیْ لِيَغُرُّوْهُمْ وَلَوْ
شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ اَیِ الْاِيْحَاءُ الْمَذْكُوْرُ
فَذَرْهُمْ دَعِ الْكُفَّارَ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○
مِنَ الْكُفْرِ وَغَيْرِهٖ مِمَّا زُيِّنَ لَهُمْ وَ
هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ۔

(۱۱۲) اور جیسے ہم نے ان کافروں کو تمہارا دشمن کیا اسی طرح ہر ایک پیغمبر کے لئے سرکش آدمیوں اور جنات کو دشمن بنایا کہ بعض ان کا وسوسہ ڈالتا ہے طرف بعض کے جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ یہ وسوسہ نہ ڈالتے۔ سو چھوڑ کافروں کو اور ان کے جھوٹ باندھنے کو۔ یعنی کفر اور اس کے سوا وہ جھوٹی باتیں جو انکو اچھی کر کے دکھلائی گئیں (اور یہ حکم امرِ قتال سے پہلا ہے)۔

تشریح

(۱۱۲) حق و باطل کی کش مکش میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے | ہر زمانے میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ جب بھی اللہ کا کوئی نیک بندہ لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دینے کے لئے اٹھا تو تمام شیطانی قوتیں جن و انس کی ایک جٹ ہو کر اس کے مقابلے پر آ گئیں، اور اپنی چالوں تدبیروں سے شک و شبہات پیدا کر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی حالانکہ وہ ان کی ظاہری طور پر خوشنما باتیں محض ایک دھوکا اور فریب ہوتی ہیں۔ جھوٹ کا ملمع جلد اتر جاتا ہے مگر بہرحال وہ اس کے ذریعے لوگوں کو راہِ حق سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر نبی اور پیغمبر کے ساتھ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ مگر اللہ کی مشیت یہ ہے کہ ان باطل قوتوں کو بھی اپنا زور لگانے کا موقع دیا جائے اگرچہ اللہ تعالیٰ کی رضا یہ نہیں ہوتی کہ اس کے بندے غلط راستہ اختیار کریں وہ اسی میں راضی ہے کہ اس کے بندے اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کریں اور اسکی رضا حاصل کر کے اس کے انعامات کے مستحق بنیں۔ لیکن مشیت کا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کے اپنے ارادے کو ظاہر ہونے کا موقع دیا جائے ـــــــ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر اور ان کے پیرودں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمہیں اسطرح کی مزاحمت اور کش مکش کا سامنا کرنا ہی پڑیگا۔ کیونکہ تمہارے سامنے جو اللہ کی مخلوق ہے وہ انسان ہیں فرشتے نہیں ہیں کہ جنکو برائی پر چلنے کا کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔ تمہارے سامنے وہ انسان ہیں جن میں اللہ نے خیر و شر، نور و ظلمت، صلاح و فساد دونوں طرح کی قوتوں کو رکھ دیا ہے۔ تمہارا کام انکو سمجھانا ہے اور انکا کام سمجھ کر نیکی کو اختیار کرنا ہے۔ اس لئے وہ اپنا کام کرتے رہیں اپنی افترا پردازیاں کرتے رہیں اور تم اپنا کام کرتے رہو نیکی کی تلقین کرتے رہو بھلائی برائی کا فرق بتاتے رہو اور برائی کے انجام سے ڈراتے رہو۔

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَ

وَلِتَصْغٰٓى	اِلَيْهِ	اَفْـِٕدَةُ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَلِيَرْضَوْهُ	وَ
اور تاکہ مائل ہو جائیں	اسکی طرف	دل (جمع)	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	آخرت پر	اور تاکہ وہ اسکو پسند کرلیں	اور

اور تاکہ ان لوگوں کے دل اس کی مائل ہو جائیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور تاکہ وہ اس کو پسند کرلیں اور

لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِىْ

لِيَقْتَرِفُوْا	مَا هُمْ	مُّقْتَرِفُوْنَ	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْتَغِىْ	حَكَمًا	وَّهُوَ	الَّذِىْ
تاکہ وہ کرتے رہیں	جو وہ	برے کام کرتے ہیں	تو کیا اللہ کے سوا	میں ڈھونڈوں	کوئی منصف	اور وہ	جو۔ جس

تاکہ وہ کرتے رہیں جو وہ برے کام کرتے ہیں تو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور منصف ڈھونڈ اور وہ جس نے

اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ

اَنْزَلَ	اِلَيْكُمُ	الْكِتٰبَ	مُفَصَّلًا	وَالَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّهٗ
نازل کی	تمہاری طرف	کتاب	مفصل (واضح)	اور وہ لوگ جنہیں	ہم نے انہیں دی	کتاب	وہ جانتے ہیں	کہ یہ

تمہاری طرف مفصل (واضح) کتاب نازل کی ہے، اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے (اہل کتاب) وہ جانتے ہیں کہ یہ

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ

مُنَزَّلٌ	مِّنْ	رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ	الْمُمْتَرِيْنَ	وَتَمَّتْ	كَلِمَتُ
اتاری گئی ہے	سے	تمہارا رب	حق کے ساتھ	سو تم نہ ہونا	سے	شک کرنے والے	اور پوری ہے	بات

تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتاری گئی ہے، سو تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا اور پوری ہے تیرے

رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ

رَبِّكَ	صِدْقًا	وَّعَدْلًا	لَا	مُبَدِّلَ	لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	هُوَ
تیرا رب	سچ	اور انصاف	نہیں	بدلنے والا	اس کے کلمات	اور	وہ

رب کی بات سچ اور انصاف کی، اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾

السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ
سننے والا	جاننے والا

سننے والا جاننے والا ہے۔

﴿۱۱۳﴾ وَلِتَصْغٰٓى عطف على غرورًا اى تميل اليه

﴿۱۱۳﴾ اور شیاطین وسوسہ ڈالتے ہیں تاکہ ان لوگوں کے دل جو آخرت پر

أَيِ الزُّخْرُفُ أَفْئِدَةُ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا يَكْتَسِبُوْا مَا
هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○ مِنَ الذُّنُوْبِ فَيُعَاقَبُوْا عَلَيْهِ
۱۱۴ وَنَزَلَ لَمَّا طَلَبُوْا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَّجْعَلَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهُمْ حَكَمًا أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ
أَطْلُبُ حَكَمًا قَاضِيًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الَّذِيْٓ
أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ مُفَصَّلًا مُّبَيِّنًا
فِيْهِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
التَّوْرٰىةَ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّ أَصْحَابِهٖ يَعْلَمُوْنَ
أَنَّهٗ مُنَزَّلٌ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ مِّنْ رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○ الشَّاكِّيْنَ
فِيْهِ وَالْمُرَادُ بِذٰلِكَ التَّقْرِيْرُ لِلْكُفَّارِ أَنَّهٗ حَقٌّ
۱۱۵ وَتَمَّتْ كَلِمٰتُ رَبِّكَ بِالْأَحْكَامِ وَالْمَوَاعِيْدِ
صِدْقًا وَّعَدْلًا تَمْيِيْزٌ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج
بِنَقْصٍ أَوْ خُلْفٍ وَهُوَ السَّمِيْعُ لِمَا يُقَالُ الْعَلِيْمُ ○
بِمَا يُفْعَلُ

یقین نہیں رکھتے انکی جھوٹی باتوں کی طرف متوجہ ہوجائیں اور اس کو پسند کریں اور مرتکب ہوں اور گناہوں کے جنکو وہ کرنے والے ہیں پھر اس پر عذاب دئے جاویں۔

۱۱۴ اور جب کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کرلو جو ہم میں فیصلہ کردے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہدو سو کیا میں اللہ کے سوا اپنے اور تمہارے درمیان کوئی فیصلہ کرنے والا چاہوں حالانکہ اللہ وہ ہے جس نے تمہاری طرف قرآن اُتارا جس میں حق ناحق جدا جدا بیان کیا گیا ہے اور جن لوگوں کو ہم نے تورات دی جیسے عبداللہ بن سلام اور انکے ہمراہی وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن سچا ہے اور تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے سو تم اسمیں شک نہ کرو (اور ارادہ اس سے یہ ہے کہ کافروں کو ثابت ہوجاوے کہ قرآن سچی کتاب ہے)

۱۱۵ اور تیرے رب کی بات سچی اور انصاف کی ہے اس کے احکام اور وعدے سچے ہیں اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں کہ اس کا حکم توڑدے یا اسکا وعدہ خلاف ہوجاوے اور وہ سننے والا ہے جو کچھ کہا جاتا ہے جاننے والا ہے جو کچھ کیا جاتا ہے۔

تشریح

۱۱۳ دنیا کی دلفریبی یہ بھی ایک امتحان ہے | اللہ تعالیٰ نے انسان کے امتحان اور اس کی آزمائش کیلئے دنیا کو بڑا دلفریب بنادیا ہے، اور اسمیں بھی ظاہری طور پر انسان کیلئے بہت جاذبِ کشش کے بہت سے سامان ہیں۔ دوسری طرف انسان کو عقل و شعور اور علم و فہم کی صلاحیتوں سے نوازا ہے تاکہ وہ غور وفکر کی قوتوں سے کام لیکر اس دنیا کی حقیقت کو سمجھے اور یہ جانے کہ یہ موجودہ دنیا ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اس عالم کے بعد ایک اور عالم برپا ہونا ہے جہاں دنیا کے اعمال کا پورا پورا نتیجہ سامنے آئیگا اب جو لوگ گہرائی سے غور نہیں کرتے اور انکے سامنے آخرت کی زندگی نہیں ہوتی وہ اس دنیا کی خوشنما زندگی کے دھوکہ کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور برائیوں کا اکتساب کرکے اپنی آخرت برباد کرلیتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے اور کرنے والے یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم جو کچھ کررہے ہیں وہی ٹھیک ہے۔

۱۱۴ اللہ کی کتاب میں سب کچھ صاف صاف بتادیا گیا ہے | اے وہ لوگو جو اللہ پر ایمان لائے ہو اور مجھے اللہ کا سچا رسول مانتے ہو اور یہ مانتے ہو کہ اس نے یہ قرآن مجید حقائق کی پوری تفصیل کے ساتھ نازل کیا ہے۔ بتاؤ جب معاملہ یہ ہے کہ فیصلہ کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں، تو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور تلاش کروں؟ یہ اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ یہ قرآن اللہ کا نازل کیا ہوا ہے سچا ہے۔ جو کچھ اس میں کہا گیا ہے وہ امرِ حق ہے جو اس میں بتایا گیا ہے وہ پچھلی کتابوں میں بھی موجود ہے اس لئے تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو اور کامل یقین کے ساتھ اس دعوت کو قبول کرو۔

۱۱۵ اللہ کے فرمان کو کوئی بدل نہیں سکتا | اللہ کی یہ کتاب سچائی اور انصاف کے اعتبار سے ہر طرح مکمل ہے۔ اس کے احکام کو جو اس نے اس کتاب میں ارشاد فرمائے ہیں کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اس کتاب میں جو باتیں ہیں وہ وہم و خیال اور قیاسات نہیں ہیں بلکہ مکمل حقائق ہیں۔ یہ اس ذاتِ اقدس کی طرف سے ہیں جو سب کی سننے والا ہر چیز سے باخبر ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

وَاِنْ	تُطِعْ	اَكْثَرَ	مَنْ	فِى الْاَرْضِ	يُضِلُّوْكَ	عَنْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	اِنْ	يَّتَّبِعُوْنَ
اور اگر	تو کہا مانے	اکثر	جو	زمین میں	وہ تجھے بھٹکا دینگے	سے	راستہ	اللہ	نہیں	پیروی کرتے

اور زمین میں اکثر (ایسے ہیں) اگر تو ان کا کہا مانے تو وہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔ وہ نہیں پیروی

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ

اِلَّا	الظَّنَّ	وَاِنْ	هُمْ	اِلَّا	يَخْرُصُوْنَ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	مَنْ	يَّضِلُّ
مگر (صرف)	گمان	اور نہیں	وہ	مگر	اٹکل دوڑاتے ہیں	بیشک	تیرا رب	وہ	خوب جانتا ہے	جو	بھٹکتا ہے

کرتے مگر صرف گمان کی اور وہ صرف اٹکل دوڑاتے ہیں۔ بے شک تیرا رب اسے خوب جانتا ہے جو بھٹکتا ہے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

عَنْ	سَبِيْلِهٖ	وَهُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ
سے	اس کا راستہ	اور وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت یافتہ لوگوں کو

اس کے راستہ سے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

(۱۱۶) وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ اى الكفار يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دينه اِنْ ما يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ فى مجادلتهم لك فى امر الميتة اذ قالوا ما قتل الله احق ان تاكلوه مما قتلتم وَاِنْ ما هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○ يكذبون فى ذلك

(۱۱۷) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ اى عالم مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ فيجازى كلا منهم۔

(۱۱۶) اور اے محمد اگر تم پیروی کرو اکثر زمین والوں کی جو کافر ہیں تو یہ لوگ تم کو اللہ کے دین سے گمراہ کر دیں وہ لوگ جو تم سے مردار کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اپنے مارے ہوئے جانور کو حلال سمجھتے ہو اور اللہ کے مارے ہوئے کو نہیں کھاتے حالانکہ اس کو کھانا چاہیئے۔ اس بارہ میں وہ محض اپنے گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور وہ اس میں جھوٹے ہیں۔

(۱۱۷) بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اس کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں اور خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو بس انہیں سے ہر ایک کو بدلہ دیگا۔

تشریح

(۱۱۶) حق کا مدار اکثریت پر نہیں | حق کا مدار اس پر نہیں ہے کہ دنیا کے زیادہ تر لوگ کس راستے پر چل رہے ہیں بلکہ حق کا مدار اس پر ہے کہ سچائی کیا ہے اگر دنیا کے زیادہ تر لوگ اپنے غلط قیاسات کو بنیاد بنا کر اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ راستہ صحیح بھی ہے اقلیت اور اکثریت پر اگر زندگی کی بنیاد اٹھاؤ گے تو صحیح راستے سے بھٹک جاؤ گے۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ اللہ کی رضا کا وہ راستہ کونسا ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس کا علم اللہ نے خود دیا ہے نہ کہ انسان نے اپنے غلط قیاسات سے تجویز کیا ہوا ہے۔

(۱۱۷) سچوں اور جھوٹوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں | اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ کون لوگ گمراہ ہیں راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور کون سیدھے راستے پر ہیں سچائی کے ساتھ اس پر چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے اس کا علم ہر طرح کامل اور اکمل ہے۔

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا

فَكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ	إِنْ	كُنْتُمْ	بِاٰيٰتِهٖ	مُؤْمِنِيْنَ	وَمَا لَكُمْ	اَلَّا
سوتم کھاؤ	اس سے جو	لیا گیا	اللہ کا نام	اس پر	اگر	تم ہو	اسکی آیتوں پر	ایمان لانے والے	اور کیا ہوا تمہیں	کہ نہ

سو تم اس میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لانے والے ہو۔ اور تمہیں کیا ہوا کہ تم

تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا

تَاْكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ	وَقَدْ فَصَّلَ	لَكُمْ	مَا	حَرَّمَ	عَلَيْكُمْ	اِلَّا	مَا
تم کھاؤ	اس سے جو	لیا گیا	نام اللہ کا	اس پر	حالانکہ وہ واضح کر چکا ہے	تمہارے لئے	جو	اس نے حرام کیا	تم پر	مگر	جس

اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے حالانکہ وہ تمہارے لئے واضح کر چکا ہے جو اس نے تم پر حرام کیا ہے۔ مگر جس پر

اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ

اضْطُرِرْتُمْ	اِلَيْهِ	وَاِنَّ	كَثِيْرًا	لَّيُضِلُّوْنَ	بِاَهْوَآئِهِمْ	بِغَيْرِ + عِلْمٍ
تم لاچار ہو جاؤ	اسکی طرف (اس پر)	اور بیشک	بہت سے	گمراہ کرتے ہیں	اپنی خواہشات سے	علم کے بغیر

تم لاچار ہو جاؤ، اور بہت سے (لوگ) اپنی خواہشات سے علم (تحقیق) کے بغیر گمراہ کرتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُعْتَدِيْنَ
بیشک	تیرا رب	وہ	خوب جانتا ہے	حد سے بڑھنے والوں کو

بے شک تمہارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

(۱۱۸) فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَیْ ذُبِحَ عَلٰی اِسْمِهٖ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝

(۱۱۹) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنَ الذَّبَائِحِ وَقَدْ فُصِّلَ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَلِلْفَاعِلِ فِی الْفِعْلَيْنِ لَكُمْ مَّا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ فِیْ اٰيَةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ مِنْهُ فَهُوَ اَيْضًا حَلَالٌ لَّكُمُ الْمَعْنٰى لَا مَانِعَ لَكُمْ مِّنْ

(۱۱۸) سو کھاؤ اس جانور کو جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لائے ہو۔

(۱۱۹) اور تم کیوں اس ذبیحہ کو نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔ حالانکہ بیشک اللہ نے کھول کر بیان کر دیا ان چیزوں کو جن کو تم پر حرام کر دیا جیسا کہ آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ الخ میں اس کا بیان ہو چکا۔ مگر بوقتِ اضطرار حرام بھی حلال ہے (حاصل یہ کہ جو جانور اللہ کے نام پر ذبح ہو اس کے کھانے سے تم کو کچھ ممانعت نہیں کیونکہ جس کا کھانا حرام ہے وہ بیان کر دیا گیا۔ اور یہ اس میں سے نہیں۔)

أَكْلِ مَا ذُكِرَ وَقَدْ بُيِّنَ لَكُمُ الْمُحَرَّمُ أَكْلُهُ وَهٰذَا لَيْسَ مِنْهُ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا بِأَهْوَائِهِمْ بِمَا تَهْوَاهُ أَنْفُسُهُمْ مِنْ تَحْلِيلِ الْمَيْتَةِ وَغَيْرِهَا بِغَيْرِ عِلْمٍ يَعْتَمِدُونَهُ فِي ذٰلِكَ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ○ اَلْمُتَجَاوِزِيْنَ الْحَلَالَ إِلَى الْحَرَامِ۔

اور بلا شک بہت آدمی گمراہ کرتے ہیں بدون علم کے کہ جس پر اس بارہ میں وہ بھروسہ کرتے ہوں اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتے ہیں مردار وغیرہ کے حلال کرنے میں۔

بے شک تیرارب ہے خوب جانتا ہے انکو جو حلال کو چھوڑکر حرام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

تشریح

(۱۱۸) اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس کی کامل اطاعت ہے | جب ایک شخص دل کی گہرائیوں سے اللہ پر ایمان لے آیا اور اس نے مان لیا کہ اللہ تعالیٰ ہیں اور ایک ہیں اور انکے ساتھ کوئی کسی طرح شریک اور ساجھی نہیں ہے تو یہ ایمان اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت اور فرماں برداری کا مطالبہ کرتا ہے۔ اب حلال وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ حلال کہیں اور حرام وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ حرام قرار دیں۔ اپنی طرف سے کسی حلال کو حرام اور کسی حرام کو حلال نہیں کہا جاسکتا۔ مغالطہ یہ دیا جاتا تھا کہ یہ مسلمان بھی عجیب ہیں کہ اللہ کسی جانور کو مارے یعنی مردار تو اسکو حرام کہتے ہیں اسکو کھاتے نہیں ہیں۔ اور جسے یہ خود ماریں اسکو حلال کہتے ہیں۔ تو اللہ کا مارا ہوا حرام اور انکا مارا ہوا حلال۔ فرمایا کہ اسطرح عقلی ڈھکوسلوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے، مارنیوالا تو سب کا اللہ ہی ہے لیکن جو اسکا نام لیکر ذبح کیا جاوے اسکو اللہ ہی نے حلال قرار دیا ہے لہذا اسکے بتائے ہوئے طریقے پر ذبح کیا ہوا گوشت کھاؤ اگر تم واقعی صاحب ایمان ہو تو اللہ کے حکم کی تعمیل کرو اور جسکو اس نے حلال قرار دیا ہے اس کو حلال سمجھو۔ یہی بات شریعت کے تمام احکامات میں ملحوظ رہنی چاہیئے اور ہر معاملہ میں مکمل اطاعت کا جذبہ ایک مومن کے اندر ہونا چاہیئے۔

(۱۱۹) اللہ کے احکام میں اپنی خواہشات کا دخل نہیں ہونا چاہیئے | ایک صاحب ایمان کا کام یہ ہے کہ اللہ کے احکام میں اپنی خواہشات کو داخل نہ کرے۔ ہوتا یہ ہے کہ آدمی بغیر سمجھے بوجھے اپنی غلط خواہشات کو سامنے رکھ کر گمراہ کن باتیں کرنے لگتا ہے اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود سے آگے نکل جانا چاہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے پوری تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ کیا چیز حلال ہے کیا حرام ہے جن جانوروں کو کھانیکی اجازت ہے، انکو کس طرح ذبح کیا جائے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ حلال جانور جنکو اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جائے انکو تم نہ کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سہولت بھی بتادی ہے کہ اگر انتہائی مجبوری کی حالت ہو تو جان بچانے کیلئے اور بغیر اسکے کہ دل میں نافرمانی کا جذبہ ہو حرام کے استعمال کی گنجائش موجود ہے۔ جیسا کہ سورۂ نحل آیت ۱۱۵ میں ارشاد ہوا ہے کہ:۔ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ بھوک سے مجبور اور بے قرار ہو کر اگر کوئی ان چیزوں کو کھالے بغیر اسکے کہ وہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی کا خواہشمند ہو یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو تو یقیناً اللہ معاف کرنیوالا اور رحم فرمانیوالا ہے) ——— یہ حکم سورۂ بقرہ آیت ۱۷۳، سورۂ مائدہ آیت ۳، سورۂ انعام آیت ۱۴۵ میں بھی مذکور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی بعض غذاؤں کو حلال وطیب اور پاکیزہ قرار دیا ہے اور بعض چیزوں کو حرام اور ناپاک فرمایا ہے جسطرح ہم بعض چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور وہ ہمارے لئے مفید بھی ہیں جیسے سیب انگور انار وغیرہ، اور بعض چیزوں کو ہم گندی سمجھتے ہیں اور وہ ہمیں نقصان بھی دیتی ہیں جیسے گندگی، سنکھیا، زہر۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بعض جانوروں کو اور بعض غذاؤں کو ہماری صحت اور اخلاق کیلئے بہتر سمجھا ہے اور انکو حلال قرار دیا ہے، اور بعض چیزیں ہمارے جسم اور اخلاق کے لئے مضر ہیں انکے استعمال سے اپنے بندوں کو روکا ہے۔ مردار یعنی اپنی موت سے مرنیوالے جانور اور حلال طریقے سے ذبح کئے ہوئے جانور میں یہ واضح فرق ہے کہ شرعی طریقے پر ذبح کرنے میں گوشت سے خون باہر نکل آتا ہے اور وہ پاک وصاف ہوجاتا ہے اور جھٹکے اور طبعی موت میں خون گوشت کے اندر جذب ہوجاتا ہے اور وہ انسان کے لئے نقصاندہ ہوتا ہے اسلئے دونوں کو ایک سمجھنا یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھنا ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ

وَ	ذَرُوْا	ظَاهِرَ	الْاِثْمِ	وَ بَاطِنَهٗ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْسِبُوْنَ	الْاِثْمَ
اور	چھوڑدو	کھلا	گناہ	اور اسکا چھپا ہوا	بیشک	جو لوگ	کماتے (کرتے) ہیں	گناہ

اور چھوڑدو کھلا گناہ اور چھپا ہوا بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ

سَيُجْزَوْنَ	بِمَا	كَانُوْا	يَقْتَرِفُوْنَ	وَلَا	تَاْكُلُوْا	مِمَّا	لَمْ يُذْكَرِ	اسْمُ
عنقریب سزا پائینگے	اسکی جو	تھے	وہ برُے کام کرتے	اور نہ	کھاؤ	اس سے جو	نہیں لیا گیا	نام

عنقریب اس کی سزا پالیں گے جو وہ برُے کام کرتے تھے۔ اور اس سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ

اللّٰهِ	عَلَيْهِ	وَاِنَّهٗ	لَفِسْقٌ	وَاِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	لَيُوْحُوْنَ	اِلٰٓى	اَوْلِيٰٓئِهِمْ
اللہ	اس پر	اور بیشک یہ	البتہ گناہ	اور بیشک	شیطان (جمع)	ڈالتے ہیں	طرف (میں)	اپنے دوست

لیا گیا اور بیشک یہ گناہ ہے اور بیشک اپنے دوستوں کے (دلوں میں وسوسہ) ڈالتے ہیں

ع ۱۴ ۱۱ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ كَانَ

لِيُجَادِلُوْكُمْ	وَاِنْ	اَطَعْتُمُوْهُمْ	اِنَّكُمْ	لَمُشْرِكُوْنَ	اَوَ	مَنْ	كَانَ
تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں	اور اگر	تم نے ان کا کہا مانا	تو بیشک تم	مشرک ہوگئے	کیا	جو	تھا

تاکہ وہ تم سے جھگڑیں، اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو بیشک تم مشرک ہوگئے۔ کیا (وہ شخص) جو

مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى

مَيْتًا	فَاَحْيَيْنٰهُ	وَجَعَلْنَا	لَهٗ	نُوْرًا	يَمْشِيْ	بِهٖ	فِىْ	النَّاسِ	كَمَنْ + مَّثَلُهٗ	فِىْ
مردہ	پھر ہم نے اسکو زندہ کیا	اور ہم نے بنایا	اسکے لئے	نور	وہ چلتا ہے	اس سے	میں	لوگ	اس جیسا۔ جو	میں

مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور ہم نے اس کے لئے نور بنا یا وہ چلتا ہے اس (نور کی روشنی) سے لوگوں میں، (کیا) اس جیسا

الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

الظُّلُمٰتِ	لَيْسَ	بِخَارِجٍ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
اندھیرے	نہیں	نکلنے والا	اس سے	اسی طرح	زینت دئے گئے	کافروں کیلئے	جو	تھے	وہ کرتے

ہو جائیگا جو اندھیروں میں ہے؟ اس سے نکلنے والا نہیں۔ اسی طرح کافروں کے لئے ان کے عمل زینت دیے گئے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ

وَكَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	فِيْ	كُلِّ	قَرْيَةٍ	اَكٰبِرَ	مُجْرِمِيْهَا	لِيَمْكُرُوْا	فِيْهَا	وَمَا يَمْكُرُوْنَ
اور اسی طرح	ہم نے بنائے	میں	ہر	بستی	بڑے	اسکے مجرم	تاکہ وہ حیلے کریں	اسمیں	اور نہیں وہ حیلے کرتے

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بنائے اس کے بڑے مجرم، تاکہ وہ اس میں حیلے کریں، اور وہ حیلے نہیں کرتے

اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اِلَّا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَمَا	يَشْعُرُوْنَ
مگر	اپنی جانوں پر	اور نہیں	وہ شعور رکھتے

مگر اپنی جانوں پر (اپنی ہی جانوں پر چالیں چلتے ہیں) اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

۱۲۰ وَذَرُوْا اُتْرُكُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ عَلَانِيَتَهٗ
وَسِرَّهٗ وَالْاِثْمُ قِيْلَ الزِّنَا وَقِيْلَ
كُلُّ مَعْصِيَةٍ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ
الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ فِي الْاٰخِرَةِ
بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ○ يَكْتَسِبُوْنَ
۱۲۱ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ بِاَنْ مَاتَ اَوْ ذُبِحَ عَلٰى
اِسْمِ غَيْرِهٖ وَاِلَّا فَمَا ذَبَحَهُ الْمُسْلِمُ
وَلَمْ يُسَمِّ فِيْهِ عَمَدًا اَوْ نِسْيَانًا فَهُوَ
حَلَالٌ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ وَاِنَّهٗ اَيِ
الْاَكْلُ مِنْهُ لَفِسْقٌ ط خُرُوْجٌ عَمَّا يَحِلُّ
وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ يُوَسْوِسُوْنَ
اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ الْكُفَّارِ لِيُجَادِلُوْكُمْ
فِيْ تَحْلِيْلِ الْمَيْتَةِ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
فِيْهِ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ○
۱۲۲ وَنَزَلَ فِيْ اَبِيْ جَهْلٍ وَغَيْرِهٖ اَوَمَنْ كَانَ
مَيْتًا بِالْكُفْرِ فَاَحْيَيْنٰهُ بِالْهُدٰى
وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ
يَبْصُرُ بِهِ الْحَقَّ مِنْ غَيْرِهٖ وَهُوَ الْاِيْمَانُ كَمَنْ
مَّثَلُهٗ مَثَلُ زَائِدَةٌ اَيْ كَمَنْ هُوَ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ

۱۲۰ اور چھوڑ دو ہر ایک ظاہر اور چھپے گناہ کو (مراد اثم سے کہا بعض نے زنا ہے اور بعض نے کہا ہر ایک گناہ کو شامل ہے) بیشک جو گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں عنقریب وہ آخرت میں افعال کی سزا پاویں گے۔

۱۲۱ اور جس جانور پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا بایں طور کہ وہ اپنی موت مر گیا یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا اس میں سے نہ کھاؤ۔ باقی رہا وہ جانور جس کو مسلمان نے ذبح کیا اور قصداً یا بھول کر اللہ کا نام نہیں لیا تو وہ شافعیؒ کے نزدیک حلال ہے ایسا ہی کہا ابن عباس نے۔

اور بے شک کھانا مردار کا اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور کا حلال سے نکل کر حرام کو اختیار کرنا ہے اور بلاشبہ شیطان کافروں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں کہ وہ تم سے مردار کے حلال کرنے میں جھگڑا کریں اور اس بارے میں اگر تم نے ان کا کہنا مانا تو بے شک تم بھی مشرک سمجھے جاؤ گے۔

۱۲۲ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ الخ یہ آیت ابوجہل وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی اور کیا وہ شخص جو بسبب کافر ہونے کے مثل مردے کے تھا پس ہم نے اسکو ہدایت سے زندہ کیا اور اسکو ایمان کی روشنی دی کہ اس روشنی کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے حق ناحق میں اس سے تمیز کرتا ہے مثل اس شخص کے ہو سکتا ہے جو کفر کی اندھیریوں میں پڑا ہوا

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

وَلِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِمَّا ، عَمِلُوْا	وَمَا	رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	يَعْمَلُوْنَ	وَرَبُّكَ	الْغَنِيُّ
اور ہر ایک کیلئے	درجے	اس سے جو انہوں نے کیا (ان کے اعمال)	اور نہیں	تمہارا رب	بے خبر	اس سے جو	وہ کرتے ہیں	اور تمہارا رب	بے پرواہ (بے نیاز)

اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے درجے ہیں اور تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں جو وہ کرتے ہیں اور تمہارا رب بے نیاز ہے

ذُو الرَّحْمَةِ ۗ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَا

ذُو الرَّحْمَةِ	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَيَسْتَخْلِفْ	مِنْ + بَعْدِكُمْ	مَا يَشَآءُ	كَمَا
رحمت والا	اگر	وہ چاہے	تمہیں لے جائے	اور جانشین بنا دے	تمہارے بعد	جس کو چاہے	جیسے

رحمت والا۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے (ہلاک کر دے) اور جس کو چاہے تمہارے بعد جانشین کر دے جیسے

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَا اَنْتُمْ

اَنْشَاَكُمْ	مِنْ	ذُرِّيَّةِ	قَوْمٍ	اٰخَرِيْنَ	اِنَّ	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لَاٰتٍ	وَّمَا	اَنْتُمْ
اس نے تمہیں پیدا کیا	سے	اولاد	قوم	دوسری	بیشک	جس	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	ضرور آنے والی ہے	اور نہیں	تم

اس نے تمہیں پیدا کیا اولاد سے ایک دوسری قوم کی۔ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور تم عاجز کرنے والے

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ

بِمُعْجِزِيْنَ	قُلْ	يٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى	مَكَانَتِكُمْ	اِنِّيْ	عَامِلٌ	فَسَوْفَ
عاجز کرنے والے	فرما دیں	اے قوم	کام کرتے رہو	پر	اپنی جگہ	میں	کام کر رہا ہوں	پس جلد

نہیں۔ آپ فرما دیں اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کرتے رہو، میں بھی کام کر رہا ہوں پس تم عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

تَعْلَمُوْنَ	مَنْ	تَكُوْنُ	لَهٗ	عَاقِبَةُ	الدَّارِ	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ
تم جان لوگے	کس	ہوتا ہے	اس	آخرت	گھر	بیشک	فلاح نہیں پاتے	ظالم

جان لوگے کس کے لئے ہے عاقبت کا گھر بے شک ظالم دو جہاں کی کامیابی نہیں پاتے۔

﴿۱۳۲﴾ وَلِكُلٍّ مِّنَ الْعَامِلِيْنَ دَرَجٰتٌ جَزَاءً مِّمَّا عَمِلُوْا مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ

﴿۱۳۳﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ عَنْ خَلْقِهٖ وَعِبَادَتِهِمْ ذُو الرَّحْمَةِ ۗ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ يَا اَهْلَ مَكَّةَ بِالْاِهْلَاكِ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ مِنَ الْخَلْقِ كَمَا اَنْشَاَكُمْ

﴿۱۳۲﴾ اور اہل عالم میں سے ہر ایک کو درجے ملیں گے موافق ان کے اچھے برے عملوں کے اور تیرا رب غافل نہیں اس سے کہ جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں۔

﴿۱۳۳﴾ اور تیرا رب اپنی مخلوق اور ان کی عبادت سے بے پرواہ ہے رحمت والا اگر وہ چاہے تو اے اہل مکہ تم کو ہلاک کر ڈالے اور تمہاری جگہ تمہارے بعد جسکو چاہے اپنی مخلوق میں سے پیدا کر دے جیسا کہ تم کو ایک

مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ○ اَذْهَبَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ
۱۳۴ تَعَالٰى اَبْقَاكُمْ رَحْمَةً لَّكُمْ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ
مِنَ السَّاعَةِ وَالْعَذَابِ لَاٰتٍ لَا مُحَالَةَ وَمَا
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ فَائِتِيْنَ عَذَابَنَا
۱۳۵ قُلْ لَهُمْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ حَالَتِكُمْ
اِنِّىْ عَامِلٌ عَلٰى حَالَتِىْ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا
مَنْ مَوْصُوْلَةٌ مَفْعُوْلُ الْعِلْمِ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ
الدَّارِ اَىِ الْعَاقِبَةُ الْمَحْمُوْدَةُ فِى الدَّارِ الْاٰخِرَةِ
اَنَحْنُ اَمْ اَنْتُمْ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ يَسْعَدُ
الظّٰلِمُوْنَ ○ اَلْكَافِرُوْنَ

دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ان کو ہلاک کرکے ولیکن اللہ تعالیٰ نے تم پر
۱۳۴ رحمت کی کہ تمکو باقی رکھا ہلاک نہ کیا ـــــ بیشک جو کچھ تم سے وعدہ قیامت
کے آنے اور عذاب ہونیکا کیا گیا ہے وہ ضرور آنے والا ہے اور تم ہمارے
عذاب سے چھوٹ نہیں سکتے۔
۱۳۵ ان سے کہدو اے میری قوم تم اپنی حالت پر کام کئے جاؤ میں اپنی
حالت پر کام کرتا ہوں سو عنقریب تم جان لوگے کہ دار آخرت میں
کس کے لئے انجام بہتر ہے آیا وہ ہم ہیں یا تم بیشک حال یہ
ہے کہ کافروں کی تقدیر میں بھلائی نہیں۔

تشریح

۱۳۲ جزا کے درجات عمل کے مطابق ہونگے | کیونکہ یہ دنیا دار العمل ہے اور مرنے کے بعد دار آخرت دار الجزاء اور بدلے کی جگہ ہے تو انسان اس دنیا کی زندگی میں جیسے عمل کریگا اور وہ عمل جس درجے کا ہوگا اسی درجے کے مطابق اعمال کی جزا ملیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ اعمال کے ساتھ نیتوں کا حال بھی جانتے ہیں عمل کی جزا میں نیت کا بھی دخل ہوگا۔ اگر ایک شخص نے اچھا کام کیا اور نیت بھی اس کی خالص ہے تو اس کے خلوص نیت کے مطابق اس کے اچھے عمل کا اس کو بدلہ ملیگا یعنی فیصلے میں اعمال کے ظاہر کا نہیں بلکہ اعمال کے باطن کا دخل ہوگا اسی لئے عمل کے درجات مختلف ہونگے۔

۱۳۳ اللہ تمہارے اعمال کے محتاج نہیں | اللہ تعالیٰ جو بار بار تاکید کرتے ہیں کہ بندے صحیح راستے پر چلیں نیک عمل کریں گمراہی اور برے کاموں سے بچیں اور اس کے لئے اس نے اپنے رسولوں کو بھیجا کتابیں نازل کیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کے محتاج ہیں اور ان کے اعمال سے اللہ کو کوئی فائدہ یا نقصان ہے۔ وہ بے نیاز ہیں انکی بادشاہی بندوں کی فرماں برداری کی محتاج نہیں ہے اس کی کوئی غرض اٹکی ہوئی نہیں ہے اگر سارے کے سارے بندے پروردگار کے نافرمان بن جائیں تو اللہ کی فرماں روائی میں ایک ذرہ برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ اور اگر سارے کے سارے بندے اللہ کے فرماں بردار ہو جائیں تو اللہ کی سربراہی میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ اس کی طرف سے انصاف و ہدایت کا راستہ دکھانا دراصل اس کی مہربانی کا شیوہ ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں پر شفیق و مہربان ہے اسلئے وہ چاہتا ہے کہ میرے بندے اچھے بنیں اور میری نعمتوں سے سرفراز ہوں جس طرح اس نے موجودہ انسانوں کو پیدا کیا اگر وہ چاہے تو تمام انسانوں کو ختم کرکے ان کی جگہ دوسرے نئے لے آئے جس طرح اس نے یہ نسل انسانی پیدا کی ہے وہ دوسری کوئی نسل بھی پیدا کر سکتا ہے اس لئے انسانوں کو اس گمان میں نہیں رہنا چاہیئے کہ اللہ کی طرف سے یہ تاکید اس کے اپنے کسی فائدے کے لئے ہے۔

۱۳۴ قیامت آکر رہے گی | اللہ تعالیٰ جو وعدہ کر رہے ہیں کہ تمام اگلے پچھلے انسان جب سے دنیا بنی ہے قیامت تک جتنے انسان پیدا ہوئے ہیں اور موت سے ہمکنار ہوئے ہیں وہ سب کے سب دوبارہ پیدا کئے جائیں گے اور اپنے رب کے سامنے پیش ہو کر انکو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا یہ وعدہ پورا ہو کر رہیگا۔ تم اللہ کے سامنے بے بس ہو اور تم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اس کو عاجز کرسکو یا روک سکو۔

۱۳۵ نہیں مانتے تو انتظار کرو | یہ تمام باتیں جو تمہیں سمجھائی جارہی ہیں اگر تم سمجھنا نہیں چاہتے تو پھر جو تم کررہے ہو کرتے رہو اور ادھر پیغمبر اور ان کے ماننے والے جو کررہے ہیں وہ کرتے رہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کس کا کیا انجام ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ظلم کرنے والا یا ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے اللہ کیساتھ کسی کو شریک کرنا خود اپنے اوپر بھی ظلم کرنا ہے اور اس نظام کائنات کو بھی فساد سے دوچار کرنا ہے۔ شرک کا انجام اس دنیا کا بھی بگاڑ ہے اور اس دنیا کی بھی رسوائی ہے۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ

فَمَنْ	یُّرِدِ	اللّٰہُ	اَنْ یَّھْدِیَہٗ	یَشْرَحْ	صَدْرَہٗ	لِلْاِسْلَامِ	وَمَنْ	یُّرِدْ	اَنْ	یُّضِلَّہٗ	یَجْعَلْ
پس جس	چاہتا ہے	اللہ	کہ اسے ہدایت دے	کھول دیتا ہے	اس کا سینہ	اسلام کیلئے	اور جس	چاہتا ہے	کہ	اُسے گمراہ کرے	کر دیتا ہے

پس اللہ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے ، اس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کرے اس کا

صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ کَذٰلِکَ یَجْعَلُ اللّٰہُ الرِّجْسَ

صَدْرَہٗ	ضَیِّقًا	حَرَجًا	کَاَنَّمَا	یَصَّعَّدُ	فِی	السَّمَآءِ	کَذٰلِکَ	یَجْعَلُ	اللّٰہُ	الرِّجْسَ
اسکا سینہ	تنگ	بھنچا ہوا	گویا کہ	زور کے چڑھتا ہے	میں (پر)	آسمان	اسی طرح	کر دیتا ہے (ڈالیگا)	اللہ	ناپاکی (عذاب)

سینہ تنگ بھنچا ہوا (تنگ) کر دیتا ہے ۔ گویا کہ وہ زور سے (بمشکل) آسمان پر چڑھ رہا ہے ۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر عذاب ڈالیگا

عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَھٰذَا صِرَاطُ رَبِّکَ مُسْتَقِیْمًا ؕ

عَلَی	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	وَھٰذَا	صِرَاطُ	رَبِّکَ	مُسْتَقِیْمًا
پر	جو لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور یہ	راستہ	تمہارا رب	سیدھا

جو ایمان نہیں لاتے یہ راستہ ہے تمہارے رب کا سیدھا ۔ ہم نے آیات

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَھُمْ دَارُ السَّلٰمِ

قَدْ + فَصَّلْنَا	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّذَّکَّرُوْنَ	لَھُمْ	دَارُ	السَّلٰمِ
ہم نے کھول کر بیان کر دی ہیں	آیات	ان لوگوں کیلئے	جو نصیحت پکڑتے ہیں	انکے لئے	گھر	سلامتی

کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت پکڑتے ہیں ۔ ان کے لئے ان کے رب کے

عِنْدَ رَبِّھِمْ وَھُوَ وَلِیُّھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

عِنْدَ	رَبِّھِمْ	وَھُوَ	وَلِیُّھُمْ	بِمَا	کَانُوْا	یَعْمَلُوْنَ
پاس ۔ ہاں	ان کا رب	اور وہ	دوستدار ، کارساز	اسکا صلہ جو	تھے	وہ کرتے ۔

پاس سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا کارساز ہے ، اسکے صلہ میں جو وہ کرتے تھے

(۱۲۵) فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ بِاَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قَلْبِہٖ نُوْرًا فَیَنْفَسِحَ لَہٗ وَیَقْبَلَہٗ کَمَا وَرَدَ فِیْ حَدِیْثٍ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا بِالتَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ عَنْ قَبُوْلِہٖ

(۱۲۵) سو جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے اس کے دل میں ایک روشنی ڈال دیتا ہے کہ جس کے سبب اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور اس کو قبول کر لیتا ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اور جسکو گمراہ کرنا چاہتا ہے اسکے سینے کو نہایت تنگ کر دیتا ہے

حَرَجًا شَدِیْدِ الضِّیْقِ بِکَسْرِ الرَّاءِ صِفَۃٌ وَفَتْحُھَا مَصْدَرٌ وُصِفَ بِہٖ مُبَالَغَۃً کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ یَصَّاعَدُ وَفِیْھِمَا اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الصَّادِ وَفِیْ اُخْرٰی بِسُکُوْنِھَا فِی السَّمَآءِ اِذَا کُلِّفَ الْاِیْمَانَ لِشِدَّتِہٖ عَلَیْہِ کَذٰلِکَ اَلْجَعْلَ یَجْعَلُ اللّٰہُ الرِّجْسَ الْعَذَابَ اَوِ الشَّیْطَانَ اَیْ یُسَلِّطُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○

کہ وہ اس روشنی کو قبول نہیں کرتا جب اسکو ایمان لانے کو کہا جاتا ہے تو ایسا بھاری معلوم ہوتا ہے جیسا آسمان پر چڑھنے کو کوئی اس سے کہے اور اسکو چڑھنا آسمان کا دشوار معلوم ہو

اللہ نے جیسا اس کے سینے کو تنگ کر دیا اسی طرح شیطان کو غالب کرتا ہے ان لوگوں پر جو اس کی آیتوں پر اور پیغمبروں پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۱۲۶) وَھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْہِ یَا مُحَمَّدُ صِرَاطُ طَرِیْقُ رَبِّکَ مُسْتَقِیْمًا لَا عِوَجَ فِیْہِ وَنَصْبُہٗ عَلَی الْحَالِ الْمُؤَکَّدَۃِ لِلْجُمْلَۃِ وَالْعَامِلُ فِیْھَا مَعْنَی الْاِشَارَۃِ قَدْ فَصَّلْنَا بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ۝ فِیْہِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الذَّالِ اَیْ یَتَّعِظُوْنَ وَخُصُّوْا بِالذِّکْرِ لِاَنَّھُمُ الْمُنْتَفِعُوْنَ بِھَا۔

(۱۲۶) اور یہ راہ جس پر اے محمد تم ہو تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے کہ اس میں کچھ کجی نہیں۔

بیشک ہم نے کھول کر بیان کر دیں نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت سنتے ہیں کیوں کہ نفع آیتوں کا انہیں لوگوں کو ہوتا ہے۔

(۱۲۷) لَھُمْ دَارُ السَّلٰمِ اَیِ السَّلَامَۃِ وَھِیَ الْجَنَّۃُ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَھُوَ وَلِیُّھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(۱۲۷) ان کے لئے سلامتی کا گھر یعنی جنت ہے ان کے رب کے پاس اور وہی انکے کام سنوارنے والا ہے بسبب انکے نیک اعمال کے

تشریح

(۱۲۵) جو حق کو قبول کرنا نہیں چاہتا اللہ تعم بھی اسکے دل کے دروازے بند کر دیتا ہے | قبولیت حق کا معاملہ یہ ہے کہ جب انسان سچے دل سے ارادہ کرتا ہے کہ مجھے صحیح راستہ مل جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی مدد کرتے ہیں اور اس کا دل صداقت پر پوری طرح مطمئن ہوجاتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے اس کے دل کا دروازہ سچائی کے اندر آنے کے لئے کھلا ہوا ہے اس کو شرح صدر اور اطمینان حاصل ہوجاتا ہے اور جب انسان سچے دل سے سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسکے دل کو تنگ کر دیتے ہیں۔ اور جب سچائی اس کے سامنے آتی ہے تو وہ اس سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے اس کی جان نکلی جارہی ہے اس طرح گمراہی کی ناپاکی ایمان نہ لانے والوں پر پوری طرح مسلط ہوجاتی ہے۔

(۱۲۶) سیدھے راستے کے نشان بالکل واضح ہیں | حق و صداقت اور سیدھے راستے کے نشانات اتنے کھلے کھلے ہیں کہ جو لوگ واقعتاً نصیحت کو قبول کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے سچائی کو سمجھنا اور اس پر چلنا ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں جگہ جگہ بکھری ہوئی ہیں اندر بھی باہر بھی۔ اگر ذرا آنکھیں کھلی ہوں تو سچائی کو سمجھنا ذرا بھی دشوار نہیں ہے۔

(۱۲۷) حق پر چلنے والوں پر اللہ تعم کے انعامات ہیں | ایسے لوگ جو آگے بڑھ کر حق و صداقت کو قبول کرتے ہیں اللہ تعم دنیا میں بھی انکے صحیح طرز عمل کی وجہ سے ان کا سرپرست ہے ان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑیگا اور آخرت میں بھی ان کے لئے دارالسلام یعنی جنت کا گھر ہے جہاں انسان ہر آفت سے اور پریشانی سے محفوظ ہوگا۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ

وَيَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ	جَمِيْعًا	يٰمَعْشَرَ	الْجِنِّ	قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ	مِنَ	الْاِنْسِ
اور جس دن	وہ جمع کرے گا	سب	اے گروہ	جنات	تم نے بہت گھیر لئے (تابع کرلئے)	سے	انسان۔آدمی

اور جس دن وہ جمع کرے گا ان سب کو (فرمائیگا) اے گروہِ جنات تم نے بہت سے آدمی اپنے تابع کرلئے، اور

وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ

وَقَالَ	اَوْلِيٰٓؤُهُمْ	مِّنَ	الْاِنْسِ	رَبَّنَا	اسْتَمْتَعَ	بَعْضُنَا	بِبَعْضٍ	وَّبَلَغْنَا
اور کہینگے	ان کے دوست	سے	انسان	اے ہمارے رب	ہم نے فائدہ اٹھایا	ہمارے بعض	بعض سے	اور ہم پہونچے

انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارے بعض نے بعض سے (ایک دوسرے سے) فائدہ اٹھایا اور ہم

اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا

اَجَلَنَا	الَّذِيْٓ	اَجَّلْتَ	لَنَا	قَالَ	النَّارُ	مَثْوٰىكُمْ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اِلَّا	مَا
میعاد	جو	تونے مقرر کی تھی	ہمارے لئے	فرمائیگا	آگ	تمہارا ٹھکانا	ہمیشہ رہوگے	اسمیں	مگر	جسے

اس میعاد (گھڑی) کو پہنچ گئے جو تونے مقرر کی تھی ہمارے لئے۔ فرمائیگا آگ تمہارا ٹھکانا ہے اسمیں ہمیشہ رہوگے۔ مگر جسے

شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ
چاہے	اللہ	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	جاننے والا

اللہ چاہے بیشک تمہارا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔

(۱۲۸) وَاذْكُرْ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بِالنُّوْنِ
وَالْيَاءِ اَيِ اللّٰهُ الْخَلْقَ جَمِيْعًا
وَيُقَالُ لَهُمْ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ
اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ج
بِاِغْوَائِكُمْ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمُ
الَّذِيْنَ اَطَاعُوْهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ
رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اِنْتَفَعَ
الْاِنْسُ بِتَزْيِيْنِ الْجِنِّ لَهُمُ الشَّهَوَاتِ
وَالْجِنُّ بِطَاعَةِ الْاِنْسِ لَهُمْ وَبَلَغْنَا

(۱۲۸) اور یاد کرو اس دن کو کہ اللہ تمام مخلوق کو جمع فرمادیگا اور انکو کہا جاویگا اے جماعت جنّات کی بیشک تم نے بہت آدمیوں کو بہکایا اور ان کے دوست آدمیوں میں سے جو اُن کے فرماں بردار تھے کہیں گے اے ہمارے رب ہم میں سے بعض نے بعض سے نفع اٹھایا۔ آدمیوں نے جنات سے یہ فائدہ اٹھایا کہ خواہشات نفسانی پوری کیں جو جنات نے انکو اچھی کر دکھلائی تھیں اور جنات کو یہ نفع پہونچا کہ آدمیوں نے ان کے حکم کی اطاعت کی۔ اور حسرت کی راہ سے کہیں گے کہ ہم اپنی مدت کو پہونچ گئے جو تونے ہمارے لئے

أَجَّلْتَ لَنَا وَهُوَ … أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○

يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَهٰذَا تَحْشُرُ مِنْهُمْ قَالَ تَعَالٰى لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ الْمَلٰٓئِكَةِ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ مَأْوَاكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهَا لِشُرْبِ الْحَمِيْمِ فَاِنَّهَا خَارِجَهَا كَمَا قَالَ تَعَالٰى ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ فِيْ مَنْ عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهُمْ يُؤْمِنُوْنَ نَمَا بِمَعْنٰى مَنْ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ فِيْ صُنْعِهٖ عَلِيْمٌ ○ بِخَلْقِهٖ

مقرر کی تھی یعنی قیامت آپہنچی۔

اللہ تعالیٰ انکو فرشتوں سے کہلائیگا کہ تمہارا ٹھکانا آگ ہے اس میں ہمیشہ رہوگے۔
مگر جن وقتوں میں اللہ چاہے گا دوزخ سے نکل کر گرم پانی پینے کو باہر آویں گے کہ یہ دوزخ سے باہر ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا پھر رجوع ان کا طرف گرم پانی کے ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بیشک یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کو اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ یہ ایمان لاویں گے پس اس صورت میں مَا بمعنی مَنْ کے ہے بیشک تیرا رب اپنے فعل میں حکمت والا اپنی مخلوقات کو جاننے والا ہے۔

تشریح

(۱۲۸) **شیطانوں کا انجام** | ابلیس جس کا اصل نام عزازیل ہے اور شیطان اس کا لقب ہے یہ جنات میں سے ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ "کَانَ مِنَ الْجِنِّ" یہ ابلیس وہی جن ہے جس نے تکبر اور غرور کی وجہ سے اللہ کی حکم عدولی کرتے ہوئے حضرت آدم ؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور جب اس کو بارگاہ الٰہی سے لعنت پڑی اور نکال باہر کیا گیا اور اسی وجہ سے اس کا لقب شیطان پڑا جس کے معنی ہیں اللہ کی رحمت سے دور، تو اس نے جاتے جاتے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایک تو مجھے قیامت تک عمر دراز عطا کر دی جائے اور دوسرے مجھے موقع دیا جائے کہ میں لوگوں کو بہکا سکوں اور ان کو سیدھے راستے سے بھٹکانے کی کوشش کرتا رہوں اللہ تعالےٰ نے یہ دونوں باتیں منظور کرتے ہوئے فرما دیا تھا کہ تیرا داؤ میرے ان بندوں پر نہیں چلیگا جو تیرے بہکانے میں آنا نہیں چاہینگے یعنی تو زبردستی اور ان پر جبر نہیں کر سکے گا۔ باقی کوئی خود بھٹکنا چاہے اور تیرے بہکاوے میں آنا چاہے تو آجائے۔ اب یہ ابلیس اور اس کے ساتھ شیطان جنوں کی ایک جماعت اور انسانوں میں سے بھی وہ لوگ جو شیطان کے چیلے ہیں خود شیطانی کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بہکاتے ہیں یہ سب مل کر اپنے مشن میں لگے ہوئے ہیں۔
لیکن ایک وقت آئیگا اور وہ حشر کا دن ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو گھیر کر حشر کے میدان میں جمع کریگا۔ اس روز اللہ تعالیٰ جنوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمائیں کہ اے گروہ جن تم انسانوں پر خوب ہاتھ صاف کیا اور ان کو بھٹکانے کی کوشش کرتے رہے۔
انسانوں میں سے جو لوگ شیطانوں کے ساتھی اور انکے مددگار بنے رہے، وہ عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہم ہم سے اور ہم ان سے ناجائز فائدے اٹھاتے اور ایک دوسرے کو دھوکا دیکر اپنی غلط خواہشات کو پورا کرتے رہے اور اب وہ وقت آپہنچا ہے جو آپ نے ہمارے لئے مقرر کر دیا تھا کہ آج آخری فیصلے کے لئے ہم حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسوقت فرمائیں گے کہ اچھا اب تمہارا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے جس میں تم ہمیشہ رہوگے مگر اس سزا سے وہ لوگ محفوظ رہیں گے جن کے متعلق اللہ تعالےٰ جانتے ہیں کہ یہ خود اپنے جرم کے ذمہ دار نہیں ہیں کیونکہ مکمل اختیارات کے باوجود اللہ تعالےٰ کا فیصلہ اس کے صحیح علم پر مبنی اور حکیمانہ ہوگا۔ سزا ہو یا معافی وہ بغیر معقول وجہ کے نہ ہوگی۔ اب جو لوگ دنیا میں شیطانی کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھی بنے ہوئے ہیں وہ اپنے انجام پر غور کرلیں۔

ع ۸ ۲ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

وَكَذٰلِكَ	نُوَلِّيْ	بَعْضَ	الظّٰلِمِيْنَ	بَعْضًا	بِمَا	كَانُوْا + يَكْسِبُوْنَ
اور اسی طرح	ہم مسلط کرتے ہیں	بعض	ظالم (جمع)	بعض پر	اسکے سبب	جو وہ کرتے تھے (انکے اعمال)

اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر (ایک دوسرے پر) مسلط کردیتے ہیں ان کے اعمال کے سبب۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

يٰمَعْشَرَ	الْجِنِّ	وَالْاِنْسِ	اَلَمْ يَاْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	يَقُصُّوْنَ
اے گروہ	جنات	اور انسان	کیا نہیں آئے، تمہارے پاس	رسول (جمع)	تم میں سے	سناتے تھے (بیان کرتے تھے)

اے گروہِ جنّات و انسان! کیا تمہارے پاس تم میں سے ہمارے رسول نہیں آئے؟ وہ تم پر ہمارے احکام

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا

عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِيْ	وَيُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ	يَوْمِكُمْ	هٰذَا	قَالُوْا	شَهِدْنَا
تم پر	میرے احکام	اور تمہیں ڈراتے تھے	ملاقات (دیکھنا)	تمہارا دن	اس	وہ کہیں گے	ہم گواہی دیتے ہیں

بیان کرتے تھے اور تمہیں ڈراتے تھے یہ دن دیکھنے سے۔ وہ کہیں گے ہم اپنی جانوں کے خلاف

عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

عَلٰٓي	اَنْفُسِنَا	وَغَرَّتْهُمُ	الْحَيٰوةُ	الدُّنْيَا	وَشَهِدُوْا	عَلٰٓي	اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِيْنَ
پر (خلاف)	اپنی جانیں	اور انہیں دھوکہ میں ڈالا	زندگی	دنیا	اور انہوں نے گواہی دی	پر (خلاف)	اپنی جانیں (اپنے)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے

(اپنے خلاف) گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا اور انہوں نے اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کفر کرنے والے تھے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

ذٰلِكَ	اَنْ	لَمْ + يَكُنْ	رَبُّكَ	مُهْلِكَ	الْقُرٰي	بِظُلْمٍ	وَاَهْلُهَا	غٰفِلُوْنَ
یہ	اسلئے کہ	نہیں ہے	تیرا رب	ہلاک کرڈالنے والا	بستیاں	ظلم سے (ظلم کی سزا میں)	جبکہ ان کے لوگ	بے خبر ہوں

یہ اسلئے ہے کہ تیرا رب ظلم کی سزا میں بستیوں کا ہلاک کرنے والا نہیں جب کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں۔

(۱۲۹) وَكَذٰلِكَ كَمَا مَتَّعْنَا عُصَاةَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ نُوَلِّيْ مِنَ الْوِلَايَةِ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا اَيْ عَلٰى بَعْضٍ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ مِنَ الْمَعَاصِيْ

(۱۳۰) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ اَيْ مِنْ مَجْمُوْعِكُمُ الصَّادِقِ بِالْاِنْسِ اَوْ رُسُلِ الْجِنِّ

(۱۲۹) اور اسی طرح جیسے نافرمان آدمیوں اور جنات میں سے ہم نے بعض کو بعض سے فائدہ پہونچایا یا ہم نافرمانوں میں سے بعض کو بعض پر مسلط کرتے ہیں بوجہ انکی نافرمانوں کے۔

(۱۳۰) يٰمَعْشَرَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ الخ اے جماعت جنات اور آدمیوں کی کیا تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے نہیں آئے

نَذُرُهُمُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ الرُّسُلِ فَیُبَلِّغُوْنَ
قَوْمَهُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ
لِقَآءَ یَوْمِکُمْ هٰذَا قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا اَنْ
قَدْ بَلَّغْنَا قَالَ تَعَالٰی وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
فَلَمْ یُؤْمِنُوْا وَشَهِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا
کٰفِرِیْنَ ○

(۱۳۱) ذٰلِكَ اَیْ اِرْسَالُ الرُّسُلِ اَنْ اللَّامُ مُقَدَّرَةٌ وَهِیَ
مُخَفَّفَةٌ اَیْ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ
الْقُرٰی بِظُلْمٍ مِّنْهَا وَاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○ لَمْ یُرْسَلْ
اِلَیْهِمْ رَسُوْلٌ یُّبَیِّنُ لَهُمْ

پیغمبر اگرچہ صرف انسانوں میں سے مبعوث ہوئے مگر مجموعہ جن وانس سے پیغمبروں کا ہونا فرمادیا کیونکہ صرف آدمیوں میں ہونے پر مجموعہ میں سے ہونا صادق آتا ہے یا دونوں گروہ کے پیغمبر ارادہ کئے جاویں تو اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ جنکے پیغمبروں سے ڈرانے والے ان میں کے مقصود ہیں جو پیغمبروں کے کلام سنکر اپنی قوم کو پہنچاتے ہیں۔ ایسے پیغمبر جو تم پر میری

(۱۳۱) یہ پیغمبروں کا بھیجنا اسلئے ہے کہ تیرا رب کسی گاؤں کو اس کے ظلم کی وجہ سے اس طرح ہلاک نہیں کرتا کہ گاؤں والے بے خبر ہوں ان کے پاس کوئی پیغمبر نہ آیا جو اُن کو احکام الٰہی سُنادے۔

تشریح

(۱۲۹) جو جرم میں شریک وہ سزا میں بھی شریک | اس طرح جو لوگ دنیا میں رہتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھی بنے رہے اور مل ملا کر گناہ سمیٹتے رہے برائیاں پھیلاتے رہے چاہے وہ جنّات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے انکی جرم میں یہ رفاقت آخرت میں بھی ہوگی اور وہاں کی سزا میں بھی شریک اور ساتھی ہونگے۔

(۱۳۰) مجرم خود اپنے خلاف گواہی دینگے | فیصلے کے اُس دن جب اللہ کی عدالت میں پیش ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان سے ایک سوال کریں گے کہ اے جنوں اور انسانوں کی جماعتو! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے کہ جنہوں نے تمہارے سامنے میری نشانیاں رکھیں تمہیں خبردار کیا تمہیں میری آیتیں سنائیں اور غلط کاموں کے انجام سے تمہیں باخبر کیا وہ مجرم خود اپنے خلاف گواہی دیتے ہوئے اقرار کریں گے کہ بے شک آپکی طرف سے رسول آتے رہے اور ہمیں سمجھاتے رہے مگر یہ ہمارا ہی اپنا قصور تھا کہ ہم نے ان کی بات نہیں مانی۔

آج جن لوگوں کو دنیا کی زندگی نے اور یہاں کی دلفریبیوں کے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور وہ غفلت میں زندگی گذار رہے ہیں اور انہوں نے حق کا راستہ چھوڑ دیا ہے وہ سوچیں اور غور کریں کہ اس دن ان کی گواہی خود اپنے خلاف ہوگی اور وہ تسلیم کریں گے کہ حق ہم تک پہونچا تھا مگر ہم نے اس کو قبول نہیں کیا ——— اس موقع پر یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیئے کہ جنّات میں براہ راست کوئی پیغمبر جنوں میں سے نہیں بھیجا گیا بلکہ اکثر معاملات میں جنّات انسانوں کے تابع ہیں کیونکہ جنوں کی قوم میں نبوت کی اہلیت نہیں ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جس طرح تمام انسانوں کے لئے اللہ کے رسول ہیں اسی طرح وہ جنّات کے لئے بھی ہادی اور رہبر ہیں جیساکہ سورۂ جن کی آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ لیلۃ الجن کے نام سے مشہور حدیث ہے جس میں یہ بات موجود ہے کہ حضرت محمد ﷺ اپنے صحابی عبد اللہ ابن مسعودؓ کے ساتھ آبادی سے باہر تشریف لے گئے اور ان کو ایک جگہ بٹھا کر خود جنّات کی ہدایت کے لئے ان کی آبادی میں گئے۔ اللہ تعالیٰ پیغمبر کو وہی طاقت عطا فرمادیتے ہیں جس پر جن جیسی ہیبت ناک مخلوق کا کوئی رعب نہیں پڑتا۔ اور وہ جنّات کو بھی انسانوں کی طرح ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں چنانچہ بہت سے جنّات قرآن پاک کو سن کر ایمان لائے اور ان میں بھی انسانوں کی طرح اچھے اور بُرے دونوں طرح کے جن ہیں۔

(۱۳۱) اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتے | اللہ تعالیٰ بندوں کو پورا پورا موقع دیتے ہیں اور اپنے پیغمبر بھیجتے ہیں کہ وہ انسانوں کو راہِ حق بتائیں۔ اس نے اپنی کتابیں اتاریں جو غلط اور صحیح کو الگ الگ کرکے بتانیوالی ہیں۔ ان تمام انتظامات کے باوجود اگر انسان کے اندر خود طلب نہ ہو اور وہ حق کے راستے پر چلنے کا ارادہ نہ کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی پیش ہو کر اس کے بیانات سے اور اسکی گواہی سے ثابت ہوجائے کہ قصور واقعی اسکا اپنا ہے تو پھر انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ صحیح راستہ بتانے کا انتظام کئے بغیر ہمیں اچانک پکڑ لیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ وہ کسی پر زیادتی کرے وہ تو اپنے بندوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے اسکی طرف سے انسان کی ہدایت کے مکمل انتظامات موجود ہیں ظلم وہ نہیں کرتا بلکہ انسان خود اپنے اوپر ظلم کرتا ہے ع ”جان من خود کردہ را درمان چیست؟“ (میرے عزیز یہ تم نے خود کیا ہے اپنے ہاتھوں سے کئے ہوئے کا کیا علاج ؟)۔

بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ وَهُوَ الْكَافِرُ لَا كَذٰلِكَ كَمَا زُيِّنَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْاِيْمَانُ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ
(۱۲۳) وَكَذٰلِكَ كَمَا جَعَلْنَا فُسَّاقَ مَكَّةَ اَكَابِرَهَا جَعَلْنَا
فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ بِالصَّدِّ
عَنِ الْاِيْمَانِ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ لِاَنَّ
وَبَالَهٗ عَلَيْهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ بِذٰلِكَ

ہے ان میں سے نہیں نکلتا یعنی کافر اور مسلمان برابر نہیں ہو سکتے جیسا ایمان والوں کو ایمان بھلا لگتا ہے ایسے ہی کافروں کو انکے برے افعال کفر اور گناہ بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۲۳) اور جس طرح ہم نے مکہ کے بڑے بڑے لوگوں کو فسق وکفر میں مبتلا کیا اسی طرح ہم ہر ایک شہر میں وہاں کے بڑے بڑے رئیسوں کو گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ مکروفریب سے لوگوں کو ایمان سے روکیں اور وبال انکے مکر کا انہیں کی جانوں پر ہے اور وہ اسکو نہیں سمجھتے

تشریح

(۱۲۰) ظاہری اور باطنی ہر گناہ سے بچو | جب یہ معلوم ہوگیا کہ حلال وہ ہے جس کو اللہ نے حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا تو صحیح علم کے بغیر جو لوگ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرتے ہیں وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ صحیح اور سیدھا راستہ تو یہی ہے کہ انسان اپنے حقیقی مالک اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہے۔ ظاہر اور باطن ہر طرح سے اس کا وفادار اور اس کا تابعدار ہو۔ گناہ چاہے ظاہری ہوں یا باطنی ان سے بچتا رہے اپنے دل کو شکوک وشبہات سے پاک رکھے جو لوگ غلط راستے پر چل کر گناہ کا اکتساب کر رہے ہیں وہ اپنی اس کمائی کا بدلہ پا کر رہیں گے۔

(۱۲۱) ذبیحہ اللہ کے نام کے بغیر | جس جانور کو اس طرح ذبح کیا گیا ہو کہ اس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ شیطان اپنے ساتھیوں کے دلوں میں اس طرح کی باتیں پیدا کرتے ہیں کہ یہ کیا بات ہے کہ جسے خدا مارے وہ تو حرام ہو اور جسے ہم ماریں وہ حلال ہو۔ یہ ذہنیت اور الٹے سیدھے سوالات پیدا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدمی شکوک وشبہات میں گھر جائے جب ہم نے اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کر لیا اور اپنے آپ کو اس کے احکام کا پابند کر لیا تو پھر غیر اللہ کی اطاعت کے کیا معنی ہیں؟ ہم کیوں اللہ کی اطاعت میں دوسروں کو شریک کریں؟ اگر ہم ایسا کریں گے تو یہ بات اللہ کی اطاعت کے عہد وپیمان کے خلاف ہوگی۔

(۱۲۲) زندگی دراصل ایمان وعرفان کا نام ہے | دنیا میں دو طرح کے انسان ہیں ایک وہ ہیں جو جہالت کے اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں ان کو اچھے اور برے کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ دیکھنے میں وہ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ مردہ جانور کی طرح ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے صحیح علم عطا کیا ہے حقیقت شناس ہیں۔ ایمان وعرفان کی دولت سے مالا مال ہیں جب تک وہ جہالت کے اندھیرے میں تھے بیشک وہ مردہ تھے لیکن علم وعرفان کے بعد انکو وہ روشنی مل گئی ہے جس کے اجالے میں وہ زندگی کی راہیں طے کر رہے ہیں۔ بتاؤ کیا یہ دونوں قسم کے انسان ایک جیسے ہیں کیا روشنی اور اندھیرے کو ایک جیسا کہا جائیگا، کیا زندہ اور مردہ برابر ہیں؟ لیکن جو لوگ صاحب ایمان نہیں ہیں انکی غلط فکری کی وجہ سے انکے برے اعمال ان کے لئے ایسے مزین اور خوشنما بن گئے ہیں کہ وہ موت کو زندگی اور اندھیرے کو اجالا سمجھ رہے ہیں انہیں کانٹے پھول معلوم ہوتے ہیں انہیں اپنی بدکاریوں میں ہی مزا آتا ہے وہ اپنی حماقتوں کو علمی تحقیقات سے تعبیر کرتے ہیں وہ اپنی گمراہی کو جدت طرازی سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ جلدی سے راہ راست پر نہیں آتے۔ انہیں اندھوں کی طرح ٹٹول ٹٹول کر چلنا اور ٹھوکریں کھانا ہی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو روشنی دکھا رہے ہیں ایمان کی اور علم کی روشنی، عرفان کی روشنی، وہ روشنی جو زندگی کے راستے کو منور کر دے جس کی روشنی میں صحیح اور غلط صاف صاف نظر آنے لگے مگر وہ اسکو قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔

(۱۲۳) ایسے مجرم ہر بستی میں ملیں گے | ایسے گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگ بڑے بڑے مجرم مکے میں ہی نہیں تمہیں ہر بستی میں ملیں گے۔ مصر کا فرعون عراق کا نمرود جیسے لوگ جو معجزے دیکھ کر بھی حق وباطل کو نہ پہچان سکے۔ ایسے بڑے بڑے مجرم ہر بستی میں اپنے مکروفریب کا جال پھیلاتے نظر آئینگے کیونکہ دنیا کی یہ زندگی امتحان اور آزمائش کی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ بھی ان کو موقع دیتا ہے کہ تم بھی اپنی سی کر کے دیکھ لو مگر یہ داؤ پیچ پکے ایمان والوں پر نہیں چلتے اور یہ مجرم خود اپنے ہی فریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہوتا کہ وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ

وَ اِذَا	جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	حَتّٰى	نُؤْتٰى	مِثْلَ مَآ	اُوْتِىَ	رُسُلُ
اور جب	انکے پاس آتی ہے	کوئی آیت	کہتے ہیں	ہم ہرگز نہ مانیں گے	جبتک	ہم کو دیا جائے	اس جیسا جو	دیا گیا	رسول (جمع)

اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگز نہ مانیں گے جب تک ہمیں اس جیسا نہ دیا جائے جو اللہ کے

اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

اللّٰهِ	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ	حَيْثُ	يَجْعَلُ	رِسَالَتَهٗ	سَيُصِيْبُ	الَّذِيْنَ	اَجْرَمُوْا
اللہ	اللہ	خوب جانتا ہے	کہاں	رکھے (بھیجے)	اپنی رسالت	عنقریب پہونچیگی	وہ لوگ جو	انہوں نے جرم کیا

رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں بھیجے۔ عنقریب ان لوگوں کو پہنچے گی جنہوں نے جرم کیا

صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

صَغَارٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَعَذَابٌ	شَدِيْدٌ	بِمَا	كَانُوْا	يَمْكُرُوْنَ
ذلت	اللہ کے ہاں	اور عذاب	سخت	اس کا بدلہ جو	تھے	وہ مکر کرتے

اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب، اس کا بدلہ کہ وہ مکر کرتے تھے۔

١٢٤ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اَىْ اَهْلَ مَكَّةَ اٰيَةٌ عَلٰى صِدْقِ
النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَنْ
نُّؤْمِنَ بِهٖ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ
رُسُلُ اللّٰهِ ۚ مِنَ الرِّسَالَةِ وَيُوْحٰى اِلَيْنَا
لِاَنَّا اَكْثَرُ مَالًا وَّاَكْبَرُ سِنًّا قَالَ تَعَالٰى اَللّٰهُ
اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَاتِهٖ بِالْجَمْعِ وَ
الْاِفْرَادِ وَحَيْثُ مَفْعُوْلٌ بِهٖ لِفِعْلٍ دَلَّ عَلَيْهِ
اَعْلَمُ اَىْ يَعْلَمُ الْمَوْضَعَ الصَّالِحَ لِوَضْعِهَا
فِيْهِ فَيَضَعُهَا وَهٰٓؤُلَآءِ لَيْسُوْا اَهْلًا لَّهَا
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا بِقَوْلِهِمْ ذٰلِكَ صَغَارٌ
ذُلٌّ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○
اَىْ بِسَبَبِ مَكْرِهِمْ

١٢٤ اور جب مکہ والوں کے پاس کوئی نشانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے ہونے پر آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاویں گے جب تک کہ ہم کو پیغمبری نہ ملے اور ہماری طرف وحی نہ کی جاوے جیسے اور پیغمبروں کو یہ باتیں دی گئیں کیونکہ ہم بہت مال والے اور بڑی عمر کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے اس جگہ کو جو اس کی پیغمبری کے رکھنے کے لائق ہے سو اسی جگہ اس کو رکھتا ہے اور یہ لوگ پیغمبر ہونے کے لائق نہیں۔ جو لوگ یہ کلمات کہہ کر گنہ گار ہوئے عنقریب ان کو اللہ کے پاس سے ذلت اور سخت عذاب ملے گا بہ سبب ان کے مکر کرنے کے۔

تشریح

١٢٤ رسالت اللہ کا انتخاب ہے | اپنا سفیر اور نمائندہ زمین پر کس کو بنانا ہے یہ اللہ تعالیٰ خود بہتر جانتے ہیں۔ رسالت کا منصب کوئی ایسا عہدہ نہیں ہے جو اپنی کوشش سے حاصل ہو سکے۔ مگر حق کا انکار کرنیوالوں کی گستاخیوں کو دیکھیے کہ جب اللہ کی کوئی آیت انکے سامنے آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ نشانی جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے جب تک براہِ راست ہمارے پاس نہ آئے ہم اس وقت تک نہیں مانیں گے کہ واقعی یہ اللہ کا پیغام یا اسکی نشانی ہے۔ یہ ان کی مکاریاں اور یہ گستاخیاں ایک دن اللہ کے یہاں ذلت اور سخت عذاب سے دوچار کر کے رہیں گی۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ

وَجَعَلُوْا	لِلّٰهِ	مِمَّا	ذَرَاَ	مِنَ	الْحَرْثِ	وَالْاَنْعَامِ	نَصِيْبًا	فَقَالُوْا	هٰذَا	لِلّٰهِ	بِزَعْمِهِمْ
اور انہوں نے ٹھہرایا	اللہ کیلئے	اس سے جو	اس نے پیدا کیا	سے	کھیتی	اور مویشی	ایک حصہ	پس انہوں نے کہا	یہ	اللہ کیلئے	اپنے خیال میں

(اور اللہ نے) جو کھیتی اور مویشی پیدا کئے ہیں اُس سے انہوں نے ٹھہرایا ہے اللہ کے لئے ایک حصہ، پس انہوں نے اپنے خیال میں کہا یہ اللہ کے لئے ہے

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ

وَهٰذَا	لِشُرَكَآئِنَا	فَمَا	كَانَ	لِشُرَكَآئِهِمْ	فَلَا يَصِلُ	اِلَى	اللّٰهِ	وَمَا	كَانَ
اور یہ	ہمارے شریکوں کیلئے	پس جو	ہے	انکے شریکوں کیلئے	تو نہیں پہنچتا	طرف	اللہ	اور جو	ہے

اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے۔ پس جو انکے شریکوں کے لئے ہے تو وہ نہیں پہنچتا اللہ کو ۔ اور جو اللہ کے لئے

لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

لِلّٰهِ	فَهُوَ	يَصِلُ	اِلٰى	شُرَكَآئِهِمْ	سَآءَ	مَا	يَحْكُمُوْنَ
اللہ کیلئے	تو وہ	پہنچتا ہے	طرف	انکے شریک	برا ہے	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں

ہے تو وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں

(۱۳۶) وَجَعَلُوْا اَیْ کُفَّارُ مَکَّۃَ لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ خَلَقَ مِنَ الْحَرْثِ الزَّرْعِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا یَصْرِفُوْنَہٗ اِلَی الضِّیْفَانِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَلِشُرَکَائِہِمْ نَصِیْبًا یَصْرِفُوْنَہٗ اِلٰی سَدَنَتِہَا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ج فَکَانُوْا اِذَا سَقَطَ فِیْ نَصِیْبِ اللّٰہِ شَیْءٌ مِنْ نَصِیْبِہَا الْتَقَطُوْہُ اَوْ فِیْ نَصِیْبِہَا شَیْءٌ مِنْ نَصِیْبِہٖ تَرَکُوْہُ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْ هٰذَا کَمَا قَالَ تَعَالٰی فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ اَیْ لِجِہَتِہٖ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ بِئْسَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ حُکْمُہُمْ هٰذَا

(۱۳۶) اور مکہ کے کافروں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چارپایوں میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا کہ اسکو مہمانوں اور محتاجوں میں خرچ کرتے ہیں اور کچھ حصہ اپنے شریکوں یعنی بتوں کا مقرر کیا کہ اس کو بتوں کے پجاریوں پر خرچ کرتے ہیں سو وہ کہتے ہیں اپنے گمان میں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے بتوں کا پھر جب اللہ کے حصہ میں ان کے بتوں کا حصہ کچھ مل جاتا ہو تو اس کو اٹھا لیتے اور جو اللہ کا حصہ بتوں کے حصہ میں ملتا تو اس کو نہ اٹھاتے اور یہ کہتے کہ اللہ کو اس کی کیا ضرورت جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سو جو کچھ ان کے بتوں کا حصہ ہوتا تو اسکو اللہ کے حصے میں نہ ملنے دیتے اور جو اللہ کا حصہ ہوتا وہ اگر ان کے بتوں کے حصے میں ملجاتا

تشریح

(۱۳۶) خالق حقیقی کو چھوڑ کر دوسروں کو ماننا ظلم نہیں تو اور کیا ہے | سب جانتے ہیں کہ یہ زمین اللہ کی ہے اسی نے پیدا کی ہے اس زمین میں پیداوار اسی کے حکم سے ہوتی ہے کھیتوں میں جو جانور کام آتے ہیں اور جن سے وہ خدمت لیتے ہیں وہ بھی اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ یہ سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود اپنی پیداوار میں اللہ کے علاوہ دوسروں کا حصہ اور انکی نذر و نیاز یہ سمجھ کر کرنا کہ یہ پیداوار کھیت اور جانور اللہ کے علاوہ کسی اور کے طفیل میں ہیں یہ ظلم اور نمک حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ سب سے بڑا محسن جس کے احسانات کی کوئی انتہا نہیں ہے اس کا شکر گزار نہ ہونا اور انکے آگے سر نیاز جھکانا جنکا اس تخلیق اور پیداوار میں کوئی حصہ نہیں ہے اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہو سکتا ہے۔

اصل میں ہوتا یہ تھا کہ اپنے مال میں سے جو حصہ اللہ کے لئے نکالتے تھے وہ تو غریبوں مسکینوں اور یتیموں پر خرچ ہوتا تھا اور جو نذر و نیاز آستانوں پر چڑھاتے تھے وہ مجاوروں اور پجاریوں کے پاس جاتا تھا۔ ان خود غرض پیشواؤں نے یہ بات لوگوں کے دل میں بٹھا دی تھی کہ دیکھو ان آستانوں کی نذر و نیاز کے حصے میں ذرا سی کمی نہ آنے پائے اور یہ بات ان کے دل میں اسطرح گھر کر گئی تھی کہ اللہ کے نام کا نکلے یا نہ نکلے مگر دیوی دیوتاؤں اور آستانوں کی نذر و نیاز کو ضرور پورا کیا جائے۔ تو یہ سمجھتے تھے کہ ان دیوی دیوتاؤں کا حصہ اللہ کے پاس نہیں پہنچتا مگر جو اللہ کے لئے ہے وہ ان شریکوں کو پہنچ جاتا ہے کیسے برے فیصلے تھے ان لوگوں کے اور کیسے احمقانہ اور جاہلانہ۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَ

وَكَذٰلِكَ	زَيَّنَ	لِكَثِيْرٍ	مِّنَ	الْمُشْرِكِيْنَ	قَتْلَ	اَوْلَادِهِمْ	شُرَكَآؤُهُمْ	لِيُرْدُوْهُمْ	وَ
اور اسی طرح	آراستہ کر دیا ہے	بہت	سے	مشرک (جمع)	قتل	انکی اولاد	ان کے شریک	تاکہ وہ انہیں ہلاک کر ڈالیں	اور

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے انکے شریکوں نے اولاد کا قتل آراستہ کر دیا ہے ۔ تاکہ وہ انہیں ہلاک کر دیں ۔ اور

لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

لِيَلْبِسُوْا	عَلَيْهِمْ	دِيْنَهُمْ	وَلَوْ شَآءَ	اللّٰهُ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ	مَا	يَفْتَرُوْنَ
گڈمڈ کر دیں	ان پر	انکا دین	اور اگر چاہتا	اللہ	وہ نہ کرتے	سو تم انہیں چھوڑ دو	اور	جو	وہ جھوٹ باندھتے ہیں

اُن پر ان کا دین گڈمڈ کر دیں ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ (ایسا) نہ کرتے ، سو تم انہیں چھوڑو اور وہ جو جھوٹ باندھتے ہیں ۔

۱۳۷ وَكَذٰلِكَ كَمَا زَيَّنَ لَهُمْ مَا ذُكِرَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ بِالْوَادِ شُرَكَآؤُهُمْ مِنَ الْجِنِّ بِالرَّفْعِ فَاعِلُ زَيَّنَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِبِنَائِهِ لِلْمَفْعُوْلِ وَرَفْعِ قَتْلُ وَنَصْبِ الْاَوْلَادِ بِهٖ وَجَرِّ شُرَكَآئِهِمْ بِاِضَافَتِهٖ وَفِيْهِ الْفَصْلُ بَيْنَ الْمُضَافِ وَالْمُضَافِ اِلَيْهِ بِالْمَفْعُوْلِ وَلَا يَضُرُّ وَاِضَافَةُ الْقَتْلِ اِلَى الشُّرَكَآءِ لِاَمْرِهِمْ بِهٖ لِيُرْدُوْهُمْ يُهْلِكُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا يَخْلِطُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○

۱۳۷ اور جیسا ان کافروں کو یہ امر اچھا کر دیا گیا اسی طرح شیاطین نے انکو اچھا کر دکھایا اپنی اولاد کو مار ڈالنا یعنی زندہ دفن کر دینا (مار ڈالنے کو شیاطین کی طرف اسلئے نسبت کیا کہ انکے حکم سے کافر ایسا کرتے تھے ۔ اور یہ اسلئے کیا کہ انکو ہلاک کر ڈالیں اور ان پر ان کا یعنی مذہب مشتبہ کر دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے سو چھوڑ انکو اور انکی افترا پردازی کو

تشریح

۱۳۷ شرک کا نتیجہ قتل اولاد | اسلام کے نقطہ نظر سے اللہ تعالیٰ عبادت اور پرستش کے تنہا مستحق ہیں جسطرح اللہ تعالےٰ پرستش کے مستحق ہیں اسی طرح یہ حق بھی صرف اللہ کا ہے کہ وہ بندوں کے لئے حلال و حرام جائز اور ناجائز کی حدیں مقرر کریں ۔ انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کی پیروی کرنا یہ بھی اللہ کے اس حق میں دوسروں کو شریک کرنا ہے جب قانون سازی کا اختیار صرف اور صرف اللہ کا ہے تو انسانوں اور شیطانوں کو اللہ کی اطاعت میں شریک کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ قتل اولاد جیسا قابلِ نفرت کام مشرکین کے لئے پسندیدہ بن گیا ۔

اولاد کا قتل خواہ اسلئے ہو کہ کوئی ان کا داماد نہ بنے جو کہ انکے خیال میں ان کے لئے شرم کا باعث ہے ۔ یا اسلئے کہ جنگ میں دشمنوں کے ہاتھ نہ پڑ جائیں ۔ یا اولاد کا قتل اسلئے ہو کہ ہمارے لئے ان کی پرورش کا بار اٹھانا ممکن نہیں ہے ۔ یا اولاد کا قتل دیوی دیوتاؤں کی بھینٹ کے لئے ہو ۔

یہ سب صورتیں انتہائی سنگدلی کی ہیں اور اس سے بڑھ کر اخلاقی ہلاکت کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے ختم کرنے لگے ـــــ مکے کے مشرکین اپنے آپ کو دین ابراہیمی کا پیرو ہونے کا دعوی کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ وہ جس مذہب پر چل رہے ہیں وہ خدا کا پسندیدہ دین ہے لیکن اس دین کو مذہبی پیشواؤں اور قبیلوں کے سرداروں نے اتنا مسخ کر دیا اور بگاڑ دیا تھا کہ اصل دین کا پتہ لگانا ناممکن ہو گیا تھا ۔ انہیں خود بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ بات دین کا حصہ ہے یا نہیں ۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے اصل اور حقیقی دین ابراہیمی کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کو بھیجا اور ان پر اپنی کتاب قرآن مجید اتاری تاکہ حقیقی دین کی سچی تصویر سب کے سامنے آجائے ۔ اب اگر ان میں سچائی کی طلب ہوتی تو وہ آگے بڑھ کر اس گمشدہ میراث کو ہاتھوں ہاتھ لیتے مگر وہ اپنی افترا پردازیوں میں لگے رہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں کہ جو ہدایت حاصل کرنا نہ چاہے اسکو زبردستی ہدایت پر لائیں ۔ لہٰذا تم بھی انکو اپنے حال پر چھوڑ دو ۔ جو دل چاہے کرتے پھریں ۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ

وَقَالُوْا	هٰذِهٖٓ	اَنْعَامٌ	وَّحَرْثٌ	حِجْرٌ	لَّا يَطْعَمُهَآ	اِلَّا	مَنْ	نَّشَآءُ	بِزَعْمِهِمْ
اور انہوں نے کہا	یہ	مویشی	اور کھیتی	ممنوع	اُسے نہ کھائے	مگر	جس کو	ہم چاہیں	انکے جھوٹے خیال کے مطابق

اور انہوں نے کہا یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے اسے کوئی نہ کھائے مگر جس کو ہم چاہیں ان کے (جھوٹے) خیال کے مطابق

وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ

وَ اَنْعَامٌ	حُرِّمَتْ	ظُهُوْرُهَا	وَ اَنْعَامٌ	لَّا يَذْكُرُوْنَ	اسْمَ	اللّٰهِ	عَلَيْهَا	افْتِرَآءً + عَلَيْهِ
اور کچھ مویشی	حرام کی گئی	انکی پیٹھ (جمع)	اور کچھ مویشی	وہ نہیں لیتے	نام	اللہ	اس پر	جھوٹ باندھتے ہوئے اس پر

اور کچھ مویشی ہیں کہ ان کی پیٹھ پر سواری حرام کی ہے اور کچھ مویشی ہیں (ذبح کرتے وقت) ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے (یہ) جھوٹ باندھنا ہے اس

سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۱۳۸)

سَيَجْزِيْهِمْ	بِمَا	كَانُوْا	يَفْتَرُوْنَ
ہم جلد انہیں سزا دیں گے	اسکی جو	تھے	جھوٹ باندھتے تھے

اللہ پر۔ ہم جلد انہیں اس کی سزا دیں گے جو وہ جھوٹ باندھتے تھے

(۱۳۸) وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ مِنْ خَدَمَةِ الْاَوْثَانِ وَغَيْرِهِمْ بِزَعْمِهِمْ اَيْ لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا فَلَا تُرْكَبُ كَالسَّوَائِبِ وَالْحَوَامِيْ وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا عِنْدَ ذَبْحِهَا بَلْ يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اَصْنَامِهِمْ وَنَسَبُوْا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ عَلَيْهِ

(۱۳۸) اور کافر کہتے ہیں کہ یہ جانور اور کھیتی رکی ہوئی اور سب پر حرام ہیں اس کو کوئی نہیں کھا سکتا مگر جس کو ہم چاہیں بتوں کے خادموں کو اور ان کے سوا کو کھلاویں یہ محض ان کا گمان ہے اس کی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں اور بعض جانوروں کی نسبت کہتے ہیں کہ ان پر سواری کرنا حرام ہے جیسے سائبہ اور حامی جو بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے تھے اور بعض جانوروں پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیتے تھے بتوں کا نام لیتے تھے اور اس کو اللہ کی طرف نسبت کرتے تھے اس پر جھوٹ باندھ کر عنقریب اللہ ان کو اس جھوٹ باندھنے کی سزا دیگا۔

تشریح

(۱۳۸) **شرک کا نتیجہ بے ہودہ عقیدے** اللہ تعالیٰ کو واحد سرچشمۂ ہدایت نہ ماننے کا اور دوسروں کو اس میں شریک کرنے کا نتیجہ طرح طرح کی خودساختہ بے ہودہ رسمیں تھیں جس میں سے ایک رسم یہ تھی کہ بعض جانوروں یا بعض کھیتوں کی پیداوار کے متعلق یہ مان لیتے تھے کہ یہ فلاں آستانے کی نیاز کے لئے مخصوص ہے۔ انہیں ہر شخص نہیں کھا سکتا اسی طرح بعض جانوروں پر سوار ہونا یا ان پر سامان لادنا یا ان پر اللہ کا نام لینا ممنوع سمجھتے تھے یہ سب گھڑی ہوئی رسمیں تھیں۔ جس پروردگار نے کھیتوں میں پیداوار دی اور جس نے یہ جانور بنائے اس نے تو یہ بتائی نہیں پھر یہ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی نہیں تو اور کیا ہیں۔ یہی ہوتا ہے توحید سے ہٹ کر آدمی ادھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے۔

وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا

لِّذُكُوْرِنَا	خَالِصَةٌ	الْاَنْعَامِ	هٰذِهِ	فِیْ بُطُوْنِ	مَا	وَقَالُوْا
ہمارے مردوں کے لئے	خالص	مویشی (جمع)	اس	پیٹ میں	جو	اور انہوں نے کہا

اور انہوں نے کہا جو ان مویشیوں کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے

وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓی اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ

شُرَكَآءُ	فِیْهِ	فَهُمْ	مَّیْتَةً	یَّكُنْ	وَاِنْ	اَزْوَاجِنَا	عَلٰی	وَمُحَرَّمٌ
شریک	اس میں	تو وہ سب	مردہ	ہو	اور اگر	ہماری عورتیں	پر	اور حرام

اور ہماری عورتوں پر حرام ہے، اور اگر مردہ ہو تو سب اس میں شریک ہیں۔

سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾

عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ	اِنَّهٗ	وَصْفَهُمْ	سَیَجْزِیْهِمْ
جاننے والا ہے	حکمت والا	بیشک وہ	ان کا باتیں بنانا	وہ جلد ان کو سزا دیگا

وہ جلد انہیں انکے باتیں بنانے کی سزا دیگا، وہ بیشک حکمت والا جاننے والا ہے۔

(۱۳۹) وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ الْمُحَرَّمَةِ وَهُوَ السَّوَائِبُ وَالْبَحَائِرُ خَالِصَةٌ حَلَالٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓی اَزْوَاجِنَا ۚ اَیِ النِّسَاءِ وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً بِالرَّفْعِ وَالنَّصْبِ مَعَ تَانِیْثِ الْفِعْلِ وَتَذْكِیْرِهٖ فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمُ اللّٰهُ وَصْفَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِالتَّحْلِیْلِ وَالتَّحْرِیْمِ اَیْ جَزَاءَهٗ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ فِیْ صُنْعِهٖ عَلِیْمٌ ○ بِخَلْقِهٖ

(۱۳۹) اور وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ان پر جانور حرام کیے گئے یعنی سائبہ اور بحیرہ کے پیٹوں میں بچہ زندہ ہو وہ ہمارے مردوں پر حلال اور عورتوں پر حرام ہے اور اگر بچہ مردہ ہو تو اس میں سب شریک اور وہ سب کو حلال عنقریب اللہ ان کو اس حلال و حرام کرنے کا بدلہ دیگا بیشک وہ حکمت والا ہے اپنے کاموں میں جاننے والا ہے اپنی مخلوق کو۔

تشریح

(۱۳۹) مشرکین کی خودساختہ شریعت | اللہ کے ساتھ شرک کرنا انسان کو کس طرح بلندی سے پستی میں گرا دیتا ہے اور وہ کس طرح وہم گمان کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال مشرکین کی اپنی گھڑی ہوئی شریعت میں ملتی ہے۔ ایک قانون یہ گھڑ رکھا تھا کہ فلاں جانور کے جو بچہ ہوگا اسے صرف مرد کھا سکتے ہیں عورتوں کیلئے اس کا کھانا حرام ہے۔ اور اگر وہ بچہ مردہ پیدا ہو یا پیدا ہونے کے بعد مر جائے تو پھر مرد و عورت دونوں اس کا گوشت کھانے میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ان کی خودساختہ ان بے ہودہ باتوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ انہیں دے کر رہیگا وہ بے خبر نہیں ہے مگر اس کی سزا میں بھی حکمت کا پہلو ہے کہ کب کس کو کیا سزا ملے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا

قَدْ خَسِرَ	الَّذِيْنَ	قَتَلُوْٓا	اَوْلَادَهُمْ	سَفَهًا	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَ حَرَّمُوْا
البتہ گھاٹے میں پڑے	وہ لوگ جنہوں نے	انہوں نے قتل کیا	اپنی اولاد	بیوقوفی سے	بے خبری (نادانی) سے	اور حرام ٹھہرایا

البتہ وہ لوگ گھاٹے میں پڑے جنھوں نے بیوقوفی (نادانی) سے اپنی اولاد کو قتل کیا اور جو اللہ نے انہیں

مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا

مَا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	افْتِرَآءً	عَلَى	اللّٰهِ	قَدْ ضَلُّوْا	وَ مَا	كَانُوْا
جو	انہیں دیا	اللہ	جھوٹ باندھتے ہوئے	پر	اللہ	یقیناً وہ گمراہ ہوئے	اور نہ	تھے وہ

دیا وہ حرام ٹھہرا لیا جھوٹ باندھتے ہوئے اللہ پر یقیناً وہ گمراہ ہوئے اور وہ ہدایت پانے

مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ ع ١٦ ١١ ٣

مُهْتَدِيْنَ	وَهُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَ	جَنّٰتٍ	مَّعْرُوْشٰتٍ	وَ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ
ہدایت پانے والے	اور	جس نے	پیدا کیے	باغات	چڑھائے ہوئے	اور نہ چڑھائے ہوئے

والے نہ تھے اور وہی (خالق) ہے جس نے باغات پیدا کیے (چھتریوں پر) چڑھائے ہوئے (جیسے انگور) اور (چھتریوں پر) نہ چڑھائے ہوئے

وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ

وَ النَّخْلَ	وَالزَّرْعَ	مُخْتَلِفًا	اُكُلُهٗ	وَ الزَّيْتُوْنَ	وَالرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ
اور کھجور	اور کھیتی	مختلف	اسکے پھل	اور زیتون	اور انار	مشابہ (ملتے جلتے)	اور

اور کھجور اور کھیتی، اس کے پھل مختلف (قسم کے) اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوْا	مِنْ	ثَمَرِهٖٓ	اِذَآ	اَثْمَرَ	وَ اٰتُوْا	حَقَّهٗ	يَوْمَ + حَصَادِهٖ
غیر مشابہ (جُدا جُدا)	کھاؤ	سے	اسکے پھل	جب	وہ پھل لائے	اور ادا کرو	اس کا حق	اسکے کاٹنے کے دن

جُدا جُدا، جب وہ پھل لائے تو اس کے پھل کھاؤ اور اس کے کاٹنے کے دن اس کا حق (عُشر) ادا کر دو

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾

وَلَا + تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا + يُحِبُّ	الْمُسْرِفِيْنَ
اور بیجا خرچ نہ کرو	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	بیجا خرچ کرنے والے

اور بیجا خرچ نہ کرو بیشک اللہ بیجا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۴۰) قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا بالتخفیف وَالتَّشْدِیْدِ اَوْلَادَهُمْ بِالْوَاْدِ سَفَهًاۢ جَهْلًا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ مِمَّا ذُکِرَ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا کَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۝

(۱۴۰) بیشک ٹوٹے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے ازراہِ جہالت بدون سمجھے بوجھے اپنے بچوں کو مار ڈالا زندہ داب کر اور حرام کیا اللہ کی دی ہوئی روزی کو جس کا ذکر اوپر ہوا اللہ پر جھوٹ باندھ کر بے شک وہ بے راہ ہوئے اور وہ راہ پانے والے نہیں۔

(۱۴۱) وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ خَلَقَ جَنّٰتٍ بَسَاتِیْنَ مَّعْرُوْشٰتٍ مَبْسُوْطَاتٍ عَلَی الْاَرْضِ کَالْبِطِّیْخِ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ بِاَنْ اِرْتَفَعَتْ عَلٰی سَاقٍ کَالنَّخْلِ وَّ اَنْشَاَ النَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُهٗ ثَمَرُهٗ وَحَبَّتُهٗ فِی الْهَیْئَةِ وَالطَّعْمِ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَرَقُهُمَا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ طَعْمُهُمَا کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ قَبْلَ النُّضْجِ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ زَکٰوتَهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ بِالْفَتْحِ وَالْکَسْرِ مِنَ الْعُشْرِ اَوْ نِصْفِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ بِاِعْطَاءِ کُلِّهٖ فَلَا یَبْقٰی لِعِیَالِکُمْ شَیْءٌ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ اَلْمُتَجَاوِزِیْنَ مَا حُدَّ لَهُمْ

(۱۴۱) وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ الخ اور اللہ وہ ہے جس نے پیدا کئے باغ زمین میں بچھے ہوئے جیسے تربوز کے درخت اور ایسے باغ جو زمین میں پڑے ہوئے نہیں بلکہ اٹھے ہوئے ہیں ساق یعنی تنہ پر جیسے کھجور کے درخت اور پیدا کیا کھجور کے درختوں اور کھیتی کو کہ ان کا پھل اور دانہ صورت اور مزے میں ایک دوسرے سے جدا ہے اور پیدا کیا زیتون کے درخت اور انار کے درخت کو کہ ان کے پتے ایک دوسرے کے مشابہ اور مزہ میں فرق، کھاؤ اس کے پھل پکنے سے پہلے اور کہتے ہیں زکوٰۃ دو کٹنے کے دن دسواں حصہ یا بیسواں حصہ۔

اور بے جا خرچ نہ کرو ایسا نہ ہو کہ تمام صدقہ کر ڈالو پھر تمہارے کنبہ کے لئے کچھ نہ بچے بیشک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تشریح

(۱۴۰) بندوں کے ایجاد کئے ہوئے طریقے قابل عمل نہیں ہوسکتے انسان کے لئے راہِ عمل مقرر کرنا یہ اللہ کا کام ہے اس لئے کہ قانون سازی اور بندوں کو ہدایت کے راستے کی نشاندہی کرنا یہ اللہ کا حق اور اس کا اختیار ہے۔ بندوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنے لئے یا دوسروں کے لئے قانون بنائیں اور انکا بنایا ہوا قانون اسلئے قابل عمل نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہارے اسلاف اور بزرگ تھے جن ظالموں نے قتل اولاد جیسے وحشیانہ فعل کو رسم بنالیا ہو اور جنہوں نے اپنی طرف سے نئی نئی باتیں بنا کر دین میں شامل کرلی ہوں وہ صحیح راستے پر کیسے ہوسکتے ہیں یقیناً وہ بھٹک گئے تھے اور اگر تم انکے طریقے پر چلوگے تو تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ گے۔

(۱۴۱) ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے خود ساختہ شریعت بنانے والے جو لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں انہوں نے کونسی چیز بنائی ہے یا پیدا کی ہے انکے اپنے اختیارات اور طاقت ہی کیا ہے سب کچھ پیدا کرنے والے اللہ ہیں اسی نے باغ، انگوروں کے باغات، نخلستان پیدا کئے کھیتیاں اگائیں جن سے طرح طرح کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں اسنے زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جنمیں ایسے بھی ہیں جو دیکھنے میں ایک جیسے ہیں ذائقے اور مزے میں مختلف ہیں یہ سب نعمتیں اسنے انسان کیلئے بنائی ہیں انکو کھاؤ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ اور جب انکی فصل کاٹو تو اس میں سے اللہ کا حق پیداوار کی زکوٰۃ ادا کرو اللہ کی نعمتوں کو پاکر اتراؤ نہیں اور حد سے آگے مت بڑھو کیونکہ اللہ تو حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

وَمِنَ	الْاَنْعَامِ	حَمُوْلَةً	وَّفَرْشًا	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	وَلَا تَتَّبِعُوْا
اور سے	چوپائے	باربردار (بڑے بڑے)	اور زمین سے لگے ہوئے	کھاؤ	اس سے جو	دیا تم کو	اللہ	اور نہ پیروی کرو

اور چوپاؤں میں سے (پیدا کئے) باربردار (بڑے بڑے) اور زمین پر لگے ہوئے (چھوٹے چھوٹے) جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اسمیں سے کھاؤ اور شیطان

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ

خُطُوٰتِ	الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ	ثَمٰنِيَةَ	اَزْوَاجٍ
قدم (جمع)	شیطان	بیشک وہ	تمہارا	دشمن	کھلا	آٹھ	جوڑے

کے قدموں کی پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۔ آٹھ جوڑے (نر اور مادہ پیدا کئے)

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

مِنَ	الضَّاْنِ	اثْنَيْنِ	وَمِنَ	الْمَعْزِ	اثْنَيْنِ	قُلْ	ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
سے	بھیڑ	دو	اور سے	بکری	دو	پوچھیں	کیا دونوں نر

دو بھیڑ سے ، دو بکری سے ، آپ پوچھیں کیا (اللہ نے) دونوں نر

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

حَرَّمَ	اَمِ	الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا	اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ	اَرْحَامُ	الْاُنْثَيَيْنِ
حرام کئے	یا	دونوں مادہ	یا جو	لپٹ رہا ہو	اس پر	رحم (جمع)	دونوں مادہ

حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ ؟ یا جو دونوں مادہ کے رحم میں لپٹا ہوا ہو (ابھی پیٹ میں ہو) ۔

نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

نَبِّئُوْنِيْ	بِعِلْمٍ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
مجھے بتاؤ	کسی علم سے	اگر	تم ہو	سچے

مجھے کسی علم سے بتاؤ اگر تم سچے ہو

﴿۱۴۲﴾ وَاَنْشَاَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً صَالِحَةً لِلْحَمْلِ عَلَيْهَا كَالْاِبِلِ الْكِبَارِ وَّفَرْشًا لَا تَصْلُحُ لَهٗ كَالْاِبِلِ الصِّغَارِ وَالْغَنَمِ سُمِّيَتْ فَرْشًا لِاَنَّهَا كَالْفَرْشِ لِلْاَرْضِ لِدُنُوِّهَا مِنْهَا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ طَرَائِقَهٗ فِي التَّحْلِيْلِ

﴿۱۴۲﴾ اور اللہ نے پیدا کئے چارپایوں میں سے وہ جو لائق سواری اور بوجھ کے ہیں جیسے بڑے بڑے اونٹ اور وہ جانور جو سواری اور بوجھ کے قابل نہیں جیسے اونٹ کے بچے اور بکری بھیڑ وغیرہ (ان کو فرش فرمایا کہ بکری وغیرہ بسبب زمین سے نزدیک ہونے کے مثل فرش زمین کے ہیں ۔) کھاؤ اس کو جو اللہ نے تمکو روزی دی اور حلال و حرام کرنے میں شیطان کے طریقوں کی

وَالتَّحْرِيْمِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○
بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ -
(۱۴۳) ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ اَصْنَافٍ بَدَلٌ مِنْ
حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا مِنَ الضَّاْنِ زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ ذَكَرًا وَاُنْثٰى وَمِنَ الْمَعْزِ
بِالْفَتْحِ وَالسُّكُوْنِ اثْنَيْنِ قُلْ يَا
مُحَمَّدُ لِمَنْ حَرَّمَ ذُكُوْرَ الْاَنْعَامِ تَارَةً
وَاِنَاثَهَا اُخْرٰى وَنَسَبَ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ
ءٰٓالذَّكَرَيْنِ مِنَ الضَّاْنِ وَالْمَعْزِ حَرَّمَ
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ مِنْهُمَا اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ذَكَرًا
كَانَ اَوْ اُنْثٰى نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ عَنْ كَيْفِيَّةِ
تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اَلْمَعْنٰى مِنْ اَيْنَ جَاءَ التَّحْرِيْمُ فَاِنْ
كَانَ مِنْ قِبَلِ الذُّكُوْرَةِ فَجَمِيْعُ الذُّكُوْرِ
حَرَامٌ اَوِ الْاُنُوْثَةِ فَجَمِيْعُ الْاِنَاثِ
اَوِ اشْتِمَالُ الرَّحِمِ فَالزَّوْجَانِ فَمِنْ
اَيْنَ التَّخْصِيْصُ وَالْاِسْتِفْهَامُ
لِلْاِنْكَارِ

پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے

(۱۴۳) اللہ نے پیدا کیئے آٹھ جوڑ دنبہ بھیڑ میں سے دو جوڑ مذکر اور مؤنث بکری میں سے دو۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھو جو کبھی نروں کو حرام سمجھتے ہیں اور کبھی اس کے مادہ کو اور اس کو اللہ کا حکم بتلاتے ہیں۔

آیا اللہ نے تم پر بھیڑ اور بکری کے نر کو حرام کیا یا ان دونوں کے مادہ کو یا ان ہر دو مادہ کے بچوں کو نر ہوں یا مادہ۔

اس حرام کرنے کی کیفیت مجھ کو سمجھ کر بتلاؤ اگر تم اس میں سچے ہو۔
حاصل معنی یہ ہے کہ وجہ حرمت کیا ہے اگر نر ہونا باعث حرمت ہے تو سب نر حرام ہونے چاہئیں اور جو مادہ ہونا حرمت کا سبب ہے تو سب مادہ حرام ہوں یا اگر حرمت کی وجہ یہ ہے کہ جو بچہ رحم انثیٰ میں ہو وہ حرام ہے تو نر اور مادہ دونوں حرام ہونے چاہئیں پس تخصیص کس سبب سے ہے کہ کبھی نر کو حرام کہتے ہو کبھی مادہ کو کبھی دونوں کو یعنی کوئی وجہ اسکی نہیں۔

تشریح

(۱۴۲) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طرح طرح کے جانور پیدا کیئے | پھلوں اور کھیتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طرح طرح کے جانور پیدا کیئے ان میں سے کچھ وہ ہیں جو بار برداری کے کام آتے ہیں، کچھ وہ ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، کچھ جانوروں کی کھال کے اور بال کے فرش بنائے جاتے ہیں۔ غرض کہ یہ جانور تمہارے ہر طرح کے کام میں آتے ہیں ان کو پیدا کرنے والے اللہ ہیں پھر کسی دوسرے کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے خیالی گھوڑے دوڑا کر ایک شریعت گھڑ لے اور حلال و حرام کا فیصلہ کر لے ایسا کرنا شیطان کی پیروی ہے جو تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۱۴۳) حرام و حلال کا فیصلہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں | آٹھ قسم کے نر اور مادہ جانور ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے انسانوں کے لئے حلال کیا ہے کہ وہ انکو مقررہ طریقے پر ذبح کر کے اس کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ (۱) بھیڑ کی قسم سے یعنی نر اور مادہ بھیڑ اور دُنبہ۔ (۲) دو بکری کی قسم سے یعنی بکرا اور بکری (۳) دو اونٹ کی قسم سے یعنی اونٹ اور اونٹنی۔ اور (۴) دو گائے کی قسم سے یعنی بیل اور گائے۔ اب اے محمدؐ ان سے پوچھو کہ اللہ نے ان جانوروں کے نر حرام کئے ہیں یا مادہ یا وہ بچے جو بھیڑوں اور بکریوں کے پیٹ میں ہوں انکو حرام کیا ہے۔ اگر تم سچے ہو تو یقینی علم لیکر آؤ کہ تمہیں کہاں سے پتہ چلا کہ فلاں حلال ہے یا فلاں چیز حرام ہے۔ اپنے وہم و گمان اور باپ دادا کی روایتوں کو پیش نہ کرو بلکہ حصول علم کا یقینی ذریعہ بتاؤ کیونکہ حرام حلال کا فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اب اس نے کس کو بتایا کہ فلاں چیز حلال ہے فلاں چیز حرام ہے۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

وَمِنَ	الْاِبِلِ	اثْنَيْنِ	وَمِنَ	الْبَقَرِ	اثْنَيْنِ	قُلْ	ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
اور سے	اونٹ	دو	اور سے	گائے	دو	پوچھیں	کیا دونوں نر

اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے (پیدا کئے) آپ پوچھیں کیا اللہ نے دونوں نر

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ

حَرَّمَ	اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا	اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ	اَرْحَامُ	الْاُنْثَيَيْنِ
اس نے حرام کئے	یا دونوں مادہ	یا جو	لپٹ رہا ہو	اس پر	رحم (جمع)	دونوں مادہ

حرام کئے ہیں؟ یا دونوں مادہ؟ یا جو دونوں کے رحموں میں لپٹا ہوا ہو (ابھی پیٹ میں ہو)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	اِذْ	وَصّٰىكُمُ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	فَمَنْ	اَظْلَمُ
کیا	تم تھے	موجود	جب	تمہیں حکم دیا	اللہ	اس	پس کون	بڑا ظالم

کیا تم (اس وقت) موجود تھے جب اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا؟ پس اس سے بڑا ظالم کون ہے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى	اللّٰهِ	كَذِبًا	لِّيُضِلَّ	النَّاسَ	بِغَيْرِ	عِلْمٍ
اس سے جو	بہتان باندھے	پر	اللہ	جھوٹ	تاکہ گمراہ کرے	لوگ	بغیر	علم

جو اللہ پر بہتان باندھے جھوٹ تاکہ لوگوں کو علم کے بغیر (جہالت سے) گمراہ کرے

ع ۱۷ ۳ — اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ع ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِىْ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ	الظّٰلِمِيْنَ	قُلْ	لَّآ + اَجِدُ	فِىْ
بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (لوگ)	ظلم کرنے والے	فرمادیجئے	میں نہیں پاتا	میں

بیشک اللہ ظلم کرنیوالے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجئے، جو وحی مجھے دی گئی ہے

مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً

مَآ + اُوْحِىَ	اِلَىَّ	مُحَرَّمًا	عَلٰى	طَاعِمٍ	يَّطْعَمُهٗٓ	اِلَّآ	اَنْ	يَّكُوْنَ	مَيْتَةً
جو وحی دی گئی	مجھے	حرام	پر	کوئی کھانیوالا	اس کو کھائے	مگر	یہ کہ	ہو	مردار

اس میں کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا، مگر یہ کہ وہ مردار ہو۔

أَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

أَوْ	دَمًا	مَّسْفُوْحًا	أَوْ	لَحْمَ	خِنْزِيْرٍ	فَاِنَّهٗ	رِجْسٌ	أَوْ فِسْقًا	أُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ
یا	خون	بہتا ہوا	یا	گوشت	خنزیر (سور)	پس وہ	ناپاک	یا گناہ کی چیز	پکارا گیا	غیر اللہ کا نام

یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت، پس وہ ناپاک ہے یا گناہ کا (ناجائز ذبیحہ) جس پر غیر اللہ کا نام پکارا

بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ	وَّلَا عَادٍ	فَاِنَّ	رَبَّكَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
اس پر	پس جو	لاچار ہو جائے	نہ نافرمانی کرنیوالا	اور نہ سرکش	تو بیشک	تیرا رب	بخشنے والا	نہایت مہربان

گیا ہو۔ پس جو لاچار ہو جائے، نہ نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ سرکش ہو تو بیشک تیرا رب بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۱۴۴) وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ
اثْنَيْنِ ط قُلْ ءَ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ
أَمِ الْاُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
أَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ط أَمْ بَلْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ حُضُوْرًا إِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ
بِهٰذَا التَّحْرِيْمِ فَاعْتَمَدْتُمْ
ذٰلِكَ لَا بَلْ اَنْتُمْ كَاذِبُوْنَ فِيْهِ
فَمَنْ اَىْ لَا اَحَدٌ أَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بِذٰلِكَ
لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
(۱۴۵) قُلْ لَّآ أَجِدُ فِىْ مَآ أُوْحِىَ إِلَىَّ
شَيْئًا مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ
إِلَّآ أَنْ يَّكُوْنَ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ مَيْتَةً
بِالنَّصْبِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ مَعَ
التَّحْتَانِيَةِ أَوْ دَمًا مَسْفُوْحًا
سَائِلًا بِخِلَافِ غَيْرِهٖ كَالْكَبِدِ وَ
الطِّحَالِ أَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ
رِجْسٌ حَرَامٌ أَوْ فِسْقًا أُحِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

(۱۴۴) اور اللہ نے پیدا کئے اونٹوں میں دو جوڑ۔ نر اور مادہ اور گائے سے دو۔ ان سے پوچھو کہ ان دونوں کے نر تم پر اللہ نے حرام کئے یا مادہ یا ہر دو مادہ کے بچے۔

کیا تم اس وقت موجود تھے جس وقت اللہ نے تمکو اس کی وصیت کی اور حرام کرنے کو کہا کہ تم نے اس پر اعتماد کیا ہرگز نہیں۔

بلکہ تم اس میں جھوٹے ہو۔

پس اس سے زیادہ کوئی نا انصاف نہیں جو اللہ پر یہ جھوٹا افترا کرے تاکہ بدون سمجھے لوگوں کو گمراہ کرے بیشک اللہ نا انصاف لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

(۱۴۵) قُلْ لَّآ أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الخ

اے محمد ﷺ کہدو کہ مجھ پر جو وحی ہوئی اس میں میں کسی چیز کا کھانا کھانے والے پر حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا خون بہنے والا بخلاف غیر سائل کے جیسے جگر اور تلی کہ یہ حلال ہے۔ یا گوشت خنزیر کا سو بیشک وہ حرام ہے یا وہ جانور کہ جس پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو۔ اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جو حکم الٰہی کے خلاف اور موجب فسق و معصیت ہے۔

بِهٖ ۚ اَیْ ذُبِحَ عَلٰی اِسْمِ غَیْرِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ اِلٰی شَیْءٍ مِّمَّا ذُکِرَ فَاَکَلَهٗ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ لَّهٗ مَا اَکَلَ رَّحِیْمٌ ۝ بِهٖ وَیَلْحَقُ بِمَا ذُکِرَ بِالسُّنَّةِ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَمِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ

پھر جو کوئی حالتِ اضطرار اور سختی کو پہونچ کر کوئی جانور وغیرہ ان ذکر کئے ہوئے میں سے کھالے۔ نہ ازراہِ معصیت ولذتِ نفس اور نہ حد سے بڑھنے والا پس بیشک تیرا رب جو اس نے بمجبوری کھالیا اس کو بخشنے والا اس پر مہربان ہے ۔ اور جو جانور حرام مذکور ہوئے انہیں کے حکم میں ہے ہر کیلے والا درندہ اور ہر پنجہ والا پرندہ کہ حدیث سے انکی حرمت بھی معلوم ہوئی۔

---

(۱۴۴) جب اللہ تعالےٰ حلال وحرام کا فیصلہ سُنا رہے تھے تو کیا تم موجود تھے ؟ | اللہ تعالےٰ اپنی شریعت اور اپنے احکام اپنے پیغمبروں اور کتابوں کے ذریعے بھیجتے ہیں۔ اللہ کے احکام معلوم کرنے کا واحد ذریعہ رسول ہے اللہ کی وحی اسی پر نازل ہوتی ہے وہ بتاتا ہے کہ اللہ نے کس چیز کو حلال کیا ہے اور کس چیز کو حرام کیا ہے۔ اب بتاؤ کہ اونٹ اور اونٹنی میں سے کون حلال ہے اور کون حرام ہے ؟ بیل اور گائے میں سے کون حرام کون حلال ہے۔ یا وہ بچے جو اونٹنی اور گائے کے پیٹ میں ہوں۔ ـــــ حرام وحلال کی یہ غیر معقول پابندیاں اور چھوت چھات کے عقیدے یہ انسان کے صرف وہم اور گمان ہیں۔ یقینی علم وہی ہے جو اللہ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ دیا ہے ـ کیسا ظالم ہے وہ جو اللہ پر بہتان طرازی کرتا ہے اور بغیر یقینی علم کے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتے کیونکہ وہ خود سیدھا راستہ دیکھنا نہیں چاہتے۔

(۱۴۵) حرام وحلال اللہ تعالےٰ وحی کے ذریعہ اپنے رسولوں کو بتاتے ہیں | کسی کا اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا بلکہ یہ بات اللہ تعہ کے اختیار میں ہے اور وہ حلال وحرام کے احکام وحی کے ذریعہ اپنے نبیوں اور رسولوں کو بتاتے ہیں اور جن چیزوں کو اللہ تعالےٰ نے حرام قرار دیا ہے وہ یہ ہیں :۔

(۱) مُردار جانور ـــــ (۲) بہایا ہوا خون۔ اس سے پہلے سورۂ بقرہ آیت ۱۷۳ میں فرمایا تھا کہ خون حرام ہے اب یہ تشریح ہوگئی کہ وہ خون حرام ہے جو کسی جانور کو زخمی کر کے یا ذبح کر کے نکالا گیا ہو۔

(۳) خنزیر کا گوشت حرام ہے کیونکہ خنزیر ناپاک ہے ـــ (۴) وہ جانور حرام ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اس کا کھانا بھی فسق اور گناہ ہے ۔

ان چار چیزوں کے علاوہ سورۂ مائدہ کی آیت ۳ میں ان جانوروں کو بھی حرام قرار دیا ہے جو گلا گھونٹ کر جس کو آج کل جھٹکا کہتے ہیں یا چوٹ کھا کر یا اونچائی سے گر کر یا ٹکرا کر مرا ہو یا کسی درندے نے اس کو پھاڑا ہو یہ سب بھی مُردار جانور کی تعریف میں آتے ہیں۔

البتہ ان حرام چیزوں کے کھانے کی اجازت اس شرط کے ساتھ ہے کہ انتہائی مجبوری کی حالت میں کوئی اور چیز کھانے کی جان بچانے کیلئے دستیاب نہ ہو۔ صرف بقدر ضرورت کھائے اور نافرمانی کا دل میں کوئی ارادہ نہ ہو۔ آپ کا رب درگذر سے کام لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے کہ اس نے مجبوری کی حالت میں ان چیزوں کی اجازت دیدی ہے۔

ان حرام چیزوں کے علاوہ اور کوئی چیزیں جنکو تم نے خود حرام قرار دے رکھا ہے کہ فلاں کھیت کی پیداوار فلاں کھا سکتا ہے فلاں نہیں۔ یا فلاں کھیت کی پیداوار فلاں کے لئے یا فلاں کے لئے نہیں ہے اس طرح کی کوئی بات اللہ کے احکام میں نہیں ہے پھر ان کو کیا حق ہے کہ وہ اپنی طرف سے حرام وحلال کے فیصلے کرتے پھریں۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَ

وَعَلَى	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	كُلَّ	ذِيْ + ظُفُرٍ	وَمِنَ	الْبَقَرِ	وَ
اور پر	وہ جو کہ	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کردیا	ہرایک	ناخن والا جانور	اور سے	گائے	اور

اوران لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے حرام کردیا ہر ناخن والا جانور، اور ہم نے گائے اور

الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ

الْغَنَمِ	حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	شُحُوْمَهُمَآ	اِلَّا	مَا حَمَلَتْ	ظُهُوْرُهُمَآ
بکری	ہم نے حرام کردیا	ان پر	ان کی چربیاں	سوائے	جو اٹھاتی ہو (لگی ہو)	انکی پیٹھ

بکری کی چربی ان پر حرام کردی سوائے اس کے جو اُن کی پیٹھ یا انتڑیوں سے لگی ہو

اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ

اَوِ	الْحَوَايَآ	اَوْ	مَا	اخْتَلَطَ	بِعَظْمٍ	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ	بِبَغْيِهِمْ
یا	انتڑیاں	یا	جو	ملی ہو	ہڈی سے	یہ	ہم نے ان کو بدلہ دیا	ان کی سرکشی کا

یا ہڈیوں کے ساتھ ملی ہو، یہ ہم نے ان کو بدلہ دیا ان کی سرکشی کا

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

وَاِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ	رَّبُّكُمْ	ذُوْ + رَحْمَةٍ
اور بیشک	ہم سچے ہیں	پس اگر	آپکو جھٹلائیں	توکہدیں	تمہارارب	رحمت والا

اور بے شک ہم سچے ہیں پس اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ کہدیں تمہارا رب وسیع

وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

وَاسِعَةٍ	وَلَا	يُرَدُّ	بَاْسُهٗ	عَنِ	الْقَوْمِ + الْمُجْرِمِيْنَ
وسیع	اور نہیں	ٹالا جاتا	اس کا عذاب	سے	مجرموں کی قوم

رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں کی قوم سے ٹالا نہیں جاتا۔

﴿۱۴۶﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اَيِ الْيَهُوْدُ حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَهُوَ مَا لَمْ تَفَرَّقْ اَصَابِعُهٗ كَالْاِبِلِ وَالنَّعَامِ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

﴿۱۴۶﴾ اور ہم نے یہودیوں پر حرام کیا ہر ایک وہ جانور جس کی انگلیاں جدی جدی نہ ہوں یعنی کھروں والا جانور جیسے اونٹ اور چارپائے اور ہم نے ان پر حرام کی گائے بکری کی چربی جو گردوں اور پیٹ پر ہوتی ہے مگر وہ

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا
الثُّرُوْبُ وَشَحْمُ الْكُلٰى اِلَّا مَا
حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَيْ مَا عَلِقَ
بِهِمَا مِنْهُ اَوْ حَمَلَتْهُ الْحَوَايَآ
الْاَمْعَاءُ جَمْعُ حَاوِيَاءَ اَوْحَاوِيَةٍ
اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ مِنْهُ وَهُوَ
شَحْمُ الْاَلْيَةِ فَاِنَّهُ اُحِلَّ لَهُمْ

چربی جو اُن کی پشت سے لگی ہو یا آنتوں پر لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہو جیسے چکدی کی چربی یہ تینوں حلال ہیں۔

ذٰلِكَ التَّحْرِيْمُ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ
بِسَبَبِ ظُلْمِهِمْ بِمَا سَبَقَ فِيْ
سُوْرَةِ النِّسَاءِ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○
فِيْ اَخْبَارِنَا وَمَوَاعِيْدِنَا

یہ حرام کرنا اُن پر اُن کی نافرمانی کی سزا ہے جو ہم نے اُن کو دی اور بے شک ہم اپنی خبروں اور وعدوں میں سچے ہیں۔

(۱۴۷) فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فِيْمَا جِئْتَ بِهٖ فَقُلْ
لَهُمْ رَبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ حَيْثُ
لَمْ يُعَاجِلْكُمْ بِالْعُقُوْبَةِ بِهٖ
وَفِيْهِ تَلَطُّفٌ بِدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِيْمَانِ
وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَذَابُهٗ اِذَا جَاءَ عَنِ
الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○

(۱۴۷) پھر اگر وہ تم کو جھٹلاویں ان احکام میں جو تم لائے تو ان سے کہدو تمہارا رب بڑی رحمت والا ہے کہ تم کو اس جھٹلانے پر بھی جلد سزا نہ کی (اس میں ان لوگوں کو ایمان کی طرف رغبت دینے کی وجہ سے نرمی فرمائی گئی) اور اللہ کا عذاب جب گنہگار لوگوں پر آجاتا ہے تو اُن سے ٹلتا نہیں۔

تشریح

(۱۴۶) یہودیوں پر کچھ چیزیں پھٹکار کے طور پر حرام رہی ہیں | جب انسان اپنا شارع خود بن بیٹھتا ہے کہ ایک بناوٹی شریعت ایجاد کرلیتا ہے تو پھٹکار اور سزا کے طور پر اللہ تعالےٰ ایسے باغی بندوں پر ایسے لوگوں کو مسلط کردیتے ہیں جو لوگوں پر اللہ کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کرکے ان کو محروم کردیتے ہیں ——— جن چیزوں کو اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے وہ حقیقت میں ان کا حرام قرار دینا بندوں کے لئے رحمت ہے کیونکہ وہ چیزیں انسان کے اخلاق اور صحت کے لئے نقصاندہ ہیں جن کو بندہ خود نہیں سمجھ سکتا ——— ناخن والے جانور گائے اور بکری کی چربی (سوائے اس چربی کے جو گائے اور بکری کی پیٹھ پر آنتوں سے یا ہڈی سے لگی رہ جائے۔ یہ چیزیں اصل میں حرام نہیں تھیں لیکن جب بنی اسرائیل نے اصل دین کو چھوڑ کر یہودیت اختیار کرلی اور اللہ کی کتابوں میں ردوبدل کرکے یہ چیزیں اپنے اوپر حرام کرلیں تو اللہ نے بھی انہیں اس غلط فہمی میں مبتلا رہنے دیا۔ ناخن والے جانور وں میں شتر مرغ، قاز، بط وغیرہ شامل ہیں۔

اصل حقیقت یہی ہے جو ہم تمہیں بتارہے ہیں کہ یہ چیزیں حرام نہیں تھیں بلکہ حضرت یعقوب عؑ نے بعض چیزوں کا استعمال چھوڑ دیا تھا بعد میں انکی اولاد بھی ان چیزوں کو چھوڑے رہی۔ یہودی علماء نے انکو باقاعدہ حرام کرکے تورات میں اپنی طرف سے انکی حرمت لکھ لی۔ اسلئے قرآن نے جب چیلنج کیا کہ لاؤ تورات دکھاؤ اس میں یہ چیزیں حرام کہاں لکھی ہیں کیوں کہ یہ تورات کے اصل احکام نہیں تھے اسلئے یہودی اس چیلنج کو تورات میں پیش نہیں کرسکے۔

(۱۴۷) اب بھی توبہ کرلو تو اللہ تعالےٰ معاف کردیں گے | ان تمام نافرمانیوں کے باوجود اور اس سرکشی اور بغاوت کے باوصف اب بھی اگر یہ لوگ توبہ کرلیں تو اللہ کی رحمت کا دامن بہت وسیع ہے۔ پھر بھی تمہیں یہ اے پیغمبر جھٹلاتے رہیں اور تمہیں سچا نہ مانیں تو مجرموں سے اللہ کے عذاب کو پھیرنے والا اور ان کو بچانے والا کوئی نہیں ہے۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَا

سَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ + اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَآ + اَشْرَكْنَا	وَلَا
جلد کہیں گے	جن لوگوں نے شرک کیا (مشرک)	اگر	چاہتا	اللہ	ہم شرک نہ کرتے	اور نہ

مشرک جلد کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ

اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

اٰبَآؤُنَا	وَلَا	حَرَّمْنَا	مِنْ + شَيْءٍ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ	الَّذِيْنَ	مِنْ
ہمارے باپ دادا	اور نہ	ہم حرام ٹھہراتے	کوئی چیز	اسی طرح	جھٹلایا	جو لوگ	سے

ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح (ان لوگوں نے) جھٹلایا جو اُن

قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ

قَبْلِهِمْ	حَتّٰى	ذَاقُوْا	بَاْسَنَا	قُلْ	هَلْ	عِنْدَكُمْ	مِنْ عِلْمٍ	فَتُخْرِجُوْهُ
پہلے ان	یہانتک کہ	انھوں نے چکھا	ہمارا عذاب	فرما دیجئے	کیا	تمہارے پاس	کوئی علم (یقینی بات)	تو اسکو نکالو (ظاہر کرو)

سے پہلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھا۔ آپؐ فرما دیجئے کیا تمہارے پاس کوئی یقینی بات ہے، تو اسکو ہمارے

لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ

لَنَا	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَاِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَخْرُصُوْنَ	قُلْ
ہمارے لئے	نہیں	تم پیچھے چلتے ہو	مگر (صرف)	گمان	اور	تم	صرف	اٹکل چلاتے ہو	فرما دیں

سامنے ظاہر کرو تم صرف گمان کے پیچھے چلتے ہو اور تم صرف اٹکل چلاتے ہو۔ آپ فرما دیں

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

فَلِلّٰهِ	الْحُجَّةُ	الْبَالِغَةُ	فَلَوْ شَآءَ	لَهَدٰىكُمْ	اَجْمَعِيْنَ
اللہ ہی کیلئے	حجت	پوری	پس اگر وہ چاہتا	تو تمہیں ہدایت دیتا	سب کو

اللہ ہی کی حجت پوری (غالب) ہے پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا

﴿۱۴۸﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا نَحْنُ وَلَا اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ

﴿۱۴۸﴾ عنقریب مشرک آدمی کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو حرام کرتے۔

فما شراكنا وتحريمنا بمشيئته
فهو راض به قال تعالى
كذلك كما كذب هؤلاء كذب
الذين من قبلهم رسلهم
حتى ذاقوا بأسنا عذابنا قل
هل عندكم من علم بأن
الله راض بذلك فتخرجوه
لنا أي لا علم عندكم إن
ما تتبعون في ذلك إلا الظن
وإن ما أنتم إلا تخرصون ○
تكذبون فيه

پس ہمارا شرک کرنا اور حرام کرنا اللہ کے چاہنے سے ہے سو وہ اس سے خوش ہے پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا جیسا ان لوگوں نے جھٹلایا اسی طرح ان سے پہلوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا یہاں تک کہ ان پر ہماری دھمکی اور عذاب آپہونچا۔ کہدو کیا تم کو خبر ہے کہ اللہ اس سے خوش ہے سو اگر کوئی دلیل ہے تو اسکو پیش کرو۔ حاصل یہ ہے کہ تم کو اس بارے میں کچھ خبر نہیں تم اس میں صرف گمان کی پیروی کرتے ہو اور محض اس میں جھوٹ بولتے ہو۔

۱۴۹ قل إن لم يكن لكم حجة
فلله الحجة البالغة التامة
فلو شاء لهداكم أجمعين ○

۱۴۹ کہدو کہ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو اللہ کے پاس پوری حجت ہے پس اگر وہ تم کو راہ پر لانا چاہتا تو تم سب کو ہدایت کر دیتا۔

تشریح

۱۴۸ **مشرکین کی حیلہ سازیاں** | ہر زمانے میں باطل پرستوں کا دستور رہا ہے کہ اپنے گناہ کا الزام دوسروں پر ڈال کر خود صاف چھوٹ جائیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے انسان کو ارادے کی طاقت دی ہے اور وہ اپنے اختیار سے اچھا یا بُرا کرتا ہے تو پھر یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے اللہ کی مشیت یہی تھی۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اب یہ شرک کرنے والے تمہاری باتوں کے جواب میں یہی عذر لنگ پیش کریں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا ایسا کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے غرض جو کچھ ان کا کیا ہوا ہے اس کو اللہ کی طرف منسوب کر کے اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان سے پہلے بھی حق کو جھٹلانے والوں کا یہی طریقہ رہا ہے یہاں تک کہ ہمارا عذاب آگیا۔ اور ان کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ ان سے یہ پوچھو کہ قیاس آرائیوں اور گمان کے علاوہ تمہارے پاس کوئی ٹھوس علم بھی ہے یا نہیں جس کو تم ہمارے سامنے پیش کر سکو۔ دین کا معاملہ کوئی وہم و گمان کا معاملہ نہیں ہے کہ آدمی اپنی طرف سے گھڑ کے جو چاہے پیش کر دے اس کے لئے یقینی علم ہونا ضروری ہے کہ اس بات کا علم کِس نے دیا اور کس ذریعہ سے یہ بات تمہارے تک پہونچی۔ ؟

۱۴۹ **اللہ تعالےٰ کسی کو زبردستی ہدایت نہیں دیتے** | اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت اور مصلحت کے تحت انسان کو ارادے کی طاقت دی ہے اور غلط اور صحیح بات کے انتخاب کا اختیار دیا ہے۔ اب رہا اللہ کی مشیت کا معاملہ جسکو تم اپنے لئے بہانہ بنا رہے ہو تو اللہ کی مشیت کا معاملہ یہ ہے کہ بے شک اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا لیکن اللہ کا یہ دستور نہیں ہے کہ تم چاہو نہ چاہو اللہ تعالےٰ تمہیں ہدایت دے دیں کیونکہ تم فرشتوں یا دوسری مخلوقات کی طرح بے اختیار نہیں ہو تمہاری اصلی حیثیت ہی یہ ہے کہ تم ایک با ارادہ اور با اختیار مخلوق ہو اور اسی میں تمہارا امتحان اور آزمائش ہے تو یہ ہے وہ حقیقت پسندانہ حجت اور دلیل جس کو اللہ تعالےٰ پیش کر رہے ہیں۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ

قُلْ	هَلُمَّ	شُهَدَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	يَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ
فرمادیں	لاؤ	اپنے گواہ	جو	گواہی دیں	کہ	اللہ	حرام کیا

آپ فرمادیں لاؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے یہ حرام کیا

هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

هٰذَا	فَاِنْ	شَهِدُوْا	فَلَا + تَشْهَدْ	مَعَهُمْ	وَلَا	تَتَّبِعْ
یہ	پھر اگر	وہ گواہی دیں	تو تم گواہی نہ دینا	انکے ساتھ	اور نہ	پیروی کرنا

ہے۔ پھر اگر وہ گواہی دیدیں تو بھی تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشات کی

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اَهْوَآءَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَالَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
خواہشات	جو لوگ	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور جو لوگ	نہیں ایمان لاتے ہیں

پیروی نہ کرنا، جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ ع ۱۸ ۶ ۵

بِالْاٰخِرَةِ	وَهُمْ	بِرَبِّهِمْ	يَعْدِلُوْنَ	قُلْ	تَعَالَوْا	اَتْلُ
آخرت پر	اور وہ	اپنے رب کے برابر	ٹھہراتے ہیں	فرمادیں	آؤ	میں پڑھ کر سناؤں

نہیں لاتے اور (معبودانِ باطل کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ آپ فرمادیں آؤ میں پڑھ کر سناؤں

مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ

مَا	حَرَّمَ	رَبُّكُمْ	عَلَيْكُمْ	اَلَّا	تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْئًا	وَّبِالْوَالِدَيْنِ
جو	حرام کیا	تمہارا رب	تم پر	کہ نہ	شریک ٹھہراؤ	اسکے ساتھ	کچھ کوئی	اور والدین کے ساتھ

جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ

اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ

اِحْسَانًا	وَلَا	تَقْتُلُوْا	اَوْلَادَكُمْ	مِنْ	اِمْلَاقٍ	نَحْنُ	نَرْزُقُكُمْ
نیک سلوک	اور نہ	قتل کرو	اپنی اولاد	سے	مفلسی	ہم	تمہیں رزق دیتے ہیں

نیک سلوک کرو اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی (کے ڈر) سے ہم تمہیں رزق دیتے ہیں

وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

وَإِيَّاهُمْ	وَلَا	تَقْرَبُوا	الْفَوَاحِشَ	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا	وَمَا
اور ان کو	اور نہ	قریب جاؤ	بے حیائی (جمع)	جو	ظاہر ہو	اس سے (انہیں)	اور جو

اور ان کو (بھی) اور بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ جو اُن میں کھلی ہو اور جو

بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

بَطَنَ	وَلَا	تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِي	حَرَّمَ	اللَّهُ	إِلَّا	بِالْحَقِّ
چھپی ہو	اور نہ	قتل کرو	جان	جو۔جس	حرمت دی	اللہ	مگر	حق پر

چھپی ہو اور جس جان کو اللہ نے حرمت دی اسے قتل نہ کرو مگر حق پر

ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱۵۱)

ذَٰلِكُمْ	وَصَّاكُمْ	بِهِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ
یہ تمہیں	حکم دیا ہے	اسکے ساتھ	تاکہ تم	عقل سے کام لو (سمجھو)

یہ تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو

(۱۵۰) قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ○

يشركون

(۱۵۰) کہدو لاؤ اپنے گواہوں کو جو اس بات کی گواہی دیں کہ جو کچھ تم نے حرام ٹھیرا رکھا ہے یہ اللہ کا کیا ہوا ہے سو اگر وہ گواہی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دو اور نہ پیروی کرو ان لوگوں کی خواہشوں کی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے رب کا شریک بناتے ہیں۔

(۱۵۱) قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَمُفَسِّرَةٌ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ بِالْوَادِ مِنْ أَجْلِ إِمْلَاقٍ نَفْقَر تَخَافُونَهُ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ الْكَبَائِرَ

(۱۵۱) قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ الخ کہدو کہ آؤ میں پڑھ کر سناؤں تم کو وہ جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا یہ کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو اور افلاس کے خوف سے اپنے بچوں کو زندہ دفن کرکے نہ مارو۔ روزی دیتے ہیں ہم تم کو اور ان کو۔

اور بڑے گناہوں کے پاس نہ جاؤ جیسے زنا کاری ظاہر اور

كَالزِّنَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
أَيْ عَلَانِيَتَهَا وَسِرَّهَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
كَالْقَوَدِ وَحَدِّ الرِّدَّةِ وَرَجْمِ
الْمُحْصِنِ ذٰلِكُمْ الْمَذْكُورُ
وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
تَتَدَبَّرُونَ

چھپے گناہوں سے بچو اور ناحق کسی آدمی کو نہ مارو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص میں مار ڈالنا یا اسلام چھوڑ کر کافر ہونے والے کو مارنا اور باوجود نکاح کرکے زنا کرنے والے کو سنگسار کرنا حکم الٰہی ہے اس میں کچھ حرج نہیں یہ جو ذکر ہوا اللہ نے تم کو اس کی نصیحت فرمائی تاکہ تم سمجھو۔

تشریح

(۱۵۰) **اللہ کے احکام کی کوئی شہادت تمہارے پاس ہو تو لاؤ** | اللہ کے احکامات کی کوئی دلیل کہ اس میں فلاں چیز کو حرام قرار دیا ہے اور فلاں چیز کو حلال اس کی کوئی شہادت اگر ان کے پاس ہے تو وہ پیش کریں اور اگر وہ خدا کا نام لیکر اور اس کی طرف منسوب کرکے جھوٹ گھڑ کے لائیں تو اہل حق ہرگز ان کا ساتھ نہ دیں ان کی خواہشات کے پیچھے ہرگز نہ چلیں جو اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں آخرت کے منکر ہیں اور دوسروں کو اللہ کا ہمسر ٹھہراتے ہیں۔

(۱۵۱) **اللہ کا دین وہ نہیں ہے جس کو تم دین سمجھ رہے ہو** | تم نے اپنی طرف سے جو باتیں گھڑ رکھی ہیں اور کسی چیز کو حرام اور کسی چیز کو حلال بنا رکھا ہے اور بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے ان کاموں کو کئے چلے جا رہے ہو وہ اللہ کا دین نہیں ہے یہ تو وہ پابندیاں ہیں جو تم نے خود ہی اپنے اوپر لگالی ہیں۔ اللہ کا دین جس کا اس نے اپنے بندوں کو پابند کیا ہے وہ یہ ہے:۔

۱۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ اس کی ذات میں نہ اس کی صفات میں نہ اس کے اختیارات میں نہ اس کے حقوق میں نہ اس کی عظمت اور بڑائی میں اور نہ اس کی محبت اور تعلق میں۔

۲۔ اللہ کی توحید کا لازمی تقاضہ ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تم اپنے رب کا احسان مانتے ہو جو تمہیں ماننا چاہیئے تو ان کا بھی احسان مانو جو دنیا میں تمہارے آنے کا ذریعہ بنے انکا ادب اور احترام کرو انکی تعظیم کرو انکی رضا جوئی اور خدمت میں لگے رہو۔

۳۔ توحید کا لازمی تقاضہ ہے کہ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو کیونکہ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان بچوں کو بھی رزق دیں گے۔ اللہ کے ماننے میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کے رزاق ہیں۔ انسان رزق کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرتا ہے اور یہ اللہ کا حکم ہے لیکن یہ جدوجہد ایک وسیلہ اور ذریعہ ہے جس کو چھوڑنا نہیں چاہیئے لیکن حقیقت میں رزاق اللہ تعالیٰ ہیں اور وہی پالن ہار ہیں اور جس وقت جس رزق کی ضرورت ہے عطا کرتے ہیں چھوٹا بچہ ہے تو ماں کا دودھ ملتا ہے اور ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتارتے ہیں پھر جیسی جیسی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ رزق مہیا کرتے ہیں۔

۴۔ توحید کے تقاضے اور دین کی پابندیوں میں سے ایک پابندی یہ ہے کہ کھلے یا چھپے کسی بھی طرح بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی مت جاؤ۔ فواحشات وہ سارے گناہ ہیں جن کا برا ہونا واضح طور پر معلوم ہے۔ بدکاری، ننگا پن کسی پر جھوٹا الزام لگانا، چوری، شراب نوشی یہ سب چیزیں فواحشات میں شامل ہیں۔

۵۔ توحید کے تقاضے اور دین کی پابندیوں میں سے ایک پابندی یہ ہے کہ انسانی جان کا احترام کرو۔ کسی کو ناحق قتل مت کرو اگر کسی کو قتل کیا جائیگا تو حق کے ساتھ قتل کیا جائیگا اس پر باقاعدہ مقدمہ چلیگا اور اس کا جرم ثابت ہونے پر قتل کرنا حق کے ساتھ ہوگا مثلاً اس نے جان بوجھ کر کسی کا قتل کیا یا جائز حکومت کے خلاف بغاوت کی یا دین کے راستے میں ایسی رکاوٹیں پیدا کیں کہ اب اسکے ساتھ جنگ کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ اس طرح کی صورتوں کے علاوہ کسی انسان کی جان لینا قتل ناحق ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنکی نصیحت اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو اور دین کے ان فائدوں کو سمجھو ـــــ اور یہ جانو کہ الٹی سیدھی گھڑی ہوئی باتیں دین نہیں ہوتیں۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

وَلَا تَقْرَبُوْا	مَالَ	الْيَتِيْمِ	اِلَّا	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	حَتّٰى	يَبْلُغَ
اور قریب نہ جاؤ	مال	یتیم	مگر	ایسے جو	وہ	بہترین	یہانتک کہ	پہنچ جائے

اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طرح کہ وہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی

اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ

اَشُدَّهٗ	وَاَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَالْمِيْزَانَ	بِالْقِسْطِ	لَا نُكَلِّفُ
اپنی جوانی	اور پورا کرو	ماپ	اور تول	انصاف کے ساتھ	ہم تکلیف نہیں دیتے

جوانی کو پہنچ جائے۔ اور انصاف کے ساتھ ماپ تول پورا کرو۔ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے (بوجھ نہیں ڈالتے)

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا

نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا	وَاِذَا	قُلْتُمْ	فَاعْدِلُوْا	وَلَوْ	كَانَ	ذَا+
کسی کو	مگر	اسکی وسعت (مقدور)	اور جب	تم بات کرو	تو انصاف کرو	خواہ	ہو	

مگر اس کے مقدور کے مطابق اور جب بات کرو تو انصاف کی کرو خواہ رشتہ دار (کا معاملہ)

قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

قُرْبٰى	وَبِعَهْدِ	اللّٰهِ	اَوْفُوْا	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ
رشتہ دار	اور عہد	اللہ	پورا کرو	یہ	اس نے تمہیں حکم دیا	اسکا	تاکہ تم	نصیحت پکڑو

ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو، اس نے تمہیں یہ حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ

وَاَنَّ	هٰذَا	صِرَاطِيْ	مُسْتَقِيْمًا	فَاتَّبِعُوْهُ	وَلَا تَتَّبِعُوا	السُّبُلَ	فَتَفَرَّقَ	بِكُمْ	عَنْ
اور یہ کہ	یہ	میرا راستہ	سیدھا	پس اس پر چلو	اور نہ چلو	راستے	پس جدا کردیں	تمہیں	سے

اور یہ کہ یہ میرا راستہ سیدھا ہے پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو وہ تمہیں اس راستہ سے

سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

سَبِيْلِهٖ	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ
اس کا راستہ	یہ	حکم دیا	اس کا	تاکہ تم	پرہیزگاری اختیار کرو

جدا کردیں گے اس نے تمہیں اس کا حکم دیا تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو

(۱۵۲) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ اَىْ بِالْخَصْلَةِ الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَهِيَ مَا فِيْهِ صَلَاحُهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ بِاَنْ يَحْتَلِمَ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ

(۱۵۲) اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچے مگر ایسی طرح کہ اسمیں ان کے مال کی درستی ہو اور یتیم کا نفع ہو اور پورا ناپو اور پورا تولو انصاف کے ساتھ ناپنے اور

وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ وَتَرْكِ الْبَخْسِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا طَاقَتَهَا فِي ذٰلِكَ فَاِنْ اَخْطَاَ فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ صِحَّةَ نِيَّتِهٖ فَلَا مُؤَاخَذَةَ عَلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ وَاِذَا قُلْتُمْ فِي حُكْمٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَاعْدِلُوْا بِالصِّدْقِ وَلَوْ كَانَ الْمَقُوْلُ لَهٗ اَوْ عَلَيْهِ ذَا قُرْبٰى قَرَابَةٍ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ بِالتَّشْدِيْدِ تَتَّعِظُوْنَ وَالسُّكُوْنِ۔

(۱۵۳) وَاَنَّ بِالْفَتْحِ عَلٰى تَقْدِيْرِ اللَّامِ وَالْكَسْرِ اِسْتِيْنَافًا هٰذَا الَّذِيْ وَصَّيْتُكُمْ بِهٖ صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا حَالٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الطُّرُقَ الْمُخَالِفَةَ لَهٗ فَتَفَرَّقَ فِيْهِ حَذْفُ اِحْدَى التَّائَيْنِ تَمِيْلَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

تولنے میں کمی نہ کرو ہم اس بارہ میں ہر ایک آدمی کو اسی قدر تکلیف دیتے ہیں جو اُن کی طاقت میں ہے پس اگر بھول کر کوئی شخص ناپ اور تول میں کم کردے اور اللہ جانتا ہے کہ اس کی نیت اچھی ہے تو اس بارہ میں اس پر کچھ پکڑ نہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور جب تم کوئی بات کہو کسی حکم وغیرہ میں تو سچ کہو اگر چہ جسکی طرفداری میں یا جس کے مقابلہ میں کہتے ہو وہ تمہارا قریب رشتہ دار ہو کسی کی رعایت نہ کرو اور جو تم نے اللہ سے اقرار کیا اس کو پورا کرو اللہ نے تم کو یہ نصیحت فرمائی تاکہ تم نصیحت حاصل کرو

(۱۵۳) اور بے شک جو میں نے تم کو حکم کیا اور وصیت کی میرا راستہ ہے سیدھا سو اسی کی پیروی کرو اور جو راستے اس کے مخالف ہیں ان کی پیروی نہ کرو کہ یہ راستے مختلف تم کو اللہ کے دین سے جدا کر دیں گے

تم کو اللہ نے یہ نصیحت کی تاکہ تم گناہوں سے بچو

تشریح

(۱۵۲) **دین کی مزید ہدایتیں** | اللہ کے دین کی مزید ہدایتیں یہ ہیں کہ یتیم کا مال مت کھاؤ۔ اس کے مال کی حفاظت کرو، جب تک کہ وہ بڑا نہ ہو جائے اس کے مال کی حفاظت کا وہ طریقہ اختیار کرو جو یتیم کی خیر خواہی اور تمہاری نیک نیتی اور بے غرضی کے ساتھ ہو جس پر اللہ کی طرف سے اور اللہ کی مخلوق کی طرف سے کوئی اعتراض نہ ہو سکے۔ یتیم کا مال کھانا یا اس کو ضائع کرنا انتہائی انسانیت سے گری ہوئی بات ہے۔ ۲۔ ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ جو لین دین اور ناپ تول میں اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں کریگا تو اللہ کی طرف سے بھول چوک معاف ہے اللہ تعالیٰ اتنی ہی ذمہ داری ڈالتے ہیں جتنا انسان کیلئے پورا کرنا ممکن ہو۔ ۳۔ دین کی پابندیوں میں تیسری پابندی یہ ہے کہ جب بات کہو تو انصاف کی کہو چاہے معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو، اس معاملے میں کسی کی رعایت نہیں ہونی چاہیئے۔ ۴۔ اللہ تعالےٰ سے جو عہد کیا ہے اس کی اطاعت کا، یا انسان انسان سے اللہ کا نام لیکر وعدہ کرے اس کو پورا کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی تمہیں اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔

(۱۵۳) **سیدھے راستہ پر چلو** | زندگی کا سیدھا راستہ وہی ہے جس کی رہنمائی اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے ہمارا یہ عہد ہو چکا ہے کہ ہم اسکے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے اور خود مختاری اختیار نہیں کریں گے تو اس عہد کا تقاضہ یہی ہے کہ ہم زندگی کے تمام کاموں میں عبادت، معاشرت، اخلاق، معاملات، سیاست غرض زندگی کا کوئی بھی پہلو ہو ہم صرف اللہ کی ہدایت پر عمل کریں۔ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلنے میں ہم بھٹک جائیں گے اور اتنی پگڈنڈیاں ہمارے سامنے آئیں گی کہ ہم کوئی فیصلہ نہیں کر پائینگے اور ہمارے خیالات پریشان اور پراگندہ ہو جائینگے لہذا مناسب یہی ہے کہ کج روی سے بچا جائے اور اللہ کے سیدھے راستہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ

ثُمَّ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	تَمَامًا	عَلَى	الَّذِيْٓ	اَحْسَنَ	وَتَفْصِيْلًا	لِّكُلِّ
پھر	ہم نے دی	موسیٰ	کتاب	نعمت پوری کرنے کو	پر	جو	نیکو کار ہے	اور تفصیل	ہر

پھر ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اس پر اپنی نعمت پوری کرنے کو جو نیکو کار ہے اور ہر چیز کی تفصیل کے لئے

ع ۱۹ ۶

شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ

شَيْءٍ	وَّهُدًى	وَّرَحْمَةً	لَّعَلَّهُمْ	بِلِقَآءِ	رَبِّهِمْ	يُؤْمِنُوْنَ	وَ
چیز کی	اور ہدایت	اور رحمت	تاکہ وہ	ملاقات پر	اپنا رب	ایمان لائیں	اور

اور ہدایت و رحمت کے لئے تاکہ وہ اپنے رب سے ملاقات ایمان لے آئیں اور

هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

هٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	فَاتَّبِعُوْهُ	وَاتَّقُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ
یہ	کتاب	ہم نے نازل کی	برکت والی	پس اسکی پیروی کرو	اور پرہیزگاری اختیار کرو	تاکہ تم پر	رحم کیا جائے

ہم نے یہ کتاب اتاری ہے برکت والی پس اس کی پیروی کرو، اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۱۵۴) ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ التَّوْرٰىةَ وَثُمَّ لِتَرْتِيْبِ الْاَخْبَارِ تَمَامًا لِلنِّعْمَةِ عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ بِالْقِيَامِ بِهٖ وَتَفْصِيْلًا بَيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ اِلَيْهِ فِي الدِّيْنِ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ اَيْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ بِالْبَعْثِ يُؤْمِنُوْنَ ۝

(۱۵۴) پھر ہم نے موسیٰ کو توریت دی انعام پورا کرنے کو اس شخص پر جو بھلائی کرے بایں طور کہ تورات پر پوری طرح عمل کرے اور اسمیں کھلا بیان ہے ہر ایک چیز کا جس کی دین میں ضرورت پڑے اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ بنی اسرائیل بعد مرنے کے زندہ ہونے پر ایمان لاویں۔

(۱۵۵) وَهٰذَا الْقُرْاٰنُ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ يَآ اَهْلَ مَكَّةَ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ وَاتَّقُوا الْكُفْرَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(۱۵۵) اور یہ قرآن مبارک کتاب ہے کہ ہم نے اس کو اتارا پس اے اہل مکہ اس پر عمل کرو اور کفر سے بچو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

تشریح

(۱۵۴) یہ احکام پچھلی شریعتوں میں بھی تھے | یہ احکام جو بیان کئے جارہے ہیں پچھلی شریعتوں میں بھی تھے۔ حضرت موسیٰؑ کو تورات عطا کی گئی تھی۔ جس میں ہر ضروری چیز کی تفصیل تھی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کی تکمیل فرمائی کہ بھلائی کی روش اختیار کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت کے دروازے کھول دئے تاکہ لوگ اسے سمجھیں اور اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں کہ یہ دنیا ہی آخری منزل نہیں ہے۔ انسان کی آخری منزل عالم آخرت ہے۔

(۱۵۵) اسی طرح قرآن بھی پیروی کے لئے ہے | جس طرح پچھلی کتابیں تورات وغیرہ انسان کی ہدایت کے لئے نازل کی گئیں اسی طرح یہ کتاب قرآن مجید جس کو ہم نے نازل کیا ہے بابرکت کتاب ہے اگر تم اسکی پیروی کرو اور تقویٰ اور نیکی کی روش اختیار کرو تو امید ہے کہ اللہ کی طرف سے تم پر رحم وکرم کیا جائیگا۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا خیال رکھو کہ اس کتاب کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہونے نہ پائے۔

أَنْ تَقُولُوٓا إِنَّمَآ أُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا

اَنْ	تَقُولُوٓا	اِنَّمَآ	اُنْزِلَ	الْكِتٰبُ	عَلٰى	طَآئِفَتَيْنِ	مِنْ + قَبْلِنَا
کہ	تم کہو	اسکے سوا نہیں	اُتاری گئی تھی	کتاب	پر	دو گروہ	ہم سے پہلے

کہ (کہیں) تم کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر کتاب اتاری گئی۔ اور یہ کہ

وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّآ

وَاِنْ	كُنَّا	عَنْ	دِرَاسَتِهِمْ	لَغٰفِلِيْنَ	اَوْ	تَقُولُوا	لَوْ	اَنَّآ
اور یہ کہ	ہم تھے	سے	انکے پڑھنے پڑھانے	بے خبر	یا	کہو	اگر	ہم

ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔ یا کہو کہ اگر ہم پر

أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ أَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ

اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	الْكِتٰبُ	لَكُنَّآ	اَهْدٰى	مِنْهُمْ	فَقَدْ + جَآءَكُمْ	بَيِّنَةٌ
اتاری جاتی	ہم پر	کتاب	البتہ ہم ہوتے	زیادہ ہدایت پر	ان سے	پس آگئی تمہارے پاس	روشن دلیل

کتاب اتاری جاتی تو ہم زیادہ ہدایت پر ہوتے اُن سے سو تمہارے پاس تمہارے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَهُدًى	وَّرَحْمَةٌ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِ
سے	تمہارا رب	اور ہدایت	اور رحمت	پس کون	بڑا ظالم	اس سے جو	جھٹلاوے	آیتوں کو

رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی، پس اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی آیتوں

اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا

اللّٰهِ	وَصَدَفَ	عَنْهَا	سَنَجْزِي	الَّذِيْنَ	يَصْدِفُوْنَ	عَنْ	اٰيٰتِنَا
اللہ	اور کترائے	اس سے	ہم جلد سزا دینگے	ان لوگوں کو جو	کتراتے ہیں	سے	ہماری آیتیں

کو جھٹلاوے؟ اور ان سے کترائے، ہم ان لوگوں کو جلد سزا دینگے جو کتراتے ہیں ہماری آیتوں سے

سُوٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

سُوٓءَ	الْعَذَابِ	بِمَا	كَانُوْا	يَصْدِفُوْنَ
بُرا	عذاب	اسکے بدلے	تھے	وہ کتراتے

بُرے عذاب (کے ذریعہ) اس کے بدلے کہ وہ کتراتے تھے۔

(۱۵۶) اَنْزَلْنَاهُ لِ اَنْ لَا تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ مُخَفَّفَةٌ وَاِسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَيْ اِنَّا كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ قِرَاءَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ لِعَدَمِ مَعْرِفَتِنَا لَهَا اِذْ لَيْسَتْ بِلُغَتِنَا

(۱۵۶) ہم نے قرآن کو اس لئے اُتارا کہ تم یہ نہ کہو کہ صرف یہود و نصاریٰ پر ہم سے پہلے کتاب اتاری گئی ہے اور ہم اس کے پڑھنے سے بے خبر تھے کہ وہ ہماری زبان میں نہ تھی اسلئے ہم کو اس کی شناخت نہ تھی

(۱۵۷) اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ لِجَوْدَةِ اَذْهَانِنَا فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ بَيَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِمَنِ اتَّبَعَهُ فَمَنْ اَيْ لَا اَحَدَ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ اَعْرَضَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ اَيْ اَشَدَّهُ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝

(۱۵۷) یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو بیشک ہم اُن کی نسبت زیادہ راہ پر ہوتے کہ ہمارے ذہن تیز ہیں۔ سو بیشک تم پر تمہارے رب کی طرف سے ظاہر دلیل آئی ہے اور وہ راہ دکھاتی ہے باعثِ رحمت ہے اس کے لئے جو اس کی پیروی کرے۔ پس اس سے زیادہ کوئی نا انصاف نہیں جو اللہ کی آیتوں کو جھوٹا کہے اور ان سے منہ موڑے۔ عنقریب ہم سخت سزا دینگے ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں بسبب ان کے اعراض کے۔

تشریح

(۱۵۶) قرآن نے حجت پوری کر دی ہے | قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد اب تمام عالمِ انسانیت پر یہ حجت پوری ہو چکی ہے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم سے پہلے یہود و نصاریٰ کو جو کتاب دی گئی تھی ہمیں پتہ نہیں تھا کہ وہ کیا پڑھتے پڑھاتے تھے کیونکہ ان کتابوں میں اصل خطاب بنی اسرائیل سے تھا لیکن قرآن مجید بغیر کسی تفریق کے دنیا کے تمام انسانوں سے خطاب کرتا ہے اس کے احکام ہر قوم اور ہر زمانے کے لئے ہیں اسکی دعوت تمام عالمِ انسانیت کے لئے ہے جس پیغمبر پر یہ کتاب نازل ہوئی، حضرت محمد ﷺ وہ تمام انسانوں کے لئے پیغمبر بنائے گئے ہیں اسلئے اب کسی قوم کو یہ کہنے کا موقع نہیں رہا کہ ہم تک کوئی آسمانی کتاب یا کوئی شریعت نہیں پہنچی۔ قرآن مجید اسی طرح تمام انسانوں کے لئے رحمت ہے جیسے آسمان سے برسنے والی بارش اور مشرق سے نکلنے والا سورج اپنی کرنیں ہر گھر میں اور ہر جگہ پر بکھیرتا ہے۔

(۱۵۷) قرآن مجید اللہ کی کھلی نشانی ہے | قرآن مجید اللہ کی طرف سے روشن دلیل بندوں کے لئے ہدایت اور اللہ کی طرف سے رحمت ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کھول کھول کر بیان کئے گئے ہیں جس کے بعد کوئی عذر باقی نہیں رہ سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ اگر ہم پر اللہ کی کتاب نازل ہوتی تو ہم یقیناً سیدھے راستے پر چلتے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ اپنی کتاب نازل فرمائی بلکہ اپنے رسول کو بھی بھیجا جن کی زندگی اپنے پاکیزہ عمل کے اعتبار سے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے پھر جو لوگ آپ کے اوپر ایمان لائے ان کے کردار کو دیکھو تو صاف نظر آئے گا کہ یہ اللہ والے لوگ ہیں۔ قرآن مجید جو اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے اگر کائنات میں پھیلے ہوئے آثار کو دیکھو تو صاف نظر آئے گا کہ کائنات کی ایک ایک چیز قرآن مجید کی اس بات کی تصدیق کر رہی ہے کہ اللہ کے سوا اس کائنات کو نہ کوئی بنانے والا ہے نہ چلانے والا لہذا اب سارے بہانوں کے دروازے بند ہو گئے ہیں اور یہ کہنے کا کوئی موقع نہیں رہا کہ ہم کو معلوم نہ تھا۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ

هَلْ	يَنظُرُونَ	إِلَّآ	أَن	تَأْتِيَهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	أَوْ	يَأْتِيَ	رَبُّكَ	أَوْ يَأْتِيَ
کیا	انتظار کررہے ہیں	مگر	یہ	انکے پاس آئیں	فرشتے	یا	آئے	تمہارا رب	یا آئے

کیا وہ انتظار کررہے ہیں مگر یہ کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا رب آئے ، یا تمہارے رب کی

بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا

بَعْضُ	اٰيٰتِ	رَبِّكَ	يَوْمَ	يَأْتِيْ	بَعْضُ	اٰيٰتِ	رَبِّكَ	لَا يَنفَعُ	نَفْسًا	إِيمَانُهَا
کوئی	نشانی	تمہارا رب	جس دن	آئی	کوئی	نشانی	تمہارا رب	نہ کام آئیگا	کسی کو	اسکا ایمان

کوئی نشانی آئے جس دن آئے گی تمہارے رب کی کوئی نشانی ، کسی کے کام نہ آئے گا اسکا ایمان

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انتَظِرُوٓا إِنَّا

لَمْ تَكُنْ	اٰمَنَتْ	مِنْ قَبْلُ	أَوْ	كَسَبَتْ	فِيْ + إِيمَانِهَا	خَيْرًا	قُلِ	انتَظِرُوٓا	إِنَّا
نہ تھا	ایمان لایا	اس سے پہلے	یا	کمائی	اپنے ایمان میں	کوئی بھلائی	فرمادیں	انتظار کریں	ہم

لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا ، یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔ آپؐ فرمادیں انتظار کرو ہم بھی

مُنتَظِرُونَ ﴿۱۵۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي

مُنتَظِرُونَ	إِنَّ + الَّذِينَ	فَرَّقُوا	دِينَهُمْ	وَكَانُوا	شِيَعًا	لَّسْتَ	مِنْهُمْ	فِي
منتظر ہیں	بیشک وہ لوگ جنہوں نے	تفرقہ ڈالا	اپنا دین	اور ہوگئے	گروہ در گروہ	نہیں آپ	ان سے	میں

منتظر ہیں بیشک جن لوگوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں اور گروہ در گروہ ہوگئے ، آپؐ کا ان سے کوئی

شَيْءٍ ۚ إِنَّمَآ أَمْرُهُمْ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۱۵۹﴾

شَيْءٍ	إِنَّمَآ أَمْرُهُمْ	إِلَى اللّٰهِ	ثُمَّ + يُنَبِّئُهُم	بِمَا	كَانُوا	يَفْعَلُونَ
کسی چیز (کوئی تعلق)	فقط ان کا معاملہ	اللہ کے حوالے	پھر وہ جتلادیگا انہیں	وہ جو	تھے	وہ کرتے

تعلق نہیں ، ان کا معاملہ فقط اللہ کے حوالے ہے پھر وہ انہیں جتلادیگا وہ جو کچھ کرتے تھے

﴿۱۵۸﴾ هَلْ يَنظُرُونَ مَا يَنْتَظِرُ الْمُكَذِّبُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمْ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ الْمَلٰٓئِكَةُ لِقَبْضِ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَيْ أَمْرُهُ بِمَعْنٰى عَذَابِهٖ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ أَيْ عَلَامَاتُهُ الدَّالَّةُ عَلَى السَّاعَةِ يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ

﴿۱۵۸﴾ یہ جھٹلانے والے اسی کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کی جان نکالنے کو ان کے پاس آویں یا تیرے رب کا عذاب آجاوے یا بعض علامتیں قرب قیامت کی آجاویں ۔ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آویں گی اور وہ مغرب سے سورج کا نکلنا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے۔

اٰیٰتِ رَبِّكَ وَهُوَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ
مَغْرِبِهَا كَمَا فِیْ حَدِیْثِ الصَّحِیْحَیْنِ لَا
یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ اَلْجُمْلَةُ صِفَةُ نَفْسٍ اَوْ نَفْسًا
لَمْ تَكُنْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا
طَاعَةً اَیْ لَا تَنْفَعُهَا تَوْبَتُهَا كَمَا فِی
الْحَدِیْثِ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اَحَدَ هٰذِهِ
الْاَشْیَاءِ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○ ذٰلِكَ

اس دن کسی آدمی کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ جو پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے لئے ایمان کے ساتھ کوئی نیک عمل نہ کیا تھا یعنی اس وقت توبہ کرنا گناہوں سے اس کو کچھ نفع نہ دیگا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے

کہدو کہ ان تینوں میں سے کسی ایک کے منتظر رہو بیشک ہم بھی اسی کے انتظار میں ہیں۔

(۱۵۹) اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ
فِیْهِ فَاَخَذُوْا بَعْضَهٗ وَتَرَكُوْا بَعْضَهٗ وَ
كَانُوْا شِیَعًا فِرَقًا فِیْ ذٰلِكَ وَفِیْ قِرَاءَةٍ
فَارَقُوْا اَیْ تَرَكُوْا دِیْنَهُمُ الَّذِیْ
اُمِرُوْا بِهٖ وَهُمُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی لَسْتَ
مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ فَلَا تَتَعَرَّضْ
لَهُمْ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ یَتَوَلَّاهُ
ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ بِمَا كَانُوْا
یَفْعَلُوْنَ ○ فَیُجَازِیْهِمْ بِهٖ وَهٰذَا
مَنْسُوْخٌ بِاٰیَةِ السَّیْفِ

(۱۵۹) بیشک جن لوگوں نے اپنے مذہب میں اختلاف کیا اس طرح کہ بعض احکام کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور تھے وہ لوگ چند فرقے۔ یہ بیان یہودیوں کا ہے کہ انہوں نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تھا جس کا ان کو حکم تھا تم ان کی کسی بات میں شریک اور ذمہ دار نہیں پس تم ان سے کچھ تعرض نہ کرو ان کے کاموں کا اللہ ہی مالک ہے

پھر وہ ان کو آخرت میں خبر دیگا جو کچھ وہ کرتے تھے سو اس کا عوض ان کو دیگا (اور یہ حکم آیتِ سیف سے منسوخ ہے)

تشریح

(۱۵۸) اب تمہیں کس بات کا انتظار ہے | جہاں تک دلائل کا تعلق ہے وہ پوری طرح روشن اور واضح ہیں البتہ عالم غیب پردے کے پیچھے ہے اس کے وجود کی نشانیاں ہیں مگر وہ براہِ راست خود سامنے نہیں ہے اور امتحان کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ عالمِ غیب عالم غیب رہے اب اگر تم ایمان لانے کے لئے اس بات کے منتظر ہو کہ فرشتے تمہارے سامنے آکر کھڑے ہو جائیں یا خود اللہ تعالےٰ آپکے سامنے آجائیں یا قیامت کے آثار آنکھوں سے نظر آنے لگیں تو خوب سمجھ لو کہ پردہ اٹھنے کے بعد ایمان لانا معتبر نہیں ہے۔ اگر تمہیں اس وقت کا انتظار ہے تو پھر بیٹھے انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں یعنی اس بات کے منتظر کہ تمہارا انجام کیا ہوتا ہے۔

(۱۵۹) اللہ کا دین ہمیشہ سے ایک رہا ہے | جب سے دنیا بنی ہے اس وقت سے لیکر اللہ کا دین ہمیشہ ایک ہی رہا ہے اس دین کی بنیادی تعلیم یہی رہی ہے کہ ایک اللہ کو اپنا رب مانا جائے اور اس کے حقوق و اختیارات میں شریک نہ کیا جائے اور اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ اسی پیغام کو لیکر اللہ کے نبی اور رسول دنیا میں آتے رہے ہیں اور سمجھاتے رہے ہیں کہ یہ دنیا کی زندگی امتحان اور آزمائش کی زندگی ہے اور اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے جہاں انسان کو ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ بعد میں جتنے بھی مذہب بنے لوگوں نے خود گھڑ گھڑ کر بنائے اپنی بنائی ہوئی رسموں اور قانون پر چلتے رہے اور طرح طرح کے فلسفوں کی بھول بھلیاں میں چکر لگاتے رہے اسطرح انہوں نے ایک دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ایک کے بہت سارے دین بنالئے اب جو پھر لوٹ کر اصل دین پر آنا چاہتا ہے اسکو ان تمام گروہ بندیوں کے چکّر سے الگ کر کے اصل دین کی طرف لوٹنا ہو گا۔ ایسے تفرقہ پھیلانے والے لوگوں کا اہل حق سے کوئی واسطہ نہیں ہے انکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے جیسا انہوں نے کیا ہے وہ بھگت لیں گے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا

مَنْ	جَآءَ	بِالْحَسَنَةِ	فَلَهٗ	عَشْرُ	اَمْثَالِهَا	وَمَنْ	جَآءَ	بِالسَّيِّئَةِ	فَلَا يُجْزٰٓى	اِلَّا
جو	لائے	کوئی نیکی	تو اسکے لئے	دس	اسکے برابر	اور جو	لائے	کوئی برائی	تو نہ بدلہ پائے گا	مگر

جو شخص کوئی نیکی لائے تو اس کے لئے اس کا دس برابر (دس گنا) اجر ہے۔ اور جو کوئی برائی لائے تو وہ بدلہ نہ پائے گا مگر اسکے

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ⑯ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ

مِثْلَهَا	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ	قُلْ اِنَّنِیْ	هَدٰىنِیْ	رَبِّیْٓ	اِلٰی	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِیْمٍ
اسکے برابر	اور وہ	نہ ظلم کئے جائیں گے	کہہ دیجئے بیشک مجھے	راہ دکھائی	میرا رب	طرف	راستہ	سیدھا

برابر (صرف اسکے برابر) اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے بیشک مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف راہ دکھائی ہے۔

دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ⑯۱ قُلْ اِنَّ

دِیْنًا	قِیَمًا	مِّلَّةَ	اِبْرٰهِیْمَ	حَنِیْفًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ	قُلْ	اِنَّ
دین	درست	ملت	ابراہیمؑ	ایک کا ہو کر رہنے والا	اور نہیں	تھے	مشرک (جمع) سے	آپ کہہ دیں	بیشک

درست دین ابراہیمؑ کی ملت، جو ایک (اللہ) کے ہو کر رہنے والے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ آپ کہہ دیں بیشک

صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑯۲ لَا شَرِیْكَ

صَلَاتِیْ	وَنُسُكِیْ	وَمَحْیَایَ	وَمَمَاتِیْ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ	لَا شَرِیْكَ
میری نماز	اور میری قربانی	اور میرا جینا	اور میرا مرنا	اللہ کیلئے	رب	سارے جہان کا	نہیں کوئی شریک

میری نماز، اور میری قربانی، اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک

لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ⑯۳

لَهٗ	وَبِذٰلِكَ	اُمِرْتُ	وَاَنَا	اَوَّلُ	الْمُسْلِمِیْنَ
اُس کا	اور اسی کا	مجھے حکم دیا گیا	اور میں	سب سے پہلا	مسلمان (فرماں بردار)

نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان (فرماں دار) ہوں۔

(۱۶۰) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ اَیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَیْ جَزَاءُ عَشْرِ حَسَنَاتٍ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا اَیْ جَزَاءُهٗ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ يَنْقُصُوْنَ مِنْ جَزَائِهِمْ شَيْئًا

(۱۶۰) جو کوئی ایک نیکی لایا یعنی کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ پڑھا پس اس کا عوض دس نیکیاں اس کے لئے ہیں۔ اور جو کوئی بدی لایا پس اس کو صرف اسی کا بدلہ ملے گا اور کسی پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔

(۱۶۱) قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ

(۱۶۱) کہدو کہ بیشک مجھ کو میرے رب نے سیدھا راستہ بتلا دیا

مُّسْتَقِيْمٍ وَيُبَدِّلُ مِنْ مَحِلِّهِ دِيْنًا قِيَمًا مُسْتَقِيْمًا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

دین محکم اور راست کہ طریقہ ہے ابراہیمؑ کا جو سب مذہبوں کو چھوڑ کر دین حق کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

(۱۶۲) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ عِبَادَتِيْ مِنْ حَجٍّ وَغَيْرِهٖ وَمَحْيَايَ حَيَاتِيْ وَمَمَاتِيْ مَوْتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(۱۶۲) کہدو کہ میری نماز اور عبادت حج وغیرہ اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب ہے جہان والوں کا۔

(۱۶۳) لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ وَبِذٰلِكَ اَيِ التَّوْحِيْدِ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

(۱۶۳) اس میں اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی توحید کا حکم ہوا ہے اور میں اس امت میں پہلا مسلمان ہوں

تشریح

(۱۶۰) اللہ کی رحمت دیکھئے کہ نیکی کا بدلہ دس گنا دیگا۔ | اللہ تبارک وتعالےٰ کیسے قدردان اور رحیم وکریم ہیں کہ اگر انسان اپنے رب کی فرمانبرداری کرے اور اس کی ہدایت کے مطابق نیک عمل کرے تو اس کے حضور میں نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ہے اور جو بدی لیکر اس کی جناب میں پیش ہوگا تو اس کے قصور کے مطابق ہی اس کو بدلہ دیا جائے گا۔ اور کسی پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔

(۱۶۱) امت مسلمہ ملت ابراہیمی ہے | حضرت ابراہیمؑ جنہوں نے اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ سے مل کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔ ان کی نسل سے دو شاخیں نکلیں۔ ایک شاخ ان کے چھوٹے بیٹے حضرت اسحاقؑ سے چلی حضرت اسحٰق کے بیٹے حضرت یعقوبؑ ہوئے جن کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔ بنی اسرائیل میں سے بہت سے پیغمبر مبعوث ہوئے جن میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ بھی ہیں۔ اور دوسری شاخ بڑے بیٹے حضرت اسماعیلؑ سے چلی جن سے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمدؐ ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ کو یہودی اور عیسائی دونوں ہی نبی برحق تسلیم کرتے ہیں اور ان کی طرف اپنی نسبت کرتے ہیں۔ اس لئے مکہ کے مشرکین بھی یہی دعویٰ کرتے تھے کہ ہم دین ابراہیمی پر ہیں، امتِ محمدیہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہے اور یہ دین حقیقت میں دین ابراہیمی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے امتِ مسلمہ کو جس راستے کی رہنمائی فرمائی ہے وہ وہی راستہ ہے جو حضرت ابراہیمؑ کا راستہ تھا سیدھا اور سچا اللہ کا بتایا ہوا راستہ۔ حضرت ابراہیمؑ مشرک نہیں تھے بلکہ وہ خالص خدا پرست تھے اسلئے جو لوگ شرک میں مبتلا ہو کر اپنی نسبت حضرت ابراہیمؑ کی طرف کرتے ہیں وہ اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔

(۱۶۲) مومن وہ ہے جو پوری طرح اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردے | اسلام چونکہ ایک مکمل نظامِ زندگی اور ضابطۂ حیات ہے اسلئے انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو اسلام سے باہر ہو اپنی پوری زندگی اپنے رب کے حوالے کردینا یہی دراصل اسلام ہے اسلئے ارشاد ہوا کہ اے پیغمبرؐ آپ یہ کہیں کہ میری نماز میری بندگی کے تمام مراسم میرا مرنا میرا جینا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے یعنی میری پوری زندگی اس پروردگار کے حوالے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

(۱۶۳) وہ وحدہٗ لاشریک ہے | جس پروردگار کے حوالے میں نے اپنی پوری زندگی کی ہے اور وہ تمام جہانوں کا رب ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے اسکی ربوبیت میں کوئی کسی طرح ساجھی اور شریک نہیں ہے وہ یکتا ہے بے مثال ہے ساری عظمتیں اور بڑائیاں اسی کے لئے ہیں وہ تمام اختیارات کا تنہا مالک ہے مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اسی رب کی اطاعت کروں اور..... اس کے آگے سر جھکانے والا سب سے پہلے میں ہوں۔

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا

قُلْ	أَغَيْرَ	اللَّهِ	أَبْغِي	رَبًّا	وَهُوَ	رَبُّ	كُلِّ شَيْءٍ	وَ	لَا تَكْسِبُ	كُلُّ	نَفْسٍ	إِلَّا
آپ کہدیں	کیا سوائے	اللہ	میں ڈھونڈوں	کوئی رب	اور وہ	رب	ہر شے	اور	نہ کمائے گا	ہر	شخص	مگر (مگر)

آپ کہدیں کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب ڈھونڈوں؟ اور وہی ہے ہر شے کا رب، ہر شخص جو کچھ کمائے گا (اس کا گناہ) صرف

عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

عَلَيْهَا	وَلَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِزْرَ	أُخْرَىٰ	ثُمَّ	إِلَىٰ	رَبِّكُمْ	مَرْجِعُكُمْ	فَيُنَبِّئُكُمْ
اسکے ذمے	اور نہ اٹھائیگا	کوئی اٹھانیوالا	بوجھ	دوسرا	پھر	طرف	تمہارا (اپنا) رب	تمہارا لوٹنا	پس وہ تمہیں جتلا دیگا

اسکے ذمے (ہوگا) کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا، پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پس وہ تمہیں جتلا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَ

بِمَا	كُنْتُمْ	فِيهِ	تَخْتَلِفُونَ	وَهُوَ	الَّذِي	جَعَلَكُمْ	خَلَائِفَ	الْأَرْضِ	وَ
وہ جو	تم تھے	اسمیں	تم اختلاف کرتے	اور وہ	جس نے	تمہیں بنایا	نائب	زمین	اور

جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا اور

رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ

رَفَعَ	بَعْضَكُمْ	فَوْقَ	بَعْضٍ	دَرَجَاتٍ	لِيَبْلُوَكُمْ	فِي	مَا آتَاكُمْ	إِنَّ	رَبَّكَ
بلند کئے	تم میں سے بعض	پر۔اوپر	بعض	درجے	تاکہ تمہیں آزمائے	میں	جو اس نے تمہیں دیا	بیشک	تمہارا رب

بلند کئے تم میں سے بعض کے درجے بعض پر، تاکہ وہ تمہیں آزمائے جو اس نے تمہیں دیا ۔ بیشک تمہارا رب

ع ۱۱ ۲۰

سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

سَرِيعُ	الْعِقَابِ	وَإِنَّهُ	لَغَفُورٌ	رَحِيمٌ
جلد	سزا دینے والا	اور بیشک وہ	یقیناً بخشنے والا	نہایت مہربان

جلد سزا دینے والا ہے اور وہ بیشک یقیناً بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

﴿١٦٤﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا إِلٰهًا أَيْ لَا أَطْلُبُ غَيْرَهُ وَهُوَ رَبُّ مَالِكُ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ذَنْبًا إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ تَحْمِلُ نَفْسٌ وَازِرَةٌ آثِمَةٌ وِزْرَ نَفْسٍ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ

﴿١٦٤﴾ کہدو میں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بناتا اور حال یہ ہے کہ اللہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے اور کوئی جان گنہگار دوسری جان کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تم کو لوٹنا ہے اپنے رب کی طرف

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○

سو وہ تم کو بتلا دیگا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

۱۶۵ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ جَمْعُ خَلِيفَةٍ أَيْ يَخْلُفُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فِيهَا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ بِالْمَالِ وَالْجَاهِ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ لِيَبْلُوَكُمْ لِيَخْتَبِرَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ أَعْطَاكُمْ لِيَظْهَرَ الْمُطِيعُ مِنْكُمْ وَالْعَاصِي إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ لِمَنْ عَصَاهُ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ لِلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمٌ ○ بِهِمْ

۱۶۵ اور اللہ وہ ہے جس نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا کہ تم میں سے بعض بعض کا خلیفہ ہوتا ہے زمین میں۔ اور تم میں سے بعض کے درجے بڑھائے مال اور عزت وغیرہ دیکر تا کہ تم کو آزما دے اس چیز میں جو تم کو دیا کہ تم میں سے کون اس کے حکم کو مانتا ہے اور کون نافرمان ہے۔ بیشک تیرا رب جلد پکڑنے والا ہے اسکو جو اس کی نافرمانی کرے اور بیشک اللہ بخشنے والا ہے مسلمانوں کو ان پر رحمت کرنے والا ہے۔

تشریح

۱۶۴ وہ سارے جہانوں کا بھی رب ہے اور میرا بھی | جب وہی سارے جہانوں کا رب ہے تو پھر میں اس سے الگ کہاں ہوں میرا رب بھی وہی ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے کیا اس کے علاوہ کوئی اور رب تلاش کروں یہ کیسی نامعقول بات ہے کہ ساری کائنات تو اللہ کی اطاعت کے نظام پر چل رہی ہے ہر چیز اس کی مطیع اور فرماں بردار ہے۔ لاشعوری زندگی میں، میں بھی اس کا اطاعت گذار ہوں تو پھر یہ بات کس طرح معقول ہوسکتی ہے کہ اپنی شعوری اور اختیاری زندگی کے لئے کوئی اور رب تلاش کروں؟ جب ساری کائنات ایک رُخ پر چل رہی ہے اور وہ رُخ ہے اپنے بنانے والے کی فرماں برداری اور اس کے آگے سر اطاعت جھکانا تو میں کائنات کا ایک جزء ہوتے ہوئے کسی دوسرے رخ پر کیسے چل سکتا ہوں؟ یکجہتی (HARMONY) یہی ہے کہ ساری کائنات کی طرح اپنے اختیار سے بھی اپنے پیدا کرنے والے کی فرمانبرداری کروں۔ اب اگر تم اس سچی حقیقت کو نہیں مانتے تو میرے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں ہے ہر شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا پھر ایک دن آئیگا کہ تم سب اللہ کے سامنے جمع ہوں گے اور یہ جو تمہارے اختلافات اور تفرقے ہیں ان سب کی حقیقت کھل کر تمہارے سامنے آجائیگی اور اللہ تعالٰی آخری فیصلہ فرمادیں گے۔

۱۶۵ انسان زمین پر اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے | انسان کا مقام یہ ہے کہ وہ اپنے خالق وحاکم اللہ تعالٰی کا زمین پر نائب اور خلیفہ ہے اور اللہ تعالٰی نے اسکو نائب اور خلیفہ بنا کر اپنی بہت سی چیزیں اس کو امانت کے طور پر دی ہیں اور ان پر انسان کو تصرف کا اختیار دیا ہے۔ انسانوں میں صلاحیتوں کا فرق ضرور ہے اور انہی صلاحیتوں کے لحاظ سے ان میں کام کرنے کی طاقت اور قوت ہے اور اسی صلاحیت کے مطابق دنیا کی زندگی میں ان کا امتحان اور ان کی آزمائش ہے۔ زمین پر انسان کی پوری زندگی امتحان و آزمائش کی ہے۔ اس آزمائش میں جو کامیاب ہے وہ اللہ کے انعام کا مستحق ہے اور امتحان میں جو ناکام ہے اللہ تعالٰی اسکو بہت جلد اس کے اعمال کی سزا دیں گے۔ اگر کوئی اپنی حد تک فرماں برداری کے راستے پر چلتا رہا اور اس کی نیت اخلاص کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کی ہے تو اسکی چھوٹی موٹی کوتاہیاں درگذر کے قابل ہوں گی کیونکہ اللہ تعالٰی بہت بخشنے والے اور رحم فرمانے والے بھی ہیں۔ اس کے یہاں انصاف ہے۔ سزا کے مستحق کو سزا اور جزا کے مستحق کو جزا ملے گی۔

اَلْاُعْرَافُ

ترتیب تلاوت	۷	ترتیب نزول	۳۹
مکی / مدنی	مکّی	تعدادِ رکوعات	۲۴
تعدادِ آیات	۲۰۶	تعدادِ الفاظ	۳۳۸۷
تعداد حروف	۱۴۶۳۵		

نام | اس سورت کا نام سورۂ "اعراف" ہے۔ اعراف کا مطلب "سرحد" ہے۔ اعراف والے وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ کے درمیان ایک سرحد پر رہیں گے۔

اس سورت کی آیت ۴۶ تا ۴۸ میں اصحابِ اعراف کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے اس سورت کا نام "اَعرَاف" رکھا گیا ہے۔

خلاصۂ مضامین | اس سورت کا مرکزی مضمون رسول پر ایمان لانے کی دعوت ہے۔ کیوں کہ قرآن کی دعوت یہ ہے کہ انسانوں کو بتایا جائے کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور ان کو دنیا میں کیوں بھیجا گیا ہے انسانوں کو ان کے مقصدِ زندگی سے آگاہی اور منزل تک پہونچنے کا راستہ بتانے کے لئے اللہ تعالےٰ ہر زمانے میں اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہا ہے۔ رسول پر ایمان کے بغیر انسان صحیح راستہ نہیں پا سکتا۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

پیغمبر ہی دراصل انسانوں کو آگاہی دیتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ پیغمبروں کو جھٹلانے کا انجام بڑا دردناک ہوتا ہے۔ پچھلی قوموں کے حالات اس بات کے گواہ ہیں۔

○ اس سلسلے میں حضرت آدمؑ اور فرشتوں کو ان کو سجدہ کرنے کا حکم، شیطان کا انکار، پھر جنت

حضرت آدمؑ کی آزمائش اور بارگاہِ رب میں اس کی توبہ کا ذکر کرکے انسان کی اولین تاریخ کو سامنے رکھا گیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے حیا انسان کا جوہر ہے اور بے حیائی برائی کی جڑ ہے۔ اللہ نے انسان کو لباس عطا کیا ہے جو بدن کے ظاہر کو چھپاتا ہے اور اس کا معنوی لباس تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام چیزیں انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں اور ان سے مناسب طریقے سے فائدہ اٹھانا اور اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا اور اس کا شکرگذار ہونا انسانیت کا تقاضہ ہے۔

○ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں کا انجام بتایا گیا ہے کہ ان کی روحیں مومنوں کی روحوں کی طرح آسمانوں پر نہ جاسکیں گی، اور انھیں دوزخ کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔

○ خطاب کا رُخ یہودیوں کی طرف بھی ہے۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ پیغمبر پر ایمان لانے کے بعد ان کی منافقانہ روش کا انجام کیا ہوگا۔

○ بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی اور اصحابِ سبت کا ذکر بھی اس سورت میں موجود ہے۔ ان کی نافرمانی کا دنیا میں کیا انجام ہوا کس طرح ان کی صورتیں مسخ کی گئیں۔

○ سورۃ کے آخر میں تبلیغ کی حکمت اور اس کا طریقہ بتایا گیا ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ مخالفین کی اشتعال انگیزیوں سے متاثر نہ ہوں۔

اس سورت کے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورہ انعام اور اس سورۃ کے نازل ہونے کا زمانہ قریب ہے اور یہ ایک طرح سے سورۂ انعام کا مثنیٰ ہے۔

آیاتہا ۲۰۶	۷ ۔ سُورَۃُ الْاَعْرَافِ مَکِّیَّۃٌ ۳۹	رکوعاتہا ۲۴
	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ

الٓمّٓصٓ	کِتٰبٌ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	فَلَا یَكُنْ	فِیْ	صَدْرِكَ	حَرَجٌ
الٓمّٓصٓ	کتاب	نازل کی گئی	تمہاری طرف	سو نہ ہو	میں	تمہارا سینہ	کوئی تنگی

الٓمّٓصٓ یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی گئی ہے سو اس سے تمہارے سینے میں کوئی تنگی نہ ہو۔

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ

مِّنْهُ	لِتُنْذِرَ	بِهٖ	وَذِكْرٰى	لِلْمُؤْمِنِیْنَ	اِتَّبِعُوْا	مَآ	اُنْزِلَ
اس سے	تاکہ تم ڈراؤ	اس سے	اور نصیحت	ایمان والوں کے لئے	پیروی کرو	جو	نازل کیا گیا

تاکہ تم اس کے ذریعہ سے ڈراؤ اور ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے۔ اسکی پیروی کرو جو تمہارے رب کی

اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ

اِلَیْكُمْ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَلَا	تَتَّبِعُوْا	مِنْ	دُوْنِهٖ	اَوْلِیَآءَ
تمہاری طرف (تم پر)	سے	تمہارا رب	اور نہ	پیچھے لگو	سے	اسکے سوا	رفیق (جمع)

طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے، اور پیچھے نہ لگو اس کے سوا (اور) رفیقوں کے

قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا

قَلِیْلًا	مَّا	تَذَكَّرُوْنَ	وَكَمْ	مِّنْ	قَرْیَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا	فَجَآءَهَا
بہت کم	جو	نصیحت قبول کرتے ہیں	اور کتنی ہی	سے	بستیاں	ہم نے ہلاک کیں	پس ان پر آیا

بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔ اور ہم نے کتنی ہی بستیاں ہلاک کیں پس ان پر

بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾

بَاْسُنَا	بَیَاتًا	اَوْ هُمْ	قَآئِلُوْنَ
ہمارا عذاب	رات میں سوتے	یا وہ	قیلولہ کرتے (دوپہر میں آرام کرتے)

ہمارا عذاب رات کو سوتے میں آیا یا دوپہر کو آرام کرتے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ اِلَّا وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الثَّمَانَ اَوِالْخَمْسَ اٰيَاتٍ، مِائَتَانِ وَخَمْسٌ اَوْ سِتٌّ اٰيَاتٍ

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمٓصٓ ۝ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِكَ

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الٓمٓصٓ۔ ان حروف سے جو مراد ہے اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

(۲) هٰذَا كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ خِطَابٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ ضِيْقٌ مِّنْهُ اَنْ تُبَلِّغَهٗ مَخَافَةَ اَنْ تُكَذَّبَ لِتُنْذِرَ مُتَعَلِّقٌ بِاُنْزِلَ اَيْ لِلْاِنْذَارِ بِهٖ وَذِكْرٰى تَذْكِرَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بِهٖ

(۲) یہ کتاب ہے کہ تم پر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتاری گئی۔ سو اس کے احکام پہنچانے اور بیان کرنے سے تمہارا دل تنگ نہ ہو اس ڈر سے کہ تمہاری قوم تمکو جھوٹا کہے یہ اسلئے اتاری گئی کہ تم اسکے حکم سنا کر لوگوں کو ڈراؤ اور اہل ایمان کو اس سے نصیحت کرو۔

(۳) قُلْ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَيِ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَتَّبِعُوْا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَيِ اللّٰهِ اَيْ غَيْرِهٖ اَوْلِيَآءَ تُطِيْعُوْنَهُمْ فِيْ مَعْصِيَتِهٖ تَعَالٰى قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ تَتَّعِظُوْنَ وَفِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الذَّالِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِسُكُوْنِهَا وَمَا زَائِدَةٌ لِتَاْكِيْدِ الْقِلَّةِ

(۳) ان سے کہدو کہ قرآن کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا۔ اور اللہ کے سوا دوست نہ بناؤ جن کا حکم مانو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔ تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو

(۴) وَكَمْ خَبَرِيَّةٌ مَفْعُوْلٌ مِّنْ قَرْيَةٍ اُرِيْدَ اَهْلُهَا اَهْلَكْنٰهَا اَرَدْنَا اِهْلَاكَهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا عَذَابُنَا بَيَاتًا لَيْلًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ نَائِمُوْنَ بِالظَّهِيْرَةِ وَالْقَيْلُوْلَةُ اِسْتِرَاحَةُ نِصْفِ النَّهَارِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهَا نَوْمٌ اَيْ مَرَّةً جَآءَهَا لَيْلًا وَمَرَّةً نَهَارًا

(۴) اور بہت سے گاؤں والے ہیں کہ ہم نے انکے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا سو ہمارا عذاب ان پر رات یا دوپہر کو سوتے ہوئے آیا یعنی کبھی رات کو کبھی دن کو ان پر عذاب الٰہی آیا (قیلولہ دوپہر میں آرام حاصل کرنے کو کہتے ہیں) اگرچہ اس میں سونا نہ پایا جائے۔

تشریح

(۲) **اللہ کے پیغام کا مقصد** اللہ کے اس پیغام کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اس پیغام اور دعوت کو ماننے سے انکار کریں تو اسکے نتیجے سے ان کو آگاہ کیا جائے اور یہ پیغام ایمان لانے والوں کے حق میں ایک مؤثر نصیحت کا پیغام ثابت ہو۔ اے پیغمبر آپ کو اس پیغام کے پہنچانے میں کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیئے اور کسی کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ آپ اس کا بالکل خیال نہ کریں کہ لوگ کیا کہیں گے لوگ کچھ بھی کہتے رہیں آپ بلا تکلف اپنی دعوتی ذمہ داریوں کو پورا کرتے رہیں۔

(۳) **سورۂ اعراف کا مرکزی مضمون** سورۂ اعراف کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ انسان کو اللہ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اللہ کی رہنمائی کے بغیر نہ انسان کو اپنے مقصد وجود کا پتہ لگ سکتا ہے اور نہ اس راستے کا جس پر چل کر وہ کامیابی کی منزل کو پا سکے اسلئے جو کچھ اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ہدایت نازل کی جارہی ہے دل و جان سے اسکی پیروی کرو اور رہنمائی کے لئے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی طرف مت دیکھو اور نہ اللہ کے علاوہ کسی کو سرپرست بناؤ۔ کہ جس کی بے چون وچرا اطاعت کی جائے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تم نصیحت کو مان کر نہیں دیتے۔

(۴) **تاریخ سے عبرت حاصل کرو** ان قوموں کی تاریخ اٹھا کر دیکھو جنھوں نے اللہ کی رہنمائی پر چلنے سے انکار کیا آخر ان کے اعمال اتنے بگڑ گئے کہ زمین پر اُن کا وجود بوجھ بن کر رہ گیا اور آخر ان کا انجام کیا ہوا ان کی کتنی بستیاں تباہ برباد ہوگئیں۔ رات کو جب وہ سو رہے یا دن کو جب وہ آرام کر رہے تھے ہمارا عذاب اچانک ان کو آپہنچا۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا

فَمَا	كَانَ	دَعْوٰىهُمْ	اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَآ	اِلَّآ	اَنْ	قَالُوْٓا	اِنَّا
پس نہ	تھا	ان کا کہنا (انکی پکار)	جب	ان پر آیا	ہمارا عذاب	مگر	یہ کہ (تو)	انہوں نے کہا	بیشک ہم

پس ان کی پکار (اس کے سوا) نہ تھی جب ان پر آیا ہمارا عذاب، تو انہوں نے کہا کہ بے شک

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ

كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ	فَلَنَسْـَٔلَنَّ	الَّذِيْنَ	اُرْسِلَ	اِلَيْهِمْ	وَلَنَسْـَٔلَنَّ
تھے	ظالم (جمع)	سو ہم ضرور پوچھیں گے	ان سے جو	رسول بھیجے گئے	انکی طرف	اور ہم ضرور پوچھیں گے

ظالم ہم ہی تھے سو ہم ان سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور ہم رسولوں سے

الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۷

الْمُرْسَلِيْنَ	فَلَنَقُصَّنَّ	عَلَيْهِمْ	بِعِلْمٍ	وَّمَا كُنَّا	غَآئِبِيْنَ
رسول (جمع)	البتہ ہم احوال سُنادیں گے	ان کو	علم سے	اور ہم نہ تھے	غائب

(بھی) ضرور پوچھیں گے۔ البتہ ہم ان کو اپنے علم سے احوال سنادیں گے اور ہم غائب نہ تھے

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

وَالْوَزْنُ	يَوْمَئِذِ	الْحَقُّ	فَمَنْ	ثَقُلَتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ
اور وزن	اس دن	برحق	تو جس	بھاری ہوئے	میزان (نیکیوں کے وزن)	تو وہی

اور اس دن (اعمال کا وزن ہونا برحق ہے، تو جن کی نیکیوں کے وزن بھاری ہوئے وہ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸

هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ	
وہ	فلاح پانے والے	

فلاح (نجات) پانے والے ہیں۔

۵ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ قَوْلُهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○

۵ پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو اس کے سوا وہ کچھ نہ بول سکے کہ بیشک ہم ظلم پر تھے۔

۶ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ اَیِ الْاُمَمَ عَنْ اِجَابَتِهِمُ الرُّسُلَ

۶ پس البتہ ہم پوچھیں گے اُمتیوں سے جنکی طرف پیغمبر بھیجے گئے (کہ) انہوں نے پیغمبروں کی بات مانی یا نہیں اور جو انہوں

وَعَمَلِهِمْ فِيمَا بَلَغَهُمْ وَلَنَسْئَلَنَّ
الْمُرْسَلِينَ ○ عَنِ الْاِبْلَاغِ
۷ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ لَنُخْبِرَنَّهُمْ
عَنْ عِلْمٍ بِمَا فَعَلُوْهُ وَمَا كُنَّا
غَآئِبِيْنَ ○ عَنْ اِبْلَاغِ الرُّسُلِ
۸ وَالْاُمَمِ الْخَالِيَةِ فِيمَا عَمِلُوْا اَوِالْوَزْنُ
لِلْاَعْمَالِ اَوْلِصَحَائِفِهَا بِمِيْزَانٍ لَهُ
لِسَانٌ وَكِفَّتَانِ كَمَا وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ
كَائِنٍ يَوْمَئِذٍ اَىْ يَوْمَ السُّؤَالِ الْمَذْكُوْرِ
وَهُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اِلْحَقُّ الْعَدْلُ صِفَةُ
الْوَزْنِ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ بِالْحَسَنَاتِ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○
اَلْفَائِزُوْنَ

نے پہنچایا اس پر عمل کیا یا نہیں اور البتہ ہم پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے کہ انہوں نے پہنچایا بھی یا نہیں ۔

۷ پھر ہم ان سب کو خبر دینگے جو انہوں نے کیا کہ ہم کو سب خبر ہے اور ہم غائب نہیں تھے پیغمبروں کے پہنچانے سے اور پہلی امتوں نے جو اعمال کئے ہم کو خبر ہے

۹ اور اس دن جس دن یہ سوال ان سے ہوگا یعنی قیامت کے روز علموں کا تلنا یا ان کاغذوں کا تلنا جس میں عمل لکھے جاتے ہیں حق اور درست ہے عملوں کے تولنے کی ترازو میں اوپر ایک پھندنا پکڑنے کا اور دو پلہ ہونگے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے سو جسکے نیک عمل بھاری ہونگے پس انہیں کو نجات ہوگی

تشریح

۵ جب اللہ کا عذاب آیا تو ان کی زبان پر یہی تھا کہ واقعی ظلم ہم نے کیا تھا | ان قوموں کے حالات سے عبرت حاصل کرو جو بگڑتے بگڑتے اس حالت کو پہونچ گئیں کہ ان کے پاپ کی ہنڈیا بھر گئی اور جب اللہ کے عذاب نے انکو گھیرا تو ان کی زبانیں اس سچائی کو اگل رہی تھیں کہ واقعی زیادتی ہماری ہی تھی اور ہم نے ہی اپنے آپ کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنایا ۔ تو کیا ضروری ہے آدمی اس وقت جاگے جب جلنے سے کچھ فائدہ نہ ہو بہتر یہی ہے کہ اس آخری انجام سے پہلے اپنے حالات کو درست کرلے اور صحیح سمت اختیار کرلے ۔

۶ انسان اللہ کے سامنے جوابدہ ہے | اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالٰے نے انسان کو دنیا میں ایک محدود دائرے میں کچھ آزادی اور اختیار عمل دیکر بھیجا ہے اور پیغمبروں کے ذریعہ اچھائی اور برائی اسکو بتادی ہے اب اگر وہ اللہ کے پیغمبروں کی بات پر کان دھر کر اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کو اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا پڑے گا کیونکہ انسان ایک ذمہ دار ہستی ہے کوئی شتر بے مہار نہیں ہے کہ جو چاہے کرتا پھرے ۔ جن لوگوں کی طرف اللہ نے پیغمبر بھیجے ہیں ان سے بھی پوچھا جائیگا کہ انہوں نے کہاں تک اللہ کی ہدایات پر عمل کیا ۔ اور پیغمبروں سے یہ بھی سوال ہوگا کہ انہوں نے کس حد تک اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا اور انہیں اس کا کیا جواب ملا ۔ ؟

۷ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے | یہ شہادت و گواہی اسلئے نہیں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں ہے کہ کس نے کیا کیا ہے ؟ بلکہ اسلئے ہوگی کہ خود ان کی زبانوں سے بھی حقیقت حال سامنے آجائے ورنہ اللہ تبارک و تعالٰے کو ایک ایک بات کا علم ہے اور بغیر کسی واسطے کے ذرّے ذرّے کی اس کو خبر ہے اللہ اس علم ازلی کے مطابق تمہارے اگلے پچھلے سارے احوال تمہارے سامنے کھول کر رکھ دیں گے ۔

۸ فیصلہ حق کے مطابق ہوگا | اس دن فیصلہ عین حق کے مطابق ہوگا ۔ میزان عدل قائم ہوگی اعمال کا جو وزن ہوگا وہ عین حق کے مطابق ہوگا جس کا جتنا حق ہوگا اتنا ہی وہ باوزن ہوگا وہاں حق کے علاوہ اور کسی چیز کا حسب و نسب سفارش یا مراتب کسی چیز کا کوئی لحاظ نہ ہوگا جن کے پلڑے بھاری ہونگے وہی کامیاب ہوں گے ۔ جو لوگ یہ سمجھتے رہے کہ بس دنیا کی زندگی ہی سب کچھ ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ ان کے سامنے ہر عمل کا نتیجہ عین حق کے مطابق آرہا ہے ۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا

وَمَنْ	خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	بِمَا
اور جس	ہلکے ہوئے	وزن	تو وہی لوگ	وہ جنھوں نے	نقصان کیا	اپنی جانیں	کیونکہ

اور جن کے (نیکیوں کے) وزن ہلکے ہوئے تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کا نقصان کیا کیونکہ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ⑨ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا

كَانُوْا	بِاٰيٰتِنَا	يَظْلِمُوْنَ	وَلَقَدْ	مَكَّنّٰكُمْ	فِي	الْاَرْضِ	وَجَعَلْنَا
تھے	ہماری آیتوں سے	نا انصافی کرتے	اور بیشک	ہم نے تمہیں ٹھکانا دیا	میں	زمین	اور ہم نے بنائے

وہ ہماری آیتوں سے ناانصافی کرتے تھے اور بیشک ہم نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا اور ہم نے اس میں

ع ۱ | ع

لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩

لَكُمْ	فِيْهَا	مَعَايِشَ	قَلِيْلًا	مَّا	تَشْكُرُوْنَ
تمہارے لئے	اسمیں	زندگی کے سامان	بہت کم	جو	تم شکر کرتے ہو

تمہارے لئے زندگی کے سامان بنائے تم بہت کم ہو جو شکر کرتے ہو

⑨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ بِالسَّيِّاٰتِ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِتَصْيِيْرِهَا اِلَى النَّارِ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ○ يَجْحَدُوْنَ

⑨ اور جس کا وزن ہلکا بسبب گناہوں کے پس وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو ٹوٹے میں ڈالا کہ دوزخ کے لائق ہوئے بسبب انکار کرنے ہماری آیتوں کے۔

⑩ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ بِالْيَاءِ اَسْبَابًا تَعِيْشُوْنَ بِهَا جَمْعُ مَعِيْشَةٍ قَلِيْلًا مَّا لِتَاكِيْدِ الْقِلَّةِ تَشْكُرُوْنَ ○

⑩ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ الخ اور البتہ تحقیق ہم نے اے اولادِ آدم تم کو زمین میں جگہ دی اور اس میں تمہارے لئے سامان زندگی کا بنایا تم اس پر بہت کم شکر کرتے ہو۔

تشریح

⑨ ہلکے وزن والے ٹوٹے میں رہیں گے | حق سے غافل ہو کر جو لوگ اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کریں گے ان کے اعمال ہلکے رہیں گے اور وہ اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنیوالے ہوں گے اور یہ اس لئے ہوگا کیوں کہ وہ اللہ کی نشانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اللہ کے احکام کے خلاف زندگی بسر کرتے رہے

⑩ سب کچھ دیا ہوا اللہ ہی کا ہے | حالانکہ انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے جس زمین پر انسان رہتا ہے جس زمین سے پیداوار ملتی ہے طرح طرح کے کھانے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں سارے زندگی کے سامان اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتے ہیں اسکا تقاضہ ہے کہ انسان اللہ کا شکر گزار بنکر رہے اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرے اگر بجائے شکر گزاری اور احسان مند ہونے کے الٹا ناشکری کرنے لگے تو وہ کے انعامات کا مستحق کیسے ہو سکتا ہے ؟

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ق

وَلَقَدْ	خَلَقْنٰكُمْ	ثُمَّ	صَوَّرْنٰكُمْ	ثُمَّ قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ
اور البتہ	ہم نے تمہیں پیدا کیا	پھر	ہم نے تمہاری شکل و صورت بنائی	پھر ہم نے کہا	فرشتوں کو	سجدہ کرو	آدم کو

اور البتہ ہم نے تمہیں پیدا کیا اور پھر ہم نے تمہاری شکل و صورت بنائی، پھر ہم نے فرشتوں کو کہا آدمؑ کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ (۱۱) قَالَ

فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	لَمْ يَكُنْ	مِّنَ	السّٰجِدِيْنَ	قَالَ
تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس	وہ نہ تھا	سے	سجدہ کرنے والے	اس نے فرمایا

تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ اس نے فرمایا

مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ط قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ج خَلَقْتَنِيْ مِنْ

مَا مَنَعَكَ	اَلَّا تَسْجُدَ	اِذْ + اَمَرْتُكَ	قَالَ	اَنَا	خَيْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِيْ	مِنْ
کس نے تجھے منع کیا	کہ تو سجدہ نہ کرے	جب میں نے تجھے حکم کیا	وہ بولا	میں	بہتر	اس سے	تو نے مجھے پیدا کیا	سے

جب میں نے تجھے حکم دیا تو تجھے کس نے منع کیا کہ تو سجدہ نہ کرے۔ وہ بولا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے

نَارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (۱۲) قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ

نَارٍ	وَّخَلَقْتَهٗ	مِنْ	طِيْنٍ	قَالَ	فَاهْبِطْ	مِنْهَا	فَمَا	يَكُوْنُ	لَكَ	اَنْ
آگ	اور تو نے اسے پیدا کیا	سے	مٹی	فرمایا	پس تو اُتر جا	اس سے	تو نہیں	ہے	تیرے لئے	کہ

پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ فرمایا پس تو یہاں سے اُتر جا تیرے لئے لائق نہیں کہ تو غرور و تکبر

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ (۱۳)

تَتَكَبَّرَ	فِيْهَا	فَاخْرُجْ	اِنَّكَ	مِنَ	الصّٰغِرِيْنَ
تو تکبر کرے	اس میں (یہاں)	پس نکل جا	بیشک تو	سے	ذلیل (جمع)

کرے یہاں پس نکل جا بیشک تو ذلیلوں میں سے ہے۔

(۱۱) وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ اَیْ اٰبَاكُمْ اٰدَمَ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اَیْ صَوَّرْنَاهُ وَاَنْتُمْ فِیْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ق

(۱۱) اور بیشک ہم نے تمہارے باپ آدم کو پیدا کیا پھر اسکی صورت بنائی اور حال یہ کہ تم سب اس کی پشت میں تھے۔ پھر ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کو جھک کر سلام کرو سوان سب نے

سُجُوْدَ تَحِیَّۃٍ بِالْاِنْحِنَاءِ فَسَجَدُوْٓا
اِلَّآ اِبْلِیْسَ ۖ اَبَا الْجِنِّ کَانَ بَیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ○

سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو باپ جنات کا ہے فرشتوں میں رہتا تھا اس نے سجدہ نہیں کیا۔

۱۲ قَالَ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَلَّا زَائِدَۃٌ تَسْجُدَ
اِذْ حِیْنَ اَمَرْتُکَ ۖ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ۚ
خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ
طِیْنٍ ○

۱۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھ کو کس چیز نے منع کیا کہ تونے سجدہ نہ کیا جبکہ میں نے تجھ کو حکم کیا۔ شیطان نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں کہ مجھ کو تو نے آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔

۱۳ قَالَ فَاھْبِطْ مِنْھَا اَیْ مِنَ الْجَنَّۃِ وَقِیْلَ مِنَ
السَّمٰوٰتِ فَمَا یَکُوْنُ یَنْبَغِیْ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ
فِیْھَا فَاخْرُجْ مِنْھَآ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ○
اَلذَّلِیْلِیْنَ۔

۱۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس نکل تو آسمانوں سے یا جنت سے کہ تجھ کو یہ لائق نہ تھا کہ جنت میں تکبر کرے پس نکل اس سے بیشک تو ذلیلوں سے ہے۔

تشریح

۱۱ انسانی تخلیق کا نقطۂ آغاز اور اس کا اکرام | نوع انسانی کی تخلیق جس نقطے سے شروع ہوئی وہ حضرت آدم ؑ کی پیدائش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق کا منصوبہ بنایا پھر وہ مادہ تیار کیا جس سے آدم کی صورت گری کرنی تھی پھر اس مادے کو انسانی شکل عطا کی اور اس کو ہر طرح سے نوک پلک سے درست کیا اور یہ ڈھانچہ تیار ہونے کے بعد اس میں اپنی روح پھونکی اور ایک جیتی جاگتی شخصیت سامنے آگئی۔ یہ نوع انسانی کا پہلا نمائندہ تھا جس کا نام آدم تھا اور اسی آدم سے اور آدمی بننے تھے۔ نوع انسانی کے نمائندے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ اس کے اکرام و احترام اور اس کی فضیلت کے اعتراف کے طور پر اس کو سجدہ کرو اس حکم پر سر جھکاتے ہوئے سب نے آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے جو فرشتوں کے ساتھ ہی تھا اور وہ بھی سجدہ کے حکم کے مترادف تھا اس نے حسد کی وجہ سے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کردیا۔

۱۲ ابلیس کا سجدے سے انکار اس کے تکبر کی وجہ سے تھا | ابلیس اپنی عبادت گذاری کی وجہ سے اس گمان میں مبتلا تھے کہ زمین کی خلافت کا تاج میرے سر پر رکھا جائیگا آدم کی فضیلت اور شرف و کرامت کو وہ برداشت نہیں کرسکا حسد اور جلن کے جذبے نے اس کے دماغ میں غرور اور تکبر بھر دیا جب اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو میرے حکم کی تعمیل کی بجائے تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے اور میرے حکم پر عمل کرنے سے روکا۔ تو ابلیس کی دلیل یہ تھی کہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے بنایا ہے آگ اونچی ہوتی ہے اور مٹی نیچی ہوتی ہے۔

۱۳ ابلیس کو ذلت کے ساتھ نکال دیا گیا | اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی اس دلیل کو سُن کر ارشاد فرمایا کہ بڑائی کا گھمنڈ کرنے کا تجھے حق نہیں ہے کیوں کہ تو ایک بندہ اور مخلوق ہے تجھے حق نہیں پہنچتا کہ تو اپنے رب کے حکم سے سرتابی کرے تو نے خود ہی اپنی بڑائی کا ایک تصور دماغ میں قائم کرلیا ہے۔ یہ بڑائی کا جھوٹا پندار اور کسی استحقاق کے بغیر خواہ مخواہ اپنے کو بڑا سمجھنا تجھے بڑا نہیں بنا سکتا بلکہ یہ پندار تجھے چھوٹا اور ذلیل بنائیگا تو یہاں سے نکل جا اور اس طرح ذلت کے ساتھ ابلیس کو بارگاہِ الٰہی سے نکال دیا گیا۔

؎
تکبّر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ⑭ قَالَ اِنَّکَ مِنَ

قَالَ	اَنْظِرْنِیْٓ	اِلٰی + یَوْمِ	یُبْعَثُوْنَ	قَالَ	اِنَّکَ	مِنَ
وہ بولا	مجھے مہلت دے	اس دن تک	اٹھائے جائینگے	فرمایا	بیشک تو	سے

وہ بولا مجھے اس دن تک مہلت دے (جس دن مُردے) اٹھائے جائینگے فرمایا بیشک تو مہلت والوں میں

الْمُنْظَرِیْنَ ⑮ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ

الْمُنْظَرِیْنَ	قَالَ	فَبِمَآ	اَغْوَیْتَنِیْ	لَاَقْعُدَنَّ	لَهُمْ
مہلت ملنے والے	وہ بولا	جیسے	مجھے گمراہ کیا تو نے	میں ضرور بیٹھوں گا	انکے لئے

سے ہے۔ (تجھے مہلت دی گئی) وہ بولا جیسے تو نے میرے گمراہ ہونے کا فیصلہ) کیا ہے۔ میں ضرور بیٹھوں گا ان کے لئے (گمراہ

صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ⑯ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ

صِرَاطَكَ	الْمُسْتَقِیْمَ	ثُمَّ	لَاٰتِیَنَّهُمْ	مِّنْ	بَیْنِ + اَیْدِیْهِمْ
تیرا راستہ	سیدھا	پھر	میں ضرور ان تک آؤنگا	سے	ان کے سامنے

کرنے کے لئے) تیرے سیدھے راستے پر پھر میں ان تک ضرور آؤں گا ان کے سامنے سے اور

وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا

وَ	مِنْ	خَلْفِهِمْ	وَعَنْ	اَیْمَانِهِمْ	وَعَنْ	شَمَآئِلِهِمْ	وَلَا
اور	سے	ان کے پیچھے	اور سے	ان کے دائیں	اور سے	ان کے بائیں	اور نہ

ان کے پیچھے سے، اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے اور تو

تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ⑰

تَجِدُ	اَكْثَرَهُمْ	شٰكِرِیْنَ
تو پائیگا	ان کے اکثر	شکر کرنے والے

ان میں سے اکثر کو شکر کرنے والے نہ پائے گا۔

⑭ قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اَخِّرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○

⑮ اَیِ النَّاسَ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ○
وَفِیْ اٰیَةٍ اُخْرٰی اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ

⑯ اَیْ وَقْتَ النَّفْخَةِ الْاُوْلٰی قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ

⑭ شیطان نے کہا کہ مجھے ڈھیل دے قیامت کے دن تک جسمیں سب لوگ اٹھیں گے۔

⑮ اللہ نے فرمایا بیشک تجھ کو مہلت دی گئی۔ اور دوسری آیت میں ہے
کہ تجھ مہلت ہے وقت معین تک یعنی اول مرتبہ صور پھونکنے تک۔

⑯ شیطان نے کہا سو قسم ہے تیری کہ تو نے مجھے گمراہ کیا کہ میں

اَیْ بِاِغْوَائِكَ لِیْ وَالْبَاءُ لِلْقَسَمِ وَجَوَابُهٗ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ اَیْ لِبَنِیْ اٰدَمَ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ اَیْ عَلَی الطَّرِیْقِ الْمُوْصِلِ اِلَیْكَ

آدم کی اولاد کو تجھ تک نہ پہونچنے دونگا ان کا راستہ روک لونگا

۱۷ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ اَیْ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ فَاَمْنَعُهُمْ عَنْ سُلُوْكِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّاْتِیَ مِنْ فَوْقِهِمْ لِئَلَّا یَحُوْلَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ○ مُؤْمِنِیْنَ

۱۷ پھر ان کے پاس سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں یعنی ہر طرف سے وسوسہ ڈالنے کو آؤنگا سو اُن کو تیری راہ پر چلنے سے روکوں گا۔
ابن عباس رضؓ نے فرمایا اور شیطان کو یہ طاقت نہ ہوگی کہ اوپر کی طرف سے انسان کے پاس آوے کہ اللہ کی رحمت بندہ سے روک دے اور اے اللہ تو ان میں سے بہتوں کو مسلمان نہ پاوے گا۔

تشریح

۱۴ **ابلیس کا مطالبہ کہ مجھے مہلت دیدی جائے** ابلیس بجائے اس کے کہ اپنی خطا پر نادم اور شرمندہ ہوتا اور حق تعالےٰ کے سامنے توبہ اور استغفار کرتا اس نے اللہ تعالےٰ سے مطالبہ کیا کہ مجھے قیامت تک کے لئے مہلت دے دی جائے اور تا قیامت میری عمر دراز کردی جائے تاکہ میں جی بھر کے اپنی کرنی کرسکوں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ابلیس نے جس پروردگار کے حکم کی خلاف ورزی کی اسی کے سامنے درخواست بھی پیش کررہا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ موت وحیات اللہ ہی کے قبضے میں ہے اگر ابلیس کا نفس اسکو گمراہ نہ کرتا تو یہیں سے اس کو اپنی عاجزی کا احساس ہوجاتا لیکن جب کوئی بھٹکتا ہے تو سامنے کی حقیقت بھی اس کی نگاہوں سے اوجھل ہوجاتی ہے۔ گمراہی دراصل اسی عقل پر پردہ پڑجانے کا نام ہے۔

۱۵ **ابلیس کو مہلت دیدی گئی** اللہ تبارک وتعالےٰ کی وسعت اور اس کی حکمت کا اندازہ کیجئے کہ جس نے اس کی کھلم کھلا نافرمانی کی اس کی حکم عدولی کی اس کے سامنے تکبر اور گھمنڈ کیا اس کی درخواست کو منظور کیا جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے اچھا تجھے مہلت ہے اب تو قیامت تک زندہ رہیگا اور جو تجھے کرنا ہے کرکے دیکھ لے تجھے وقت کی بھی مہلت ہے اور کام کی بھی۔

۱۶ **ابلیس کا چیلنج** ابلیس نے چیلنج کیا کہ جس طرح آپ نے مجھے سجدہ کا حکم دیکر فتنہ میں ڈالا ہے اور میرے نفس کے تکبر کو ٹھیس لگائی ہے۔ میں بھی اب انسان کے ساتھ پوری دشمنی کروں گا۔ رہزنوں کی طرح ان کے ایمانوں پر ڈاکے ماروں گا۔ تیری سیدھی راہ گھات لگا کر بیٹھا رہوں گا۔ انسان کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر اس کی نااہلی ثابت کرکے رہوں گا۔

۱۷ **انسانوں کو ہر طرف سے گھیروں گا** شیطان اور انسان کے درمیان پوری طرح ٹھن گئی اور یہ زمین شیطان اور انسان کا میدانِ جنگ بن گئی۔ شیطان نے کہا کہ میں آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر طرف سے انسانوں کو گھیروں گا ان کو غلط فہمیوں میں مبتلا کروں گا، ان کو جھوٹی امیدیں دلاؤں گا ان کی گمراہی کو خوشنما بنا کر پیش کروں گا۔ اور آپ دیکھیں گے کہ اکثر انسان آپ کے احسان مند اور شکر گذار ہونے کے بجائے ناشکرے نکلیں گے۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

قَالَ	اخْرُجْ	مِنْهَا	مَذْءُوْمًا	مَّدْحُوْرًا	لَمَنْ	تَبِعَكَ	مِنْهُمْ
فرمایا	نکل جا	یہاں سے	ذلیل	مردود ہو کر	البتہ جو	تیرے پیچھے لگا	ان سے

فرمایا یہاں سے نکل جا ذلیل مردود ہو کر ، ان میں سے جو تیرے پیچھے لگا ، البتہ میں

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ

لَاَمْلَئَنَّ	جَهَنَّمَ	مِنْكُمْ	اَجْمَعِيْنَ	وَ	يٰٓاٰدَمُ	اسْكُنْ
ضرور بھر دوں گا	جہنم	تم سے	سب	اور	اے آدم	رہو

ضرور جہنم کو بھر دوں گا تم سب سے ۔ اور اے آدم تم اور تمہاری

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا

اَنْتَ	وَ زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	فَكُلَا	مِنْ حَيْثُ	شِئْتُمَا	وَ لَا تَقْرَبَا
تو	اور تیری بیوی	جنت	تم دونوں کھاؤ	جہاں سے	تم چاہو	اور نہ قریب جانا

بیوی (حوّا) جنت میں رہو پس کھاؤ جہاں سے تم چاہو ۔ اور اس درخت کے

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا

هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ	فَوَسْوَسَ	لَهُمَا
اس	درخت	پس ہو جاؤ گے	سے	ظالم (جمع)	پس وسوسہ ڈالا	ان کے لئے

قریب نہ جانا (اگر ایسا کروگے) تو ظالموں سے ہو جاؤ گے ۔ پس وسوسہ ڈالا شیطان نے

الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ

الشَّيْطٰنُ	لِيُبْدِيَ	لَهُمَا	مَا وٗرِيَ	عَنْهُمَا	مِنْ	سَوْاٰتِهِمَا	وَ
شیطان	تاکہ ظاہر کردے	انکے لئے	جو پوشیدہ تھیں	ان سے	نے	انکی ستر کی چیزیں	اور

ان کے لئے (ان کے دل میں) تاکہ ان کے ستر کی چیزیں جو اُن سے پوشیدہ تھیں ان کیلئے ظاہر کردے ۔ اور

قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ

قَالَ	مَا	نَهٰىكُمَا	رَبُّكُمَا	عَنْ	هٰذِهِ	الشَّجَرَةِ	اِلَّآ
بولا	نہیں	تمہیں منع کیا	تمہارا رب	سے	اس	درخت	مگر

بولا تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا مگر

اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

اَنْ	تَكُوْنَا	مَلَكَيْنِ	اَوْ	تَكُوْنَا	مِنَ	الْخٰلِدِيْنَ
اسلئے کہ	تم ہوجاؤ	فرشتے	یا	ہو جاؤ	سے	ہمیشہ رہنے والے

اس لئے کہ (کہیں) تم فرشتے ہوجاؤ، یا ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والوں سے۔

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

وَ	قَاسَمَهُمَآ	اِنِّیْ	لَكُمَا	لَمِنَ	النّٰصِحِيْنَ	
اور	ان سے قسم کھا گیا	میں بیشک	تمہارے لئے	البتہ سے	خیر خواہ (جمع)	

اور ان سے قسم کھا گیا کہ میں بیشک تمہارے لئے خیر خواہوں سے ہوں

(۱۸) قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا بِالْهَمْزَةِ
مُعِيْبًا مَمْقُوْتًا مَّدْحُوْرًا مُبْعَدًا
عَنِ الرَّحْمَةِ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
مِنَ النَّاسِ وَاللَّامُ لِلْاِبْتِدَاءِ وَمُوْطِئَةٌ
لِلْقَسَمِ وَهُوَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۞ اَیْ مِنْكَ بِذُرِّيَّتِكَ
وَمِنَ النَّاسِ وَفِيْهِ تَغْلِيْبُ الْحَاضِرِ
عَلَى الْغَائِبِ وَفِي الْجُمْلَةِ مَعْنٰى جَزَاءُ
مَنِ الشَّرْطِيَّةِ اَیْ مَنِ اتَّبَعَكَ اُعَذِّبُهُ
(۱۹) وَقَالَ يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ تَاكِيْدٌ
لِلضَّمِيْرِ فِيْ اُسْكُنْ لِيُعْطَفَ عَلَيْهِ وَ
زَوْجُكَ حَوَّآءُ بِالْمَدِّ الْجَنَّةَ فَكُلَا
مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ بِالْاَكْلِ مِنْهَا وَهِيَ الْحِنْطَةُ
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۞
(۲۰) فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ اِبْلِيْسُ
لِيُبْدِيَ يُظْهِرَ لَهُمَا مَا وٗرِیَ فُوْعِلَ
مِنَ الْمُوَارَاةِ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا
وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
الشَّجَرَةِ اِلَّا كَرَاهَةَ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

(۱۸) فرمایا اللہ نے نکل تو جنت سے رُسوا ہوکر کہ تجھ پر اللہ غصہ اور تو اس کی رحمت سے دور۔ بے شک آدمیوں میں جو تیری پیروی کریگا البتہ بھر دوں گا میں دوزخ کو تم سب سے یعنی تجھ کو معہ [illegible] پیروی کرنے والوں کے دوزخ میں ڈالوں گا۔ آیت لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ میں تغلیباً صیغہ خطاب کا بیان فرمایا یعنی حاضرین کو غلبہ دیا غائبین پر اور اس جملہ میں معنی جزاء کے ہیں مَن شرطیہ کے لئے حاصل معنی یہ ہے کہ جو کوئی تیری پیروی کریگا میں اسکو عذاب دوں گا

(۱۹) اور اللہ نے آدم کو فرمایا کہ تو اور تیری بیوی خواہ جنت میں رہو سو کھاؤ جہاں سے چاہو اور اس گیہوں کے درخت کو نہ کھاؤ اور اس کے پاس نہ جاؤ کہ اگر ایسا کرو گے تو ناانصافوں میں شمار ہو جاؤ گے۔

(۲۰) سو ابلیس نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ انکی شرمگاہیں جو چھپی ہوئی تھیں ظاہر کردے اور شیطان نے ان سے یہ کہا کہ تم کو تمہارے رب نے اس درخت کے کھانے سے اس لئے منع فرمایا کہ کہیں تم کو بزرگی فرشتہ ہونے کی نہ مل جاوے یا تم ہمیشہ جنت میں رہنے والوں

وَقُرِئَ بِكَسْرِ اللَّامِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخَالِدِيْنَ ۝ اَیْ وَ ذٰلِكَ لَازِمٌ عَنِ الْاَكْلِ مِنْهَا كَمَا فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى " هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى "

میں سے نہ ہو جاؤ کیونکہ اس درخت کھانے کو ہمیشہ جنت میں رہنا لازم ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے کہ شیطان نے آدم سے کہا کہ میں تجھ کو ہمیشگی کا درخت اور ایسے ملک اور بادشاہت کا پتہ بتلاؤں جو ہمیشہ رہے فنا نہ ہو۔

(۲۱) وَقَاسَمَهُمَآ اَیْ اَقْسَمَ لَهُمَا بِاللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فِيْ ذٰلِكَ

(۲۱) اور شیطان نے ان سے اللہ کی قسم کھائی کہ بیشک میں اسمیں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

تشریح

(۱۸) **ابلیس کو بارگاہِ الٰہی سے نکال دیا گیا** آخر کار ابلیس ذلیل و خوار ہو کر اللہ کی بارگاہ سے نکالا گیا اور ارشاد ہوا کہ تو اور تیرے پیروکار سب کے سب عذابِ دوزخ کے مستحق ہوں گے اور تیرے پیچھے چلنے والوں سے ہی جہنم کو بھرا جائیگا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے وفادار کم تعداد میں ہونے کے باوجود کامیاب و بامراد ہوں گے اور شیطان کے پیچھے چلنے والے بڑی تعداد میں ہونے کے باوجود ناکام ہی رہیں گے اور اللہ کے وفاداروں کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے۔

(۱۹) **حضرت آدمؑ کی آزمائش** اس کے بعد حضرت آدمؑ کو حکم ہوا کہ زمین پر جانے سے پہلے جو انسان کا دار الخلافہ ہے، ابھی کچھ عرصہ جنت میں رہو۔ حضرت آدم جنت میں رہنے لگے۔ تنہائی کی شکایت کی تو اللہ تعالےٰ نے ان کا جوڑا عورت کی شکل میں بنایا اور اب یہ دونوں میاں بیوی جنت کی راحتوں سے لطف اندوز ہونے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں جنت میں جہاں چاہے رہو جس چیز کو تمہارا دل چاہے کھاؤ پیو مگر جنت میں ہی ایک درخت تھا جس کا کھانا انکی بہشتی زندگی اور ان کی استعداد کے مناسب نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمادیا کہ تم اس درخت کا پھل نہ کھانا بلکہ بہتر یہ ہے کہ دور رہنا اس کے قریب بھی مت جانا۔ اگر تم نے اس کا پھل کھایا تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ اللہ کی طرف سے یہ ممانعت ان دونوں کی بھلائی اور مصلحت کے لئے تھی اور یہ ایک آزمائش بھی تھی تاکہ معلوم ہو جائے کہ انسان میں کون کون سی خوبیاں ہیں اور کیا کیا کمزوریاں ہیں اور جب انسان زمین پر جائے تو اس کو اپنی خوبیوں اور کمزوریوں کا خوب اندازہ ہو۔

(۲۰) **شیطان کی دسیسہ کاری** آدم و حوا اب تک جنت کے لباس میں ملبوس اپنے بدنوں کو ڈھانکے ہوئے تھے اور بلا پردہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھا۔ شیطان نے ان کے دلوں میں یہ وسوسے اور خیالات پیدا کئے کہ تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت کا پھل کھانے سے منع کیا ہے یہ ممانعت تشریعی نہیں ہے یعنی یہ ایسا حکم نہیں ہے جس پر عمل کرنا تمہارے لئے لازم ہو۔ بلکہ اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ اس کا کھانیوالا ہمیشہ جنت میں رہیگا یا فرشتوں کی طرح بالکل پاکباز ہو جائیگا۔ یہ خیالات دونوں کے دل میں آئے اور شیطان یہ چاہتا تھا کہ اس طریقے سے دونوں بغیر لباس کے ایک دوسرے کے سامنے آجائیں۔ انسان کے اندر فطری طور پر شرم و حیا کا جذبہ رکھا گیا ہے اور اسی لئے انسان اپنے جسم کے مخصوص حصوں کو دوسروں سے چھپاتا ہے شیطان کی پہلی چال یہ ہوتی ہے کہ اس شرم و حیا کو ہٹا کر انسان کو فطری راستے سے دور کردے اور برہنگی کے دروازے سے بے حیائی کو داخل ہونے کا موقع دے۔ یہ انسان کی وہ کمزوری ہے جس سے اس کا دشمن فائدہ اٹھاتا ہے ——— اس واقعہ میں شیطان نے آدم و حوا کو گناہ کی کھلی دعوت نہیں دی کیونکہ انسان گناہ کی کھلی دعوت کو مشکل سے ہی قبول کرتا ہے بلکہ ان کا خیر خواہ بنکر یہ دکھایا کہ میں تمہارے بھلے کی بات کر رہا ہوں۔

انسان کے اندر حیاتِ جاوداں حاصل کرنے کی اور اونچا مقام پانے کی ایک فطری خواہش موجود ہے۔ شیطان نے اس فطری خواہش کو حرکت دی اور یہ سمجھایا کہ اس درخت کا پھل کھا کر تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور بلند مقام حاصل کرو گے اس خیال کے غلبے نے اللہ کے حکم کو تھوڑی دیر کے لئے اوجھل کر دیا۔

(۲۱) **شیطان کی ظاہری خیر خواہی** شیطان نے بظاہر اپنے آپکو آدم و حوا کا خیر خواہ بنا کر پیش کیا اور اسمیں اور زیادہ زور پیدا کرنے کے لئے اس نے اللہ کی قسم کھائی۔ آدم و حوا اپنے بھولے پن میں یہ سمجھے کہ کوئی اللہ کی جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے۔ اور اس کے دامِ فریب میں آگئے۔

فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ

فَدَلّٰهُمَا	بِغُرُوْرٍ	فَلَمَّا ۔ ذَاقَا	الشَّجَرَةَ	بَدَتْ	لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَطَفِقَا	يَخْصِفٰنِ
پس انکو مائل کرلیا	دھوکہ سے	پس جب ان دونوں نے چکھا	درخت	کھل گئیں	انکے لئے	انکے ستر کی چیزیں	اور لگے	جوڑ جوڑ کر رکھنے

پس ان کو دھوکہ سے مائل کرلیا۔ پس جب انہوں نے درخت چکھا تو اُن کے لئے ان کے ستر کی چیزیں کھل گئیں اور وہ اپنے اوپر جوڑ جوڑ کر

عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ

عَلَيْهِمَا	مِنْ	وَّرَقِ	الْجَنَّةِ	وَنَادٰىهُمَا	رَبُّهُمَآ	اَلَمْ اَنْهَكُمَا	عَنْ ۔ تِلْكُمَا	الشَّجَرَةِ
اپنے اوپر	سے	پتے	جنت	اور انہیں پکارا	ان کا رب	کیا تمہیں منع نہیں کیا تھا	اس سے متعلق	درخت

رکھنے لگے (ستر چھپانے کے لئے) جنت کے پتے اور ان کے رب نے انہیں پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟

وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

وَاَقُلْ	لَّكُمَآ	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لَكُمَا	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ	
اور کہا	تم سے	بیشک	شیطان	تمہارا	دشمن	کھلا	

اور کہا تھا تمہیں کہ بے شک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۲۲) فَدَلّٰهُمَا حَطَّهُمَا عَنْ مَنْزِلَتِهِمَا بِغُرُوْرٍ مِّنْهُ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ اَىْ اَكَلَا مِنْهَا بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا اَىْ ظَهَرَ لِكُلٍّ مِّنْهُمَا قُبُلُهٗ وَقُبُلُ الْاٰخَرِ وَدُبُرُهٗ وَسُمِّىَ كُلٌّ مِّنْهُمَا سَوْاَةً لِاَنَّ اِنْكِشَافَهٗ يَسُوْءُ صَاحِبَهٗ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ اَخَذَا يَلْزِقَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ لِيَسْتَتِرَا بِهٖ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ اِسْتِفْهَامُ تَقْرِيْرٍ

(۲۲) سو شیطان نے ان دونوں کو دھوکہ دیکر ان دونوں کو ان کے مرتبہ سے گرا دیا پس جب ان دونوں نے اس درخت میں سے کھایا سو ان میں سے ہر ایک پر دوسرے کی شرمگاہ یعنی پیشاب پاخانہ کی جگہ اور اپنی پیشاب گاہ ظاہر ہو گئی (شرمگاہ کو سوأۃ اسلئے کہتے ہیں کہ اس کا کھلنا آدمی کو برا معلوم ہوتا ہے) اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے تاکہ یہ مواضع چھپے رہیں۔ اور ان کو ان کے رب نے آواز دی کہ کیا میں نے تم کو اس درخت کے کھانے سے منع نہ کیا تھا اور کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ بیشک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے

تشریح

(۲۲) آدم وحوّا لغزش کر بیٹھے | آخر اس طرح چکنی چپڑی باتوں سے شیطان ان کو اپنے ڈھب پر لے آیا اُن کے ہاتھ بڑھے اور اس درخت کا پھل کھا لیا پھل کا چکھنا تھا کہ دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور پہلی بار آدم کو اپنی مردانگی اور حوّا کو اپنی نسوانیت کا احساس ہوا۔ شرم وحیا کی وجہ سے جنت کے درخت کے پتوں سے اپنے جسموں کو ڈھانپنے لگے اور اپنی لغزش کو محسوس کیا۔ صدائے ربانی آئی کہ کیا میں نے تم کو اس درخت سے بچنے کا حکم نہیں دیا تھا اور تمہیں بتایا نہیں تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ شیطان یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ انسان خلافت کی فضیلت کا مستحق نہیں ہے بلکہ وہ ایک کمزور مخلوق ہے مگر وہ انسان کی ایک اور خوبی سے بے خبر تھا اور وہ ہے خطا کے بعد احساس ندامت۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا

قَالَا	رَبَّنَا	ظَلَمْنَآ	اَنْفُسَنَا	وَاِنْ	لَّمْ	تَغْفِرْ	لَنَا	وَ	تَرْحَمْنَا
ان دونوں نے کہا	اے ہمارے رب	ہم نے ظلم کیا	اپنے اوپر	اور اگر	نہ	بخشا تو نے	ہمیں	اور	ہم پر رحم (نہ) کیا

ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا، اور ہم پر رحم نہ کیا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ	الْخٰسِرِيْنَ	قَالَ	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ
ہم ضرور ہو جائیں گے	سے	خسارہ پانے والے	فرمایا	اُترو	تم میں سے بعض	بعض کے

تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔ فرمایا تم اُترو، تم میں سے بعض بعض کے

عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

عَدُوٌّ	وَلَكُمْ	فِي	الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّمَتَاعٌ	اِلٰى + حِيْنٍ
دشمن	اور تمہارے لئے	میں	زمین	ٹھکانا	اور سامان	ایک وقت تک

دشمن ہیں اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت (معیّن) تک ٹھکانا اور سامانِ زیست ہے۔

ع ۲ ۱۵ ۹ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع

قَالَ	فِيْهَا	تَحْيَوْنَ	وَفِيْهَا	تَمُوْتُوْنَ	وَمِنْهَا	تُخْرَجُوْنَ
فرمایا	اسمیں	تم جیو گے	اور اسمیں	تم مرو گے	اور اس سے	تم نکالے جاؤ گے

فرمایا اس میں تم جیو گے اور اس میں تم مرو گے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ

يٰبَنِيْٓ	اٰدَمَ	قَدْ + اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	لِبَاسًا	يُّوَارِيْ	سَوْاٰتِكُمْ	وَ
اے اولادِ	آدم!	ہم نے اُتارا	تم پر	لباس	ڈھانکے	تمہارے ستر	اور

اے اولادِ آدم! ہم نے تم پر اُتارا لباس جو ڈھانکے تمہارے ستر اور (موجب

رِيْشًا ط وَلِبَاسُ التَّقْوٰى لا ذٰلِكَ خَيْرٌ ط ذٰلِكَ مِنْ

رِيْشًا	وَ لِبَاسُ	التَّقْوٰى	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	ذٰلِكَ	مِنْ
زینت	اور لباس	پرہیزگاری	یہ	بہتر	یہ	سے

زینت ہو اور پرہیزگاری کا لباس سب سے بہتر ہے۔ یہ (لباس)

اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ (۲۶)

یَذَّكَّرُوْنَ	لَعَلَّهُمْ	اللّٰهِ	اٰیٰتِ
غور کریں	تاکہ وہ	اللہ	نشانیاں

اللہ کی نشانیوں سے ہے تاکہ وہ غور کریں۔

(۲۳) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا بِمَعْصِيَتِنَا
وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(۲۳) ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ تیری نافرمانی کی اور اگر تو ہم کو نہ بخشیگا اور ہم پر رحمت نہ فرمائیگا تو بایقین ہم لوٹے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

(۲۴) قَالَ اهْبِطُوْا اَیْ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ
بِمَا اشْتَمَلْتُمَا عَلَيْهِ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمَا
بَعْضُكُمْ بَعْضُ الذُّرِّيَّةِ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ مِّنْ ظُلْمِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا
وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ مَكَانُ
اِسْتِقْرَارٍ وَّمَتَاعٌ تَمَتُّعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○
تَنْقَضِیْ فِيْهِ اٰجَالُكُمْ

(۲۴) اللہ نے فرمایا اے آدم اور حوا، اترو تم معہ اپنی اولاد کے جو تم سے پیدا ہونے والی ہے اس حال میں کہ تمہاری اولاد میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا اور ان میں سے بعض بعض پر ظلم کریں گے

اور تمہارے لئے زمین میں جگہ ٹھہرنے کی ہے اور فائدہ حاصل کرنا موت کے آنے تک۔

(۲۵) قَالَ فِيْهَا اَیِ الْاَرْضِ تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا
تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ بِالْبَعْثِ
بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ۔

(۲۵) فرمایا اللہ نے تم زمین زندہ رہوگے اور اسی میں مروگے اور اسی میں سے زندہ ہوکر نکلوگے۔

(۲۶) يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ
لِبَاسًا اَیْ خَلَقْنَاهُ لَكُمْ يُّوَارِیْ
يَسْتُرُ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا هُوَ
مَا يُتَجَمَّلُ بِهٖ مِنَ الثِّيَابِ
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى الْعَمَلُ الصَّالِحُ
اَوِ السَّمْتُ الْحَسَنُ بِالنَّصْبِ عَطْفًا
عَلٰى لِبَاسًا وَالرَّفْعُ مُبْتَدَاٌ
خَبَرُهٗ جُمْلَةُ ذٰلِكَ خَيْرٌ
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ دَلَائِلِ
قُدْرَتِهٖ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○
فَيُؤْمِنُوْنَ فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ
عَنِ الْخِطَابِ

(۲۶) يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا الخ
اے اولاد آدم بیشک ہم نے تمہارے لئے لباس بنایا شرمگاہ چھپانے اور زینت حاصل کرنے کو اور نیک عمل یا عمدہ خصلت اس سے بہت اچھی ہے۔

یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں پھر ایمان لاویں۔

تشریح

(۲۳) **ندامت اور توبہ** | چنانچہ اس خطا پر آدم و حوّا انتہائی نادم اور شرمندہ ہوئے۔ احساسِ ندامت کا یہ حال تھا کہ توبہ کے لئے الفاظ سمجھ میں نہ آتے تھے کہ کن لفظوں میں اپنے رب سے معافی مانگیں مگر آنسوؤں کی روانی اور دل کی پشیمانی ظاہر کر رہی تھی کہ اس خطا پر دونوں نادم اور سخت شرمندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوئی اور ان کو وہ الفاظ القا ہوئے کہ ان الفاظ میں اپنے رب کے سامنے طالبِ مغفرت ہوں۔ دونوں بول اٹھے اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر بڑا ستم کیا اگر آپ نے ہم سے درگذر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو ہم یقیناً تباہ ہو جائیں گے۔ یہی دراصل وہ پہلو ہے کہ اپنی خطا پر اصرار نہ ہو اور اگر بندگی اور اطاعت کے راستے سے قدم ہٹ جائے تو غلطی کا احساس ہوتے ہی ندامت اور شرمساری کے ساتھ فوراً اپنے رب کی طرف پلٹے اور اپنے قصور کی تلافی کر دے جو اس سے سرزد ہو گیا ہے۔

(۲۴) **حضرت آدمؑ زمین پر اتارے گئے** | اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور حوّا کی توبہ قبول فرمالی اور ان کی خطا جو، اُن سے سرزد ہوگئی تھی اسکو معاف کر دیا لیکن یہ بات پہلے ہی سے طے شدہ تھی کہ حضرت آدمؑ کو زمین کی خلافت دی گئی ہے اور ان کو وہیں رہنا ہے چنانچہ اُسی طے شدہ منصوبے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا اور ابلیس کو حکم دیا کہ اب تم زمین پر جاؤ تمہیں ایک خاص مدت تک زمین پر رہنا ہے جہاں ہم نے تمہارے لئے زندگی گذارنے کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ ہوا، پانی، غذا سب سامانِ زیست موجود ہیں لیکن خیال رہے کہ تم اور ابلیس ایک دوسرے کے دشمن ہو وہ تمہیں نیچا دکھانے کی ہر طرح سے کوشش کریگا اس کے ہر وار سے تمہیں اپنے آپ کو بچانا ہے۔ اب جس مقصد کے لئے تمہیں زمین پر بھیجا جا رہا ہے اس مقصد کو پورا کرنا ہے۔

(۲۵) **تمہاری موت و حیات زمین پر ہے** | اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اب تمہاری اور تمہاری نسل کی ایک مقررہ مدت تک زمین قیام گاہ ہے تمہیں وہیں جینا اور وہیں مرنا ہے اور پھر قیامت کے بعد تمہیں دوبارہ اسی زمین سے نکالا جائیگا۔ اور تمہارے اعمال کا جو تم دنیا میں کرو گے حساب کتاب لیا جائیگا اور اعمال کے مطابق تمہیں جزا یا سزا ملے گی۔

(۲۶) **لباس انسانی فطرت کا مطالبہ ہے** | اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجتے وقت ان کے ذریعے ان کی اولاد کو ایک بنیادی نصیحت فرمائی تا کہ انسان شیطان کے گمراہ کرنے سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ وہ نصیحت یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے اندر جو خواہشات اور داعیے رکھے ہیں ان میں جنسی داعیہ اور خواہش بھی ہے عورت اور مرد کی ایک دوسرے کی طرف رغبت ایک فطری بات ہے۔ اس کے ساتھ انسان کی فطرت میں شرم و حیا کا مادہ بھی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے جسم کے مخصوص حصوں کو چھپاتا ہے۔ عورت اور مرد کی جنسی رغبت کو جائز حد میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جسم کے ان حصوں کو ایک دوسرے سے چھپایا جائے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پہننے کے لئے لباس عطا کیا ہے تا کہ وہ جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانپے۔ بے حیائی اور برہنگی شیطان کا وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعہ انسان کو گناہ میں مبتلا کرتا ہے اسلئے شرم و حیا کے ساتھ جسم کو لباس سے ڈھانپنا، اللہ تعالیٰ نے اس کی خاص طور پر اولادِ آدم کو نصیحت فرمائی ——— لباس جسم کی حفاظت بھی کرتا ہے اور یہ انسان کی زینت بھی ہے لیکن پسندیدہ لباس وہ ہے جس میں غرور و تکبر نہ ہو۔ ستر پوشی بھی ہو زینت و سجاوٹ میں اس حد تک بڑھا ہوا نہ ہو جس میں فخر و غرور اور ریا کا انداز پیدا ہو جائے۔ مردوں کا لباس مردوں کے مطابق اور عورتوں کا لباس عورتوں کے مناسب ہونا چاہیئے۔ نہ عورتوں کے لباس میں مردانہ پن ہو نہ مردوں کے لباس میں زنانہ پن۔ غرض یہ کہ لباس انسان کے دل کی پاکیزگی اور شانِ انسانیت لئے ہوئے ہو۔ ایسا لباس اگر انسان غور کرے تو اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

اس آیت پر گہرائی سے غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ فیشن کی آڑ میں شیطان نے کتنا بڑا فتنہ برپا کر رکھا ہے۔

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ كَمَآ أَخۡرَجَ أَبَوَيۡكُم مِّنَ ٱلۡجَنَّةِ يَنزِعُ

يَٰبَنِيٓ + ءَادَمَ	لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ	ٱلشَّيۡطَٰنُ	كَمَآ	أَخۡرَجَ	أَبَوَيۡكُم	مِّنَ	ٱلۡجَنَّةِ	يَنزِعُ
اے اولادِ آدم	نہ بہکاوے تمہیں	شیطان	جیسے	اس نے نکالا	تمہارے ماں باپ	سے	جنت	اتروا دیئے

اے اولادِ آدمؑ (کہیں) شیطان تمہیں بہکا نہ دے جیسے اس نے نکالا تمہارے ماں باپ (آدم وحوا) کو جنت سے ان

عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡءَٰتِهِمَآۚ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمۡ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنۡ حَيۡثُ لَا

عَنۡهُمَا	لِبَاسَهُمَا	لِيُرِيَهُمَا	سَوۡءَٰتِهِمَا	إِنَّهُۥ	يَرَىٰكُمۡ	هُوَ	وَقَبِيلُهُۥ	مِنۡ	حَيۡثُ	لَا
ان سے	ان کے لباس	تاکہ ظاہر کردے	ان کے ستر	بیشک	تمہیں دیکھتا ہے	وہ	اور اسکا قبیلہ	سے	جہاں	نہیں

کے لباس اُتروا دیئے۔ تاکہ ان کے ستر ظاہر کردے بیشک تمہیں دیکھتا ہے وہ اور اس کا قبیلہ اس جگہ سے جہاں

تَرَوۡنَهُمۡۗ إِنَّا جَعَلۡنَا ٱلشَّيَٰطِينَ أَوۡلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ ﴿۲۷﴾

تَرَوۡنَهُمۡ	إِنَّا + جَعَلۡنَا	ٱلشَّيَٰطِينَ	أَوۡلِيَآءَ	لِلَّذِينَ	لَا يُؤۡمِنُونَ	
تم انہیں دیکھتے	بیشک ہم نے بنایا	شیاطین (جمع)	دوست۔ رفیق	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان نہیں لاتے۔	

تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بیشک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا رفیق بنا دیا جو ایمان نہیں لاتے۔

(۲۷) يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ يُضِلَّنَّكُمُ
ٱلشَّيۡطَٰنُ أَيۡ لَا تَتَّبِعُوهُ فَتَفۡتَتِنُوا
كَمَآ أَخۡرَجَ أَبَوَيۡكُم بِفِتۡنَتِهِ مِّنَ
ٱلۡجَنَّةِ يَنزِعُ حَالٌ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا
لِيُرِيَهُمَا سَوۡءَٰتِهِمَآۚ إِنَّهُۥ أَيِ الشَّيْطَانُ
يَرَىٰكُمۡ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ وَجُنُودُهُ مِنۡ
حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ لِلَطَافَةِ أَجْسَادِهِمْ
أَوْ عَدَمِ أَلْوَانِهِمْ إِنَّا جَعَلۡنَا ٱلشَّيَٰطِينَ أَوۡلِيَآءَ
أَعْوَانًا وَقُرَنَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ ○

(۲۷) اے اولاد آدم تم شیطان کی پیروی نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو بہکا کر جنت سے نکال دیا ان دونوں کا لباس اتار کر تا کہ وہ اپنی شرمگاہوں کو دیکھیں

شیطان اور اس کا لشکر تم کو دیکھتا ہے اس طرح سے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے بسبب لطیف ہونے ان کے جسموں کے یا بسبب نہ ہونے انکے رنگ کے بیشک ہم نے شیاطین کو مددگار اور ساتھی ان لوگوں کے بنایا جو ایمان نہیں رکھتے۔

تشریح

(۲۷) جنت میں شیطان کا حربہ یہی برہنگی تھا | اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا کہ دیکھو شیطان نے تمہارے والدین کو جس طرح بہکایا تھا اور آخر ان کو جنت سے نکلوایا تھا وہ یہی برہنگی کا فتنہ تھا جس سے شیطان نے کام لیا تھا خیال رہے کہ شیطان کہیں تمہیں پھر اسی فتنہ میں بتلا نہ کردے۔ شیطان ہمیں نظر نہیں آتا لیکن وہ اس کے چیلے انسان کو دیکھتے ہیں۔ اور جو صاحب ایمان نہیں ہیں وہ ان کو اپنا سرپرست بنا لیتے ہیں اور شیطانی طریقوں پر چلنے لگتے ہیں۔ یہ نظر نہ آنے والی شیطانی قوت تمہارے فکر و خیال پر اثر انداز ہوتی ہے اور تمہیں بھٹکانے کی کوشش کرتی ہے۔

وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا

وَ	اِذَا	فَعَلُوْا	فَاحِشَةً	قَالُوْا	وَجَدْنَا	عَلَيْهَآ	اٰبَآءَنَا
اور	جب	وہ کریں	کوئی بےحیائی	کہیں	ہم نے پایا	اس پر	اپنے باپ دادا

اور جب وہ کوئی بے حیائی کریں تو کہیں ہم نے اپنے دادا کو اس پر پایا ہے۔

وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ

وَاللّٰهُ	اَمَرَنَا	بِهَا	قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ
اور اللہ	ہمیں حکم دیا	اس کا	فرمادیں	بیشک	اللہ	حکم نہیں دیتا	بےحیائی کا

اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ آپ فرمادیں بیشک اللہ بےحیائی کا حکم نہیں دیتا

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

اَتَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	مَا	لَا	تَعْلَمُوْنَ	
کیا تم کہتے ہو (لگاتے ہو)	پر	اللہ	جو	نہیں	تم جانتے	

کیا تم اللہ پر (وہ بات) لگاتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

(۲۸) وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً كَالشِّرْكِ وَطَوَافِهِمْ بِالْبَيْتِ عُرَاةً قَائِلِيْنَ لَا نَطُوْفُ فِيْ ثِيَابٍ عَصَيْنَا اللّٰهَ فِيْهَا فَنُهُوْا عَنْهَا قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا فَاقْتَدَيْنَا بِهِمْ وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا اَيْضًا قُلْ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّهٗ قَالَهٗ، اِسْتِفْهَامُ اِنْكَارٍ

(۲۸) اور جب وہ لوگ کوئی بات بے حیائی کی کرتے ہیں جیسے شرک کرنا اور خانہ کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرنا یہ کہہ کر کہ ہم ان کپڑوں میں طواف نہیں کرتے جنمیں اللہ کی نافرمانی کی سو اس سے انکو منع کیا گیا وہ بولے ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی پر پایا پس ہم نے انکی پیروی کی اور نیز اللہ نے ہم کو یہی حکم فرمایا۔ ان سے کہدو کہ اللہ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں فرماتا۔ کیا تم اللہ کے ذمہ وہ باتیں لگاتے ہو جو نہیں جانتے کہ اللہ نے ایسا فرمایا۔ (استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہ کہو)

تشریح

(۲) ننگا پن فحاشی ہے | ننگا پن چاہے کسی بھی انداز میں ہو، مذہب کی آڑ میں ہو یا رسم و رواج اور فیشن کی آڑ میں وہ نہایت بے حیائی اور فحش کام ہے اور یہ کہنا بڑی احمقانہ بات ہے کہ ہمارے باپ دادا اسی طرح کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمیں اللہ نے بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ کا نام لیکر مذہب کی آڑ میں بے حیائی پھیلانا اللہ تعالیٰ کبھی اس کا حکم نہیں دے سکتے۔ جن باتوں کا تمہیں علم نہ ہو ان کو اللہ کی طرف منسوب نہ کرو۔ وہ مذہب مذہب نہیں ہے جو فحاشی اور بے حیائی کی باتیں بتاتا ہو۔ چاہے وہ کسی پانی کو مقدس سمجھ کے سب کے سامنے ڈبکیاں لگانا ہو یا عربوں کی طرح ننگے ہو کر عبادت کرنا ہو۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

قُلْ	اَمَرَ	رَبِّیْ	بِالْقِسْطِ	وَاَقِیْمُوْا	وُجُوْهَكُمْ	عِنْدَ	كُلِّ + مَسْجِدٍ	وَّادْعُوْهُ
فرمادیں	حکم دیا	میرا رب	انصاف کا	اور قائم کرو (سیدھے کرو)	اپنے چہرے	نزدیک (وقت)	ہر مسجد (نماز)	اور پکارو

آپؐ فرمادیں میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے چہرے ہر نماز کے وقت سیدھے کرو اور اسے پکارو

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا

مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	كَمَا + بَدَاَكُمْ	تَعُوْدُوْنَ	فَرِیْقًا	هَدٰی	وَفَرِیْقًا
خالص ہوکر	اسکے لئے	دین (حکم)	جیسے تمہاری ابتداکی (پیدا کیا)	دوبارہ (پیدا) ہوگے	ایک فریق	ہدایت دی	اور ایک فریق

خالص اسکے حکم کے فرمانبردار ہوکر، جیسے تمہیں (پہلے) پیدا کیا، تم دوبارہ بھی (جی اٹھوگے) - ایک فریق کو ہدایت دی اور ایک فریق

حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

حَقَّ	عَلَیْهِمُ	الضَّلٰلَةُ	اِنَّهُمُ	اتَّخَذُوا	الشَّیٰطِیْنَ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ	دُوْنِ + اللّٰهِ
ثابت ہوگئی	ان پر	گمراہی	بیشک وہ	انہوں نے بنالیا	شیطان (جمع)	رفیق	سے	اللہ کے سوا

پر گمراہی ثابت ہوگئی، بیشک انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں کو اپنا رفیق بنالیا ہے۔

یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ

وَیَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّهْتَدُوْنَ	یٰبَنِیْٓ + اٰدَمَ	خُذُوْا	زِیْنَتَكُمْ	عِنْدَ	كُلِّ + مَسْجِدٍ	وَّ
اور گمان کرتے ہیں	کہ وہ بیشک	ہدایت پر ہیں	اے اولادِ آدمؑ	لے لو (اختیار کرلو)	اپنی زینت	قریب (وقت)	ہر مسجد (نماز)	اور

کہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بیشک ہدایت پر ہیں۔ اے اولادِ آدمؑ! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو اور

ع
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿٣١﴾ ع ۳ ۶ ۱۰

كُلُوْا	وَاشْرَبُوْا	وَلَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الْمُسْرِفِیْنَ	
کھاؤ	اور پیو	اور بیجا خرچ نہ کرو	بیشک وہ	دوست نہیں رکھتا	فضول خرچ (جمع)	

کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو، بیشک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

﴿٢٩﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ الْعَدْلِ
وَ اَقِیْمُوْا مَعْطُوْفٌ عَلٰی مَعْنٰی بِالْقِسْطِ
اَیْ قَالَ اَقْسِطُوْا وَ اَقِیْمُوْا اَوْ تَقْبَلُهٗ
فَاقْبَلُوْا مُقَدَّرًا وُجُوْهَكُمْ لِلّٰهِ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اَیْ اَخْلِصُوْا

﴿٢٩﴾ کہدو کہ میرے رب نے انصاف کا حکم فرمایا پس اسکو مانو اور خالص اللہ کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو اس حال میں کہ اپنا مذہب اللہ کے لئے خالص کرو شرک سے پاک رہو

لَهٗ سُجُوْدَكُمْ وَادْعُوْهُ اُعْبُدُوْهُ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ مِنَ الشِّرْكِ
كَمَا بَدَاَكُمْ خَلَقَكُمْ وَلَمْ تَكُوْنُوْا
شَيْئًا تَعُوْدُوْنَ ۝ اَىْ يُعِيْدُكُمْ
۳۰ اَحْيَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرِيْقًا مِنْكُمْ هَدٰى
وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ
اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَىْ غَيْرِهٖ وَيَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝
۳۱ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ مَا يَسْتُرُ عَوْرَتَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ عِنْدَ الصَّلٰوةِ وَالطَّوَافِ
وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا مَا شِئْتُمْ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

جیسا کہ اللہ نے تم کو عدم سے پیدا کیا حالانکہ
تم کوئی چیز نہ تھے۔ اسی طرح وہ تمکو زندہ کرکے بروز قیامت لوٹائیگا۔
۳۰ تم میں سے ایک جماعت کو راہ دکھلائی اور ایک جماعت پر
گمراہی لازم ہوئی بیشک انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں
کو دوست بنایا اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں۔

۳۱ اے اولاد آدم نماز اور طواف کے وقت کپڑے پہنو جو
تمہاری شرمگاہوں کو ڈھک لیں اور باعث زیب وزینت ہوں
اور جو چاہو کھاؤ پیو اور بیجا مت لٹاؤ بیشک اللہ حد سے بڑھنے
والوں کو نہیں چاہتا۔

تشریح

۲۹ اللہ تو راستی انصاف اور عبادت کا حکم دیتے ہیں | اللہ تعالیٰ کا انسان سے جو مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کو عدل وراستی کی بنیاد پر قائم کرے۔ عبادت میں اس کا رخ پوری طرح اللہ کی طرف رہے۔ اللہ کے سوا کسی کی بندگی کا شائبہ تک نہ ہو اس کی اطاعت اور عجز ونیاز سب کچھ اللہ کے لئے ہو۔ وہ اپنی رہنمائی اور نگہبانی اور حفاظت کے لئے خدا سے ہی دعا مانگے اور اس بات پر یقین رکھے کہ جس طرح اب وہ دنیا میں پیدا ہوا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اسکو دوسرے عالم میں بھی پیدا کریں گے۔ اور اسے اپنے اعمال کا حساب کتاب دینا ہوگا۔ یہ ہے دین کی اصل تعلیم اور وہ مقصد جس کیلئے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا۔ نہ کہ فحاشی اور بے حیائی اور الٹی سیدھی رسمیں اور بے ہودہ باتیں۔

۳۰ حق اور باطل | حق کا راستہ بالکل واضح اور روشن ہے اگر انسان ٹھیک طرح سے غور وفکر کرے تو اس کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ خود اس کا اور اس کائنات کا پیدا کرنے والا ایک رب ہے جس کی اطاعت اور فرمانبرداری بالکل حق ہے۔ جنہوں نے اس طرح سے بات کو سمجھا وہ سیدھا راستہ پا گئے لیکن جن کی سوچ ٹیڑھی تھی وہ بھٹک گئے کیوں کہ انہوں نے اللہ کو اپنا رب اور سرپرست بنانے کے بجائے شیطان کو رہنما بنا لیا ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی گمراہی کو محسوس کرنے کے بجائے اپنے آپ کو سیدھے راستہ پر سمجھ رہے ہیں کیونکہ شیطان عقل وفہم پر ایسا پردہ ڈال دیتا ہے کہ سوچنے سمجھنے کی طاقت ہی ختم ہو جاتی ہے۔

۳۱ انسان کیلئے صحیح راستہ کیا ہے؟ | انسان کے لئے صحیح راستہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے مناسب فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی شخصیت کو ظاہری اور باطنی اعتبار سے دلآویز بنائے چنانچہ عبادت میں حکم ہے کہ اس موقع پر تمہارا لباس مناسب ہونا چاہیئے۔ ایسا لباس نہیں ہونا چاہیئے جس سے حقارت ٹپکتی ہو۔ اسی طرح کھانے پینے رہنے سہنے ہر معاملہ میں ایک اعتدال اور توازن ہونا چاہیئے۔ جو چیز اللہ نے حلال کی ہے اس کو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھائے۔ کسی حرام چیز کو حلال کرنے یا حلال چیز کو استعمال کرنے میں اعتدال کی حد سے آگے نہ بڑھے اسراف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حلال چیز حلال راستے پر اعتدال کی حد سے زیادہ خرچ کرنا۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔ اسی طرح قرآن میں تبذیر کا لفظ آیا ہے کہ حلال مال کو حرام راستے پر خرچ کرنا اسکے لئے فرمایا کہ یہ لوگ شیطان کے بھائی ہیں تو اسراف اور تبذیر دونوں ہی ناپسندیدہ ہیں۔ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ افراط وتفریط سے بچ کر اللہ کی نعمت کا صحیح استعمال کرنا۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ

قُلْ	مَنْ	حَرَّمَ	زِيْنَةَ	اللّٰهِ	الَّتِيْٓ	اَخْرَجَ	لِعِبَادِهٖ	وَالطَّيِّبٰتِ	مِنَ	الرِّزْقِ
فرمادیں	کس	حرام کیا	زینت	اللہ	جو کہ	اس نے نکالی	اپنے بندوں کیلئے	اور پاک	سے	رزق

آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی (پیدا کی ہے) اور پاک رزق

قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

قُلْ	هِيَ	لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فِي	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	خَالِصَةً	يَّوْمَ	الْقِيٰمَةِ	كَذٰلِكَ
فرمادیں	یہ	ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	میں	زندگی	دنیا	خالص طور پر	دن	قیامت	اسیطرح

آپ فرمادیں یہ دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور خاص طور پر قیامت کے دن (انہیں کا حصہ ہے)

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (۳۲)

نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ
ہم مفصل بیان کرتے ہیں	آیتیں	گروہ کیلئے	وہ جانتے ہیں ۔

اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں اس گروہ کیلئے جو جانتے ہیں ۔

(۳۲) قُلْ اِنکارًا علیہم مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطَّيِّبٰتِ المُستَلَذَّات
مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بالاستحقاق وان شارکھم
فیھا غیرھم خَالِصَةً خاصّۃً بھم بالرفع
والنصب حال يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ نُبیّنھا مثل ذٰلک التفصیل لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ○ یتدبرون فانھم
المنتفعون بھا

(۳۲) ان سے کہو از راہ انکار کہ کس نے حرام کیا اس لباس اور زینت کو جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے بنایا اور پاک لذیذ روزی جو اللہ نے دی ۔ کہدو وہ زینت اور عمدہ کھانے ایمان والوں کے لئے ہیں زندگانی دنیا میں یعنی مستحق اس کے اہل ایمان ہی ہیں اگرچہ انکے سوا اور لوگ بھی دنیا میں انکے شریک اس زینت وغیرہ میں ہیں قیامت کے دن خالص ایمان والوں کو ہی یہ نعمت نصیب ہوگی وہاں کوئی اور انکا شریک نہ ہوگا ہم اسی طرح نشانیاں کھول کر بالتفصیل بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں اور غور و فکر کرتے ہیں کہ نفع ان دلائل کا انہیں کو حاصل ہوتا ہے ۔

تشریح

(۳۲) اللہ کی نعمتیں اس کے بندوں کے لئے ہیں اللہ نے دنیا میں کھانے پینے اور برتنے کی جو چیزیں پیدا کی ہیں وہ اپنے بندوں کے لئے ہی پیدا کی ہیں ۔ دین داری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دنیا کی ان چیزوں کو چھوڑ دیا جائے اور ان کو اپنے اوپر حرام کرلیا جائے ۔ البتہ صحیح معنی میں ان چیزوں پر حق اللہ کے انہی بندوں کا ہے جو اس کو ماننے والے اور اس کے وفادار ہیں وہ مذاہب جو ترک دنیا کے قائل ہیں ان کا تعلق اللہ کی ہدایت سے نہیں ہے اسلئے اسلام نے تعلیم دی ہے کہ اللہ کی دی ہوئی چیزوں کو کام میں لاؤ اور اس کے شکر گزار بن کر رہو دنیا کی زندگی میں بھی یہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ کی نعمتیں اللہ کے وفادار بندوں کے لئے ہونگی ۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ

قُلْ	اِنَّمَا	حَرَّمَ	رَبِّيَ	الْفَوَاحِشَ	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا	وَمَا	بَطَنَ	وَالْاِثْمَ
فرمادیں	صرف (تو)	حرام کیا	میرا رب	بے حیائی	جو	ظاہر ہیں	ان سے	اور جو	پوشیدہ	اور گناہ

آپ فرمادیں میرے رب نے تو حرام قرار دیا ہے بے حیائیوں کو ان میں جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور گناہ

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

وَالْبَغْيَ	بِغَيْرِ + الْحَقِّ	وَاَنْ	تُشْرِكُوْا	بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا
اور سرکشی	ناحق کو	اور یہ کہ	تم شریک کرو	اللہ کیساتھ	جو جس	نہیں نازل کی	اسکی	کوئی سند

اور سرکشی ناحق کو ، اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شریک کرو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری

وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَاَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى	اللّٰهِ	مَا	لَا + تَعْلَمُوْنَ	
اور یہ کہ	تم کہو (لگاؤ)	پر	اللہ	جو	تم نہیں جانتے	

اور یہ کہ تم اللہ پر لگاؤ (وہ بات) جو تم نہیں جانتے۔

﴿۳۳﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ الْكَبَائِرَ كَالزِّنَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اَيْ جَهْرَهَا وَسِرَّهَا وَالْاِثْمَ الْمَعْصِيَةَ وَالْبَغْيَ عَلَى النَّاسِ بِغَيْرِ الْحَقِّ هُوَ الظُّلْمُ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ بِاِشْرَاكِهٖ سُلْطٰنًا حُجَّةً وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ مِنْ تَحْرِيْمِ مَا لَمْ يُحَرِّمْ وَغَيْرِهٖ

﴿۳۳﴾ کہہ دو بات یہ ہے کہ میرے رب نے بے حیائی کے کام اور بڑے گناہ مثل زنا وغیرہ کے حرام فرمائے ہیں جو گناہ ظاہر کئے جاتے ہیں اور جو پوشیدہ سب حرام کر دئے اور نافرمانی اللہ کی اور لوگوں پر ناحق ظلم کرنا اور اللہ کا شریک بنانا جس پر اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری حرام فرمایا اور یہ کہ اللہ پر تہمت لگاؤ اور جھوٹ کہو وہ جو تم نہیں جانتے۔ کسی جانور کو حرام کر لینا اور کسی کو حلال ٹھیرا لینا اور بددینی کرنا ان امور سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

تشریح

﴿۳۳﴾ کیا کیا باتیں گناہ ہیں | اللہ تعالٰے نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے وہ ہیں بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے ہوں۔ اور وہ تمام کام جنکو گناہ سمجھا جاتا ہے اور حق سے آگے بڑھ کر دوسروں کے حقوق پر دست درازی کرنا چاہے وہ اللہ کا حق ہو یا بندوں کا اسی طرح اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا جس کے لئے اللہ نے کوئی سند اور دلیل نہیں دی کہ فلاں اللہ کے ساتھ شریک ہے اور اللہ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جس کے بارے پتہ نہ ہو کہ یہ اللہ تعالٰے نے فرمائی ہے۔ یہ وہ موٹی موٹی باتیں ہیں جن کو اللہ نے حرام اور گناہ قرار دیا ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا استعمال گناہ نہیں ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (۳۴)

وَلِكُلِّ + اُمَّةٍ	اَجَلٌ	فَاِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمْ	لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّلَا	يَسْتَقْدِمُوْنَ
اور ہر امت کے لئے	ایک مدت مقرر	پس جب	آئیگا	ان کا مقررہ وقت	نہ پیچھے ہوسکیں گے	ایک گھڑی	اور نہ	آگے بڑھ سکیں گے

اور ہر امت کے لئے ایک مدت مقرر ہے۔ پس جب ان کا مقررہ وقت آجائیگا نہ پیچھے ہوسکیں گے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھ سکیں گے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ

يٰبَنِيْٓ + اٰدَمَ	اِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	يَقُصُّوْنَ	عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِيْ	فَمَنِ
اے اولاد آدم	اگر	تمہارے پاس آئیں	رسول	تم میں سے	بیان کریں (سنائیں)	تم پر (تمہیں	میری آیات	پس جو

اے اولادِ آدم ؑ! اگر تم ہی سے تمہارے پاس میرے رسول آئیں سنائیں تمہیں میری آیات بس جو

اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۳۵)

اتَّقٰى	وَاَصْلَحَ	فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ
ڈرا	اور اصلاح کرلی	کوئی خوف نہیں	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہونگے۔

ڈرا اور اس نے اصلاح کرلی ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۳۴) وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ مُدَّةٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا
يَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○
عَلَيْهِ

(۳۵) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا فِيْهِ اِدْغَامُ نُوْنِ اِنِ الشَّرْطِيَّةِ فِيْ مَا
الْمَزِيْدَةِ يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ
اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى الشِّرْكَ وَاَصْلَحَ عَمَلَهٗ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ فِي الْاٰخِرَةِ

(۳۴) اور ہر ایک امت کے لئے ایک مدت مقرر ہے سو جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ اس سے ایک لحظہ پیچھے ہوسکتے ہیں نہ پہلے یعنی اس وقت مقرر سے نہ آگے ہوسکتے ہیں نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں

(۳۵) اے اولادِ آدم اگر تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر آئیں جو تم کو میرے حکم سنائیں۔ سو جو کوئی شرک سے بچے اور اچھے عمل کرے پس انکو کچھ ڈر عذاب کا نہیں اور نہ وہ لوگ قیامت میں غمگین ہونگے۔

تشریح

(۳۴) اللہ تعالیٰ ہر قوم کو کام کرنے کا موقع دیتا ہے | کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسان کو آزادی دی ہے اسلئے اللہ کی طرف سے ہر ایک کو مہلت ملتی ہے لیکن اس مہلت کی ایک حد ہے جب کوئی قوم اس حد سے آگے بڑھ جاتی ہے اور اس کے پاپ کی ہنڈیا بھر جاتی ہے تو پھر اس کی گرفت میں ایک لمحے کی تاخیر نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جہان کے لئے ایک پیمانہ مقرر کردیا ہے جب تک اچھی صفات بُری صفات کے مقابلہ میں زیادہ رہتی ہیں، اس وقت تک اللہ کی طرف سے ڈھیل دی جاتی ہے اور جب وہ اس پیمانے سے آگے نکل جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کائنات کے نظام کو بچانے کے لئے اس قوم کو تباہ کردیتے ہیں۔ مختلف قوموں کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے وہ اسی کی شہادت دیتی ہے۔

(۳۵) اللہ کی ہدایت رسولوں کے ذریعے آتی ہے | بندوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ انسانوں کے لئے خود انسانوں ہی میں سے پیغام لانے والے رسول مقرر کئے جاتے ہیں اور وہ رسول آکر اللہ کی نشانیاں لوگوں کو یاد دلاتے ہیں ان کو ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اب جو شخص ان رسولوں کی فرماں برداری کرے گا اور اپنے آپ کو ٹھیک کرلے گا اس کو کسی طرح کا کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

وَالَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَاسْتَكْبَرُوْا	عَنْهَا	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ + النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا
اور وہ لوگ جو	جھٹلایا	ہماری آیات کو	اور تکبر کیا	ان سے	یہی لوگ	دوزخ والے	وہ	اس میں

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا۔ یہی لوگ دوزخ والے ہیں، وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ (۳۶) فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ

خٰلِدُوْنَ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى + اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِهٖ
ہمیشہ رہیں گے	پس کون	بڑا ظالم	اس سے جو	بہتان باندھا	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلایا	اسکی آیتوں کو

ہمیشہ رہیں گے۔ پس اس سے بڑا ظالم کون؟ جس نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا یا اسکی آیتوں کو جھٹلایا

اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ

اُولٰٓئِكَ	يَنَالُهُمْ	نَصِيْبُهُمْ	مِّنَ + الْكِتٰبِ	حَتّٰى	اِذَا	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُنَا	يَتَوَفَّوْنَهُمْ
یہی لوگ	انہیں پہونچیگا	انکا نصیب (حصہ)	سے + کتاب (لکھا ہوا)	یہانتک کہ	جب	انکے پاس آئینگے	ہمارے بھیجے ہوئے	انکی جان نکالنے

یہی وہ لوگ جنہیں ان کا حصہ کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا پہنچے گا۔ یہانتک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے انکے پاس انکی جان نکالنے آئیں گے

قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ

قَالُوْٓا	اَيْنَ	مَا	كُنْتُمْ	تَدْعُوْنَ	مِنْ	دُوْنِ + اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا	وَ
وہ کہیں گے	کہاں	جو	تم تھے	پکارتے	سے	اللہ کے سوا	وہ کہیں گے	وہ گم ہوگئے	ہم سے	اور

وہ کہیں گے کہاں ہیں وہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟ وہ (جواب میں) کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے اور وہ

شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ (۳۷) قَالَ ادْخُلُوْا

شَهِدُوْا	عَلٰٓى	اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِيْنَ	قَالَ	ادْخُلُوْا
گواہی دینگے	پر	اپنی جانیں	کہ وہ	تھے	کافر	فرمائے گا	تم داخل ہو جاؤ

اپنی جانوں پر (اپنے خلاف) گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔ (اللہ) فرمائے گا تم داخل ہو جاؤ جہنم

فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا

فِيْٓ + اُمَمٍ	قَدْ خَلَتْ	مِنْ قَبْلِكُمْ	مِّنَ	الْجِنِّ	وَالْاِنْسِ	فِي + النَّارِ	كُلَّمَا
امتوں میں (ہمراہ)	گزر چکی	تم سے قبل	سے	جنات	اور انسان	آگ (دوزخ) میں	جب بھی

میں ان امتوں کے ہمراہ جو گزر چکیں تم سے قبل جنوں اور انسانوں میں سے۔ جب بھی

دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰىٓ اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ

دَخَلَتْ	اُمَّةٌ	لَّعَنَتْ	اُخْتَهَا	حَتّٰى	اِذَا	ادَّارَكُوْا	فِيْهَا	جَمِيْعًا	قَالَتْ
داخل ہوگی	کوئی امت	لعنت کریگی	اپنی ساتھی	یہاں تک	جب	رل جائیں گے	اسمیں	سب	کہیگی

کوئی امت داخل ہوگی وہ اپنی ساتھی (پہلی امت) پر لعنت کریگی یہاں تک کہ جب سب اسمیں داخل ہوجائیں گے تو

اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ

اُخْرٰىهُمْ	لِاُوْلٰىهُمْ	رَبَّنَا	هٰٓؤُلَآءِ	اَضَلُّوْنَا	فَاٰتِهِمْ	عَذَابًا	ضِعْفًا	مِّنَ
انکی پچھلی قوم	اپنے پہلوں کے بارے میں	اے ہمارے رب	یہ ہیں	انہوں نے ہمیں گمراہ کیا	پس دے انکو	عذاب	دوگنا	سے

ان کے پچھلے اپنے پہلوں کے بارے میں کہیں گے اے ہمارے رب ! یہ ہیں جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا پس انہیں آگ کا دوگنا عذاب

النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

النَّارِ	قَالَ	لِكُلٍّ	ضِعْفٌ	وَّلٰكِنْ	لَّا	تَعْلَمُوْنَ	
آگ	فرمائیگا	ہرایک کیلئے	دوگنا	اور لیکن	نہیں	تم جانتے	

دے۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائیگا ہرایک کیلئے دوگنا ہے لیکن تم جانتے نہیں۔

(۳۶) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا (اتکبروا)
عَنْهَا (فلم يؤمنوا) اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○
(۳۷) فَمَنْ (أي لا أحد) اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (بنسبة
الشريك والولد إليه) اَوْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِهٖ ؕ (القرآن) اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ
نَصِيْبُهُمْ (حظهم) مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ (مما
كتب لهم في اللوح المحفوظ من الرزق
والأجل وغير ذلك) حَتّٰىٓ اِذَا
جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا (الملائكة)
يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا (لهم تبكيتا)
اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ (تعبدون)
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا (غابوا)
عَنَّا (فلم نرهم) وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

(۳۶) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے ماننے سے تکبر کیا پس ان پر ایمان نہ لائے وہی ہیں دوزخ والے کہ وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔

(۳۷) سو اس سے زیادہ کوئی ناانصاف نہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھے اس کا شریک بنائے اور اس کے لئے اولاد ثابت کرے یا اس کی آیتوں یعنی قرآن کو جھوٹا کہیں ان لوگوں کو ان کا حصہ ملے گا جو ان کے لئے روزی اللہ نے لوح محفوظ میں لکھدی وہ کھائیں گے اور جو وقت موت کا مقرر کردیا اسی وقت مریں گے اور اسکے علاوہ جو امور اللہ نے لوح محفوظ میں انکے لئے پیش آنے والے لکھدئے سب پیش آئیں گے۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے آموجود ہونگے کہ انکی ارواح قبض کریں ان کو ذلیل وخوار کرکے کہینگے وہ کہاں ہیں جن کی تم عبادت کرتے تھے اللہ کو چھوڑ کر۔ وہ بولیں گے ہمارے معبود ہم سے چھپ گئے کہیں نظر نہیں آتے

اور یہ لوگ بوقت موت اپنے کافر ہونے کا اقرا،

اَنْفُسِهِمْ عِنْدَ الْمَوْتِ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○
٣٨ قَالَ تَعَالٰى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ادْخُلُوْا فِيْ جُمْلَةِ
اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ فِى النَّارِ مُتَعَلِّقٌ بِادْخُلُوْا كُلَّمَا
دَخَلَتْ اُمَّةٌ النَّارَ لَعَنَتْ اُخْتَهَا الَّتِيْ
قَبْلَهَا لِضَلَالِهَا بِهَا حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا
تَلَاحَقُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ وَهُمُ
الْاَتْبَاعُ لِاُوْلٰىهُمْ اَىْ لِاَجْلِهِمْ وَهُمُ
الْمَتْبُوْعُوْنَ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا
فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مُضَعَّفًا
مِّنَ النَّارِ قَالَ تَعَالٰى لِكُلٍّ مِّنْكُمْ
وَمِنْهُمْ ضِعْفٌ عَذَابٌ مُضَعَّفٌ
وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ بِالتَّاءِ
وَالْيَاءِ مَا لِكُلٍّ فَرِيْقٍ

کریں گے۔

٣٨ اللہ تعالےٰ انکو بروز قیامت فرماوے گا داخل ہوجاؤ تم آگ میں ان جماعتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے آدمی اور جن کفر پر گذرے۔ جب ایک جماعت ان میں سے دوزخ میں جائیگی دوسری جماعت پر جو اُن سے پہلے گذر گئے لعنت کرے گی کہ اس نے ہمکو گمراہ کیا یہاں تک کہ جس وقت سب دوزخ میں اکٹھے ہوجاوینگے باہم ملیں گے پچھلی جماعت جنہوں نے پہلوں کی پیروی کی ان کے بارے میں کہینگے اے ہمارے رب ان لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا سو ان کو دونا عذاب دوزخ کا کر۔ اللہ تعالیٰ فرماوے گا تم کو اور ان کو سب کو دونا عذاب ہوگا ولیکن تم نہیں جانتے کہ ہر ایک کو کس قدر عذاب ہوگا

تشریح

٣٦ نافرمانوں کو سزا ملے گی | جو لوگ اللہ کی آیتوں کو سنکر اس کی نشانیوں کو دیکھ کر ایمان نہیں لائیں گے، اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائینگے سرکشی کرینگے ان کو سخت سزا ملے گی عذاب دوزخ میں مبتلا کئے جائیں گے اور یہ عذاب ان پر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

٣٧ اللہ کے ساتھ افترا پردازی کی سزا | اللہ کی آیتوں کو جھٹلانا اللہ کے معاملہ میں افترا پردازی کرنا جھوٹی باتیں کر کے اللہ کی طرف منسوب کرنا یہ اتنے بڑے گناہ ہیں کہ کسی حالت میں معاف نہیں ہوں گے جب موت کے فرشتے روح قبض کرنے کے لئے ان کے پاس پہنچیں گے اور پوچھیں گے کہ بتاؤ کہاں ہیں وہ تمہارے معبود جن کو تم پکارتے تھے اور اللہ کے علاوہ انکی بندگی کرتے تھے تو وہ جواب میں کہیں گے کہ وہ سب کھو گئے اور اقرار کرینگے اور خود اپنے خلاف گواہی دینگے کہ واقعی ہم حق کا انکار کرنیوالے تھے۔

٣٨ برائی بھی نسل در نسل چلتی ہے | جو لوگ آنکھ بند کر کے زندگی گذارتے ہیں اچھائی برائی کی تمیز نہیں کرتے گناہوں کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو ان کا گناہ انکی ذات تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ وہ اپنے بعد والوں کے لئے ایک برا طریقہ چھوڑ کر جاتے ہیں چنانچہ یہ حق کا انکار کرنے والے نافرمانیاں کرنے والے جب ان کو دوزخ میں پھینکا جائے گا تو یہ ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہوئے داخل ہونگے کہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا یہ خود بھی گمراہ ہوئے ہمیں بھی گمراہ کیا اسلئے ان کو دوہرا عذاب ملنا چاہیئے اللہ تعالےٰ فرمائیں گے کہ تم سبھی دوہرے عذاب کے مستحق ہو کیونکہ ان سے پہلے بھی جن لوگوں نے نافرمانیاں کیں انہوں نے آنے والی نسلوں کو بھی تباہ و برباد کیا۔

اصل میں نیکی ہو یا گناہ دونوں کے اثرات متعدی ہوتے ہیں اور ایک نسل سے دوسری نسل ایک جماعت سے دوسری جماعت اور ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں منتقل ہوتے چلے آتے ہیں۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا عالم برپا ہونا چاہیئے جو اس دنیا کی طرح محدود نہ ہو اور جہاں مکمل جزا و سزا مل سکے۔

وَقَالَتْ أُولٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

وَ قَالَتْ	أُولٰىهُمْ	لِأُخْرٰىهُمْ	فَمَا	كَانَ	لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ	فَضْلٍ
اور کہیں گے	انکے پہلے	اپنے پچھلوں کو	پس نہیں	ہے	تمہیں	ہم پر	کوئی	بڑائی

اور ان کے پہلے اپنے پچھلوں کو کہیں گے تمہیں ہم پر کوئی بڑائی نہیں ،

ع ۸ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ (۳۹) إِنَّ الَّذِينَ

فَذُوقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ + تَكْسِبُونَ	إِنَّ	الَّذِينَ
چکھو	عذاب	اسکا بدلہ	تم کماتے تھے (کرتے تھے)	بیشک	وہ لوگ جو

لہذا چکھو عذاب اس کے بدلے جو تم کرتے تھے ۔ بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ

كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	وَ اسْتَكْبَرُوا	عَنْهَا	لَا تُفَتَّحُ	لَهُمْ	أَبْوَابُ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور تکبر کیا	اس سے	نہ کھولے جائینگے	انکے لئے	دروازے

کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے

السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي

السَّمَاءِ	وَ لَا	يَدْخُلُونَ	الْجَنَّةَ	حَتّٰى	يَلِجَ	الْجَمَلُ	فِي
آسمان	اور نہ	داخل ہونگے	جنت	یہانتک (جبتک)	داخل ہوجائے	اونٹ	میں

اور جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک اونٹ داخل (نہ) ہو جائے

سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ (۴۰) لَهُمْ مِنْ

سَمِّ	الْخِيَاطِ	وَكَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُجْرِمِينَ	لَهُمْ	مِنْ
ناکا	سوئی	اور اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	مجرم (جمع)	انکے لئے	سے (کا)

سوئی کے ناکے میں (جو ممکن نہیں) اسی طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیتے ہیں۔ انکے لئے جہنم کا

جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ (۴۱)

جَهَنَّمَ	مِهَادٌ	وَمِنْ	فَوْقِهِمْ	غَوَاشٍ	وَكَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظّٰلِمِينَ
جہنم	بچھونا	اور سے	ان کے اوپر	اوڑھنا	اور اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	ظالم (جمع)

بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے (جہنم ہی کا) اوڑھنا ہے ، اسی طرح ہم ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
اور	جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	اچھے	ہم بوجھ نہیں ڈالتے	کسی پر	مگر	اسکی وسعت

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل کئے اچھے ہم کسی پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اسکی بساط کے موافق

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۴۲)

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ + الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
یہی لوگ	جنت والے	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے

یہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۳۹) وَقَالَتْ اُوْلٰهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ
فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
لِاَنَّكُمْ لَمْ تَكْفُرُوْا بِسَبَبِنَا فَنَحْنُ
وَاَنْتُمْ سَوَآءٌ قَالَ تَعَالٰى لَهُمْ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْسِبُوْنَ ۝ ع

(۳۹) اور پہلے لوگ پچھلوں کو کہیں گے کہ تم کو ہم پر کوئی ترجیح اور زیادتی نہیں کہ ہم کو دونا عذاب ہو کیونکہ تم ہمارے کہنے سے کافر نہیں ہوئے سو ہم اور تم برابر ہیں اللہ انکو فرما وے گا پس چکھو عذاب الٰہی بسبب اپنی کمائی کے

(۴۰) اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوْا تَكَبَّرُوْا عَنْهَا فَلَمْ
يُؤْمِنُوْا بِهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ
اَبْوَابُ السَّمَآءِ اِذَا عَرَجَ
بِاَرْوَاحِهِمْ اِلَيْهَا بَعْدَ الْمَوْتِ
فَيَهْبَطُ بِهَا اِلٰى سِجِّيْنٍ بِخِلَافِ
الْمُؤْمِنِ فَيُفْتَحُ لَهٗ وَ
يَصْعَدُ بِرُوْحِهٖ اِلَى السَّمَآءِ
السَّابِعَةِ كَمَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ
وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى
يَلِجَ يَدْخُلُ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ
الْخِيَاطِ ط ثَقْبِ الْاِبْرَةِ وَهُوَ
غَيْرُ مُمْكِنٍ فَكَذَا دُخُوْلُهُمْ
وَكَذٰلِكَ الْجَزَآءِ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ۝

(۴۰) اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا الخ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر ایمان لانے سے تکبر کیا ان کے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھولے جاویں گے جبکہ مرنے کے بعد انکی روحوں کو فرشتہ آسمان کی طرف لیجاوینگے پس انکو گرا دیا جائے گا طرف سجین کے جو ایک جگہ ہے ساتوں زمینوں سے نیچے جہاں شیطان اور اس کا لشکر رہتا ہے یا سجین ایک دفتر کا نام ہے جس میں شیاطین اور کافروں کے عمل لکھے جاتے ہیں بخلاف ایمان والے کے کہ اسکے لئے دروازہ آسمانوں کے کھل جاوینگے اور اسکی روح ساتویں آسمان کی طرف چڑھائی جاویگی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور یہ جھٹلانے والے اور تکبر کرنے والے جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں گھس جاوے یعنی جیسے یہ ممکن نہیں ایسے ہی انکا جنت میں جانا ممکن نہیں اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں

بالکفر۔

(۴۱) لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ فِرَاشٌ وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ اَغْطِیَۃٌ مِّنَ النَّارِ جَمْعُ غَاشِیَۃٍ وَتَنْوِیْنُہٗ عِوَضٌ مِّنَ الْیَاءِ الْمَحْذُوْفَۃِ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○

(۴۱) ان کے لئے دوزخ کا بچھونا اور دوزخ کا ہی پردہ جو اُن کے لئے بطور سائبان ہوگا اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں

(۴۲) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مُبْتَدَأٌ وَّقَوْلُہٗ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا طَاقَتَھَا مِنَ الْعَمَلِ اِعْتِرَاضٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ خَبَرِہٖ وَھُوَ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○

(۴۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہی ہیں جنتی یہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ہم ہر ایک آدمی کو بقدر اس کی طاقت کے تکلیف دیتے ہیں ۔

تشریح

(۳۹) **قیامت میں ہر مجرم دوسرے مجرم کو الزام دیگا** | روز قیامت جب اللہ کے سامنے پیشی ہوگی تو ہر مجرم گروہ دوسرے پر الزام دھرتا ہوا آئے گا اور کہے گا کہ تمہاری وجہ سے آج ہمیں یہ سب بھگتنا پڑ رہا ہے۔ دوسرا گروہ کہیگا کہ کون سا ہم نے تمہیں ہدایت سے روک دیا تھا اگر تم قبول کرنا چاہتے تو کرسکتے تھے تم نے جو کچھ کیا خود کیا اب اپنی کمائی کا مزہ چکھو۔

(۴۰) **اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے جنت میں نہیں جائینگے** | جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور حق کے مقابلے میں سرکشی کا رویہ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے نہ تو زندگی میں اللہ کے یہاں کوئی درجہ ہے اور نہ موت کے بعد ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے بلکہ اُن کی روح پستی میں سجّین کیطرف دھکیل دی جائے گی یہ لوگ ہرگز جنت میں نہیں جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا ایسا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گذرنا۔ اللہ تعالےٰ کے یہاں ظلم کرنے والوں کو ایسے ہی سزا ملتی ہے۔ کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک اور اس کے مقابلے میں سرکشی ناقابلِ معافی جرم ہے۔ دنیا میں بھی کوئی حکومت بغاوت کو معافی کے قابل نہیں سمجھتی۔

(۴۱) **شرک کرنیوالوں کو جہنم کی آگ ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی** | شرک کرنے والوں کا حال یہ ہوگا کہ ان کے لئے آگ کا بچھونا ہوگا اور اوپر بھی ان کے آگ ہوگی۔ ان ظالموں کی یہی سزا ہے کہ ہر طرف سے آگ ان کو گھیرے ہوئے ہوگی جس سے وہ باہر نہیں نکل سکیں گے۔

اہل ایمان کا بدلہ جنت ہے | مشرکین اور ظالموں کے برخلاف جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ جنت والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہینگے ——— عمل کا مطالبہ انسان کی استطاعت کے مطابق ہے۔ شریعت کے احکام ایسا بوجھ نہیں ہیں جن کا تحمل نہ ہوسکے بلکہ عمل کے اعتبار سے شریعت کے احکام اور اعمال بہت ہلکے پھلکے اور آسان ہیں۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

وَنَزَعْنَا	مَا	فِيْ	صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ + غِلٍّ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهِمُ
اور کھینچ لئے ہم نے	جو	میں	ان کے سینے	کینے	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

اور ہم نے ان کے سینوں سے کینے کھینچ لئے۔ ان (جنتوں) کے نیچے نہریں بہتی ہیں

الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا ۖ وَمَا كُنَّا

الْاَنْهٰرُ	وَقَالُوْا	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	هَدٰنَا	لِهٰذَا	وَمَا	كُنَّا
نہریں	اور وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	جس نے	ہماری رہنمائی کی	اسکی طرف	اور نہ	ہم تھے

اور وہ کہیں گے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں اسکی طرف رہنمائی کی، اور اگر

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا

لِنَهْتَدِيَ	لَوْلَآ	اَنْ	هَدٰنَا	اللّٰهُ	لَقَدْ	جَآءَتْ	رُسُلُ	رَبِّنَا
کہ ہم ہدایت پاتے	اگر نہ	کہ	ہمیں ہدایت دیتا	اللہ	البتہ	آئے	رسول	ہمارا رب

اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا (رہنمائی نہ فرماتا) تو ہم ہدایت پانے والے نہ تھے۔ البتہ ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے

بِالْحَقِّ ۖ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ

بِالْحَقِّ	وَنُوْدُوْٓا	اَنْ	تِلْكُمُ	الْجَنَّةُ	اُوْرِثْتُمُوْهَا	بِمَا	كُنْتُمْ
حق کے ساتھ	اور انہیں ندا دی گئی	کہ	یہ کہ تم	جنت	اس کے وارث ہوگے	صلہ میں	تم تھے

اور انہیں ندا دی گئی کہ تم اس جنت کے وارث ہوگے (ان اعمال کے) صلہ میں جو تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ

تَعْمَلُوْنَ	وَنَادٰٓى	اَصْحٰبُ + الْجَنَّةِ	اَصْحٰبَ + النَّارِ	اَنْ
کرتے تھے	اور پکاریں گے	جنت والے	دوزخ والوں کو	کہ

کرتے تھے۔ اور جنت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے کہ تحقیق

قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ

قَدْ	وَجَدْنَا	مَا	وَعَدَنَا	رَبُّنَا	حَقًّا	فَهَلْ	وَجَدْتُّمْ	مَّا	وَعَدَ
تحقیق	ہم نے پالیا	جو	ہم سے وعدہ کیا	ہمارا رب	سچا	تو کیا	تم نے پایا	جو	وعدہ کیا

ہم نے پا لیا جو ہم سے وعدہ کیا تھا ہمارے ربّ نے سچا تو کیا تم نے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا

رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ

رَبُّكُمْ	حَقًّا	قَالُوْا	نَعَمْ	فَاَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ	بَيْنَهُمْ	اَنْ
تمہارا رب	سچا	وہ کہیں گے	ہاں	تو پکارے گا	ایک پکارنے والا	ان کے درمیان	کہ

تم نے بھی سچا پالیا؟ وہ کہیں گے ہاں تو ایک پکارنے والا پکارے گا ان کے درمیان کہ

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

لَّعْنَةُ	اللّٰهِ	عَلَى	الظّٰلِمِيْنَ	الَّذِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ
لعنت	اللہ	پر	ظالم (جمع)	جو لوگ	روکتے تھے	سے	راستہ

(اُن) ظالموں پر اللہ کی لعنت جو لوگ اللہ کے راستے سے روکتے تھے

وقف لازم

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اللّٰهِ	وَيَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَهُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	كٰفِرُوْنَ	
اللہ	اور اسمیں تلاش کرتے تھے	کجی	اور وہ	آخرت کے	کافر (جمع)	

اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کے کافر (منکر) تھے۔

﴿۴۳﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
غِلٍّ حِقْدٍ كَانَ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ تَحْتَ قُصُوْرِهِمْ
الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوْا عِنْدَ الْاِسْتِقْرَارِ
فِيْ مَنَازِلِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
هَدٰىنَا لِهٰذَا الْعَمَلِ هٰذَا
جَزَاؤُهٗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ
اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ حَذْفُ جَوَابِ
لَوْلَا لِدَلَالَةِ مَاقَبْلِهٖ عَلَيْهِ
لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ
وَنُوْدُوْٓا اَنْ مُخَفَّفَةٌ اَيْ اَنَّهٗ
اَوْ مُفَسِّرَةٌ فِي الْمَوَاضِعِ الْخَمْسَةِ
تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

﴿۴۳﴾ اور ہم ان کے سینوں سے کینہ اور دشمنی نکال ڈالیں گے جو دنیا میں باہم رکھتے تھے ان کے محلوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جب وہ اپنے اپنے مکانات میں قرار پکڑلیں گے کہیں گے جمیع حمد اللہ کے واسطے جس نے ہم کو ایسے عمل کی توفیق دی جس کے بدلہ جنت ملے اور اگر ہم کو اللہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔

بیشک ہمارے رب کے پیغمبر سچے حکم لائے اور ان کو پکار کر کہا جاویگا یہ جنت تم کو ملے تم اس کے وارث ہوئے۔

کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○
۴۴ وَنَادٰۤى اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ اَصۡحٰبَ
النَّارِ تَقۡرِيۡرًا اَوۡ تَبۡكِيۡتًا اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا
مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا مِنَ الثَّوَابِ حَقًّا فَهَلۡ
وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنَ
الۡعَذَابِ حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
نَادٰى مُنَادٍ بَيۡنَهُمۡ بَيۡنَ الۡفَرِيۡقَيۡنِ
اَسۡمَعَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ○
۴۵ الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ النَّاسَ عَنۡ سَبِيۡلِ
اللّٰهِ دِيۡنِهٖ وَيَبۡغُوۡنَهَا اَىۡ يَطۡلُبُوۡنَ السَّبِيۡلَ
عِوَجًا ۚ مُعۡوَجَّةً وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ
كٰفِرُوۡنَ ○

بسبب اپنے اپنے اچھے عملوں کے۔
۴۴ اور جنتی دوزخیوں کو پکاریں گے ان کے ذلیل کرنے اور اپنے اوپر نعمت الٰہی ظاہر کرنے اور ثابت کرنے کو کہ ہم نے وہ ثواب پالیا جو ہم سے ہمارے رب نے سچا وعدہ فرمایا تھا سو کیا تم کو بھی وہ عذاب مل گیا جو تم سے تمہارے رب نے سچا وعدہ فرمایا تھا۔؟ وہ کہیں گے کہ ہاں پا لیا۔ پھر دونوں جماعتوں کے درمیان ایک پکارنیوالا پکاریگا جس کی آواز سب سنیں گے کہ اللہ کی لعنت اور اسکی رحمت سے دوری ہو ان
۴۵ ناانصافوں پر جو لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے ہیں اور ٹیڑھا راستہ ڈھونڈتے ہیں اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

تشریح

۴۳ اہل جنت کیلئے وہاں کے راحت وآرام | جنت والوں کے لئے سب سے بڑی راحت کا سامان یہ ہوگا کہ ان کے دل ہر طرح سے پاک و صاف ہو جائیں گے۔ اگر کسی کے آپس میں دنیا کی زندگی میں کچھ رنجش اور غلط فہمیاں ہونگی تو دلوں سے نکال دی جائینگی جس کے بعد ان کے دل ایک دوسرے کی طرف سے بالکل صاف ہو جائینگے اور وہ مخلص دوستوں کی طرح جنت میں رہیں گے اور یہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت کا راستہ دکھلایا۔ اگر وہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم خود ہدایت کی راہ پا نہیں سکتے تھے۔ واقعی ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول سچی بات لے کر آئے تھے۔ جس وقت جنت والے اللہ کا شکر ادا کر رہے ہوں گے کہ یہ سب ہمارے رب کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں جنت عطا فرمائی ورنہ ہم تو اس قابل نہ تھے۔ اس وقت اللہ کی طرف سے ندا آئے گی کہ یہ جنت تمہارے ان بہترین اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے دنیا میں کئے تھے۔

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جن کو اللہ نے وسعت ظرفی دی ہے وہ صاحب نعمت کی نعمت پر اس کے شکر گذار ہوتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی ایسا بڑا کام نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے ہم نوازے جاتے یہ تو ہمارے آقا صاحبِ کرم کی نوازش ہے ——— ادھر آقا بھی اپنے احسان کے بوجھ سے دباتا نہیں ہے بلکہ یہی کہتا ہے کہ یہ سب تمہاری محنت کا صلہ ہے۔ جنت میں بھی اسی طرح کا معاملہ بندوں کے اور حق تعالےٰ کے درمیان ہوگا۔

۴۴ جنت والوں کی دوزخ والوں سے گفتگو | جب یہ ایمان والے اور نیک عمل والے لوگ قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد جنت میں چلے جائیں گے تو وہ دوزخ والوں سے پکار کر پوچھیں گے کہ ہم سے ہمارے رب نے جو وعدے کئے تھے وہ تو سچے ہو گئے اور ہم جنت میں پہونچ گئے، کیا تم سے جو تمہارے رب نے کہا تھا اس کو تم نے سچا پایا یعنی اپنے برے اعمال کا نتیجہ تمہارے سامنے آگیا یا نہیں۔ تب ایک پکارنے والا جنت اور دوزخ کے درمیان پکار کر کہے گا کہ یوں تو گنہگار بہت سے ہیں مگر خدا کی لعنت ہے ظالموں پر۔

۴۵ وہ ظالم جو اللہ کے راستے سے روکتے تھے ان کا انجام | یہ وہ ظالم اور حد سے گذرنے والے لوگ تھے جو خود تو گمراہ تھے ہی مگر دوسروں کو بھی اللہ کے راستے سے روکتے تھے اور اپنی الٹی سیدھی بحثوں سے رات دن اسی فکر میں لگے رہتے تھے کہ اللہ کے سیدھے راستے کو ٹیڑھا ثابت کردیں اور آخرت کے انجام سے بے خبر تھے۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا

وَبَيْنَهُمَا	حِجَابٌ	وَعَلَى	الْأَعْرَافِ	رِجَالٌ	يَعْرِفُونَ	كُلًّا
اور انکے درمیان	ایک حجاب	اور پر	اعراف	کچھ آدمی	پہچان لیں گے	ہر ایک

اور ان کے درمیان ایک حجاب (پردہ) ہے، اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے، اور ہر ایک کو اس کی پیشانی سے

بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ

بِسِيمَاهُمْ	وَنَادَوْا	أَصْحَابَ + الْجَنَّةِ	أَنْ	سَلَامٌ	عَلَيْكُمْ	لَمْ
ان کی پیشانی سے	اور پکاریں گے	جنت والے	کہ	سلام	تم پر	نہیں

پہچان لیں گے اور جنت والوں کو پکاریں گے کہ سلام ہو تم پر وہ (اعراف والے) جنت

يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ

يَدْخُلُوهَا	وَهُمْ	يَطْمَعُونَ	وَ	إِذَا	صُرِفَتْ	أَبْصَارُهُمْ
وہ اس میں داخل ہوئے	اور وہ	امیدوار ہیں	اور	جب	پھریں گی	ان کی نگاہیں

میں داخل نہیں ہوئے، اور وہ امیدوار ہیں اور جب ان کی نگاہیں پھریں گی

تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

تِلْقَاءَ	أَصْحَابِ + النَّارِ	قَالُوا	رَبَّنَا	لَا	تَجْعَلْنَا	مَعَ	الْقَوْمِ
طرف	دوزخ والے	کہیں گے	اے ہمارے رب	نہ	ہمیں کر	ساتھ	لوگ

دوزخ والوں کی طرف تو کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر۔

۵ ع ۸ ۱۲ الظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ ع وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ

الظَّالِمِينَ	وَنَادَىٰ	أَصْحَابُ	الْأَعْرَافِ	رِجَالًا	يَعْرِفُونَهُمْ	بِسِيمَاهُمْ
ظالم (جمع)	اور پکارینگے	والے	اعراف	کچھ آدمی	وہ انہیں پہچان لیں گے	انکی پیشانی سے

اور پکاریں گے اعراف والے کچھ آدمیوں کو کہ انہیں انکی پیشانی سے پہچان لیں گے

قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ

قَالُوا	مَا أَغْنَىٰ	عَنْكُمْ	جَمْعُكُمْ	وَمَا	كُنْتُمْ	تَسْتَكْبِرُونَ	أَهَٰؤُلَاءِ	الَّذِينَ	أَقْسَمْتُمْ
وہ کہینگے	نہ فائدہ دیا	تمہیں	تمہارا جتھا	اور جو	تھے	تم تکبر کرتے	کیا اب یہ وہی	وہ جو کہ	تم قسم کھاتے تھے

وہ کہیں گے تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا تمہارے جتھے نے اور جو تم تکبر کرتے تھے۔ کیا اب یہ وہی لوگ ہیں کہ تم قسم کھایا کرتے تھے

لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۴۹

لَا يَنَالُهُمُ	اللّٰهُ	بِرَحْمَةٍ	اُدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	لَا خَوْفٌ	عَلَيْكُمْ	وَلَا	اَنْتُمْ	تَحْزَنُوْنَ
انہیں نہ پہنچائیگا	اللہ	کوئی رحمت	تم داخل ہوجاؤ	جنت	نہ کوئی خوف	تم پر	اور نہ	تم	غمگین ہوگے

کہ اللہ انہیں اپنی کوئی رحمت نہ پہنچائیگا، تم جنت میں داخل ہو جاؤ، نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔

(۴۶) وَبَيْنَهُمَا اَيْ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
حِجَابٌ حَاجِزٌ قِيلَ هُوَ سُوْرُ
الْاَعْرَافِ وَعَلَى الْاَعْرَافِ وَهُوَ
سُوْرُ الْجَنَّةِ رِجَالٌ اِسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ
وَسَيِّئَاتُهُمْ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ يَعْرِفُوْنَ
كُلًّا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
بِسِيْمٰهُمْ بِعَلَامَتِهِمْ وَهِيَ بَيَاضُ
الْوُجُوْهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوَادُهَا
لِلْكٰفِرِيْنَ لِرُؤْيَتِهِمْ لَهُمْ اِذْ
مَوْضَعُهُمْ عَالٍ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ قَالَ تَعَالٰى
لَمْ يَدْخُلُوْهَا اَيْ اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ
الْجَنَّةَ وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ○ فِي دُخُوْلِهَا
قَالَ الْحَسَنُ لَمْ يُطْمِعْهُمْ اِلَّا لِكَرَامَةٍ
يُرِيْدُهَا بِهِمْ وَرَوَى الْحَاكِمُ عَنْ
حُذَيْفَةَ رض قَالَ بَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ
اِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ فَقَالَ قُوْمُوْا
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
(۴۷) وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اَيْ اَصْحٰبِ
الْاَعْرَافِ تِلْقَاءَ جِهَةِ اَصْحٰبِ النَّارِ
قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِي النَّارِ
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ع
(۴۸) وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا
مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ يَعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
قَالُوْا مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ مِنَ النَّارِ

(۴۶) اور جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان میں ایک پردہ حائل
ہوگا۔ کہا گیا ہے کہ یہ پردہ اعراف کا احاطہ ہے اور اعراف
پر جو جنت کی چار دیواری کا نام ہے وہ لوگ ہوں گے
جنکی نیکیاں اور گناہ برابر ہونگے جیسا کہ حدیث سے
ثابت ہے۔ یہ لوگ ہر ایک کو اہل جنت اور اہل دوزخ
سے پہچانیں گے انکی علامت سے کہ مسلمان کا چہرہ سفید
نورانی ہوگا اور کافروں کے منہ سیاہ ہونگے یہ لوگ
سب کو دیکھیں گے کیونکہ انکی جگہ اونچی ہوگی۔

اور اہل اعراف جنتیوں کو پکاریں گے کہ تم پر سلام۔ اللہ
تعالےٰ نے فرمایا اصحاب اعراف ہنوز جنت میں داخل نہیں
ہوئے اور انکو امید داخل ہونے کی ہے۔ حسن بصری رح نے
فرمایا اللہ نے یہ امید ان کے دل میں اسلئے ڈالی ہے کہ
ان پر رحمت فرمانا اور ان کا اکرام کرنا منظور ہے اور حاکم
نے حذیفہ رض سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اہل اعراف اسی توقع میں ہونگے کہ دفعتاً ان پر حق جل و
علیٰ ظاہر ہوگا پس ارشاد فرمائیگا کہ اٹھو جنت میں چلو کہ میں نے
تم کو بخش دیا
(۴۷) اور جس وقت اعراف والوں کی نظر دوزخیوں کی طرف پڑیگی کہیں گے
اے ہمارے رب ہم کو ظالموں کے ساتھ نہ کرو۔

(۴۸) وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ الخ
اور اہل اعراف چند آدمیوں کو دوزخیوں میں سے پکار کر کہیں گے
یہ انکو ان کی علامت سے پہچان لیں گے کہ تم کو تمہاری جماعت

جَمۡعُكُمُ الۡمَالَ اَوۡكَثۡرَتُكُمۡ وَمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ○ اَىۡ وَاسۡتِكۡبَارَكُمۡ عَنِ الۡاِيۡمَانِ وَيَقُوۡلُوۡنَ لَهُمۡ مُشِيۡرِيۡنَ اِلٰى ضُعَفَاءِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

نے یا مال جمع کرنے اور ایمان لانے سے تکبر نے اور انکار کرنے نے آگ سے نہ بچایا اور ضعیف مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے دوزخ والوں سے کہیں گے۔

(۴۹) اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحۡمَةٍ قَدۡ قِيۡلَ لَهُمۡ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ○ وَقُرِئَ اُدۡخِلُوۡا بِالۡبِنَاءِ لِلۡمَفۡعُوۡلِ وَدَخَلُوۡا فَجُمۡلَةُ النَّفۡيِ حَالٌ اَىۡ مَقُوۡلًا لَهُمۡ ذٰلِكَ

(۴۹) کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر رحمت نہ کریگا بیشک ان کا حال تو یہ ہے کہ انکو حکم ہوگیا داخل ہو جاؤ تم جنت میں اس حال میں کہ تم پر کچھ خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے۔ (بعض شاذ قرأت میں اُدْخِلُوا ماضی مجہول اور بعض میں دخلوا ماضی غائب معروف کے صیغہ سے پڑھا گیا ہے پس جملہ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ الخ حال ہے یعنی انکی شان میں کہا گیا کہ تم پر کچھ خوف نہیں الخ)

تشریح

(۴۶) اعراف والوں کی گفتگو | یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ ان آیتوں میں عالم آخرت کا ذکر ہو رہا ہے۔ عالم آخرت کے قوانین اس دنیا کے طبعی قوانین سے بالکل مختلف ہونگے۔ اگرچہ انسان کی شخصیت وہی رہے گی جو اس دنیا میں ہے مگر اُس دنیا میں جاکر معاملہ اُس دنیا کے قوانین کے مطابق ہوگا وہاں جنت والے دوزخ والوں کو دیکھیں گے بھی آپس میں بات چیت بھی کریں گے۔ دوزخ اور جنت کے فاصلے اس عالم میں بے معنیٰ ہو جائیں گے۔ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار یا آڑ ہوگی جس کی وجہ سے جنت والے دوزخ میں اور دوزخ والے جنت میں نہیں جاسکیں گے مگر یہ دیوار ان کے دیکھنے اور بات چیت میں آڑے نہیں آئے گی۔ دوزخ اور جنت کی سرحد پر کچھ لوگ ہونگے جن کو اعراف والے کہا جاتا ہے۔ یہ اعراف دوزخ اور جنت کے درمیان ایک مقام ہوگا۔ اس میں وہ لوگ ہوں گے جو نہ تو جنت میں داخل ہونے کے قابل ہوں گے اور نہ ان کے اعمال اتنے خراب ہونگے کہ انکو دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ یہ لوگ جنت میں داخلے کے امیدوار ہوں گے اور یہ لوگ علامتوں سے جنت والوں اور دوزخ والوں کو پہچان کر جنت والوں سے کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر ہم بھی جنت میں داخلے کے امیدوار ہیں. انکا یہ سلام گویا جنت والوں کو مبارکباد کا پیغام ہوگا اور اپنی تمنا کا اظہار کہ ہم بھی جنت میں داخل ہو جائیں آخر اللہ تعالیٰ انکی تمنا پوری کردیں گے۔

(۴۷) اعراف والوں کی دوزخ والوں سے گفتگو | یہ اعراف والے علامتوں سے دوزخ والوں کو پہچان لیں گے اور پھر دعا کریں گے کہ اے اللہ ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو، جو خود بھی گمراہ ہوئے، دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور آج دوزخ کا عذاب بھگت رہے ہیں۔

(۴۸) اعراف والوں کی اپنی پہچان والوں سے گفتگو | جب اعراف والے دوزخ والوں کو دیکھیں گے تو انہیں جانے پہچانے بڑے بڑے لوگوں کے چہرے نظر آئیں گے تو وہ ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ تم تو دنیا میں بہت بڑے آدمی تھے تمہارے ساتھ بڑے بڑے جتھے تھے بہت سا تمہارے پاس سازو سامان تھا، جن پر تم اترایا کرتے تھے کیا آج وہ کسی کام نہیں آیا؟

(۴۹) جنت کے وہ لوگ جو دنیا میں معمولی حیثیت کے تھے | کچھ لوگ جو دنیا میں کوئی بڑی شخصیت کے مالک نہ تھے نہ انکی کوئی خاص شہرت تھی نہ انکے پاس کوئی اقتدار تھا اور نہ وہ مال و دولت والے تھے۔ بڑے لوگ جن کے بارے میں قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو کیا ملنے والا ہے، آج اللہ کی رحمت سے وہ جنت میں داخل ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نہ تمہارے لئے خوف ہے اور نہ رنج و غم ——— آج وہی لوگ کامیاب و بامراد ہیں اور دنیا کی کامرانیوں پر اترانے والے آج بے مراد نظر آرہے ہیں۔

وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ

وَنَادٰی	اَصْحٰبُ	النَّارِ	اَصْحٰبَ	الْجَنَّةِ	اَنْ	اَفِیْضُوْا	عَلَیْنَا	مِنَ
اور پکاریں گے	والے	دوزخ	والے	جنت	کہ	بہاؤ (پہنچاؤ)	ہم پر	سے

اور دوزخ والے پکاریں گے جنت والوں کو کہ ہم پر (تھوڑا) پانی بہاؤ (پہنچاؤ)

الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی

الْمَآءِ	اَوْ	مِمَّا	رَزَقَکُمُ	اللّٰهُ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَهُمَا	عَلَی
پانی	یا	اس سے جو	تمہیں دیا	اللہ	وہ کہیں گے	بیشک	اللہ	اسے حرام کر دیا	پر

یا اس میں سے (کچھ) جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ وہ کہیں گے بیشک اللہ نے یہ کافروں پر حرام

الْکٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّ

الْکٰفِرِیْنَ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	دِیْنَهُمْ	لَهْوًا	وَّلَعِبًا	وَّ
کافر (جمع)	وہ لوگ جو	انہوں نے بنا لیا	اپنا دین	کھیل	اور کود	اور

کر دیا ہے۔ جنھوں نے اپنے دین کو کھیل کود بنا لیا۔ اور

غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰهُمْ کَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ

غَرَّتْهُمُ	الْحَیٰوةُ	الدُّنْیَا	فَالْیَوْمَ	نَنْسٰهُمْ	کَمَا ۔ نَسُوْا	لِقَآءَ	یَوْمِهِمْ
انہیں دھوکہ میں ڈال دیا	زندگی	دنیا	پس آج	ہم انہیں بھلا دینگے	جیسے انہوں نے بھلایا	ملنا	ان کا دن

دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال دیا پس آج ہم انھیں بھلا دینگے جیسے انہوں نے (آج کے) اس دن کا ملنا فراموش

هٰذَا ۙ وَمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِکِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ

هٰذَا	وَمَا	کَانُوْا	بِاٰیٰتِنَا	یَجْحَدُوْنَ	وَلَقَدْ	جِئْنٰهُمْ	بِکِتٰبٍ	فَصَّلْنٰهُ
یہ۔ اس	اور جیسے	تھے	ہماری آیتوں سے	انکار کرتے	اور البتہ	ہم لائے انکے پاس	ایک کتاب	ہم نے اسے تفصیل سے بیان کیا

کر دیا اور جیسے ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اور ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے جسے ہم نے تفصیل سے بیان کیا

عَلٰی عِلْمٍ هُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

عَلٰی	عِلْمٍ	هُدًی	وَّرَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ
پر	علم	ہدایت	اور رحمت	لوگوں کے لئے	جو ایمان لائے ہیں

علم (کی بنیاد) پر ایمان لانے والے لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت

(۵۰) وَنَادٰیٓ اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ
اَنۡ اَفِیۡضُوۡا عَلَیۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا
رَزَقَکُمُ اللّٰهُ مِنَ الطَّعَامِ قَالُوۡٓا
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا مَنَعَهُمَا عَلَى
الۡکٰفِرِیۡنَ ۝

(۵۰) اور دوزخی جنتیوں کو پکار کر کہیں گے کہ پانی یا جو تم کو اللہ نے رزق دیا ہے ہم کو بھی دو۔ جنتی کہیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں سے روک لی ہیں۔ ان میں سے کچھ ان کو نہیں مل سکتا۔

(۵۱) الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَهُمۡ لَهۡوًا
وَّلَعِبًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا
فَالۡیَوۡمَ نَنۡسٰهُمۡ نَتۡرُکُهُمۡ فِی
النَّارِ کَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ یَوۡمِهِمۡ
هٰذَا بِتَرۡکِهِمُ الۡعَمَلَ لَهٗ
وَمَا کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَجۡحَدُوۡنَ ۝
اَیۡ وَکَمَا جَحَدُوۡا

(۵۱) وہ کفار جنہوں نے کھیل کود کو اپنا مذہب ٹھیرا لیا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں رکھا سو آج کے دن ہم ان کو دوزخ میں چھوڑے رکھیں گے جیسا کہ انہوں نے اس دن کے لئے عمل چھوڑے رکھا کچھ کام آخرت کے لئے نہ کیا اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔

(۵۲) وَلَقَدۡ جِئۡنٰهُمۡ اَیۡ اَهۡلَ مَکَّةَ
بِکِتٰبٍ قُرۡاٰنٍ فَصَّلۡنٰهُ بَیَّنّٰهُ
بِالۡاَخۡبَارِ وَالۡوَعۡدِ وَالۡوَعِیۡدِ عَلٰی عِلۡمٍ
حَالٌ اَیۡ عَالِمِیۡنَ بِمَا فُصِّلَ فِیۡهِ
هُدًی حَالٌ مِنَ الۡهَاءِ وَّرَحۡمَةً
لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ بِهٖ

(۵۲) اور تحقیق ہم نے مکہ والوں کو قرآن دیا کہ جس میں سب قسم کی خبریں اور جنت کا وعدہ اور دوزخ سے ڈرانا بیان کیا اس حال میں کہ ہم کو معلوم ہے جو کچھ احکام اس میں لکھے گئے ہیں وہ قرآن باعث ہدایت ورحمت ہے ان کے لئے جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح

(۵۰) دوزخ والوں کی حسرت | جیسا کہ بتایا گیا کہ فاصلوں کے باوجود جنت والے اور دوزخ والے ایک دوسرے کو دیکھیں گے پہچانیں گے اور بات چیت بھی کریں گے۔ جب دوزخ والے جنت والوں پر اللہ کی نعمتوں کی بارش ہوتے دیکھیں گے تو حسرت سے کہیں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی اور وہ رزق جو تمہیں اللہ نے دیا ہے اسمیں سے کچھ ہماری طرف بھی پھینک دو۔ جنت والے جواب دینگے کہ جنت کا کھانا پینا اللہ نے حق کا انکار کرنے والوں پر حرام کر دیا ہے۔ وہ ان کو نہیں مل سکتا۔

(۵۱) منکرین حق جنہوں نے دین کو کھیل بنا لیا تھا | دوزخ کا عذاب بھگتنے والے، یہ حق کا انکار کرنے والے لوگ جنہوں نے دین کو ایک کھلونا اور تفریح کا سامان بنا لیا تھا جنہیں کبھی اپنے انجام کا خیال ہی نہیں آتا تھا۔ جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ وہ بھول گئے تھے کہ ہمیں مرنا ہے اور اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ جس طرح وہ ہمیں بھولے رہے ہم بھی آج انھیں بھولے رہیں گے جس طرح وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے ہم بھی آج انکی طرف نظر کرم نہیں کرینگے۔

(۵۲) قرآن ہدایت کا راستہ دکھلاتا ہے | اللہ کی کتاب قرآن مجید اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے نازل کی ہے جو علم کی پوری روشنی میں ہدایت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائیں ان کے لئے یہ کتاب باعث رحمت ہے اگر آدمی اس کتاب کے مضامین پر غور کرے تو حق کا راستہ بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ پھر وہ لوگ جو اس کتاب کو مانتے ہیں ان کی زندگی کے آئینے میں اس حقیقت کو دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب انسان کی سوچ اس کے اخلاق و کردار پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔

هَلْ يَنظُرُونَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِىْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ

هَلْ	يَنظُرُوْنَ	اِلَّا	تَاْوِيْلَهٗ	يَوْمَ	يَاْتِىْ	تَاْوِيْلُهٗ	يَقُوْلُ
کیا	وہ انتظار کر رہے ہیں	مگر (یہی کہ)	اس کا کہنا پورا ہو جائے	جس دن	آئیگا	اس کا کہا ہوا	کہیں گے

کیا وہ یہی انتظار کر رہے ہیں کہ اس کا کہا ہوا پورا ہو جائے، جس دن اس کا کہا ہوا پورا ہو جائیگا تو وہ لوگ

الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ

الَّذِيْنَ	نَسُوْهُ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَآءَتْ	رُسُلُ	رَبِّنَا	بِالْحَقِّ
وہ لوگ جو	انہوں نے بھلا دیا	پہلے سے	بیشک	لائے	رسول (جمع)	ہمارا رب	حق

جنہوں نے اسے پہلے بھلا دیا تھا وہ کہیں گے، بیشک ہمارے رب کے رسول حق بات لائے تھے۔

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ

فَهَلْ	لَّنَا	مِنْ	شُفَعَآءَ	فَيَشْفَعُوْا	لَنَآ	اَوْ + نُرَدُّ	فَنَعْمَلَ	غَيْرَ
تو کیا ہیں	ہمارے لئے	کوئی	سفارش کرنیوالے	کہ سفارش کریں	ہماری	یا ہم لوٹائے جائیں	سو ہم کریں	خلاف

توکیا ہمارے لئے کوئی سفارش کرنیوالے ہیں کہ ہماری سفارش کریں۔ یا ہم (دنیا میں) لوٹائے جائیں کہ ہم اُس کے خلاف عمل کریں

الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

الَّذِىْ	كُنَّا + نَعْمَلُ	قَدْ + خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا
اس کے جو	ہم کرتے تھے	بیشک نقصان کیا انہوں نے	اپنی جانیں	اور گم ہو گیا	ان سے	جو

جو ہم (پہلے) کرتے تھے۔ بیشک انہوں نے اپنی جانوں کا (اپنا) نقصان کیا اور ان سے گم ہو گیا جو وہ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ۵۳ ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ ع ۶ ۱۳

كَانُوْا + يَفْتَرُوْنَ	اِنَّ	رَبَّكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِىْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
وہ افترا کرتے تھے (جھوٹ گھڑتے تھے)	بیشک	تمہارا رب	اللہ	وہ جو۔جس	پیدا کیا	آسمان (جمع)

جھوٹ گھڑتے تھے۔ بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین اور آسمان

وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِى

وَالْاَرْضَ	فِىْ	سِتَّةِ	اَيَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰى	عَلَى	الْعَرْشِ	يُغْشِى
اور زمین	میں	چھ	دن	پھر	قرار فرمایا	پر	عرش	ڈھانکتا ہے

چھ دن میں بنائے اور پھر قرار فرمایا عرش پر۔

الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

الَّيْلَ	النَّهَارَ	يَطْلُبُهٗ	حَثِيْثًا	وَّالشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
رات	دن	اسکے پیچھے آتا ہے	دوڑتا ہوا	اور سورج	اور	چاند

دن ڈھانکتا ہے رات کو۔ اسکے پیچھے (دن) دوڑا ہوا آتا ہے اور سورج اور چاند

وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ

وَ	النُّجُوْمَ	مُسَخَّرٰتٍۢ	بِاَمْرِهٖ	اَلَا	لَهُ	الْخَلْقُ	وَالْاَمْرُ
اور	ستارے	مسخر	اس کا حکم	یاد رکھو	اسکے لئے	پیدا کرنا	اور حکم دینا

اور ستارے اس کے حکم کے مسخر ہیں ۔ یاد رکھو اسی کے لئے ہے پیدا کرنا اور حکم دینا

تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (۵۴)

تَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ	الْعٰلَمِيْنَ	
برکت والا ہے	اللہ	رب	تمام جہان	

اللہ برکت والا ہے سارے جہانوں کا رب ہے۔

(۵۳) هَلْ يَنْظُرُوْنَ مَا يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا
تَاْوِيْلَهٗ عَاقِبَةَ مَا فِيْهِ يَوْمَ
يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ
تَرَكُوا الْاِيْمَانَ بِهٖ قَدْ جَآءَتْ
رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا
مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ هَلْ
نُرَدُّ اِلَى الدُّنْيَا فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ
كُنَّا نَعْمَلُ ط نُوَحِّدُ اللّٰهَ وَنَتْرُكُ
الشِّرْكَ فَيُقَالُ لَهُمْ لَا قَالَ تَعَالٰى
قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اِذْ صَارُوْا اِلَى
الْهَلَاكِ وَضَلَّ ذَهَبَ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ مِنْ دَعْوَى
الشَّرِيْكِ۔

(۵۳) یہ لوگ اسی کے منتظر ہیں کہ اس کا انجام دیکھیں جس وقت
انجام کار اس کا آپہونچے گا یعنی قیامت تو جو لوگ اس پر
ایمان نہیں لائے تھے کہیں گے کہ بیشک ہمارے رب کے
پیغمبر سچے احکام لائے اور جو کچھ وہ کہتے تھے حق تھا سو ہمارے
واسطے کوئی سفارش کرنے والا ہے جو ہماری سفارش کرے یا
ہم دنیا میں لوٹائے جائیں تاکہ جو عمل ہم کرتے تھے وہ نہ کریں
اللہ کو واحد جانیں اور شرک کو چھوڑیں سو ان کو کہا جاویگا
کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا

اللہ تعالےٰ نے فرمایا
بیشک انہوں نے اپنی جانوں کو ٹوٹے میں ڈالا کہ وہ کام کئے
جو موجب انکی ہلاکت اور رسوائی کے ہوئے اور جاتا رہا ان
کا جھوٹ باندھنا کہ وہ اللہ کا شریک پکارتے تھے۔

(۵۴) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

(۵۴) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا اَيْ فِيْ قَدْرِهَا لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ شَمْسٌ وَلَوْ شَاءَ خَلَقَهُنَّ فِيْ لَمْحَةٍ وَالْعُدُوْلُ عَنْهُ لِتَعْلِيْمِ خَلْقِهِ التَّثَبُّتَ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ هُوَ فِي اللُّغَةِ سَرِيْرُ الْمَلِكِ اِسْتِوَاءً يَلِيْقُ بِهٖ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ مُخَفَّفًا وَمُشَدَّدًا اَيْ يُغَطِّيْ كُلًّا مِنْهُمَا بِالْاٰخَرِ يَطْلُبُهٗ يَطْلُبُ كُلًّا مِنْهُمَا الْاٰخَرَ طَلَبًا حَثِيْثًا سَرِيْعًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ بِالنَّصْبِ عَطْفًا عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالرَّفْعِ مُبْتَدَأٌ خَبَرُهٗ مُسَخَّرٰتٌ مُذَلَّلَاتٌ بِاَمْرِهٖ بِقُدْرَتِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ جَمِيْعًا وَالْاَمْرُ كُلُّهٗ تَبٰرَكَ تَعَاظَمَ اللّٰهُ رَبُّ مَالِكُ الْعٰلَمِيْنَ ○

بیشک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے دنیا کی چھ دن کی مدت میں آسمانوں اور زمینوں کو بنایا (مراد چھ دن سے اس قدر مقدار ہے کیونکہ اس وقت سورج نہ تھا جو دن کا حساب اس سے ہوتا اور وجہ اسکی کہ چھ دن میں بنایا حالانکہ اللہ کو قدرت تھی کہ اگر چاہتا ایک لحظہ میں بنا ڈالتا یہ ہے کہ اپنی مخلوق کو آہستگی اور جلدی نہ کرنا سکھلادے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے عرش پر قرار پکڑا جیسا اسکی شان کے لائق ہے (عرش کے معنیٰ لغت میں تخت شاہی کے ہیں) وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر ڈھکتا ہے ہر ایک انمیں سے دوسرے پر جلدی سے آپہنچتا ہے اور اللہ نے سورج چاند اور ستاروں کو بنایا، اس حال میں کہ وہ محکوم ہیں اس کے امر کے اسی کی ہیں تمام چیزیں بنائی ہوئی اور اسی کو کل اختیار ہیں

بڑا ہے اللہ
تمام جہان کا
مالک

تشریح

(۵۳) انجام سے پہلے سوچ لیا جائے | جب اللہ کی یہ کتاب قول و عمل ہر اعتبار سے اتنی صاف شفاف ہے اور صاف صاف بتا رہی ہے کہ کس راستے پر چلنے کا کیا انجام ہوگا تو اس سے پہلے پہلے کہ انجام کا وقت آئے سوچ لینا چاہیئے ورنہ وہی لوگ جو اس کو نظر انداز کر رہے ہیں .... اس وقت کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول جو بات لیکر آئے تھے وہ برحق تھی افسوس ہم نے اسوقت نہیں مانا۔ اب یا تو سفارشی ہماری سفارش کردیں یا ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ ہم ٹھیک عمل کر کے دکھا دیں لیکن انجام کے سامنے آنے کے بعد اب ان باتوں سے کچھ فائدہ نہ ہوگا انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالدیا اور وہ سارے جھوٹ جو گھڑ رکھے تھے آج بکھر کر رہ گئے۔ اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

(۵۴) تمہارا رب وہی ہے جو کائنات کا خالق ہے۔ | اوپر کی آیتوں میں بیان چل رہا تھا معاد یعنی آخرت کا اب یہاں ذکر کرتے ہیں۔ مبداء یعنی تخلیق کے آغاز کا۔ وہ پروردگار جس نے زمین و آسمان کی مختلف مرحلوں میں تخلیق فرمائی اور تخلیق کے وہ مرحلے اس کے اپنے مقرر پیمانے کے مطابق چھ دن میں مکمل ہوئے تخلیق کے ان مرحلوں سے زمین و آسمان گذرے تو یہ پوری کائنات اللہ کے تصرف و اختیار میں تھی۔ اس نے رات اور دن بنائے۔ رات دن کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے پیچھے پیچھے دن دوڑا چلا آتا ہے رات آنے اور دن کے جانے میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ اسی نے چاند اور سورج بنائے ستارے بنائے یہ سب اس کے تابع اور فرماں بردار ہیں جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اس کا حق نہیں ہے کہ اسی کا حکم چلے تکوینی بھی اور تشریعی بھی ___ تکوینی براہ راست بلا کسی واسطے کے جیسے موت و حیات وغیرہ اور تشریعی حکم انسان کے واسطے سے کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ کے احکام کو اس کی بنائی ہوئی دنیا میں جاری و ساری کرے وہ بڑا برکت والا جو سارے جہانوں کا مالک اور پروردگار ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ

اُدْعُوْا	رَبَّكُمْ	تَضَرُّعًا	وَّخُفْيَةً	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ	وَ
پکارو	اپنا رب	گڑگڑا کر	اور آہستہ	بیشک وہ	دوست نہیں رکھتا	حد سے گذرنے والے	اور

اپنے رب کو پکارو گڑگڑا کر اور آہستہ سے بیشک وہ حد سے گذرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ

لَا تُفْسِدُوْا	فِي	الْاَرْضِ	بَعْدَ	اِصْلَاحِهَا	وَادْعُوْهُ	خَوْفًا	وَّطَمَعًا
نہ فساد مچاؤ	میں	زمین	بعد	اسکی اصلاح	اور اسے پکارو	ڈرتے	اور امید رکھتے

فساد نہ مچاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد، اور اسے پکارو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اِنَّ	رَحْمَتَ	اللّٰهِ	قَرِيْبٌ	مِّنَ	الْمُحْسِنِيْنَ
بیشک	رحمت	اللہ	قریب	سے	احسان (نیکی) کرنیوالے

بیشک اللہ کی رحمت قریب ہے نیکی کرنے والوں کے

﴿۵۵﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا حَالٌ تَذَلُّلًا وَّخُفْيَةً سِرًّا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ فِي الدُّعَاءِ بِالتَّشَدُّقِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ

﴿۵۶﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بِالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا بِبَعْثِ الرُّسُلِ وَادْعُوْهُ خَوْفًا مِّنْ عِقَابِهٖ وَّطَمَعًا فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ الْمُطِيْعِيْنَ وَتَذْكِيْرُ قَرِيْبٍ الْمُخْبَرِ بِهٖ عَنْ رَحْمَةٍ لِاِضَافَتِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

﴿۵۵﴾ اپنے رب کو پکارو ذلت سے پوشیدہ۔ بیشک وہ پسند نہیں کرتا منہ پھاڑ کر دعا کرنے اور آواز بلند کرنے کو جو ایسا کرتے ہیں ان کو وہ دوست نہیں رکھتا۔

﴿۵۶﴾ اور زمین میں شرک اور گناہ کرکے فساد نہ کرو بعد اس کے کہ اللہ نے پیغمبر بھیجکر اس کو درست کیا اور اللہ کو پکارو اس کے عذاب سے ڈر کر اور اسکی رحمت کے امیدوار ہوکر بیشک اللہ کی رحمت قریب ہے فرمانبرداروں سے۔ (خبر یعنی لفظ قریب کو مذکر لانا حالانکہ رحمت مؤنث ہے اسلئے کہ رحمت کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو رہی ہے پس بوجہ مذکر ہونے لفظ مضاف الیہ کے

تشریح

﴿۵۵﴾ اپنے رب کو ہی پکارو جب وہ خالق بھی ہے مالک بھی ہے رفعت و بلندی والا بھی ہے، مالک اور پروردگار بھی ہے تو انسان کا فرض ہے کہ صرف اپنے رب کو پکارے۔ اس کو پکارنے اور یاد کرنے کے لئے شور مچانے اور ہانکے پکارنے کی ضرورت نہیں ہے وہ دل کی بات بھی سنتا ہے چپکے چپکے اس کو یاد کرو اس سے لَو لگاؤ اس کے احکام کے دائرے میں رہو وہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

﴿۵۶﴾ اللہ کے سوا کسی کو اپنا سرپرست مت بناؤ اللہ ہی تمہارا کارساز ہے وہ تمہارا ولی اور سرپرست ہے اس سے ڈرو بھی اور اسکی رحمت کے امیدوار بھی رہو اللہ کی بنائی ہوئی زمین کے انتظام کو بگاڑو مت کیونکہ اللہ نے انسانی زندگی کا نظام صلاح و تقویٰ پر قائم کیا ہے۔ اسکی بندگی سے نکل جانا اس کے نظام کو بگاڑنا ہے کیونکہ تمام چیزیں جو اللہ نے بنائی ہیں اللہ کی اطاعت اور بندگی کر رہی ہیں اگر انسان اللہ کی بندگی سے باہر نکلے گا تو نظامِ کائنات کی یکسانیت اور ہارمنی (HARMONY) کے بجائے ٹکراؤ کی کیفیت پیدا ہوگی اور یہ فساد ہے جو نیک کردار اور باعمل لوگ ہیں اللہ کی رحمت ہمیشہ ان کے قریب رہتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰىٓ اِذَآ

وَهُوَ	الَّذِىْ	يُرْسِلُ	الرِّيٰحَ	بُشْرًا	بَيْنَ + يَدَىْ	رَحْمَتِهٖ	حَتّٰىٓ	اِذَآ
اور وہ	جو۔جس	بھیجتا ہے	ہوائیں	بطور خوشخبری	آگے	اپنی رحمت (بارش)	یہانتک کہ	جب

اور وہی ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے ہوائیں بطور خوشخبری بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ

اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

اَقَلَّتْ	سَحَابًا	ثِقَالًا	سُقْنٰهُ	لِبَلَدٍ	مَّيِّتٍ	فَاَنْزَلْنَا	بِهِ	الْمَآءَ	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ
اٹھالائیں	بادل	بھاری	ہم نے انہیں ہانک دیا	کسی شہر	مردہ	پھر ہم نے اتارا	اس سے	پانی	پھر ہم نے نکالا	اس سے

بھاری بادل اٹھا لائیں تو ہم نے انہیں کسی مردہ شہر کی طرف ہانک دیا، پھر اس سے پانی اتارا (برسایا) پھر ہم نے نکالے اس سے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ

مِنْ	كُلِّ	الثَّمَرٰتِ	كَذٰلِكَ	نُخْرِجُ	الْمَوْتٰى	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ	وَ
سے	ہر	پھل	اسی طرح	ہم نکالیں گے	مردے	تاکہ تم	غور کرو	اور

ہر قسم کے پھل، اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم غور کرو۔ اور

الْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا

الْبَلَدُ	الطَّيِّبُ	يَخْرُجُ	نَبَاتُهٗ	بِاِذْنِ	رَبِّهٖ	وَالَّذِىْ	خَبُثَ	لَا يَخْرُجُ	اِلَّا
زمین	پاکیزہ	نکلتا ہے	اس کا سبزہ	حکم سے	اسکا رب	اور وہ جو	ناپاکیزہ (خراب)	نہیں نکلتا	مگر

پاکیزہ زمین سے اس کا سبزہ اس کے رب کے حکم سے (پاکیزہ ہی) نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس سے نہیں نکلتا مگر

نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۵ ۱۴

نَكِدًا	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ + الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّشْكُرُوْنَ
ناقص	اسی طرح	پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں آیات	لوگوں کیلئے	وہ شکر ادا کرتے ہیں۔

ناقص۔ اسی طرح ہم شکر گذار لوگوں کے لئے آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔

﴿۵۷﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ اَىْ مُتَفَرِّقَةً قُدَّامَ الْمَطَرِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِسُكُوْنِ الشِّيْنِ تَخْفِيْفًا وَفِىْ اُخْرٰى بِسُكُوْنِهَا وَفَتْحِ النُّوْنِ مَصْدَرًا وَفِىْ اُخْرٰى بِسُكُوْنِهَا وَضَمِّ

﴿۵۷﴾ اور اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو ہر طرف سے بھیجتا ہے بارش سے پہلے متفرق کرکے ا اور جس قرأت میں بشرًا ہے تو معنیٰ یہ کہ ہواؤں کو بھیجتا ہے خوشخبری دینے والی)

الْمُوَحِّدَةِ بَدَلَ النُّوْنِ اَیْ مُبَشِّرًا
وَمُفْرَدَ الْاُوْلٰی نَشُوْرٌ كَرَسُوْلٍ وَ
الْاَخِيْرَةِ بَشِيْرٌ اَلحق اِذَآ اَقَلَّتْ
حَمَلَتِ الرِّيْحُ سَحَابًا ثِقَالًا بِالْمَطَرِ
سُقْنٰهُ اَیِ السَّحَابَ وَفِيْهِ اِلْتِفَاتٌ
عَنِ الْغَيْبَةِ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ لَانَبَاتَ
بِهٖ اَیْ لِاِحْيَائِهٖ فَاَنْزَلْنَا بِهٖ
بِالْبَلَدِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ بِالْمَاءِ
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ الْاِخْرَاجُ
نُخْرِجُ الْمَوْتٰی مِنْ قُبُوْرِهِمْ
بِالْاِحْيَاءِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○
فَتُؤْمِنُوْنَ۔

یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بادل کو اٹھا کر لاتی ہیں جن میں بوجھ ہے بارش کا ہم اس ابر کو لیجاتے ہیں اس شہر کو بارش سے زندہ کرنے کو جس میں کچھ سبزی نہیں اُگی سو ہم اس شہر میں پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ مثل اس نکالنے کے ہم نکالیں گے ہم مردوں کو ان کی قبروں سے زندہ کر کے تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کر کے ایمان لاؤ۔

۵۸ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ الْعَذْبُ التُّرَابُ
يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ حَسَنًا بِاِذْنِ رَبِّهٖ
هٰذَا مَثَلٌ لِلْمُؤْمِنِ يَسْمَعُ
الْمَوْعِظَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا وَالَّذِیْ خَبُثَ
تُرَابُهٗ لَا يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ اِلَّا نَكِدًا عُسْرًا
بِمَشَقَّةٍ وَهٰذَا مَثَلٌ لِلْكَافِرِ كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَّا مَا ذُكِرَ
نُصَرِّفُ نُبَيِّنُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ○ اللّٰهَ فَيُؤْمِنُوْنَ

۵۸ اور وہ جگہ جس کی مٹی شیریں اور ستھری ہے اس کا سبزہ حکم رب سے نکلتا ہے۔ یہ مثال مومن کی ہے کہ نصیحت سُن کر اس سے نفع اٹھاتا ہے۔
اور جس جگہ کی مٹی خراب ہے اس میں سے جو گھاس نکلتی ہے نکمی اور دشواری سے نکلتی ہے۔ یہ مثال کافر کی ہے جیسا ہم نے یہ بیان کیا اسی طرح نشانیاں ظاہر کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو اللہ کا شکر کر کے ایمان لاتے ہیں۔

تشریح

۵۷ مردہ زمین کیطرح مردہ انسان بھی زندہ ہونگے | اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک محدود وقت کے لئے امتحان اور آزمائش کے لئے دنیا میں بھیجا کہ جب مقررہ وقت پورا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں کو بھیج کر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اس پر موت طاری ہوجاتی ہے۔ قیامت کے بعد ان مردہ جسموں میں پھر روح ڈالی جائیگی اور انسان زندہ ہوکر اپنے رب کے سامنے حساب کتاب کے لئے پیش ہوگا۔ یہ سب اسی طرح ہوگا جس طرح مردہ زمین کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش کے ذریعے زندگی دیتے ہیں۔ ہوائیں چلتی ہیں جن کے دوش پر پانی سے لدے ہوئے بادل وہاں پہونچتے ہیں جہاں کی مردہ زمین کو بارانِ رحمت کی ضرورت ہے۔ وہ زمین لہلہا اٹھتی ہے اور سبزو شاداب ہو اٹھتی ہے۔ آخرت کی زندگی کو سمجھنے کے لئے یہ کتنی مؤثر اور خوبصورت دلیل ہے اگر انسان سبق لینا چاہے تو اس کے لئے کافی سبق موجود ہے۔

۵۸ اچھی زمین ہی پھلتی پھولتی ہے | بارانِ رحمت زمین پر برستی ہے مگر وہی زمین رحمت کی بارش کو قبول کرتی ہے جس میں صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ یہی بارش خراب زمین پر پڑتی ہے مگر اس سے جھاڑ جھنکاڑ کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اسی طرح دلوں کی وہ زمین جن میں قبولیت کی صلاحیت ہوتی ہے ہدایت کی بارش کو جذب کر لیتی ہے اور لہلہا اٹھتی ہے مگر جو دل بنجر زمین کی طرح ہیں ان سے کانٹوں جھاڑیوں کے سوا اور نفس کی خباثتوں کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا ہر زمانے میں انسانی تاریخ یہی رہی ہے کہ جب اللہ نے اپنے رسولوں کو اپنی ہدایت کے ساتھ بھیجا تو انسانیت دو حصوں میں بٹ گئی ایک قبول کرنے والے اچھے دل والے لوگ جنہوں نے فیض رسالت سے فائدہ اٹھایا، دوسرے نہ ماننے والے جن کی خباثتیں نمایاں ہوکر سامنے آئیں۔ تاریخ کے ان حقائق کو قرآن سامنے رکھتا ہے۔

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ

لَقَدۡ	اَرۡسَلۡنَا	نُوۡحًا	اِلٰی	قَوۡمِهٖ	فَقَالَ	یٰقَوۡمِ	اعۡبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمۡ	مِّنۡ
البتہ	ہم نے بھیجا	نوح	طرف	اسکی قوم	پس اس نے کہا	اے میری قوم	عبادت کرو	اللہ	نہیں تمہارے لئے	کوئی

البتہ ہم نے نوح ؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡكُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الۡمَلَاُ

اِلٰهٍ	غَیۡرُهٗ	اِنِّیۡۤ	اَخَافُ	عَلَیۡكُمۡ	عَذَابَ	یَوۡمٍ + عَظِیۡمٍ	قَالَ	الۡمَلَاُ
معبود	اسکے سوا	بیشک	میں ڈرتا ہوں	تم پر	عذاب	ایک بڑا دن	بولے	سردار

کوئی معبود نہیں۔ بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ اس کی قوم کے

مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶۰﴾

مِنۡ	قَوۡمِهٖۤ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِیۡ	ضَلٰلٍ	مُّبِیۡنٍ
سے	اسکی قوم	بیشک ہم	البتہ تجھے دیکھتے ہیں	میں	گمراہی	کھلی۔

سردار بولے، ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔

(۵۹) لَقَدۡ جَوَابُ قَسَمٍ مَحۡذُوۡفٍ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ بِالۡجَرِّ صِفَةً لِاِلٰهٍ وَالرَّفۡعُ بَدَلٌ مِّنۡ مَحَلِّهٖ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡكُمۡ اِنۡ عَبَدۡتُمۡ غَیۡرَهٗ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ○ وَهُوَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ

(۶۰) قَالَ الۡمَلَاُ الۡاَشۡرَافُ مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○ بَیِّنٍ

(۵۹) لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ الخ البتہ بالتحقیق ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف سو نوح نے کہا اے میری قوم اللہ کی پرستش کرو کہ تمہارے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر تم اس کے سوا کسی کی عبادت کروگے تو مجھے ڈر ہے کہ تم پر قیامت میں سخت عذاب ہو

(۶۰) نوح کی قوم کے رئیسوں نے کہا بیشک ہم تجھ کو ظاہر بے راہی پر دیکھتے ہیں۔

تشریح

(۵۹) قوم نوح ؑ کا انجام | حضرت نوح ؑ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت آدم ؑ اپنی اولاد کو جس صالح نظام زندگی پر قائم کر کے دنیا سے گئے تھے اس میں سب سے پہلا بگاڑ حضرت نوح ؑ کی قوم سے شروع ہوا۔ قوم نوح اس علاقے سے تعلق رکھتی تھی جس کو آج ہم عراق کے نام سے جانتے ہیں موصل کے آس پاس یہ لوگ آباد تھے۔ مختلف کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت نسل آدم دنیا کے ایک ہی خطے میں آباد تھی۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم نوح میں شرک کی گمراہی پیدا ہو گئی تھی اور اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک کر لیا تھا۔ اس شرک کے نتیجے میں دوسری بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں اور ایک طبقہ مذہبی سیاسی اور معاشی طور پر سب کے اوپر غالب ہو گیا اور دوسروں کو اپنا غلام بنا لیا۔ حضرت نوح ؑ نے اس حالت کو بدلنے کیلئے ساڑھے نو سو برس تک کوشش کی ان کو اللہ کی بندگی کی طرف بلایا، ان کو دعوت دی کہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ انکو دنیا اور آخرت کے عذاب سے ڈرایا مگر ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

(۶۰) قوم نوح کے سرداروں کا جواب | حضرت نوح کی دعوت تبلیغ اور سمجھانے بجھانے کے جواب میں ان پر اثر تو کیا ہوتا قوم کے سرداروں نے الٹا حضرت نوح کو یہ جواب دیا کہ اے نوح ؑ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ تم کھلی گمراہی میں مبتلا ہو بھلا سارے خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا کو کیسے مانا جا سکتا ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۶۱)

قَالَ	يٰقَوْمِ	لَيْسَ	بِيْ	ضَلٰلَةٌ	وَّلٰكِنِّيْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	رَّبِّ	الْعٰلَمِيْنَ
اس نے کہا	اے میری قوم	نہیں	میرے اندر	کچھ بھی گمراہی	اور لیکن میں	بھیجا ہوا	سے	رب	سارے جہان

اس نے کہا اے میری قوم! میرے اندر کچھ بھی گمراہی (کی بات) نہیں۔ لیکن میں بھیجا ہوں سارے جہانوں کے رب کی طرف سے

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

أُبَلِّغُكُمْ	رِسٰلٰتِ	رَبِّيْ	وَأَنْصَحُ	لَكُمْ	وَ	أَعْلَمُ	مِنَ	اللّٰهِ
میں پہنچاتا ہوں تمہیں	پیغام (جمع)	اپنا رب	اور نصیحت کرتا ہوں	تمہیں	اور	جانتا ہوں	سے	اللہ

میں تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں، اور اللہ (کی طرف) سے جانتا ہوں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۶۲) أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	أَوَ	عَجِبْتُمْ	أَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
جو	تم نہیں جانتے	کیا	تمہیں تعجب ہوا	کہ	تمہارے پاس آئی	نصیحت	سے	تمہارا رب

جو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت تم میں

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۶۳) فَكَذَّبُوْهُ

عَلٰى	رَجُلٍ	مِّنْكُمْ	لِيُنْذِرَكُمْ	وَلِتَتَّقُوْا	وَلَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ	فَكَذَّبُوْهُ
پر	ایک آدمی	تم میں سے	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو	اور تاکہ تم پر	رحم کیا جائے	پس انہوں نے اسے جھٹلایا

سے ایک آدمی پر آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے پس انہوں نے اسے جھٹلایا

فَأَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

فَأَنْجَيْنٰهُ	وَالَّذِيْنَ	مَعَهٗ	فِي	الْفُلْكِ	وَأَغْرَقْنَا	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
تو ہم نے اسے بچالیا	اور جو لوگ	اسکے ساتھ	میں	کشتی	اور ہم نے غرق کردیا	وہ لوگ جو	انہوں نے جھٹلایا

تو ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں سوار تھے بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں ہم نے غرق

۸ ع ۱۶ ۱۵

بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ (۶۴) ع

بِاٰيٰتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا	عَمِيْنَ
ہماری آیتیں	بیشک وہ	تھے	لوگ	اندھے

کر دیا۔ بے شک وہ لوگ (حق شناسی سے) اندھے تھے۔

(٦١) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ هِيَ أَعَمُّ مِنَ الضَّلاَلِ
نَفَيْتُهَا أَبْلَغُ مِنْ نَفْيِهٖ وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○

(٦١) نوح نے کہا اے میری قوم میں بالکل بے راہی پر نہیں ولیکن
میں پیغمبر ہوں تمام جہان کے مالک کا۔

(٦٢) أُبَلِّغُكُمْ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ
أَنْصَحُ أُرِيْدُ الْخَيْرَ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(٦٢) تم کو پیغام اپنے رب کے پہنچاتا ہوں اور تمہاری بہتری
چاہتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے ان باتوں کو جانتا ہوں جو تم نہیں
جانتے۔

(٦٣) أَكَذَّبْتُمْ وَعَجِبْتُمْ أَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مَّوْعِظَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى لِسَانِ رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ
الْعَذَابَ إِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلِتَتَّقُوا اللّٰهَ وَلَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ○ بِهَا۔

(٦٤) کیا تم جھٹلاتے ہو اور تعجب کرتے ہو کہ تم میں کے ایک شخص کی زبانی تم پر
نصیحت تمہارے رب کی آئی اور اس نے حکم بیان کئے تاکہ تم کو عذاب
سے ڈراوے اگر ایمان نہ لاؤ اور تاکہ اللہ کا خوف کرو اور تاکہ تم پر
اس کے سبب رحمت ہو۔

(٦٤) فَكَذَّبُوْهُ فَأَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ مِنَ الْغَرَقِ
فِي الْفُلْكِ السَّفِيْنَةِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا بِالطُّوْفَانِ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ○
عَنِ الْحَقِّ۔

(٦٤) سو نوح کی قوم نے اسکو جھٹلایا پس ہم نے اس کو اور ان
لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ڈوبنے سے بچایا اور
غرق کیا طوفان میں ان لوگوں کو جنہوں نے ہمارے حکموں کو نہ مانا بیشک
وہ حق سے اندھی قوم ہے۔

تشریح

(٦١) حضرت نوح ؑ کا قوم کے سرداروں کو جواب | حضرت نوح ؑ نے جواب دیا کہ اے سرداران قوم میں کسی گمراہی میں مبتلا نہیں ہوں میں اس ذات اقدس کی طرف
سے رسول مقرر کیا گیا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بہکا میں نہیں ہوں تم بہک رہے ہو۔ وہ پروردگار جو تمام جہانوں کا خالق ہے اور ہر چیز
پر مکمل قدرت رکھتا ہے وہ کائنات کو بنانے والا اور چلانے والا ہے میں اس کا پیغام لیکر آیا ہوں اور تمہیں شرک کی گمراہی سے نکالنا چاہتا ہوں۔ بھلا
کوئی اسکا شریک اور ساجھی کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کے برابر کا کون ہے وہ بے مثال اور یکتا ہے۔

(٦٢) حضرت نوح ؑ نے کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں | حضرت نوح ؑ بڑی دلسوزی کے ساتھ قوم کو سمجھاتے رہے ان کو نصیحت کرتے رہے اور فرماتے رہے کہ میں اپنے رب کا پیغام تمہیں
پہنچا رہا ہوں۔ میں اللہ کیطرف سے ہدایت کی وہ روشنی لیکر آیا ہوں جو تمہارے پاس نہیں ہے۔ مجھے اللہ کیطرف سے وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے۔

(٦٣) کیا انسان کا رسول ہونا باعث حیرت ہے۔ | حضرت نوح ؑ نے فرمایا کہ بیشک میں تم میں ہی کا ایک فرد ہوں ایک انسان ہوں کیا انسان کا رسول ہونا حیرت کی بات ہے
رسول کو انسان ہی تو ہونا چاہیئے کیونکہ وہ انسانوں کو سمجھانے اور عمل کر کے دکھانے کیلئے آتا ہے۔ انسانوں کے لئے انسان ہی نمونہ عمل بن سکتا ہے تمہیں
اس بات پر کیوں حیرت ہے کہ تمہارے رب کا پیغام تمہاری قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ سے تمہارے پاس آ رہا ہے تاکہ تم غلط روش سے بچ سکو۔ جب تمام مخلوق
میں سے آدم ؑ کو ان کی مخصوص استعداد کی وجہ سے خلافت کے لئے چنا جا سکتا ہے تو اولادِ آدم میں سے کسی کو رسالت کے لئے منتخب
کرنے پر حیرت کیوں ہے۔ میں تمہیں خبردار کرنے کے لئے آیا ہوں تاکہ تم اللہ کے رحم و کرم کے مستحق بنو۔

(٦٤) قوم نوح پر اللہ کا عذاب | حضرت نوح ؑ عرصہ دراز تک بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنی قوم کو سمجھاتے رہے ان کے انکار اور اعتراضات کو انکے
طعن و تشنیع کو سنتے رہے ٹھیک اسی طرح جس طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہر طرح کی اذیتیں اٹھا کر اہل مکہ کو دعوت دین دیتے رہے۔ حضرت نوح ؑ کا
یہ واقعہ ایک طرف حضرت محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتا ہے کہ دیکھو حضرت نوح ؑ کسطرح قوم کی دشمنی کو برداشت کر کے انکی خیر خواہی کرتے رہے
تم بھی دل برداشتہ نہ ہو اور صبر و ہمت سے کام لو۔ دوسری طرف یہ واقعہ انکار کرنے والوں کے لئے عبرت و نصیحت کا سامان ہے کہ دیکھو جنھوں نے
اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلایا ان کا انجام کیا ہوا۔ قوم کا انجام یہ ہوا کہ سوائے حضرت نوح ؑ اور ان کے ماننے والوں کے جو حضرت نوح ؑ کی کشتی میں سوار
ہو گئے تھے پوری قوم پانی میں غرق ہو گئی۔ یہ وہ اندھے لوگ تھے جو آنکھیں ہوتے ہوئے بھی اللہ کی نشانیوں کو نہیں دیکھ رہے تھے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

وَاِلٰى	عَادٍ	اَخَاهُمْ	هُوْدًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ	اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ
اور طرف	عاد	انکے بھائی	ہود	اس نے کہا	اے میری قوم	عبادت کرو	اللہ	تمہارے لئے نہیں	کوئی	معبود	اسکے سوا

اور عاد کی طرف (بھیجا) ان کے بھائی ہودؑ کو، اور اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ	قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	مِنْ	قَوْمِهٖ	اِنَّا لَنَرٰىكَ
تو کیا تم نہیں ڈرتے	بولے	سردار	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	سے	اسکی قوم	البتہ ہم تجھے دیکھتے ہیں

نہیں، تو کیا تم ڈرتے نہیں۔؟ اسکی قوم کے کافر سردار بولے البتہ ہم تجھے دیکھتے ہیں۔

فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

فِیْ	سَفَاهَةٍ	وَّاِنَّا + لَنَظُنُّكَ	مِنَ	الْكٰذِبِيْنَ	
میں	بے وقوفی	اور ہم بیشک تجھے گمان کرتے ہیں	سے	جھوٹے	

بے وقوفی میں اور ہم بے شک تجھے جھوٹوں سے گمان کرتے ہیں۔

۶۵ وَاَرْسَلْنَا اِلٰى عَادِ الْاُوْلٰى اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○
تخافونه فتؤمنون

۶۶ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا
لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ جهالة وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ
مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ○ فِیْ رِسَالَتِكَ

۶۵ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ الخ اور ہم نے عاد اول کی طرف انکے بھائی ہود کو بھیجا
اس نے کہا اے میری قوم اللہ واحد کی پرستش کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود
نہیں کیا تم کو اسکے عذاب کا ڈر نہیں جو تم کو ایمان کی طرف آمادہ کرے۔

۶۶ اس کی قوم کے کافروں نے کہا کہ بیشک ہم تجھ کو جہالت پر دیکھتے ہیں
اور بیشک ہم تجھ کو پیغمبری کے دعویٰ میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

تشریح

۶۵ حضرت ہودؑ کی قوم عاد کو دعوت | قوم عاد عرب کی قدیم قوموں میں سے ایک قوم تھی اس قوم کا اصل علاقہ احقاف کا تھا جو حجاز، یمن اور یمامہ کے درمیان "الربع الخالی" کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہ قوم حضرت نوح کے پوتے اِرم کی اولاد ہیں۔ ان میں بھی بت پرستی اور شرک کی لعنت پھیل گئی تھی۔ انہوں نے روزی دینے بارش برسانے اور مختلف حاجتوں کے لئے مختلف دیوتا بنا رکھے تھے جن کی پرستش ہوتی تھی۔ حضرت ہودؑ جو قوم عاد ہی میں سے تھے انکو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغمبر مقرر کیا انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ صرف اللہ کی بندگی کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے شرک کی غلط روش کو چھوڑ کر ایک رب کے ہو جاؤ۔

۶۶ قوم کے سرداروں کا جواب | قوم کے سردار جو حضرت ہود کی بات ماننے سے انکار کر رہے تھے انہوں نے حضرت ہود سے کہا کہ ہم تو تمہیں بڑی بے وقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور تم بڑے جھوٹے آدمی لگتے ہو۔ بھلا سارے دیوتاؤں کو چھوڑ کر بس ایک رب کیسے ہو سکتا ہے۔؟

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾

قَالَ	يٰقَوْمِ	لَيْسَ	بِيْ	سَفَاهَةٌ	وَّلٰكِنِّيْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	رَّبِّ	الْعٰلَمِيْنَ
اس نے کہا	اے میری قوم	نہیں	مجھ میں	کوئی بیوقوفی	اور لیکن میں	بھیجا ہوا	سے	رب	تمام جہان

اس نے کہا اے میری قوم مجھ میں بیوقوفی (کی کوئی بات) نہیں لیکن میں تمام جہانوں کے رب کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

اُبَلِّغُكُمْ	رِسٰلٰتِ	رَبِّيْ	وَاَنَا	لَكُمْ	نَاصِحٌ	اَمِيْنٌ	اَوَعَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ
میں تمہیں پہنچاتا ہوں	پیغام (جمع)	اپنا رب	اور میں	تمہارا	خیرخواہ	امین	کیا تمہیں تعجب ہوا	کہ	تمہارے پاس آئی

میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا خیر خواہ امین ہوں۔ کیا تمہیں تعجب ہوا کہ تمہارے پاس آئی تمہارے

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ

ذِكْرٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	عَلٰى	رَجُلٍ	مِّنْكُمْ	لِيُنْذِرَكُمْ	وَاذْكُرُوْٓا	اِذْ	جَعَلَكُمْ	خُلَفَآءَ	مِنْ
نصیحت	سے	تمہارا رب	پر	ایک آدمی	تم میں سے	تاکہ وہ تمہیں ڈرائے	اور تم یاد کرو	جب	اس نے تمہیں بنایا	جانشین	سے

رب کی طرف سے ایک نصیحت، تم میں سے ایک آدمی پر، تاکہ وہ تمہیں ڈرائے، اور تم یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوحؑ کے

بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

بَعْدِ	قَوْمِ	نُوْحٍ	وَّزَادَكُمْ	فِي الْخَلْقِ	بَصْطَةً	فَاذْكُرُوْٓا	اٰلَآءَ	اللّٰهِ	لَعَلَّكُمْ
بعد	قوم	نوحؑ	اور تمہیں زیادہ دیا	خلقت (جسم) میں	پھیلاؤ	سو یاد کرو	نعمتیں	اللہ	تاکہ تم

بعد جانشین بنایا اور تمہیں زیادہ دیا جسم میں پھیلاؤ (ڈیل ڈول) سو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم فلاح

تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

تُفْلِحُوْنَ	قَالُوْٓا	اَجِئْتَنَا	لِنَعْبُدَ	اللّٰهَ	وَحْدَهٗ	وَنَذَرَ	مَا	كَانَ يَعْبُدُ
فلاح (کامیابی) پاؤ	وہ بولے	کیا تو ہمارے پاس آیا	کہ ہم عبادت کریں	اللہ	واحد (اکیلے)	اور ہم چھوڑ دیں	جو جس	پوجتے تھے

(کامیابی) پاؤ۔ وہ بولے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم اللہ واحد کی عبادت کریں اور چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾

اٰبَآؤُنَا	فَاْتِنَا	بِمَا + تَعِدُنَآ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ	الصّٰدِقِيْنَ۔
ہمارے باپ دادا	تو لے آ ہم پر	جس کا ہم سے وعدہ کرتا ہے	اگر	تو ہے	سے	سچے لوگ۔

پوجتے تھے تو لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے (دھمکاتا ہے) اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے۔

(۶۷) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(۶۷) اس نے کہا اے میری قوم میں جاہل اور بے وقوف نہیں ولیکن میں پیغمبر ہوں تمام جہان کے مالک کا۔

(۶۸) اُبَلِّغُكُمْ بِالْوُجُوْهِ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ○ مامونٌ علی الرسالۃ

(۶۸) میں تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا خیر خواہ پیغمبری میں امانت دار ہوں۔

(۶۹) اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى لِسَانِ رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ قوۃً وَطُوْلًا كَانَ طَوِيْلُهُمْ مِائَةَ ذِرَاعٍ وَقَصِيْرُهُمْ سِتِّيْنَ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ نِعْمَهٗ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تفوزون

(۶۹) کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم میں سے ایک شخص تم کو نصیحت کرے اور تمہارے رب کے احکام پہنچاوے اور تاکہ تم کو ڈراوے اور یاد کرو اس وقت کو جبکہ نوح کی قوم کے بعد تمکو اللہ نے زمین میں خلیفہ بنایا اور تم کو زیادہ قوت جسمی عطا فرمائی اور تمہارے قدوں کو دراز کیا چنانچہ ان میں کا لمبا آدمی سو ہاتھ کا ہوتا تھا اور چھوٹے قد کا ساٹھ ہاتھ کا۔
سو یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو تاکہ تم نجات پاؤ۔

(۷۰) قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ بِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ فی قولک

(۷۰) وہ بولے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم اللہ واحد کی پرستش کریں اور چھوڑ دیں بتوں کو جن کی پرستش ہمارے باپ دادے کرتے۔ سو اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو ہم پر بھیج اس عذاب کو جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے۔

تشریح

(۶۷) حضرت ہود ؑ کا جواب | حضرت ہود ؑ نے جواب دیا کہ اے میری قوم کے بھائیو میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ مجھے رب العالمین نے اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ میں اس کا پیغام تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔

(۶۸) حضرت ہود ؑ کی نصیحت | حضرت ہود ؑ نے فرمایا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں جس پر تم بھروسہ کر سکتے ہو میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا رہا ہوں تاکہ تم گمراہی سے بچو اور راست روی اختیار کرو۔

(۶۹) حضرت ہود ؑ نے ان کو اللہ کے احسانات یاد دلائے | حضرت ہود ؑ نے ان کو سمجھایا کہ تمہیں اس بات پر حیرت نہیں ہونی چاہیئے کہ تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک آدمی اللہ کا پیغام لیکر آیا ہے۔ اس احسان کے علاوہ اللہ کے تمہارے اوپر اور بھی احسانات ہیں۔ اس نے تمہیں قوم نوح کے بعد ان کا جانشین بنایا، تمہیں خوب تنومند کیا، اچھی صحت دی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی نعمتیں تم کو عطا کیں۔ اگر قوم نوح اپنی غلط حرکتوں کی وجہ سے مٹائی جا سکتی ہے تو تم بھی ختم ہو سکتے ہو۔ تمہاری فلاح اسی میں ہے کہ تم اپنے رب کے شکر گزار بن کر رہو اس سے تمہاری دنیا بھی درست ہوگی اور تمہاری آخرت بھی سنورے گی۔

(۷۰) بھلا ایک کی بندگی کیسے کی جائے؟ | حضرت ہود ؑ کی قوم عاد کو جب حضرت ہود ؑ نے بندگی رب کی دعوت دی اور اللہ کے احسانات اور انعامات ان کو یاد دلائے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے باپ دادا جن معبودوں کو مانتے چلے آرہے ہیں ان سب کو چھوڑ کر صرف ایک رب کی بندگی کیسے کیجائے۔ اور کیا تمہیں اسی لئے ہمارے پاس بھیجا گیا ہے۔ ہم تو سب کو چھوڑ کر اکیلے ایک رب کی بندگی کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر تم واقعی سچے ہو تو جس عذاب کی تم دھمکی دے رہے ہو اس کو لے ہی آؤ۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ أَتُجَادِلُونَنِي

قَالَ	قَدْ	وَقَعَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	رِجْسٌ	وَّغَضَبٌ	أَتُجَادِلُونَنِي
اس نے کہا	البتہ	پڑ گیا	تم پر	سے	تمہارا رب	عذاب	اور غضب	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے

اس نے کہا البتہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے پڑ گیا عذاب اور غضب۔ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے

فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ؕ

فِي	أَسْمَاءٍ	سَمَّيْتُمُوهَا	أَنْتُمْ	وَآبَاؤُكُمْ	مَا + نَزَّلَ	اللَّهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطَانٍ
میں	نام (جمع)	تم نے ان کے رکھ لئے ہیں	تم	اور تمہارے باپ دادا	نہیں نازل کی	اللہ	اسکے لئے	کوئی سند

بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں نہیں نازل کی اللہ نے اس کے لئے کوئی سند

فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿٧١﴾

فَانْتَظِرُوا	إِنِّي	مَعَكُمْ	مِّنَ	الْمُنْتَظِرِينَ
سو تم انتظار کرو	بیشک میں	تمہارے ساتھ	سے	انتظار کرنے والے

سو تم انتظار کرو میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں

(۷۱) قَالَ قَدْ وَقَعَ وَجَبَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ عَذَابٌ وَغَضَبٌ ؕ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَيْ سَمَّيْتُمْ بِهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ أَصْنَامًا تَعْبُدُونَهَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا أَيْ بِعِبَادَتِهَا مِنْ سُلْطَانٍ حُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ فَانْتَظِرُوا الْعَذَابَ إِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ ○ ذٰلِكَ بِتَكْذِيبِكُمْ لِي فَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيحُ الْعَقِيمُ

(۷۱) ہودؑ نے کہا تم پر تمہارے رب کا غصہ اور عذاب آنا لازم ہو گیا بالضرور آویگا کیا تم مجھ سے جھگڑا کرتے ہو بتوں کے بارے میں جنکو تم پوجتے ہو بے وجہ۔ تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے اپنی طرف سے انکی پرستش ٹھہرالی ہے اللہ نے اس پر کوئی حجت اور دلیل نہیں اتاری ہے سو تم عذاب الٰہی کے منتظر رہو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ اس کا منتظر ہوں کہ میرے جھٹلانے کی وجہ سے تم ضرور مبتلائے عذاب الٰہی ہو گے۔ سو ان پر سخت آندھی جس میں کچھ نفع اور بھلائی نہ تھی بھیجی گئی۔

تشریح

(۷۱) یہ تو نام کے معبود ہیں | حضرت ہودؑ نے فرمایا کہ جن کو تم معبود کہتے ہو ان معبودوں کا وجود کہاں ہے؟ یہ تو تم نے کچھ نام گھڑ لئے ہیں کسی کو بارش کا کسی کو دولت کا کسی کو ہوا کا رب کہتے ہو۔ کیا ان گھڑے ہوئے ناموں کے لئے جن کا کوئی وجود سرے سے ہے ہی نہیں اور نہ پروردگار کی طرف سے ان کے بارے میں کوئی سند اتری ہے۔ ان کی وجہ سے تم مجھ سے جھگڑتے ہو۔ تمہارے رب کی تمہارے اوپر پھٹکار پڑے گی اور ایسی بات منہ سے نکال رہے ہو کہ اس کا غضب ٹوٹ پڑے گا۔ انتظار کرو اس کی گرفت کا۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا

فَاَنْجَیْنٰهُ	وَالَّذِیْنَ	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَقَطَعْنَا	دَابِرَ	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا
تو ہم نے اسے نجات دی (بچالیا)	اور وہ لوگ جو	اسکے ساتھ	رحمت سے	اپنی	اور ہم نے کاٹ دی	جڑ	وہ لوگ جو	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیات

تو ہم نے اس کو بچالیا اپنی رحمت سے اور وہ لوگ جو اسکے ساتھ تھے، اور ہم نے ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

ع ۹ / ۸

وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

وَمَا	كَانُوْا	مُؤْمِنِیْنَ	وَاِلٰی	ثَمُوْدَ	اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا
اور نہ	تھے	ایمان لانیوالے	اور طرف	ثمود	انکے بھائی	صالح ؑ	اس نے کہا	اے میری قوم	عبادت کرو

اور وہ نہ تھے ایمان لانے والے ۔ اور ثمود کی طرف (بھیجا) ان کے بھائی صالح ؑ کو ۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ

اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ	اِلٰهٍ	غَیْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	بَیِّنَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	هٰذِهٖ
اللہ	تمہارے لئے نہیں	کوئی	معبود	اس کے سوا	تحقیق	آچکی تمہارے پاس	نشانی	سے	تمہارا رب	یہ

کرو ، تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی آچکی ہے ، یہ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

نَاقَةُ اللّٰهِ	لَكُمْ	اٰیَةً	فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ	فِیْ	اَرْضِ	اللّٰهِ	وَلَا	تَمَسُّوْهَا
اللہ کی اونٹنی	تمہارے لئے	ایک نشانی	سو اسے چھوڑ دو	کہ کھائے	میں	زمین	اللہ	اور نہ	ہاتھ لگاؤ اسے

اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اُسے برائی سے ہاتھ

بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾

بِسُوْٓءٍ	فَیَاْخُذَكُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ
برائی سے	ورنہ پکڑے گا تمہیں	عذاب	دردناک

نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا ۔

﴿۷۲﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ اَیْ هُوْدًا وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اَیْ اِسْتَاْصَلْنٰهُمْ وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○ عَطْفٌ عَلٰی كَذَّبُوْا

﴿۷۲﴾ پس ہم نے ہود ؑ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ مسلمانوں میں سے تھے اپنی رحمت اور لطف سے نجات دی اور بیخ کنی کردی ان لوگوں کی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور وہ مسلمان نہ تھے۔

﴿۷۳﴾ وَاَرْسَلْنَا اِلٰی ثَمُوْدَ بِتَرْكِ الصَّرْفِ مُرَادًا

﴿۷۳﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ

بِهِ الْقَبِيلَةُ أَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ "مُعْجِزَةٌ"
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى صِدْقِيْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ
لَكُمْ اٰيَةً حَالٌ عَامِلُهَا مَعْنَى الْاِشَارَةِ
وَكَانُوْا سَأَلُوْهُ اَنْ يُّخْرِجَهَا لَهُمْ
مِنْ صَخْرَةٍ عَيَّنُوْهَا فَذَرُوْهَا
تَأْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ بِعَقْرٍ اَوْ ضَرْبٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

اور ہم نے بھیجا قبیلہ ثمود کی طرف انکے بھائی صالحؑ کو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی پرستش کرو اس کے سوا تمہارے لئے لائق پرستش کوئی نہیں جس کو معبود بناؤ ۔ بالتحقیق تمہارے پاس ظاہر نشانی بطور معجزہ تمہارے رب کی طرف سے آچکی ہے یہ اونٹنی ایک نشانی اللہ کی بھیجی ہوئی ہے ۔ ان لوگوں نے صالح علیہ السلام سے سوال کیا تھا کہ ایک پتھر خاص سے جوانہوں نے معین کرکے بتلادیا تھا ناقہ نکالیں جو ان کے لئے نشانی اور صالحؑ کیلئے معجزہ ہو چنانچہ بحکم الٰہی صالح کی دعا سے وہ ناقہ اس پتھر سے نکلی ۔ سو اسکو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اس کے ساتھ برائی سے پیش نہ آؤ نہ مارو نہ پیر کاٹو اگر تم نے ایسا کیا تو تم پر سخت پکڑ ہوگی اور عذاب دردناک میں بتلا کئے جاؤ گے ۔

تشریح

(۷۲) آخر اللہ کا عذاب آہی گیا | قوم عاد جس عذاب کی باتیں کرتی تھی آخر وہ عذاب آگیا اور ایک زبردست ہوا کے طوفان میں قوم عاد کا نام ونشان ختم ہوگیا۔ اس قوم کے صرف وہ لوگ باقی رہے جو حضرت ہودؑ پر ایمان لے آئے تھے ۔ ان لوگوں کا نام تاریخ میں "عاد ثانیہ" ہے اور وہ لوگ جو عذاب میں ختم ہوگئے ان کو عاد اولیٰ کہا جاتا ہے ۔ یہ عاد ثانیہ حضرت ہودؑ کی شریعت کے مطابق عمل کرتے تھے ۔ سنہ ۱۸۳۷ء میں ایک انگریزی بحری افسر جسکا نام جیمز آر ولسٹڈ ____(James R. Welested)____ ہے اس کو حِصن غُراب میں اٹھارہ سو برس قبل مسیح کا ایک پرانا کتبہ ملا تھا اس کی عبارت جو آثار قدیمہ کے ماہرین نے پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ :۔

" ہم نے ایک طویل زمانہ اس قلعے میں اس شان سے گذارا ہے کہ ہماری زندگی تنگی اور بدحالی سے دور تھی ہماری نہریں دریا کے پانی سے لبریز رہتی تھیں اور ہمارے حکمراں ایسے بادشاہ تھے جو برے خیالات سے پاک اور اہل شر و فساد پر سخت تھے وہ ہم پر ہود کی شریعت کے مطابق حکومت کرتے تھے اور عمدہ فیصلے ایک کتاب میں درج کرلئے جاتے تھے اور ہم معجزات اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے تھے ۔"

نومبر سنہ ۱۹۹۱ء میں برطانوی مہم جو سر رانیلف فینس کی سرکردگی میں ریت کے نیچے دفن قوم ہود کا شہر "عُبر" دریافت ہوگیا ۔

(۷۳) قوم صالح، ثمود | قوم عاد کے بعد اللہ تعالےٰ نے قوم ثمود کی ہدایت کے لئے اپنے پیغمبر حضرت صالحؑ کو مقرر کیا ۔ قوم صالح کا علاقہ وہ ہے جو الحِجر کے نام سے جانا جاتا ہے ۔ مدینے اور تبوک کے درمیان حجاز ریلوے سے سفر کرتے ہوئے ایک اسٹیشن پڑتا ہے جسے مدائن صالح کہتے ہیں ۔ یہی اس قوم کا صدر مقام تھا آج بھی اس علاقے میں پتھر کی عمارتوں کے وہ کھنڈرات موجود ہیں جن کو قوم ثمود نے پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر بنایا تھا ۔ نبیؐ غزوہ تبوک کے موقع پر جب ادھر سے گذرے تو آپ نے ایک کنوئیں کے بارے میں بتایا کہ یہی وہ کنواں ہے جس سے حضرت صالحؑ کی اونٹنی پانی پیتی تھی ۔ آپؐ نے ایک پہاڑی درہ بھی دکھایا کہ اسی درّے سے وہ اونٹنی پانی پینے کے لئے آتی تھی ۔ جب حضرت صالحؑ نے قوم ثمود کو بندگیٔ رب کی دعوت دی تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہمیں ایسی کوئی کھلی نشانی دکھاؤ جس سے معلوم ہوجائے کہ تم واقعی اللہ کے پیغمبر ہو ۔ قوم ثمود کی فرمائش پر معجزانہ طریقے سے ایک پتھر سے یہ اونٹنی نکلی ۔ کیونکہ یہ معجزاتی طریقہ پر پیدا ہوئی تھی اور اس کا ڈیل ڈول عام اونٹوں سے بہت بڑا تھا ۔ مگر اس نشانی کو دیکھ کر بھی جن کو ایمان نہیں لانا تھا وہ نہیں لائے ۔ حضرت صالحؑ نے انکو باخبر کیا کہ اس اونٹنی کو برے ارادہ سے ہاتھ مت لگانا ورنہ تمہیں ایک دردناک عذاب گھیر لے گا ۔ مگر ان لوگوں نے حضرت صالحؑ کی بات نہیں مانی اور آپس میں مشورہ کرکے انہوں نے اس اونٹنی کو قتل کردیا ۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِى

وَاذْكُرُوْٓا	اِذْ	جَعَلَكُمْ	خُلَفَآءَ	مِنْ بَعْدِ	عَادٍ	وَّبَوَّاَكُمْ	فِى
اور تم یاد کرو	جب	تمہیں بنایا	جانشین	بعد	عاد	اور تمہیں ٹھکانا دیا	میں

اور یاد کرو جب تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں ٹھکانا دیا

الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ

الْاَرْضِ	تَتَّخِذُوْنَ	مِنْ	سُهُوْلِهَا	قُصُوْرًا	وَّتَنْحِتُوْنَ	الْجِبَالَ
زمین	بناتے ہو	سے	اسکی نرم جگہ	محل (جمع)	اور تراشتے ہو	پہاڑ

بناتے ہو اس کی نرم جگہ محل اور تراشتے ہو پہاڑوں کے

بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾

بُيُوْتًا	فَاذْكُرُوْٓا	اٰلَآءَ	اللّٰهِ	وَلَا تَعْثَوْا	فِى	الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ
مکانات	سو یاد کرو	نعمتیں	اللہ	اور نہ پھرو	میں	زمین	فساد کرنیوالے (فساد کرتے)

مکانات سو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور ملک میں فساد مچاتے نہ پھرو

٧٤ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ فِى الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ اَسْكَنَكُمْ فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا تَسْكُنُوْنَهَا فِى الصَّيْفِ وَتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا تَسْكُنُوْنَهَا فِى الشِّتَآءِ وَنَصْبُهٗ عَلَى الْحَالِ الْمُقَدَّرَةِ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○

٧٤ اور یاد کرو جب کہ اللہ نے تمکو قوم عاد کے ہلاک ہونے کے بعد زمین میں خلیفہ بنایا اور زمین میں ٹھکانا دیا اور رہنے کو جگہ دی کہ نرم زمین سے گرمیوں کے رہنے کے مکانات بناتے ہو اور جاڑوں کے رہنے کو پہاڑوں سے گھر تراشتے ہو۔

سو یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

تشریح

٧٤ اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو | حضرت صالح ؑ نے قوم ثمود کو اللہ کی نعمتیں یاد دلائیں کہ دیکھو قوم عاد کے بعد اللہ نے تمہیں ان کا جانشین بنایا تم اللہ کی زمین پر عالیشان محلات بناتے ہو۔ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر مکانات تراشتے ہو۔ اگر تم قوم عاد کی طرح سرکشی کرو گے تو ان کی طرح تم بھی تباہ و برباد ہو جاؤ گے اللہ کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہو اور زمین میں فساد برپا مت کرو۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ

قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ	قَوْمِهٖ	لِلَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِمَنْ
بولے	سردار	وہ جنہوں نے	تکبر کیا (متکبر)	سے	اس قوم	ان لوگوں سے	ضعیف (کمزور) بنائے گئے	ان سے جو

سردار بولے ان کی قوم کے جو متکبر تھے ، ان غریب لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لا چکے

اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ

اٰمَنَ	مِنْهُمْ	اَتَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	صٰلِحًا	مُّرْسَلٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	قَالُوْٓا	اِنَّا	بِمَآ	اُرْسِلَ + بِهٖ
ایمان لائے	ان سے	کیا تم جانتے ہو	کہ	صالح ؑ	بھیجا ہوا	سے	اپنا رب	انہوں نے کہا	بیشک ہم	اس پر جو	اسکے ساتھ بھیجا گیا

تھے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے (رسول ہے) انہوں نے کہا بیشک وہ جو کچھ لے کر بھیجا گیا ہے

مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶

مُؤْمِنُوْنَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	بِالَّذِيْٓ	اٰمَنْتُمْ + بِهٖ	كٰفِرُوْنَ
ایمان رکھتے ہیں	بولے	وہ جنہوں نے	تکبر کیا	ہم	وہ جس پر	تم ایمان لائے اس پر	کفر کرنے والے (منکر)

ہم اسپر ایمان رکھتے ہیں ۔ وہ جنہوں نے تکبر کیا (سردار) بولے تم جس پر ایمان لائے ہو ہم اس کے منکر ہیں ۔

(۷۵) قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ تکبروا عن الایمان بہ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ ای من قومہ بدل مما قبلہ باعادۃ الجار اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ الیکم قَالُوْٓا نعم اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۔ ۝

(۷۶) قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

(۷۵) صالح کی قوم کے رئیسوں نے جو ایمان نہ لائے تھے اور تکبر کیا ان لوگوں سے کہا جو ضعیف اور کم وسعت تھے اور صالح کی قوم میں سے مسلمان ہو گئے تھے کیا جانتے ہو کہ تحقیق صالح تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آیا ہے اپنے رب کی طرف سے۔
ضعیف مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہاں بیشک وہ پیغمبر ہو کر آیا ہے ہم ایمان رکھتے ہیں ان احکام پر جو وہ لایا اور جو پیغام اللہ نے اسکو دیکر بھیجا ہے۔

(۷۶) تکبر کرنے والوں نے جو ایمان سے منکر تھے کہا کہ تم جس پر ایمان لائے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔

تشریح

(۷۵) قوم کے سرداروں کا تکبر | حضرت صالح ؑ پر ایمان لانیوالے زیادہ تر کمزور طبقے کے لوگ تھے جنکے پاس کوئی ظاہری طاقت و قوت تو نہیں تھی۔ قوم کے جو بڑے بڑے سردار تھے وہ اپنی سرداری اور دولت میں مست اور آنیوالے وقت سے بے خبر تھے انہوں نے تکبر کیسا تھ ایمان لانے والے کمزور لوگوں سے کہا کہ کیا واقعی تم یہ بات جانتے ہو کہ صالح اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ان صاحب ایمان لوگوں نے کہا کہ جس سچے پیغام کے ساتھ ان کو بھیجا گیا ہے ہم انکو تسلیم کرتے ہیں۔

(۷۶) قوم کے سرداروں کا انکار | قوم کے سرداروں نے بڑائی کے ساتھ کہا کہ جس کو تم مانتے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ بھلا اسمیں ایسی کونسی بڑائی ہے کہ اسکو پیغمبر بنایا جائے وہ ہماری قوم کا ایک عام آدمی ہے لیکن پیغمبر کسی کے بنانے نہ بنانے کا کام نہیں ہے یہ اللہ تعالےٰ کا اپنا انتخاب ہے جس کو چاہے اپنا سفیر مقرر کر دے اور جس سے جو چاہے کام لے اسلئے قوم کے سرداروں کا یہ تکبر بالکل بے جا تھا۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ

يٰصٰلِحُ	وَقَالُوْا	رَبِّهِمْ	اَمْرِ	عَنْ	وَعَتَوْا	النَّاقَةَ	فَعَقَرُوْا
اے صالح	اور بولے	اپنا رب	حکم	سے	اور سرکشی کی	اونٹنی	انہوں نے کونچیں کاٹ دیں

انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ؑ!

ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

فَاَخَذَتْهُمُ	الْمُرْسَلِيْنَ	مِنَ	كُنْتَ	اِنْ	بِمَا + تَعِدُنَا	ائْتِنَا
پس انہیں آپکڑا	رسول (جمع)	سے	تو ہے	اگر	جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے	لے آ

لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے (دھمکاتا ہے) اگر تو رسولوں میں سے ہے پس زلزلہ نے

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

عَنْهُمْ	فَتَوَلّٰى	جٰثِمِيْنَ	دَارِهِمْ	فِيْ	فَاَصْبَحُوْا	الرَّجْفَةُ
ان سے	پھر منہ پھیرا	اوندھے	اپنے گھر	میں	تو رہ گئے	زلزلہ

انہیں آپکڑا تو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے پھر (صالح ؑ) نے ان سے منہ پھیرا

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ

وَنَصَحْتُ	رَبِّيْ	رِسَالَةَ	اَبْلَغْتُكُمْ	لَقَدْ	يٰقَوْمِ	وَقَالَ
اور خیر خواہی کی	اپنا رب	پیغام	میں نے تمہیں پہنچا دیا	تحقیق	اے میری قوم	اور کہا

اور کہا اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہونچا دیا اور تمہاری خیر خواہی

لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾

النّٰصِحِيْنَ	لَّا تُحِبُّوْنَ	وَلٰكِنْ	لَكُمْ
خیر خواہ (جمع)	تم پسند نہیں کرتے	اور لیکن	تمہاری

کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے

(۷۷) وَكَانَتِ النَّاقَةُ لَهَا يَوْمٌ فِي الْمَاءِ وَلَهُمْ يَوْمٌ فَمَلُّوْا ذٰلِكَ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ عَقَرَهَا

(۷۷) اور وہ ناقہ جو اللہ نے نشانی بنا کر بھیجی تھی اس کے لئے پانی پینے کا ایک دن مقرر تھا اور اُس گروہ کے لئے ایک دن مقرر تھا آخر کار لوگ ناقہ کے پانی پینے سے گھبرا گئے اور ناقہ کا پانی پینا ان کو گراں گذرا سو انہوں نے ناقہ کے پاؤں کاٹ دئے۔

قِدَارُ بِأَمْرِهِمْ بِأَنْ تَقْتُلَهَا
بِالسَّيْفِ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ
رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَا بِهٖ مِنَ الْعَذَابِ
عَلٰى قَتْلِهَا إِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ○

ایک شخص قذار نامی نے ان سب کے کہنے سے ناقہ کے پیر تلوار سے کاٹ ڈالے اور ناقہ کو مار ڈالا (چونکہ قذار نے ان سب کے کہنے سے ناقہ کو قتل کیا تھا اسلئے قتل کرنا اسکی سب کی طرف منسوب ہوا) اور اس قوم نے تکبر کیا اپنے رب کے حکم سے اور کہا اے صالح ناقہ کے مار ڈالنے پر جو تم ہم کو عذاب سے ڈرایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اسکے قتل پر ضرور عذاب الٰہی آدیگا اگر تو پیغمبروں میں سے ہے تو اس وعدہ کو پورا کر اور ہم پر عذاب بھیج۔

۷۸ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ الزَّلْزَلَةُ
الشَّدِيْدَةُ مِنَ الْأَرْضِ وَالصَّيْحَةُ
مِنَ السَّمَاءِ فَأَصْبَحُوْا فِيْ
دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ بَارِكِيْنَ عَلَى

۷۸ سو ان کو پکڑا سخت زلزلہ نے زمین سے اور ایک سخت ہولناک آواز نے آسمان سے۔ پس ہو گئے وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گر کر مرنے والے یعنی دوزانو بیٹھے ہوئے مر گئے۔

۷۹ الرُّكَبِ مَيِّتِيْنَ فَتَوَلّٰى أَعْرَضَ
صٰلِحٌ عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ
أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَلٰكِنْ
لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ○

۷۹ پس صالح ؑ نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم بیشک میں نے تم کو اپنے رب کا پیغام پہونچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی ولیکن تم خیر خواہوں کو دوست نہیں رکھتے۔

تشریح

۷۷ **اونٹنی کا قتل** حالانکہ یہ معجزاتی اونٹنی انہیں کی فرمائش پر پیدا ہوئی تھی لیکن اس کھلی نشانی کو دیکھ کر بھی وہ ایمان نہیں لائے اور ایسا لگتا ہے کہ اس معجزاتی اونٹنی سے وہ خوفزدہ تھے۔ اپنے اس خوف کو دور کرنے کے لئے قوم کے ان بدبختوں نے اونٹنی کے قتل کا فیصلہ کر لیا اور قذار نامی ایک شخص کو اس کام کے لئے تیار کیا۔ حالانکہ حضرت صالح ؑ نے یہ تنبیہ کر دی تھی کہ دیکھو اس اونٹنی کے بارہ میں کوئی غلط ارادہ مت کرنا۔ اللہ کی زمین پر جہاں یہ چرتی ہے اسکو چرنے دینا مگر انہوں نے حضرت صالح ؑ کی اس بات پر کان نہیں دھرے اور قذار نے قوم کے مشورے سے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں حضرت صالح سے کہا اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو جس عذاب کی تم دھمکی دیتے ہو اسے لے آؤ۔

۷۸ **قوم ثمود پر اللہ کا عذاب** آخر قوم کی حرکتیں جب حد سے گذر گئیں تو ایک دن اللہ کا عذاب نازل ہو گیا اور ایک دہلا دینے والی آفت نے ان سب کو گھیر لیا وہ ایک زبردست چیخ تھی یا ایسی زوردار آواز تھی کہ قوم کے سارے لوگ اوندھے پڑے رہ گئے اور پوری بستی ہلاک ہو گئی یہ انجام ہوا اس قوم کا جو عمارتیں بنانے میں اپنے وقت کی بے مثال قوم تھی۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب صحیح راستے سے بھٹک جاتا ہے اور تکبر و غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی وہ صلاحیتیں جو تعمیر کے کام میں آنی چاہئیں تخریب و فساد کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ آج بھی ہمارے سامنے وہ قومیں اور ملک ہیں کہ جو ٹیکنالوجی میں اپنا جواب نہیں رکھتے لیکن اس ہنرمندی سے وہ دنیا کی تعمیر اور آبادی کے بجائے دنیا کی دوسری قوموں کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں اور ان کی ترقیات راحت کے بجائے آفت کا سامان بن گئیں۔ کمزور قومیں خوفزدہ ہیں کہ پتہ نہیں اب کس کا نمبر آ جائے۔ تاریخ کے یہ نشانات اگر غور کیا جائے تو عبرت و نصیحت کے لئے کافی ہیں۔

۷۹ **حضرت صالح اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے** اللہ کے اس عذاب کے بعد حضرت صالح ؑ یہ کہتے ہوئے ان کی بستیوں سے نکل گئے کہ اے برادران قوم اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو ذمہ داری ڈالی اس کا پیغام پہنچانے کی وہ ذمہ داری میں نے پوری کر دی۔ میں نے تمہاری بہت خیر خواہی کی کہ تم سیدھے راستے پر آ جاؤ گمراہی کے راستے کو چھوڑ دو مگر تمہیں وہ لوگ پسند نہیں جو تمہارا بھلا چاہیں۔ آخر برائی کا انجام تمہارے سامنے آ گیا۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

وَلُوْطًا	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖٓ	اَتَاْتُوْنَ + الْفَاحِشَةَ	مَا سَبَقَكُمْ	بِهَا	مِنْ
اور لوطؑ	جب	کہا	اپنی قوم سے	آتے ہو بےحیائی کے پاس (بےحیائی کرتے ہو)	جو تم سے پہلے نہیں کی	ایسی	سے

اور لوطؑ (کو بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا، تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہان

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ

اَحَدٍ	مِّنَ	الْعٰلَمِيْنَ	اِنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الرِّجَالَ	شَهْوَةً	مِّنْ +
کسی (کسی نے)	سے	سارے جہان	بیشک تم	جاتے ہو	مرد (جمع)	شہوت سے	.

میں کسی نے نہیں کی۔ بیشک تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتوں کو

دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ

دُوْنِ	النِّسَآءِ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ	مُّسْرِفُوْنَ	وَمَا	كَانَ
علاوہ (چھوڑکر)	عورتیں	بلکہ	تم	لوگ	حد سے گزر جانے والے	اور نہ	تھا

چھوڑ کر بلکہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ اور اس کی قوم

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ

جَوَابَ	قَوْمِهٖٓ	اِلَّآ	اَنْ	قَالُوْٓا	اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ	قَرْيَتِكُمْ
جواب	اس کی قوم	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	انہیں نکال دو	سے	اپنی بستی

کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا انہیں اپنی بستی سے نکال دو

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ

اِنَّهُمْ	اُنَاسٌ	يَّتَطَهَّرُوْنَ	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗٓ
بیشک یہ	لوگ	پاکیزگی چاہتے ہیں	ہم نے نجات دی اس کو	اور	اس کے گھر والے

، یہ لوگ پاکیزگی چاہتے ہیں۔ سو ہم نے نجات دی اس کو اور اسکے گھر والوں کو

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڮ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

اِلَّا	امْرَاَتَهٗ	كَانَتْ	مِنَ	الْغٰبِرِيْنَ
مگر	اس کی بیوی	تھی وہ	سے	پیچھے رہنے والی۔

سوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

۸۰ وَاذْكُرْ لُوْطًا وَيُبْدِلُ مِنْهُ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
أَتَأْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ أَيْ أَدْبَارَ الرِّجَالِ
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○

۸۰ اور لوط کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بےحیائی کا کام کرتے ہو کہ مردوں سے بدفعلی کرتے ہو کہ تم سے پہلے کسی نے جن و انسان میں سے اس حرکتِ زشت کو نہیں کیا۔

۸۱ ءَإِنَّكُمْ بِتَحْقِيْقِ الْهَمْزَتَيْنِ وَتَسْهِيْلِ
الثَّانِيَةِ وَإِدْخَالُ أَلِفٍ بَيْنَهُمَا
عَلَى الْوَجْهَيْنِ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ
أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ مُتَجَاوِزُوْنَ
الْحَلَالَ إِلَى الْحَرَامِ

۸۱ (ءَإِنَّكُمْ نے دونوں ہمزوں کو ثابت رکھنا اور دوسرے ہمزہ کو بین بین پڑھنا اور ان کے درمیان الف داخل کرنا دونوں صورتوں میں یہ سب جائز ہے) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی اور بدفعلی کرتے ہو بلکہ تم ایک قوم حد سے بڑھنے والی ہو کہ حلال کو چھوڑ کر حرام اختیار کرتے ہو۔

۸۲ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ إِلَّآ أَنْ
قَالُوْٓا أَخْرِجُوْهُمْ أَيْ لُوْطًا وَأَتْبَاعَهُ
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○
مِنْ أَدْبَارِ الرِّجَالِ

۸۲ اور لوطؑ کی قوم کی طرف سے اور کچھ جواب اس کے سوا نہیں ہوا کہ انہوں نے کہا لوط اور اسکی پیروی کرنے والوں کو اپنے گاؤں سے نکالو۔ بیشک یہ لوگ مردوں کے دُبر سے پاک رہنا اور بچنا چاہتے ہیں۔

۸۳ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗٓ إِلَّا امْرَأَتَهٗ كَانَتْ مِنَ
الْغٰبِرِيْنَ ○ الْبَاقِيْنَ فِي الْعَذَابِ

۸۳ سو ہم نے نجات دی لوط کو اور اسکے گھر والوں کو سوا اسکی بیوی کے کہ وہ عذاب میں باقی رہے۔

تشریح

۸۰ قوم لوط کی شرمناک حرکت | حضرت لوطؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے حضرت ابراہیمؑ کے بھائی حاران کے بیٹے تھے۔ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ہی عراق سے نکل گئے تھے اور کچھ مدت تک شام فلسطین اور مصر میں دین کی دعوت و تبلیغ کا کام کرتے رہے پھر مستقل پیغمبری کے منصب پر اللہ نے انکو سرفراز کر کے اہل سدُوم کی اصلاح پر مقرر کیا۔ یہ سدُوم کا علاقہ بحر مردار کے آس پاس یا بحر مردار میں ہی واقع تھا۔ سدوم کے لوگ انتہائی بے حیائی کے کام میں مبتلا ہو گئے تھے اور وہ فحش کام کرتے تھے جو اس سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا تھا۔

۸۱ قوم لوط کا اصل جرم | اس قوم کا اصل جرم یہ تھا کہ وہ اپنی جنسی خواہش عورتوں کے بجائے مردوں سے پوری کرتے تھے۔ ہم جنسی کی موجد یہ قوم اس کریہہ حرکت میں اس درجہ مبتلا ہو گئی تھی کہ عورتوں سے انکی رغبت ختم ہو گئی تھی۔ اور اس خلافِ فطرت چیز کا انکی سوسائٹی میں عام چلن ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ذی حیات مخلوق میں نر اور مادہ کا فرق رکھا ہے۔ انسانوں میں بھی مرد کی عورت کی طرف رغبت اور جنسی میلان فطرت کا تقاضہ ہے۔ مردوں کیساتھ مردوں کی مباشرت فطرت کے خلاف ہے۔ اس کے اثرات جسم نفس اور اخلاق پر نہایت مضر پڑتے ہیں۔ آج کی متمدن دنیا میں جرمنی کی پارلیمنٹ نے اس خلاف فطرت فعل کو جائز قرار دیا ہے۔ ـــــــ حضرت لوطؑ نے قوم کو سمجھایا کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی اخلاقی حدوں کو توڑنے والے بے حیا اور بدکردار لوگ ہو۔

۸۲ قوم لوط کا جواب | قوم لوط اخلاقی پستی کے اعتبار سے اس حد تک گر چکی تھی کہ انہیں نیک انسانوں کا سمجھانا بجھانا سخت ناگوار تھا اور چاہتے تھے کہ نیکی کی بات کرنے والے یہ چند لوگ بھی یہاں سے نکل جائیں تاکہ ہمیں کوئی ٹوکنے والا نہ رہے۔ انہوں نے حضرت لوط کے سمجھانے بجھانے پر کہا کہ یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں ان کو اپنی بستیوں سے باہر نکال دو۔

۸۳ عذاب سے پہلے حضرت لوطؑ کی نجات | اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ حضرت لوطؑ کو پیغام دیا کہ وہ اپنے گھر والوں اور ساتھیوں کو لیکر بستی سے باہر نکل جائیں مگر اپنی بیوی کو ساتھ نہ لیں کیونکہ وہ اسی قوم کی ہمنوا تھی۔ حضرت لوطؑ اللہ کے حکم کے مطابق ایمان لانیوالوں اور اپنے گھر والوں کو لیکر ہجرت فرما گئے اور انکی رفیقہ حیات اسی قوم کی ساتھی ہونے کی وجہ سے وہیں رہ گئیں۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

وَاَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ
اورہم نے ان پربارش برسائی	ان پر	ایک بارش پس دیکھو	کیسا	ہوا	انجام

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) ایک بارش برسائی پس دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ　ع ۱۱ ۱۲ ۱۷

الْمُجْرِمِيْنَ	وَ	اِلٰى	مَدْيَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا	قَالَ
مجرمین	اور	طرف	مدین	ان کے بھائی	شعیبؑ	اس نے کہا

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ (کو بھیجا) اس نے کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ	اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ	قَدْ جَآءَتْكُمْ
اے میری قوم	عبادت کرو	اللہ	نہیں تمہارا	سے	کوئی معبود	اسکے سوا	تحقیق پہنچ چکی تمہارے پاس

اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تحقیق تمہارے پاس ایک دلیل

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا

بَيِّنَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	فَاَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَالْمِيْزَانَ	وَلَا تَبْخَسُوا
ایک دلیل	سے	تمہارا رب	پس پورا کرو	ناپ	اور تول	اور نہ گھٹاؤ

پہنچ چکی ہے تمہارے رب (کیطرف) سے پس ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کی اشیاء

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَلَا	تُفْسِدُوْا	فِى	الْاَرْضِ	بَعْدَ	اِصْلَاحِهَا
لوگ	انکی اشیا	اور نہ	فساد مچاؤ	میں	زمین (ملک)	بعد	اسکی اصلاح

نہ گھٹاؤ (گھٹا کر نہ دو) اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ مچاؤ

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ ج

ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
یہ	بہتر	تمہارے لئے	اگر	ہو تم	ایمان والے

تمہارے لئے یہ بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو

۸۴ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ؕ هُوَ حِجَارَةُ السِّجِّیْلِ
فَاَهْلَكَتْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ○

۸۴ اور ہم نے ان پر پتھر کی بارش برسائی جس سے وہ سب ہلاک ہوگئے۔ پس دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم گناہگاروں کا انجام کیا ہوا وہ کیونکر ہلاک کردیئے گئے۔

۸۵ وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ
شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مُعْجِزَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰی صِدْقِیْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ
وَ الْمِیْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا تَنْقُصُوا النَّاسَ
اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ
بِالْكُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا بِبَعْثِ
الرُّسُلِ ذٰلِكُمْ الْمَذْكُوْرُ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ○ مُرِیْدِی الْاِیْمَانِ
فَبَادِرُوْا اِلَیْهِ

۸۵ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ الخ
اور ہم نے قوم مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں بیشک تمہارے پاس میرے سچے ہونے کا ایک معجزہ تمہارے رب کیطرف سے آیا سو پوری طرح ناپو اور تولو اور لوگوں کو انکی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں کفر اور گناہوں کا فساد نہ پھیلاؤ بعد اس کے کہ اللہ نے پیغمبر بھیجکر اس کو درست کیا اور کفر کو مٹایا۔ یہ جو ذکر کیا گیا تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم ایمان کیطرف جلدی کرنے والے ہو تو اس کی طرف جلدی کرو۔

تشریح

۸۴ قوم لوط پر پتھروں کی بارش | کیونکہ قوم کے پاپ کا گھڑا بھر چکا تھا اسلئے اللہ تعالےٰ نے ان پر پتھروں کی بارش کی ساری بستی تباہ و برباد ہوگئی انکی بستیاں الٹ دی گئیں اور یہ پوری قوم صفحۂ ہستی سے اس طرح مٹ گئی کہ آج بحر مردار کے سوا ان کی کوئی یادگار باقی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ بحر مردار کے پاس ایسی گھناؤنی اور ڈراؤنی فضا ہے کہ آج بھی وہاں خوف محسوس ہوتا ہے۔ یہ ہے ان مجرموں کا انجام جو دعوت عبرت دے رہا ہے یہ شرمناک فعل کرنے اور کرانے والا اسلام کی نظر میں عبرت ناک سزا کا مستحق ہے۔ اسی طرح کوئی اپنی بیوی سے یہ فعل کرے تو قطعی حرام ہے۔
ابوداؤد میں نبیؐ کا ارشاد ہے کہ:۔ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَى الْمَرْاَةَ فِیْ دُبُرِهَا (عورت کے ساتھ یہ فعل کرنے والا ملعون ہے) اسی طرح ابن ماجہ اور مسند احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ منقول ہیں کہ:۔ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلٍ جَامَعَ اِمْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی کیطرف نگاہِ رحمت نہیں فرمائیں گے جو عورت سے اس فعل کا ارتکاب کرے)

۸۵ مدین والے | حضرت ابراہیم کے ایک بیٹے ان کی تیسری بیوی قطورا، سے تھے جن کا نام مِدیان تھا۔ ان کی اولاد اور ان سے وابستہ لوگ بنی مِدیان کہلائے اور جس علاقے میں یہ رہتے تھے اس کا نام مِدیان اور کثرتِ استعمال سے مَدیَن ہوگیا۔ مدین کا یہ علاقہ حجاز کے شمال مغرب اور فلسطین کے جنوب میں بحر احمر اور خلیج عقبہ کے کنارے پر واقع تھا اور جزیرہ نما سینا کے ساحل تک پھیلا ہوا تھا یہ ایک بڑی تجارت پیشہ قوم تھی۔ آہستہ آہستہ ان میں دو خرابیاں پیدا ہوگئی تھیں ایک تو شرک کی بیماری دوسرے تجارتی معاملات میں بے ایمانی جب یہ خرابیاں بڑھ گئیں تو ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے انہی کی قوم میں سے حضرت شعیب کو پیغمبر مقرر کیا انہوں نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ دیکھو اللہ کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے صاف ہدایت آچکی ہے۔ پورا تولا کرو تم تول کر لوگوں کو نقصان مت پہنچاؤ اور زندگی کا جو نظام بہترین اخلاق پر اللہ نے قائم کیا ہے اسکو برباد مت کرو اگر تم مومن ہو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور معاملات کو درست کرو۔

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ

وَلَا	تَقْعُدُوا	بِكُلِّ	صِرَاطٍ	تُوعِدُونَ	وَتَصُدُّونَ	عَنْ	سَبِيلِ اللَّهِ	مَنْ
اور نہ	بیٹھو	ہر	راستہ	تم ڈراؤ	اور تم روکو	سے	اللہ کا راستہ	جو

اور ہر راستہ پر نہ بیٹھو کہ تم (راہ گیروں کو) ڈراؤ اور اسے اللہ کے راستہ سے روکو۔ جو

آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَ

آمَنَ	بِهِ	وَتَبْغُونَهَا	عِوَجًا	وَاذْكُرُوا	إِذْ	كُنتُمْ	قَلِيلًا	فَكَثَّرَكُمْ	وَ
ایمان لایا	اس پر	اور ڈھونڈتے ہیں	کجی	اور یاد کرلو	جب	تم تھے	تھوڑے	تو اس نے تمہیں بڑھادیا	اور

اس پر ایمان لایا۔ اور اس میں کجی ڈھونڈو اور یاد کرو جب تم (اقلیت میں) تھوڑے تھے تو اس نے تمہیں بڑھادیا

انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾

انظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الْمُفْسِدِينَ
دیکھو	کیسا	ہوا	انجام	فساد کرنے والے

اور دیکھو! فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

(۸۶) وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ طَرِيقٍ
تُوعِدُونَ تَخُوفُونَ النَّاسَ بِأَخْذِ
ثِيَابِهِمْ أَوِ الْمَكْسِ مِنْهُمْ وَتَصُدُّونَ تَصْرِفُونَ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ دِينِهِ مَنْ آمَنَ
بِهِ بِتَوَعُّدِكُمْ إِيَّاهُ بِالْقَتْلِ تَبْغُونَهَا
تَطْلُبُونَ الطَّرِيقَ عِوَجًا مُعْوَجَّةً وَاذْكُرُوا
إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ○ قَبْلَكُمْ
بِتَكْذِيبِهِمْ رُسُلَهُمْ أَيْ آخِرُ أَمْرِهِمْ
مِنَ الْهَلَاكِ

(۸۶) اور لوگوں کے ڈرانے اور کپڑے چھیننے اور لوٹنے کو ہر ایک راہ پر نہ بیٹھو کہ ناحق لوگوں کے مال چھینو اور ظلم کرو اور حال تمہارا یہ ہے کہ جو اللہ پر ایمان لاوے اور اس کے دین کے راستے پر چلے اس کو مار ڈالنے کی دھمکی دیکر ایمان سے روکتے ہو اور دین الٰہی پر چلنے سے منع کرتے ہو اور ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہو۔ اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے سو اللہ نے تم کو بڑھایا اور دیکھو کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو تم سے پہلے فساد کرنے والے تھے کہ اپنے پیغمبروں کی تکذیب کرتے ان کا حال دیکھو کیسے ہلاک کیے گئے۔

تشریح

(۸۶) حق سے روکنا حضرت شعیبؑ نے جب مدین والوں کو سمجھایا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور لین دین میں بددیانتی مت کرو اور اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام حق کو برباد کرنے کی کوشش مت کرو تو بجائے اس کے کہ وہ اس سچی بات پر کان دھرتے انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ پر اور ہر راستے پر پہرے بٹھا دئے لوگوں کو خوفزدہ کرتے تھے اور ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے روکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو یاد دلایا کہ اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم غریب تھے اور تعداد میں بہت کم تھے اللہ نے تمہاری تعداد بھی بڑھادی اور تمہیں مال و دولت سے بھی نوازا۔ یہ حرکتیں مت کرو ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ فساد برپا کرنیوالوں کا انجام کیا ہوا ہے۔

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِىْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ

وَاِنْ	كَانَ	طَآئِفَةٌ	مِّنْكُمْ	اٰمَنُوْا	بِالَّذِىْٓ	اُرْسِلْتُ	بِهٖ	وَطَآئِفَةٌ	لَّمْ
اور اگر	ہے	ایک گروہ	تم سے	ایمان لایا	اس پر جو	میں بھیجا گیا	جس کے ساتھ	اور ایک گروہ	نہیں

اور اگر تم میں ایک گروہ ہے جو اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، اور ایک گروہ ایمان

يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

يُؤْمِنُوْا	فَاصْبِرُوْا	حَتّٰى	يَحْكُمَ	اللّٰهُ	بَيْنَنَا	وَهُوَ	خَيْرُ	الْحٰكِمِيْنَ
ایمان لایا	تم صبر کرلو	یہاں تک کہ	فیصلہ کردے	اللہ	ہمارے درمیان	اور وہ	بہتر	فیصلہ کرنے والا

نہیں لایا، تو تم صبر کرو یہاں تک کہ فیصلہ کر دے اللہ ہمارے درمیان اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۸۷) وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِىْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖ فَاصْبِرُوْا اِنْتَظِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ بِاِنْجَاءِ الْمُحِقِّ وَاِهْلَاكِ الْمُبْطِلِ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اَعْدَلُهُمْ۔

(۸۷) اور اگر تم میں سے ایک جماعت ایمان لائی اور جو احکام مجھ کو دیکر بھیجا گیا ان کو مانا اور ایک جماعت ان احکام پر ایمان نہ لائے تو منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ فیصلہ کردے ہم میں اور تم میں اس طرح کہ اہل حق کو نجات دے اور اہل باطل کو ہلاک کرڈالے اور اللہ بہتر فیصلہ کرنے والا اور انصاف والا ہے۔

تشریح

(۸۷) اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو | حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں اور کچھ ایمان نہیں لاتے اور متفقہ طور پر تم سچائی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو اور تم نے اختلاف کرنے کی ہی ٹھان رکھی ہے تو کم سے کم ایمان لانے والوں پر زبردستی تو مت کرو۔ صبر کے ساتھ دیکھتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ حق و باطل کا فیصلہ فرمادیں اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ

يَا شُعَيْبُ	لَنُخْرِجَنَّكَ	قَوْمِهِ	مِنْ	اسْتَكْبَرُوا	الَّذِينَ	الْمَلَأُ	قَالَ
اے شعیب	ہم تجھے ضرور نکال دینگے	اسکی قوم	سے	تکبر کرتے تھے (بڑے بنتے تھے)	وہ جو کہ	سردار	بولے

اس کی قوم کے وہ سردار جو بڑے بنتے تھے بولے اے شعیب ہم ضرور نکال دیں گے تجھے

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا

مِلَّتِنَا	فِي	لَتَعُودُنَّ	أَوْ	قَرْيَتِنَا	مِنْ	مَعَكَ	آمَنُوا	وَالَّذِينَ
ہمارے دین	میں	یہ کہ تم لوٹ آؤ	یا	ہماری بستی	سے	تیرے ساتھ	ایمان لائے	اور وہ جو

اور انہیں جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے، یا یہ کہ تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ

قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ۝٨٨ قف

كَارِهِينَ	كُنَّا	أَوَلَوْ	قَالَ
ناپسند کرتے ہوں	ہم ہوں	کیا خواہ	اس نے کہا

فرمایا خواہ ہم ناپسند کرتے ہوں (پھر بھی ؟)

(۸۸) قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ عَنِ الْإِيمَانِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ تَرْجِعُنَّ فِي مِلَّتِنَا دِينِنَا وَغَلَّبُوا فِي الْخِطَابِ الْجَمْعَ عَلَى الْوَاحِدِ لِأَنَّ شُعَيْبًا لَمْ يَكُنْ فِي مِلَّتِهِمْ قَطُّ وَعَلَى نَحْوِهِ أَجَابَ قَالَ أَنَعُودُ فِيهَا وَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ○ لَهَا اسْتِفْهَامٌ لِلْإِنْكَارِ

(۸۸) قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ الخ شعیب کی قوم میں سے جو لوگ کافر ہوئے اور ایمان سے تکبر کیا اس جماعت نے کہا کہ بیشک اے شعیب ہم تجھ کو اور ان لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے اپنے شہر سے نکالیں گے یا تجھ کو چاہیئے کہ ہمارے مذہب کیطرف رجوع کرے (شعیب اگرچہ انکے مذہب میں کبھی نہ تھے مگر رجوع کرنا اپنے مذہب کیطرف اس کو کہنا اس وجہ سے ہے کہ سوا شعیب کے سب کا مذہب وہی تھا تغلیباً اس کو بھی اپنی جماعت میں داخل کر کے یہ خطاب کیا اور اسی بناء پر شعیب نے بھی انکے سوال کے موافق جواب دیا) شعیب نے کہا کیا میں تمہارے مذہب میں لوٹوں اگرچہ ہم تمہارے مذہب کو برا سمجھیں یعنی میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔

تشریح

(۸۸) قوم شعیب کے سرداروں کا جواب | جب حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم کے لوگوں اہل مدین کو اللہ کے دین کی دعوت دی تو سب سے زیادہ مخالفت قوم کے سرداروں نے کی جو اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں بتلا تھے انہوں نے حضرت شعیبؑ اور انکے پیروکاروں کو دھمکی دی کہ یا تو تم اس طریقے پر واپس آجا جو ہمارے باپ دادا کا طریقہ تھا۔ اور اپنی یہ توحید کی رٹ چھوڑ دو ورنہ ہم اپنی بستی سے تمہیں باہر نکال دینگے۔ حضرت شعیبؑ نے کہا کہ کیا بنا ہماری مرضی کے ہم پر زبردستی کی جائیگی اور یہ کہ ہمیں اللہ کا دین چھوڑنے پر مجبور کیا جائیگا۔ ؟

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِىْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ

قَدِ افْتَرَيْنَا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اِنْ	عُدْنَا	فِىْ	مِلَّتِكُمْ	بَعْدَ
البتہ ہم نے بہتان باندھا (باندھیں گے)	اللہ پر	جھوٹا	اگر	ہم لوٹ آئیں	میں	تمہارا دین	بعد

البتہ ہم اللہ پر جھوٹا بہتان باندھیں گے اگر ہم اس کے بعد تمہارے دین میں لوٹ آئیں جبکہ

اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ

اِذْ	نَجّٰنَا	اللّٰهُ	مِنْهَا	وَمَا يَكُوْنُ	لَنَآ	اَنْ	نَّعُوْدَ	فِيْهَآ	اِلَّآ	اَنْ
جب	ہم کو بچالیا	اللہ	اس سے	اور نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم لوٹ آئیں	اسمیں	مگر	یہ کہ

اللہ نے ہمیں اس سے بچالیا ہے اور ہمارا کام نہیں کہ ہم اس میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

يَّشَآءَ	اللّٰهُ	رَبُّنَا	وَسِعَ	رَبُّنَا	كُلَّ شَىْءٍ	عِلْمًا	عَلَى	اللّٰهِ
چاہے	اللہ	ہمارا رب	احاطہ کرلیا ہے	ہمارا رب	ہر شے	علم میں	پر	اللہ

ہمارا رب چاہے۔ ہمارے رب نے اپنے علم میں ہر شے کا احاطہ کر لیا ہے۔ ہم نے اللہ پر

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ

تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	افْتَحْ	بَيْنَنَا	وَ	بَيْنَ	قَوْمِنَا	بِالْحَقِّ
ہم نے بھروسہ کیا	ہمارا رب	فیصلہ کردے	ہمارے درمیان	اور	درمیان	ہماری قوم	حق کے ساتھ

بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب فیصلہ کردے ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کیساتھ

وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

وَ	اَنْتَ	خَيْرُ	الْفٰتِحِيْنَ	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِيْنَ
اور	تو	بہتر	فیصلہ کرنے والا	اور	بولے	سردار	وہ جنہوں نے

اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور وہ سردار بولے جنہوں نے

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا

كَفَرُوْا	مِنْ	قَوْمِهٖ	لَئِنِ	اتَّبَعْتُمْ	شُعَيْبًا
کفر کیا	سے	اس کی قوم	اگر	تم نے پیروی کی	شعیب

کفر کیا اس کی قوم کے اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی

إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُونَ ﴿۹۰﴾

إِنَّكُمْ	إِذًا	لَّخٰسِرُونَ
تو تم ضرور	اس صورت میں	خسارہ میں ہوگے

تو اس صورت میں تم خود خسارے میں ہوگے۔

(۸۹) قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا
فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ
مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ يَنْبَغِي لَنَا
أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ
رَبُّنَا ۚ ذٰلِكَ نَتَّخِذُ لَنَا وَسِعَ رَبُّنَا
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ أَيْ وَسِعَ عِلْمُهُ
كُلَّ شَيْءٍ وَمِنْهُ حَالِي وَحَالُكُمْ عَلَى
اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ احْكُمْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِينَ
الْحَاكِمِينَ۔

(۸۹) اگر ہم تمہارے مذہب کیطرف رجوع کریں بعد اس کے کہ ہم کو اللہ نے اس سے بچایا تو ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور افترا کیا اور ہمکو یہ لائق نہیں کہ تمہارے مذہب کو اختیار کریں۔ مگر اللہ جو رب ہمارا ہے اگر چاہے تو ہوسکتا ہے کہ ہماری مدد نہ فرماوے اور توفیق خیر کو ہم سے روک لے۔ ہمارے رب کا علم تمام چیزوں پر پھیلا ہوا ہے میرا اور تمہارا حال اس پر روشن ہے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں ٹھیک حکم اور سچا فیصلہ فرما اور تو بہتر حکم کرنے والا ہے۔

(۹۰) وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
أَيْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَئِنِ لام قسم اتَّبَعْتُمْ
شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُونَ ۝

(۹۰) اور شعیب کی قوم کے کافروں میں سے بعض نے بعض سے کہا البتہ اگر تم شعیب کی پیروی کروگے تو بیشک تم اسوقت ٹوٹے والوں میں سے ہوجاؤگے۔

تشریح

(۸۹) ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے | حضرت شعیبؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں گمراہی سے نجات دی ہے اور میرے ذریعہ لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا ہے اگر ہم اس راہِ حق کو چھوڑ کر پھر گمراہی کی طرف چلے گئے تو یہ تو اللہ پر بہتان طرازی ہوگی۔ جب وہ ایک ہے تو اس کے ساتھ دوسروں کو ساجھی بنانا ایک بلا دلیل کے جھوٹ گھڑنا ہے۔ اب ہمارے لئے اس جھوٹ کے راستے پر واپس جانا ممکن نہیں ہے لیکن اگر اللہ کو ہی ایسا منظور ہو تو اور بات ہے۔ اسلام نے جو ہمیں ادب سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ مومن جو اللہ کی عظمت اور خود کے بندہ ہونے کو سمجھتا ہے وہ کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں فلاں بات کرکے رہونگا بلکہ وہ جب بھی کہے گا یہ کہیگا کہ میرا ارادہ فلاں کام کرنے کا ہے لیکن اس ارادے کا پورا ہونا اللہ کی مشیت پر ہے اللہ چاہیں گے تو ایسا ہوجائے گا اس لئے حضرت شعیبؑ نے بھی عاجزی کے ساتھ یہی فرمایا کہ اگر اللہ چاہیں گے تو میرے پیروکاروں کا گمراہی کی طرف واپس جانا ممکن نہیں ہے۔ حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے اسے ہر چیز کا علم ہے وہ ظالم اور مظلوم دونوں کو جانتا ہے۔ انہوں نے پروردگار سے دعا کی کہ اے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ فرما دیجئے آپ ہی بہترین فیصلہ فرمانے والے ہیں۔

(۹۰) قوم کے سرداروں نے قوم کو بھڑکانے کی کوشش کی | حضرت شعیبؑ کی یہ بات سنکر قوم کے سرداروں نے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ شعیب ایک اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیکر جس ایمانداری اور دیانتداری کا سبق پڑھا رہے ہیں اگر تم نے اس پر عمل کیا تو ہمارا کاروبار تباہ ہوجائینگے اور ہم نفع سے محروم ہوجائینگے۔ اگر ہم پُرامن بنکر رہے اور آنے جانے والے قافلوں کو تنگ کرنا اور لوٹنا بند کردیا تو آس پاس کی قوموں پر ہمارا رعب ختم ہوجائیگا اور جو معاشی اور سیاسی فائدے ہمیں حاصل ہورہے ہیں وہ سب ختم ہوجائینگے۔ ہر زمانے میں بگڑے ہوئے لوگوں کی چال یہی رہی ہے۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۹۱﴾ اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا

فَاَخَذَتۡهُمُ	الرَّجۡفَةُ	فَاَصۡبَحُوۡا	فِىۡ	دَارِهِمۡ	جٰثِمِيۡنَ	اَلَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا	شُعَيۡبًا
تو انہیں آلیا	زلزلہ	صبح کے وقت رہ گئے	میں	اپنے گھر	اوندھے پڑے	وہ جنہوں نے	جھٹلایا	شعیب

تو انہیں زلزلہ نے آلیا پس وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا

كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ۛ اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا كَانُوۡا هُمُ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۲﴾

كَاَنۡ	لَّمۡ يَغۡنَوۡا	فِيۡهَا	اَلَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا	شُعَيۡبًا	كَانُوۡا	هُمُ	الۡخٰسِرِيۡنَ
گویا	نہ بستے تھے	اس میں	وہ جنہوں نے	جھٹلایا	شعیب	وہ ہوئے	وہی	خسارہ پانے والے۔

(وہ ایسے مٹے) گویا (کبھی) بستے نہ تھے وہاں۔ وہ جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہی خسارہ پانے والے ہوئے۔

(۹۱) فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ الزَّلۡزَلَةُ الشَّدِيۡدَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ○ بَارِكِيۡنَ عَلَى الرُّكَبِ مَيِّتِيۡنَ

(۹۱) پس انکو ایک سخت زلزلہ نے پکڑا سو ہو گئے وہ دوزانو بیٹھنے والے مرے ہوئے۔

(۹۲) اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا مُبۡتَدَأٌ خَبَرُهُ كَاَنۡ مُخَفَّفَةٌ وَاِسۡمُهَا مَحۡذُوۡفٌ اَىۡ كَاَنَّهُمۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا يُقِيۡمُوۡا فِيۡهَا فِىۡ دِيَارِهِمۡ اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا كَانُوۡا هُمُ الۡخٰسِرِيۡنَ ○ اَلتَّاكِيۡدُ بِاِعَادَةِ الۡمَوۡصُوۡلِ وَغَيۡرِهٖ لِلرَّدِّ عَلَيۡهِمۡ فِىۡ قَوۡلِهِمُ السَّابِقِ۔

(۹۲) جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا وہ اپنے گھروں میں کبھی آباد نہ ہوئے تھے۔

جن لوگوں نے شعیب کی بات نہ مانی اور اس کو جھوٹا سمجھا وہی ٹوٹے میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ٹوٹے میں ہونے کو بتاکید مکرر فرمایا ان کے کلام سابق کے رد کرنے کو۔

تشریح

(۹۱) **آخر عذاب آ ہی گیا** | جب ہر طرف سے اتمام حجت ہو چکا سمجھانے بجھانے کے تمام راستے بند ہو گئے اور قوم کے زیادہ تر لوگوں کے سُدھرنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تو آخر اللہ کا عذاب آ ہی گیا۔ ایک دہلانے والی آفت نے ان کو گھیر لیا۔ پہلے بادل گھر کے آئے جنمیں آگ کے شعلے اور چنگاریاں تھیں پھر آسمان سے ایک ہولناک آواز ہوئی اور نیچے سے زلزلہ آیا جس کے نتیجے میں ساری بستی اوندھی پڑی ہوئی تھی۔

(۹۲) **شعیب کو جھٹلانے والے خسارے میں رہے** | جو لوگ بڑھ چڑھ کر باتیں بناتے تھے حضرت شعیبؑ کو کمزور سمجھ کر دھمکاتے تھے لوگوں کو بہکاتے تھے وہ ایسے مٹ گئے جیسے کبھی کوئی آبادی تھی ہی نہیں۔ مدین کی یہ تباہی مدتوں تک لوگوں کی زبانوں پر رہی۔

زبور میں آتا ہے حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ اے خدا! فلاں فلاں قوموں نے تیرے خلاف عہد باندھ لیا ہے لہذا تو ان کے ساتھ وہی کر جو تو نے مدیان کے ساتھ کیا (۸۳ - ۱۵ تا ۹)۔ یسعیاہ نبی نے ایک جگہ بنی اسرائیل کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آشور والوں سے نہ ڈرو اگرچہ وہ تمہارے لئے مصریوں کی طرح ظالم بنے جا رہے ہیں لیکن کچھ دیر نہ گذرے گی کہ رب ان پر اپنا کوڑا برسائیگا اور ان کا وہی حشر ہوگا جو مدیان کا ہوا (یسعیاہ۔ ۱۰۔ ۲۱ تا ۲۶)

غرض یہ کہ اللہ کے دین اور اللہ کے پیغمبر حضرت شعیبؑ کو جھٹلانے والے دنیا میں بھی خسارے میں رہے اور آخرت بھی برباد ہوئی۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ

فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَقَالَ	يٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسٰلٰتِ	رَبِّيْ	وَنَصَحْتُ	لَكُمْ	فَكَيْفَ
پھر منہ پھیرا	ان سے	اور کہا	اے میری قوم	البتہ	میں نے پہنچا دیئے ہیں تمہیں	پیغام (جمع)	اپنا رب	اور خیر خواہی کی	تمہاری	تو کیسے

پھر ان سے اس نے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کر چکا تو اب)

ع ۹ ۱۱ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ

اٰسٰى	عَلٰى	قَوْمٍ	كٰفِرِيْنَ	وَمَآ اَرْسَلْنَا	فِيْ	قَرْيَةٍ	مِّنْ	نَّبِيٍّ	اِلَّآ	اَخَذْنَآ
غم کھاؤں	پر	قوم	کافر (جمع)	اور نہ بھیجا ہم نے	میں	کسی بستی	کوئی	نبی	مگر	ہم نے پکڑا

کافر قوم پر کیسے غم کھاؤں؟ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر ہم نے وہاں کے لوگوں کو

اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ

اَهْلَهَا	بِالْبَاْسَآءِ	وَالضَّرَّآءِ	لَعَلَّهُمْ	يَضَّرَّعُوْنَ	ثُمَّ	بَدَّلْنَا	مَكَانَ
وہاں کے لوگ	سختی میں	اور تکلیف	تاکہ وہ	عاجزی کریں	پھر	ہم نے بدلی	جگہ

سختی میں پکڑا اور تکلیف میں تاکہ وہ عاجزی کریں۔ اور ہم نے برائی کی جگہ

السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ

السَّيِّئَةِ	الْحَسَنَةَ	حَتّٰى	عَفَوْا	وَّقَالُوْا	قَدْ مَسَّ	اٰبَآءَنَا	الضَّرَّآءُ	وَالسَّرَّآءُ
برائی	بھلائی	یہاں تک کہ	وہ بڑھ گئے	اور کہنے لگے	پہنچ چکی ہے	ہمارے باپ دادا	تکلیف	اور خوشی

بھلائی بدلی، یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے اور کہنے لگے ہمارے باپ دادا کو پہنچ چکی ہے، تکلیف اور خوشی

فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

فَاَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً	وَّهُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ
پس ہم نے انہیں پکڑا	اچانک	اور وہ	بے خبر تھے

پس ہم نے انہیں اچانک پکڑا اور وہ بے خبر تھے۔

﴿۹۳﴾ فَتَوَلّٰى اَعْرَضَ عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَلَمْ تُؤْمِنُوْا فَكَيْفَ اٰسٰى اَحْزَنُ عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ○ اِسْتِفْهَامٌ بِمَعْنَى النَّفْيِ

﴿۹۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ فَكَذَّبُوْهُ

﴿۹۳﴾ پس اعراض کیا ان سے شعیبؑ نے اور منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم بیشک میں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے اور تمہاری ہر طرح خیر خواہی کی پھر بھی تم ایمان نہ لائے پس کیا غمگین ہوں میں اور کیا افسوس کروں اس قوم کے حال پر جو کافر ہوئے۔

﴿۹۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ○ يتذللون فيؤمنون

۹۵ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ العذاب الْحَسَنَةَ الغنى والصحة حَتَّىٰ عَفَوا كثروا وَّقَالُوا كفرا للنعمة قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ كما مسنا وهذا عادة الدهر وليست بعقوبة من الله فكونوا على ما انتم عليه قال تعالى فَأَخَذْنَاهُم بالعذاب بَغْتَةً فجاءة وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ بوقت مجيئه قبله۔

لعلهم یضرعون الخ اور ہم نے کسی شہر میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا کہ اسکو اسکی قوم نے جھٹلایا مگر ہم نے ان گاؤں والوں کو زحمت افلاس اور بیماری کی مصیبت میں گرفتار کیا تاکہ وہ اللہ کے سامنے عاجزی کریں اور ذلیل ہوکر ایمان لائیں

۹۵ پھر ہم نے انکو مصیبت کے عوض امارت اور صحت دی یہاں تک کہ وہ بہت ہوگئے اور انعام الٰہی کی ناشکری کر کے کہنے لگے کہ بیشک ہمارے باپ دادوں پر بھی کبھی افلاس آیا کبھی فراغت اور مال و دولت ملا جیسے ہم پر کبھی مصیبت آتی ہے کبھی راحت یہ عذاب الٰہی نہیں بلکہ زمانہ میں ہمیشہ یونہی ہوتا رہا ہے کچھ ڈرنے کی بات نہیں پس قائم رہو تم لوگ اسی دین پر جس پر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس ہم نے انکو ناگاہ مصیبت میں گرفتار کیا اور وہ لوگ اس مصیبت کے آنے سے پہلے اس کے وقت کو نہ جانتے تھے۔

تشریح

۹۳ حضرت شعیبؑ بستی چھوڑ کر چلے گئے | حضرت شعیبؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدین چھوڑ کر چلے گئے۔ اس ویران بستی کو خطاب کرتے ہوئے حضرت شعیبؑ نے کہا کہ میں نے پوری خیر خواہی کے ساتھ اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچایا تمہیں نصیحت کی تمہیں انجام سے باخبر کیا مگر افسوس تم مان کر نہیں دیئے حق کو نہ ماننے والوں پر اب کیا افسوس کیا جائے۔ ان تاریخی واقعات سے قرآن مجید کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ان سے نصیحت حاصل کریں اور سچے راستے پر چل کر دونوں جہان میں کامیاب ہوں۔

۹۴ اللہ تعالیٰ کا حکیمانہ دستور | کیونکہ یہ دنیا اللہ کے بندوں کے لئے امتحان گاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلئے اس دنیا میں اچھائی اور برائی دونوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر اس کے نفس میں بھی اچھائی اور برائی کا میلان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لئے پیغمبروں کو بھیجتے ہیں ان پر اپنی کتابیں نازل کرتے ہیں اور اللہ کے یہ پیغمبر پوری دلسوزی کے ساتھ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اس پیغام ہدایت کو زیادہ سے زیادہ پُر اثر بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ ماحول تیار کرتے ہیں۔ ایسی صورتیں تیار کی جاتی ہیں کہ لوگوں کے دل نرم پڑ جائیں اور جس طرح نرم مٹی بیج کو قبول کرتی ہے اسی طرح دلوں کی نرمی اللہ کی ہدایت کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو جائے لوگوں کو مختلف قسم کی تنگیوں اور پریشانیوں میں مبتلا کر کے ان میں عاجزی پیدا کی جاتی ہے ان کے غرور کو توڑا جاتا ہے جب اس تدبیر سے بھی کام نہیں چلتا اور وہ یہ سمجھ نہیں پاتے کہ کوئی بالاتر قوت ہے جس کے ہاتھ میں قسمت کی باگیں ہیں تو پھر انکی آزمائش کا دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے

۹۵ آزمائش کا دوسرا دور خوشحالی | آزمائش کے اس دوسرے دور میں بدحالی کو خوشحالی سے تنگی کو فراخی سے بدل دیا جاتا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں پر شکر گذار ہوتے ہیں یا نہیں اور کیا وہ اس بات کو سمجھ پاتے ہیں یا نہیں کہ حالات کا یہ اُتار چڑھاؤ کسی طاقتور ہاتھ کی حرکت کا کرشمہ ہے مگر بجائے اس کے کہ وہ اس بات کو سمجھیں یہ کہنے لگتے ہیں کہ اچھے اور برے دن تو آتے ہی رہتے ہیں ہم سے پچھلے لوگوں پر بھی اس طرح کے حالات گذر چکے ہیں اور پھر وہ انجام سے بے خبر ہوکر اسی غلط راستے پر چل پڑتے ہیں۔ تو اللہ کا عذاب اچانک بے خبری میں جبکہ وہ اپنے حالات میں مست ہوتے ہیں آتا ہے اور ان کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ

وَلَوْ	اَنَّ	اَهْلَ + الْقُرٰٓى	اٰمَنُوْا	وَاتَّقَوْا	لَفَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ	بَرَكٰتٍ	مِّنَ	السَّمَآءِ
اور اگر	یہ ہوتا کہ	بستیوں والے	ایمان لاتے	اور پرہیزگاری کرتے	توالبتہ ہم کھول دیتے	ان پر	برکتیں	سے	آسمان

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے البتہ ہم ان پر برکتیں کھول دیتے زمین اور

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ

وَالْاَرْضِ	وَلٰكِنْ	كَذَّبُوْا	فَاَخَذْنٰهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ	اَفَاَمِنَ
اور زمین	اور لیکن	انہوں نے جھٹلایا	تو ہم نے انہیں پکڑا	اسکے نتیجہ میں	جو وہ کرتے تھے	کیا بے خوف ہیں

آسمان سے، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے انہیں پکڑا اس کے نتیجہ میں جو وہ کرتے تھے۔ کیا اب بے خوف ہیں

اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

اَهْلُ + الْقُرٰٓى	اَنْ	يَّاْتِيَهُمْ	بَاْسُنَا	بَيَاتًا	وَّهُمْ	نَآئِمُوْنَ	
بستیوں والے	کہ	ان پر آئے	ہمارا عذاب	راتوں رات	اور وہ	سوئے ہوئے ہوں	

بستیوں والے کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آجائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں

(۹۶) وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى الْمُكَذِّبِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِمْ وَاتَّقَوْا الْكُفْرَ وَالْمَعَاصِيَ
لَفَتَحْنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ عَلَيْهِمْ
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ بِالْمَطَرِ وَالْاَرْضِ
بِالنَّبَاتِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فَاَخَذْنٰهُمْ
عَاقَبْنَاهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○
(۹۷) اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى الْمُكَذِّبُوْنَ اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا عَذَابُنَا بَيَاتًا لَيْلًا وَّهُمْ
نَآئِمُوْنَ ○ غَافِلُوْنَ عَنْهُ

(۹۶) اور اگر یہ شہر اور گاؤں والے جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاتے اور کفر اور گناہوں سے بچتے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے برکتیں یعنی بارش اتارتے اور زمین سے کھیتی وغیرہ پیدا کرتے۔ ولیکن ان لوگوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا سو ہم نے انکو عذاب میں گرفتار کیا بسبب انکی کمائی کے

(۹۷) کیا یہ گاؤں کے لوگ جھٹلانے والے بےخوف ہو گئے اس سے کہ ہمارا عذاب ان پر رات کو سوتے ہوئے آجائے کہ وہ اس سے بے خبر ہوں۔

تشریح

(۹۶) انسان نیک راستے پر چلے تو دنیا میں بھی اس پر برکتیں نازل ہوتی ہیں | اللہ تبارک وتعالے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لوگ نیکی کی روش اختیار کریں تو آخرت میں تو ان کو بہترین جزا ملے گی ہی دنیا میں بھی ان پر برکتوں کے دروازے کھلتے ہیں لیکن اگر وہ سچائی کو جھٹلانے کو ہی تیار رہیں اور کسی طرح مان کر نہ دیں تو پھر ان کے برے اعمال کے نتیجے میں اللہ کی پکڑ آہی جاتی ہے۔

(۹۷) اللہ کی گرفت سے بےخوفی | اللہ کی پکڑ اور گرفت سے بےخوفی اور غافل ہو جانا اور یہ سوچ کر اپنی مستی میں رہنا کہ کچھ نہیں ہوتا۔ کیا انسان نہیں سمجھتا کہ وہ آرام سے اپنی خواب گاہوں میں پڑا سو رہا ہوگا اور اپنے انجام سے بے خبر ہوگا تو رات کو اچانک اللہ کی پکڑ نہیں آ

أَوَ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرٰى أَنْ يَّأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

أَوَ أَمِنَ	أَهْلُ الْقُرٰى	أَنْ	يَّأْتِيَهُمْ	بَأْسُنَا	ضُحًى	وَّهُمْ	يَلْعَبُوْنَ
کیا بے خوف ہیں	بستیوں والے	کہ	ان پر آ جائے	ہمارا عذاب	دن چڑھے	اور وہ	کھیل کود رہے ہوں

کیا بستیوں والے اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آجائے اور وہ کھیل کود رہے ہوں

أَفَأَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲ ۶ ۲

أَفَأَمِنُوْا	مَكْرَ	اللّٰهِ	فَلَا يَأْمَنُ	مَكْرَ	اللّٰهِ	إِلَّا	الْقَوْمُ	الْخٰسِرُوْنَ
کیا وہ بے خوف ہو گئے	تدبیر	اللہ	بے خوف نہیں ہوتے	تدبیر	اللہ	مگر	لوگ	خسارہ اٹھانے والے

کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے؟ سو بے خوف نہیں ہوتے اللہ کی تدبیر سے مگر خسارہ اٹھانے والے

﴿۹۸﴾ أَوَ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرٰى أَنْ
يَّأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى نَهَارًا
وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ○

﴿۹۸﴾ اور کیا امن میں ہوئے گاؤں والے اس سے کہ ان پر ہمارا عذاب دن کو آوے اس حال میں کہ وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔

﴿۹۹﴾ أَفَأَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ اِسْتِدْرَاجُهُ
إِيَّاهُمْ بِالنِّعْمَةِ وَأَخْذِهِمْ
بَغْتَةً فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ
اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

﴿۹۹﴾ سو کیا یہ لوگ اللہ کے مکر سے بے خوف ہو گئے یہ نہیں سمجھتے کہ یہ انعام کرنا استدراج ہے اور مہلت دینے کے بعد اللہ ناگاہ پکڑ لیتا ہے سو بے خوف نہیں ہوتے اللہ کے مکر سے مگر جماعت ٹوٹے والی۔

تشریح

﴿۹۸﴾ انسان لہو و لعب میں ہو اور اللہ کی پکڑ آجائے | کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی دن میں اپنے کھیل کود میں لگا ہو لہو و لعب میں مشغول ہو اور اللہ کا مضبوط ہاتھ اچانک ان تک پہنچ جائے۔ کیا وہ اس سے بے خبر ہیں۔ کیا انسان کو اسی طرح مطمئن ہو کر بیٹھ جانا چاہیئے اور اپنے انجام سے بے خبر زندگی گذارنی چاہیئے۔

﴿۹۹﴾ اللہ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہیئے | انسان کی سمجھ داری اسی میں ہے کہ وہ اپنے انجام کے بارے میں سوچے اور اللہ کی تدبیر سے بے خوف نہ ہو۔ اسے خبر بھی نہیں ہوگی کہ کب اس کی شامت آجائے۔ ظاہری حالات کو دیکھ کر وہ یہی سمجھتا رہے گا کہ سب معمول کے مطابق ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے۔ یہ بے خوفی آنے والی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا

أَوَلَمْ	يَهْدِ	لِلَّذِينَ	يَرِثُونَ	الْأَرْضَ	مِنْ بَعْدِ	أَهْلِهَا
کیا نہ	ہدایت ملی	وہ لوگ جو	وارث ہوئے	زمین	بعد	وہاں کے رہنے والے

کیا ان لوگوں کو ہدایت نہ ملی جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے رہنے والوں کے بعد

أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ

أَنْ	لَوْ نَشَاءُ	أَصَبْنٰهُمْ	بِذُنُوبِهِمْ	وَنَطْبَعُ	عَلٰى	قُلُوبِهِمْ	فَهُمْ
کہ	اگر ہم چاہتے	تو ہم ان پر مصیبت ڈالتے	انکے گناہوں کے سبب	اور ہم مہر لگاتے ہیں	پر	ان کے دل	سو وہ

اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کے سبب ان پر مصیبت ڈالتے اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگاتے ہیں سو وہ

لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ

لَا يَسْمَعُونَ	تِلْكَ	الْقُرٰى	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	مِنْ	أَنْبَائِهَا
نہیں سنتے ہیں	یہ	بستیاں	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر	سے	انکی کچھ خبریں

سنتے نہیں ۔ یہ بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم تم پر بیان کرتے ہیں ۔

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا

وَلَقَدْ	جَاءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَمَا	كَانُوا + لِيُؤْمِنُوا	بِمَا كَذَّبُوا
اور البتہ	آئے انکے پاس	ان کے رسول	نشانیاں لے کر	سو نہ	وہ ایمان لاتے	کیونکہ انہوں نے جھٹلایا

اور البتہ ان کے پاس آئے انکے رسول نشانیاں لے کر ، سو وہ ایمان نہ لائے کیونکہ اس سے پہلے

مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا

مِنْ قَبْلُ	كَذٰلِكَ	يَطْبَعُ	اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوبِ	الْكٰفِرِينَ	وَمَا وَجَدْنَا
اس سے پہلے	اسی طرح	مہر لگاتا ہے	اللہ	پر	دل (جمع)	کافر (جمع)	اور نہیں ہم نے پایا

انہوں نے جھٹلایا تھا ، اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگاتا ہے ۔ اور ہم نے ان کے اکثر میں

لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۚ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِينَ ﴿١٠٢﴾

لِأَكْثَرِهِمْ	مِنْ + عَهْدٍ	وَإِنْ	وَجَدْنَا	أَكْثَرَهُمْ	لَفٰسِقِينَ
ان کے اکثر میں	عہد کا پاس	اور درحقیقت	ہم نے پائے	ان میں اکثر	نافرمان ۔ بدکردار

عہد کا کوئی پاس نہ پایا اور درحقیقت ہم نے انہیں اکثر نافرمان ، بدکردار پائے

(۱۰۰) اَوَلَمْ یَهْدِ یَتَبَیَّنَ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ
بِالسُّکْنٰی مِنْ بَعْدِ هَلَاكِ اَهْلِهَاۤ اَنْ فَاعِلٌ
مُخَفَّفَةٌ وَاِسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَیْ اَنَّهٗ لَوْ نَشَآءُ
اَصَبْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ بِذُنُوْبِهِمْ كَمَا اَصَبْنٰهُمْ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَالْهَمْزَةُ فِی الْمَوَاضِعِ الْاَرْبَعَةِ لِلتَّوْبِیْخِ
وَالْفَاءُ وَالْوَاوُ الدَّاخِلَةُ عَلَیْهَا لِلْعَطْفِ وَفِیْ
قِرَاءَةٍ بِسُکُوْنِ الْوَاوِ فِی الْمَوْضِعِ الْاَوَّلِ عَطْفًا
بِاَوْ وَ نَحْنُ نَطْبَعُ نَخْتِمُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ
لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ الْمَوْعِظَةَ سِمَاعَ تَدَبُّرٍ
(۱۰۱) تِلْكَ الْقُرٰی الَّتِیْ مَرَّ ذِكْرُهَا نَقُصُّ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ
مِنْ اَنْۢبَآئِهَا اَخْبَارِ اَهْلِهَا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَیِّنٰتِ الْمُعْجِزَاتِ الظَّاهِرَاتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا
عِنْدَ مَجِیْئِهِمْ بِمَا كَذَّبُوْا كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ قَبْلَ
مَجِیْئِهِمْ بَلْ اِسْتَمَرُّوْا عَلَی الْكُفْرِ كَذٰلِكَ الطَّبْعُ
یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ۝
(۱۰۲) وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ اَیِ النَّاسِ مِّنْ عَهْدٍ
اَیْ وَفَاءٍ بِعَهْدِهِمْ یَوْمَ اَخْذِ الْمِیْثَاقِ وَاِنْ مُخَفَّفَةٌ
وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِیْنَ ۝

(۱۰۰) کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے اور اس میں رہتے
ہیں بعد ہلاک ہونے اہل زمین کے ظاہر نہیں ہوا کہ بیشک
حال یہ ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب
ان کو عذاب میں مبتلا کریں جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں
کو عذاب میں پکڑا ۔ (ہمزہ استفہامیہ کا لانا چاروں جگہ میں توبیخ
اور ڈرانے کے لئے ہے اور حرف واؤ اور فا عطف کے لئے ہے
اور ایک قرأت میں اول جگہ اَوْ ساتھ واؤ ساکنہ کے ہے ۔)
اور ہم کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ
نصیحت کو غور اور فکر سے نہیں سنتے ۔
(۱۰۱) یہ شہر اور گاؤں جن کا ذکر اوپر ہوا ان کے رہنے والوں کے قصے ہم
تم پر ظاہر کرتے ہیں اور بیشک ان کے پاس ان کے پیغمبر ظاہر معجزہ
لائے سو جن احکام الٰہی کو ان لوگوں نے پیغمبروں کے آنے سے
پہلے جھٹلایا تھا اور منکر رہے تھے پیغمبروں کے آنے کے بعد
بھی ان باتوں کو نہ مانا اور احکام الٰہی پر ایمان نہ لائے بلکہ اسی کفر پر رہے
جس پر تھے ۔ اسی طرح اللہ مہر لگاتا ہے کافروں کے دلوں پر ۔
(۱۰۲) اور ہم نے اکثر آدمیوں کو وعدہ اور اقرار پورا کرنے والا نہ پایا یعنی جو عہد
عالم ارواح میں تمام آدمیوں سے لیا گیا تھا اس کو اکثر لوگوں نے پورا نہ کیا اور
بیشک ہم نے اکثر لوگوں کو نافرمان حکم نہ ماننے والا پایا ۔

تشریح

(۱۰۰) تاریخ کے سبق ! انسانی تاریخ اٹھا کر دیکھو تو نظر آئیگا کہ اللہ کی زمین پر ایک قوم بستی ہے اور اپنا مقررہ وقت پورا کر کے چلی جاتی ہے ان کی جگہ پر
انکی وارث جو دوسری قوم آتی ہے اگر اسکی آنکھیں کھلی ہوں تو وہ اپنی پیش رو قوم کے حالات سے بہت کچھ سبق لے سکتی ہے ۔ اگر وہ دیکھے کہ اس سے
پہلے جو لوگ تھے وہ خوب مزے اڑا رہے تھے اور ان کی عظمت کا جھنڈا زمانے میں لہرا رہا تھا پھر کونسی ایسی غلطیاں ہوئیں کہ جس نے ان کو برباد کر دیا ان کو
دیکھ کر موجودہ قوم وہ غلطی نہ دہرائے اور وہ کام جو انہوں نے کئے تھے وہ نہ کرے لیکن جب آدمی اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے اور تاریخ سے سبق لینا نہیں چاہتا
تو اللہ کی طرف سے بھی اسکو دیکھنے اور سننے کی توفیق نہیں ملتی ۔ آدمی اگر اپنی آنکھیں بند کر لے تو سورج کی روشنی اس تک نہیں پہونچی ۔ سورج سے روشنی لینی ہے
تو آپکو آنکھیں کھولنی ہونگی سورج زبردستی آنکھیں نہیں کھلوائیگا یہی اللہ کا دستور اور قانون ہے ۔
(۱۰۱) تاریخ کے یہ واقعات کھلی نشانیاں ہیں | تاریخ کے یہ واقعات جو تمہیں سنائے جا رہے ہیں تمہارے لئے عبرت کا سامان ہیں ۔ اللہ کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی
نشانیاں لیکر آئے لیکن وہ اپنے انکار پر اڑے رہے رسولوں کی بات مان کر نہیں دی ۔ یہ اڑیل پن دلوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اور آدمی کی سمجھ بیکار ہو جاتی
ہے ۔ نفسانی اغراض اور جاہلی تعصبات اس کے قبولِ حق آڑے آجاتے ہیں ۔
(۱۰۲) انسان اپنا وعدہ بھول جاتا ہے | انسان بھی بڑا بھلکڑ ہے اُسے اپنے وعدوں کا کوئی پاس نہیں رہتا ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی آدم سے اجتماعی طور پر عہد لیا تھا
کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اور سب نے مل کر اقرار کیا تھا کہ بیشک آپ ہمارے رب ہیں ۔ اس اجتماعی قول و قرار کے علاوہ ہر فرد بشر بھی بندہ ہونے کے
ناطے اس عہد سے بندھا ہے کہ اس کا ایک رب ہے ۔ مگر انسان اس وعدے کو بھی بھول گیا جب کوئی پریشانی آتی ہے تو وہ رب کو ہی پکارتا ہے یہ پکار بھی
اس کا ایک وعدہ ہے مگر انسان ہے کہ سارے وعدے بھلا دیتا ہے ۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا

ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْ ۢ بَعْدِهِمْ	مُّوْسٰى	بِاٰيٰتِنَآ	اِلٰى	فِرْعَوْنَ	وَمَلَا۟ئِهٖ	فَظَلَمُوْا
پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ	اپنی نشانیوں کے ساتھ	طرف	فرعون	اور اسکے سردار	تو انہوں نے ظلم (انکار) کیا

پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ ؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا فرعون کی طرف اور اس کے سرداروں کی طرف تو انہوں نے ان (نشانیوں)

بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى

بِهَا	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الْمُفْسِدِيْنَ	وَقَالَ	مُوْسٰى
ان کا	تم دیکھو	کیا	ہوا	انجام	فساد کرنے والے	اور کہا	موسےٰ

کا انکار کیا، تم دیکھو فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ۔ ؟ اور کہا موسےٰ نے

يٰفِرْعَوْنُ اِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

يٰفِرْعَوْنُ	اِنِّىْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	رَّبِّ	الْعٰلَمِيْنَ
اے فرعون	بیشک میں	رسول	سے	رب	تمام جہان

اے فرعون ! بیشک میں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں۔

(۱۰۳) ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ اَىِ الرُّسُلِ الْمَذْكُوْرِيْنَ
مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا التِّسْعَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ قَوْمِهٖ
فَظَلَمُوْا كَفَرُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ○ بِالْكُفْرِ مِنْ اِهْلَاكِهِمْ وَقَالَ مُوْسٰى
يٰفِرْعَوْنُ اِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِلَيْكَ

(۱۰۳) اور ہم نے بعد ان پیغمبروں کے جن کا ذکر کیا گیا موسیٰ کو نو نشانیاں دیکر فرعون اور اسکی قوم کیطرف بھیجا سو انہوں نے ان نشانیوں کو نہ مانا اور کفر کیا پس دیکھ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جنہوں نے فساد پھیلایا اور کفر کیا کہ وہ کس طرح ہلاک کردئے گئے ۔ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون بیشک میں تیری طرف پیغمبر ہو کر آیا ہوں تمام جہان کے سردار نے مجھ کو تیری طرف بھیجا ہے۔

تشریح

(۱۰۳) حضرت موسیٰؑ اور فرعون | حق و باطل کی کش مکش کے واقعات میں ایک اہم اور قابل ذکر واقعہ اللہ کے پیغمبر حضرت موسیٰ ؑ اور فرعون کا ہے فرعون کے معنی ہیں "سورج دیوتا کی اولاد۔ مصر کے لوگ سورج کو رَاعْ کہتے تھے اور فرعون کا مطلب تھا سورج بنسی ، مصر کا ہر حاکم فرعون یعنی سورج ونشی کہلاتا تھا۔ حضرت موسیٰ ؑ کے واقعہ میں دو فرعونوں کا ذکر آتا ہے ۔ ایک فرعون وہ تھا جس کے زمانے میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور جس کے گھر میں آپ نے پرورش پائی ۔ اس فرعون کا نام رَعْمِیْسِس دوم تھا جس کا زمانہ حکومت ۱۲۹۲ قبل مسیح سے ۱۳۲۵ قبل مسیح تک رہا۔ دوسرا فرعون جس کو حضرت موسیٰ نے اسلام کی دعوت دی اس کا نام مِنْفِتَہ یا مُنْفَتَاحُ تھا اللہ تعہ نے حضرت موسیٰ ؑ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا مگر ان سرداروں نے اور فرعون نے ان نشانیوں کو جھٹلایا اور حضرت موسیٰ ؑ کی بات مان کر نہیں دی۔ آخر ایسے مفسدین کو دیکھ لو کیا انجام ہوا ۔ ؟

(۱۰۴) حضرت موسیٰ ؑ کا دعویٰ رسالت | حضرت موسیٰ فرعون کے دربار میں پہنچے اور دعویٰ کیا کہ مجھے مالک کائنات نے اپنا رسول بنایا ہے ۔ میں اس کا بھیجا ہوا سفیر ہوں اور اس کے حکم سے آیا ہوں۔

حَقِيقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ

حَقِيقٌ	عَلٰٓى	اَنْ	لَا + اَقُوْلَ	عَلَى	اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	قَدْ . جِئْتُكُمْ . بِبَيِّنَةٍ
شایان	پر	کہ	میں نہ کہوں	پر	اللہ	مگر	حق	تحقیق تمہارے پاس لایا ہوں نشانیاں

شایان ہے کہ میں نہ کہوں اللہ پر مگر حق، تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ

مِنْ	رَّبِّكُمْ	فَاَرْسِلْ	مَعِيَ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	قَالَ	اِنْ	كُنْتَ
سے	تمہارا رب	پس بھیج دے	میرے ساتھ	بنی اسرائیل	بولا	اگر	تو

نشانیاں لایا ہوں، پس میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدے۔ بولا اگر تو کوئی نشانی

جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

جِئْتَ	بِاٰيَةٍ	فَاْتِ + بِهَآ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ	ا لصّٰدِقِيْنَ
لایا ہے	کوئی نشانی	تو وہ لے آ	اگر	تو ہے	سے	سچے

لایا ہے تو وہ لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے۔

(۱۰۵) فَكَذَّبَهٗ فَقَالَ اَنَا حَقِيقٌ جَدِيْرٌ عَلٰٓى اَنْ
اَيْ بِاَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ
وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِتَشْدِيْدِ الْيَاءِ فَحَقِيقٌ مُبْتَدَأٌ
خَبَرُهٗ اَنْ وَمَا بَعْدَهٗ قَدْ جِئْتُكُمْ
بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ
اِلَى الشَّامِ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ وَكَانَ
(۱۰۶) اِسْتَعْبَدَهُمْ قَالَ فِرْعَوْنُ لَهٗ اِنْ
كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ عَلٰى دَعْوَاكَ فَاْتِ بِهَآ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ بِهَا

(۱۰۵) سو فرعون نے موسیٰ کو جھٹلایا۔ پھر موسیٰ نے کہا مجھے یہ لائق ہے کہ اللہ کیطرف جھوٹی بات نسبت نہ کروں بلکہ سچ کہوں۔ ایک قرأت میں عَلَیَّ بتشدید یاء ہے اس صورت میں حقیق مبتدا ہے اور اَنْ لَا اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ خبر ہے۔ بیشک میں تمہارے پاس ظاہر معجزہ تمہارے رب کی طرف سے لایا ہوں پس بھیج میرے ساتھ بنی اسرائیل کو ملک شام کی طرف۔ اور فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا

(۱۰۶) فرعون نے موسیٰ سے کہا اگر تو کوئی نشان اپنے دعوے کے سچے ہونے کا لایا ہے سو اسکو پیش کر اگر تو اپنے دعویٰ میں سچا ہے

تشریح

(۱۰۵) حضرت موسیٰؑ کا نعرۂ حق | فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں اسلئے یہ میری منصبی ذمہ داری ہے کہ میں تمہارے سامنے حق بات کے سوا کچھ اور نہ کہوں۔ میرے پاس وہ نشانیاں موجود ہیں جن سے تمہیں معلوم ہو جائے کہ مجھے واقعتاً اللہ نے مامور کیا ہے لہذا میں تم سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بنی اسرائیل کی قوم جو پہلے سے مسلمان تھی اسکو اپنے ظلم کے پنجے سے رہا کردو اور انکو میرے ساتھ بھیجدو۔

(۱۰۶) فرعون کی طرف سے دلیل کا مطالبہ | حضرت موسیٰؑ کی یہ بات سنکر کہ وہ بنی اسرائیل کی قوم کو اسلئے اپنے ساتھ لیجانا چاہتے تھے کہ اصل میں وہ قوم مسلمان تھی اور فرعون کے ظلم کا شکار تھی۔ اور اللہ نے حضرت موسیٰ کو اپنا رسول مقرر کیا تھا یہ سن کر فرعون نے کہا کہ اگر واقعی اپنے دعوے میں تم سچے ہو کہ تمہیں اللہ نے اپنا رسول مقرر کیا ہے تو اس کی کوئی نشانی اور دلیل پیش کرو جس سے تمہاری سچائی کا پتہ لگ سکے۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا + هِيَ	ثُعْبَانٌ	مُّبِيْنٌ	وَّ	نَزَعَ	يَدَهٗ	فَاِذَا + هِيَ
پس اس نے ڈالا	اپنا عصا	پس وہ اچانک	اژدہا	صریح (صاف)	اور	نکالا	اپنا ہاتھ	پس ناگاہ وہ

پس اس (موسیٰ) نے ڈالا اپنا عصا پس وہ اچانک صاف اژدہا ہوگیا اور اپنا ہاتھ (گریبان) سے نکالا تو ناگاہ وہ

ع ۱۴ ۹ ۲

بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ لا

بَيْضَاۗءُ	لِلنّٰظِرِيْنَ	قَالَ	الْمَلَاُ	مِنْ	قَوْمِ	فِرْعَوْنَ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ	عَلِيْمٌ
نورانی	ناظرین کے لئے	بولے	سردار	سے	قوم	فرعون	بیشک	یہ	جادوگر	علم والا (ماہر)

ناظرین کے لئے نورانی ہوگیا۔ فرعون کی قوم کے سردار بولے بیشک یہ تو ماہر جادوگر ہے۔

(۱۰۷) فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ○ حَيَّةٌ عَظِيْمَةٌ۔

(۱۰۸) وَّنَزَعَ يَدَهٗ اَخْرَجَهَا مِنْ جَيْبِهٖ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ ذَاتُ شُعَاعٍ لِلنّٰظِرِيْنَ ○ خِلَافَ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْاُدْمَةِ

(۱۰۹) قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ○ فَائِقٌ فِيْ عِلْمِ السِّحْرِ وَفِي الشُّعَرَاۗءِ اَنَّهٗ مِنْ قَوْلِ فِرْعَوْنَ نَفْسِهٖ فَكَاَنَّهُمْ قَالُوْهُ مَعَهٗ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشَاوُرِ۔

(۱۰۷) پس موسیٰ ؑ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو ناگاہ وہ بڑا اژدہا ہوگیا۔

(۱۰۸) اور موسیٰ ؑ نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان سے نکالا سو دفعتاً وہ روشن چمکتا ہوا ظاہر ہوا دیکھنے والوں کی نظر حالانکہ پہلے اس ہاتھ کی یہ رنگت نہ تھی گندم گوں تھا۔

(۱۰۹) قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ الخ فرعون کی قوم میں سے ایک جماعت نے کہا کہ بیشک موسیٰ ایک جادوگر ہے اس فن میں بہت ماہر (سورہ شعراء میں یہ قول خود فرعون کا بیان فرمایا ہے پس مطابقت اس طرح ہوگی کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے بھی بطور مشورہ فرعون سے یہ کہا۔ اور فرعون نے بھی پھر یہی کہا۔

تشریح

(۱۰۷) حضرت موسیٰ کی طرف سے رسالت کی دلیل | حضرت موسیٰ ؑ نے فرعون کی یہ بات سن کر اللہ کی طرف سے دی ہوئی نشانیاں دکھائیں پہلی نشانی یہ دکھائی کہ وہ لاٹھی جو حضرت موسیٰ ؑ کے ہاتھ میں تھی اسس کو زمین پر پھینکا تو وہ لاٹھی ایک جیتا جاگتا زندہ اژدہا بن گئی۔

(۱۰۸) حضرت موسیٰ ؑ کی دوسری نشانی | اپنے سچا رسول ہونے کی دوسری نشانی فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ ؑ نے یہ پیش کی کہ اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالا اور جب اسکو باہر نکالا تو وہ سورج کی طرح سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا۔

(۱۰۹) درباریوں نے اسکو جادو بتلایا | یہ دونوں نشانیاں جو معجزے کے طور پر اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰ کو دی گئی تھیں یہ ان کے سچے رسول ہونے کی دلیل تھی۔ اصل میں معجزے کا مطالبہ کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ رسول سے یہ مانگ کی جائے کہ اگر تم واقعی اللہ کے رسول ہو تو تمہارے ذریعہ سے ایسا واقعہ سامنے آنا چاہیئے جو فطرت کے عام قانون سے ہٹا ہوا ہو۔ جب حضرت موسیٰ ؑ نے یہ دونوں نشانیاں دکھائیں تو بجائے اسکے کہ دربار کے لوگ اس کو تسلیم کرتے انہوں نے یہ کہہ کر اس کی سچائی ماننے سے انکار کر دیا کہ یہ شخص بڑا ماہر جادوگر معلوم ہوتا ہے۔

يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا

يُرِيْدُ	اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ	اَرْضِكُمْ	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ	قَالُوْٓا
چاہتا ہے	کہ	تمہیں نکالدے	سے	تمہاری سرزمین	تو اب کیا	کہتے ہو	وہ بولے

چاہتا ہے کہ تمہیں نکالدے تمہاری سرزمین سے تو اب کیا کہتے ہو (کیا مشورہ ہے) ؟ وہ بولے

اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ

اَرْجِهْ	وَاَخَاهُ	وَاَرْسِلْ	فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ	يَاْتُوْكَ
روک لے	اور اسکا بھائی	اور بھیج	شہروں میں	اکٹھا کرنے والے (نقیب)	تیرے پاس لے آئیں

اس کو اور اس کے بھائی کو روک لے اور شہروں میں بھیجدے نقیب ۔ تیرے پاس ہر

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

بِكُلِّ	سٰحِرٍ	عَلِيْمٍ	وَجَآءَ السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	لَنَا + لَاَجْرًا
ہر	جادوگر	علم والا (ماہر)	اور آئے جادوگر (جمع)	فرعون	وہ بولے	یقیناً	ہمارے لئے کوئی اجر (انعام)

ماہر جادوگر کو لے آئیں ۔ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے وہ بولے یقیناً ہمارے لئے کوئی انعام ہوگا

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اِنْ	كُنَّا	نَحْنُ	الْغٰلِبِيْنَ	قَالَ	نَعَمْ	وَاِنَّكُمْ	لَمِنَ	الْمُقَرَّبِيْنَ
اگر	ہوئے	ہم	غالب (جمع)	اس نے کہا	ہاں	اور بیشک تم	البتہ سے	مقربین

اگر ہم غالب ہوئے ؟ ۔ اس نے کہا ہاں ! تم بیشک (میرے) مقربین میں سے ہو گے ۔

﴿۱۱۰﴾ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ○

﴿۱۱۰﴾ یہ جادوگر چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری زمین سے نکالے سو تمہاری کیا رائے ہے اور کیا حکم کرتے ہو۔

﴿۱۱۱﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ اَخِّرْ
اَمْرَهُمَا وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ
حٰشِرِيْنَ ○ جَامِعِيْنَ

﴿۱۱۱﴾ فرعون کی قوم نے کہا کہ موسیٰ اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دے اور تمام شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج ۔

﴿۱۱۲﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ وَفِي قِرَاءَةٍ
سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ○ يَفْضُلُ مُوْسٰى
فِي عِلْمِ السِّحْرِ فَجَمَعُوْا۔

﴿۱۱۲﴾ کہ وہ لوگ تمام جادوگروں کو جو اس فن میں موسیٰ سے بڑھے ہوئے ہوں تیرے پاس لاویں ۔ جادوگر اکٹھے ہوئے ۔

﴿۱۱۳﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ

﴿۱۱۳﴾ اور فرعون کے پاس آکر کہا

قَالُوٓا ءَاِنَّ بِتَحْقِيقِ الْهَمْزَتَيْنِ وَتَسْهِيلِ الثَّانِيَةِ وَاِدْخَالِ اَلِفٍ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوَجْهَيْنِ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِيْنَ ۝

کیا ہم کو پوری مزدوری ملے گی اگر ہم جیتے۔

(۱۱۴) قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

(۱۱۴) فرعون نے کہا ضرور ملے گی اور بلاشبہ تم میرے نزدیکوں اور خواص میں سے ہو جاؤ گے۔

تشریح

(۱۱۰) فرعون کا اندیشہ | اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا رسول مقرر کیا اور کسی کو رسول بنانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ انسانوں کا نظامِ زندگی وہ ہو جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اور اس کا واضح مطلب معاشی تمدنی سماجی اور سیاسی انقلاب برپا کر کے اس نظام زندگی کو قائم کرنا ہے جس کو اسلامی نظامِ زندگی کہا جاتا ہے۔ فرعون اور اس کے درباریوں نے اس اندیشے کو فوراً محسوس کر لیا اور لوگوں کو متوجہ کیا کہ یہ شخص بنی اسرائیل کی حمایت اور آزادی کا نام لیکر مصر کے اصل باشندوں یعنی قبطیوں کو ان کے وطن سے بے دخل کرنا چاہتا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر مشورہ دو کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔

(۱۱۱) فرعون کے درباریوں کا مشورہ | فرعون کے مشورہ طلب کرنے پر اس کے درباریوں نے مشورہ دیا کہ آپ موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کے معاملے میں جلد بازی سے کام نہ لیں اور ان کے جادو کے توڑ کے لئے ہر شہر میں اپنے ہرکارے اور نمائندے بھیجیں جو اُن کے مقابلے کیلئے ماہرین فن کو جمع کرے۔

(۱۱۲) جادو کا مقابلہ جادو سے کیا جائے | یہ حکومت کے ہرکارے تمام بہتر سے بہتر جادوگری جاننے والوں کو آپ کے پاس لیکر آئیں تاکہ ان دونوں کے جادو کا مقابلہ وہ ماہر فن مل کر کریں۔ جادو اور معجزے میں جو بنیادی فرق ہے وہ بالکل واضح ہے۔ معجزے میں خدا کی قدرت سے حقیقی تغیر واقع ہوتا ہے اور جادو میں صرف نظر بندی ہوتی ہے حقیقت میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی صرف سانپ نظر ہی نہیں آئی بلکہ اس کی حقیقت بدل کر وہ حقیقت میں سانپ بن گئی۔ فرعونی درباری غالباً اس بات کو سمجھتے تھے مگر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس دعوے کو رد کرنے کے لئے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، یہ کہا کہ یہ شخص جادوگر ہے اور جادو کا مقابلہ جادو سے کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ موسیٰ اور ہارون بھی اللہ کے رسول نہیں ہیں صرف جادوگر ہیں اور ان کے دلوں سے معجزے کی سچائی اور ہیبت نکل جائے یا کم سے کم یہ کہ وہ شک میں پڑ جائیں۔ حضرت موسیٰ کے اس دعویٰ کو کہ وہ اللہ کے پیغمبر ہیں جلدی سے تسلیم نہ کریں۔

(۱۱۳) جادوگروں کا اجتماع | چنانچہ فرعون کے درباریوں کے اس مشورہ کے مطابق ساری مملکت سے بہتر سے بہتر جادوگروں سے رابطہ قائم کیا گیا اور ان کو فرعون کے دربار میں پیش کیا گیا۔ جادوگروں نے صورتِ حال معلوم ہونے کے بعد کہا کہ اگر ہم غالب رہے اور جیت گئے تو ہمیں اس کا صلہ تو ضرور ملے گا نا۔

(۱۱۴) فرعون کا جواب | فرعون نے جادوگروں کی بات سُن کر کہا کہ اُجرت جو ہے وہ تو ملے گی ہی اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم ہماری بارگاہ میں خصوصی قرب حاصل کرو گے اور اگر تم نے موسیٰ اور ہارون کو ہرا دیا اور ان کے جادو کو توڑ کر دکھا دیا تو تم ہمارے منظور نظر ہو جاؤ گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا

قَالُوْا	يٰمُوْسٰٓى	اِمَّآ	اَنْ	تُلْقِيَ	وَاِمَّآ	اَنْ	نَّكُوْنَ	نَحْنُ	الْمُلْقِيْنَ	قَالَ	اَلْقُوْا
وہ بولے	اے موسیٰؑ	یا	یہ کہ	تو ڈال	اور یا (ورنہ)	یہ کہ	ہوں	ہم	ڈالنے والے	کہا	تم ڈالو

وہ بولے، اے موسیٰؑ! یا تو ڈال ورنہ ہم ڈالنے والے ہیں۔ (موسیٰؑ نے) کہا تم ڈالو

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾

فَلَمَّآ	اَلْقَوْا	سَحَرُوْٓا	اَعْيُنَ	النَّاسِ	وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ	وَجَآءُوْ	بِسِحْرٍ	عَظِيْمٍ
پس جب	انہوں نے ڈالا	سحر کردیا	آنکھیں	لوگ	اور انہیں ڈرایا	اور لائے	جادو	بڑا

پس جب انہوں نے ڈالا لوگوں کی آنکھوں پر سحر کردیا، اور انہیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے

(۱۱۵) قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ عَصَاكَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ○ مَا مَعَنَا

(۱۱۶) قَالَ اَلْقُوْا اَمْرٌ لِلْاِذْنِ بِتَقْدِيْمِ اِلْقَائِهِمْ تَوَسُّلًا بِهٖ اِلٰى اِظْهَارِ الْحَقِّ فَلَمَّآ اَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ صَرَفُوْهَا عَنْ حَقِيْقَةِ اِدْرَاكِهَا وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ خَوَّفُوْهُمْ حَيْثُ خَيَّلُوْهَا حَيَّاتٍ تَسْعٰى وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ○

(۱۱۵) جادوگر بولے اے موسیٰ یا تُو اپنی لاٹھی ڈال یا ہم ڈالیں جو ہمارے پاس ہے۔

(۱۱۶) موسیٰ نے کہا ڈالو (جادوگروں کو پہلے اجازت ڈالنے کی دینا اسلئے کہ یہ سامان امر حق ظاہر کرنے کا ہوجائے) سو جب انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا کہ وہ حقیقت الامر کو معلوم نہ کرسکیں اور جادوگروں نے لوگوں کو ڈرایا کیونکہ وہ رسیاں وغیرہ سانپ دوڑتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

اور بڑا جادو لائے۔

تشریح

(۱۱۵) مقابلہ شروع ہوگیا | چنانچہ مقابلے کا آغاز ہوا۔ فرعون کے دربار میں ایک طرف حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی تھے، دوسری طرف ملک کے مایۂ ناز جادوگر دربار فرعونی میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لئے حاضر تھے۔ فرعون کی اجازت سے مقابلہ شروع ہوا تو چونکہ حضرت موسیٰ اس سے پہلے بھی فرعون کے دربار میں اپنے معجزات کا مظاہرہ کرچکے تھے اور ان کی لاٹھی سانپ بن گئی تھی تو انہوں نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ آپ پہل کرینگے اور پھینکیں گے یا ہم پہل کریں اور پھینکیں۔

(۱۱۶) جادوگروں کا جادو | حضرت موسیٰ نے جادوگروں سے کہا کہ نہیں پہل تم ہی کرو۔ اب جو جادوگروں نے اپنے انچھر پھینکے اور جادو کے زور سے پورے مجمع کی نظر بندی کرکے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر پھینکیں تو سارے دربار میں ایسا لگا کہ سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں لوگ خوفزدہ ہوگئے نگاہیں مسحور ہوگئیں اور اپنے زبردست جادو سے جادوگر پورے مجمع پر چھاگئے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ

وَاَوْحَيْنَآ	اِلٰى	مُوْسٰٓى	اَنْ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَاِذَا	هِىَ	تَلْقَفُ	مَا يَاْفِكُوْنَ	فَوَقَعَ
اور ہم نے وحی بھیجی	طرف	موسیٰ	کہ	ڈالو	اپنا عصا	تو ناگاہ	وہ	نگلنے لگا	جو انہوں نے ڈھکوسلا بنایا تھا	پس ثابت ہوگیا

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنا عصا ڈالو تو ناگاہ وہ نگلنے لگا جو انہوں نے ڈھکوسلا بنایا تھا۔ پس حق ثابت

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾

الْحَقُّ	وَبَطَلَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	فَغُلِبُوْا	هُنَالِكَ	وَانْقَلَبُوْا	صٰغِرِيْنَ	
حق	اور باطل ہوگیا	جو	وہ کرتے تھے	پس مغلوب ہوگئے	وہیں	اور لوٹے	ذلیل	

ہوگیا، اور وہ جو کرتے تھے باطل ہوگیا۔ پس وہ وہیں مغلوب ہوگئے اور لوٹے ذلیل ہو کر۔

﴿١١٧﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ بِحَذْفِ اِحْدَى التَّائَيْنِ مِنَ الْاَصْلِ تَبْتَلِعُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ يَقْلِبُوْنَ بِتَمْوِيْهِهِمْ

(۱۱۷) اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنی لاٹھی ڈال۔ سو ناگاہ وہ نگلتی تھی اس کو جو انہوں نے دھوکا کر رکھا تھا

﴿١١٨﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ ثَبَتَ وَظَهَرَ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مِنَ السِّحْرِ

(۱۱۸) پس سچی بات ثابت ہوگئی اور امر حق ظاہر ہوگیا اور جادوگروں کا سحر باطل اور نکما ہوگیا۔

﴿١١٩﴾ فَغُلِبُوْا اَىْ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ صَارُوْا ذَلِيْلِيْنَ

(۱۱۹) سو فرعون اور اس کی قوم اس جگہ مغلوب ہوگئے۔ اور ذلیل ہوئے۔

تشریح

(۱۱۷) **حضرت موسیٰؑ کا معجزہ** | اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو اشارہ کیا کہ تم اپنی لاٹھی زمین پر پھینکو۔ حضرت موسیٰ کا یہ عصا حقیقت میں سانپ بن گیا اور پورے میدان میں جہاں جہاں یہ جاتا تھا جادوگروں کا یہ جھوٹا طلسم اور ان کی نظر بندی ختم ہوتی چلی جاتی تھی اور وہ رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو کے زور سے لوگوں کو سانپ نظر آنے لگی تھیں اپنی اصلیت پر واپس آکر رسی اور لاٹھی ہی نظر آنے لگی۔ اس طرح جادوگروں کا سارا بنا بنایا کھیل پل بھر میں بکھر کر رہ گیا۔

(۱۱۸) **حق اور باطل الگ الگ ہوگئے** | اس طرح سب کے سامنے آگیا کہ معجزہ کیا ہے اور جادو کیا ہے، حق کیا ہے باطل کیا ہے۔ جادوگروں نے جو کچھ بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا اور حضرت موسیٰ کا معجزہ حق بن کر سامنے آگیا۔

(۱۱۹) **فرعونیوں کی چال انہی پر پلٹ پڑی** | فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ چال اس لئے چلی تھی کہ حضرت موسیٰ کو ایک جادوگر ثابت کر کے لوگوں کو بتا سکیں کہ یہ جھوٹا آدمی ہے کوئی پیغمبر ویغمبر نہیں ہے اور حقیقت میں اس کا مقصد ملک کے اقتدار پر قبضہ کر کے یہاں کے باشندوں کو اپنے وطن سے بے وطن کرنا ہے مگر یہ چال الٹی پڑ گئی۔ فرعونی مقابلے میں میدان میں شکست کھا گئے اور کامیاب ہونے کے بجائے الٹے ذلیل ہوگئے۔

وَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ

وَاُلْقِیَ	السَّحَرَۃُ	سٰجِدِیْنَ	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ	رَبِّ
اور گر گئے	جادوگر	سجدہ کرنیوالے	وہ بولے	ہم ایمان لائے	رب پر	تمام جہان (جمع)	رب

اور جادوگر سجدہ میں گر گئے وہ بولے کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے۔(یعنی)

مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِہٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَکُمْ

مُوْسٰی	وَھٰرُوْنَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	اٰمَنْتُمْ	بِہٖ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ + لَکُمْ
موسیٰ	اور ہارون	بولا	فرعون	کیا تم ایمان لائے	اس پر	پہلے	کہ	میں اجازت دوں تمہیں

موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب پر۔ فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لے آئے اس سے قبل کہ میں تمہیں اجازت دوں

اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَۃِ لِتُخْرِجُوْا مِنْھَآ اَھْلَھَا فَسَوْفَ

اِنَّ	ھٰذَا	لَمَکْرٌ	مَّکَرْتُمُوْہُ	فِی	الْمَدِیْنَۃِ	لِتُخْرِجُوْا	مِنْھَآ	اَھْلَھَا	فَسَوْفَ
بیشک	یہ	ایک چال ہے	جو تم نے چلی	میں	شہر	تاکہ نکال دو	یہاں سے	اسکے رہنے والے	پس جلد

بیشک یہ ایک چال ہے کہ شہر میں تم نے چلی ہے تاکہ اسکے رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو۔ تم جلد

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمْ

تَعْلَمُوْنَ	لَاُقَطِّعَنَّ	اَیْدِیَکُمْ	وَاَرْجُلَکُمْ	مِّنْ	خِلَافٍ	ثُمَّ + لَاُصَلِّبَنَّکُمْ
تم معلوم کرلوگے	میں ضرور کاٹ ڈالونگا	تمہارے ہاتھ	اور تمہارے پاؤں	سے	دوسری طرف	پھر میں ضرور تمہیں سولی دونگا

(اس کا نتیجہ) معلوم کرلو گے میں ضرور کاٹ ڈالونگا تمہارے (ایک طرف کے) ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں۔ پھر میں تم سب کو ضرور سولی

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

اَجْمَعِیْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّآ	اِلٰی	رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ	
سب کو	وہ بولے	بیشک ہم	طرف	اپنا رب	لوٹنے والے	

دوں گا۔ وہ بولے بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(۱۲۰) وَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیْنَ ○

(۱۲۱) قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

(۱۲۲) رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ○ لِعِلْمِہِمْ بِاَنَّ مَا شَاھَدُوْہُ مِنَ الْعَصَا لَا یَتَاَتّٰی بِالسِّحْرِ

(۱۲۰) اور جادوگر سجدہ میں گر گئے۔

(۱۲۱) کہنے لگے ہم ایمان لائے جہان کے سردار پر

(۱۲۲) جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا کیونکہ وہ سمجھے کہ جو لاٹھی کا حال ظاہر ہوا یہ جادو سے نہیں ہوسکتا۔

۱۲۳ قَالَ فِرْعَوْنُ ءَ اٰمَنْتُمْ بِہٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○
بتحقیق الھمزتین وابدال الثانیۃ الفا بہ بموسیٰ
ما ینالکم منی۔

۱۲۳ فرعون بولا کیا تم موسیٰ پر ایمان لائے پہلے اس سے کہ میں تم کو اجازت دوں
بیشک یہ جو تو نے کیا ایک مکر ہے البتہ۔ کہ ہم نے شہر کے رہنے والوں کے نکالنے کے لئے یہ فریب کیا ہے سو عنقریب تم جان لوگے جو سزا تم کو دیجائے گی۔

۱۲۴ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ○
ای ید کل واحد الیمنیٰ ورجلہ الیسریٰ

۱۲۴ بیشک میں تم میں سے ہر ایک کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹونگا
پھر ضرور تم سب کو سولی دونگا۔

۱۲۵ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ○
بعد موتنا بای وجہ کان راجعون فی الآخرۃ۔

۱۲۵ وہ بولے بیشک ہم بعد مرنے کے اپنے رب کیطرف آخرت میں جانے والے ہیں ایکی پرواہ اور غم نہیں کہ سولی دیجائے اور جسطرح موت آئیگی اسکے بعد اللہ سے ملنا ہے

تشریح

۱۲۰ جادوگروں کا حال | شکست کھانے کے بعد جادوگری کے فن میں ماہر جادوگروں نے فیصلہ کرلیا کہ حضرت موسیٰؑ جو چیز پیش کر رہے ہیں وہ جادو نہیں ہے بلکہ اللہ رب العالمین کی طاقت کا کرشمہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جادو کو جادوگروں سے بڑھ کر کون جان سکتا ہے۔ ان کے اس فیصلے کے بعد ملک کے لوگوں کو یقین دلانا مشکل ہوگیا کہ حضرت موسیٰ محض ایک جادوگر ہیں۔ حضرت موسیٰ کے معجزے کو دیکھکر ان جادوگروں کا یہ حال ہوا کہ جیسے کسی چیز نے انہیں سجدے میں گرا دیا ہو۔

۱۲۱ جادوگروں کا ایمان | اور جادوگر بے اختیار بول اٹھے کہ ہم اس رب پر ایمان لے آئے جو تمام جہانوں کا رب ہے جو سب کا پروردگار ہے، سب کا پالنہار ہے، تمام طاقتوں کا تنہا مالک ہے۔ علم اور قوت کا سرچشمہ ہے۔

۱۲۲ وہی موسیٰ اور ہارون کا رب ہے | وہی رب جو سارے جہانوں کا بھی رب ہے اور موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔ جس رب پر موسیٰ اور ہارون کا ایمان ہے ہم بھی اسی کو اپنا رب مانتے ہیں نہ کہ اُس جھوٹے رب کو جو رب ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔

۱۲۳ فرعون کی بوکھلاہٹ | جادوگروں کا یہ نعرۂ حق سنکر اور ان کی اس بے اختیار ایمانی کیفیت کو دیکھ کر فرعون مُنْفَتَاحْ بوکھلا گیا اور کہنے لگا کہ میری اجازت کے بغیر تم نے موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لانے کا اعلان کیسے کیا؟ ایسا لگتا ہے کہ تم بھی انہی کے ساتھ ملے ہوئے ہو اور تم سب نے مل کر یہاں کے لوگوں کے خلاف کوئی سازش کی ہے۔ تاکہ اس ملک کے اصل باشندوں قبطیوں کو نکال کر خود مصر کی سلطنت پر قبضہ کرلو۔ فرعون کی یہ تقریر خود بتا رہی ہے کہ وہ اس شکست سے بہت زیادہ بوکھلا گیا تھا اور اپنی ہار پر پردہ ڈالنے کے لئے اس نے یہ بات نکالی اور جادوگروں سے کہا کہ اس حرکت کی سزا تمہیں ابھی معلوم ہو جائیگی۔

۱۲۴ فرعون کی دھمکی | فرعون نے دھمکی دی کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوا کر تمہیں سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ یہ ساری دھمکی دیکر فرعون یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح جادوگروں سے یہ اقرار کرالے کہ واقعی ہم سے خطا ہوئی ہے لیکن وہ اس الزام کا جادوگروں سے اقبال کرانے میں ناکام رہا۔

۱۱۵ جادوگروں کی ثابت قدمی | لیکن اتنی سخت سزا کو سُن کر بھی جادوگر ٹس سے مس نہ ہوئے نہ خوفزدہ ہوئے اور نہ اپنا ایمان چھوڑنے کے لئے تیار ہوئے بلکہ پوری طرح ثابت قدم رہتے ہوئے انہوں نے جو جواب دیا وہ پورے طور پر ایک مومن کے دل کی صدا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آخر ہمیں اپنے رب کے پاس ہی جانا ہے یعنی تم زیادہ سے زیادہ کیا کرسکتے ہو کہ ہمیں سولی پر چڑھا دو۔ مرنے کے بعد کی زندگی پر تو تمہارا کوئی اختیار نہیں ہے ہمیں مرنے کے بعد اپنے حقیقی رب کے پاس جمع ہونا ہے ہمیں اس کا خوف ہے تمہارا کوئی خوف نہیں ہے۔

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ

وَمَا	تَنْقِمُ	مِنَّآ	اِلَّآ	اَنْ	اٰمَنَّا	بِاٰيٰتِ	رَبِّنَا	لَمَّا + جَآءَتْنَا	رَبَّنَا	اَفْرِغْ
اور نہیں	تجھ کو دشمنی	ہم سے	مگر	یہ کہ	ہم ایمان لائے	نشانیاں	اپنا رب	جب وہ ہمارے پاس آئیں	ہمارے رب	دہانے کھولدے

اور تجھ کو ہم سے دشمنی نہیں مگر صرف یہ کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آگئیں۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر کے

ع ۱۴ ۱۸ ۴ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ

عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّ تَوَفَّنَا	مُسْلِمِيْنَ	وَقَالَ	الْمَلَاُ	مِنْ	قَوْمِ	فِرْعَوْنَ
ہم پر	صبر	اور ہمیں موت دے	مسلمان (جمع)	اور بولے	سردار	سے (کے)	قوم	فرعون

دہانے کھول دے اور ہمیں موت دے (اس حال میں کہ) ہم مسلمان ہوں۔ اور سردار بولے فرعون کی قوم کے

اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ

اَتَذَرُ	مُوْسٰى	وَقَوْمَهٗ	لِيُفْسِدُوْا	فِى	الْاَرْضِ	وَيَذَرَكَ	وَ
کیا تو چھوڑ رہا ہے	موسیٰ	اور اسکی قوم	تاکہ وہ فساد کریں	میں	زمین	اور وہ چھوڑ دے تجھے	اور

کیا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کو چھوڑ رہا ہے کہ وہ زمین میں فساد کریں اور وہ (موسیٰ) تجھے چھوڑ دے اور

اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ

اٰلِهَتَكَ	قَالَ	سَنُقَتِّلُ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ	نَسْتَحْيٖ	نِسَآءَهُمْ
تیرے معبود	اس نے کہا	ہم عنقریب قتل کرینگے	ان کے بیٹے	اور	زندہ چھوڑینگے	ان کی عورتیں (بیٹیاں)

تیرے معبودوں کو، اس نے کہا ہم عنقریب انکے بیٹوں کو قتل کردینگے اور بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دینگے

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا

وَ	اِنَّا	فَوْقَهُمْ	قٰهِرُوْنَ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهِ	اسْتَعِيْنُوْا
اور	ہم	اُن پر	زور آور (جمع)	کہا	موسیٰ	اپنی قوم سے	تم مدد مانگو

اور ہم ان پر زور آور ہیں۔ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ سے مدد مانگو

بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ

بِاللّٰهِ	وَاصْبِرُوْا	اِنَّ	الْاَرْضَ	لِلّٰهِ	يُوْرِثُهَا	مَنْ	يَّشَآءُ
اللہ سے	اور صبر کرو	بیشک	زمین	اللہ کی	وہ اسکا وارث بناتا ہے	جس	چاہتا ہے

اور صبر کرو۔ بیشک زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

مِنْ	عِبَادِهٖ	وَالْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ	قَالُوْٓا	اُوْذِيْنَا	مِنْ قَبْلِ
سے	اپنے بندے	اور انجام کار	پرہیزگاروں کے لئے	وہ بولے	ہم اذیت دیئے گئے	اس سے قبل

بنا دیتا ہے، اور انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ وہ بولے ہم اذیت دیئے گئے اس سے قبل کہ

اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ

اَنْ	تَاْتِيَنَا	وَ	مِنْ بَعْدِ	مَا جِئْتَنَا	قَالَ	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّهْلِكَ
کہ	آپ ہم میں آتے	اور	بعد	آپ آئے ہم میں	اس نے کہا	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	ہلاک کرے

آپ ہم میں آتے، اور اس کے بعد کہ آپ ہم میں آئے۔ (موسیٰؑ نے) کہا قریب ہے تمہارا رب تمہارے دشمن کو

عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

ع ۱۵ ۵

عَدُوَّكُمْ	وَيَسْتَخْلِفَكُمْ	فِي	الْاَرْضِ	فَيَنْظُرَ	كَيْفَ	تَعْمَلُوْنَ
تمہارا دشمن	اور تمہیں خلیفہ بنادے	میں	زمین	پھر دیکھے گا	کیسے	تم کام کرتے ہو

ہلاک کردے اور تمہیں زمین میں خلیفہ (نائب) بنادے، پھر دیکھے گا تم کیسے کام کرتے ہو۔

(۱۲۶) وَمَا تَنْقِمُ تُنْكِرُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ
رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا عِنْدَ فِعْلِ مَا تُوْعِدُنَا بِهٖ لِئَلَّا
نَرْجِعَ كُفَّارًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

(۱۲۷) وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ لَهٗ
اَتَذَرُ تَتْرُكُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ بِالدُّعَاءِ اِلٰى مُخَالَفَتِكَ
وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ وَكَانَ صَنَعَ لَهُمْ
اَصْنَامًا صِغَارًا يَعْبُدُوْنَهَا وَقَالَ اَنَا
رَبُّكُمْ وَرَبُّهَا وَلِذَا قَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى
قَالَ سَنُقَتِّلُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ
اَبْنَآءَهُمُ الْمَوْلُوْدِيْنَ وَنَسْتَحْيٖ نَسْتَبْقِيْ
نِسَآءَهُمْ كَفِعْلِنَا بِهِمْ مِنْ قَبْلُ
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ○ قَادِرُوْنَ
فَفَعَلُوْا بِهِمْ ذٰلِكَ فَشَكَا بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ

(۱۲۶) اور تو ہم پر صرف اسوجہ سے انکار کرتا ہے اور عیب رکھتا ہے کہ ہم اپنے رب کیطرف احکام پر ایمان لائے جب وہ احکام ہمارے پاس آئے اے ہمارے رب ہم کو صبر عطا فرما اسوقت کہ جب فرعون کوئی تکلیف ہمکو دے ایسا نہ ہو کہ گھبرا کر ہم پھر کافر ہو جائیں اور ہمکو اسلام پر موت دے۔

(۱۲۷) وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ الخ اور فرعون کی جماعت میں سے ایک گروہ نے فرعون سے کہا کیا تو موسیٰ اور اسکی قوم کو چھوڑتا ہے اور مہلت دیتا ہے کہ وہ زمین میں فساد کریں اور تیرے خلاف پر لوگوں کو بلا دیں اور جمع کریں اور تجھکو اور تیرے بتوں کو چھوڑ کر اللہ کی پرستش کرے (فرعون نے اپنی قوم کے پوجنے کو چھوٹے چھوٹے بت بنا دئے تھے اور یہ کہتا تھا کہ میں تمہارا اور ان بتوں کا رب ہوں اسلئے کہا "اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى" میں تمہارا بڑا رب ہوں۔ فرعون بولا عنقریب ہم مار ڈالیں گے۔ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو جو پیدا ہوں اور انکی عورتوں کو باقی رکھیں گے جیسا ہم نے موسیٰ کے پیدا ہونے سے پہلے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اور بیشک ہم کو ان کے سزا دینے پر قدرت ہے۔ فرعون کے لوگوں نے بنی اسرائیل کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ انہوں نے موسیٰ سے شکایت کی

(۱۲۸) قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ
وَاصْبِرُوا عَلٰی اَذَاھُمْ إِنَّ الْأَرْضَ
لِلَّهِ يُورِثُهَا يُعْطِيهَا مَن يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ الْمَحْمُودَۃُ لِلْمُتَّقِينَ ۝
اللہِ۔

(۱۲۸) موسیٰ نے اپنی قوم کو کہا اللہ سے مدد مانگو اور ان کے تکلیف دینے پر صبر کرو، بے شبہ تمام زمین اللہ کی ملک ہے وہ جس کو اپنے بندوں میں چاہے اس کو دیدے اور بہتر انجام انہیں کا ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

(۱۲۹) قَالُوا قوم موسیٰ أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا
وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ
أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي
الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝

(۱۲۵) موسیٰ کی قوم نے کہا کہ تیرے آنے سے پہلے بھی ہم کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی گئیں اور تیرے آنے کے بعد بھی موسیٰ نے کہا عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور تم کو زمین میں انکی جگہ قائم فرماویگا پھر دیکھے گا کہ تم ہمیں کیا عمل کرتے ہو۔

تشریح — فیہا

(۱۲۶) جادوگروں کا فرعون کو پلٹ کر جواب | کہاں تو فرعون جادوگروں کو ملزم بنا رہا تھا اور ان سے اقرار کرانا چاہتا تھا۔ کہاں الٹا جادوگروں نے فرعون کو الزام دیتے ہوئے کہا کہ بات اتنی ہی ہے کہ تو جس کا ہم سے انتقام لینا چاہتا ہے کہ جب ہمارے رب کی نشانیاں ہمارے سامنے آگئیں تو ہم نے مان لیں اور ہم اپنے رب پر اور اس کے بھیجے ہوئے سچے رسول پر ایمان لائے۔ یہ تمہاری انتقامی کارروائی صرف ہمارے ایمان لانے کی وجہ سے ہے ورنہ تو بھی جانتا ہے کہ ہم نے تیرے خلاف کوئی سازش نہیں کی ہے۔ پھر ان مومن جادوگروں نے پروردگار کے سامنے دعا کی کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے ایمان پر ثابت قدم رکھیو ہم پر صبر کا فیضان فرمائیو اور ہمیں آخیر دم تک اپنی فرماں برداری پر قائم رکھیو۔

(۱۲۷) فرعون منفتاح کے ظلم و ستم | حضرت موسیٰؑ کا معجزہ دیکھنے کے بعد جادوگر تو ایمان لے آئے اور انہوں نے فرعون منفتاح کے غیظ و غضب کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی مگر قوم فرعون کے سرداروں کو اپنے اقتدار کا سنگھاسن ڈولتا نظر آرہا تھا اور انہیں خطرہ تھا کہ کہیں عام لوگ اس واقعہ سے متاثر نہ ہوجائیں قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم بنی اسرائیل کو یونہی آزاد چھوڑ دیں گے کہ وہ ملک میں افراتفری پھیلاتے پھریں جبکہ وہ آپ کی اور آپ کے معبودوں کی بندگی چھوڑ بیٹھیں۔ فرعون نے کہا کہ نہیں ایسا نہیں ہوگا جسطرح میرے باپ رعمسیس ثانی کے زمانے میں ہوتا تھا میں ان کے بیٹوں کو قتل کروں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دونگا تاکہ ان کی نسل کا خاتمہ ہوجائے اور یہ قوم دوسری قوموں میں گم ہو کر رہ جائے۔ میرے اقتدار کی گرفت پوری طرح مضبوط ہے یہ اس پکڑ سے نکل نہیں سکتے۔

(۱۲۸) حضرت موسیٰؑ کی بنی اسرائیل کو تسلی | ظاہر ہے کہ یہ ایک زبردست آزمائش تھی اور بنی اسرائیل کا اس سے گھبرا جانا بالکل بجا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ سے مدد مانگو اس کے سامنے کسی کا زور نہیں چل سکتا ——— صبر اور حوصلے سے کام لو۔ یہ زمین فرعون کی نہیں ہے، تمام جہانوں کے رب اللہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس زمین کا وارث اور اس کا حاکم جس کو چاہتے ہیں بنا دیتے ہیں۔ آزمائشیں آتی ہیں امتحان ہوتے ہیں لیکن انجام کار آخری کامیابی انہی کے لئے ہے جو اللہ سے ڈرنیوالے پرہیزگاری اور نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔

(۱۲۹) حضرت موسیٰؑ کی نصیحت کہ یہ دنیا دارالامتحان ہے | بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے رعمسیس ثانی فرعون کا زمانہ دیکھ چکے تھے کہ کس طرح بنی اسرائیل کے بیٹوں کا قتل عام کیا گیا تھا اسلئے بہت گھبرائے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ آپ کے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور اب آپ کے آنے کے بعد بھی اسی طرح ہم پر ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اس پر حضرت موسیٰؑ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دنیا دارالامتحان ہے اس وقت تمہیں مصیبت دیکر آزمایا جارہا ہے۔ جلد ہی وقت بدلیگا اور تمہیں اللہ تعالیٰ اقتدار عطا کریں گے اُسوقت تمہاری آزمائش راحت و آرام میں ہوگی۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ

وَلَقَدْ	أَخَذْنَا	آلَ + فِرْعَوْنَ	بِالسِّنِينَ	وَنَقْصٍ
اور البتہ	ہم نے پکڑا	فرعون والے	قحطوں میں	اور نقصان

اور البتہ ہم نے پکڑا فرعون والوں کو قحطوں میں اور پھلوں کے

مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿۱۳۰﴾ فَإِذَا جَاءَتْهُمُ

مِنَ	الثَّمَرٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ	فَاِذَا	جَآءَتْهُمُ
سے (میں)	پھل (جمع)	تاکہ وہ	نصیحت پکڑیں	پھر جب	آئی انکے پاس

نقصان میں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ پھر جب انکے پاس آئی

الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ

اَلْحَسَنَةُ	قَالُوْا	لَنَا	هٰذِهٖ	وَاِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	يَّطَّيَّرُوْا	بِمُوْسٰى
بھلائی	وہ کہنے لگے	ہمارے لئے	یہ	اور اگر	پہونچتی	کوئی برائی	بدشگونی لیتے	موسیٰ سے

بھلائی تو وہ کہنے لگے یہ ہمارے لئے ہے اور اگر کوئی برائی پہونچتی تو موسیٰؑ اور ان کے

وَمَن مَّعَهُ ۗ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

وَمَنْ	مَّعَهٗ	اَلَآ	اِنَّمَا	طٰٓئِرُهُمْ	عِنْدَ	اللّٰهِ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ
اور جو	انکے ساتھ (ساتھی)	یاد رکھو	اسکے سوا نہیں	انکی بدنصیبی	پاس	اللہ	اور لیکن	انکے اکثر

ساتھیوں سے بدشگونی (بدنصیبی) لیتے۔ یاد رکھو اس کے سوا نہیں کہ ان کی بدنصیبی اللہ کے پاس ہے لیکن انکے اکثر

لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ

لَا يَعْلَمُوْنَ	وَ	قَالُوْا	مَهْمَا	تَاْتِنَا + بِهٖ	مِنْ + اٰيَةٍ
نہیں جانتے	اور	وہ کہنے لگے	جو کچھ	ہم پر تو لائے گا	کیسی بھی نشانی

نہیں جانتے اور وہ کہنے لگے جو کچھ تو ہم پر کسی بھی نشانی لائے گا کہ اس سے

لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾

لِتَسْحَرَنَا	بِهَا	فَمَا	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِيْنَ
کہ ہم پر جادو کرے	اس سے	تو نہیں	ہم	تجھ پر	ایمان لانے والے

ہم پر جادو کرے تو (بھی) ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں۔

(۱۳۰) وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ
بِالسِّنِيْنَ بالقحط وَنَقْصٍ
مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○
يتعظون فيؤمنون.

(۱۳۱) فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ الخصب
والغنى قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ
اى نستحقها ولم يشكروا عليها
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ جدب
وبلاء يَّطَّيَّرُوْا يتشاءموا
بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ من
المؤمنين اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ
شؤمهم عِنْدَ اللّٰهِ يأتيهم
به وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
ان ما يصيبهم من عنده

(۱۳۲) وَقَالُوْا لموسى مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ
لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○
فدعا عليهم

(۱۳۰) وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ اور ہم نے فرعون اور اس کی جماعت کو ساتھ قحط سالیوں اور پھلوں کے کم کرنے کے پکڑا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں پس ایمان لاویں۔

(۱۳۱) سو جب اُن کو ارزانی اور فراخی پہنچتی ہے تو ناشکری کر کے کہتے ہیں کہ ہم اسی کے مستحق ہیں ہم پر ارزانی اور فراخی آنی ہی چاہیئے اور اگر خشک سالی یعنی قحط و مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ تو موسیٰ اور اسکے ہمراہیوں ایمان لانے والوں کی نحوست شمار کرتے ہیں۔

آگاہ ہو ان پر یہ نحوست اللہ کی طرف سے آئی اُن کے برے افعال جو سبب اس نحوست کے ہیں، اللہ کے پاس لکھے ہوئے ہیں وہی ان پر نحوست بھیجتا ہے ان کے افعال بد کی سزا میں لیکن اکثر آدمی نہیں سمجھتے کہ جو اُن پر مصیبت وغیرہ آتی ہے اللہ کی طرف سے آتی ہے۔

(۱۳۲) اور انہوں نے موسیٰ سے کہا جو کوئی نشانی تو ہم پر جادو کرنے کو ہمارے پاس لاویگا پس ہم کبھی تیرا یقین نہ کرینگے اور ایمان نہ لاوینگے سو موسیٰ نے ان پر بد دعا کی۔

تشریح

(۱۳۰) **فرعونیوں کو تنبیہ** اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ ایک دم دشمن پر گرفت نہیں کرتا اور اسکو پہلے ہی مرحلے پر سزا نہیں دیتا بلکہ پہلے اسکو تنبیہ کرتے ہیں ڈھیل دیتے ہیں اور سدھرنے کا موقعہ دیتے ہیں۔ چنانچہ فرعونیوں کو بھی بطور تنبیہ قحط سالی میں اور پیداوار کی کمی میں مبتلا کیا تاکہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور حضرت موسیٰ ؑ کی نصیحتوں کو قبول کریں۔

(۱۳۱) **فرعونیوں کی آزمائش خوش حالی میں** چند سال کی قحط سالی کے بعد خوش حالی کا دور آیا۔ اب اگر فرعونیوں کی سوچ کا رخ صحیح ہوتا تو سمجھ سکتے تھے کہ یہ مصیبت کے دن ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کیلئے آئے تھے اور اب یہ اچھے دن اور خوشحالی آئی ہے تو اسلئے ہم مالک حقیقی کے شکر گذار بنیں۔ گویا دونوں ہی مرحلے مصیبت اور راحت کے حقیقت میں آزمائش کے لیے تھے مگر ٹیڑھی سوچ اور ہٹ دھرمی کا کیا کیا جائے کہ جب اچھے دن آئے تو کہنے لگے کہ ہم مستحق ہی ان چیزوں کے تھے اور برے دنوں کو حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ٹھہرانے لگے حالانکہ نہ یہ حضرت موسیٰ کی نحوست تھی اور نہ کسی اور کی، خود انکی اپنی ہی بدبختی اور بدنصیبی تھی اور ان کی اپنی شرارتوں کا نتیجہ تھی مگر انمیں اکثر لوگ ایسے ہی بے علم اور غلط سوچ والے تھے اور یہ نہیں سمجھ رہے تھے کہ ہماری شامتِ اعمال کی اصل سزا ابھی آخرت میں ملکر رہیگی۔

(۱۳۲) **فرعونیوں کی ہٹ دھرمی** ہٹ دھرمی کا عالم تو دیکھیئے کہ ملک میں قحط سالی ہوتی ہے تو اس کو بھی حضرت موسیٰ کا جادو سمجھتے ہیں حالانکہ جادوگروں نے بھی سمجھ لیا تھا کہ حضرت موسیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ کا دیا ہوا معجزہ ہے جادو وادو نہیں ہے اور اسی حقیقت کو جان کر انہوں نے ایمان قبول کرنے میں پہل کی تھی۔ مگر فرعونی کہنے لگے کہ اے موسیٰ چاہے تو ہم پر کتنے ہی جادو کرلے ہم تیری بات ماننے والے نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ مکہ کے لوگ بھی حضرت محمد کو بھی جادوگر کہتے تھے۔ گویا ہر زمانے کے کج فکروں اور ہٹ دھرموں کی سوچ ایک جیسی ہی رہی ہے۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ

وَالدَّمَ	وَالضَّفَادِعَ	وَالْقُمَّلَ	وَالْجَرَادَ	الطُّوفَانَ	عَلَيْهِمُ	فَأَرْسَلْنَا
اور خون	اور مینڈک	اور جوئیں پیچڑی	اور ٹڈی	طوفان	ان پر	پھر ہم نے بھیجے

پھر ہم نے ان پر بھیجے طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون

آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ ۚ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۱۳۳﴾

مُّجْرِمِينَ	قَوْمًا	كَانُوا	وَ	فَاسْتَكْبَرُوا	مُّفَصَّلَاتٍ	آيَاتٍ
مجرم (جمع)	ایک قوم (لوگ)	وہ تھے	اور	تو انہوں نے تکبر کیا	جدا جدا	نشانیاں

جُدا جُدا نشانیاں، تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم کے لوگ تھے۔

(۱۳۳) فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ
وَهُوَ مَاءٌ دَخَلَ بُيُوتَهُمْ وَوَصَلَ إِلَى
حُلُوقِ الْجَالِسِينَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ
وَالْجَرَادَ فَأَكَلَ زَرْعَهُمْ وَثِمَارَهُمْ
كَذٰلِكَ وَالْقُمَّلَ السُّوسُ أَوْ نَوْعٌ
مِنَ الْقُرَادِ فَتَتَبَّعَ مَا تَرَكَهُ الْجَرَادُ
وَالضَّفَادِعَ فَمَلَأَتْ بُيُوتَهُمْ وَ
طَعَامَهُمْ وَالدَّمَ فِي مِيَاهِهِمْ
آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا
عَنِ الْإِيمَانِ بِهَا وَكَانُوا قَوْمًا
مُّجْرِمِينَ ۞

(۱۳۳) پس ہم نے ان پر پانی کا طوفان بھیجا کہ سات دن تک ان کے گھروں میں پانی بھرا رہا جو بیٹھے ہوئے آدمی کے حلق تک پہنچتا تھا اور بھیجا ٹڈیوں کو سات دن کہ ان کی کھیتی اور پھل کھا گئیں اور بھیجا جوؤں کو یا وہ کیڑا جو اناج میں پیدا ہوجاتا ہے یا چچڑی کو کہ اس نے ٹڈی کا بچا ہوا کھایا اور کچھ باقی نہ چھوڑا اور بھیجا ان پر مینڈک کہ وہ ان کے گھروں اور کھانوں میں بھر گئے۔ اور خون کو ان کے پانی میں یہ تمام نشانیاں ظاہر بھیجیں پھر بھی وہ ایمان نہ لائے اور تکبر کیا اور وہ قوم گنہگار نافرمان تھی۔

تشریح

(۱۳۳) فرعونیوں پر دوسرے قسم کے عذاب | جب قحط سالی کی مصیبت بھی فرعونیوں کو راہِ راست پر نہ لاسکی تو اللہ تبارک تعالےٰ نے ان کو جگانے کے لئے انہیں دوسری قسم کی پریشانیوں میں مبتلا کیا۔ ایک عذاب ان پر بارش اور سیلاب کے طوفان کا آیا جس کے ساتھ اولے بھی برستے تھے۔ یہ طوفان بھی بڑا لرزہ خیز تھا۔ اگر ڈھنگ کے لوگ ہوتے تو سمجھ سکتے تھے کہ یہ عذاب کیوں آرہا ہے۔ پھر دوسرا عذاب ان پر آیا ٹڈی دَل کا اور ٹڈی دل جب کھیتوں پر پڑتا ہے تو ساری کھیتیاں چٹ کرجاتا ہے۔ پھر تیسرا عذاب قُمَّلْ کا آیا یعنی بدن اور کپڑوں میں چیچڑیا اور جوئیں پڑجاتیں تھیں، غلا میں سرسریاں پڑجاتی تھیں، اسی طرح مچھر بے شمار ہوجاتے تھے، چھوٹی مکھی اور چھوٹی چھوٹی ٹڈیاں کھانوں مِل جاتی تھیں۔ پھر تیسرا عذاب یہ آیا کہ ہر جگہ مینڈک ہی مینڈک ہوجاتے تھے۔ پھر چوتھا عذاب یہ آیا کہ خون برستا تھا۔ یہ سب نشانیاں الگ الگ کرکے دکھائیں کہ شاید وہ آجائیں مگر وہ سرکشی مں بڑھتے ہی چلے گئے۔ بڑے مجرم لوگ تھے۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ

وَلَمَّا	وَقَعَ	عَلَيْهِمُ	الرِّجْزُ	قَالُوا	يٰمُوسَى	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	بِمَا	عَهِدَ	عِنْدَكَ	لَئِنْ
اور جب	واقع ہوا	ان پر	عذاب	کہنے لگے	اے موسیٰ	دعا کر	ہمارے لئے	اپنا رب	سبب جو	عہد	تیرے پاس	اگر

اور جب اُن پر عذاب واقع ہوا تو کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہمارے لئے دعا کر اپنے رب سے (اللہ کے) اس عہد کے سبب جو تیرے پاس ہے۔ اگر

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ ﴿۱۳۴﴾

كَشَفْتَ	عَنَّا	الرِّجْزَ	لَنُؤْمِنَنَّ	لَكَ	وَلَنُرْسِلَنَّ	مَعَكَ	بَنِي إِسْرَآءِيلَ
تونے کھول دیا (اٹھالیا)	ہم سے	عذاب	ہم ضرور ایمان لائینگے	تجھ پر	اور ہم ضرور بھیجدینگے	تیرے ساتھ	بنی اسرائیل

تونے ہم سے عذاب اٹھا لیا تو ہم ضرور تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور بنو اسرائیل کو تیرے ساتھ ضرور بھیج دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿۱۳۵﴾

فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ	الرِّجْزَ	إِلَى + أَجَلٍ	هُمْ	بَالِغُوهُ	إِذَا	هُمْ	يَنْكُثُونَ	
پھر جب	ہم نے کھول دیا (اٹھالیا)	ان سے	عذاب	ایک مدت تک	انہیں	اس تک پہونچنا تھا	اسوقت	وہ	عہد توڑ دیتے	

پھر جب ہم نے ان سے عذاب اٹھا لیا ایک مدت تک کہ انہیں اس تک پہنچنا تھا ، اسی وقت وہ عہد توڑ دیتے۔

(۱۳۴) وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ الْعَذَابُ قَالُوا
يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ
مِنْ كَشْفِ الْعَذَابِ عَنَّا إِنْ اٰمَنَّا لَئِنْ لَامُ
قَسَمٍ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ
لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ○

(۱۳۵) فَلَمَّا كَشَفْنَا بِدُعَاءِ مُوسَى عَنْهُمُ الرِّجْزَ
إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ○
يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ وَيُصِرُّونَ عَلَى كُفْرِهِمْ

(۱۳۴) اور جب ان پر عذاب آپہنچا کہنے لگے اے موسیٰ اپنے اللہ سے دُعا کر کہ ہم سے عذاب دور کردے کہ اس کا وعدہ ہے تجھ سے کہ اگر ہم ایمان لائے تو ہم سے عذاب دور کر دے گا۔ بیشک اگر تو ہم سے عذاب دفع کردیگا تو ہم تجھ پر ایمان لاویں گے اور بیشک ہم بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیجدینگے۔

(۱۳۵) سو جب ہم نے موسیٰ کی دعا سے ان سے عذاب دور کیا ایک مدت تک کہ وہ اس مدت کو پہنچنے والے ہیں ناگاہ وہ اپنے عہد اور اقرار کو توڑنے لگے اور کفر پر مصر رہے۔

تشریح

(۱۳۴) فرعونیوں کی ہر بار بدعہدی | فرعونیوں پر جب جب اللہ کی طرف سے اس طرح کی مصیبتیں آتی تھیں تو وہ تنگ آکر حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ آپکو اللہ کے یہاں پیغمبری کا منصب حاصل ہے۔ آپ اللہ کے مقرب ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکی دعائیں سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں۔ آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہم سے اس مصیبت کو دور کردے اگر یہ مصیبت ٹل جائے تو ہم آپکے کہنے کے مطابق بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے اور آپکی بات مان لیں گے ۔ انسان کس طرح اپنے ہی جیسے انسانوں کو اپنا غلام بنا لیتا ہے۔ اللہ کے پیغمبر اسی لئے آتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں لائیں۔ یہاں بھی حضرت موسیٰ کا مقصد انسانی آزادی کا تحفظ تھا اور لوگوں کو عدل و انصاف دینا تھا۔

(۱۳۵) عذاب ٹلنے کے بعد اپنا وعدہ بھول جاتے تھے | فرعونیوں کے یہ وعدے جبھی تک ہوتے تھے جب تک ان پر عذاب مسلط رہتا تھا اور جب ایک مقررہ وقت کیلئے اللہ تعالےٰ عذاب ہٹا لیتے تھے تو فرعونی پھر اسی حالت پر پہنچ جاتے تھے اور اپنا وعدہ بھول جاتے تھے یہ نہیں سمجھتے تھے کہ یہ عذاب کچھ وقت کے لئے ٹلا ہے اور اگر پھر وہی حرکتیں ہونگی تو دوبارہ اللہ کا عذاب مسلط ہو جائیگا۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

فَانْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ	فِی	الْیَمِّ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا
پھر ہم نے انتقام لیا	اُن سے	پس اُنہیں غرق کر دیا	میں	دریا	کیونکہ انہیں	جھٹلایا

پھر ہم نے اُن سے انتقام لیا اور انہیں دریا میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری آیتوں

بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا

بِاٰیٰتِنَا	وَكَانُوْا	عَنْهَا	غٰفِلِیْنَ	وَ اَوْرَثْنَا	الْقَوْمَ	الَّذِیْنَ	كَانُوْا
ہماری آیتوں کو	اور وہ تھے	اس سے	غافل (جمع)	اور ہم نے وارث کیا	قوم	وہ جو	تھے

کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے اور ہم نے اس قوم کو وارث کر دیا جو (اس) زمین کے

یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ

یُسْتَضْعَفُوْنَ	مَشَارِقَ	الْاَرْضِ	وَ مَغَارِبَهَا	الَّتِیْ	بٰرَكْنَا	فِیْهَا
کمزور سمجھے جاتے	مشرق (جمع)	زمین	اور اسکے مغرب (جمع)	وہ جو	ہم نے برکت رکھی	اسمیں

مشرق و مغرب میں کمزور سمجھے جاتے تھے۔ جس میں ہم نے برکت رکھی ہے (سرزمین شام)

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰی عَلٰی بَنِیْٓ

وَ تَمَّتْ	كَلِمَتُ	رَبِّكَ	الْحُسْنٰی	عَلٰی	بَنِیْ
اور پورا ہوگیا	وعدہ	تیرا رب	اچھا	پر	بنی (اولاد)

اور بنی اسرائیل پر تیرے رب کا وعدہ پورا ہوگیا

اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ

اِسْرَآءِیْلَ	بِمَا	صَبَرُوْا	وَ دَمَّرْنَا	مَا	كَانَ
اسرائیل	بدلے میں	انہوں نے صبر کیا	اور ہم نے برباد کر دیا	جو	تھے

اس کے بدلے میں کہ انہوں نے صبر کیا۔ اور ہم نے برباد کر دیا جو فرعون

یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

یَصْنَعُ	فِرْعَوْنُ	وَ قَوْمُهٗ	وَ مَا	كَانُوْا	یَعْرِشُوْنَ
بناتے (بنایا تھا)	فرعون	اور اسکی قوم	اور جو	تھے	وہ اونچا پھیلاتے

اور اس کی قوم نے بنایا تھا اور جو وہ اونچا پھیلاتے تھے۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ

وَ جٰوَزْ نَا	بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	الْبَحْرَ	فَاَتَوْا	عَلٰی	قَوْمٍ	یَّعْکُفُوْنَ
اور ہم نے پار اُتارا	بنی اسرائیل کو	بحر (قلزم)	پس وہ آئے	پر (پاس)	ایک قوم	جمے بیٹھے تھے

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بحرِ قلزم کے پار اُتارا۔ پس وہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جو اپنے بتوں

عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّھُمْ ج قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ

عَلٰٓی	اَصْنَامٍ	لَّھُمْ	قَالُوْا	یٰمُوْسَی	اجْعَلْ	لَّنَا	اِلٰھًا	کَمَا	لَھُمْ
پر	صنم (بُت) جمع	اپنے	وہ بولے	اے موسیٰ	بنا دے	ہمارے لئے	بُت	جیسے	انکے لئے

(کی پوجا) پر جمے بیٹھے تھے وہ بولے اے موسیٰ! ہمارے لئے ایسے بُت بنا دے جیسے ان کے

اٰلِھَۃٌ ط قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اٰلِھَۃٌ	قَالَ	اِنَّکُمْ	قَوْمٌ	تَجْھَلُوْنَ	
معبود (جمع) بُت	اس نے کہا	بیشک تم	تم لوگ	جہل کرتے ہو	

ہیں۔ (موسیٰ) نے کہا بے شک تم لوگ جہل کرتے ہو۔

(۱۳۶) فَانْتَقَمْنَا مِنْھُمْ فَاَغْرَقْنٰھُمْ
فِی الْیَمِّ اَلْبَحْرِ الْمِلْحِ بِاَنَّھُمْ
بِسَبَبِ اَنَّھُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
وَکَانُوْا عَنْھَا غٰفِلِیْنَ ○ لَا
یَتَدَبَّرُوْنَھَا۔

(۱۳۶) پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا پس ڈوبا دیا انکو دریائے شور میں
اس سبب سے کہ بیشک وہ ہمارے حکموں کو جھٹلاتے تھے
اور ہماری آیتوں سے بے خبر تھے کچھ غور اور فکر
نہ کرتے تھے۔

(۱۳۷) وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا
یُسْتَضْعَفُوْنَ بِالْاِسْتِعْبَادِ وَھُوَ
بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
وَمَغَارِبَھَا الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْھَا
بِالْمَاءِ وَالشَّجَرِ صِفَۃٌ لِّلْاَرْضِ
وَھِیَ الشَّامُ وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ
الْحُسْنٰی وَھِیَ قَوْلُہٗ وَنُرِیْدُ اَنْ
نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا الخ

(۱۳۷) اور ہم نے وارث بنایا زمین کے مشرق اور مغرب کا، وہ زمین
جس میں ہم نے برکت دی درخت اور پانی کی کثرت
کی۔ مراد اس سے شام کی زمین ہے۔ بنی اسرائیل کو
جو ضعیف سمجھے جاتے تھے اور غلام بنائے
جاتے تھے۔
اور تیرے رب کا نیک وعدہ پورا ہوا بنی اسرائیل
پر اس سبب سے کہ انھوں نے دشمنوں کی تکلیف
پر صبر کیا ہے وہ وعدہ یہ ہے وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ

عَلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا
عَلٰى اَذٰى عَدُوِّهِمْ وَدَمَّرْنَا
اَهْلَكْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ
وَقَوْمُهٗ مِنَ الْعِمَارَةِ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ○ بِكَسْرِ الرَّاءِ وَ
ضَمِّهَا يَرْفَعُوْنَ مِنَ الْبُنْيَانِ
(۱۳۸) وَجَاوَزْنَا عَبَرْنَا بِبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ
الْبَحْرَ فَاَتَوْا فَمَرُّوْا عَلٰى قَوْمٍ
يَعْكُفُوْنَ بِضَمِّ الْكَافِ وَكَسْرِهَا
عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ يُقِيْمُوْنَ
عَلٰى عِبَادَتِهَا قَالُوْا يٰمُوْسَى
اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا صَنَمًا نَعْبُدُهٗ
كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ○ حَيْثُ قَابَلْتُمْ نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ بِمَا قُلْتُمُوْهُ

اسْتُضْعِفُوْا اِلَى الْاَرْضِ الخ یعنی ہم چاہتے ہیں کہ ضعیفوں پر احسان کریں۔ اور ہم نے ہلاک اور خراب کیا ان تعمیرات کو جو فرعون اور اس کی قوم بناتی تھی اور ان مکانات کو جن کو وہ بلند کرتے تھے۔

(۱۳۸) اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا سو گذرے وہ ایک قوم پر کہ وہ اپنے بتوں کی عبادت پر قائم تھے

ان کو دیکھ کر کہنے لگے اے موسیٰ ہمارے واسطے بھی ایک ایسا ہی بت بنا دے جیسے اس قوم کے بت ہیں تاکہ ہم اس کی پرستش کریں۔ موسیٰ نے کہا بیشک تم ایک نادان قوم ہو، کہ تم نے اللہ کی نعمتوں کے عوض یہ سوال کیا۔ اور اس کی نعمتوں کا شکر نہ کیا۔

تشریح

(۱۳۶) آخر فرعونیوں پر عذاب نازل ہو کر رہا | جب فرعونی بار بار وعدہ خلافیاں کرتے رہے اور اپنی کرتوت سے باز نہ آئے تو آخر اللہ کا عذاب ان پر نازل ہو کر رہا اور انکو سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ وہ اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے تھے اور اپنے انجام سے غافل ہو گئے تھے۔

(۱۳۷) فرعون کی بربادی اور بنی اسرائیل کی آبادی | فرعون اور فرعونیوں کے دریا میں ڈوبنے کے بعد مصر پر فرعون کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور بنی اسرائیل کو فلسطین کی بابرکت زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا گیا اور اس طرح بنی اسرائیل کے حق میں اللہ کا وعدۂ خیر پورا ہوا کیونکہ بنی اسرائیل نے صبر سے کام لیا تھا اللہ نے ان کے صبر کا بدلہ دیا اور فرعون اور اس کی قوم کا سب بنا بنایا بگڑ گیا۔ اور انکی اونچی اونچی عمارتیں تہہ و بالا ہو گئیں اس واقعہ میں سبق ہے کہ اہل ایمان اگر صبر اور حوصلے سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہیں کھول دیں گے۔

(۱۳۸) بنی اسرائیل کو پھر اپنے پرانے بُت یاد آئے | فرعون کے ڈوبنے کے بعد حضرت موسیٰ ؑ بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لیکر مصر سے نکلے اور بحر احمر کو عبور کیا ساحل کے کنارے کنارے چلتے ہوئے ان کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو اپنے بتوں کو پوجتی تھی۔

فرعون کی غلامی نے بنی اسرائیل کی ذہنیت کو اتنا بگاڑ دیا تھا کہ ان کی غیرت اور خودداری مردہ ہو چکی تھی۔ کہ

"غلامی میں بدل جاتی ہیں قوموں کی تقدیریں۔"

چالیس سال حضرت موسیٰ کی رہنمائی اور اس کے بعد حضرت موسیٰ کے پہلے خلیفہ حضرت یوشع بن نون کی تربیت کے باوجود بت پرستی اور شرک کے اثرات جو انکی رگ رگ میں سما گئے تھے نکل نہیں سکے۔ جب ستر سال بعد تک انہیں یہ اثر رہا تو ابھی جبکہ تازہ بتازہ مصر کے فرعونوں کے چنگل سے آزاد ہو کر مصر سے باہر نکلے تھے جیسے ہی بتکدہ سامنے آیا وہ پرانی رگ پھر پھڑ پھڑانے لگی حضرت موسیٰ سے کہا کہ جیسے یہ معبود ہیں ہمارے لئے بھی کوئی ایسا ہی معبود بنا دیجئے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم لوگ حد درجہ نادان اور احمق ہو ــــــ حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی ؒ لکھتے ہیں کہ "جاہل آدمی نرے بے صورت کی عبادت سے تسکین نہیں پاتا جب تک سامنے ایک صورت نہ ہو۔ وہ قوم دیکھی کہ گائے کی صورت پوجتی تھی ان کو بھی یہ ہوس آئی آخر سونے کا بچھڑا بنایا اور پوجا۔

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَٰطِلٌ مَّا كَانُوا۟

إِنَّ	هَٰٓؤُلَآءِ	مُتَبَّرٌ	مَّا	هُمْ	فِيهِ	وَبَٰطِلٌ	مَّا	كَانُوا۟
بیشک	یہ لوگ	تباہ ہونیوالی ہے	جو	وہ	اس میں	اور باطل	جو	وہ ہیں

بیشک یہ لوگ جس (بُت پرستی) میں لگے ہوئے ہیں وہ تباہ ہونے والی ہے اور باطل ہے وہ جو یہ کر رہے

يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ

يَعْمَلُونَ	قَالَ	أَغَيْرَ ٱللَّهِ	أَبْغِيكُمْ	إِلَٰهًا	وَ	هُوَ
کر رہے	اس نے کہا	آیا اللہ کے سوا	تلاش کروں تمہارے لئے	کوئی معبود	حالانکہ	اس

ہیں موسیٰ نے کہا اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس

فَضَّلَكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَإِذْ أَنجَيْنَٰكُم مِّنْ

فَضَّلَكُمْ	عَلَى	ٱلْعَٰلَمِينَ	وَإِذْ	أَنجَيْنَٰكُم	مِّنْ
فضیلت دی تمہیں	پر	سارے جہان	اور جب	ہم نے تمہیں نجات دی	سے

نے تمہیں فضیلت دی سارے جہان پر۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے

ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ۚ

ءَالِ فِرْعَوْنَ	يَسُومُونَكُمْ	سُوٓءَ	ٱلْعَذَابِ ۚ
فرعون والے	تمہیں تکلیف دیتے تھے	بُرا	عذاب

نجات دی وہ تمہیں بُرے عذاب سے تکلیف دیتے تھے،

يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى

يُقَتِّلُونَ	أَبْنَآءَكُمْ	وَ	يَسْتَحْيُونَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِى
مار ڈالتے تھے	تمہارے بیٹے	اور	جیتا چھوڑ دیتے تھے	تمہاری عورتیں (بیٹیاں)	اور	میں

تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو جیتا چھوڑ دیتے تھے اور اس میں

ع ۱۶ ۱۲ ۶ ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾ ع

ذَٰلِكُم	بَلَآءٌ	مِّن	رَّبِّكُمْ	عَظِيمٌ
اس تمہارے لئے	آزمائش	سے	تمہارا رب	بڑا۔ بڑی

تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی

(۱۳۹) إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ هَالِكٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

(۱۳۹) بیشک یہ لوگ جس کی عبادت کرتے ہیں وہ فنا ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں لغو اور باطل ہے۔

(۱۴۰) قَالَ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا مَعْبُودًا وَّ أَصْلُهٗ أَبْغِي لَكُمْ وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ○ فِي زَمَانِكُمْ بِمَا ذُكِرَ فِي قَوْلِهٖ

(۱۴۰) کہا کیا اللہ کے سوا میں کوئی معبود تمہارے لئے تلاش کروں حالانکہ اللہ نے تم کو اپنے زمانے والوں میں بزرگی دی۔

(۱۴۱) وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ يُكَلِّفُوْنَكُمْ وَيُذِيْقُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ أَشَدَّهٗ وَهُوَ يُقَتِّلُوْنَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ يَسْتَبْقُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ الْإِنْجَاءِ أَوِ الْعَذَابِ بَلَآءٌ إِنْعَامٌ أَوِ ابْتِلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ أَفَلَا تَتَّعِظُوْنَ فَتَنْتَهُوْنَ عَمَّا قُلْتُمْ۔

(۱۴۱) اور یاد کرو اس وقت کو کہ اللہ نے تم کو نجات دی فرعون کے لشکر سے کہ وہ تم کو سخت عذاب کی تکلیف پہنچاتے تھے۔

کہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو باقی رکھتے تھے اور اس نجات دینے میں تمہارے رب کا بڑا انعام دیا اس عذاب میں تم پر سخت آزمائش تھی سو کیا تم اس سے بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ اپنی باتوں سے باز آؤ۔

تشریح

(۱۳۹) بت پرستی ایک بیہودہ عمل ہے | تم جن بت پرستوں کو دیکھ کر مرے جا رہے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے لئے بھی ایسا ہی کوئی معبود بنا دیا جائے، یہ بت پرستی بالکل باطل اور بیکار عمل ہے ان کا یہ طریقہ ان کو برباد کرنے والا ہے۔

(۱۴۰) اللہ نے تمہیں جہان والوں پر فضیلت دی ہے | حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں؟ —— اور اُس نے تم کو دنیا بھر کی قوموں پر فضیلت دی ہے۔ جس پروردگار کا تمہارے اوپر اتنا بڑا احسان ہے اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنے کی باتیں کرتے ہو اس کے ساتھ کون شریک ہو سکتا ہے وہ یکتا اور بے مثال ہے ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۴۱) تم فرعون کے ظلم و ستم بھول گئے | حضرت موسیٰ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تم نے فرعون کے ظلم و ستم بھلا دئے ہیں جس نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ یہ تمہارے لئے کتنی سخت آزمائش تھی۔ اس ظلم و ستم سے تمہیں چھٹکارا دلانے والا اللہ کے سوا کون ہے؟ اور آج تم اسی کے ساتھ شرک کی باتیں کرتے ہو اور ان مورتیوں کو معبود بناتے ہو جو نہ تمہارا کچھ بنا سکتی ہیں اور نہ بگاڑ سکتی ہیں۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ

وَ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰى	ثَلٰثِيْنَ	لَيْلَةً	وَّ	اَتْمَمْنٰهَا	بِعَشْرٍ
اور	ہم نے وعدہ کیا	موسیٰ	تیس ۳۰	رات	اور	اسکو ہم نے پورا کیا	دس ۱۰ سے

اور ہم نے وعدہ کیا موسیٰ ؑ سے تیس ۳۰ رات کا اور اس کو دس ۱۰ (اور بڑھا کر) پورا کیا

فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى

فَتَمَّ	مِيْقَاتُ	رَبِّهٖٓ	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً	وَقَالَ	مُوْسٰى
تو پوری ہوئی	مدت	اس کا رب	چالیس ۴۰	رات	اور کہا	موسیٰ

تو اس کے رب کی مدت چالیس ۴۰ رات پوری ہوئی ، اور موسیٰ ؑ نے اپنے

لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ

لِاَخِيْهِ	هٰرُوْنَ	اخْلُفْنِيْ	فِيْ	قَوْمِيْ	وَ اَصْلِحْ	وَلَا تَتَّبِعْ
اپنے بھائی	ہارون	میرا خلیفہ (نائب) رہ	میں	میری قوم	اور اصلاح کرنا	اور نہ پیروی کرنا

بھائی ہارون ؑ سے کہا میرے نائب رہو میری قوم میں ، اور اصلاح کرنا اور مفسدوں کے

سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا

سَبِيْلَ	الْمُفْسِدِيْنَ	وَ	لَمَّا	جَآءَ	مُوْسٰى	لِمِيْقَاتِنَا
راستہ	مُفسد (جمع)	اور	جب	آیا	موسیٰ	ہماری وعدہ گاہ

راستہ کی پیروی نہ کرنا اور جب موسیٰ ؑ آئے ہماری وعدہ گاہ پر ،

وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ

وَكَلَّمَهٗ	رَبُّهٗ	قَالَ	رَبِّ	اَرِنِيْٓ	اَنْظُرْ	اِلَيْكَ	قَالَ
اور اس سے کلام کیا	اپنا رب	اس نے کہا	اے میرے رب	مجھے دکھا	میں دیکھوں	تیری طرف (تجھے)	اس نے کہا

اور اپنے رب سے کلام کیا ، موسیٰ ؑ نے کہا اے میرے رب ! مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں ، اللہ نے کہا

لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ

لَنْ + تَرٰىنِيْ	وَلٰكِنِ	انْظُرْ	اِلَى	الْجَبَلِ	فَاِنِ	اسْتَقَرَّ	مَكَانَهٗ
تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا	اور لیکن (البتہ)	تو دیکھ	طرف	پہاڑ	پس اگر	وہ ٹھہرا رہا	اپنی جگہ

تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا البتہ پہاڑ کی طرف دیکھ پس اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا

فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ

فَسَوْفَ	تَرٰىنِيْ	فَلَمَّا	تَجَلّٰى	رَبُّهٗ	لِلْجَبَلِ	جَعَلَهٗ	دَكًّا	وَّخَرَّ
تو تبھی	تو مجھے دیکھ لیگا	پس جب	تجلی کی	اس کا رب	پہاڑ کیطرف	اس کو کر دیا	ریزہ ریزہ	اور گرا

تو تبھی مجھے دیکھ لے گا، پس جب اس کے رب نے تجلی کی پہاڑ کی طرف (تو) اسکو ریزہ ریزہ کر دیا اور

مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ

مُوْسٰى	صَعِقًا	فَلَمَّآ	اَفَاقَ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ	تُبْتُ
موسےٰ	بیہوش	پھر جب	ہوش آیا	اس نے کہا	تو پاک ہے	میں نے توبہ کی

موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش آیا تو اس نے کہا تو پاک ہے میں نے توبہ کی

اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

اِلَيْكَ	وَاَنَا	اَوَّلُ	الْمُؤْمِنِيْنَ
تیری طرف	اور میں	سب سے پہلا	ایمان لانے والے

تیری طرف اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں

﴿۱۴۲﴾ وَوٰعَدْنَا بِالِفٍ وَدُوْنِهَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ
لَيْلَةً نُكَلِّمُهٗ عِنْدَ اِنْتِهَائِهَا بِاَنْ يَصُوْمَهَا
وَهِيَ ذُوالْقَعْدَةُ فَصَامَهَا فَلَمَّا تَمَّتْ اَنْكَرَ
خُلُوْفَ فَمِهٖ فَاسْتَاكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ بِعَشَرَةٍ
اُخْرٰى لِيُكَلِّمَهٗ بِخُلُوْفِ فَمِهٖ كَمَا
قَالَ تع وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ وَقْتُ وَعْدِهٖ بِكَلَامِهٖ
اِيَّاهُ اَرْبَعِيْنَ حَالٌ لَيْلَةً تَمْيِيْزٌ
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ عِنْدَ
ذِهَابِهٖ اِلَى الْجَبَلِ لِلْمُنَاجَاةِ اخْلُفْنِيْ
كُنْ خَلِيْفَتِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ اَمْرَهُمْ
وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ بِمُوَافَقَتِهِمْ
عَلَى الْمَعَاصِيْ

﴿۱۴۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا اَيْ لِلْوَقْتِ الَّذِيْ
وَعَدْنَاهُ بِالْكَلَامِ فِيْهِ وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ بِلَا وَاسِطَةٍ كَلَامًا

﴿۱۴۲﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً الخ اور ہم نے موسیٰ سے وعدہ کیا تیس دن روزہ رکھے۔ اس کے پورے ہونے کے بعد ہم اس سے کلام کرینگے اور یہ ذیقعدہ کے مہینے میں ہوا۔ سو جب موسےٰ نے مہینہ بھر کے روزے پورے کر لئے اس کو اپنے منہ کی بدبو بُری معلوم ہوئی اس لئے مسواک کر لی پس اللہ نے اس کو حکم فرمایا کہ دس روزے اور رکھے تاکہ اللہ اس سے باتیں کرے ساتھ تغیر بوئے دہن کے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو بھی اللہ کو محبوب ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اور ہم نے ان تیس دان میں دس دن ذیقعدہ کے اور بڑھائے پس اسکے رب کے کلام کے وعدہ وقت پورے چالیس دن ہو گئے۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا جب وہ پہاڑ کی طرف اللہ سے باتیں کرنے گیا کہ میری قوم میں میری جگہ خلیفہ رہ اور انکے کاموں کی اصلاح کر اور فساد کرنے والوں کے راہ کی پیروی نہ کر ایسا نہ ہو کہ گناہوں میں تو بھی انکے موافق ہو جائے۔

﴿۱۴۳﴾ اور جب موسیٰ اس وقت پر وہاں پہنچ گئے جو وقت ہم نے اس سے کلام کرنے کیلئے مقرر کیا تھا اور اس کے رب نے اس سے بلا واسطے کلام۔

يَسْمَعُهٗ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْٓ نَفْسَكَ
أَنْظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ أَيْ لَا تَقْدِرُ عَلٰى رُؤْيَتِيْ
وَالتَّعْبِيْرُ بِهٖ دُوْنَ لَنْ أُرٰى يُفِيْدُ إِمْكَانَ رُؤْيَتِهٖ تَعَالٰى
وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ الَّذِيْ هُوَ أَقْوٰى مِنْكَ فَإِنِ
اسْتَقَرَّ ثَبَتَ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ أَيْ تَثْبُتُ
لِرُؤْيَتِيْ وَإِلَّا فَلَا طَاقَةَ لَكَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ
أَيْ ظَهَرَ مِنْ نُوْرِهٖ قَدْرُ نِصْفِ أَنْمُلَةِ الْخِنْصَرِ
كَمَا فِيْ حَدِيْثٍ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ لِلْجَبَلِ
جَعَلَهٗ دَكًّا بِالْقَصْرِ وَالْمَدِّ أَيْ مَدْكُوْكًا
مُسْتَوِيًا بِالْأَرْضِ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا مُغْشِيًّا
عَلَيْهِ لِهَوْلِ مَا رَأٰى فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ
تَنْزِيْهًا لَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ مِنْ سُؤَالِ مَا لَمْ أُوْمَرْ
بِهٖ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ فِيْ زَمَانِيْ

اس طور سے کہ ہر جانب سے آواز آتی تھی۔ موسیٰ نے کہا اے میرے رب مجھ کو دکھلا اپنی ذات پاک کہ میں تجھ کو دیکھوں۔ اللہ نے فرمایا تجھ کو میرے دیکھنے کی قدرت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے "لَنْ تَرٰىنِيْ" فرمایا یعنی تو مجھ کو نہیں دیکھ سکتا۔ لَنْ أُرٰى نہیں فرمایا کہ میں نظر نہیں آسکتا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ حق تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے یہ دیکھنے والے کی نظر کا قصور ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں سکتا ولیکن اے موسیٰ دیکھ تو طرف پہاڑ کہ جو تجھ سے زیادہ قوی ہے پس اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو پھر قریب ہے کہ تو میرے دیکھنے کے وقت ثابت رہیگا وگرنہ بیان لہذا کہ تجھکو طاقت میرے دیکھنے کی نہ ہوگی۔ سو جب اسکے رب کا نور بمقدار آدھی انگلی چھوٹی کے پہاڑ پر ظاہر ہوا (جیسا کہ حدیث میں ہے جسکو حاکم نے صحیح کہا ہے) پہاڑ کو ریزہ ریزہ زمین کی برابر کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر گیا اسکی دہشت سے جو اس کو نظر آیا۔ پھر جب موسیٰ ہوش میں آیا کہا اے اللہ تو پاک ہے میں توبہ کرتا ہوں تیری طرف اس سوال سے کہ جو مجھکو حکم نہیں اور میں اپنے زمانے میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔

تشریح

(۱۴۲) حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر | جب بنی اسرائیل کو فرعونیوں سے نجات مل گئی ان کی غلامانہ پابندیاں ختم ہوگئیں اور وہ ایک خودمختار قوم کی حیثیت سے آزاد ہو گئے تو انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے اللہ کی طرف سے کوئی قانون اور شریعت لائیے تاکہ ہم سکون اور دلجمعی کے ساتھ اس قانونِ شریعت پر عمل پیرا ہوں۔ حکم خداوندی کے تحت حضرت موسیٰ کو کوہِ طور پر طلب کیا گیا اور اس کے لئے چالیس دن کی میعاد مقرر کی گئی تاکہ وہ روزے رکھ کر اور شب و روز عبادت کرکے دل و دماغ کو یکسو کرلیں اور اللہ کی شریعت کو اخذ کرنے کی استعداد پیدا کرلیں۔ شروع میں یہ مدت تیس دن رکھی گئی اور پھر دس دن کا اضافہ کرکے چالیس دن پورے کئے گئے۔ کوہ طور پر روانہ ہوتے وقت حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون کو اپنی جگہ مقرر کیا کہ میری عدم موجودگی میں تم میری جانشینی کرنا اور تاکید کی کہ میرے پیچھے یہ لوگ کوئی گڑبڑ کریں تو تم ان کی اصلاح کرنا میرے طریقہ کار پر چلنا بگاڑ کرنے والوں کے طریقے پر مت چلنا ــــــ واضح رہے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے تین سال بڑے تھے اور ان کی حیثیت حضرت موسیٰ کے وزیر کی سی تھی۔ مستقل طور پر نبی نہیں تھے۔

(۱۴۳) حضرت موسیٰ کی درخواست کہ میں دیدار کرنا چاہتا ہوں | جب یہ چالیس دن کی مدت پوری ہوگئی تو اللہ تعالےٰ حضرت موسیٰؑ سے ہم کلام ہوئے اس ہم کلامی میں حضرت موسیٰ کو ایسی لذت بے پایاں حاصل ہوئی کہ عالم شوق میں اللہ کے دیدار کی آرزو کرنے لگے اور بے اختیار التجا کی کہ رَبِّ أَرِنِيْٓ أَنْظُرْ إِلَيْكَ کہ اے میرے پروردگار میری نگاہوں میں وہ طاقت دیدے کہ میں آپکو دیکھ سکوں، حجابات کے پردے اٹھا دیجئے تاکہ بے حجاب آپکا دیدار کرسکوں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ اس سامنے پہاڑ کیطرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو پھر تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے۔ پہاڑ بھی جمال کی ذرا سی جھلک برداشت نہیں کرسکا۔ انسان کی مادی اور جسمانی آنکھیں اللہ کی تجلی کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتیں اگرچہ قلبی اور روحانی طاقت کے اعتبار سے انسان ان سب چیزوں سے اوپر ہے وہ اللہ کی وحی کو برداشت کرلیتا ہے جسکو پہاڑ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ یہاں حضرت موسیٰ کو انسانی وجود کی اسی کمزوری کیطرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جب حضرت موسیٰ کو ہوش آیا تو انہوں نے عرض کیا کہ بیشک آپکی ذات پاک ہے تیری پاکی اور برتری کا تقاضہ یہ ہے کہ کسی چیز کی طلب آپکی اجازت کے بغیر نہ کی جائے، میں توبہ کرتا ہوں کہ شوق کے عالم میں بغیر اجازت کے ایک نازیبا درخواست پیش کردی۔ میں سب سے پہلے آپکی عظمت و جلال کا یقین رکھتا ہوں اور آپ پر ایمان لانے والا ہوں۔

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ

قَالَ	يٰمُوْسٰۤى	اِنِّىْ	اصْطَفَيْتُكَ	عَلَى	النَّاسِ	بِرِسٰلٰتِىْ	وَ بِكَلَامِىْ
کہا	اے موسیٰ	بیشک میں	میں نے تجھے چن لیا	پر	لوگ	اپنے پیغام (جمع)	اور اپنے کلام سے

اللہ نے کہا اے موسیٰؑ! بیشک میں نے تجھے لوگوں پر چن لیا اپنے پیغاموں اور اپنے کلام سے

فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ (۱۴۴) وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ

فَخُذْ	مَاۤ اٰتَيْتُكَ	وَ كُنْ	مِّنَ	الشّٰكِرِيْنَ	وَ كَتَبْنَا	لَهٗ	فِى	الْاَلْوَاحِ
پس پکڑلے	جو میں نے تجھے دیا	اور رہو	سے	شکر گزار (جمع)	اور ہم نے لکھدی	اسکے لئے	میں	تختیاں

پس جو میں نے تجھے دیا ہے (قوت سے) پکڑلے اور شکر گزاروں میں سے رہو اور ہم نے اس کے لئے لکھدی تختیوں میں

مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ

مِنْ	كُلِّ + شَىْءٍ	مَّوْعِظَةً	وَّ تَفْصِيْلًا	لِّكُلِّ + شَىْءٍ	فَخُذْهَا	بِقُوَّةٍ	وَّ اْمُرْ
سے	ہر چیز	نصیحت	اور تفصیل	ہر چیز کی	پس تو اسے پکڑلے	قوت سے	اور حکم دے

ہر چیز کی نصیحت، ہر چیز کی تفصیل، پس تو اسے قوت سے پکڑلے، اور حکم دے

قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ (۱۴۵) سَاَصْرِفُ عَنْ

قَوْمَكَ	يَاْخُذُوْا	بِاَحْسَنِهَا	سَاُورِيْكُمْ	دَارَ الْفٰسِقِيْنَ	سَاَصْرِفُ	عَنْ
اپنی قوم	وہ پکڑیں (اختیار کریں)	اسکی اچھی باتیں	عنقریب میں تمہیں دکھاؤنگا	نافرمانوں کا گھر	میں عنقریب پھیردوں گا	سے

اپنی قوم کو کہ وہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں، عنقریب میں تجھے نافرمانوں کا گھر (انجام) دکھاؤں گا۔ میں عنقریب پھیردوں گا

اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا

اٰيٰتِىَ	الَّذِيْنَ	يَتَكَبَّرُوْنَ	فِى الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ اِنْ	يَّرَوْا	كُلَّ	اٰيَةٍ	لَّا
اپنی آیات	وہ لوگ جو	تکبر کرتے ہیں	زمین میں	ناحق	اور اگر	وہ دیکھلیں	ہر	نشانی	نہ

ان لوگوں کو اپنی آیتوں سے جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ ہر نشانی دیکھ لیں (پھر بھی)

يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ

يُؤْمِنُوْا	بِهَا	وَ اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ	الرُّشْدِ	لَا يَتَّخِذُوْهُ	سَبِيْلًا	وَ اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ
ایمان لائیں	اس پر	اور اگر	دیکھ لیں	راستہ	ہدایت	نہ پکڑیں (اختیار کریں)	راستہ	اور اگر	دیکھ لیں	راستہ

اس پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو بھی اس راستہ کو اختیار نہ کریں اور اگر دیکھ لیں راستہ

الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿۱۴۶﴾

الغی	یتخذوہ	سبیلا	ذلک + بانھم	کذبوا	بایتنا	وکانوا	عنھا	غفلین
گمراہی	اختیار کرلیں اسے	راستہ	یہ اسلئے کہ انہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیات	اور تھے	اس سے	غافل (جمع)

گمراہی کا تو اختیار کرلیں ، یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اس سے غافل تھے

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ

والذین	کذبوا	بایتنا	ولقاء	الاخرۃ	حبطت	اعمالھم	ھل + یجزون
اور جو لوگ	جھٹلایا	ہماری آیات کو	اور ملاقات	آخرت	ضائع ہوگئے	ان کے عمل	کیا وہ بدلہ پائیں گے

اور جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو ان کے عمل ضائع ہو گئے وہ کیا بدلہ پائیں گے

ع ۱۷ ۶

إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۷﴾

الا	ما	کانوا	یعملون	
مگر	جو	وہ تھے	کرتے	

مگر (وہی) جو وہ کرتے تھے

۱۴۴ قَالَ تعالٰی لہٗ يٰمُوسٰى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ
اِخْتَرْتُكَ عَلَى النَّاسِ اَهْلِ زَمَانِكَ بِرِسٰلٰتِي
بِالْجَمْعِ وَالْاِفْرَادِ وَبِكَلَامِي اَیْ تَكْلِيْمِي اِيَّاكَ
فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ مِنَ الْفَضْلِ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ لِاَنْعُمِي

۱۴۵ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ اَیْ اَلْوَاحِ التَّوْرٰىةِ
وَكَانَتْ مِنْ سِدْرِ الْجَنَّةِ اَوْ زَبَرْجَدٍ اَوْ زُمُرُّدٍ
سَبْعَةً اَوْ عَشْرَةً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ
اِلَيْهِ فِي الدِّيْنِ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا
تَبْيِيْنًا لِّكُلِّ شَيْءٍ بَدَلٌ مِنَ الْجَارِّ وَالْمَجْرُوْرِ
قَبْلَهٗ فَخُذْهَا قَبْلَهٗ قُلْنَا مُقَدَّرًا
بِقُوَّةٍ بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا
بِاَحْسَنِهَا سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ○ فِرْعَوْنَ وَ
اَتْبَاعَهٗ وَهِيَ مِصْرُ لِتَعْتَبِرُوْا بِهِمْ

۱۴۶ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ دَلَائِلِ قُدْرَتِيْ مِنَ الْمَصْنُوْعَاتِ

۱۴۴ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھ کو پسند کیا اور بڑائی دی تیرے زمانے کے لوگوں پر ساتھ پیغمبری کے اور تیرے ساتھ کلام کرنے کے۔ سو جو بزرگی میں نے تجھ کو دی اس کو لے اور ہو تو شکر کرنے والا میری نعمتوں کا۔

۱۴۵ اور ہم نے موسیٰ کے لئے توریت کی تختیوں پر جو سات یا دس تھیں جنت کی بیری کے درخت کی یا زبرجد یا زمرد کی ہر قسم کی نصیحت لکھی جس کی دین میں ضرورت ہو اور ہر ایک چیز کا پورا بیان لکھدیا پھر کہا ہم نے کہ لے اس کو قوت اور پختگی سے۔ اور اپنی قوم کو حکم کر کہ اس کے احکام عمدہ اور بہتر کو مضبوط پکڑیں اور عمل کریں عنقریب میں تم کو نافرمانوں کا گھر فرعون اور اس کے لشکر کی رہنے کی جگہ دکھلاؤنگا جو کہ مصر ہے تاکہ اسکو دیکھ کر تم کو عبرت اور نصیحت ہو۔

۱۴۶ عنقریب میں اپنی قدرت کی نشانیوں سے دور رکھوں گا ان لوگوں

وَغَيْرُهَا الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ بِاَنْ اٰخُذَ لَهُمْ فَلَا يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْهَا وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ طَرِيْقَ الرُّشْدِ الْهُدٰى الَّذِيْ جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا يَسْلُكُوْهُ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ الضَّلَالِ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ذٰلِكَ الصَّرْفُ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○ تَقَدَّمَ مِثْلُهٗ.

کو کہ ناحق زمین میں تکبر کرتے ہیں ان کو یہ توفیق نہ ہوگی کہ اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں غور و فکر کریں اور ایمان لاویں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو اس طرح سے بے خبر کر دیا۔ اور اگر یہ لوگ ہر ایک قسم کی نشانی دیکھیں تب بھی ایمان نہ لاویں اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھتے ہیں تو اس پر نہیں چلتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھتے ہیں تو اس کو راستہ بناتے ہیں۔ یہ ان کو غور و فکر کی توفیق نہ دینا اللہ کی نشانیوں میں اسلئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اس سے بے خبر رہے۔

(۱۴۷) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاءِ الْاٰخِرَةِ الْبَعْثِ وَغَيْرِهٖ حَبِطَتْ بَطَلَتْ اَعْمَالُهُمْ مَا عَمِلُوْهُ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ كَصِلَةِ رَحِمٍ وَصَدَقَةٍ فَلَا ثَوَابَ لَهُمْ لِعَدَمِ شَرْطِهٖ هَلْ مَا يُجْزَوْنَ اِلَّا جَزَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَالْمَعَاصِيْ

(۱۴۷) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور مرکر زندہ ہونے وغیرہ پر ایمان نہ لائے آخرت کے منکر رہے باطل ہوئے ان کے عمل نیک جو انہوں نے دنیا میں کئے جیسے صلہ رحمی کرنا صدقہ خیرات کرنا پس بوجہ ایمان نہ ہونے کے ان اعمال پر کچھ ثواب نہیں جو کچھ وہ کام دنیا میں کرتے تھے پیغمبروں کا جھٹلانا اور گناہوں میں مبتلا ہونا ان کو آخرت میں اسکی سزا دی جائے گی۔

تشریح

(۱۴۴) اے موسیٰ ہمارے شکر گذار بنکر رہو | دیدار نہیں ہو سکا نہ سہی اے موسیٰ تمہارا یہ شرف ہی کیا کم ہے کہ ہم نے تمہیں اپنا پیغمبر منتخب کیا ہے تم سے بلاواسطہ کلام کیا ہے پس جو بخشش ہماری طرف سے ہوئی ہے اُسے مضبوطی سے تھامو اور شکر گذار بندے بن کر رہو۔

(۱۴۵) حضرت موسیٰ کو توراۃ عطا کی گئی | اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو توراۃ عطا کی جو پتھر کی سلوں پر لکھی ہوئی تھی جس میں ہر شعبۂ زندگی کے متعلق نصیحت اور واضح ہدایتیں تھیں اور ان سے کہا کہ ان ہدایات کو مضبوطی سے سنبھالو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ ان ہدایات کے بہتر مفہوم کی پیروی کریں ان کے الفاظ میں موشگافیاں نہ کریں۔ میں عنقریب تمہیں ان قوموں کے آثار دکھاؤنگا جنہوں نے خدا کی بندگی سے منہ موڑا غلط روش اختیار کی ان کے آثار دیکھ کر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ غلط روش اختیار کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

(۱۴۶) تکبر کرنے والوں کو ہدایت نہیں ملتی | جو لوگ اللہ تعالیٰ اور پیغمبروں کے مقابلے میں بلاوجہ کی اکڑ دکھاتے ہیں اور ان کی نخوت و غرور ان کو اللہ کی اطاعت سے روکتا ہے تو اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ پھر اللہ کی کوئی نشانی ان کے لئے ہدایت کا سامان نہیں بنتی انہیں ایسی کج فکری پیدا ہو جاتی ہے کہ سیدھا راستہ سامنے آئے تو اختیار نہیں کرینگے اور ٹیڑھا راستہ نظر آئے تو فوراً اس پر چل پڑیں گے۔ یہ حالت دل کے مسخ ہونے کی علامت ہے۔ اور یہ گمراہی کا آخری درجہ ہے۔

(۱۴۷) عمل کے قبول ہونے کی شرطیں | انسان کا کونسا عمل اس کے لئے آخرت میں مفید اور کارآمد ہو گا۔ اس کا مدار دو چیزوں پر ہے پہلی بات یہ کہ وہ عمل اللہ کے قانون کے مطابق ہو۔ اگر عمل شریعت کے خلاف ہوگا تو وہ لاحاصل اور بیکار ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ اس عمل سے آخرت کا اجر و ثواب مقصود ہو۔ اگر آخرت کا اجر و ثواب سامنے نہ ہو گا تو وہ عمل بھی آخرت میں کارآمد نہ ہو گا۔ اب جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان کو آخرت پر یقین نہیں ہے ان کے سارے عمل بیکار چلے جائیں گے اور جیسا وہ کر رہے ہیں ویسا ہی ان کو بھرنا ہو گا۔

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ

وَاتَّخَذَ	قَوْمُ	مُوْسٰی	مِنْ بَعْدِهٖ	مِنْ	حُلِیِّهِمْ	عِجْلًا	جَسَدًا	لَّهٗ	خُوَارٌ	اَلَمْ یَرَوْا	اَنَّهٗ
اور بنایا	قوم	موسیٰ	اس کے بعد	سے	اپنے زیور	ایک بچھڑا	ایک دھڑ	اسمیں	گائے کی آواز	کیا نہ دیکھا انہوں نے	کہ وہ

اور موسیٰؑ کی قوم نے اس کے بعد بنایا اپنے زیور سے ایک بچھڑا (محض) ایک دھڑ جسمیں گائے کی آواز تھی، کیا انہوں نے نہ دیکھا

لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾

لَا یُكَلِّمُهُمْ	وَلَا یَهْدِیْهِمْ	سَبِیْلًا	اِتَّخَذُوْهُ	وَكَانُوْا	ظٰلِمِیْنَ
نہیں کلام کرتا اُن سے	اور نہیں دکھاتا انھیں	راستہ	انہوں نے بنالیا	اور وہ تھے	ظالم

کہ نہ وہ ان سے کلام کرتا ہے نہ انہیں دکھاتا ہے راستہ! انہوں نے اسے (معبود) بنالیا، اور وہ ظالم تھے۔

(۱۴۸) وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْ بَعْدِهٖ اَیْ بَعْدَ ذِهَابِهٖ اِلَی الْمُنَاجَاةِ مِنْ حُلِیِّهِمْ اَلَّذِیْ اسْتَعَارُوْهَا مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ بِعِلَّةِ عُرْسٍ فَبَقِیَ عِنْدَهُمْ عِجْلًا صَاغَهُ لَهُمْ مِنْهُ السَّامِرِیُّ جَسَدًا اَبْدَلَ لَحْمًا وَدَمًا لَّهٗ خُوَارٌ اَیْ صَوْتٌ یُسْمَعُ اِنْقَلَبَ كَذٰلِكَ بِوَضْعِ التُّرَابِ الَّذِیْ اَخَذَهٗ مِنْ حَافِرِ فَرَسِ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ فَمِهٖ فَاِنَّ اَثَرَهُ الْحَیَاةُ فِیْمَا یُوْضَعُ فِیْهِ وَمَفْعُوْلُ اتَّخَذَ الثَّانِیْ مَحْذُوْفٌ اَیْ اِلٰهًا اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا فَكَیْفَ یَتَّخِذُ اِلٰهًا وَّكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ○ بِاتِّخَاذِهٖ

(۱۴۸) وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ الخ اور موسیٰؑ کے جانے کے بعد واسطے کلام کرنے اللہ کے اس کی قوم نے اپنے زیوروں سے جو اس قوم نے فرعون کے گروہ سے عاریتاً لیا تھا ایک شادی کے بہانہ سے پھر وہ زیور انہیں کے پاس رہا ایک بچھڑے کو معبود بنایا پرستش کیلئے جس کو سامری نے انکے لئے زیور سے ڈھالدیا وہ ایک جسم خون اور گوشت کا تھا جو آواز کرتا جس کو سب سنتے تھے اسمیں جان اس مٹی کی برکت سے پڑی جسکو سامری نے جبرئیلؑ کے گھوڑے کے پیر کے نیچے سے اٹھالی تھی اس کا اثر یہ تھا کہ جس چیز میں وہ ڈالی جاتی تھی وہ زندہ ہوجاتی تھی سو سامری نے زیور کا بچھڑا بنا کر اس خاک کو اسکے منھ میں رکھدیا وہ زندہ ہوکر آواز کرنے لگا۔ کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے کہ وہ بچھڑا ان سے باتیں نہیں کرسکتا یعنی صرف ایک آواز کرتا ہے مثل جانوروں کے اور نہ انکو راہ بتاسکتا ہے پھر کیونکر وہ لائق معبود بنانے کے

تشریح

(۱۴۸) بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کوہ سینا پر چالیس شبانہ روز کے لئے طلب فرمایا اور وہ بنی اسرائیل کو اپنے بھائی ہارون کی نگرانی میں چھوڑ کر چلے گئے۔ تو ان کے جانے کے بعد یہ حرکت ہوئی کہ فرعون کی قوم قبطیوں سے جو سونے کا زیور ان کو ملا تھا اس کو گلا کر ایک بچھڑے کی شکل بنائی جس میں سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی۔ مصر میں گائے کی پوجا کا جو رواج تھا اس سے بنی اسرائیل کی قوم اتنی متاثر ہوچکی تھی کہ گائے بچھڑے کی محبت ان کے دل میں رچ بس گئی تھی جس کو قرآن مجید نے کہا ہے " وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ " کہ ان کے دلوں میں بچھڑا بس گیا تھا۔ ابھی ان کو مصر سے نکلے ہوئے تین مہینے ہی گذرے تھے اور انھوں نے اپنی آنکھوں سے اللہ کی نشانیاں، سمندر کا پھٹنا، فرعون کا اس میں غرق ہوجانا اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ صدیوں کی غلامی سے بخیریت نکل آنا یہ بھی اللہ کی قدرت تھی ان تازہ تازہ واقعات کے باوجود پہلے تو پیغمبر سے ایک مصنوعی خدا مانگا اور پھر ان کے منھ موڑتے ہی خود ایک خدا بنا بیٹھے۔ کیا انہیں نظر نہیں آتا تھا کہ یہ بچھڑا کیسے معبود ہوسکتا ہے جس کی بے معنیٰ آواز میں نہ کوئی کلام و خطاب ہے نہ انکی سُنتا ہے نہ انکی رہبری کرتا ہے بھلا وہ معبود کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم اور بے موقع بات ہے کہ ایک جانور کی صورت کو خدا بنادیا جائے۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِیْٓ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ

وَلَمَّا	سُقِطَ + فِیْٓ + اَیْدِیْهِمْ	وَرَاَوْا	اَنَّهُمْ	قَدْ ضَلُّوْا	قَالُوْا	لَئِنْ	لَّمْ
اور جب	گرے اپنے ہاتھوں میں (نادم ہوئے)	اور دیکھا انہوں نے	کہ وہ	تحقیق گمراہ ہوگئے	وہ کہنے لگے	اگر	نہ

اور جب وہ نادم ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہوگئے تو کہنے لگے اگر ہمارے رب

یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

یَرْحَمْنَا	رَبُّنَا	وَیَغْفِرْ لَنَا	لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ	الْخٰسِرِیْنَ	وَلَمَّا	رَجَعَ
رحم کیا ہم پر	ہمارا رب	اور بخشدیا	ضرور ہو جائینگے ہم	سے	خسارہ پانے والے	اور جب	لوٹا

نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخش دیا تو ہم ضرور ہو جائیں گے خسارہ پانے والوں میں سے اور جب موسیٰ لوٹا

مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ

مُوْسٰی	اِلٰی + قَوْمِهٖ	غَضْبَانَ	اَسِفًا	قَالَ	بِئْسَمَا	خَلَفْتُمُوْنِیْ
موسیٰ	اپنی قوم کی طرف	غصہ میں بھرا ہوا	رنجیدہ	کہا	کیا بُری	تم نے میری جانشینی کی

اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرا ہوا رنجیدہ ، کہا کس قدر بُری میری جانشینی کی تم نے

مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ

مِنْۢ بَعْدِیْ	اَعَجِلْتُمْ	اَمْرَ	رَبِّكُمْ	وَاَلْقَى	الْاَلْوَاحَ	وَاَخَذَ
میرے بعد	کیا جلدی کی تم نے	حکم	اپنا پروردگار	اور ڈالدیں	تختیاں	اور پکڑا

میرے بعد کیا تم نے اپنے پروردگار کے حکم سے جلدی کی؟ اور اس (موسیٰ) نے تختیاں ڈالدیں اور سر

بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗٓ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ

بِرَاْسِ	اَخِیْهِ	یَجُرُّهٗ	اِلَیْهِ	قَالَ	ابْنَ + اُمَّ	اِنَّ	الْقَوْمَ
سر	اپنا بھائی	اُسے کھینچنے لگا	اپنی طرف	وہ بولا	اے میرے ماں جائے	بیشک	قوم (لوگ)

(بالوں سے) پکڑا اپنے بھائی کا اور اُسے اپنی طرف کھینچنے لگا۔ وہ (ہارونؑ) بولا اے میرے ماں جائے! لوگوں نے مجھے

اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ

اسْتَضْعَفُوْنِیْ	وَكَادُوْا	یَقْتُلُوْنَنِیْ	فَلَا تُشْمِتْ	بِیَ
کمزور سمجھا مجھے	اور قریب تھے	مجھے قتل کرڈالیں	پس خوش نہ کر	مجھ پر

کمزور سمجھا اور قریب تھے کہ مجھے قتل کرڈالیں پس مجھ پر دشمنوں کو خوش

الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾

الظّٰلِمِیْنَ	الْقَوْمِ	مَعَ	وَلَا تَجْعَلْنِیْ	الْاَعْدَآءَ
ظالم (جمع)	قوم (لوگ)	ساتھ	اور مجھے نہ بنا (شامل نہ کر)	دشمن (جمع)

نہ کر، اور مجھے ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر

(۱۴۹) وَلَمَّا سُقِطَ فِیْٓ اَیْدِیْهِمْ اَیْ نَدِمُوْا عَلٰی عِبَادَتِهٖ
وَرَاَوْا عَلِمُوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا بِهَا وَذٰلِكَ بَعْدَ
رُجُوْعِ مُوْسٰی قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ
یَغْفِرْ لَنَا بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ فِیْهِمَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ ○

(۱۴۹) اور جب یہ اسکی پرستش سے شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ بیشک اسکی پرستش کی وجہ سے ہم بے راہ ہوگئے (یہ جب سمجھے کہ موسیٰ اللہ تعالےٰ سے کلام کرکے واپس آگئے) اسوقت کہنے لگے کہ بلاشبہ اگر ہم پر ہمارا رب رحمت نہ فرمادیگا اور ہمارے گناہ معاف نہ فرمادیگا تو البتہ ہم ٹوٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(۱۵۰) وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ مِنْ جِهَتِهِمْ
اَسِفًا شَدِیْدَ الْحُزْنِ قَالَ بِئْسَمَا اَیْ بِئْسَ
خِلَافَةً خَلَفْتُمُوْنِیْ هَا مِنْۢ بَعْدِیْ خِلَافَتُكُمْ
هٰذِهٖ حَیْثُ اَشْرَكْتُمْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ وَ
اَلْقَی الْاَلْوَاحَ اَلْوَاحَ التَّوْرٰىةِ غَضَبًا لِرَبِّهٖ فَتَكَسَّرَتْ
وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ اَیْ بِشَعْرِهٖ بِیَمِیْنِهٖ وَلِحْیَتِهٖ
بِشِمَالِهٖ یَجُرُّهٗٓ اِلَیْهِ غَضَبًا قَالَ ابْنَ اُمَّ بِكَسْرِ الْمِیْمِ
وَفَتْحِهَا اَرَادَ اُمِّیْ وَذِكْرُهَا اَعْطَفُ لِقَلْبِهٖ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا قَارَبُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ فَلَا
تُشْمِتْ تُفْرِحْ بِیَ الْاَعْدَآءَ بِاِهَانَتِكَ اِیَّایَ وَلَا
تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ بِعِبَادَةِ الْعِجْلِ فِی
الْمُؤَاخَذَةِ

(۱۵۰) اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس آیا درآنحالیکہ وہ ان کی اس حرکت کے سبب غصہ میں بھرا ہوا اور نہایت غمگین تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے بہت بُرا کیا کہ میرے پیچھے بچھڑے کو معبود بنایا اور اس کو اللہ کا شریک ٹھہرایا تم نے جلدی کی اپنے رب کے حکم کا کیوں انتظار نہ کیا اور موسیٰ نے غصہ میں توریت کی تختیوں کو پھینکدیا سو وہ ٹوٹ گئیں (یہ غصہ موسیٰ کا اللہ کے واسطے تھا) اور اپنے بھائی ہارون کا سر پکڑا اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے سر کے بال اور بائیں ہاتھ سے اسکی داڑھی پکڑی غصہ میں اسکو اپنی طرف کھینچنے لگا۔ ہارون نے ازراہ معذرت کہا اے میرے ماں کے بیٹے (یہ لفظ اس لئے کہا کہ موسیٰ کو رحم آجاوے اور وہ نرم ہوجاویں) بیشک اس قوم نے مجھ کو ضعیف سمجھا اور قریب تھے کہ مجھکو مار ڈالیں سو تو دشمنوں کے سامنے مجھ کو ذلیل کرکے مخالفوں کو خوش نہ کر اور مجھ کو ان لوگوں میں شامل نہ کر جنہوں نے ظلم کیا بچھڑے کی پرستش کرکے یعنی جو مواخذہ ان سے ہونا چاہئے

تشریح

(۱۴۹) اپنے کئے پر شرمندگی | بات ہی ایسی بے ڈھنگی اور احمقانہ تھی کہ حضرت موسیٰ کی تنبیہ کے بعد جب طلسم ٹوٹا اور بنی اسرائیل نے محسوس کیا کہ وہ گمراہ ہوگئے تھے تو اپنی حرکت پر بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر ہمارے ربّ نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں معاف نہ کیا تو ہم تو برباد ہو جائینگے۔

(۱۵۰) بنی اسرائیل کی گئوسالہ پرستی پر حضرت موسیٰ کا غیظ و غضب | بنی اسرائیل کا اتنی جلد حضرت موسیٰؑ کی دعوتِ توحید کو بھلا کر سامری کے جھانسے میں آجانا اور گئوسالہ پرستی میں مبتلا ہو جانا اتنا باعثِ افسوس تھا کہ حضرت موسیٰؑ نہایت غیض و غضب کی حالت میں قوم کی طرف واپس آئے اور غصے کی حالت میں فرمایا کہ تم نے خوب میرے پیچھے یہ حرکتیں کرکے جانشینی دکھائی کیا تم رب کے حکم کا انتظار نہیں کر سکتے تھے۔ غصے کی حالت میں توراۃ کی تختیاں بھی ان کے ہاتھ سے گر گئیں اور اپنے بھائی ہارون کے بال پکڑ کر انکو کھینچنے لگے۔ حضرت ہارون نے کہا کہ ان لوگوں نے مجھے دبا لیا اور مجھے قتل کرنے کیلئے تیار ہوگئے۔ اے میری ماں کے بیٹے آپ مجھے ان ظالموں میں شمار نہ کریں اور دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں۔ اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دونوں ہی اللہ کی توحید کے معاملے میں نہایت حساس تھے اور شرک کی کسی بھی شکل کو پسند نہیں کرتے تھے۔

ع ۱۸ ﴿ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾ ع

قَالَ	رَبِّ	اغْفِرْ لِي	وَلِأَخِي	وَأَدْخِلْنَا	فِي	رَحْمَتِكَ	وَأَنتَ	أَرْحَمُ + الرَّاحِمِينَ
اس نے کہا	اے میرے رب	مجھے بخشدے	اور میرا بھائی	اور ہمیں داخل کر	میں	اپنی رحمت	اور تو	سب سے زیادہ رحم کرنے والا

اس نے (موسیٰؑ نے) کہا اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي

إِنَّ	الَّذِينَ	اتَّخَذُوا	الْعِجْلَ	سَيَنَالُهُمْ	غَضَبٌ	مِّن + رَّبِّهِمْ	وَذِلَّةٌ	فِي
بیشک	وہ لوگ جو	انہوں نے بنالیا	بچھڑا	عنقریب انہیں پہونچیگا	غضب	ان کے رب کا	اور ذلت	میں

بیشک جن لوگوں نے بچھڑے (کو معبود) بنا لیا عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب پہنچے گا اور ذلت دنیا کی

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾

الْحَيَاةِ	الدُّنْيَا	وَ	كَذَٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُفْتَرِينَ	
زندگی	دنیا	اور	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں	بہتان باندھنے والے	

زندگی میں اور اسی طرح ہم بہتان باندھنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔

(۱۵۱) قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا صَنَعْتُ بِأَخِي وَلِأَخِي أَشْرَكَهُ فِي الدُّعَاءِ إِرْضَاءً لَهُ وَدَفْعًا لِلشَّمَاتَةِ بِهِ وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○

(۱۵۲) قَالَ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ إِلٰهًا سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ عَذَابٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعُذِّبُوا بِالْأَمْرِ بِقَتْلِهِمْ أَنفُسَهُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَذَٰلِكَ كَمَا جَزَيْنَاهُمْ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ○ عَلَى اللهِ بِالْإِشْرَاكِ وَغَيْرِهِ

(۱۵۱) موسیٰؑ نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا کہ اے میرے رب معاف فرما میرا یہ فعل جو میں نے غصہ میں اپنے بھائی کے ساتھ کیا اور میرے بھائی کو بھی بخشدے۔ موسیٰ نے ہارون کو بھی اس دعا میں شامل کر لیا اسکے راضی کرنے کو اور دشمنوں کی خوشی دفع کرنے کو اور اے ہمارے رب ہمکو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب سے زیادہ رحمت فرمانے والا ہے۔

(۱۵۲) إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا عنقریب اُن پر ان کے رب کا غصہ اور عذاب نازل ہونیوالا اور دنیا میں ان پر ذلت اور خواری ہونے والی ہے۔ سو موافق اس کے ان پر یہ عذاب آیا کہ انکو حکم ہوا کہ اپنی جانوں کو مار ڈالیں اور قیامت تک ان پر ذلت اور رسوائی لازم کردیگئی کبھی انکو عزت نصیب نہ ہوگی اور ہم نے جیسا ان کو بدلہ دیا اسی طرح اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں اور شرک کرنیوالوں کو سزا دینگے۔

تشریح

(۱۵۱) حضرت موسیٰ کی معذرت | یہ صورت جو پیش آئی اس میں اگرچہ نیت بالکل خالص تھی اور جذبۂ ایمانی کی دلیل تھی مگر صورۃً اور ظاہراً ایک حد تک ناپسندیدہ تھی اس لئے حضرت موسیٰؑ کو فوراً تنبیہ ہوئی اور انہوں نے اللہ کے حضور میں معافی طلب کی کہ اے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف کردیجئے اور اپنی رحمت میں داخل فرمالیجئے آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

(۱۵۲) شرک کا انجام | حضرت موسیٰ کی اس معذرت کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ جنہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنایا وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو کر رہینگے اور دنیا کی زندگی میں بھی ذلیل ہونگے۔ جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم ہی سزا دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا

وَالَّذِيْنَ	عَمِلُوْا	السَّيِّاٰتِ	ثُمَّ	تَابُوْا	مِنْ بَعْدِهَا	وَاٰمَنُوْٓا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْ بَعْدِهَا
اور جن لوگوں نے	عمل کئے	بُرے	پھر	توبہ کی	اسکے بعد	اور ایمان لائے	بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد

اور جن لوگوں نے بُرے عمل کئے پھر اس کے بعد توبہ کی، اور ایمان لے آئے۔ بیشک تمہارا رب اس (توبہ) کے بعد بخشنے والا

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ

لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	وَلَمَّا	سَكَتَ	عَنْ	مُّوْسَى	الْغَضَبُ	اَخَذَ	الْاَلْوَاحَ	وَفِيْ
بخشنے والا	مہربان	اور جب	ٹھہرا (فرو ہوا)	سے گیا	موسیٰ	غصہ	لیا اٹھایا	تختیاں	اور میں

مہربان ہے۔ اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا اس نے تختیوں کو اٹھالیا۔ اور ان کی

نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

نُسْخَتِهَا	هُدًى	وَّرَحْمَةٌ	لِّلَّذِيْنَ	هُمْ	لِرَبِّهِمْ	يَرْهَبُوْنَ
ان کی تحریر	ہدایت	اور رحمت	ان لوگوں کیلئے جو	وہ	اپنے رب سے	ڈرتے ہیں۔

تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

﴿۱۵۳﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا
رَجَعُوْا عَنْهَا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا بِاللّٰهِ
اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا اَيِ التَّوْبَةِ
لَغَفُوْرٌ لَّهُمْ رَّحِيْمٌ ۝ بِهِمْ
﴿۱۵۴﴾ وَلَمَّا سَكَتَ سَكَنَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ
اَخَذَ الْاَلْوَاحَ الَّتِيْ اَلْقَاهَا وَفِيْ نُسْخَتِهَا
اَيْ مَا نُسِخَ فِيْهَا اَيْ كُتِبَ هُدًى مِّنَ
الضَّلَالَةِ وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ
لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝ يَخَافُوْنَ وَاُدْخِلَ
اللَّامُ عَلَى الْمَفْعُوْلِ لِتَقَدُّمِهِ۔

﴿۱۵۳﴾ اور جنھوں نے بُرے عمل کئے پھر ان سے توبہ کی گناہ کرنے کے بعد اور اللہ پر ایمان لائے بیشک تیرا رب توبہ کے بعد انکو بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

﴿۱۵۴﴾ اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا توریت کی تختیوں کو جن کو پھینکدیا تھا اٹھایا اور ان تختیوں میں جو احکام لکھے ہوئے تھے وہ موجب رہنمائی تھی گمراہی سے بچانیوالی اور رحمت تھی ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

تشریح

﴿۱۵۳﴾ **توبہ کی قبولیت شرط کے ساتھ** ان کی توبہ کی قبولیت کی شرط رکھی گئی کہ وہ توبہ بھی کریں اور دنیا میں ان کی سزا یہ ہے کہ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (البقرہ) کہ ایک دوسرے کو قتل کرو تو ان کی توبہ قبول ہوگی۔ اور جب وہ ایمان لے آئے تو اس توبہ اور ایمان کے بعد آپ کا رب درگذر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

﴿۱۵۴﴾ **توراۃ ہدایت اور رحمت کی کتاب ہے** توراۃ میں اللہ تعالےٰ نے ہدایت کا راستہ بتایا اور یہ اللہ کی رحمت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو جو اس سے ڈرتے ہیں سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو انھوں نے توراۃ کی وہ تختیاں اٹھائیں تاکہ اس کے ذریعے اپنی قوم کو ہدایت کا راستہ دکھائیں۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ

وَاخْتَارَ	مُوْسٰى	قَوْمَهٗ	سَبْعِيْنَ	رَجُلًا	لِّمِيْقَاتِنَا	فَلَمَّآ
اور چُن لئے	موسیٰ	اپنی قوم	ستّر	مرد	ہمارے وعدے کے وقت کیلئے	پھر جب

اور موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ہمارے وعدے کے لئے ستر (۷۰) آدمی چُن لئے پھر جب

اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ

اَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ	قَالَ	رَبِّ	لَوْ شِئْتَ	اَهْلَكْتَهُمْ	مِّنْ
انہیں آپکڑا (آلیا)	زلزلہ	اسنے کہا	اے میرے رب	اگر تو چاہتا	انہیں ہلاک کردیتا	سے

انہیں زلزلہ نے آلیا، اس نے کہا اے میرے رب تو اگر چاہتا تو اس سے پہلے انہیں اور

قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ

قَبْلُ	وَاِيَّايَ	اَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ	السُّفَهَاۗءُ	مِنَّا	اِنْ + هِيَ
پہلے	اور مجھے	کیا تو ہلاک کریگا	اس پر جو	کیا	بیوقوف (جمع)	ہم میں سے	یہ نہیں

مجھے ہلاک کردیتا۔ کیا تو ہمیں اس پر ہلاک کردے گا جو ہم میں سے بیوقوفوں نے کیا! یہ نہیں مگر

اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ

اِلَّا	فِتْنَتُكَ	تُضِلُّ	بِهَا	مَنْ	تَشَاۗءُ	وَتَهْدِيْ	مَنْ	تَشَاۗءُ	اَنْتَ
مگر	تیری آزمائش	تو گمراہ کرے	اس سے	جس	تو چاہے	اور تو ہدایت دے	جو جس	تو چاہے	تو

(صرف) تیری آزمائش ہے، تو اس سے جس کو چاہے گمراہ کردے اور تو جس کو چاہے ہدایت دے۔ تو

وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

وَلِيُّنَا	فَاغْفِرْ + لَنَا	وَارْحَمْنَا	وَاَنْتَ	خَيْرُ	الْغٰفِرِيْنَ
ہمارا کارساز	سو ہمیں بخش دے	اور ہم پر رحم فرما	اور تو	بہترین	بخشنے والا

ہمارا کارساز ہے سو ہمیں بخشدے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین بخشنے والا ہے۔

﴿۱۵۵﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ اَيْ مِنْ
قَوْمِهٖ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِمَّنْ لَمْ
يَعْبُدُوا الْعِجْلَ بِاَمْرِهٖ تَعَالٰى
لِمِيْقَاتِنَا ۚ اَيِ الْوَقْتِ الَّذِيْ
وَعَدْنَاهُ بِاِتْيَانِهِمْ فِيْهِ لِيَعْتَذِرُوْا

﴿۱۵۵﴾ اور موسیٰ نے اپنے رب کے حکم کے موافق اپنی قوم میں سے ستر
آدمی ایسے جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی چھانٹے اور وقت
مقرر پر آنے کے لئے جس کا ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اس وقت ہمارے
پاس آویں پسند کئے تاکہ وہاں جاکر ان لوگوں کی طرف سے
عذر کریں جنھوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی سو موسیٰ ان کو لیکر

مِنْ عِبَادَةِ أَصْحَابِهِمُ الْعِجْلَ نَخْرُجَ بِهِمْ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ اَلزَّلْزَلَةُ الشَّدِيْدَةُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لِأَنَّهُمْ لَمْ يَزَايِلُوا قَوْمَهُمْ حِيْنَ عَبَدُوا الْعِجْلَ قَالَ وَهُمْ غَيْرُ الَّذِيْنَ سَأَلُوا الرُّؤْيَةَ وَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ قَالَ مُوسٰى رَبِّ لَوْشِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ أَيْ قَبْلَ خُرُوْجِيْ بِهِمْ لِيُعَايِنَ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَّهِمُوْنِيْ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ج اِسْتِفْهَامُ إِسْتِعْطَافٍ أَيْ لَا تُعَذِّبْنَا بِذَنْبِ غَيْرِنَا إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ط اِبْتِلَاؤُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ إِضْلَالَهُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ هِدَايَتَهُ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ○

جس جگہ حکم الٰہی تھا وہاں پہونچے پس جب ان کو سخت زلزلہ نے پکڑا (ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان پر یہ سخت زلزلہ اس لئے آیا کہ جب انکی قوم کے لوگوں نے بچھڑے کی عبادت کی تھی یہ بھی انہیں میں رہے ان سے جُدے نہ ہوئے اور یہ لوگ وہ نہ تھے جنھوں نے حق تعالٰی کے دیکھنے کا سوال کیا تھا اور وہ بیہوش ہو گئے اور مر گئے ایک آواز سخت سے)

جب ان لوگوں پر سخت زلزلہ آیا موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے رب اگر تو چاہتا تو پہلے اس سے کہ میں ان کو ساتھ لیکر آؤں ہلاک کر دیتا کہ بنی اسرائیل بھی اس قصہ کو دیکھ لیتے اور مجھ پر بدظنی نہ کرتے اور ان کے قتل کی تہمت مجھ پر نہ لگاتے اور اگر تو چاہتا تو مجھ کو بھی ہلاک کر ڈالتا۔ کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے اس گناہ کے سبب جو ہماری قوم کے نادانوں نے کیا۔ حاصل یہ کہ ہم پر لطف فرما اور دوسروں کے گناہوں کی وجہ سے ہم کو گرفتارِ عذاب نہ فرما۔ یہ فتنہ اور گمراہی جس میں نادان لوگ مبتلا ہوئے اور بچھڑے کو پوجا تیری ہی طرف سے آزمائش ہے، تو نے ہی انکو اس شرک میں مبتلا کیا تو جسکو گمراہ کرنا چاہے اس فتنہ سے گمراہ کرتا ہے اور جس کو ہدایت کرنا چاہے اسکو ہدایت کرتا ہے تو ہمارے کاموں کا درست فرمانے والا اور مختار ہے پس بخشش فرما ہم پر اور رحمت کر اور تو بہت زیادہ بخشش والا ہے۔

تشریح

(۱۵۵) بنی اسرائیل میں سے ستر نمائندوں کا انتخاب | حضرت موسیٰ ؑ نے اللہ تعالٰی کے حکم سے بنی اسرائیل کے ستر نمائندوں کو منتخب کیا کہ وہ اللہ کے مقرر کئے ہوئے وقت پر کوہِ سینا پر حاضر ہوں تاکہ وہ اس حرکت پر جو گائے کی پوجا کی صورت میں ہوئی تھی معافی مانگیں اور اللہ کے کلام کو سُنیں۔ جب انہوں نے اللہ کے کلام کو سنا تو کچھ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو جب ایمان لائیں گے جب اللہ کو کھُلی آنکھوں سے دیکھ لیں ان کے اس بے جا مطالبے پر اللہ تعالٰی کا غضب نازل ہوا اور سخت زلزلے اور بھونچال نے ان کو نیم مردہ کر دیا۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت موسیٰ ؑ نے نہایت ہی عجز و انکساری کے ساتھ بڑے مؤثر انداز میں اللہ تعالٰی سے دعا کی کہ اے پروردگار اگر آپ چاہتے تو مجھے اور ان کو پہلے ہی ہلاک کر سکتے تھے چند نادانوں نے جو غلطی کی ہے کیا اسکی وجہ سے ہم سب کو ہلاک کر دیں گے یہ تو آپکی طرف سے ایک آزمائش تھی اور ایسے امتحان میں ثابت قدم رکھنا یہ بھی آپ ہی کے قبضے میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر آزمائش انسانوں کے لئے ایک فیصلہ کن موقع ہوتا ہے جس سے اچھے اور بُرے الگ الگ ہو جاتے ہیں ہمیں معاف کر دیجئے ہم پر رحم فرمائیے آپ سب سے بڑھ کر معاف کرنے والے ہیں ـــــ حضرت موسیٰ کی اس دعا پر سب لوگ بخشے گئے اور اللہ نے ان کو ازسرِنو زندگی عطا فرمائی ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (ہم نے موت کے بعد پھر تم کو زندہ کر دیا تاکہ تم شکر گزار ہو)

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ؕ قَالَ

وَاكْتُبْ	لَنَا	فِي	هٰذِهِ	الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَّفِي	الْاٰخِرَةِ	اِنَّا	هُدْنَا	اِلَيْكَ	قَالَ
اور لکھدے	ہمارے لئے	میں	اس	دنیا	بھلائی	اور میں	آخرت	بیشک ہم	ہم نے رجوع کیا	تیری طرف	اس نے فرمایا

اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھدے، بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ اس نے فرمایا

عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا

عَذَابِيْٓ	اُصِيْبُ	بِهٖ	مَنْ	اَشَآءُ	وَرَحْمَتِيْ	وَسِعَتْ	كُلَّ	شَيْءٍ	فَسَاَكْتُبُهَا
اپنا عذاب	میں پہنچاتا ہوں (دوں)	اسکو	جس	میں چاہوں	اور میری رحمت	وسیع ہے	ہر	شے	سو میں عنقریب وہ لکھدونگا

میں اپنا عذاب جس کو چاہوں دوں اور میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے۔ سو میں وہ عنقریب لکھدونگا

لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

لِلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	وَيُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَالَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِنَا	يُؤْمِنُوْنَ
ان کیلئے جو	ڈرتے ہیں	اور دیتے ہیں	زکوٰۃ	اور وہ جو	وہ	ہماری آیات پر	ایمان رکھتے ہیں

ان کے لئے جو ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں

﴿۱۵۶﴾ وَاكْتُبْ اَوْجِبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
اِنَّا هُدْنَا تُبْنَا اِلَيْكَ ؕ قَالَ
تَعَالٰى عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ
مَنْ اَشَآءُ تَعْذِيْبَهٗ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ عَمَّتْ كُلَّ شَيْءٍ فِي
الدُّنْيَا فَسَاَكْتُبُهَا فِي الْاٰخِرَةِ
لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○

﴿۱۵۶﴾ اور اس دنیا میں ہمارے لئے بھلائی لکھ اور آخرت میں بھلائی اور نیک عوض عطا فرما بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا اور توبہ کی اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا میرا عذاب اس کو پہنچتا ہے جس کو میں عذاب کرنا چاہتا ہوں اور میری رحمت دنیا میں ہر چیز کو شامل ہے پس میں عنقریب آخرت میں ان لوگوں پر بالضرور رحمت کروں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان پر کہ وہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح

﴿۱۵۶﴾ سارا نظام عالم اللہ کی رحمت پر قائم ہے | عالم کا سارا نظام اللہ کے رحم وکرم پر قائم ہے اس کی رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ جب بندوں کی سرکشی حد سے گذر جاتی ہے تو اس وقت اللہ کا غضب نمودار ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ نے جس عجز وانکسار کے ساتھ اللہ کے حضور میں درخواست پیش کی اور عرض گذار ہوئے کہ اے پروردگار ہمارے لئے اس دنیا کی بھلائی بھی لکھدیجئے اور آخرت کی بھی۔ ہم آپ ہی کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے یہی ارشاد فرمایا کہ میری رحمت ہر چیز کے اوپر چھائی ہوئی ہے۔ یہ رحمت عامہ ہے جس سے اللہ کی کوئی مخلوق محروم نہیں ہے البتہ رحمتِ خاص جس میں اللہ کی رضا شامل ہے وہ ان لوگوں کے حق میں ہے جو نافرمانی سے بچیں گے زکوٰۃ دیں گے اور میری آیتوں پر ایمان لائیں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا

اَلَّذِيْنَ	يَتَّبِعُوْنَ	الرَّسُوْلَ	النَّبِيَّ	الْاُمِّيَّ	الَّذِيْ	يَجِدُوْنَهٗ	مَكْتُوْبًا
وہ لوگ جو	پیروی کرتے ہیں	رسول	نبی	اُمّی	وہ جو۔ جس	اسے پاتے ہیں	لکھا ہوا

وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں (ہمارے) رسول (محمدؐ) نبی، امّی کی جسے وہ لکھا ہوا پاتے ہیں

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ

عِنْدَهُمْ	فِي	التَّوْرٰىةِ	وَالْاِنْجِيْلِ	يَاْمُرُهُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهٰىهُمْ
اپنے پاس	میں	توریت	اور انجیل	وہ حکم دیتا ہے انہیں	بھلائی	اور	روکتا ہے انہیں

اپنے پاس توریت میں اور انجیل میں، وہ انھیں حکم دیتا ہے بھلائی کا، اور اُنہیں روکتا ہے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَيُحِلُّ	لَهُمُ	الطَّيِّبٰتِ	وَيُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبٰٓئِثَ	وَيَضَعُ	عَنْهُمْ
سے	برائی	اور حلال کرتا ہے	انکے لئے	پاکیزہ چیزیں	اور حرام کرتا ہے	ان پر	ناپاک چیزیں	اور اتارتا ہے	ان سے

برائی سے اور انکے لئے حلال کرتا ہے پاکیزہ چیزیں اور ان پر حرام کرتا ہے ناپاک چیزیں اور اُتارتا ہے اُن (کے سروں)

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ

اِصْرَهُمْ	وَالْاَغْلٰلَ	الَّتِيْ	كَانَتْ	عَلَيْهِمْ	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِهٖ	وَعَزَّرُوْهُ	وَ
ان کے بوجھ	اور طوق	جو	تھے	ان پر	پس جو لوگ	ایمان لائے	اس پر	اور اسکی رفاقت (حمایت) کی	اور

سے بوجھ، اور (ان کی گردنوں سے) طوق جو اُن پر تھے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اسکی حمایت کی اور

19 ع 6 9 نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع

نَصَرُوْهُ	وَاتَّبَعُوا	النُّوْرَ	الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	مَعَهٗٓ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ
اور اس کی مدد کی	اور پیروی کی	نور	جو	اُتارا گیا	اس کے ساتھ	وہی لوگ	وہ	فلاح پانے والے

اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔

﴿۱۵۷﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ بِاسْمِهٖ

﴿۱۵۷﴾ وہ لوگ جو پیغمبر نبی امیؐ کی پیروی کرتے ہیں وہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں تورات اور انجیل میں آپ کے نام اور اوصاف کے ساتھ۔ وہ پیغمبر حکم فرماتے ہیں ان کو بھلائی

وَصِفَتِہٖ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ مَا حُرِّمَ فِي شَرْعِهِمْ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ مِنَ الْمَيْتَةِ وَنَحْوِهَا وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ ثِقْلَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ اَلشَّدَائِدَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ كَقَتْلِ النَّفْسِ فِي التَّوْبَةِ وَقَطْعِ اَثَرِ النَّجَاسَةِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ مِنْهُمْ وَعَزَّرُوْهُ وَقَرُّوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اَيِ الْقُرْاٰنُ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

کا اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں یا ان کی شریعت میں حرام تھی اور ناپاک چیزوں مثل مُردار وغیرہ کو حرام کرتے ہیں اور جو بھاری باتیں اور سخت احکام ان پر لازم تھے جیسے توبہ میں اپنے آپ کو مار ڈالنا اور جس جگہ ناپاکی لگے اس کو کاٹ ڈالنا، اُن کو موقوف کرتے ہیں۔

سو جو لوگ ان میں سے اس پیغمبر پر ایمان لائے اور انکی تعظیم و توقیر کی اور ان کی اعانت کی اور اس نور پر جو اُن پر اتارا گیا ایمان لائے یعنی قرآن کی پیروی کی وہی لوگ ہیں نجات پانے والے۔

تشریح

(۱۵۷) <u>اللہ کی رحمتِ خاص میں کن لوگوں کا حصہ ہے</u> ایک تو اللہ کی عام ربوبیت اور رحمت ہے جس میں اسکی ساری مخلوق شامل ہے۔ دوسرے اللہ کی وہ رحمتِ خاص ہے جس میں اس کی رضا شامل ہے۔ یہ رحمتِ خاص انہی لوگوں کا حصہ ہے جو سابقہ پیغمبروں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس نبی اُمی کی پیروی اختیار کریں جن کا ذکر توریت اور انجیل میں بھی موجود ہے اور یہ پیغمبر ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے برائی سے روکتا ہے۔ جن پاک چیزوں کو حرام کر رکھا ہے انہیں حلال قرار دیتا ہے اور جن ناپاک چیزوں کو حلال بنا رکھا ہے (مثلاً خنزیر، سود خوری) انھیں حرام قرار دیتا ہے۔ فضول کی رسموں کی بندشوں کو جو اپنے اوپر لاد رکھی ہیں ختم کرتا ہے۔ غرض دین کو صحیح صحیح شکل میں جس طرح پچھلے پیغمبر بتلاتے چلے آ رہے ہیں پیش کرتا ہے۔

یہ پیغمبر اُمی ہے یعنی اس نے کسی سے علم حاصل نہیں کیا بلکہ اس کو جو علم دیا گیا ہے وہ براہ راست اللہ کی طرف سے دیا ہوا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے اس کی حمایت اور نصرت کریں گے اور وہ روشنی یعنی اللہ کا کلام (قرآن و حدیث) جو ان پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کریں گے وہی دونوں جہان میں فلاح یاب ہوں گے۔

توراۃ اور انجیل میں رد و بدل کرنے کے باوجود مندرجہ ذیل مقامات پر حضرت محمد رسول اللہؐ کی تشریف آوری کے بارے میں صاف صاف اشارات موجود ہیں۔

○ استثناء ——— باب ۱۸۔ آیت ۱۵ تا ۱۹
○ یوحنا ——— باب ۱۔ آیت ۱۹ تا ۲۱
○ یوحنا ——— باب ۱۵۔ آیت ۲۵ ——— ۲۶
○ متی ——— باب ۲۱۔ آیت ۲۲ تا ۴۶
○ یوحنا ——— باب ۱۴۔ آیت ۱۵ تا ۱۷
آیت ۲۵ تا ۳۰
○ یوحنا ——— باب ۱۶۔ آیت ۷ تا ۱۵

(حضرت مولانا رحیم الہٰی صاحب منگلوریؒ کی کتاب "بشاراتِ محمدی" میں اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ یہ نایاب کتاب احقر کے کتب خانہ میں موجود ہے)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَاۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنِّىْ	رَسُوْلُ	اللّٰهِ	اِلَيْكُمْ	جَمِيْعَا	الَّذِىْ	لَهٗ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ
کہدیں	اے	لوگو	بیشک میں	رسول	اللہ	تمہاری طرف	سب	وہ جو	اسکی	بادشاہت	آسمان (جمع)

آپ کہدیں اے لوگو! بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ جس کی بادشاہت ہے آسمانوں پر

وَالْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ

وَالْاَرْضِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	يُحْىٖ	وَيُمِيْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَرَسُوْلِهِ	النَّبِىِّ	الْاُمِّىِّ
اور زمین	نہیں	معبود	مگر	وہ	زندہ کرتا ہے	اور مارتا ہے	سوتم ایمان لاؤ	اللہ پر	اور اس کا رسول	نبی	اُمّی

اور زمین میں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، سوتم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی (محمدؐ) پر

الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

الَّذِىْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَكَلِمٰتِهٖ	وَاتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ	
وہ جو	ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور اسکے سب کلام	اور اس کی پیروی کرو	تاکہ تم	ہدایت پاؤ	

وہ جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلاموں پر، اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ

(۱۵۸) قُلْ خِطَابٌ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَيْكُمْ جَمِيْعَاۨ الَّذِىْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ
الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ الْقُرْاٰنِ
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ تَرْشُدُوْنَ

(۱۵۸) قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ الخ اے محمدؐ کہدو کہ اے لوگو بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں وہ اللہ جو بادشاہ اور مالک ہے تمام آسمانوں اور زمینوں کا اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے پیغمبر نبی امیؐ پر جو اللہ اور اس کے کلام یعنی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ راہ پاؤ۔

تشریح

(۱۵۰) حضرت محمدؐ تمام عالم کے لئے رسول ہیں | اللہ تبارک وتعالٰے نے ارشاد فرمایا کہ اے پیغمبر صاف صاف اعلان کردو کہ اے لوگو! میں تم سب کے لئے اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں وہ پروردگار جو زمین وآسمان کی بادشاہی کا مالک ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ موت وحیات کا مالک ہے پس تم سب اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمّی کو اللہ کا رسول تسلیم کرو۔ جو اللہ اور اس کے احکام کو مانتا ہے تم سب اس کی پیروی اختیار کرو اگر تم ایسا کرو گے تو امید ہے کہ صحیح راستہ پالو گے۔

ے کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ

وَمِنْ	قَوْمِ	مُوْسٰٓى	اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ	وَبِهٖ	يَعْدِلُوْنَ	وَقَطَّعْنٰهُمُ
اور سے (میں)	قوم	موسیٰ	ایک گروہ	ہدایت دیتا ہے	حق کی	اور اس کے مطابق	انصاف کرتے ہیں	اور ہم نے جدا کردیا انہیں

اور موسیٰؑ کی قوم میں ایک گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور وہ اسی کے مطابق انصاف کرتے ہیں اور ہم انہیں جدا

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ

اثْنَتَيْ	عَشْرَةَ	اَسْبَاطًا	اُمَمًا	وَاَوْحَيْنَآ	اِلٰى	مُوْسٰٓى	اِذِ اسْتَسْقٰىهُ	قَوْمُهٗٓ
دو	دس (بارہ)	باپ دادا کی اولاد (قبیلے)	گروہ گروہ	اور وحی بھیجی ہم نے	طرف	موسیٰ	جب اس سے پانی مانگا	اس کی قوم

کردیا (تقسیم کردیا) بارہ[۱۲] قبیلے گروہ گروہ (کی صورت میں) اور جب اس کی قوم نے اس سے پانی مانگا ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی

اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

اَنِ	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْۢبَجَسَتْ	مِنْهُ	اثْنَتَا + عَشْرَةَ	عَيْنًا
کہ	مارو	اپنی لاٹھی	پتھر	تو پھوٹ نکلے	اس سے	بارہ	چشمے

کہ مارو اپنی لاٹھی اس پتھر پر تو اس سے بارہ[۱۲] چشمے پھوٹ نکلے۔

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ

قَدْ + عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	وَظَلَّلْنَا	عَلَيْهِمُ	الْغَمَامَ	وَاَنْزَلْنَا	عَلَيْهِمُ
جان لیا (پہچان لیا)	ہر	شخص	اپنا گھاٹ	اور ہم نے سایہ کیا	اُن پر	ابر	اور ہم نے اتارا	اُن پر

ہر شخص نے پہچان لیا اپنا گھاٹ اور ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا اور اُن پر مَن (ایک قسم کا

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا

الْمَنَّ	وَالسَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا + رَزَقْنٰكُمْ	وَمَا
مَن	اور سلویٰ	تم کھاؤ	سے	پاکیزہ	جو ہم نے تمہیں دیں	اور نہ

گوند اور سلویٰ (بٹیر جیسا پرندہ) اُتارا تم کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دیں اور انہوں نے

ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا

ظَلَمُوْنَا	وَلٰكِنْ	كَانُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ	وَاِذْ	قِيْلَ	لَهُمُ	اسْكُنُوْا
ہمارا کچھ بگاڑا انہوں نے	اور لیکن	وہ تھے	اپنی جانوں پر	ظلم کرتے	اور جب	کہا گیا	ان سے	تم رہو

ہمارا کچھ نہ بگاڑا لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور جب ان سے کہا گیا تم اس

هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا

هٰذِهِ	الْقَرْيَةَ	وَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ	شِئْتُمْ	وَقُوْلُوْا	حِطَّةٌ	وَّادْخُلُوا
اس	شہر	اور کھاؤ	اس سے	جیسے	تم چاہو	اور کہو	حطۃ (بخشدے)	اور داخل ہو

شہر میں رہو، اور اس سے کھاؤ جیسے تم چاہو اور حِطَّۃٌ (بخشدے) کہو اور دروازہ (میں)

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓئٰتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

الْبَابَ	سُجَّدًا	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطِيْٓئٰتِكُمْ	سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ
دروازہ	سجدہ کرتے ہوئے	ہم بخشدینگے	تمہیں	تمہاری خطائیں	عنقریب ہم زیادہ دینگے	نیکی کرنے والے

سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو ہم تمہیں تمہاری خطائیں بخشدیں گے ہم عنقریب نیکی کرنے والوں کو زیادہ دینگے۔

(۱۵۹) وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ جَمَاعَةٌ
يَّهْدُوْنَ النَّاسَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ
يَعْدِلُوْنَ ۝ فِى الْحُكْمِ
(۱۶۰) وَقَطَّعْنٰهُمُ فَرَّقْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اثْنَتَىْ
عَشْرَةَ حَالٌ اَسْبَاطًا بَدَلٌ مِّنْهُ اَىْ
قَبَائِلَ اُمَمًا بَدَلٌ مِّمَّا قَبْلَهٗ وَاَوْحَيْنَآ
اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ فِى
التِّيْهِ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ
فَضَرَبَهٗ فَانْۢبَجَسَتْ اِنْفَجَرَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ بِعَدَدِ الْاَسْبَاطِ قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ سِبْطٍ مِّنْهُمْ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا
عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ فِى التِّيْهِ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ
وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ
هُمَا التَّرَنْجَبِيْنُ وَالطَّيْرُ السَّمَانٰى
بِتَخْفِيْفِ الْمِيْمِ وَالْقَصْرِ وَقُلْنَا لَهُمْ
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا
ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ۝
(۱۶۱)
وَاذْكُرْ اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ

(۱۵۹) اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو لوگوں کو حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور جو حکم کرتے ہیں ٹھیک اور انصاف کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۱۶۰) اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ فرقے کردئیے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی جب اس کی قوم نے اس میدان میں جہاں چالیس برس پھرے تھے موسیٰ سے پانی مانگا۔ کہ اپنی لاٹھی کو پتھر پر مار۔ اس نے مارا پس جاری ہوئے اس میں سے بارہ چشمے موافق عدد فرقوں کے۔

بیشک جان لیا ہر ایک فرقے نے ان میں سے اپنے چشمے کو جس میں سے وہ پانی پیویں اور اس میدان میں ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا کہ ان کو دھوپ نہ لگے اور ان پر مَن اور سلویٰ اتارا۔ (مَن ترنجبین اور سلویٰ پرند از قسم بٹیر وغیرہ) اور ہم نے ان سے کہا کہ کھاؤ وہ پاک اور لذیذ کھانے جو ہم نے تم کو دئیے۔ اور ان لوگوں نے کفر اور ناشکری کرکے اپنی ہی جانوں پر ظلم نہیں کیا۔

(۱۶۱) اور یاد کرو جس وقت ان سے کہا گیا کہ اس شہر بیت المقدس میں رہو اور کھاؤ وہاں رہ کر جس جگہ چاہو

بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا
أَمْرُنَا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ أَيْ بَابَ الْقَرْيَةِ
سُجَّدًا سُجُودَ انْحِنَاءٍ نَغْفِرْ بِالنُّونِ وَالتَّاءِ مَبْنِيًّا
لِلْمَفْعُولِ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ سَنَزِيدُ
الْمُحْسِنِينَ ۝ بِالطَّاعَةِ ثَوَابًا

کچھ روک نہیں اور کہو کہ ہمارے گناہ معاف ہوں اور بیت المقدس کے دروازہ میں جھک کر گھسو کہ بخش دینگے ہم تمہارے گناہ ۔عنقریب ہم ان لوگوں کو جو نیکی اور بندگی کرتے ہیں زیادہ ثواب دیں گے۔

تشریح

(۱۵۹) قوم موسیٰ میں انصاف پسند لوگ بھی تھے | بنی اسرائیل کی قوم کے لوگ اگرچہ کافی بگڑے ہوئے تھے لیکن اس قوم میں اچھا خاصا عنصر ایسے لوگوں کا بھی تھا جو حق کے مطابق بات کرتا تھا دوسروں کو سچائی کی ہدایت کرتا تھا اور عدل وانصاف کا دامن تھامے ہوئے تھا حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں بھی جب قوم نے گوسالہ پرستی جیسا گھناؤنا جرم کیا اسوقت بھی اس قوم میں اچھے لوگ موجود تھے اور نبیؐ کے زمانے میں جب قرآن نازل ہورہا تھا اس وقت بھی ان میں حق پسند لوگ بھی تھے جیسے حضرت عبداللہ ابن سلام جو ایک یہودی عالم تھے اور پہلی ملاقات میں ہی نبیؐ پر ایمان لے آئے تھے ۔

(۱۶۰) بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے | بنی اسرائیل جب اللہ کے حکم سے کوہِ سینا کے میدان میں بڑا ڈالے ہوئے تھے تو حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے ان کی مردم شماری کرائی اور حضرت یعقوبؑ کے دس بیٹوں اور حضرت یوسفؑ کے دو بیٹوں کی نسل سے جو خاندان تھے ان کو بارہ گروہوں میں منظم کیا اور ہر ایک گروہ پر ایک ایک سردار مقرر کیا تاکہ وہ ان پر شریعت کے احکام جاری کرے ۔اس کے علاوہ حضرت یعقوبؑ کے گیارہویں بیٹے "لادی" کی اولاد کو کہ جس کی نسل سے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون تھے ان کی الگ ایک جماعت بنائی تاکہ وہ ان سب بارہ قبیلوں کی نگرانی کرتی رہے اس طرح منظم طریقے پر ان کی اخلاقی اصلاح کا نظام ترتیب دیا گیا۔

اس جنگل بیابان میں پانی کی فراہمی ایک بہت بڑا مسئلہ تھی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طریقے پر اس کا انتظام یہ کیا کہ حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے لاٹھی مارنے پر اس چٹان سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنی اپنی پانی کی جگہ مقرر کرلی۔

اس بیابان میں ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ یہاں کوئی مکانات اور خیمے نہیں تھے اور نہ اتنی بڑی تعداد کے لئے مکانوں اور خیموں کا انتظام ہوسکتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طریقے پر ان کو دھوپ سے بچانے کے لئے بادل کے سائے کا انتظام کردیا۔ آسمان پر یہ بادل چھایا رہتا تھا اور بنی اسرائیل دھوپ سے محفوظ رہتے تھے ۔

اس میدان میں کھانے پینے کی چیزوں کی فراہمی بہت بڑا مسئلہ تھی اتنی بڑی تعداد کے لئے غذا کی فراہمی کیسے ہو، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے کھانے کا یہ انتظام ہوا کہ من وسلویٰ ان کے لئے نازل ہوتا تھا۔

ان احسانات کے باوجود اس قوم کی اکثریت کا یہ حال رہا کہ بار بار صحیح راستے سے ہٹتے تھے اور خود اپنے آپ کو پریشانی میں ڈالتے تھے ۔

(۱۶۱) بنی اسرائیل کو بستی میں داخل ہونے کا حکم | اللہ کی طرف سے اتنے بڑے بڑے احسانات ہونے کے باوجود بنی اسرائیل شکر گذار تو کیا ہوتے الٹا حضرت موسیٰؑ سے کہنے لگے کہ اب روز روز ہم سے یہ ایک ہی قسم کا کھانا من اور سلویٰ نہیں کھایا جاتا، اب تو ہمارا دل دوسری قسم کے کھانوں کو چاہتا ہے ۔اس پر اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ جاؤ اس قریب کی بستی میں جا کر بس جاؤ اور اسکی پیداوار سے اپنی مرضی کے مطابق روزی حاصل کرو مگر یہ خیال رہے کہ شہر میں عاجزی کے ساتھ داخل ہو تکبر اور غرور نہ کرو اور یہ کہتے جاؤ کہ حِطَّةٌ حِطَّةٌ (اے اللہ ہمیں بخش دے اے اللہ ہمیں بخش دے) تو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے اور ٹھیک طریقے پر چلنے والوں کو مزید اپنے فضل وکرم سے نوازیں گے ۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

فَبَدَّلَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ
پس بدل ڈالا	وہ جنہوں نے	ظلم کیا (ظالم)	ان سے	لفظ	سوا	وہ جو	کہا گیا	انہیں

پس بدل ڈالا ان میں سے ظالموں نے اس کے سوا لفظ جو انہیں کہا گیا تھا

ع ۲۰ / ۵ / ۱۰

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ع (۱۶۲)

فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا	يَظْلِمُوْنَ
سوہم نے بھیجا	ان پر	عذاب	سے	آسمان	کیونکہ	وہ تھے	ظلم کرتے

سو ہم نے ان پر عذاب بھیجا آسمان سے کیونکہ وہ ظلم کرتے تھے

وقف لازم

وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ

وَسْئَلْهُمْ	عَنِ	الْقَرْيَةِ	الَّتِيْ	كَانَتْ	حَاضِرَةَ	الْبَحْرِ	اِذْ	يَعْدُوْنَ
اور پوچھو ان سے	سے (متعلق)	بستی	وہ جو کہ	تھی	سامنے (کنارے)	دریا	جب	حد سے بڑھنے لگے

اور اُن سے اُس بستی کے متعلق پوچھو جو دریا کے کنارے پر تھی جب وہ "سبت" (ہفتہ) کے

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا

فِي	السَّبْتِ	اِذْ	تَاْتِيْهِمْ	حِيْتَانُهُمْ	يَوْمَ	سَبْتِهِمْ	شُرَّعًا	وَّيَوْمَ	لَا يَسْبِتُوْنَ
میں	ہفتہ	جب	انکے سامنے آجاتیں	مچھلیاں انکی	دن	اُن کا سبت	کھلم کھلا (سامنے)	اور جس دن	سبت نہ ہوتا

(حکم) کے بارے میں حد سے بڑھنے لگے، ان کے سبت (ہفتہ) کے دن مچھلیاں انکے سامنے آجاتیں اور جس دن سبت نہ ہوتا نہ آتیں

النصف / معانقة

تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (۱۶۳)

لَا تَاْتِيْهِمْ	كَذٰلِكَ	نَبْلُوْهُمْ	بِمَا	كَانُوْا	يَفْسُقُوْنَ
وہ نہ آتی تھیں	اسی طرح	ہم انہیں آزماتے تھے	کیونکہ	وہ تھے	نافرمانی کرتے

اسی طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

(۱۶۲) فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَقَالُوْا حَبَّةً فِيْ شَعْرَةٍ وَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا عَذَابًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○

(۱۶۳) وَاسْئَلْهُمْ يَا مُحَمَّدُ تَوْبِيْخًا عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ مُجَاوِرَةَ بَحْرِ الْقُلْزُمِ

(۱۶۲) سو بدل ڈالا ان ظالموں نے اس بات کو جو اُن سے کہی گئی اور اس کی جگہ یہ کہا کہ ہم کو دانہ خوشہ میں مطلوب ہے اور بجائے جھکنے کے سرینوں پر گھسٹتے ہوئے چل کر داخل ہوئے سو ہم نے ان پر آسمان سے ایک عذاب بھیجا بسبب ان کے ظلم کے۔

(۱۶۳) وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ الخ اور ان سے پوچھوا ے محمدؐ حال اس گاؤں کا جو بحر قلزم کے پاس تھا۔ یہ شہر ایلہ تھا

وَهِيَ اِيْلَةَ مَا وَقَعَ بِاَهْلِهَا اِذْ يَعْدُوْنَ يَعْتَدُوْنَ فِي السَّبْتِ بِصَيْدِ السَّمَكِ الْمَامُوْرِيْنَ بِتَرْكِهِ فِيْهِ اِذْ ظَرْفٌ لِيَعْدُوْنَ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا ظَاهِرَةً عَلَى الْمَاءِ وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا يُعَظِّمُوْنَ السَّبْتَ اَيْ سَائِرَ الْاَيَّامِ لَا تَاْتِيْهِمْ اِبْتِلَاءً مِنَ اللّٰهِ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ وَلَمَّا صَادُوا السَّمَكَ اِفْتَرَقَتِ الْقَرْيَةُ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ صَادُوْا مَعَهُمْ وَثُلُثٌ نَهَوْهُمْ وَثُلُثٌ اَمْسَكُوْا عَنِ الصَّيْدِ وَالنَّهْيِ۔

کہ اس کے رہنے والوں کا کیا حال ہوا جبکہ وہ زیادتی کرتے تھے ہفتہ کے روز مچھلی کا شکار کھیل کر جس سے وہ منع کئے گئے تھے۔ اللہ نے ان پر یہ آزمائش کی کہ ہفتہ کے دن مچھلیاں پانی کے اوپر ظاہر پھرتیں اور قریب ہوتیں کہ جو چاہے ان کو پکڑ لے اور باقی تمام دنوں ہفتہ کے سوا جو اُن کی تعظیم کا دن تھا مچھلیاں ان کے پاس نہ آتیں۔ اللہ نے یہ ان کا امتحان لیا کہ کون الٰہی کو مانتا ہے اور کون نہیں مانتا ہم اسی طرح ان کا امتحان لیتے ہیں بسبب انکی نافرمانیوں کے اور جس وقت ان لوگوں نے شکار مچھلیوں کا کیا تب شہر ایلہ کے رہنے والے تین فرقے ہوگئے ایک فرقہ تو وہ تھا جو انکے ساتھ شکار میں شریک ہوا اور ایک فرقہ نے انکو شکار سے روکا اور منع کیا ام

[illegible]

تشریح

(۱۶۲) بنی اسرائیل کی شرارت | ان تمام عنایات کے باوجود بنی اسرائیل کی شرارت دیکھئے کہ بستی میں داخل ہوتے وقت حِطَّۃٌ (اے اللہ ہمیں بخشدے) کے لفظ کو بدل کر حِنْطَۃٌ بنادیا جس کے معنیٰ ہیں گیہوں۔ ان کی اس بدتمیزی اور ظلم کی پاداشں میں اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔

(۱۶۳) سبت کا واقعہ | سبت، ہفتے یا سنیچر کے دن کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو اس کا پابند کیا تھا کہ اس روز وہ کوئی دنیاوی کام نہیں کریں گے یہاں تک کہ گھروں میں آگ بھی نہیں جلائی جائیگی۔ سبت کے دن کو محترم قرار دیتے ہوئے صرف اللہ کی عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اور یہ قانون اتنا سخت تھا کہ اگر کوئی شخص اس کے خلاف کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے مگر بنی اسرائیل نے آہستہ آہستہ اس حکم کو توڑنا شروع کر دیا۔

حضرت داؤدؑ کے زمانے میں بنی اسرائیل بحرِ قلزم کے کنارے شہر ایلا میں آباد تھے۔ یہ شہر مدین اور طور کے درمیان واقع تھا۔ بنی اسرائیل کے زمانۂ عروج میں یہ بہت بڑا تجارتی مرکز تھا۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ نے بھی اپنے بحر قلزم کے جنگی اور تجارتی بیڑے کا صدر مقام اسی شہر کو بنایا تھا اس شہر کے رہنے والے سمندر کا کنارہ ہونے کی وجہ سے مچھلی کا شکار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے انکی آزمائش کے لئے حکم دیا کہ سبت کے دن مچھلی کا شکار نہ کریں۔ کیونکہ یہ لوگ فرمانبرداری کے عادی نہیں رہے تھے اس لئے ان کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بڑا گراں معلوم ہوا۔ اور اللہ کی طرف سے آزمائش یہ بھی تھی کہ ہفتے کے دن مچھلیاں بہت زیادہ آتی تھیں اور وہ پانی کی سطح کے اوپر تیرتی رہتی تھیں جن کو دیکھ دیکھ کر ان لوگوں کو لالچ آتا تھا اور ہفتے کے باقی دنوں میں مچھلیاں بہت کم ہوجاتی تھیں۔ اب ان لوگوں سے صبر نہ ہوسکا اور یہ ترکیب نکالی کہ ہفتے کے دن دریا کے کنارے حوض بنادئے تھے جن کو نالی سی بنا کر دریا سے جوڑ دیتے تھے۔ جب ہفتے کے دن یہ مچھلیاں ان کے بنائے ہوئے حوض میں آجاتی تھیں تو ان کے نکلنے کا راستہ بند کر دیتے تھے اور اتوار کے دن جا کر مچھلیوں کو پکڑ لیتے تھے۔

اللہ تعالےٰ نے ان کی اس حرکت پر ایسا سخت عذاب نازل کیا جو تاریخ میں ایک مثال بن گیا۔ اور وہ عذاب یہ تھا کہ ان کی صورتیں مسخ ہوگئیں اور یہ بندر بنادئے گئے۔

اللہ تعالےٰ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے پیغمبرؐ آپ ذرا اپنے زمانے کے یہودیوں سے اس بستی کا حال تو پوچھیئے جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ اور انہیں یہ واقعہ یاد دلایئے کہ وہاں کے لوگ ہفتے کے دن اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے اور اللہ کی طرف سے یہ آزمائش تھی کہ مچھلیاں ہفتے کے دن ہی ابھر ابھر کر پانی کی سطح پر آتی تھیں اور باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں اور یہ اس لئے ہوتا تھا کہ ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو آزمائش میں ڈال رہے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے یہودیوں نے اس واقعہ کی تردید نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی اس واقعہ کو جانتے تھے۔

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَاۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

وَاِذْ	قَالَتْ	اُمَّةٌ	مِّنْهُمْ	لِمَ تَعِظُوْنَ	قَوْمَا	اللّٰهُ	مُهْلِكُهُمْ	اَوْ	مُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا
اور جب	کہا	ایک گروہ	انہیں سے	کیوں نصیحت کرتے ہو	قوم	اللہ	انہیں ہلاک کرنیوالا	یا	انہیں عذاب دینے والا	عذاب

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا تم ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو؟ جسے اللہ ہلاک کرنیوالا ہے یا عذاب دینے والا ہے

شَدِيْدًاؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

شَدِيْدًا	قَالُوْا	مَعْذِرَةً	اِلٰى	رَبِّكُمْ	وَلَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ
سخت	وہ بولے	معذرت	طرف	تمہارا رب	اور شاید کہ وہ	ڈریں

سخت عذاب، وہ بولے تمہارے رب کے (الزام اتارنے) کے لئے اور (اس امید پر) کہ شاید وہ ڈریں۔

(۱۶۴) وَاِذْ عطف على اِذْ قبله قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لم تصد ولم تنه لمن نهى لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا موعظتنا مَعْذِرَةً نعتذر بها اِلٰى رَبِّكُمْ لئلا ننسب الى تقصير في ترك النهي وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ الصيد

(۱۶۴) اور یاد کرو جبکہ انہیں سے اس جماعت نے جس نے نہ شکار کیا نہ منع کیا ان لوگوں سے کہا جو شکار سے منع کرتے تھے کہ تم کس واسطے نصیحت کرتے ہو اس قوم کو جس کو اللہ ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب پہنچانے والا ہے۔ نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہمارا نصیحت کرنا اس لئے ہے کہ تمہارے رب کے سامنے ہم عذر کر سکیں کہ ہم نے ان کو سمجھا دیا تھا اور منع کر دیا تھا مگر یہ لوگ باز نہ رہے کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو عنداللہ قصوروار ٹھیریں بسبب ترک نہی کے اور اس لئے نصیحت کرتے ہیں کہ شاید وہ ہمارے کہنے سے شکار کو چھوڑ دیں۔

تشریح

(۱۶۴) **نافرمانوں کو بھلائی کی نصیحت** | بنی اسرائیل کی اس بستی میں چار قسم کے لوگ تھے (۱) پہلی قسم کے وہ لوگ جنھوں نے کھلم کھلا اللہ کے حکم کے خلاف کیا (۲) دوسری قسم کے وہ لوگ جو برابر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے اور نافرمانوں کو تنبیہ کرتے رہے (۳) تیسری قسم کے وہ لوگ جنہوں نے ایک آدھ مرتبہ سمجھایا بجھایا اور پھر مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ (۴) چوتھی قسم کے وہ لوگ جو خاموش رہے نہ ان کا ساتھ دیا اور نہ ان کے خلاف زبان کھولی بلکہ مصلحت پسندی اختیار کر کے غیر جانبدار بنے رہے دوسری قسم کے لوگوں نے جب انہیں برائیوں سے روکا تو تیسری قسم کے لوگوں کے گروہ نے جو ایک آدھ مرتبہ نصیحت کر کے مایوس ہو گیا تھا نصیحت کرنے والوں سے کہا کہ کیوں ایسے لوگوں کے پیچھے لگتے ہو اور سمجھاتے ہو جو ماننے والے نہیں ہیں اور جنھیں آخر اللہ تعالیٰ ہلاک کرنیوالا یا سخت سزا دینے والا ہے تو دوسری قسم کے لوگوں نے جواب دیا تھا کہ ہم یہ سب اپنے رب کے حضور میں سرخرو ہونے کیلئے کر رہے ہیں اور اس امید پر سمجھا رہے ہیں کہ شاید یہ لوگ نافرمانی کرنے سے بچ جائیں۔ یہ صاحبِ عزیمت تھے کہ مایوس ہو کر نہیں بیٹھے بلکہ برابر سمجھاتے بجھاتے رہے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ

فَلَمَّا	نَسُوْا + مَا	ذُكِّرُوْا بِهٖ	اَنْجَيْنَا	الَّذِيْنَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ + السُّوْٓءِ	وَاَخَذْنَا	الَّذِيْنَ
پھر جب	وہ بھول گئے جو	انہیں سمجھائی گئی تھی	ہم نے بچالیا	وہ جو کہ	منع کرتے تھے	برائی سے	اور ہم نے پکڑلیا	وہ لوگ جنہوں نے

پھر جب وہ بھول گئے جو انہیں سمجھائی گئی تھی، جو برائی سے روکتے تھے ہم نے انہیں بچالیا، اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہم نے انہیں

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ

ظَلَمُوْا	بِعَذَابٍ	بَئِيْسٍ	بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ	فَلَمَّا	عَتَوْا	عَنْ	مَّا نُهُوْا	عَنْهُ
ظلم کیا	عذاب میں	بُرا	کیونکہ	نافرمانی کرتے تھے	پھر جب	سرکشی کرنے لگے	سے	جس سے منع کئے گئے تھے	اس سے

پکڑلیا بُرے عذاب میں کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے پھر جب اس سے سرکشی کرنے لگے جس سے منع کئے گئے تھے

قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ

قُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِـِٕيْنَ	وَاِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكَ	لَيَبْعَثَنَّ	عَلَيْهِمْ
ہم نے حکم دیا	ان کو	ہوجاؤ	بندر	ذلیل وخوار	اور جب	خبردی	تمہارا رب	البتہ ضرور بھیجتا رہے گا	اُن پر

توہم نے حکم دیا ان کو ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ۔ اور جب تمہارے رب نے خبردی کہ البتہ وہ ان پر ضرور

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

اِلٰى	يَوْمِ	الْقِيٰمَةِ	مَنْ	يَّسُوْمُهُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	اِنَّ	رَبَّكَ
تک	روز	قیامت	جو	تکلیف دے انہیں	بُرا	عذاب	بیشک	تمہارا رب

بھیجتا رہے گا روزِ قیامت تک (ایسے افراد) جو انہیں بُرے عذاب سے تکلیف دیں۔ بے شک تمہارا رب

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾

لَسَرِيْعُ + الْعِقَابِ	وَاِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	
جلد عذاب دینے والا	اور بیشک وہ	بخشنے والا	مہربان	

جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا نَسُوْا تَرَكُوْا مَا ذُكِّرُوْا وُعِظُوْا
بِهٖ فَلَمْ يَرْجِعُوْا اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ
عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
بِالْاِعْتِدَاءِ بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ شَدِيْدٍ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

﴿۱۶۵﴾ پس جب نہ مانا شکار کرنے والوں نے ان کی نصیحت کو اور اپنے فعل سے باز نہ آئے ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو شکار سے منع کرتے تھے اور سخت عذاب میں مبتلا کیا زیادتی کرنے والوں کو بسبب انکی نافرمانی کے۔

(۱۶۶) فَلَمَّا عَتَوْا تَكَبَّرُوا عَنْ تَرْكِ مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ○ صَاغِرِيْنَ فَكَانُوْهَا وَهٰذَا تَفْصِيْلٌ لِمَا قَبْلَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا اَدْرِيْ مَا فُعِلَ بِالْفِرْقَةِ السَّاكِتَةِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَمْ تَهْلِكْ لِاَنَّهَا كَرِهَتْ مَا فَعَلُوْهُ وَقَالَتْ لِمَ تَعِظُوْنَ الخ وَرَوَى الْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ رَجَعَ اِلَيْهِ وَاَعْجَبَهٗ.

(۱۶۶) پس جب انہوں نے تکبر کیا اور شکار کو نہ چھوڑا ہم نے ان کو کہا کہ ہو جاؤ تم بندر ذلیل سو وہ ہو گئے۔ اور اس آیت میں پہلے بیان کی تفصیل ہے۔ ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس فرقہ کا کیا حال ہوا جو ساکت تھے عکرمہ کہتے ہیں کہ وہ فرقہ ہلاک نہیں ہوا کیونکہ یہ لوگ شکار کرنے والوں کے فعل کو برا سمجھتے تھے کیونکہ انہوں نے کہدیا تھا کہ یہ لوگ جو شکار کرتے ہیں لائق ہلاک ہونے اور مستحق عذاب کے ہیں انکو نصیحت سے نفع نہ ہوگا۔ اور حاکم نے

(۱۶۷) وَاِذْ تَاَذَّنَ اَعْلَمَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اَيِ الْيَهُوْدَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِالذُّلِّ وَاَخْذِ الْجِزْيَةِ فَبَعَثَ عَلَيْهِمْ سُلَيْمَانَ وَبُخْتَ نَصَّرَ فَقَتَلَهُمْ وَسَبَاهُمْ وَضَرَبَ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ فَكَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى الْمَجُوْسِ اِلٰى اَنْ بُعِثَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَهَا عَلَيْهِمْ. اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ج لِمَنْ عَصَاهُ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ لِاَهْلِ طَاعَتِهٖ رَّحِيْمٌ ○ بِهِمْ.

(۱۶۷) اور یاد کرو جبکہ خبر کر دی تیرے رب نے اور جتا دیا کہ یہودیوں پر قیامت تک ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کو ذلیل کریں اور ان سے جزیہ لیں. چنانچہ سلیمان علیہ السلام کو ان پر مسلط کیا گیا اور ان کے بعد بخت نصر کو بھیجا سو اس نے ان کو قتل اور قید کیا اور ان پر جزیہ مقرر کیا پس یہودی مجوسیوں کو جزیہ دیتے رہے یہانتک کہ ہمارے پیغمبر آخر الزماں مبعوث ہوئے اور آپنے ان پر جزیہ مقرر فرمایا۔ بیشک تیرا رب نافرمانوں کو جلد پکڑنے والا اور عذاب دینے والا ہے اور بلا شبہ وہ بخشنے والا ہے ان لوگوں کو جو اُس کی بندگی کرتے ہیں ان پر رحمت کرنے والا ہے۔

تشریح

(۱۶۵) ظالموں پر اللہ کا سخت عذاب ہے | بار بار کی یاد دہانی کے بعد جب یہ لوگ باز نہیں آئے اور اپنی ہی برائیوں اور عیاریوں میں مبتلا رہے جن سے ان کو روکا گیا تھا، تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ان ظالم نافرمانوں پر نازل ہوا۔ حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ جن لوگوں نے نافرمانیاں کیں انہی پر عذاب نازل ہوا۔ اور جو لوگ انکو سمجھاتے رہے ان کے ذکر سے بھی اللہ تعالیٰ نے سکوت فرمایا۔ اس تعبیر کو حضرت ابن عباسؓ نے بھی پسند فرمایا۔

(۱۶۶) ان کو بندر بنا دیا گیا | اس پہلے عذاب کے بعد بھی یہ نافرمان اپنی سرکشی پر اڑے رہے اور جس چیز سے ان کو روکا گیا تھا وہی کرتے رہے آخر اللہ تعالیٰ نے انکی صورتیں مسخ کر دیں اور ان کو بندر بنا دیا حضرت شاہ عبد القادر صاحب رح لکھتے ہیں کہ:۔

"منع کرنے والوں نے شکار والوں سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ میں دیوار اٹھائی۔ ایک دن صبح کو اٹھے تو دوسروں کی آواز نہ سُنی دیوار پر سے دیکھا ہر گھر میں بندر تھے، وہ آدمیوں کو پہچان کر اپنے قرابت والوں کے پاؤں پر سر رکھنے لگے اور رونے لگے۔ آخر بُرے حال سے تین دن میں مر گئے۔"

(۱۶۷) قوم یہود کی ذلت و رسوائی | قوم یہود کی ان حرکتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا کہ یہود اگر تورات کے احکام پر عمل نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہے گا جو اُن کو بدترین عذاب دینگے۔ چنانچہ آٹھویں صدی قبل مسیح سے لیکر نبیؐ کے زمانے تک اور پھر آج کے دور تک بھی قوم یہود کو باوجود ان کے مال و دولت کے عزت کی زندگی نہیں مِل سکی اور قیامت تک اُن کا یہی حال رہے گا۔ آخیر میں جب یہ دجّال کی مدد کریں گے تو حضرت عیسیٰ ؑ کے ہاتھوں قتل کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سزا بھی دیتے ہیں اور انسان صحیح راستے پر چلے تو درگذر کرنیوالے اور رحم کرنے والے بھی ہیں۔

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ

وَقَطَّعْنٰهُمْ	فِي	الْاَرْضِ	اُمَمًا	مِنْهُمُ	الصّٰلِحُوْنَ	وَمِنْهُمْ	دُوْنَ
اور پراگندہ کر دیا ہم نے انہیں	میں	زمین	گروہ در گروہ	ان سے	نیکوکار	اور اُن سے	سوا

پھر ہم نے انہیں زمین میں پراگندہ کر دیا گروہ در گروہ، انہیں سے (کچھ) نیکوکار ہیں اور ان میں سے (کچھ) اس

ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

ذٰلِكَ	وَبَلَوْنٰهُمْ	بِالْحَسَنٰتِ	وَالسَّيِّاٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ
اس	اور آزمایا ہم نے انہیں	اچھائیوں میں	اور برائیوں میں	تاکہ وہ	رجوع کریں

کے سوا ہیں اور ہم نے اُنہیں آزمایا اچھائیوں میں اور برائیوں میں تاکہ وہ رجوع کریں

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ

فَخَلَفَ	مِنْ + بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ	وَّرِثُوا	الْكِتٰبَ	يَاْخُذُوْنَ	عَرَضَ
پیچھے آئے	ان کے بعد	ناخلف	وہ وارث ہوئے	کتاب	وہ لیتے ہیں	متاع (اسباب)

پیچھے آئے اُن کے بعد ناخلف وہ کتاب کے وارث ہوئے، وہ اس ادنیٰ زندگی کا اسباب

هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ

هٰذَا + الْاَدْنٰى	وَيَقُوْلُوْنَ	سَيُغْفَرُ لَنَا	وَاِنْ	يَّاْتِهِمْ	عَرَضٌ
ادنیٰ زندگی	اور کہتے ہیں	اب ہمیں بخش دیا جائیگا	اور اگر	آئے انکے پاس	مال و اسباب

لیتے ہیں اور کہتے ہیں اب ہمیں بخش دیا جائے گا اور اگر اُن کے پاس اس جیسا مال و اسباب

مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ

مِّثْلُهٗ	يَاْخُذُوْهُ	اَلَمْ يُؤْخَذْ	عَلَيْهِمْ	مِّيْثَاقُ	الْكِتٰبِ
اس جیسا	اس کو لے لیں	کیا نہیں لیا گیا	ان پر (ان سے)	عہد	کتاب

(پھر آئے) تو اس کو لے لیں۔ کیا نہیں لیا گیا ان جو عہد کتاب (توریت میں ہے) کہ وہ

اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ

اَنْ	لَّا يَقُوْلُوْا	عَلَى	اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	وَدَرَسُوْا	مَا فِيْهِ	وَالدَّارُ
کہ	وہ نہ کہیں	(پر (بارہ)	اللہ	مگر	سچ	اور انہوں نے پڑھا	جو اس میں	اور گھر

اللہ کے بارہ میں نہ کہیں مگر سچ اور انہوں نے پڑھا ہے جو اس (توریت) میں ہے اور

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ

الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	لِلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	اَفَلَا + تَعْقِلُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	يُمَسِّكُوْنَ
آخرت	بہتر	انکے لئے جو	پرہیزگار	کیا تم سمجھتے نہیں	اور جو لوگ	مضبوط پکڑے ہوئے ہیں

آخرت کا گھر بہتر ہے انکے لئے جو پرہیزگار ہیں، کیا تم سمجھتے نہیں ؟ اور جو لوگ مضبوط پکڑتے ہیں

بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾

بِالْكِتٰبِ	وَاَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	اِنَّا	لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ	الْمُصْلِحِيْنَ
کتاب کو	اور قائم رکھتے ہیں	نماز	بیشک ہم	ضائع نہیں کرتے	اجر	نیکوکار (جمع)

کتاب کو اور نماز قائم کرتے ہیں ، بیشک ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۔

(١٦٨) وَقَطَّعْنٰهُمْ فَرَّقْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا
فِرَقًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ نَاسٌ
دُوْنَ ذٰلِكَ ج اَلْكُفَّارُ وَالْفَاسِقُوْنَ وَبَلَوْنٰهُمْ
بِالْحَسَنٰتِ بِالنِّعَمِ وَالسَّيِّاٰتِ اَلنِّقَمِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ عَنْ فِسْقِهِمْ
(١٦٩) فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا
الْكِتٰبَ اَلتَّوْرٰىةَ عَنْ اٰبَائِهِمْ
يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى اَىْ
حُطَامَ هٰذَا الشَّىْءِ الدَّنِىِّ اَىِ الدُّنْيَا مِنْ
حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ
لَنَا ج مَا فَعَلْنَاهُ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ
مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اَلْجُمْلَةُ حَالٌ اَىْ
يَرْجُوْنَ الْمَغْفِرَةَ وَهُمْ عَائِدُوْنَ
اِلٰى مَا فَعَلُوْهُ مُصِرُّوْنَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ
فِى التَّوْرٰىةِ وَعْدُ الْمَغْفِرَةِ مَعَ الْاِصْرَارِ
اَلَمْ يُؤْخَذْ اِسْتِفْهَامُ تَقْرِيْرٍ
عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَلْاِضَافَةُ
بِمَعْنٰى فِىْ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا عُطِفَ عَلٰى
يُؤْخَذْ قَرَءُوْا مَا فِيْهِ فَلِمَ كَذَبُوْا

(١٦٨) اور ہم نے ان کو زمین میں متفرق فرقے بنائے بعض انمیں سے نیک ہیں بعض آدمی ایسے نہیں یعنی کافر اور فاسق ہیں اور ہم نے ان کو طرح طرح سے آزمایا کبھی نعمتیں عطا کیں کبھی مصیبتیں بھیجیں تاکہ وہ اپنی نافرمانیوں سے باز آویں ۔

(١٦٩) پھر ان کے بعد اُن کی جگہ تورات کے وارث ایسے لوگ ہوئے یعنی ان کی اولاد کہ وہ اس دنیائے دنی کا اسباب حاصل کرنے میں سرگرم تھے حلال اور حرام کی تمیز نہ کرتے تھے ۔

اور کہتے تھے کہ ہم نے جو کچھ کیا عنقریب معاف کردیا جائیگا اور ہم بخشے جاویں گے اور حال ان کا یہ ہے کہ امید مغفرت کی رکھتے ہیں اور اگر ان کو اور اسباب دنیا کا ویسا ہی مل جائے تو اس کو بھی لے لیں ۔ حاصل یہ ہے کہ گناہوں پر اصرار کرتے ہیں اور بار بار ان کی طرف لوٹتے ہیں اور امید بخشش کی رکھتے ہیں حالانکہ تورات میں اس شخص کیلئے وعدہ بخشش کا نہیں ہے جو گناہوں پر اصرار کرے ۔ کیا ان سے توراۃ میں یہ وعدہ نہ لیا گیا تھا کہ اللہ کی طرف وہی بات نسبت کریں جو سچی ہو اور اس نے فرمایا ہو ۔ کیا ان لوگوں نے ان احکام کو نہیں پڑھا جو تورات میں ہیں یعنی بیشک پڑھا ہے پھر کیوں اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ۔ اور تورات کی طرف جھوٹے احکام نسبت کرتے ہیں کہ باوجو امرار گناہوں کے

عَلَيْهِ بِنِسْبَةِ الْمَغْفِرَةِ إِلَيْهِ مَعَ الْإِصْرَارِ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ الْحَرَامَ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ أَنَّهَا خَيْرٌ فَيُؤْثِرُوْهَا عَلَى الدُّنْيَا۔

ہماری مغفرت ہوگی۔
اور بلاشبہ پچھلا گھر بہتر ہے ان کے لئے جو حرام سے بچتے ہیں سو کیا وہ اسکو نہیں سمجھتے کہ دار آخرت بہتر ہے تاکہ اس کو دنیا پر پسند کریں۔

(۱۷۰) وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِالْكِتٰبِ مِنْهُمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ كَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ وَّأَصْحَابِهٖ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ اَلْجُمْلَةُ خَبَرُ الَّذِيْنَ وَفِيْهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمُضْمَرِ أَيْ أَجْرَهُمْ

(۱۷۰) اور جو لوگ تورات کو مضبوط پکڑے ہیں اور نماز پوری طرح پڑھتے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی بیشک ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

تشریح

(۱۶۸) یہود فرقوں میں بٹ گئے | نافرمانیوں کی وجہ سے یہود کی اجتماعی قوت و شوکت ختم ہوگئی اور وہ مختلف فرقوں میں بٹ گئے ان میں کچھ لوگ اچھے بھی تھے اور کچھ بُرے بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ یہود کی آزمائش کے لئے اچھے اور برے ہر طرح کے حالات میں مبتلا کرتے رہے تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں اور اپنی اصلی حالت پر لوٹ سکیں۔

(۱۶۹) یہود کا بے بنیاد عقیدہ اور اس کے نتائج | اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی قوم یہود کی رہنمائی کے لئے کتاب توراۃ نازل فرمائی تھی جس میں ایک بہترین زندگی کی ضمانت تھی۔ حضرت موسیٰ کے زمانے میں دونوں طرح کے لوگ رہے ایسے بھی تھے جنہوں نے اللہ کی کتاب کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالا اور ایسے بھی تھے جنہوں نے فرماں برداری سے منہ موڑا۔ اس کے بعد دوسری نسل آئی جو اس کتاب کی وارث ہوئی اور ان میں ایک گمراہ کن عقیدہ یہ گھر کر گیا کہ ہم تو اللہ کے چہیتے ہیں۔ پیغمبروں کی اولاد ہیں ہمیں کوئی سزا ہمارے گناہوں کی نہیں ملے گی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دھڑلے سے گناہ کرتے تھے۔ اللہ کی کتاب کو کھلونا بنا لیا تھا۔ متاعِ حقیر دنیا کے چند پیسوں کے بدلے میں اسکو بیچتے تھے رشوتیں لے لے کر غلط فیصلے کرتے تھے گناہ کا موقع آتا تو چوکتے نہ تھے اور اپنی مغفرت کے غلط عقیدے کی وجہ سے نہ گناہ پر نادم ہوتے تھے اور نہ توبہ کرتے تھے۔ اور پھر گناہ کا موقع ملتا تو پھر کر ڈالتے تھے۔ کہاں تو انہیں صلاح و فلاح کا علمبردار بننا تھا اور کہاں دنیا کے کُتّے بن کر رہ گئے حالانکہ توراۃ میں کہیں بھی بنی اسرائیل کے لئے غیر مشروط نجات کی ضمانت نہیں دی گئی ہے بلکہ ان سے یہ عہد لیا جا چکا ہے کہ اللہ کے نام پر من گھڑت بات نہ کہیں بلکہ وہی بات کہیں جو حق ہو۔ اور یہ خود تورات میں پڑھ چکے ہیں جو اس میں لکھا ہوا ہے۔ مغفرت کسی کا ذاتی یا خاندانی اجارہ نہیں ہے آخرت کے درجات خدا ترس لوگوں کے لئے ہیں۔ کیا اتنی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کام تو تم وہ کرو جس پر سزا ملنی چاہئے مگر امید رکھو جزا کی۔

(۱۷۰) نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں ہوگا | ہاں بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامیں گے اس کے احکام کی پابندی کریں گے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے۔ نماز قائم کریں گے تو ایسے اچھے لوگوں کا اجر و ثواب ضائع نہیں ہوگا اور ان کو مل کر رہیگا اور وہ اپنی محنت کا میٹھا پھل چکھیں گے۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا

وَاِذْ	نَتَقْنَا	الْجَبَلَ	فَوْقَهُمْ	كَاَنَّهٗ	ظُلَّةٌ	وَّظَنُّوْٓا	اَنَّهٗ	وَاقِعٌۢ	بِهِمْ	خُذُوْا
اور جب	اٹھایا ہم نے	پہاڑ	انکے اوپر	گویا کہ وہ	سائبان	اور انہوں نے گمان کیا	کہ وہ	گرنے والا	اُن پر	تم پکڑو

اور (یاد کرو) جب ہم نے اٹھایا پہاڑ اُنکے اوپر گویا کہ وہ سائبان ہے، اور انہوں نے گمان کیا گویا کہ وہ ان پر گرنے والا ہے، جو ہم نے تمہیں

۲۱ ع ۹ ۱۱

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ

مَآ	اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَّاذْكُرُوْا	مَا فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	وَاِذْ	اَخَذَ	رَبُّكَ	مِنْ
جو	دیا ہم نے تمہیں	مضبوطی سے	اور یاد کرو	جو اسمیں	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	اور جب	لیا (نکالی)	تمہارا رب	سے (کی)

دیا ہے وہ مضبوطی سے پکڑو، اور جو اس میں ہے یاد کرو، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ، اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے نکالی اولاد آدم کی

بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

بَنِيْٓ اٰدَمَ	مِنْ	ظُهُوْرِهِمْ	ذُرِّيَّتَهُمْ	وَاَشْهَدَهُمْ	عَلٰٓي	اَنْفُسِهِمْ	اَلَسْتُ	بِرَبِّكُمْ
بنی آدم	سے	اُنکی پُشت	اُن کی اولاد	اور گواہ بنایا اُنکو	پر	انکی جانیں	کیا نہیں ہوں میں	تمہارا رب

پُشت سے اُن کی اولاد اور انہیں اُن کی جانوں پر (اُن پر) گواہ بنایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا

قَالُوْا	بَلٰي	شَهِدْنَا	اَنْ	تَقُوْلُوْا	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	اِنَّا	كُنَّا	عَنْ	هٰذَا
وہ بولے	ہاں کیوں نہیں	ہم گواہ ہیں	کہ (کبھی)	تم کہو	دن	قیامت	بیشک ہم	تھے	سے	اس

وہ بولے ہاں کیوں نہیں ہم گواہ ہیں کبھی تم قیامت کے دن کہو بیشک ہم اس سے غافل (بے خبر) تھے

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً

غٰفِلِيْنَ	اَوْ	تَقُوْلُوْٓا	اِنَّمَآ	اَشْرَكَ	اٰبَاۗؤُنَا	مِنْ + قَبْلُ	وَكُنَّا	ذُرِّيَّةً
غافل (جمع)	یا	تم کہو	اسکے سوا نہیں (صرف)	شرک کیا	ہمارے باپ دادا	اس سے قبل	اور تھے ہم	اولاد

یا تم کہو شرک تو اس سے قبل صرف ہمارے باپ دادا نے کیا، اور ان کے بعد ہم (انکی) اولاد ہوئے

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

مِنْ بَعْدِهِمْ	اَفَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ	الْمُبْطِلُوْنَ	
ان کے بعد	سو کیا تو ہمیں ہلاک کرتا ہے	اس پر جو	کیا	اہل باطل	

سو کیا تو ہمیں ہلاک کرتا ہے؟ اس پر جو غلط کاروں نے کیا۔

(۱۷۱) وَاذْكُرْ إِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَاهُ مِنْ أَصْلِهٖ
فَوْقَهُمْ كَأَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْا أَيْقَنُوْا
أَنَّهٗ وَاقِعٌ بِهِمْ سَاقِطٌ عَلَيْهِمْ بِوَعْدِ
اللهِ إِيَّاهُمْ بِوُقُوْعِهٖ إِنْ لَّمْ يَقْبَلُوْا أَحْكَامَ
التَّوْرٰىةِ وَكَانُوْا أَبَوْهَا لِثِقَلِهَا فَقَبِلُوْا
وَقُلْنَا لَهُمْ خُذُوْا مَا آتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ
بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
بِالْعَمَلِ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

(۱۷۲) وَاذْكُرْ إِذْ حِيْنَ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ
آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ بَدَلُ اشْتِمَالٍ مِّمَّا
قَبْلَهٗ بِإِعَادَةِ الْجَارِّ ذُرِّيَّتَهُمْ بِأَنْ
أَخْرَجَ بَعْضَهُمْ مِنْ صُلْبِ بَعْضٍ مِّنْ صُلْبِ
آدَمَ نَسْلًا بَعْدَ نَسْلٍ كَنَحْوِ مَا يَتَوَالَدُوْنَ كَالذَّرِّ
بِنَعْمَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَنَصَبَ لَهُمْ دَلَائِلَ
عَلٰى رُبُوْبِيَّتِهٖ وَرَكَّبَ فِيْهِمْ عَقْلًا وَّأَشْهَدَهُمْ
عَلٰى أَنْفُسِهِمْ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا
بَلٰى أَنْتَ رَبُّنَا شَهِدْنَا ج بِذٰلِكَ وَالْإِشْهَادُ
لِ أَنْ لَا يَقُوْلُوْا بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ
أَيِ الْكُفَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا
التَّوْحِيْدِ غٰفِلِيْنَ ○ لَا نَعْرِفُهٗ

(۱۷۳) أَوْ يَقُوْلُوْا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا
مِنْ قَبْلُ أَيْ قَبْلَنَا وَكُنَّا
ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ج
فَاقْتَدَيْنَا بِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا
تُعَذِّبُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ○
مِنْ آبَائِنَا بِتَأْسِيْسِ
الشِّرْكِ الْمَعْنٰى لَا يُمْكِنُهُمْ
الْاِحْتِجَاجُ بِذٰلِكَ مَعَ إِشْهَادِهِمْ
عَلٰى أَنْفُسِهِمْ بِالتَّوْحِيْدِ
وَالتَّذْكِيْرِ بِهٖ عَلٰى لِسَانِ
صَاحِبِ الْمُعْجِزَةِ

(۱۷۱) اور یاد کر جبکہ ہم نے ان پر پہاڑ کو جڑ سے اٹھا کر مثل سائبان کے کر دیا اور انہوں نے جان لیا کہ اگر ہم توراۃ کے احکام نہ مانیں گے تو یقیناً ہم پر پہاڑ گر پڑے گا کیونکہ اللہ کا ان سے یہی وعدہ تھا اور پہلے سے یہ لوگ بسبب دشوار ہونے تورات کے حکموں کے ان کا انکار کرتے تھے جب دیکھا کہ ہم پر پہاڑ گر پڑیگا اس وقت قبول کیا اور ہم نے ان سے کہا جو ہم نے تمکو دیا بختگی اور قوت سے اور یاد کرو جو اس میں ہے یعنی اس پر عمل کرو تاکہ تم عذاب سے بچو۔

(۱۷۲) وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ الخ اور یاد کر جبکہ تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو ظاہر کیا اس طرح کہ بعض کو بعض کی پشت سے نکالا ان سب کو پشت آدم سے نکالا اسی ترتیب سے جیسے دنیا میں پیدا ہوئی اور ہونگے یعنی بواسطہ اور بلاواسطہ آدم کی پشت سے نکلے مثل چیونٹیوں کے پھیلے ہوئے تھے نعمان میں جو ایک میدان ہے عرفات کے قریب وہ عرفہ کا دن تھا حق تعالیٰ نے انکے رب ہونیکی دلیلیں انہیں قائم کیں اور عقل عطا کی اور ان کو گواہ بنایا انکی جانوں پر۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں سب نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے ہم اس کے گواہ ہیں۔ ہم نے ان کو اس لئے گواہ بنایا کہ قیامت کو کافر یہ نہ کہنے لگیں کہ ہم توحید سے بے خبر تھے ہم نہ جانتے تھے کہ توحید کیا چیز ہے۔

(۱۷۳) یا یہ کہیں کہ ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا ہم ان کی ذریت اور ان کے پیرو تھے ان کے بعد ہم ان کے تابع رہے سو کیا ہم کو عذاب کرتا ہے اس فعل پر جو ہمارے باپ دادوں بیہودوں نے کیا کہ شرک کی بنیاد قائم کی۔

حاصل معنیٰ یہ ہیں کہ جب عالم ارواح میں توحید الٰہی کا اقرار کر چکے اور اس کے گواہ ہوئے تو پھر یہ حجت مذکورہ نہیں کر سکتے اور اللہ نے چونکہ پیغمبر صاحب معجزہ کی زبانی انکو وہ اقرار یاد دلایا تو اب بھولنے کا عذر بھی مسموع نہیں۔

فَآئِمٌ مَّقَامُ ذِكْرِهٖ فِي النُّفُوْسِ

تشریح

(۱۷۱) بنی اسرائیل سے پختہ عہد | جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو توراہ تختیوں پر لکھی ہوئی شکل میں عطا فرمائی تو اس کی پابندی کا عہد لینے کے لئے بنی اسرائیل کو کوہ سینا کے دامن میں جمع کیا گیا اور وہ عہد لیتے ہوئے ایسا ماحول طاری ہوا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی جلالت قدر اور اس کی عظمت و کبریائی کا پورا احساس ہو اور وہ اس قول و قرار کو کوئی معمولی بات نہ سمجھیں بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اللہ احکم الحاکمین کے ساتھ پختہ عہد ہے اور بدعہدی سے بچیں۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہاڑ جس کے دامن میں یہ لوگ جمع ہیں وہ چھتری کی طرح انکے اوپر سایہ فگن ہے۔ اس قول و قرار کو یاد دلایا گیا ہے کہ تم نے تو یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہوگے جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے اُسے یاد رکھو گے اس طرح امید ہے کہ تم غلط روش سے بچتے رہوگے۔

(۱۷۲) تمام انسانوں سے بندگی کا عہد | اوپر کی آیت میں گذر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بندگی اور اطاعت لیا تھا اس آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ بنی اسرائیل ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں سے اپنی ربوبیت کا عہد لیا تھا۔ اوپر میثاق خاص کا ذکر تھا جو بنی اسرائیل سے لیا گیا تھا۔ اب میثاقِ عام کا ذکر ہے جو تمام انسانوں سے لیا گیا تھا۔

یہ واقعہ تخلیق آدم کے وقت پیش آیا تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو جمع کر کے سب سے پہلے انسان حضرت آدمؑ کو سجدہ کرایا اور زمین پر انسان کی خلافت کا اعلان کیا۔ اسی طرح تمام انسانوں کو جو قیامت تک پیدا ہونے والے تھے ان کو وجود عطا کر کے اور شعور دیکر اپنے سامنے حاضر کیا اور ان سے اپنے رب ہونے کی شہادت لی۔

دراصل اللہ کے رب ہونے کا عقیدہ مذہب کی بنیاد ہے۔ جب تک یہ عقیدہ نہ ہو عقل و فکر کی رہنمائی اور رسولوں کی ہدایت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ پس لازم تھا کہ ہدایت کا یہ تخم تمام انسانوں کے دلوں میں بو دیا جائے تاکہ ہر انسان عقل و فہم اور وحی الٰہی کی آبیاری سے اس بیج کو ایمان اور توحید کے درجے تک پہنچا سکے۔ دراصل اللہ کی ربوبیت کا اقرار انسانی فطرت میں پیوست ہے اور قیامت کے روز بنی آدم پر حجت قائم کرتے ہوئے اس ازلی عہد و اقرار کو سند میں پیش کیا جائیگا یہ عہد و اقرار دراصل انسان کو زمین پر بحیثیت خلیفہ مقرر کرتے وقت وفاداری کا اقرار (OATH OF ALLEGENCE) ہے

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اس اعتراض کا بھی جواب دیتے ہیں کہ اگر یہ اقرار لیا گیا تو ہمیں یاد کیوں نہیں ہے۔ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے ہمیں یہ بات نہیں ہے کہ ہم نے کس وقت استاد سے پہلا لفظ پڑھا تھا مگر ہمارا لکھنا پڑھنا جاننا اس کا ثبوت ہے کہ ہم نے پہلا لفظ بھی پڑھا تھا چاہے اس کا پڑھنا یاد ہو یا نہ ہو۔

(۱۷۳) عہد الست تمام انسانوں پر حجت ہے | اللہ تعالیٰ کی ربوبیت انسان کی فطرت میں پیوست ہے اور وہ انسان کے تحت الشعور اور وجدان میں محفوظ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی توحید کا یہ سبق جو انسان کو پڑھایا گیا تھا اور انسان کی فطرت میں اس کو شامل کر دیا گیا تھا جیا۔ ہے اس وقت حافظے میں تازہ نہ ہو مگر وہ تحت الشعور (SUB CONSCIENCE) میں موجود ہے اس لئے قرآن مجید میں جگہ جگہ تذکیر یا ذکر یعنی یاد دہانی کا لفظ آیا ہے یعنی اللہ کی کتاب یا پیغمبر انسان کے اندر کوئی نئی چیز پیدا نہیں کرتے بلکہ اسی پڑھے ہوئے سبق کی یاد دہانی کراتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر کوئی چیز پہلے سے اندر موجود نہ ہو تو اس کو پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں موجود کو تعلیم و تربیت کے ذریعے ابھارا جا سکتا ہے۔ اس لئے شرک فطرت کے بالکل خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز یہ عذر قبول نہیں کرینگے کہ شرک تو ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم انکی نسل سے پیدا ہوئے تو ہم بھی انہی کی طرح کرنے لگے تو آپ ان کے قصور میں ہمیں کیوں پکڑتے ہیں۔ یہ عذر اسلئے قبول نہیں کیا جائیگا کہ شرک انسانی فطرت کے خلاف ہے اسلئے نہ تو لاعلمی کا عذر چلیگا اور نہ اپنی گمراہی کی ذمہ داری پچھلی نسلوں پر ڈال کر بری الذمہ ہو سکیں گے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ

وَكَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ ۔ الْاٰيٰتِ	وَلَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ	وَاتْلُ	عَلَيْهِمْ	نَبَاَ	الَّذِيْٓ
اور اسی طرح	ہم کھول کر بیان کرتے ہیں آیتیں	اور تاکہ وہ	رجوع کریں	اور پڑھ (سناؤ)	ان پر (انہیں)	خبر	وہ جو

اور اسی طرح ہم آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ رجوع کریں (لوٹ آئیں) اور انہیں اس شخص کی خبر سناؤ جسے ہم نے

اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

اٰتَيْنٰهُ	اٰيٰتِنَا	فَانْسَلَخَ	مِنْهَا	فَاَتْبَعَهُ	الشَّيْطٰنُ	فَكَانَ	مِنَ	الْغٰوِيْنَ
ہم نے اسکو دی	ہماری آیتیں	تو صاف نکل گیا	اس سے	تو اس کے پیچھے لگا	شیطان	سو ہوگیا	سے	گمراہ (جمع)

اپنی آیتیں دیں تو وہ اس سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا سو وہ ہوگیا گمراہوں میں سے۔

﴿۱۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ نُبَيِّنُهَا مِثْلَ مَا بَيَّنَّا الْمِيْثَاقَ لِيَتَدَبَّرُوْهَا وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ عَنْ كُفْرِهِمْ

﴿۱۷۵﴾ وَاتْلُ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْهِمْ اَيِ الْيَهُوْدَ نَبَاَ خَبَرَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا خَرَجَ بِكُفْرِهٖ كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ مِنْ جِلْدِهَا وَهُوَ بَلْعَمُ بْنُ بَاعُوْرَا مِنْ عُلَمَاءِ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ سُئِلَ اَنْ يَّدْعُوَا عَلٰى مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ وَاُهْدِيَ اِلَيْهِ شَيْءٌ فَدَعَا فَانْقَلَبَ عَلَيْهِ وَانْدَلَعَ لِسَانُهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَاَدْرَكَهٗ فَصَارَ قَرِيْنَهٗ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○

﴿۱۷۴﴾ اور ہم نے جیسے عہد الست کو بیان کیا اسی طرح ان کے غور اور فکر کرنے کو نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں اور اسلئے کہ وہ کفر سے باز آویں۔

﴿۱۷۵﴾ اور اے محمدؐ یہودیوں کو اس شخص کا حال سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیتوں کا حکم عطا کیا سو وہ ان آیتوں کا منکر ہو کر اسطرح علیحدہ ہوگیا جیسے سانپ سے اس کی کانچلی جُدی ہو جائے یہ شخص بلعم بن باعوراء تھا جو بنی اسرائیل کے عالموں میں سے تھا اسکو لوگوں نے کچھ رشوت دے کر موسیٰ اور اس کے ہمراہیوں پر بددعا کرانا چاہا۔ اس نے بددعا کی وہ اسی پر لوٹی اور اس کی زبان سینہ پر آپڑی۔ پس پیچھا کیا اس کا شیطان نے سو مل گیا اُس سے اور اس کا رفیق اور اس کا ساتھی ہوگیا پھر ہوگیا وہ گمراہوں میں سے۔

تشریح

﴿۱۷۴﴾ اللہ کی معرفت انسان کی فطرت ہے | انسان کی فطرت کے اندر اور اس کے نفس میں اللہ کی معرفت اور اس کی پہچان کے نشانات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کے ذریعہ اور ان کی تعلیم و ہدایت سے ان نشانات کو ابھارتے ہیں تاکہ انسان بغاوت اور انحراف کی روش چھوڑ کر بندگی کا رویہ اختیار کرے اور اللہ کا مطیع اور فرماں بردار بنکر دنیا اور آخرت دونوں جہان کی کامیابی حاصل کرے۔

﴿۱۷۵﴾ علم کے باوجود گمراہی | اس آیت میں ایک شخصیت کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس کو اللہ نے علم عطا کیا تھا لیکن بجائے اس کے کہ وہ اس علم سے فائدہ اٹھاتا اس نے اللہ کے دین کی حدوں کو توڑا اور ان سے باہر نکل گیا۔ دین کی سرحدوں سے باہر نکل کر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا یہاں تک کہ وہ شخص بھی صحیح راستے سے بھٹک گیا۔ اللہ اور اس کے رسول کی اخلاقی بلندی یہ ہے کہ کسی شخص کا نام لیے بغیر صرف اس کی برائی کو مثال میں پیش کیا ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ

وَلَوْ	شِئْنَا	لَرَفَعْنٰهُ	بِهَا	وَلٰكِنَّهٗٓ	اَخْلَدَ	اِلَى	الْاَرْضِ	وَاتَّبَعَ	هَوٰىهُ
اور اگر	ہم چاہتے	اسے بلند کرتے	انکے ذریعہ	اور لیکن وہ	گر پڑا (مائل ہوگیا)	طرف	زمین	اور اس نے پیروی کی	اپنی خواہش

اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان (آیتوں) کے ذریعہ بلند کرتے لیکن وہ زمین کی طرف مائل ہوگیا، اور اس نے پیروی کی اپنی خواہش کی

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ

فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ	الْكَلْبِ	اِنْ	تَحْمِلْ	عَلَيْهِ	يَلْهَثْ	اَوْ	تَتْرُكْهُ	يَلْهَثْ	ذٰلِكَ	مَثَلُ
تو اس کا حال	مانند جیسا	کُتّا	اگر	تو لادے	اس پر	وہ ہانپے	یا	اُسے چھوڑدے	ہانپے	یہ	مثال

تو اس کا حال کتے جیسا ہے اگر تو اس پر بوجھ لادے تو ہانپے یا اسے چھوڑدے تو (پھر بھی) ہانپے۔ یہ مثال ان

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (۱۷۶)

الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَاقْصُصِ	الْقَصَصَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ
لوگ	وہ جو کہ	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیات	پس بیان کردو	احوال	تاکہ وہ	غور کریں

لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو (یہ) احوال بیان کردو تاکہ وہ غور کریں۔

سَآءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ (۱۷۷)

سَآءَ	مَثَلَا	اۨلْقَوْمُ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَاَنْفُسَهُمْ	كَانُوْا	يَظْلِمُوْنَ
بُری	مثال	لوگ	وہ جو	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیات	اور اپنی جانیں	وہ تھے	ظلم کرتے

بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

(۱۷۶) وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ اِلٰى مَنَازِلِ الْعُلَمَآءِ بِهَا بِاَنْ
نُوَفِّقَهٗ لِلْعَمَلِ وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ سَكَنَ اِلَى
الْاَرْضِ اَيِ الدُّنْيَا وَمَالَ اِلَيْهَا
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فِيْ دُعَآئِهٖ اِلَيْهَا
فَوَضَعْنَاهُ فَمَثَلُهٗ صِفَتُهٗ كَمَثَلِ
الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ بِالطَّرْدِ
وَالزَّجْرِ يَلْهَثْ يَدْلَعُ لِسَانَهٗ اَوْ
تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ وَلَيْسَ غَيْرُهٗ مِنَ
الْحَيَوَانَاتِ كَذٰلِكَ وَجُمْلَتَا الشَّرْطِ حَالٌ
اَيْ لَاهِثًا ذَلِيْلًا بِكُلِّ حَالٍ وَالْقَصْدُ

(۱۷۶) اور اگر ہم چاہتے تو اس کو توفیق عمل کرنے کی اُن آیتوں پر دیتے اور علماء کے مرتبوں پر بلند کرتے ولیکن وہ دنیا کی طرف مائل ہوا اور اس میں رہا اور اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی جس کی طرف وہ بلایا گیا تھا پس ہم نے اس کو گرادیا اور مرتبہ اس کا پست کیا پس حال اس کا مثل کتے کے ہوگیا کہ اگر تو اے مخاطب اسکو جھڑکے اور مار کر نکالے یا کچھ نہ کہے ہر حال میں زبان باہر نکالے رہتا ہے اور کوئی جانوروں میں سے ایسا نہیں اور غرض اس سے تشبیہ دینا ساتھ کتے کے حقارت اور ذلت وخسّت میں جیسا کہ فَمَثَلُهٗ پر فا ر آنا اس کو چاہتا ہے کہ جب وہ دنیا کی طرف

اَلتَّشْبِيْهُ فِى الْوَضْعِ وَالْخِسَّةِ بِقَرِيْنَةِ الْفَاءِ الْمُشْعِرَةِ بِتَرْتِيْبِ مَا بَعْدَهَا عَلٰى مَا قَبْلِهَا مِنَ الْمَيْلِ اِلَى الدُّنْيَا وَاِتِّبَاعِ الْهَوٰى بِقَرِيْنَةِ قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْمَثَلُ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ عَلَى الْيَهُوْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ يَتَدَبَّرُوْنَ فِيْهَا فَيُؤْمِنُوْنَ

مائل ہوا اور پیروی کی خواہشِ نفس کی تو اس کا حال مثل ایسے کُتّے کے ہوگیا جس کا حال بیان ہوا۔
یہ حال ان لوگوں کا ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ سو یہودیوں کو یہ قصہ سناؤ تاکہ وہ اس میں غور کریں پس ایمان لادیں۔

(۱۷۷) سَآءَ بِئْسَ مَثَلًا اِلْقَوْمُ اَىْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○ بِالتَّكْذِيْبِ

(۱۷۷) بُری مثال ہے اس قوم کی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور بہ سبب اس تکذیب کے اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

تشریح

(۱۷۶) جب انسان خود سنبھلنا نہیں چاہتا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکو نہیں سنبھالتے | کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ارادے اور علم کی قوت سے نوازا ہے اور یہی اس کا امتحان ہے کہ وہ علم کی روشنی میں اپنے ارادے سے کام لیکر اپنی مرضی سے ہدایت کا راستہ اختیار کرے اسلیئے اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں ہے کہ جو خود سنبھلنا نہ چاہے اسکو زبردستی ہدایت کے راستے پر قائم کردے۔ یہ شخص جس کی مثال پیش کی گئی ہے حقیقت سے واقف تھا اللہ کی آیات کا علم رکھتا تھا معرفت کی روشنی میں وہ اگر چاہتا تو غلط رویئے سے بچ سکتا تھا اور صحیح راستہ اختیار کرکے انسانیت کے بلند مراتب حاصل کرسکتا تھا مگر وہ چندروزہ دنیا کے فائدوں اور یہاں کی لذتوں میں مبتلا ہوگیا نفس کی خواہشات کا مقابلہ کرنے کے بجائے نفس کے غلط تقاضوں کو پورا کرنے میں لگ گیا اور اخلاقی ترقی کے سارے دروازے بند کردئے شیطان اس کی گھات میں لگا ہوا تھا، ایک دفعہ پستی میں گرا تو بس گرتا ہی چلا گیا۔ اس شخص کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی وہ زبان لٹکائے رہے اور اگر اُسے چھوڑدو تب بھی اس کی زبان لٹکتی رہے گی۔ اس طرح انسان دنیا کا کتا بن کر رہ جاتا ہے کہ چلتے پھرتے اسکی ناک زمین سونگھنے میں لگی رہتی ہے کہ شاید کہیں سے کھانے کی کسی چیز کی بُو آجائے۔ اسکے پتھر مارو تب بھی سونگھنے میں لگا رہیگا اور یہ سمجھے گا کہ یہ بھی ہڈی یا روٹی کا ٹکڑا ہوگا۔ یہ وہ انسان ہے جو ساری دنیا کو پیٹ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جس طرح کتے پر دو ہی چیزیں غالب رہتی ہیں پیٹ اور پیٹھ یعنی کھانے کا لالچ اور شرمگاہ کی شہوت بس ان ہی دو چیزوں سے کتے نما انسان کو دلچسپی ہوتی ہے اور ان کے چاہنے میں لگا رہتا ہے ہمہ تن پیٹ اور ہمہ تن شرمگاہ۔ اے پیغمبر تم یہ باتیں ان کو بتاتے رہو شاید وہ کچھ غور و فکر کریں۔

(۱۷۷) اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے گھاٹے میں ہیں | جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ گمراہی کی مثال مکڑی اور مکھی سے دی ہے کہ جس طرح مکڑی کا جالا بہت کمزور ہوتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی اپنے کردار کے اعتبار سے بہت کمزور ہوتے ہیں اور جس طرح مکھی صرف گندگی کو تلاش کرتی ہے اسی طرح یہ لوگ اچھائی کو چھوڑ کر برائی کی طرف لپکتے ہیں۔ بھُنے ہوئے تازہ گوشت کے بجائے انکو سڑا ہوا بدبودار کھانا پسند آتا ہے۔ اچھائی کو چھوڑ کر بُرائی پر مُنہ مارتے ہیں اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے یہ بے کردار لوگ نہ اِدھر کے ہیں نہ اُدھر کے۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۱۷۸)

مَنْ	يَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِيْ	وَمَنْ	يُّضْلِلْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
جو جس	ہدایت دے	اللہ	تو وہی	ہدایت یافتہ	اور جس	گمراہ کردے	سو وہی لوگ	وہ	گھاٹا پانے والے

اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کردے سو وہی لوگ گھاٹا پانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ

وَلَقَدْ + ذَرَاْنَا	لِجَهَنَّمَ	كَثِيْرًا	مِّنَ	الْجِنِّ	وَالْاِنْسِ	لَهُمْ	قُلُوْبٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ
اور ہم نے پیدا کئے	جہنم کے لئے	بہت	سے	جن	اور انسان	اُنکے	دل	سمجھتے نہیں

اور ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جنّ اور انسان پیدا کئے، اُن کے دل ہیں ان سے سمجھتے

بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ

بِهَا	وَلَهُمْ	اَعْيُنٌ	لَّا يُبْصِرُوْنَ	بِهَا	وَلَهُمْ	اٰذَانٌ	لَّا يَسْمَعُوْنَ	بِهَا	اُولٰٓئِكَ
ان سے	اور انکے لئے	آنکھیں	نہیں دیکھتے	ان سے	اور ان کیلئے	کان	نہیں سُنتے	ان سے	یہی لوگ

نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں ان سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں وہ سنتے نہیں ان سے۔ یہی لوگ

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (۱۷۹) وَلِلّٰهِ

كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ	اَضَلُّ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ	وَلِلّٰهِ
چوپایوں کے مانند	بلکہ	وہ	بدترین گمراہ	یہی لوگ	وہ	غافل (جمع)	اور اللہ کیلئے ہیں

چوپایوں کے مانند ہیں بلکہ (ان سے بھی) بدترین گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں۔ اور اللہ کے لئے ہیں

الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

الْاَسْمَاۗءُ	الْحُسْنٰى	فَادْعُوْهُ	بِهَا	وَذَرُوا	الَّذِيْنَ	يُلْحِدُوْنَ
نام (جمع)	اچھے	پس انکو پکارو	ان سے	اور چھوڑ دو	وہ لوگ جو	کج روی کرتے ہیں

اچھے نام، سو تم اس کو ان ہی سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو کج روی کرتے ہیں اُس

فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۸۰)

فِيْٓ	اَسْمَاۗىِٕهٖ	سَيُجْزَوْنَ	مَا كَانُوْا + يَعْمَلُوْنَ	
میں	اسکے نام	عنقریب وہ بدلہ پائینگے	جو وہ کرتے تھے۔	

کے ناموں میں۔ جو وہ کرتے تھے عنقریب وہ اس کا بدلہ پائیں گے۔

(۱۷۸) مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(۱۷۸) جس کو اللہ راہ دکھادے پس وہی راہ پانے والا ہے اور جسکو وہ گمراہ کرے وہی ہیں ٹوٹے والے۔

(۱۷۹) وَلَقَدْ ذَرَاْنَا خَلَقْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ

(۱۷۹) اور بیشک ہم نے دوزخ کے لئے بنایا بہت سے آدمیوں اور جنوں کو

وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا الْحَقَّ
وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا دَلَائِلَ قُدْرَةِ
اللّٰهِ تَعَالٰی بَصَرَ اعْتِبَارٍ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ
بِهَا الْاٰیَاتِ وَالْمَوَاعِظَ سِمَاعَ تَدَبُّرٍ وَاتِّعَاظٍ
اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ فِیْ عَدَمِ الْفِقْهِ وَالْبَصَرِ
وَالْاِسْتِمَاعِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ مِنَ الْاَنْعَامِ
لِاَنَّهَا تَطْلُبُ مَنَافِعَهَا وَتَهْرُبُ مِنْ
مَضَارِهَا وَهٰؤُلَاءِ یُقْدِمُوْنَ عَلَى النَّارِ
مُعَانَدَةً اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○
(۱۸۰) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى التِّسْعَةُ وَالتِّسْعُوْنَ
الْوَارِدُ بِهَا الْحَدِیْثُ وَالْحُسْنٰى مُؤَنَّثُ الْاَحْسَنِ
فَادْعُوْهُ سَمُّوْهُ بِهَا وَذَرُوا اتْرُكُوا الَّذِیْنَ
یُلْحِدُوْنَ مِنْ اَلْحَدَ وَلَحَدَ یَمِیْلُوْنَ عَنِ
الْحَقِّ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ حَیْثُ اشْتَقُّوْا مِنْهَا
اَسْمَاءً لِاٰلِهَتِهِمْ كَاللَّاتِ مِنَ اللّٰهِ وَالْعُزّٰى
مِنَ الْعَزِیْزِ وَمَنَاتَ مِنَ الْمَنَّانِ
سَیُجْزَوْنَ فِی الْاٰخِرَةِ جَزَاءَ مَا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ○ وَهٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ

جن کے دل حق کو نہیں سمجھتے اور انکی آنکھیں نظر عبرت سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کو نہیں دیکھتی اور ان کے کان نصیحتوں اور آیتوں کو تدبر اور غور سے نہیں سنتے یہ لوگ نہ سمجھنے اور نہ دیکھنے اور نہ سننے کے اعتبار سے چوپایوں کے مثل ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ اور بے سمجھ ہیں کیونکہ جانور اپنے نفع کو سمجھتے ہیں اور ڈھونڈھتے ہیں اور نقصانوں سے دور رہتے ہیں اور یہ کافر حق سے عناد کر کے دوزخ کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں یہ ہی لوگ بے خبر ہیں۔

(۱۸۰) اور اللہ کے نام نیک ہیں۔ وہ ننانوے نام ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے پس اس کو انہیں ناموں کے ساتھ پکارو اور چھوڑو اُن کو جو اللہ کے ناموں میں امر حق سے کجی اور بددینی کرتے ہیں جیسا کہ ان کافروں نے ان بتوں کے نام اللہ کے ناموں سے بنا کر رکھے لئے اللہ سے لات اور عزیز سے عزّیٰ اور منّان سے منات بنا کر نام بتوں کا رکھا عنقریب ان کو سزا دی جائے گی آخرت میں انکے بُرے فعلوں پر (یہ حکم امر قتال سے پہلا ہے)

تشریح

(۱۷۸) صرف علم کافی نہیں ہے | اوپر بیان کی گئی مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف علمی فضیلت ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہدایتِ الٰہی پر عمل کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہے اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اللہ کی دستگیری اور توفیق سے اور توفیق الٰہی ہے جب انسان پختہ ارادہ کرے اور اللہ سے اس کے فضل کا طلبگار بنے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دیں وہی صحیح راستہ پاتا ہے اور انسان کا ارادہ نہ ہونے کی وجہ سے جس کو اللہ تعالےٰ اپنی رہنمائی سے محروم کردیں وہ ناکام و نامراد رہتا ہے۔

(۱۷۹) انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے ٹھیک ٹھیک کام لے | اللہ تعالیٰ نے انسان کو سوچنے اور فیصلہ کرنے کیلئے دل و دماغ دیئے ہیں دیکھنے کے لئے آنکھیں دی ہیں کہ ان سے اللہ کی نشانیوں کو دیکھیں۔ سننے کے لئے کان دیئے ہیں کہ حق اور ناحق کو سمجھیں مگر کچھ لوگ ان صلاحیتوں سے ٹھیک ٹھیک کام نہیں لیتے اور آخرکار جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو یہ سب چیزیں اسلئے دی تھیں کہ وہ ان سے کام لیکر عذاب جہنم سے بچیں گے مگر الٹا وہ ایسے ہوگئے گویا ان کی غرض ہی جہنم کا ایندھن بننا تھا ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ افسوس یہ لوگ غفلت میں کھو گئے۔

(۱۸۰) اللہ کے اچھے اچھے نام اس کے متعلق صحیح تصور کی نشاندہی کرتے ہیں | انسان جب کسی چیز کا نام رکھتا ہے تو وہ نام اس تصور کے مطابق ہوتا ہے جو اس چیز کے بارے میں انسان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اچھے نام اسکی عظمت تقدس اور اسکے کمال کا اظہار کرتے ہیں اسلئے فرمایا کہ تم اللہ کو اسکے انہیں اچھے ناموں سے پکارو جو اسکی شان کے لائق ہوں اور جو لوگ ان بہترین ناموں کو چھوڑ کر دوسرے ناموں سے پکارتے ہیں انکی پیروی مت کرو۔ اپنی گمراہی کا انجام وہ خود دیکھ لیں گے۔

ع ۲۲ ۱۲

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

وَمِمَّنْ	خَلَقْنَآ	اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ	وَبِهٖ	يَعْدِلُوْنَ	
اور - سے - جو	ہم نے پیدا کیا	ایک امت (گروہ)	وہ بتلاتے ہیں	حق کیساتھ (ٹھیک)	اور اسکے مطابق	فیصلہ کرتے ہیں	

اور جو لوگ ہم نے پیدا کئے (انمیں) ایک گروہ ہے جو ٹھیک راہ بتلاتے ہیں اور اس کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں.

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

وَالَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اور وہ لوگ جو	انھوں نے جھٹلایا	ہماری آیات کو	آہستہ آہستہ انکو پکڑینگے	اس طرح	وہ نہ جانیں گے (خبر نہ ہوگی)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا آہستہ آہستہ ہم ان کو پکڑیں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہو گی

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

وَاُمْلِيْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَيْدِيْ	مَتِيْنٌ	
اور میں ڈھیل دونگا	انکے لئے	بیشک	میری خفیہ تدبیر	پختہ	

اور میں ان کے لئے ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر پختہ ہے

(۱۸۱) وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ○ هُمْ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فِي حَدِيْثٍ ۔

(۱۸۱) اور ہماری مخلوق میں ایسے گروہ ہیں کہ لوگوں کو حق کا راستہ بتلاتے ہیں اور حق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں (یہ گروہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔

(۱۸۲) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا الْقُرْاٰنِ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَاْخُذُهُمْ قَلِيْلًا قَلِيْلًا مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(۱۸۲) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جن لوگوں نے مکہ والوں میں سے ہماری آیتوں کو جھٹلایا عنقریب ہم انکو آہستہ آہستہ پکڑیں گے اس طرح کہ وہ جانیں گے

(۱۸۳) وَاُمْلِيْ لَهُمْ اُمْهِلُهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ○ شَدِيْدٌ لَا يُطَاقُ

(۱۸۳) اور میں ان کو ڈھیل دونگا بیشک میرا مکر اور پکڑنا سخت ہے اس کی طاقت کسی کو نہیں۔

تشریح

(۱۸۱) دنیا میں حق پر قائم رہنے والے بھی ہیں | سارے انسان ایک جیسے ہی نہیں ہیں یہاں گمراہ لوگوں کے ساتھ ایسے حق پرست بھی ہیں جو ٹھیک حق کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور حق کے مطابق لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کرتے ہیں ان لوگوں نے افراط و تفریط اور کجروی کو چھوڑ کر سچائی کا اعتدال اور انصاف کا راستہ اختیار کیا ہے اور اسی صحیح راستے کیطرف وہ لوگوں کو بلاتے ہیں ۔

(۱۸۲) حق کو جھٹلانیوالے تباہ ہو کر رہینگے | اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ انسان کو مہلت دیتا ہے اور ڈھیل دیتا ہے اس مہلت اور ڈھیل سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ دنیا میں ہمیشہ انہی باطل پرستوں کا غلبہ رہیگا بلکہ دھیرے دھیرے یہ لوگ اپنے انجام کیطرف رواں ہوتے ہیں اور آخر تباہی کے اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ جسکی انکو خبر تک نہیں ہوتی اسلئے نہ تو حق پرستوں کو مایوس ہونا چاہیئے اور نا حق کو پھیلانے والوں کو اس بھرم میں رہنا چاہیئے کہ اب ہمارا کچھ نہیں بگڑیگا ۔ اس کائنات کے حاکم اللہ تعالیٰ ہیں اور ان کا ہر فیصلہ حکیمانہ اور عادلانہ ہے۔

(۱۸۳) اللہ کی چال کا کوئی توڑ نہیں ہے | جب اللہ تعالیٰ کسی کو سزا دینے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو ایسی صورت بنجاتی ہے کہ وہ اس میں گھر کر رہ جاتا ہے اور خود ہی اپنے بنے ہوئے جال میں پھنس جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا کسی کے پاس کوئی توڑ نہیں ہے اور اس کے فیصلے کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ اپنی حکمت کے مطابق وہ ظالم کی رسی دراز کر دیتا ہے اور اس کو ڈھیل دیتا ہے ۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا سکتہ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ط إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ

اَوَ	لَمْ يَتَفَكَّرُوْا	مَا بِصَاحِبِهِمْ	مِّنْ	جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	نَذِيْرٌ
کیا	وہ غور نہیں کرتے	نہیں ان کے صاحب کو	سے	جنون	نہیں	وہ	مگر	ڈرانے والا

کیا وہ غور نہیں کرتے؟ کہ ان کے صاحب (محمدؐ) کو کچھ جنون نہیں۔ وہ نہیں مگر صاف صاف ڈرانے

مُّبِينٌ (۱۸۴) أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

مُّبِيْنٌ	اَوَ	لَمْ يَنْظُرُوْا	فِيْ	مَلَكُوْتِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ
صاف	کیا	وہ نہیں دیکھتے	میں	بادشاہت	آسمان (جمع)	اور زمین

والے، کیا وہ نہیں دیکھتے؟ بادشاہت آسمانوں اور زمین کی

وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ لا وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ

وَمَا	خَلَقَ	اللّٰهُ	مِنْ + شَيْءٍ	وَّاَنْ	عَسٰٓى	اَنْ	يَّكُوْنَ	قَدِ + اقْتَرَبَ
اور جو	پیدا کیا	اللہ	کوئی چیز	اور یہ کہ	شاید	کہ	ہو	قریب آگئی ہو

اور جو اللہ نے کوئی چیز (بھی) پیدا کی ہے۔ اور یہ کہ شاید قریب آگئی ہو اُن کی

أَجَلُهُمْ ج فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (۱۸۵) مَن يُضْلِلِ اللَّهُ

اَجَلُهُمْ	فَبِاَيِّ	حَدِيْثٍ	بَعْدَهٗ	يُؤْمِنُوْنَ	مَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ
انکی اجل (موت)	تو کس	بات	اسکے بعد	وہ ایمان لائیں گے	جس	گمراہ کرے	اللہ

اجل (موت کی گھڑی) تو اس کے بعد کس بات پر وہ ایمان لائینگے؟ جس کو اللہ گمراہ کرے

فَلَا هَادِيَ لَهُ ط وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۸۶)

فَلَا هَادِيَ	لَهٗ	وَيَذَرُهُمْ	فِيْ	طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ	
تو نہیں ہدایت دینے والا	اسکو	اور وہ چھوڑ دیتا ہے انہیں	میں	ان کی سرکشی	بھٹکتے ہیں	

تو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اسکو اور وہ انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے چھوڑ دیتا ہے۔

(۱۸۴) اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فَيَعْلَمُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ جِنَّةٍ جُنُوْنٍ اِنْ مَا هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ بَيِّنُ الْاِنْذَارِ

(۱۸۴) اور کیا وہ فکر نہیں کرتے کہ جان لیتے یہ کہ انکے صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ جنون نہیں وہ صرف ڈرانے والے ہیں ظاہر۔

(۱۸۵) اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِىْ مَلَكُوْتِ مُلْكِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ فِىْ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ بَيَانٌ لِمَا
فَيَسْتَدِلُّوْا عَلٰى قُدْرَةِ صَانِعِهٖ
وَوَحْدَانِيَّتِهٖ وَ فِىْ اَنْ اَىْ اَنَّهٗ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ
قَرُبَ اَجَلُهُمْ فَيَمُوْتُوْا كُفَّارًا
فَيَصِيْرُوْا اِلَى النَّارِ فَيُبَادِرُوْا اِلَى
الْاِيْمَانِ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ
اَيِ الْقُرْاٰنِ يُؤْمِنُوْنَ ○
(۱۸۶) مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ
لَهٗ ۚ وَيَذَرُهُمْ بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ
مَعَ الرَّفْعِ اِسْتِيْنَافًا وَالْجَزْمُ
عَطْفًا عَلٰى مَحَلِّ مَا بَعْدَ
الْفَاءِ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○
يَتَرَدَّدُوْنَ تَحَيُّرًا

(۱۸۵) اور کیا وہ آسمانوں اور زمینوں کی مملکت میں اور تمام مخلوق الٰہی میں جو اس نے پیدا کیں غور اور فکر نہیں کرتے کہ ان کے بنانے والے کی قدرت اور واحد ہونے پر دلیل پکڑیں۔ اور کیا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ شاید ان کی موت کا وقت نزدیک آگیا ہو سو اگر کفر ہی پر مر گئے تو دوزخ میں جا دیں گے پس انکو چاہیئے کہ ایمان لانے میں جلدی کریں پھر قرآن کے بعد کس چیز پر ایمان لاویں گے۔

(۱۸۶) جس کو اللہ گمراہ کرے بس اس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور اللہ ان کی سرکشی بڑھاتا ہے اور مہلت دیتا ہے کہ وہ اس میں حیران پھریں۔

تشریح

(۱۸۴) حضرت محمدؐ صاف صاف تنبیہ کرنے والے ہیں | حضرت محمدؐ کی ذات گرامی ان سب کے سامنے ہے جو اپنی بدنیتی اور بدطینتی کی وجہ سے آپکو جھٹلا رہے ہیں ان کی تمام زندگی سب کے سامنے ہے ان کی چھوٹی بڑی ہر بات سے لوگ واقف ہیں ان کی فہم و دانش اور دیانت و امانت سب تسلیم کرتے ہیں پھر یہ کیا حماقت ہے کہ بے سوچے سمجھے ان پر جنون کا الزام لگا دیا جائے۔ ان کا اپنا کوئی ذاتی فائدہ اور مقصد نہیں ہے وہ تمہیں خبردار کر رہے ہیں کہ برُا انجام آنے سے پہلے پہلے تم اس سے بچ جاؤ تو وہ شخص جو تمہیں بچانا چاہتا ہے اسی پر تم جھوٹے الزام لگاتے ہو۔

(۱۸۵) اللہ پر ایمان کی دعوت بالکل معقول دعوت ہے | پھر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ محمدؐ جس چیز کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ آپکی یہ دعوت کیا ہے اللہ پر ایمان اور اسکی وحدانیت کو تسلیم کرنا۔ اگر تم زمین و آسمان کے نظام پر غور کرو اور ان چیزوں کو دیکھو جو اللہ نے پیدا کی ہیں اور دیکھو ہی نہیں بلکہ آنکھیں کھول کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس بات کی صداقت پر ذرہ ذرہ گواہی دے رہا ہے۔ دوسری بات جو بالکل برحق ہے کہ انسان کو اس دنیا کو ایک دن چھوڑ کر جانا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ زندگی کی مہلت کب پوری ہو جائے زندگی کی جو مہلت ملی ہے اگر وہ انہی گمراہیوں اور بداعمالیوں میں گذر گئی تو آخر اس کا انجام کیا ہوگا۔ بتاؤ پھر پیغمبر کی اس تنبیہ کے بعد اور کون سی بات ہو سکتی ہے جس پر یہ یقین کریں اور ایمان لائیں اگر یہ چیز ماننے کی نہیں ہے، تو پھر کونسی بات ہے جس پر یقین کرنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

(۱۰۱) ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے | انسان جب ہدایت کا طلبگار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں اور جب انسان میں ہدایت کی طلب ہی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر زبردستی ہدایت نہیں تھوپتے اور اسکو گمراہی میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں پھر اس کی کوئی رہنمائی کرنے والا نہیں ہوتا۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰهَا	قُلْ	اِنَّمَا
وہ آپ سے پوچھتے ہیں	سے (متعلق)	گھڑی (قیامت)	کب ہے؟	اس کا قائم ہونا	کہدیں	صرف

وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کب ہے اس کے قائم ہونے (کا وقت)؟ آپ کہدیں

وقف لازم

عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ڤ ثَقُلَتْ

عِلْمُهَا	عِنْدَ	رَبِّيْ	لَا	يُجَلِّيْهَا	لِوَقْتِهَآ	اِلَّا	هُوَ	ثَقُلَتْ
اس کا علم	پاس	میرا رب	نہ	اس کو ظاہر کریگا	اسکے وقت پر	سوا	وہ (اللہ)	بھاری ہے

اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے، اس کو اسکے وقت پر اللہ کے سوا کوئی ظاہر نہ کریگا۔ بھاری ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ

فِي	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	لَا تَاْتِيْكُمْ	اِلَّا	بَغْتَةً	يَسْـَٔلُوْنَكَ
میں	آسمانوں	اور زمین	نہ آئے گی تم پر	مگر	اچانک	آپ سے پوچھتے ہیں

آسمانوں اور زمین میں، اور تم پر نہ آئے گی مگر اچانک (واقع ہوگی) آپ سے (یوں) پوچھتے ہیں

كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

كَاَنَّكَ	حَفِيٌّ	عَنْهَا	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ	اللّٰهِ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ
گویا کہ آپ	متلاشی	اسکے	کہدیں	صرف	اُس کا علم	پاس	اللہ	اور لیکن	اکثر

گویا کہ آپ اس کے متلاشی ہیں۔ آپ کہدیں اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۷ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا

النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ	قُلْ	لَّآ اَمْلِكُ	لِنَفْسِيْ	نَفْعًا	وَّ	لَا
لوگ	نہیں جانتے	کہدیں	میں مالک نہیں	اپنی ذات کیلئے	نفع	اور	نہ

نہیں جانتے۔ آپ کہہ دیں میں مالک نہیں اپنی ذات کے لئے نفع کا نہ نقصان

ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

ضَرًّا	اِلَّا	مَا شَاۗءَ اللّٰهُ	وَ	لَوْ	كُنْتُ	اَعْلَمُ	الْغَيْبَ
نقصان	مگر	جو چاہے اللہ	اور	اگر	میں ہوتا	جانتا	غیب

کا مگر جو اللہ چاہے، اور اگر میں غیب جانتا ہوتا

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا

لَاسْتَكْثَرْتُ	مِنَ	الْخَيْرِ	وَ مَا مَسَّنِيَ	السُّوٓءُ	إِنْ	أَنَا
میں البتہ جمع کرلیتا	سے	بہت بھلائی	اور نہ پہنچتی مجھے	کوئی برائی	بس فقط	میں

تو میں بہت بھلائی جمع کرلیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی میں بس

ع ۲۳ ۷ ۱۲

إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸۸﴾ ع

إِلَّا	نَذِيرٌ	وَّبَشِيرٌ	لِّقَوْمٍ	يُؤْمِنُونَ
مگر (صرف)	ڈرانے والا	اور خوشخبری سنانے والا	لوگوں کیلئے	ایمان رکھتے ہیں

ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کے لئے (جو) ایمان رکھتے ہیں

(۱۸۷) يَسْئَلُوْنَكَ اَیْ اَهْلُ مَكَّةَ
عَنِ السَّاعَةِ اَلْقِيَامَةِ
اَيَّانَ مَتٰى مُرْسٰهَا قُلْ لَهُمْ
اِنَّمَا عِلْمُهَا مَتٰى تَكُوْنُ
عِنْدَ رَبِّيْ ج لَا يُجَلِّيْهَا يُظْهِرُهَا
لِوَقْتِهَآ اَللَّامُ بِمَعْنٰى فِیْ
اِلَّا هُوَ م ثَقُلَتْ عَظُمَتْ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَلٰى اَهْلِهَا لِهَوْلِهَا لَا تَاْتِيْكُمْ
اِلَّا بَغْتَةً فُجَاءَةً يَسْئَلُوْنَكَ
كَاَنَّكَ حَفِیٌّ مُبَالِغٌ فِی
السُّؤَالِ عَنْهَا حَتّٰى عَلِمْتَهَا
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
اللّٰهِ تَاكِيْدٌ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۱۸۷) اہل مکہ تم سے قیامت کا حال پوچھتے ہیں کہ کب آوے گی۔ ان سے کہدو کہ قیامت کے وقت کی خبر میرے رب ہی کو ہے وہی اُس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا تمام آسمان اور زمین والوں کو اس کی سخت دہشت ہے۔ وہ جب تم پر آوے گی ناگاہ آوے گی۔

یہ لوگ تم سے قیامت کا وقت پوچھتے ہیں کہ گویا تم اس کی تفتیش میں رہتے ہو اور اس کا وقت جانتے ہو
کہہ دو کہ بات یہ ہے کہ اس کو اللہ ہی جانتا ہے۔ ولیکن آدمی یہ نہیں جانتے کہ اس کے آنے کی خبر اللہ ہی کو ہے۔

(۱۸۸) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ
نَفْعًا اَجْلِبُهٗ وَّلَا ضَرًّا اَدْفَعُهٗ
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ

(۱۸۸) کہہ دو کہ میں اپنے لئے نہ نفع حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہوں نہ نقصان دفع کرسکتا ہوں مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اور اگر میں

أَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا غَابَ عَنِّي لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ مِنْ نَفْعٍ وَغَيْرِهِ لَاحْتَرَازِي عَنْهُ بِاجْتِنَابِ الْمَضَارِّ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ بِالنَّارِ لِلْكَافِرِينَ وَبَشِيرٌ بِالْجَنَّةِ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○

چھپی باتوں کو جانتا تو بہت بھلائی اکھٹی کرلیتا اور مجھ کو کوئی برائی افلاس وغیرہ کی پیش نہ آسکتی کیونکہ میں ضرر کی چیزوں سے بچکر برائیوں سے بچا رہتا۔

بات یہ ہے کہ میں صرف کافروں کو آگ سے ڈرانے والا اور ایمان والوں کو جنت کی خوشی سنانے والا ہوں۔

تشریح

(۱۸۷) قیامت کا صحیح وقت صرف اللہ کو معلوم ہے | اوپر ذکر چل رہا تھا کہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں ہے کچھ خبر نہیں کہ کب کس کی مدت پوری ہوجائے اور اللہ کے پاس روانگی کا وقت آجائے۔ اسی طرح دنیا کی موت یعنی قیامت کا بھی کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ کب آئیگی اسکا صحیح صحیح علم صرف اللہ کو ہے جسے وہ اپنے وقت پرہی ظاہر کریگا۔ قیامت کا آنا جس میں اس دنیا کی بچھی ہوئی بساط کو لپیٹ دیا جائیگا زمین و آسمان میں یہ بڑا سخت وقت ہوگا اور قیامت بالکل اچانک آجائیگی البتہ قیامت کی علامتیں اور اسکی کچھ نشانیاں ضرور بتا دی گئی ہیں لیکن صحیح وقت سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اے پیغمبر لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں اسطرح سے پوچھتے ہیں کہ گویا تم اسکی کھوج میں لگے ہوئے ہو اور تحقیق و تفتیش کرنیکے بعد تم اسکا علم حاصل کرچکے ہو حالانکہ پیغمبروں کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحت سے پوشیدہ رکھا ہو اسکے پیچھے پڑیں اور نہ یہ ان کے اختیار میں ہے کہ کوشش کرکے معلوم کرسکیں مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ پیغمبر کے منصب کا تقاضہ یہ ہے کہ جو علوم اور کمالات انہیں اللہ کی طرف سے عطا کئے جائیں انہیں قبول کریں اور غیر ضروری باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

(۱۸۸) مستقل اختیار اور علم محیط لوازم نبوت سے نہیں ہے | اللہ تعالیٰ جن کو اپنا پیغمبر مقرر فرماتے ہیں انکو اپنے علم کے خزانے میں سے بہت سا علم دیتے ہیں اور پیغمبر اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت اور حکمت کے تحت غیب کی بہت سی باتوں سے اپنے رسولوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا تھا اور آپ خزائن ارضی کی کنجیوں کے امین بنائے گئے تھے اس اعزاز و فضیلت کے باوجود بہرحال وہ رسول ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندے تھے اور ان کی سب سے بڑی فضیلت انکی عبدیت تھی اور خاص خاص موقعوں پر اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنا بندہ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ جیسے اسریٰ اور معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے (سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ) ارشاد فرمایا اور بندہ خواہ کتنے ہی کمالات رکھتا ہو اسکو نہ اختیار مستقل حاصل ہوتا ہے اور نہ علم محیط اور یہ دونوں چیزیں نبی کیلئے لازم بھی نہیں ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمد ﷺ ان سے کہدو کہ میں قیامت کی ٹھیک ٹھیک تاریخ کیسے بتا سکتا ہوں میں تو کل کے متعلق بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے اگر مجھے یہ علم حاصل ہوتا تو میں کتنے نقصانات سے بچ جاتا اور پیشگی علم کی بدولت اپنی ذات کیلئے سمیٹ لیتا اسلئے تمہارا مجھ سے یہ پوچھنا کہ قیامت کب آئے گی نادانی کی بات ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خبردار کرنیوالا اور جو میری بات مانے ان کو خوشخبری سنانے والا بھیجا ہے۔ چنانچہ افک کے واقعہ میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیش آیا آپکو اسوقت تک بڑا اضطراب رہا جب تک اس بارے میں وحی نازل نہ ہوگئی۔ اسی طرح آپ نے حدیث جبریل علیہ السلام میں جو کہ بالکل آخری زمانے کا واقعہ ہے صاف طور پر فرما دیا کہ:۔ (مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ) (جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا) اصل میں شریعت کا علم جو نبوت کے منصب کے متعلق ہے وہ انبیاء کرام کو کامل درجے کا ہوتا ہے اور تکوینی چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ جتنا مناسب سمجھتے ہیں اتنا علم عطا فرما دیتے ہیں۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا

هُوَ	الَّذِىْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ	نَّفْسٍ	وَّاحِدَةٍ	وَّجَعَلَ	مِنْهَا
وہ	جو۔جس	پیدا کیا تمہیں	سے	جان	ایک	اور بنایا	اس سے

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اس سے بنایا اس کا

زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ

زَوْجَهَا	لِيَسْكُنَ ۔ اِلَيْهَا	فَلَمَّا	تَغَشّٰهَا	حَمَلَتْ	حَمْلًا	خَفِيْفًا	فَمَرَّتْ
اس کا جوڑا	تاکہ وہ سکون حاصل کرے اسکی طرف (پاس)	پھر جب	مرد نے اسکو ڈھانپ لیا	اسے حمل رہا	حمل	ہلکا سا	پھر وہ لئے پھری

جوڑا تاکہ اس کے پاس سکون حاصل کرے، پھر جب مرد نے اسے ڈھانپ لیا تو اسے ہلکا سا حمل رہا پھر وہ اسکو لئے پھری

بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا

بِهٖ	فَلَمَّآ	اَثْقَلَتْ	دَّعَوَا	اللّٰهَ	رَبَّهُمَا	لَئِنْ	اٰتَيْتَنَا	صَالِحًا
اسکے ساتھ (اسکو)	پھر جب	بوجھل ہوگئی	دونوں نے پکارا	اللہ	دونوں کا (اپنا) رب	اگر	تونے ہمیں دیا	صالح

پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں نے اپنے رب اللہ کو پکارا، اگر تونے ہمیں صالح بچہ دیا تو ہم

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا

لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ	الشّٰكِرِيْنَ	فَلَمَّآ	اٰتٰهُمَا	صَالِحًا	جَعَلَا
ہم ضرور ہونگے	سے	شکر کرنے والے	پھر جب	اُسنے دیا انھیں	صالح بچہ	ان دونوں نے ٹھہرائے

ضرور تیرے شکر کرنے والوں میں سے ہوں گے۔ پھر جب اللہ نے اُنھیں صالح بچہ دیا تو جو اللہ نے انہیں تھا

لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

لَهٗ	شُرَكَآءَ	فِيْمَآ	اٰتٰهُمَا	فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ
اسکے	شریک	اسمیں جو	انہیں دیا	سو برتر	اللہ	اس سے جو	وہ شریک کرتے ہیں

انہوں نے اسمیں شریک ٹھیرائے سو اللہ اس سے برتر ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

(۱۸۹) هُوَ اَىِ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ اَىْ اٰدَمَ وَّجَعَلَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
حَوَّاءَ لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا وَيَاْلَفَهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا
جَامَعَهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا هُوَ النُّطْفَةُ
فَمَرَّتْ بِهٖ ذَهَبَتْ وَجَاءَتْ لِخِفَّتِهٖ فَلَمَّا
اَثْقَلَتْ بِكِبَرِ الْوَلَدِ فِىْ بَطْنِهَا وَاَشْفَقَا اَنْ يَّكُوْنَ
بَهِيْمَةً دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا وَلَدًا

(۱۸۹) هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا الخ اللہ وہ قدرت والا ہے کہ اس نے تمکو ایک جان
یعنی آدم ؑ سے پیدا کیا اور آدم ؑ کی بی بی حوا ؓ کو بھی اسی سے پیدا کیا تاکہ
وہ حوا سے اُنس حاصل کرے اور اس سے آرام پکڑے پھر جب آدم نے حوا سے
صحبت کی اور ہمخواب ہوا حمل ٹھیر گیا چونکہ ابھی اسمیں کچھ بوجھ نہ تھا کہ صرف نطفہ
تھا اسلئے حوا کو باوجود حمل کے آنا جانا اور پھرنا دشوار اور بھاری نہ تھا پھر جب وقت
حمل بھاری ہوگیا اس سبب سے کہ بچہ پیٹ میں بڑا ہوگیا اور آدم اور حوا کو ڈر ہوا کہ
ایسا نہ ہو یہ کوئی جانور ہو تو اپنے رب سے دعا کی کہ بیشک اگر تو ہمکو صحیح و سالم

صَالِحًا سَوِيًّا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ لَكَ عَلَيْهِ.

بچہ عنایت فرمادیگا توہم اسپر تیری شکر گذاری کریں گے۔

(۱۹۰) فَلَمَّا اٰتٰهُمَا وَلَدًا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِكَسْرِ الشِّيْنِ وَالتَّنْوِيْنِ اَيْ شَرِيْكًا فِيْمَآ اٰتٰهُمَا بِتَسْمِيَتِهٖ عَبْدَ الْحَارِثِ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا اِلَّا لِلّٰهِ وَلَيْسَ بِاِشْرَاكٍ فِي الْعُبُوْدِيَّةِ لِعِصْمَةِ اٰدَمَ وَرَوٰى سَمُرَةُ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَاِنَّهٗ يَعِيْشُ فَسَمَّتْهُ فَعَاشَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اَيْ اَهْلُ مَكَّةَ بِهٖ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْجُمْلَةُ مُسَبَّبَةٌ عَطْفٌ عَلٰى خَلَقَكُمْ وَمَا بَيْنَهُمَا اِعْتِرَاضٌ

(۱۹۰) پس جب اللہ نے انکو صحیح سالم بچہ عنایت کیا توان دونوں نے اسکے نام رکھنے میں شریک اللہ کا ٹھیرایا کہ اس لڑکے کا نام عبدالحارث رکھا حالانکہ اللہ کے، واکسی کا بندہ ہونا لائق نہیں (یہ شرک فی التسمیہ ہے بندگی میں شرک نہیں کہ آدم اس سے معصوم تھے اور سمرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب حوا کے لڑکا پیدا ہوا اور حوا کا بچہ زندہ نہ رہتا تھا پس شیطان اسکے پاس آیا اور کہا کہ اس کا نام عبدالحارث رکھ حارث شیطان کا نام تھا کہ اس کے سبب وہ بچہ زندہ رہیگا سو حوا نے یہی نام رکھا وہ بچہ زندہ رہا پس یہ شیطان کے اشارہ اور امر سے تھا اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا اور ترمذی نے بھی روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ پس بلند ہے اللہ اس سے جو مکہ والے بتوں کو اس کا شریک بناتے ہیں۔ حاصل یہ کہ باوجود اللہ کے ان انعاموں کے جو مذکور ہوئے کسی کو اس کا شریک بنانا ہرگز لائق نہیں۔

تشریح

(۱۸۹) انسانی تخلیق کا واقعہ انسان کے عجز کو ظاہر کرتا ہے | اگر انسان اپنی تخلیق کے آغاز پر غور کرے اور اسکی تاریخ کو سامنے رکھے تو اچھی طرح سمجھ میں آسکتا ہے کہ انسان اللہ کے سامنے کتنا بے بس اور عاجز ہے۔ ذرا غور کیجئے انسانی آبادی کس طرح شروع ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو وجود بخشا حضرت آدم ع کو پیدا کیا یہ انسانی تخلیق کی ابتداء تھی۔ پھر اسی انسان کی جنس سے اس کا جوڑا عورت کو بنایا تاکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے رفیق بنکر سکون حاصل کریں۔ اب اس کے بعد اس جوڑے سے انسانی نسل کا آغاز ہوتا ہے اور اس وقت جو طریقہ پیدائش کا تھا وہ آج تک اسی طرح چلا آرہا ہے اور آگے چلتا رہیگا کہ مرد و عورت میں آپس میں تعلق پیدا ہوا۔ عورت حاملہ ہوئی۔ جب تک حمل خفیف تھا روزمرہ کے کام کرتی رہی چلتی پھرتی رہی پھر جب حمل سے بوجھل ہو گئی اور بچے کی پیدائش کا معاملہ سامنے آیا تو مرد و عورت دونوں مل کر اللہ سے دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار ہمیں صحیح سالم، بے عیب، تندرست اور اچھا سا بچہ عطا فرمادیں تو ہم آپ کے بڑے شکر گذار ہونگے۔ بچہ کیسا ہوگا کیسی صلاحیتیں لے کر آئیگا یہ سب پروردگار کے قبضے میں ہے نہ باپ کا کوئی دخل نہ ماں کو پتہ کہ ہونے والا بچہ کیسا ہوگا۔ انسانی عمل کا دخل بس اتنا کہ مرد و عورت دونوں آپس میں ملے اور بس۔ باقی تمام کام حمل کا ٹھہرنا ولادت کا ہونا اور پھر بچے کی خصوصیات وصفات کسی میں انسان کا کوئی دخل نہیں۔ اس سے اس کے عجز اور بے بسی کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۱۹۰) شکر گذاری کے بجائے ناشکری | جب دعاؤں کے بعد اللہ تعالےٰ نے صحیح سالم اولاد عطا فرمادی تو بجائے اس کے کہ دینے کے شکر گذار ہوں اس کے ساتھ کسی نہ کسی حیثیت میں دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھیرانے لگے حالانکہ اولاد کے ہونے میں اللہ کی قدرت کے علاوہ اور اسکی تخلیق کے علاوہ کسی کی کسی طرح سے بھی کوئی حصہ داری نہیں ہے۔ انکی مشرکانہ باتوں سے اللہ بہت بلند و برتر ہیں اور انکی ذاتِ اقدس ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

اَيُشْرِكُوْنَ	مَا	لَا يَخْلُقُ	شَيْئًا	وَّهُمْ	يُخْلَقُوْنَ	وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں	جو	نہیں پیدا کرتے	کچھ بھی	اور وہ	پیدا کیے جاتے ہیں	وہ قدرت نہیں رکھتے

کیا وہ انہیں شریک ٹھہراتے ہیں جو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ پیدا کیے جاتے ہیں (خالق نہیں مخلوق ہیں) اور وہ انکی مدد کی

لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى

لَهُمْ	نَصْرًا	وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ	يَنْصُرُوْنَ	وَاِنْ	تَدْعُوْهُمْ	اِلَى	الْهُدٰى
ان کی	مدد	اور نہ خود اپنی	مدد کرتے ہیں	اور اگر	تم انھیں بلاؤ	طرف	ہدایت

قدرت نہیں رکھتے اور نہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری

لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾

لَا يَتَّبِعُوْكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَيْكُمْ	اَدَعَوْتُمُوْهُمْ	اَمْ	اَنْتُمْ	صَامِتُوْنَ
نہ پیروی کریں تمہاری	برابر	تم پر (تمہارے لئے)	خواہ تم انہیں بلاؤ	یا	تم	خاموش رہو

پیروی نہ کریں تمہارے لئے برابر ہے خواہ تم انہیں بلاؤ یا چپ رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	عِبَادٌ	اَمْثَالُكُمْ	فَادْعُوْهُمْ
بیشک	وہ جنہیں	تم پکارتے ہو	سے	سوائے	اللہ	بندے	تمہارے جیسے	پس پکارو انہیں

بیشک جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا، وہ تمہارے جیسے بندے ہیں، پھر انہیں پکارو تو

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	لَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
پھر چاہیئے کہ وہ جواب دیں	تمہیں	اگر	تم ہو	سچے

چاہیئے کہ وہ جواب دیں تمہیں اگر تم سچے ہو۔

﴿١٩١﴾ اَيُشْرِكُوْنَ بِهٖ فِي الْعِبَادَةِ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○

﴿١٩٢﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ اَىْ لِعَابِدِيْهِمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ

﴿١٩١﴾ کیا یہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں پرستش میں اس چیز کو جو کچھ پیدا نہیں کرسکتا اور وہ انکے معبود اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔

﴿١٩٢﴾ اور نہ وہ اپنے عبادت کرنے والوں کی مدد کرسکتے ہیں نہ اپنی جانوں کی اگر کوئی ان کو توڑ ڈالے یا توہین کرے اس کو

يَنْصُرُوْنَ ○ بِمَنْعِهَا مِمَّنْ
اَرَادَ بِهِمْ سُوْءً مِنْ كَسْرٍ
اَوْغَيْرِهٖ وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّوْبِيْخِ

روک نہیں سکتے (یعنی ہرگز یہ چیزیں معبود بنانے کے لائق نہیں)

(۱۹۳) وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اَيِ الْاَصْنَامَ
اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ
بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ
اِلَيْهِ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ○
عَنْ دُعَائِهِمْ لَا يَتَّبِعُوْهُ
لِعَدَمِ سَمَاعِهِمْ

(۱۹۳) اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو یہ بت تمہاری پیروی نہ کریں ان کو پکارو یا خاموش رہو دونوں امر تمہیں برابر ہیں وہ بت تمہاری پیروی نہیں کرسکتے کیونکہ وہ سنتے ہی نہیں۔

(۱۹۴) اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ مَمْلُوْكَةٌ
اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
لَكُمْ دُعَاءَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ○ فِيْ اَنَّهَا اٰلِهَةٌ

(۱۹۴) بیشک جو تم پکارتے اور ان کے سوا ان کو پوجتے ہو وہ بندے ہیں اللہ کے ملک تم جیسے سو تم ان کو پکارو اگر تم سچے ہو اس دعوی میں کہ وہ معبود ہیں تو ضرور وہ جواب دیں گے۔

تشریح

(۱۹۱) مخلوق کا خالق کے ساتھ کیا مقابلہ | کیسی نادانی کی بات ہے کہ جو خود مخلوق ہے اور جو خود پیدا ہوئی ہے اور جو کسی چیز کو پیدا کرنے پر قادر نہیں ہے اسکو خالق کے ساتھ جوڑتے ہیں اور ان کو خالق حقیقی کے ساتھ کسی جہت سے حصے دار بناتے ہیں۔

(۱۹۲) یہ کسی کی مدد کرنے پر قادر نہیں ہیں | جن چیزوں کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں ان کا حال یہ ہے کہ وہ خود اپنی مدد نہیں کرسکتے اگر ان کو موت آئے تو اپنے آپ کو موت سے نہیں بچا سکتے تو جو خود اپنی مدد کرنے پر قادر نہیں ہیں بھلا دوسروں کی کیا مدد کرسکتے ہیں لیکن یہ انسان ہے کہ جب اس کی مت ماری جاتی ہے تو ساری دانائی طاق پر رکھ دیتا ہے اور اپنے احمقانہ کاموں پر خوبصورت رنگ چڑھا کر اس کی بدصورتی کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔

(۱۹۳) یہ نام نہاد رہنما کسی کی رہنمائی کے قابل نہیں | ان جھوٹے اور غلط معبودوں کا حال یہ ہے کہ وہ کسی کی رہنمائی تو کیا کرتے اور اپنے پرستاروں کو راستہ تو کیا دکھاتے وہ تو پیروی کرنے کے قابل بھی نہیں یعنی رہنما تو کیا بنتے پیروکار بننے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے اگر ان کو پکارو تو پکار کا جواب نہیں دے سکتے۔ کیا یہ بہرے اندھے اس قابل ہیں کہ ایک سننے اور دیکھنے والا انسان ان کو اپنا معبود بنالے۔

(۱۹۴) یہ خود عبد ہیں معبود کیسے بن سکتے ہیں | مشرکانہ طریقوں میں جو بتوں کی یا تصویروں کی پوجا ہوتی ہے وہ دراصل وہ روحیں یا دیوی دیوتا ہیں جن کی پوجا بتوں اور تصویروں کی شکل میں کی جاتی ہے یعنی پوجا ان تصویروں اور بتوں کی نہیں ہوتی بلکہ ان روحوں اور دیوی دیوتاؤں کی ہوتی ہے جن کی یہ شکلیں بنائی جاتی ہیں اور ان دیوی دیوتاؤں کے متعلق کچھ عقیدے اور کچھ من گھڑت باتیں منسوب کردی جاتی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ دیوی دیوتا جن کو دیوی دیوتا مانا ہے یہ خود پیدا ہوئے یا ان کو کسی نے پیدا کیا ہے ظاہر ہے ان کو کسی نے پیدا کیا ہے اور وہ پیدا کرنے والا ہی معبود ہے جو عبد ہے معبود نہیں ہوسکتا اور جو معبود ہے وہ عبد نہیں ہوسکتا۔ ان سے دعائیں مانگ کر دیکھو ان کے پاس کیا طاقت ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرسکیں۔

أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَّمْشُونَ بِهَآ ۚ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَّبْطِشُونَ بِهَآ ۚ أَمْ

أَلَهُمْ	أَرْجُلٌ	يَّمْشُونَ	بِهَآ	أَمْ	لَهُمْ	أَيْدٍ	يَّبْطِشُونَ	بِهَآ	أَمْ
کیا اُنکے	پاؤں (جمع)	وہ چلتے ہیں	ان سے	یا	ان کے	ہاتھ	وہ پکڑتے ہیں	ان سے	یا

کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا اُن کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا

لَهُمْ أَعْيُنٌ يُّبْصِرُونَ بِهَآ ۚ أَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ

لَهُمْ	أَعْيُنٌ	يُّبْصِرُونَ	بِهَآ	أَمْ	لَهُمْ	اٰذَانٌ	يَّسْمَعُونَ	بِهَا	قُلِ
ان کی	آنکھیں	دیکھتے ہیں	اُن سے	یا	ان کے	کان	سُنتے ہیں	ان سے	کہدیں

ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سُنتے ہیں۔ کہدیں

ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ﴿۱۹۵﴾

ادْعُوا	شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ	كِيدُونِ	فَلَا تُنْظِرُونِ
پکارو	اپنے شریک	پھر	مجھ پرداؤ چلا	پس نہ دو مجھے مہلت

پکارو اپنے شریکوں کو پھر مجھ پر داؤ چلاؤ پس مجھے مہلت نہ دو

(۱۹۵) ثُمَّ بَيَّنَ غَايَةَ عَجْزِهِمْ وَفَضْلَ
عَابِدِيْهِمْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَلَهُمْ
أَرْجُلٌ يَّمْشُونَ بِهَآ أَمْ بَلْ أَلَهُمْ
أَيْدٍ جَمْعُ يَدٍ يَّبْطِشُونَ بِهَآ أَمْ
بَلْ أَلَهُمْ أَعْيُنٌ يُّبْصِرُونَ بِهَآ
أَمْ بَلْ أَ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُونَ بِهَا
اِسْتِفْهَامُ اِنْكَارٍ اَيْ لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ
مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ لَكُمْ فَكَيْفَ تَعْبُدُوْنَهُمْ
وَاَنْتُمْ اَتَمُّ حَالًا مِّنْهُمْ قُلْ لَهُمْ يَا مُحَمَّدُ ادْعُوْا
شُرَكَآءَكُمْ اِلٰى هِلَاكِيْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝
تُمْهِلُوْنَ فَاِنِّيْ لَا اُبَالِيْ لَكُمْ.

(۱۹۵) پھر اللہ تعالےٰ نے ان کا نہایت درجہ عاجز ہونا اور ان کی پرستش کرنے والوں کی زیادتی اور بزرگی ان پر بیان فرمائی چنانچہ یہ فرمایا کیا اُن کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے سنتے ہیں حاصل یہ کہ ان کے اندر انہیں سے کوئی چیز نہیں جو تم میں ہیں پھر کیونکر ان کو پوجتے ہو حالانکہ تم حالت اور مرتبہ میں ان سے بہتر اور کامل ہو۔
اے محمدؐ ان سے کہدو کہ میرے ہلاک کرنے کے واسطے تم اپنے شریکوں کو پکارو پھر میرے ساتھ جو چاہو مکر کرو اور مجھکو مہلت نہ دو کیونکہ مجھ کو تمہاری پرواہ نہیں

تشریح

(۱۹۵) یہ بیچارے تو حرکت بھی نہیں کرسکتے انسان کم سے کم ہاتھ پاؤں رکھتا ہے، ارادہ رکھتا ہے، حرکت کرسکتا ہے۔ جن کو معبود بنائے بیٹھے ہیں ان کا حال تو یہ ہے کہ یہ چل نہیں سکتے اُن کے ہاتھ نہیں ہیں پکڑ نہیں سکتے، ان کے آنکھیں نہیں ہیں دیکھ نہیں سکتے ان کے کان نہیں ہیں سُن نہیں سکتے۔ اے پیغمبر ان سے کہو کہ جن کو تم نے اللہ کے ساتھ شریک کیا ہوا ہے ان سب کو اکٹھا کرلو اور بلا مہلت دئے جو میرے ساتھ کرنا ہے کرلو۔

إِنَّ وَلِيِّـۧ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَ

إِنَّ	وَلِيِّـۧ	اللّٰهُ	الَّذِي	نَزَّلَ	الْكِتٰبَ	وَهُوَ	يَتَوَلَّى	الصّٰلِحِينَ	وَ
بیشک	میرا کارساز	اللہ	وہ جس	نازل کی	کتاب	اور وہ	حمایت کرتا ہے	نیک بندے	اور

بیشک میرا کارساز اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہ نیک بندوں کی حمایت کرتا ہے اور

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ

الَّذِينَ	تَدْعُونَ	مِنْ + دُونِهٖ	لَا يَسْتَطِيعُونَ	نَصْرَكُمْ	وَلَا	أَنْفُسَهُمْ
جو لوگ	پکارتے ہیں	اللہ کے سوا	نہیں قدرت رکھتے وہ	تمہاری مدد	اور نہ	خود اپنی

اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ قدرت نہیں رکھتے تمہاری مدد کی اور نہ وہ خود اپنی

يَنْصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرٰهُمْ

يَنْصُرُونَ	وَإِنْ	تَدْعُوهُمْ	إِلَى	الْهُدٰى	لَا يَسْمَعُوا	وَتَرٰهُمْ
وہ مدد کریں	اور اگر	تم پکارو انہیں	طرف	ہدایت	نہ سنیں وہ	اور تو انہیں دیکھتا ہے

مدد کریں اور اگر تم انہیں پکارو ہدایت کی طرف تو وہ (کچھ) نہ سنیں اور تو انہیں دیکھتا ہے

يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ

يَنْظُرُونَ	إِلَيْكَ	وَهُمْ	لَا يُبْصِرُونَ	خُذِ	الْعَفْوَ	وَأْمُرْ	بِالْعُرْفِ	وَأَعْرِضْ
وہ تکتے ہیں	تیری طرف	حالانکہ وہ	نہیں دیکھتے ہیں	پکڑیں (کریں)	درگزر	اور حکم دیں	بھلائی	اور منہ پھیر لیں

کہ وہ تیری طرف تکتے ہیں حالانکہ وہ (کچھ) نہیں دیکھتے آپ درگزر کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور منہ پھیر لیں

عَنِ الْجٰهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

عَنِ	الْجٰهِلِينَ	وَإِمَّا	يَنْزَغَنَّكَ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	نَزْغٌ
سے	جاہل (جمع)	اور اگر	تجھے اُبھارے	سے	شیطان	کوئی چھیڑ

جاہلوں سے اور اگر تجھے اُبھارے شیطان کی طرف سے کوئی چھیڑ تو

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۚ إِنَّهٗ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾

فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	إِنَّهٗ	سَمِيعٌ	عَلِيمٌ
تو پناہ میں آجا	اللہ کی	بیشک وہ	سننے والا	جاننے والا

اللہ کی پناہ میں آجا بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

﴿١٩٦﴾ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ يَتَوَلَّى الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ○ بِحِفْظِهٖ

(۱۹۶) میرے کاموں کا درست کرنے والا اور پورا کرنے والا اللہ ہے جس نے قرآن اُتارا اور وہی نیکوں کے کام سنوارنے والا اور نگہبان ہے۔

(۱۹۷) وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ○ فَکَیْفَ
اُبَالِیْ بِهِمْ

(۱۹۷) اور جنکو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں پھر میں ان کی کیا پرواہ کر دں۔

(۱۹۸) وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اَیِ الْاَصْنَامَ اِلَی الْهُدٰی
لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ اَیِ الْاَصْنَامَ یَا مُحَمَّدُ
یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ اَیْ یُقَابِلُوْنَكَ کَالنَّاظِرِ
وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

(۱۹۸) اور اگر تم بتوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ نہیں سنتے اور تم اے محمدؐ بتوں کو دیکھتے ہو کہ وہ تمہارے سامنے اس طرح رکھے ہیں جیسے کوئی دیکھتا ہو حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے.

(۱۹۹) خُذِ الْعَفْوَ اَیِ الْیُسْرَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَ
لَا تَبْحَثْ عَنْهَا وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ الْمَعْرُوْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ○ فَلَا تُقَابِلْهُمْ

(۱۹۹) تم لوگوں پر سخت گیری نہ کرو در گذر کرو اور زیادہ کھود کُرید اُن کے اخلاق عادات میں نہ کرو اور بھلائی کا حکم کرو اور نادانوں سے منھ پھیرو انکی حماقت کا جواب نہ دو۔

(۲۰۰) بِسَفَهِهِمْ وَاِمَّا فِیْهِ اِدْغَامُ نُوْنِ اِنِ الشَّرْطِیَّةِ
فِیْ مَا الزَّائِدَةِ یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ
اَیْ اِنْ یَصْرِفْكَ عَمَّا اُمِرْتَ بِهٖ صَارِفٌ فَاسْتَعِذْ
بِاللّٰهِ جَوَابُ الشَّرْطِ وَجَوَابُ الْاَمْرِ مَحْذُوْفٌ اَیْ یَدْفَعُهٗ
عَنْكَ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ لِلْقَوْلِ عَلِیْمٌ ○ بِالْفِعْلِ

(۲۰۰) اور اگر شیطان تم کو امر حق سے پھیرنا چاہے تو اللہ سے پناہ مانگو وہ اس کے شر کو تم سے دور کر دے گا۔

بیشک وہ سُننے والا ہے بات کو، جانتا ہے سب کے افعال کو۔

تشریح

(۱۹۶) پیغمبر اور نیک لوگوں کا حامی اللہ ہے | پیغمبروں اور نیک لوگوں کا حامی اور ناصر اور ان کے سر پرست اللہ تعہ ہیں۔ یہ خود ساختہ معبود نہیں ہیں اور اسی نے یہ کتاب قرآن مجید اپنے بندے اور پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے اور جس کا حامی اللہ تعالےٰ ہو پوری دنیا بھی مل کر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

(۱۹۷) اللہ کے مقابلے میں کسی کی کچھ نہیں چلتی | اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں ان کے مقابلے پر کسی کا زور نہیں ہے جن جھوٹے معبودوں پر یہ باطل پرست تکیہ کئے ہوئے ہیں اور ان کے غیظ و غضب سے ڈراتے ہیں ان کا حال تو یہ ہے کہ وہ دوسروں کی مدد تو کیا کرتے خود اپنے آپ کو بھی بچانے کے قابل نہیں ہیں.

(۱۹۸) یہ اندھے بہرے معبود کیسے ہو سکتے ہیں | ان اندھوں بہروں کا حال تو یہ ہے کہ اگر تم ان کو پکارو سُنینگے نہیں بظاہر ایسا لگے گا کہ تمہیں دیکھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں انکو کچھ نظر نہیں آتا انہیں نہ بصارت ہے نہ بصیرت بھلا کونسی بات ہے کہ ان کو معبود مانا جائے۔

(۱۹۹) حماقتوں کے باوجود نرمی کا رویہ | ان حماقتوں اور جہالتوں کے باوجود نبیؐ کو ہدایت کی جارہی ہے کہ تم ان کی جاہلانہ باتوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے ان کو نرمی اور شفقت کے ساتھ سمجھاتے رہو اور اچھی باتیں بتاتے رہو تمہاری ہمدردی اور شفقت کی وجہ سے ایک نہ ایک دن ان کے دل پگھلیں گے اور حق بات کو قبول کریں گے۔

(۲۰۰) اگر کوئی خیال دل میں گذرے بھی تو اللہ کی پناہ مانگو | ان کی حماقتیں اور جہالتیں دیکھ کر اگر کبھی کوئی خیال تمہارے دل میں آئے کہ یہ ماننے والے نہیں ہیں چکنے گھڑے ہیں، ان پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوگا تو فوراً اس خیال کو جھٹک دو اور اللہ کی پناہ مانگو تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنے منصب کے تقاضے کے مطابق نرمی اور محبت سے سمجھاتے رہو اللہ تعالےٰ سب سننے والے اور جاننے والے ہیں ان کو سب کے دلوں کا حال خوب معلوم ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا

إِنَّ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	إِذَا	مَسَّهُمْ	طٰٓئِفٌ	مِّنَ	الشَّيْطٰنِ	تَذَكَّرُوْا
بیشک	جو لوگ	ڈرتے ہیں	جب	انہیں چھوتا ہے (پہنچتا ہے)	کوئی گذرنے والا وسوسہ	سے	شیطان	وہ یاد کرتے ہیں

بیشک جو لوگ (اللہ سے) ڈرتے ہیں جب انہیں پہونچتا ہے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ وہ (اللہ کو) یاد کرتے ہیں

فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ (۲۰۱) وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ

فَإِذَا هُمْ	مُّبْصِرُوْنَ	وَإِخْوَانُهُمْ	يَمُدُّوْنَهُمْ	فِي	الْغَيِّ
تو فوراً وہ	دیکھ لیتے ہیں	اور ان کے بھائی	وہ انہیں کھینچتے ہیں	میں	گمراہی

تو وہ فوراً (راہِ صواب) دیکھ لیتے ہیں۔ اور ان (شیطانوں) کے بھائی انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں

ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ (۲۰۲) وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا

ثُمَّ	لَا يُقْصِرُوْنَ	وَ	إِذَا	لَمْ تَأْتِهِمْ	بِاٰيَةٍ	قَالُوْا	لَوْلَا
پھر	وہ کمی نہیں کرتے	اور	جب	تم نہ لاؤ انکے پاس	کوئی آیت	کہتے ہیں	کیوں نہیں

پھر وہ کمی نہیں کرتے۔ اور جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو وہ کہتے ہیں تو کیوں نہیں

اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَآ أَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى إِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ

اجْتَبَيْتَهَا	قُلْ	إِنَّمَآ	أَتَّبِعُ	مَا يُوْحٰٓى	إِلَيَّ	مِنْ	رَّبِّيْ	هٰذَا	بَصَآئِرُ
اسے گھڑ لیا	کہدیں	صرف	میں پیروی کرتا ہوں	جو وحی کیجاتی ہے	میری طرف	سے	میرا رب	یہ	سوجھ کی باتیں

(خود) گھڑ لیا، کہدیں میں تو صرف اسکی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔ یہ (قرآن) سوجھ کی باتیں

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۲۰۳)

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَهُدًى	وَّرَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ	
سے	تمہارا رب	اور ہدایت	اور رحمت	لوگوں کیلئے	ایمان رکھتے ہیں	

میں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت ورحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

(۲۰۱) إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ
أَصَابَهُمْ طَيْفٌ وَفِيْ قِرَاءَةٍ
طَائِفٌ أَيْ شَيْءٌ أَلَمَّ بِهِمْ
مِنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا
عِقَابَ اللّٰهِ وَثَوَابَهُ

(۲۰۱) بیشک جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں جب انکو کچھ اثر
شیطانی پہنچتا ہے تو وہ اللہ کے عذاب اور
ثواب یاد کرتے ہیں۔

فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ الحق
من غیرہ فنیرجعون

۲۰۲ وَاِخْوَانُهُمْ ای اخوان الشیاطین
من الکفار يَمُدُّوْنَهُمْ الشیاطین
فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝
یکفون عنہ بالتبصر
کما یبصر المتقون

۲۰۳ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ ای اھل مکۃ
بِاٰيَةٍ مما اقترحوہ قَالُوْا
لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا انشاتھا
من قبل نفسك قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ
رَّبِّيْ لیس لی ان اتی من
عند نفسی بشیء هٰذَا القرآن
بَصَآئِرُ حجج مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى
وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

پس وہ دوسروں سے زیادہ امر حق کے دیکھنے والے ہو جاتے ہیں اسلئے اس خیال اور وسوسۂ شیطانی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

۲۰۲ اور وہ جو بھائی شیطانوں کے ہیں یعنی کافر شیطان ان کی گمراہی زیادہ بڑھاتے ہیں پھر وہ کافر بے راہی سے باز نہیں آتے اور راہِ حق کو دیکھ کر وسوسۂ شیطانی اور خیال بد سے نہیں رکتے۔ جیسا کہ متقی آدمی امر حق کو دیکھ کر اثر شیطانی سے محفوظ رہتے تھے۔

۲۰۳ اور جب تم ان کے پاس کوئی نشانی ان کی مطلوبہ نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں کہ کیوں نہ بنا لیا تو نے اس کو اپنے جی سے۔
ان سے کہدو بات یہ ہے کہ میں اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی آئی میں اپنے جی سے کوئی چیز بنا کر بیان نہیں کر سکتا یہ قرآن تمہارے رب کی حجتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔

تشریح

۲۰۱ نیک لوگوں کا طریق ہمیشہ یہی رہا ہے | جو راست باز اور نیک لوگ ہیں ان کا طریق ہمیشہ یہی رہا ہے کہ وہ نیکی راستے پر چلتے رہتے ہیں اور دوسروں کو چلنے کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں اور اگر کبھی شیطان کے اثر سے کوئی بُرا خیال ان کو چھو بھی جاتا ہے اور مایوسی ہونے لگتی ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ان کو صاف نظر آجاتا ہے کہ نیک لوگوں کا صحیح طریقہ کیا ہے کہ وہ بروں کی برائی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۲۰۲ شیطان کے بھائی بند کجروی کی طرف بڑھتے جاتے ہیں | اللہ کی طرف بلانے والے داعیٔ حق متقی اور پرہیزگار آدمی کی یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ نرم طبیعت متحمل و بردبار اور عالی ظرف ہوتا ہے اگر اس کی طبیعت میں بشریت کی وجہ سے کبھی کوئی اشتعال پیدا بھی ہوتا ہے تو وہ فوراً سنبھل جاتا ہے اور سخت کلامی اور بہتان تراشی کے مقابلے میں ٹھنڈے مزاج سے کام لیتا ہے اور یہی اس کی دعوت کی کامیابی کا راز ہے لیکن جن لوگوں کا تعلق شیطان کے ساتھ بھائی چارے کا سا ہے وہ جذبات سے مغلوب ہو کر غلط راستے پر چل پڑتے ہیں اور پھر شیطان انھیں جہاں چاہتا ہے کھینچ لے جاتا ہے اور پھر برائی کے مقابلے میں برائی اور مکاریوں کے مقابلے میں مکاری کا کاروبار چل پڑتا ہے۔

۲۰۳ پیغمبر کا کام روشنی دکھانا ہے | پیغمبر کا کام یہ نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کی فرمائش پر معجزے دکھاتا پھرے یا اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر پیش کر دے اس کا کام یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اس پر ہدایت نازل فرمائیں اس ہدایت کی روشنی لوگوں کے سامنے رکھ دے اور لوگوں کو دعوت دے کہ اس ہدایت اور رحمت کے پیغام کو قبول کریں وہ خود بھی اسی کی پیروی کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اسی کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نبی بناتے ہیں تو وہ نبی بنتا ہے اور اس منصب پر اس کا تقرر اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ ہوتا ہے تو اسکے ذریعے سے کسی معجزے کا اظہار ہوتا ہے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	وَاَنْصِتُوْا	لَهٗ	فَاسْتَمِعُوْا	الْقُرْاٰنُ	قُرِئَ	وَاِذَا
تاکہ تم پر	اور چپ رہو	اسکو	تو سُنو	قرآن	پڑھا جائے	اور جب

اور جب قرآن پڑھا جائے تو (پوری توجہ سے) سُنو اس کو اور چُپ رہو تاکہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ

الْجَهْرِ	وَّدُوْنَ	وَّخِيْفَةً	تَضَرُّعًا	نَفْسِكَ	فِيْ	رَّبَّكَ	وَاذْكُرْ	تُرْحَمُوْنَ
بلند	اور بغیر	اور ڈرتے ہوئے	عاجزی سے	اپنا دل	میں	اپنا رب	اور یاد کرو	رحم کیا جائے

رحم کیا جائے اور اپنے رب کو یاد کرو اپنے دل میں عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے اور بغیر

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اِنَّ	الْغٰفِلِيْنَ	مِّنَ	وَلَا تَكُنْ	وَالْاٰصَالِ	بِالْغُدُوِّ	الْقَوْلِ	مِنَ
جو لوگ	بیشک	بے خبر (جمع)	سے	اور نہ ہو	اور شام	صبح	آواز	سے

بلند آواز کے صبح اور شام اور بے خبروں سے نہ ہو بیشک جو لوگ

عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة ع ۲۴/۱۸/۱۴

يَسْجُدُوْنَ	وَلَهٗ	وَيُسَبِّحُوْنَهٗ	عِبَادَتِهٖ	عَنْ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ	رَبِّكَ	عِنْدَ
سجدہ کرتے ہیں	اور اسی کو	اور اسکی تسبیح کرتے ہیں	اسکی عبادت	سے	تکبر نہیں کرتے	تیرا رب	نزدیک

تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اسکی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا عَنِ الْكَلَامِ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ نَزَلَتْ فِيْ تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ وَعَبَّرَ عَنْهَا بِالْقُرْاٰنِ لِاشْتِمَالِهَا عَلَيْهِ وَقِيْلَ فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ مُطْلَقًا

﴿۲۰۴﴾ اور چاہیئے کہ جب قرآن پڑھا جائے تم کان لگا کر اس کو سنو اور خاموش رہو بات نہ کرو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت ہو (یہ آیت خطبہ میں کلام نہ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی اور خطبہ کو قرآن کہا گیا کہ خطبہ میں قرآن بھی ہوتا ہے اور بعض نے کہا کہ مطلقاً قرآن پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی۔

﴿۲۰۵﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ اَيْ سِرًّا تَضَرُّعًا تَذَلُّلًا وَّخِيْفَةً خَوْفًا مِّنْهُ وَفَوْقَ السِّرِّ دُوْنَ

﴿۲۰۵﴾ اور اپنے رب کو پوشیدہ جی میں عاجزی اور ذلت سے یاد کرو، اس سے ڈر کر اور آہستہ اور پکار کر پڑھنے کے درمیان درمیان ذکر کر صبح اور شام

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ أَيْ قَصْدًا بَيْنَهُمَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ أَوَائِلَ النَّهَارِ وَأَوَاخِرَهُ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

اور اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو۔

(۲۰۶) إِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ أَيِ الْمَلٰئِكَةُ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ يُنَزِّهُوْنَهٗ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِهٖ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝ أَيْ يَخُصُّوْنَهٗ بِالْخُضُوْعِ وَالْعِبَادَةِ فَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ۔

(۲۰۶) بیشک جو فرشتے تیرے رب کے پاس ہیں وہ اسکی پرستش سے بڑائی نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ان چیزوں سے جو اس کی شان کے لائق نہیں اور خاص اسی کی پرستش کرتے ہیں اور اسی کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں پس تم بھی انہیں جیسے ہوجاؤ

تشریح

(۲۰۴) **ہدایت چاہتے ہو تو اللہ کے کلام پر توجہ دو** اس لئے اگر تم واقعی راہِ ہدایت کے طالب ہو تو جب تمہارے سامنے اللہ کا قرآن پڑھا جائے تو خاموشی کے ساتھ پورے دھیان اور توجہ کے ساتھ اس کو سنو اور غور کرو کہ اللہ تعالیٰ تم سے کیا فرما رہے ہیں۔ اس طرح امید ہے کہ تم پر اللہ کی رحمت ہوگی اور تم ہدایت کا راستہ پالو گے۔ قرآن مجید کو توجہ سے سننے کی یہ بات نماز باجماعت کے موقعہ پر بھی ہے کہ اس طرح قرآن پاک کے سننے کی طرف پورا دھیان رہتا ہے۔

(۲۰۵) **دیکھو غافل نہ ہوجانا** انسان یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رب ہیں اور وہ اللہ کا بندہ ہے اور اسے دنیا میں امتحان و آزمائش کے لئے بھیجا گیا ہے اور دنیا کی زندگی کے ختم ہوجانے پر اسے اپنے رب کے سامنے پیش ہوکر دنیا میں کئے ہوئے اپنے اعمال کا حساب کتاب دینا ہوگا اس غفلت کو دور کرنے کے لئے اسے نمازوں کی پابندی کرنی چاہیئے اور خوف وزاری کے ساتھ آہستہ آہستہ اور زبان سے بھی اللہ کو یاد کرتے رہنا چاہیئے تاکہ اس کا کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے غافل نہ گذرے۔

(۲۰۶) **راہ راست پر چلنے والے اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں** جو شخص سیدھے راستے پر چلنے والا ہو اور دنیا کو اسی سیدھے راستے پر چلانے والا ہو ان کا طریقہ یہی ہے کہ وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آکر اس کی عبادت سے غافل نہیں ہوئے اس کی تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ انسان کے علاوہ وہ فرشتے بھی جو اللہ کے حضور میں قرب کا مقام رکھتے ہیں وہ بھی اسی طرح ہمہ وقت اللہ کی تسبیح وعبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اس آیت کی تلاوت کے موقع پر عملاً بھی سجدہ کرنے کا حکم ہے تاکہ عمل سے بھی ثابت ہوجائے کہ وہ خدا کی عبادت سے منہ موڑنے والا نہیں ہے۔

سُورَۃُ الانفال

ترتیبِ تلاوت ــــــــ ۸	ترتیب نزول ــــــــ ۸۸
مکی / مدنی ــــــــ مدنی	تعدادرکوعات ــــــــ ۱۰
تعدادآیات ــــــــ ۷۵	تعداد الفاظ ــــــــ ۱۲۵۴
تعدادِ حروف ــــــــ ۵۲۲۲	

نام اس سورت کا نام انفال ہے۔ انفال نفل کی جمع ہے۔ نفل عربی زبان میں اس چیز کو کہتے ہیں جو واجب یا حق سے زائد ہو۔ جب یہ زائد چیز کسی بندے کی طرف سے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ رضا کارانہ خدمت جو بندہ اپنے آقا کے لئے اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہے۔

اور جب زائد چیز آقا اور مالک کی طرف سے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب آقا اپنے خادم کو خوش ہو کر اس کو بطور عطیہ اور انعام اس کے حق سے زیادہ دیتا ہے۔

ان معنیٰ کی روشنی میں مطلب یہ ہوا کہ جنگ کے بعد جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ بطور انعام کے ہے نہ کہ حق خدمت کے طور پر۔ کیونکہ جنگ سے تمہارا مقصد نہ مالِ غنیمت ہے اور نہ کشور کشائی بلکہ اس کا مقصد ہے کہ امر حق غالب ہو جائے۔

پس منظر اور خلاصۂ مضامین یہ سورۃ غزوۂ بدر کے بعد ۲ھ میں نازل ہوئی اور اصل میں یہ حق و باطل کے پہلے معرکے پر قرآن مجید کا ایک تبصرہ اور جائزہ ہے۔

غزوۂ بدر سے پہلے کی صورتِ حال یہ تھی کہ اگرچہ اسلام کی دعوت گھر گھر اور مکہ مکرمہ کے قریب کے علاقوں بلکہ سارے ملک میں پھیل چکی تھی اور اس دعوت کی پشت پر نبی ﷺ کی بلند سیرت اور اٹل قوتِ ارادی تھی جو ساری مخالفتوں کا مقابلہ پورے عزم و ہمت کے ساتھ کر رہی تھی۔ لیکن ابھی تک یہ دعوت کسی ایک جگہ میں جمع ہو کر مضبوطی کے ساتھ جڑ نہیں پکڑ سکی تھی بلکہ اس کے اثرات منتشر تھے

اور اس کی قوت بکھری ہوئی تھی۔ اس کے لئے اس اجتماعی قوت کی ضرورت تھی جو پرانے جمے ہوئے جاہلیت کے نظام سے ٹکر لے سکے۔ بیعتِ عقبہ کی صورت میں آخر وہ صورت سامنے آگئی جس کا اس دعوت کو انتظار تھا اور مدینے کے لوگ اس کے لئے آمادہ ہو گئے کہ نبی ؐ اللہ کے پیغمبر اور ایک فرماں روا، کی حیثیت سے مدینہ تشریف لائیں۔ نبوت کے بارہویں سال حج کے موقعہ پر ۷۵ آدمیوں کا ایک وفد جب رات کی تاریکی میں نبی ؐ سے بیعت کر رہا تھا تو بیعت کرنے والوں کو خوب معلوم تھا کہ وہ کس چیز کے لئے بیعت کر رہے ہیں یہ ایک بڑا انقلابی موقعہ تھا۔ جب اس معاملے کی بھنک مکے کے لوگوں کو لگی تو ان میں ہل چل مچ گئی اور انہوں نے آنے والے خطرے کو بھانپ کر اسکو روکنے کی آخری حد تک کوشش کی کیونکہ مدینہ دراصل قریش کے تجارتی شاہ راہ کی شہ رگ تھی۔ مکے کی ساری معیشت کا مدار اس تجارت پر تھا جس کا راستہ مدینے سے ہو کر گذرتا تھا۔ مدینے کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف اہل مکہ کی تجارت جو اس شاہراہ کے بل پر چل رہی تھی اس کا اوسط ڈھائی لاکھ اشرفی سالانہ تک پہونچتا تھا۔ بہر حال مسلمانوں کو موقع مل گیا کہ وہ مدینہ کے مسلمانوں سے مل کر ایک منظم اسلامی معاشرہ بنالیں۔ مدینہ نے اپنے آپ کو مدینۃ الاسلام کی حیثیت سے پیش کیا اور نبی ؐ نے اس کو آگے بڑھ کر قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ ؓ کے الفاظ میں مدینہ کو قرآن نے فتح کیا۔ نبی ؐ نے مدینہ پہونچ کر آس پاس کی یہودی آبادیوں سے معاملہ طے کرنے کے بعد سب سے پہلے اسی شاہراہ کے مسئلہ پر توجہ دی۔

شعبان ۲ھ (فروری یا مارچ ۶۲۳ء) کی بات ہے کہ قریش کا ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ جس میں تقریباً پچاس ہزار اشرفی کا مال تھا اور اسکے ساتھ تیس ۳۰ چالیس ۴۰ سے زیادہ محافظ تھے۔ ابو سفیان کی قیادت میں شام سے مکے کی طرف لوٹتے ہوئے اس علاقے میں پہنچا جو مدینے کی زد میں تھا ابو سفیان نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے ایک آدمی کو مکے کی طرف دوڑایا کہ وہ وہاں سے مدد لے کر آئے۔ جس پر تقریباً ایک ہزار مردانِ جنگ کا لشکر پوری شان وشوکت کے ساتھ لڑنے کے لئے مکے سے نکل پڑا۔ ان کے سامنے صرف اتنی ہی بات نہ تھی کہ وہ اپنے تجارتی قافلے کو صحیح سالم بچا کر نکال لے جائیں بلکہ وہ اس ارادے سے نکلے تھے کہ اس آئے دن کے جھگڑے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔

اب ایک طرف تجارتی قافلہ تھا اور دوسری طرف جنگ کا یہ لشکر تھا مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ سب ملا کر بمشکل تین سو آدمی تھے اور سامان جنگ کے نام سے کوئی بڑی تیاری نہ تھی اسوقت میں اسلامی لشکر کی کامیابی اور باطل کی ہزیمت اللہ کی مدد کے سوا کچھ نہ تھی۔ یہ تھا وہ پس منظر اور حالات کا ایک مختصر سا جائزہ جس میں غزوۂ بدر کے نام سے پہلی باقاعدہ جنگ جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ ۱۳ مارچ ۶۲۴ء، حق و باطل کے درمیان ہوئی۔ حق سرخرو ہوا اور باطل سرنگوں۔

○ سورۂ انفال میں جنگ اور جنگ کے بعد جملہ حالات کا جائزہ لیا گیا ہے اور اہل اسلام کو آگاہ کیا گیا ہے کہ مال غنیمت تمہارے لئے کوئی بڑی چیز نہیں ہے اصل چیز وہ تقویٰ اور نیکی ہے اور اس نظام عدل کا قیام ہے کہ جس میں دین و دنیا کی فلاح کا راز پوشیدہ ہے ـــــ اس میں اللہ کی تائید اور نصرت کا بھی ذکر ہے اور یہ بھی کہ مومن کی شان اللہ اور رسول کی وفاداری ہے، حمیت حق ہے ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھانا ہے۔ صبر و تحمل، اللہ پر اعتماد، اللہ کی قدرت پر بھروسہ یہ وہ ہتھیار ہیں جن سے ایک سچے مسلمان کو لیس ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں فرعون اور آل فرعون کی غرقابی کا بھی ذکر کیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ظاہری طاقت ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اصل طاقت ایمان کی طاقت ہے۔ اس سورت میں مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت و بھائی چارے کا بھی بیان ہے اور یہ بھی کہ باہمی اتحاد سب سے بڑی طاقت ہے۔

آیاتہا ۷۵	۸	سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّۃٌ	۸۸	رُکُوْعَاتُہَا ۱۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا

یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَنْفَالِ	قُلِ	الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ	وَالرَّسُوْلِ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَصْلِحُوْا
آپ سے پوچھتے ہیں	سے (بارے میں)	غنیمت	کہدیں	غنیمت	اللہ کیلئے	اور رسول	پس ڈرو	اللہ	اور درست کرو

آپ سے غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہدیں غنیمت اللہ اور رسولؐ کے لیۓ ہے، پس اللہ سے ڈرو اور درست کرو

ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

ذَاتَ	بَیْنِكُمْ	وَاَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ	اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ
اپنے تئیں	آپس میں	اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول	اگر	تم ہو	مومن (جمع)	درحقیقت	مومن (جمع)

آپس میں (تعلقات) اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ درحقیقت مومن وہ

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ

الَّذِیْنَ	اِذَا	ذُكِرَ + اللّٰهُ	وَجِلَتْ	قُلُوْبُهُمْ	وَاِذَا	تُلِیَتْ	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُهٗ
وہ لوگ	جب	ذکر کیا جائے اللہ	ڈر جائیں	انکے دل	اور جب	پڑھی جائیں	ان پر	آیات

لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور ان پر (انکے سامنے) انکی آیتیں پڑھی جائیں تو وہ (آیات)

زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ② ۚ صلے

زَادَتْهُمْ	اِیْمَانًا	وَّعَلٰى	رَبِّهِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ
وہ زیادہ کریں	ایمان	اور پر	اپنے رب	بھروسہ کرتے ہیں

ان کا ایمان زیادہ کریں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّۃٌ اَوْ اِلَّا وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الْاٰیٰتِ السَّبْعَ فَمَكِّیَّۃٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ اَوْ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰیَۃً

سورۃ الانفال مدنی ہے۔ یا وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سے سات آیتوں تک مکی ہیں باقی سب مدنی ہیں اس سورت میں پچھتر یا چھہتر یا ستتر آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ لَمَّا اخْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ غَنَائِمِ بَدْرٍ فَقَالَ الشُّبَّانُ هِیَ لَنَا لِاَنَّا بَاشَرْنَا الْقِتَالَ وَقَالَ الشُّیُوْخُ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ تَحْتَ الرَّایَاتِ وَلَوِ انْكَشَفْتُمْ لَفِئْتُمْ اِلَیْنَا فَلَا تَسْتَاْثِرُوْا بِهَا نَزَلَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وجہ نازل ہونے ان آیتوں کی یہ ہے کہ بدر کی غنیمتوں میں مسلمانوں نے اختلاف کیا۔ جوان لوگوں نے کہا کہ ہمکو ملنی چاہیۓ کہ لڑائی کرنے والے ہم ہی تھے بوڑھوں نے کہا کہ ہم جھنڈوں کے نیچے تمہاری مدد کے لئے تھے اور اگر تم بھاگ نکلتے تو ہماری طرف رجوع کرتے پس یہ نہ ہوگا کہ تم ہی کو ملے

① یَسْـَٔلُوْنَكَ یَا مُحَمَّدُ عَنِ الْاَنْفَالِ الْغَنَائِمِ لِمَنْ

① یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الخ یہ لوگ تم سے اے محمدؐ غنیمتوں کا حال

هِیَ قُلِ لَهُمُ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ يَجْعَلَانِهَا حَيْثُ شَاءَا فَقَسَمَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَلَى السَّوَاءِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ای حَقِيْقَةَ مَا بَيْنَكُمْ بِالْمَوَدَّةِ وَتَرْكِ النِّزَاعِ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ حَقًّا

پوچھتے ہیں کہ کس کو ملنی چاہیئے ان سے کہدو کہ غنیمتیں اللہ اور اس کے پیغمبر کی ملک ہیں وہ جس کو چاہیں دیویں۔ پس آپ نے سب کو برابر برابر تقسیم کردیں اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں روایت کی۔ سو ڈرو اللہ سے اور باہم محبت اور دوستی رکھو جھگڑا نہ کرو اپنی حالتوں کو سنوارو اور اللہ اور اس کے پیغمبر کی فرماں برداری کرو اگر تم سچے مسلمان ہو۔

(۲) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اَلْكَامِلُوْنَ الْاِيْمَانَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ اَیْ وَعِيْدُهٗ وَجِلَتْ خَافَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا تَصْدِيْقًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ بِهٖ يَثِقُوْنَ لَا بِغَيْرِهٖ

(۲) مسلمان کامل ایمان والے وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کے وعدہ وعید کا ذکر ہوتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے روبرو اللہ کے حکم پڑھے جاتے ہیں تو ان کے ایمان قوی ہوتے ہیں اور تصدیق زیادہ ہوتی ہے اور وہ لوگ اپنے اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں کسی اور پر نہیں کرتے۔

تشریح

(۱) **مالِ جنگ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے** | غزوۂ بدر کے واقعات پر تبصرے کی تمہید میں انفال کا لفظ استعمال کرکے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ کا بخشا ہوا انعام ہے ایک بڑی اخلاقی اصلاح کی گئی ہے۔ دراصل اسلام میں جنگ کا تصور سب سے الگ ہے جنگ نہ تو مادی فائدوں کے لئے ہے اور نہ ملک گیری کے لئے بلکہ جنگ کا مقصد اس زور اور قوت کو توڑنا ہے کہ جس کے بغیر فکری آزادی کا باقی رہنا ممکن نہیں ہے۔ کوئی اسلام قبول کرے یا نہ کرے یہ اس کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے لیکن اگر وہ دین حق میں آنا چاہتا ہے تو کوئی طاقت اس کی فکری آزادی کو روکنے والی نہ ہو اسلئے جنگ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے نہیں ہے بلکہ ان رکاوٹوں کو دُور کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کی آزادی پر پہرے بٹھاتے ہیں کیونکہ یہ جنگ کا پہلا موقعہ تھا اور ابھی پرانے تصورات سے یہ لوگ باہر نہیں آسکے تھے جس میں جو ہاتھ لگ جائے وہ اسی کا حصہ ہوتا ہے اسلئے اس کی اصلاح کے لئے ارشاد ہوا کہ جنگ کے نتیجے میں جو کچھ مال ملا ہے اس کے تم مالک نہیں ہو یہ مال اللہ اور اس کے رسول کا ہے تم اللہ سے ڈرو اس کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور باہمی تعلقات کو درست رکھو۔ اخوت و اتحاد کو ختم کرنے والی کسی چیز کو اپنے اندر نہ آنے دو تمہارے ایمان کا تقاضہ یہی ہے۔

(۲) **مومنین کی صفات** | سچے مومنین کی شان یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا حکم بیان کیا جاتا ہے تو اُن کے سر فرماں برداری کے لئے جُھک جاتے ہیں۔ اللہ کے کلام کی عظمت سے ان کے دل لرز جاتے ہیں۔ اللہ کی آیتیں سُنکر اُن کے ایمان میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے وہ اپنے پرانے تصورات اور غلط نظریات سے دست بردار ہوکر اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے سرشار ہوتے ہیں اور ان کی باتیں ماننے کے لئے ہمہ تن تیار رہتے ہیں اور ان کا بھروسہ اپنے رب پر ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے مال و متاع پر۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَمِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ
وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور اس سے جو	ہم نے انھیں دیا	وہ خرچ کرتے ہیں

وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں، اور جو ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

أُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ
یہی لوگ	وہ	مومن (جمع)	سچے	ان کیلئے	درجے	پاس	ان کا رب

یہی لوگ سچے مومن ہیں اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس درجے ہیں

وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ

وَمَغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ	كَرِيْمٌ	كَمَآ	أَخْرَجَكَ	رَبُّكَ
اور بخشش	اور	رزق	عزت والا	جیسا کہ	آپ کو نکالا	آپ کا رب

اور بخشش اور رزق عزت والا۔ جیسا کہ آپ کو آپ کے رب نے آپ کے

مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵

مِنْ	بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ	وَإِنَّ	فَرِيْقًا	مِّنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	لَكٰرِهُوْنَ
سے	آپ کا گھر	حق کے ساتھ	اور بیشک	ایک جماعت	سے (کا)	اہل ایمان	ناخوش

گھر سے حق (درست تدبیر) کے ساتھ نکالا اور بیشک اہل ایمان کی ایک جماعت ناخوش تھی

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ

يُجَادِلُوْنَكَ	فِي	الْحَقِّ	بَعْدَ	مَا	تَبَيَّنَ	كَأَنَّمَا	يُسَاقُوْنَ
وہ آپ سے جھگڑتے تھے	میں	حق	بعد	جبکہ	وہ ظاہر ہو چکا	گویا کہ وہ	ہانکے جا رہے ہیں

وہ آپ سے حق میں جھگڑتے تھے جبکہ وہ ظاہر ہو چکا، گویا کہ وہ ہانکے جا رہے ہیں

إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶

إِلَى	الْمَوْتِ	وَهُمْ	يَنْظُرُوْنَ
طرف	موت	اور وہ	دیکھ رہے ہیں۔

موت کی طرف اور وہ (اُسے) دیکھ رہے ہیں۔

۳ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ يَأْتُونَ بِهَا بِحُقُوقِهَا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ أَعْطَيْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ○ فِي طَاعَةِ اللهِ

۳ وہ لوگ جو نماز کو پوری طرح اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اسمیں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

۴ أُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوفُونَ بِمَا ذُكِرَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط صِدْقًا بِلَا شَكٍّ لَهُمْ دَرَجٰتٌ مَنَازِلُ فِي الْجَنَّةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○ فِي الْجَنَّةِ

۴ جن کا حال ذکر ہوا بلا شک یہی ہیں سچے مسلمان انکے لئے جنت میں بڑے بڑے مرتبے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش اور اچھی روزی جنت میں۔

۵ كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ط مُتَعَلِّقٌ بِأَخْرَجَ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكٰرِهُونَ ○ الْخُرُوجَ وَالْجُمْلَةُ حَالٌ مِنْ كَافِ أَخْرَجَكَ وَكَمَا خَبَرُ مُبْتَدَأٍ مَحْذُوفٍ أَيْ هٰذِهِ الْحَالُ فِي كَرَاهَتِهِمْ لَهَا مِثْلُ إِخْرَاجِكَ فِي حَالِ كَرَاهَتِهِمْ وَقَدْ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ قَدِمَ بِعِيرٍ مِنَ الشَّامِ فَخَرَجَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِيَغْنَمُوهَا فَعَلِمَتْ قُرَيْشٌ فَخَرَجَ أَبُو جَهْلٍ وَمُقَاتِلُوا مَكَّةَ لِيَذُبُّوا عَنْهَا وَهُمُ النَّفِيرُ وَأَخَذَ أَبُو سُفْيَانَ بِالْعِيرِ طَرِيقَ السَّاحِلِ فَنَجَتْ فَقِيلَ لِأَبِي جَهْلٍ ارْجِعْ فَأَبٰى وَسَارَ إِلٰى بَدْرٍ

۵ یہ تقسیم غنیمت ان کو ایسی بری معلوم ہوتی ہے جیسے تمہارا لڑائی کے لئے نکلنا حالانکہ تم کو تمہارے رب نے ساتھ حق کے گھر سے نکالا اور ایک جماعت مسلمانوں کی اس کو بُرا سمجھتی تھی تو جیسے یہ تمہارا نکالنا لڑائی کے لئے انکو برا معلوم ہوتا تھا حالانکہ اس میں بہتری تھی ایسے ہی تقسیم غنیمت جو اُن کو بری معلوم ہوتی ہے اس میں بہتری ہے۔

قصہ اس نکالنے کا اس طرح ہے کہ ابو سفیان چند سوداگروں کا قافلہ ساتھ لیکر شام کی طرف سے واپس آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اس کے لوٹنے کو نکلے اس کی خبر مکہ میں قریش کو ہو گئی سو اُن کی اعانت کے لئے ابو جہل اور مکہ کے لڑنے والے نکلے کہ ابو سفیان کے قافلے کو بچاویں یہ لوگ جو مکہ سے آئے ان کا نام نفیر رکھا گیا اور ابو سفیان قافلہ تجارت کو لے کر دریا کے کنارے کنارے ہو لیا اس لئے وہ بچ گیا پس ابو جہل کو اس کے لوگوں نے کہا کہ واپس چل پر اس نے نہ مانا اور بدر کی طرف چلا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

فشاور صلی اللہ علیہ وسلم
اصحابہ وقال ان اللہ وعدنی
احدی الطائفتین نوافقوہ
علیٰ قتال النفیر وکرہ بعضھم
ذلک وقالوا لم نستعد
لہ کما قال تعالیٰ

(۶) یُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ الْقِتَالِ
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ ظَهَرَ لَهُمْ
كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ إِلَى
الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ○ إِلَيْهِ
عَيَانًا فِيْ كَرَاهَتِهِمْ لَهُ

اصحابؓ سے مشورہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ دونوں جماعتوں میں سے کسی ایک پر ہم فتح پاویں گے۔ سو صحابہ نے آپ کی رائے سے اتفاق کیا اور نفیر کی لڑائی پر آمادہ ہو گئے اور بعض صحابہ کو یہ دشوار معلوم ہوا وہ کہنے لگے کہ ہم ان کے مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوئے تھے ہم تو صرف سوداگروں کو لوٹنے آئے تھے جیسا کہ اللہ نے فرمایا۔

(۶) مسلمانوں کی ایک جماعت تم سے لڑائی کے بارے میں جھگڑتی ہے بعد اس کے کہ ان کو حق ظاہر ہوا۔ یہ لوگ لڑنے کو ایسا بُرا سمجھتے ہیں کہ گویا موت کی طرف کھلم کھلا کھینچ کر لے جائے جاتے ہیں یعنی ایسا برا سمجھتے ہیں گویا موت کو دیکھ رہے ہیں۔

تشریح

(۳) مومنین کی صفت نماز اور انفاق | مومنین کی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں یعنی اس فریضے کا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ خشوع و خضوع کے ساتھ اس کو ادا کرتے ہیں اور اللہ کی یہ عظیم الشان عبادت ان کی زندگی کا محور اور مرکز ہوتی ہے نہ کہ ایک ضمیمہ۔ اس جانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت کے لئے بھی وہ آمادہ رہتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کو خوشی خوشی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔ نہ ان میں کاہلی اور سستی ہوتی ہے نہ تنگ دلی۔

(۴) بلند درجات کامل ایمان والوں کے لئے ہیں | ایسے کامل ایمان والے جو جانی مالی ہر طرح کی عبادت کے لئے مستعد ہیں وہی صحیح معنیٰ میں مومن ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کی طرف سے بلند درجات ہیں اور اگر ان سے کوئی کوتاہی ہو بھی جائے تو اُن کے جذبۂ اطاعت کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ درگذر بھی فرماتے ہیں اور ان کو پاکیزہ رزق عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ بندے کی خدمات جس اجر کی مستحق ہوتی ہے اُس سے کچھ زیادہ ہی اپنے فضل سے عطا فرماتے ہیں۔

(۵) خطرات سے گھبرانا نہیں چاہیئے | مومن کا کام یہ ہے کہ وہ حق کے راستے میں پیش آنے والے خطرات سے ہرگز نہ گھبرائے۔ بس اس کے پیش نظر ایک بات ہی ہونی چاہیئے کہ اس کے اللہ اور رسول کا حکم کیا ہے۔ تعمیل حکم کا نتیجہ ان کے حق میں بہتر ہی ہوگا۔ جس طرح جب اللہ کے رسول بجائے تجارتی قافلے کے اُس لشکر سے مقابلے کے لئے نکلے جو مکے سے لڑنے کے لئے نکلا تھا اور غزوۂ بدر میں باوجود تعداد اور وسائل کی کمی کے نتیجہ مومنین کے حق میں رہا اسی طرح اگر مالِ غنیمت کے معاملہ کو بھی بجائے آپس میں دست و گریباں ہونے کے اللہ اور اسکے رسول پر چھوڑ دینگے تو انکے حق میں بہتر ہوگا

(۶) لوگ جسکو موت سمجھتے تھے وہ زندگی تھی | جب غزوۂ بدر کے لئے گھروں سے نکلے تو ان کا حال یہ تھا کہ جیسے انہیں موت کی طرف ہنکایا جا رہا ہو اور موت ان کی آنکھوں کے سامنے ہو اور وہ اس معاملے میں اے پیغمبر تمہارے ساتھ بحث و مباحثہ کر رہے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ لشکر کا مقابلہ کرنے کے بجائے تجارتی قافلہ کا رُخ کریں۔ اس وقت بھی کچھ ایسی ہی صورت حال پیش آئی تھی جو اِس وقت مالِ غنیمت کے معاملے میں پیش آرہی ہے۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

وَاِذْ	يَعِدُكُمُ	اللّٰهُ	اِحْدَى	الطَّآئِفَتَيْنِ	اَنَّهَا	لَكُمْ	وَتَوَدُّوْنَ
اور جب	تمہیں وعدہ دیتا تھا	اللہ	ایک کا	دو گروہ	گروہ	تمہارے لئے	اور چاہتے تھے

اور (یاد کرو) اللہ تمہیں وعدہ دیتا تھا کہ (ابوجہل اور ابوسفیان کے) دو گروہ میں سے ایک تمہارے لئے اور تم چاہتے تھے

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ

اَنَّ	غَيْرَ	ذَاتِ + الشَّوْكَةِ	تَكُوْنُ	لَكُمْ	وَيُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّحِقَّ
کہ	بغیر	کانٹے والا	ہو	تمہارے لئے	اور چاہتا تھا	اللہ	کہ	ثابت کردے

کہ (جس میں) کانٹا نہ لگے تمہارے لئے ہو اور اللہ چاہتا تھا کہ ثابت کردے

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷

الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَيَقْطَعَ	دَابِرَ	الْكٰفِرِيْنَ	
حق	اپنے کلمات سے	اور کاٹ دے	جڑ	کافر (جمع)	

حق اپنے کلمات سے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

(۷) وَاذْكُرْ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَلْعِيْرَ اَوِ النَّفِيْرَ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ تُرِيْدُوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ اَىِ الْبَاْسِ وَالسِّلَاحِ وَهِىَ الْعِيْرُ تَكُوْنُ لَكُمْ لِقِلَّةِ عُدَدِهَا وَعَدَدِهَا بِخِلَافِ النَّفِيْرِ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ يُظْهِرَ بِكَلِمٰتِهٖ السَّابِقَةِ بِظُهُوْرِ الْاِسْلَامِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اٰخِرَهُمْ بِالْاِسْتِئْصَالِ فَاَمَرَكُمْ بِقِتَالِ النَّفِيْرِ

(۷) اور یاد کرو جبکہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا کہ دونوں جماعتوں نفیر اور عیر میں سے ایک تم کو ملے گی اور تم اس پر فتح پاؤ گے اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہارا مقابلہ اور جنگ وجدال اس جماعت سے ہو جو صاحب الباس اور ہتھیار نہیں یعنی قافلہ تُجّار، عیر سے جو ابوسفیان کے ہمراہ آیا تھا کہ ان کے پاس ہتھیار و سامانِ جنگ بھی کم تھا اور ان کی مقدار بھی کم تھی بخلاف نفیر کے کہ وہ مسلح باسامان تھے اور گنتی میں بھی زیادہ تھے۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ حق کو ظاہر کرے موافق اپنے وعدے کے جو اُن سے پہلے سے فرمایا کہ اسلام کو غلبہ ہوگا اور اللہ چاہتا ہے کہ کافروں کی بیخ کنی کردے سو ان کو حکم کیا نفیر سے لڑنے کا۔

تشریح

(۷) اللہ تعالیٰ حق کو غالب کرنا چاہتے ہیں | اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی ہوتی ہے کہ باطل پر حق کا غلبہ ہو مگر اس کے لئے خود انسان کو بھی جدوجہد کرنی ہوتی ہے اور قربانی دینی ہوتی ہے۔ غزوۂ بدر کے موقعہ پر صورت حال یہ تھی کہ ایک طرف بیش قیمت تجارتی قافلے کا سامان تھا دوسری طرف لشکر جرار تھا اللہ تعالیٰ کا وعدہ یہ تھا کہ دونوں میں سے ایک تمہیں ملے گا۔ تم یہ چاہتے تھے کہ قافلے کا رُخ کیا جائے جس کے ساتھ گنتی کے تیس چالیس محافظ تھے اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ تھا کہ حق کو حق ثابت کر دکھلائے اور باطل کی جڑ کٹ جائے۔ مگر یہ کام اسے تم سے لینا تھا تم نے رسول کی فرمانبرداری کی اور آخر تمہیں فتح ملی جسکو تم موت سمجھ رہے تھے اسی میں تمہاری زندگی تھی۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨﴾ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ

لِيُحِقَّ	الْحَقَّ	وَيُبْطِلَ	الْبَاطِلَ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُجْرِمُونَ	إِذْ	تَسْتَغِيثُونَ
تاکہ حق ثابت کردے	حق	اور باطل ثابت کردے	باطل	خواہ	ناپسند کریں	مجرم (جمع)	جب	تم فریاد کرتے تھے

تاکہ حق کو حق ثابت کردے اور باطل کو باطل خواہ مجرم ناپسند کریں (یاد کرو) جب تم اپنے رب سے

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿٩﴾

رَبَّكُمْ	فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ	أَنِّي	مُمِدُّكُمْ	بِأَلْفٍ	مِنَ	الْمَلَائِكَةِ	مُرْدِفِينَ
اپنا رب	تو اس نے قبول کرلی	تمہاری	کہ میں	مدد کرونگا تمہاری	ایک ہزار	سے	فرشتے	ایک دوسرے کے پیچھے (لگاتار)

فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری (دعا) قبول کرلی کہ میں تمہاری مدد کرونگا ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے۔

﴿٨﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ يَمْحَقَ الْبَاطِلَ
الْكُفْرَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ○ الْمُشْرِكُونَ
﴿٩﴾ ذٰلِكَ اُذْكُرْ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ
تَطْلُبُونَ مِنْهُ الْغَوْثَ بِالنَّصْرِ عَلَيْهِمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي أَيْ بِأَنِّي
مُمِدُّكُمْ مُعِيْنُكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ○ مُتَتَابِعِيْنَ
يَرْدِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَعَدَهُمْ
بِهَا أَوَّلًا ثُمَّ صَارَتْ ثَلَاثَةَ آلَافٍ
ثُمَّ خَمْسَةً كَمَا فِي آلِ عِمْرَانَ وَقُرِئَ
بِأُلُفٍ كَأَفْلُسٍ جَمْعٌ

﴿٨﴾ تاکہ حق کو غالب فرما دے اور کفر کو مٹا دے اگرچہ کافروں کو برا معلوم ہو۔

﴿٩﴾ یاد کرو جبکہ تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے کہ ہمکو کافروں پر غلبہ اور مدد عطا کر
پس اللہ نے تمہاری دعا قبول کی کہ بیشک میں تمہاری مدد کرونگا ساتھ ایک ہزار فرشتوں کے کہ پے در پے اعانت کے لئے آئیں گے۔ اول مرتبہ اللہ نے ایک ہزار کا وعدہ فرمایا پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار ہو گئے جیسا کہ سورہ آل عمران میں ہے۔

تشریح

﴿٨﴾ یہ ایک فیصلہ کن لمحہ تھا | اُس وقت کی صورتِ حال پر غور کیا جائے تو فیصلہ یہ کرنا تھا کہ عرب میں آیا وہی جاہلانہ نظام باقی رہیگا جس نے انسانوں کو اپنا غلام بنا رکھا تھا اور انسانوں کی فکری اور مادی آزادی کو چھین لیا تھا۔ یا وہ نظام قائم ہوگا جو تمام انسانوں کو عدل وانصاف سے ہم کنار کرے گا۔ اب یہ بات چاہے اہل باطل کو کتنی ہی ناگوار ہو لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے حق کو حق اور باطل کو باطل، اور اس یوم فرقان میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھانا چاہتا تھا جو آخر ہو کر رہا۔

﴿٩﴾ اس موقعہ پر اللہ کی مدد آئی | یہ فتح ایسے ہی نصیب نہیں ہوئی کہ تم سمجھتے ہو کہ بس یہ ہماری قربانی کا نتیجہ ہے اور مالِ غنیمت پر ہمارا حق ہے اس فتح میں بے شک تمہاری جدوجہد شامل ہے مگر اللہ کی غیبی مدد کے بغیر یہ کامرانی ممکن نہ تھی۔ ذرا خیال کرو جب تم اپنے رب کے سامنے گڑگڑا رہے تھے اللہ نے تمہاری دعاؤں کو سنا اور قبول کیا اور پیغمبر کے ذریعہ تمہیں پیغام دیا کہ میں تمہاری مدد کے لئے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا

وَمَا	جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	وَلِتَطْمَئِنَّ	بِهٖ	قُلُوْبُكُمْ	وَمَا
اور نہیں	بنایا اسے	اللہ	مگر	خوشخبری	اور تاکہ مطمئن ہوں	اس سے	تمہارے دل	اور نہیں

اور اللہ نے اس کو نہیں بنایا مگر خوشخبری اور تاکہ اس سے مطمئن ہوں تمہارے دل اور مدد

ع ۱ / ۱۰ / ۱۵ اَلنَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ

اَلنَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ	اِذْ+يُغَشِّيْكُمُ
مدد	مگر	سے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا	جب تمہیں ڈھانپ لیا (طاری کردی)

نہیں ہے مگر اللہ کے پاس سے، بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے (یاد کرو) جب اس نے تم پر اونگھ طاری

النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

النُّعَاسَ	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَيُنَزِّلُ	عَلَيْكُمْ	مِّنَ	السَّمَآءِ	مَآءً
اونگھ	تسکین	اس سے	اور اُتارا	تم پر	سے	آسمان	پانی

کردی، یہ اس (اللہ) کی طرف سے تسکین (تھی) اور تم پر آسمان سے پانی اُتارا

لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ

لِيُطَهِّرَكُمْ	بِهٖ	وَيُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ	الشَّيْطٰنِ	وَلِيَرْبِطَ
تاکہ پاک کردے تمہیں	اس سے	اور دور کردے	تم سے	پلیدی (ناپاکی)	شیطان	اور تاکہ باندھ دے (مضبوط کردے)

تاکہ تمہیں پاک کردے اس سے، اور تم سے شیطان کی ناپاکی دور کردے اور تاکہ تمہارے

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ

عَلٰى	قُلُوْبِكُمْ	وَيُثَبِّتَ	بِهٖ	الْاَقْدَامَ	اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ
پر	تمہارے دل	اور جمادے	اس سے	تمہارے قدم	جب	وحی بھیجی	تیرا رب

دل مضبوط کردے اور اس سے جمادے (تمہارے) قدم (یاد کرو) جب تمہارے رب نے

اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ

اِلَى	الْمَلٰٓئِكَةِ	اَنِّيْ	مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	سَاُلْقِيْ
طرف (کو)	فرشتے	کہ میں	تمہارے ساتھ	تم ثابت رکھو	جو لوگ	ایمان لائے (مومن)	عنقریب میں ڈال دوں گا

فرشتوں کو وحی بھیجی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم ثابت رکھو مومنوں کے (دل) میں عنقریب کافروں کے

فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

فَوْقَ	فَاضْرِبُوْا	الرُّعْبَ	کَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	قُلُوْبِ	فِیْ
اوپر	سو تم ضرب لگاؤ	رُعب	کفر کیا (کافر)	جن لوگوں نے	دل (جمع)	میں

دلوں میں رعب ڈالدوں گا سو تم اُن کی گردنوں کے اوپر ضرب

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ کُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾

	بَنَانٍ	کُلَّ	مِنْهُمْ	وَاضْرِبُوْا	الْاَعْنَاقِ
	پور	ہر	اُن سے (ان کی)	اور ضرب لگاؤ	گردنیں

لگاؤ اور ان کے ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔

(۱۰) وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اَیِ الْاِمْدَادُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُکُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○

(۱۰) اللہ نے اس امداد کو تمہارے لئے محض خوشخبری اور تمہارے دلوں کے لئے اطمینان کا سامان بنایا اور فتح اللہ ہی کی جانب سے ہے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۱۱) اُذْکُرْ اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً اَمْنًا مِمَّا حَصَلَ لَکُمْ مِنَ الْخَوْفِ مِنْهُ تَعَالٰی وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ مِنَ الْاَحْدَاثِ وَالْجَنَابَاتِ وَیُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَسْوَسَتَهٗ اِلَیْکُمْ بِاَنَّکُمْ لَوْ کُنْتُمْ عَلَی الْحَقِّ مَا کُنْتُمْ ظَمَاءً مُحْدِثِیْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ عَلَی الْمَآءِ وَلِیَرْبِطَ یَحْبِسَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ بِالْیَقِیْنِ وَالصَّبْرِ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ○ اَنْ تَسُوْخَ فِی الرَّمْلِ

(۱۱) اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ الخ یاد کرو جبکہ اللہ نے تم پر نیند کو اُتارا کہ تمہارا ڈر دور ہو اور تم بے خوف ہو جاؤ اور تم پر مینھ برسایا تاکہ تم وضو کرو اور نہانے کی ضرورت میں غسل کرو اور تمہارے دل سے وسوسۂ شیطانی دفع کیا کہ شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا تھا کہ اگر تمہارا دین سچا ہوتا تو تم بے وضو اور تشنہ نہ رہتے حالانکہ کافروں کے پاس پانی کی کثرت ہے اور تاکہ تم قوی دل ہو جاؤ ساتھ یقین کے اور صبر کرو اور تاکہ تم کو ثابت قدم رکھے بارش کے سبب پیر ریتے میں نہ گھسیں

(۱۲) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الَّذِیْنَ اَمَدَّ بِهِمُ الْمُسْلِمِیْنَ اَنِّیْ اَیْ بِاَنِّیْ مَعَکُمْ بِالْعَوْنِ وَالنَّصْرِ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْاِعَانَةِ وَالتَّبْشِیْرِ سَاُلْقِیْ فِیْ

(۱۲) جبکہ وحی فرمائی تیرے رب نے اول فرشتوں کو جو مسلمانوں کی مدد کے لئے آئے تھے کہ بیشک میں تمہارے ساتھ تمہاری اعانت اور مدد میں ہوں۔ پس مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو ان کی مدد کرو اور خوش خبری سناؤ کہ وہ گھبرا کر بھاگ نہ جاویں عنقریب میں کافروں کے دلوں میں خوف ڈالدونگا

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ الخوف فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ اي الرؤس وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ○ اي اطراف اليدين والرجلين فكان الرجل يقصد ضرب رقبة الكافر فتسقط قبل ان يصل سيفه اليه ورماهم صلى الله عليه وسلم بقبضة من الحصى فلم يبق مشرك الا دخل في عينيه منها شيء فهزموا

پس مارو تم کافروں کی گردنوں پر یعنی سر کاٹ ڈالو اور مارو ہاتھ اور پیر کے ہر جوڑ پر۔ سو فرشتوں کے مارنے کا یہ اثر ظاہر تھا کہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی آدمی کافر کی گردن پر تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو پہلے اس سے کہ اس کی تلوار کافر کی گردن تک پہنچے گردن اس کی جدی ہو جاتی تھی۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت کنکریوں کی ان کی طرف پھینک کر ماری پس کوئی مشرک باقی نہ رہا مگر کہ اس کی آنکھ میں ضرور اس میں سے کچھ پہونچا سو کافروں کو شکست ہوئی۔

تشریح

(۱۰) **مدد کی بشارت تمہاری ڈھارس کے لئے تھی** اس وقت فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کی خوشخبری اس لئے دی گئی تھی کہ تمہارے دل اس بشارت سے مطمئن ہوجائیں ورنہ مدد تو جب ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اس کے حکم اور اجازت کے بغیر اس کائنات میں پتہ بھی نہیں ہلتا اللہ تعالےٰ ہر چیز پر غالب ہیں زبردست ہیں اور ساتھ ساتھ حکمت والے بھی ہیں حکمت اور مصلحت کا جو تقاضہ ہوتا ہے اس کے مطابق اللہ کے اوامر و احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۱۱) **میدان بدر میں اللہ کے انعامات** میدان بدر کی صورت حال یہ تھی کہ قریش کے لشکر نے میدانِ بدر پہونچ کر پانی پر اور میدان کے اچھے حصے پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسلامی لشکر کو پانی کی دقت تھی اور وہ میدان کے اس حصے میں تھے جو ریتیلا تھا جس صبح کو بدر کی لڑائی پیش آئی یعنی جمعہ ۱۷ رمضان (۱۳ مارچ ۶۲۴ء) اس رات کو خوب بارش ہوئی اس بارش کا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو پینے کے لئے اور استعمال کے لئے کافی پانی مل گیا اور انہوں نے حوض بنا بنا کر بارش کا پانی جمع کر لیا۔ مسلمان چونکہ میدان کے ریتیلے حصے پر تھے اسلئے بارش ہونے سے ریت جم گئی اور اس پر چلنا پھرنا آسان ہوگیا۔ گرد و غبار سے بھی نجات مل گئی۔ قریش کا لشکر کیونکہ پتھریلی زمین پر تھا تو وہاں کیچڑ ہوگئی اور پھسلن کی وجہ سے چلنا مشکل ہوگیا۔ دوسرا انعام اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ کہاں تو گھبراہٹ تھی طرح طرح کے وسوسے اور خیالات تھے اور کہاں دل اتنا مطمئن ہوگیا کہ اطمینان کی وجہ سے غنودگی طاری ہونے لگی اور سارے شیطانی خیالات دل سے نکل گئے ہمت بندھ گئی اور حوصلہ بڑھ گیا۔

(۱۲) **میدانِ بدر میں اللہ تعالیٰ کی کھلی مدد** حق و باطل کی یہ پہلی لڑائی دراصل یوم فرقان تھی جس میں فیصلہ ہونا تھا کہ حق ظاہری وسائل کی کمی کے باوجود کس طرح باطل پر غلبہ حاصل کرتا ہے۔ باطل کی طرف شیطانی طاقتیں تھیں ان کا حال یہ تھا کہ شراب کے دور چل رہے تھے ناچنے گانے والی لونڈیاں ساتھ آئی تھیں اور خوب دادِ عیش دی جارہی تھی۔ ادھر مسلمانوں کے لشکر میں ایک دوسرا ہی منظر تھا یہاں پرہیزگاری تھی خدا کا خوف تھا اخلاقی انضباط تھا یہاں شب بھر نمازیں پڑھی جا رہی تھیں رمضان کا مہینہ تھا۔ اس معرکے کے دن بھی اہل اسلام روزے سے تھے۔ یہاں خدا کے آگے التجائیں ہو رہی تھیں۔ دونوں لشکروں کو دیکھ کر ہر شخص سمجھ سکتا تھا کہ کون اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے۔ اللہ کی غالب طاقت سے غافل ہو کر جو لوگ اپنے سروسامان اور تعداد کی کثرت پر پھولے نہ سماتے تھے ان کے لئے یہ واقعہ تازیانۂ عبرت تھا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ چند مفلس قلاش غریب الوطن مہاجروں اور مدینے کے مٹھی بھر کاشت کاروں کے ذریعے قریش جیسے قبیلے کو شکست سے دوچار کر سکتا ہے جو عالم عرب کا سرتاج تھا اہل اسلام کی مدد کیلئے اللہ کی طرف سے فرشتوں کو اشارہ تھا کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم ایمان والوں کی مدد کرو۔ میں اہل باطل کے دلوں میں اس تھوڑی سی تعداد کا رعب ڈالے دیتا ہوں تم مسلمانوں کی مدد کرو تاکہ وہ دشمنوں پر کاری ضرب لگائیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	شَآقُّوا	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	وَمَنْ	يُّشَاقِقِ
یہ اسلئے	کہ وہ	مخالف ہوئے	اللہ	اور	اس کا رسول	اور جو	مخالف ہوگا

یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہوئے اور جو اللہ اور اس

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑬ ذٰلِكُمْ

اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ	ذٰلِكُمْ
اللہ	اور	اس کا رسول	تو بیشک	اللہ	سخت	عذاب (مار)	تو تم

کے رسول کا مخالف ہوگا (وہ یاد رکھے) بیشک اللہ کی مار سخت ہے۔ تو تم یہ

فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ⑭

فَذُوْقُوْهُ	وَاَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ	النَّارِ
پس چکھو	اور یقیناً	کافروں کے لئے	عذاب	دوزخ

چکھو اور یقیناً کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔

(۱۳) ذٰلِكَ الْعَذَابُ الْوَاقِعُ بِهِمْ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا خَالَفُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ لَهٗ

(۱۴) ذٰلِكُمْ الْعَذَابُ فَذُوْقُوْهُ اَیْ اَيُّهَا الْكُفَّارُ فِی الدُّنْيَا وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابَ النَّارِ ○

(۱۳) یہ عذاب اُن پر اس سبب سے اُترا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کیا اور جو کوئی اللہ اور اس کے پیغمبر کے خلاف کرتا ہے پس بلاشبہ اللہ اس کو سخت سزا دیتا ہے۔

(۱۴) یہ عذاب اللہ کا ہے سو چکھو اس کو دنیا میں اور بیشک کافروں کو آخرت میں دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے۔

تشریح

(۱۳) غزوہ بدر اللہ اور رسول کے ساتھ جنگ تھی | بدر کی لڑائی صرف ایک جنگ نہ تھی بلکہ یہ اللہ اور اس کے سچے رسول کے ساتھ کھلا مقابلہ تھا اور جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سخت گیری سے کام لیتے ہیں۔ یعنی یہاں یہ معاملہ نہیں تھا کہ انسان سے لغزش ہو گئی اور اس سے اللہ تعالیٰ درگذر سے کام لیں بلکہ یہاں تو کھلا مقابلہ تھا اور جب کھلا مقابلہ ہو جائے تو اس کے ساتھ نرمی کا کیا سوال ہوتا ہے جب یہ جنگ اللہ کی مدد سے جیتی گئی ہے تو پھر تم مال غنیمت کو اپنا حق کیوں سمجھتے ہو بلکہ جو کچھ مل رہا ہے یہ اللہ کا عطیہ اور اس کا انعام ہے۔

(۱۴) حق کا انکار کرنیوالوں کی سزا | جو لوگ کھلے عام حق کا مقابلہ کرتے ہیں اور اس سے ٹکراتے ہیں انکو اسی طرح سزا ملتی ہے اب اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھو اور خوب سمجھ لو کہ جو حق سے روگردانی کریگا اسکے لئے دوزخ کا سخت عذاب ہے اس کو بھگتنے کے لئے وہ تیار رہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
اے	جو لوگ	ایمان لائے	جب	تمہاری مڈبھیڑ ہو	ان لوگوں سے	کفر کیا	لڑنے کو (میدانِ جنگ میں)	تو ان سے نہ پھیرو

اے ایمان لانے والو جب ان سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جنہوں نے کفر کیا، میدانِ جنگ میں تو ان سے پیٹھ نہ

الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ

الْاَدْبَارَ	وَمَنْ	يُّوَلِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	دُبُرَهٗٓ	اِلَّا	مُتَحَرِّفًا	لِّقِتَالٍ
پیٹھ (جمع)	اور جو کوئی	ان سے پھیرے	اس دن	اپنی پیٹھ	سوائے	گھات لگاتا ہوا	جنگ کے لئے

پھیرو اور جو کوئی ان سے اُس دن اپنی پیٹھ پھیرے، سوائے اس کے کہ گھات لگاتا ہو جنگ کے لئے

اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ

اَوْ	مُتَحَيِّزًا	اِلٰى	فِئَةٍ	فَقَدْ + بَآءَ	بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	مَاْوٰىهُ
یا	جا ملنے کو	طرف	اپنی جماعت	وہ لوٹا	غصہ کے ساتھ	سے	اللہ	اور	اس کا ٹھکانا

یا اپنی جماعت کی طرف جا ملنے کو، پس وہ لوٹا اللہ کے غصہ کے ساتھ اور اس کا ٹھکانا جہنم

جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

جَهَنَّمُ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ	فَلَمْ + تَقْتُلُوْهُمْ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ
جہنم	اور بُری	پلٹنے کی جگہ (ٹھکانہ)	سو تم نے قتل نہیں کیا انہیں	بلکہ	اللہ

ہے اور یہ بُرا ٹھکانا ہے۔ سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں

قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ

قَتَلَهُمْ	وَمَا + رَمَيْتَ	اِذْ	رَمَيْتَ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰى	وَلِيُبْلِيَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
انہیں قتل کیا	اور آپ نے نہیں پھینکی تھی	جب	آپ نے پھینکی	بلکہ	اللہ	پھینکی	اور تاکہ عطا کرے	مومن (جمع)

قتل کیا اور آپ نے (مٹھی بھر خاک) نہیں پھینکی جب آپ نے پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی اور تاکہ مومنوں کو

مِنْهُ بَلَاۗءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

مِنْهُ	بَلَاۗءً	حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
اپنی طرف سے	انعام	اچھا	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا

اچھا انعام عطا کرے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

﴿۱۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا اَىْ مُجْتَمِعِيْنَ كَاَنَّهُمْ لِكَثْرَتِهِمْ يَزْحَفُوْنَ
فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ○ مُنْهَزِمِيْنَ۔

(۱۵) اے ایمان والو جب کافروں کی بڑی جماعت سے ملو تو ان سے پشت نہ پھیرو اور نہ بھاگو۔

(۱۶) وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ اَیْ یَوْمَ لِقَائِهِمْ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا مُنْعَطِفًا لِّقِتَالٍ بِاَنْ يُرِيَهُمْ الْفَرَّةَ مَكِيْدَةً وَهُوَ يُرِيْدُ الْكَرَّةَ اَوْ مُتَحَيِّزًا مُنْضَمًّا اِلٰى فِئَةٍ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَسْتَنْجِدُ بِهَا فَقَدْ بَآءَ رَجَعَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ الْمَرْجَعُ هِيَ وَهٰذَا مَخْصُوْصٌ بِمَا اِذَا لَمْ يَزِدِ الْكُفَّارُ عَلَى الضِّعْفِ

(۱۷) فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ بِبَدْرٍ بِقُوَّتِكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ بِنَصْرِهٖ اِيَّاكُمْ وَمَا رَمَيْتَ يَا مُحَمَّدُ اَعْيُنَ الْقَوْمِ اِذْ رَمَيْتَ بِالْحَصٰى لِاَنَّ كَفًّا مِّنَ الْحَصٰى لَا يَمْلَاُ عُيُوْنَ الْجَيْشِ الْكَثِيْرِ بِرَمْيَةِ بَشَرٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى بِاِيْصَالِ ذٰلِكَ اِلَيْهِمْ فَعَلَ ذٰلِكَ لِيَقْهَرَ الْكٰفِرِيْنَ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً عَطَاءً حَسَنًا هُوَ الْغَنِيْمَةُ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ لِاَقْوَالِهِمْ عَلِيْمٌ ○ بِاَحْوَالِهِمْ

(۱۶) اور جو کوئی کافروں سے بھاگے جبکہ ان سے مقابلہ ہو تو اس پر اللہ کا قہر اور غصہ ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ مگر وہ شخص جس کی نیت بھاگنے کی نہیں صرف کافروں کو دھوکہ دینے کو ظاہر میں بھاگتا ہے پھر دفعتاً ان کو لوٹ کر مار ڈالے۔ یا بوجہ قلتِ سامان وغیرہ کے بھاگ کر مسلمانوں کی بڑی جماعت میں چلا جاوے کہ ان سے مدد لیکر پھر لڑے وہ اس وعید میں داخل نہیں اور نیز بھاگنے میں اسوقت بھی کچھ حرج نہیں کہ مسلمان کافروں کی نسبت آدھے سے بھی کم ہیں اور کافر دوگنے سے بھی زیادہ ہیں۔

(۱۷) سو بدر کی لڑائی میں تم نے کافروں کو اپنے زور سے نہیں مارا ولیکن اللہ نے انکو قتل کیا کہ تمہاری مدد فرمائی اور تم کو فتح اور غلبہ دیا۔ اور تم نے اے محمدؐ کافروں کی آنکھوں میں کنکریاں نہیں ڈالیں جبکہ تم نے کنکریاں پھینکیں کیونکہ ایک آدمی میں یہ قوت اور قدرت نہیں کہ ایک مٹھی کنکریوں سے بڑے لشکر کے تمام آدمیوں کی آنکھوں میں کنکریاں پہنچا دے ولیکن اللہ نے انکی آنکھوں میں کنکریاں پہنچائیں۔ یہ کیا۔ تاکہ کافر مغلوب اور خوار ہوں اور مسلمانوں کو عمدہ مال غنیمت کا ملے بیشک اللہ انکی باتوں کو سننے والا اور ان کے حالات کو جاننے والا ہے۔

تشریح

(۱۵) **پیٹھ مت پھیرو** | جنگ کے موقع پر بھگدڑ ((ROUT)) اور بزدلی شکست کی وجہ ہوتی ہے اور اس سے پورے لشکر میں پسپائی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اسلئے فرمایا کہ تمہیں پورے نظم اور ضبط کے ساتھ دشمن کے اوپر حملہ کرنا چاہیئے اور ایک لشکر کی صورت میں اپنے دشمن پر ٹوٹ پڑنا چاہیئے۔

(۱۶) **جنگی چال کے طور پر پسپائی کی اجازت ہے** | کبھی کبھی جنگ میں ایسی چال بھی چلنی پڑتی ہے کہ جس سے دشمن کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا مقابل پسپا ہو رہا ہے یہ پسپائی ((ORDERY RETREAT)) ایک جنگی چال کے طور پر ہوتی ہے۔ بزدلی کے ساتھ بھاگنا اور اس پسپائی میں بڑا فرق ہوتا ہے اس لئے واضح کر دیا گیا کہ جو اس طرح سے پیٹھ پھیریگا جس سے بزدلی ظاہر ہو تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو سب سے بُرا ٹھکانا ہے۔ ایک حدیث میں نبیؐ نے فرمایا کہ تین گناہ ایسے ہیں جن کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی ایک شرک دوسرے والدین کا حق ادا نہ کرنا، تیسرے جہاد کے میدان سے بھاگنا۔ کیونکہ یہ بھاگنا پوری فوج کو پسپا کر دیتا ہے۔

(۱۷) **ہاتھ تمہارے تھے قدرت ہماری تھی** | بے شک بظاہر قتل کرنے کے لئے ہاتھ تمہارے چل رہے تھے لیکن قدرت اللہ ہی کی کام کر رہی تھی۔ جنگ کی شدت کے وقت نبیؐ نے مٹھی بھر ریت لیکر مقابل لشکر کی طرف پھینکی۔ یہ ریت کا پھینکنا بظاہر نبیؐ کے دستِ مبارک سے تھا لیکن اس کا ہر سپاہی کی آنکھوں میں پڑنا یہ اللہ ہی کی قدرت تھی۔ بس اس جنگ کا مقصد آزمائش تھی اور یہ امتحان تھا کہ اہل ایمان کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گذر جائیں اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ اللہ نے مومنین کی دعاؤں کو سُنا اور اللہ کو علم تھا کہ اس جنگ کا نتیجہ حق کی فتح کا آغاز ہے اور اس ظلم کا ختم ہونا ہے جسنے اللہ کے بندوں کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا تھا۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ⑱ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا

ذٰلِكُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مُوْهِنُ	كَيْدِ	الْكٰفِرِيْنَ	اِنْ	تَسْتَفْتِحُوْا
یہ تو ہوا	یہ کہ	اللہ	سُست کرنیوالا	مکر (داؤ)	کافر (جمع)	اگر	تم فیصلہ چاہتے ہو

یہ تو ہوا ۔ اور یہ کہ اللہ کافروں کا داؤ سُست کرنے والا ہے (کافرو!) اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو البتہ

فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا

فَقَدْ	جَآءَكُمُ	الْفَتْحُ	وَاِنْ	تَنْتَهُوْا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَاِنْ	تَعُوْدُوْا
تو البتہ	آگیا تمہارے پاس	فیصلہ	اور اگر	تم باز آجاؤ	تو وہ	بہتر	تمہارے لئے	اور اگر	پھر کروگے

تمہارے پاس فیصلہ (اسلام کی فتح کی صورت میں) آگیا ہے ۔ اور اگر تم باز آجاؤ تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اور اگر پھر (یہی) کروگے تو ہم (بھی)

نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ

نَعُدْ	وَلَنْ	تُغْنِيَ	عَنْكُمْ	فِئَتُكُمْ	شَيْئًا	وَّلَوْ	كَثُرَتْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ
ہم پھر کرینگے	اور ہرگز نہ	کام آئیگا	تمہارے	تمہارا جتھا	کچھ	اور خواہ	کثرت ہو	اور بیشک	اللہ	ساتھ

پھر کرینگے اور تمہارا جتھا ہرگز کام نہ آئے گا خواہ اس کی کثرت ہو اور بے شک اللہ مومنین

ع ۹ ۲ ۱۶ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ع

الْمُؤْمِنِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ
مومن (جمع)	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	حکم مانو	اللہ	اور	اس کا رسول

کے ساتھ ہے ۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو

وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ⑳ ج

وَلَا تَوَلَّوْا	عَنْهُ	وَاَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ
اور مت پھرو	اس سے	جبکہ تم	سُنتے ہو

اور اس سے نہ پھرو جبکہ تم سُنتے ہو ۔

⑱ ذٰلِكُمْ اَلْاِبْلَاءُ حَقٌّ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ مُضْعِفُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ○

⑲ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا اَيُّهَا الْكُفَّارُ تَطْلُبُوا الْفَتْحَ اَيِ الْقَضَاءَ حَيْثُ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ مِنْكُمْ اَللّٰهُمَّ اَيُّنَا كَانَ اَقْطَعُ لِلرَّحِمِ

⑱ یہ وعدہ انعام الٰہی حق اور صحیح ہے اور بیشک اللہ کافروں کے مکر کو ضعیف کرنے والا ہے ۔

⑲ اگر تم اے کافرو فیصلہ ٹھیک چاہتے ہو جیسا کہ تم میں سے ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ ہم میں جو زیادہ رشتہ کا قطع کرنے والا اور

وَاَتَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُ فَاَحِنْهُ الْغَدَاةَ اَيْ اَهْلِكْهُ فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ الْقَضَاءُ بِهَلَاكِ مَنْ هُوَ كَذٰلِكَ وَهُوَ اَبُوْجَهْلٍ وَمَنْ قُتِلَ مَعَهٗ دُوْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ تَنْتَهُوْا عَنِ الْكُفْرِ وَالْحَرْبِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَعُوْدُوْا لِقِتَالِ النَّبِيِّ نَعُدْ لِنَصْرِهٖ عَلَيْكُمْ وَلَنْ تُغْنِيَ تَدْفَعَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ جَمَاعَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بِكَسْرِ اِنَّ اِسْتِئْنَافًا وَفَتْحِهَا عَلٰى تَقْدِيْرِ اللَّامِ

بری باتیں اور غیر معروف امور بیان کرنے والا ہو پس اس کو صبح ہی کو ہلاک کر ڈال پس بالتحقیق آگیا تم پر حکم الٰہی اور فیصلہ کہ جو ایسا تھا وہ ہلاک ہوا یعنی ابوجہل اور جو اس کے ساتھ مقتول ہوئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین جو ایسے نہ تھے وہ محفوظ و منصور رہے۔

اور اگر تم کفر اور لڑائی سے باز رہو گے تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر پھر پیغمبر خدا سے لڑو گے تو ہم پھر انکو غلبہ اور فتح دیں گے اور تم کو تمہاری جماعت اگرچہ کتنی ہی زیادہ ہو، بچا نہ سکے گی اور بلاشبہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

(۲۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا تُعْرِضُوْا عَنْهُ بِمُخَالَفَةِ اَمْرِهٖ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○ الْقُرْاٰنَ وَالْمَوَاعِظَ

(۲۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اے ایمان والو اللہ اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرو اور ان کے حکم کے خلاف نہ کرو حالانکہ تم سنتے ہو قرآن اور نصیحتوں کو۔

تشریح

(۱۸) **باطل کی چالوں کو کمزور کر دیا گیا** اس طرح اللہ تعالےٰ نے باطل کی ان تمام چالوں کو کمزور کر دیا جو وہ اہل حق کو ستانے کے لئے کرتے رہتے تھے اور تمہارے ساتھ معاملہ یہ رہا کہ اللہ نے تمہاری مدد کی اور بے سروسامانی کے باوجود ہم نے تمہیں غلبہ عطا کیا۔

(۱۹) **حق و باطل کا فیصلہ ہو چکا** غزوۂ بدر اس معنیٰ میں یوم فرقان فیصلے کا دن ہے کہ اس جنگ نے حق اور باطل کا صاف صاف فیصلہ کر دیا مکے کے لوگ کہا کرتے تھے اور انہوں نے لشکر میں روانہ ہونے سے پہلے کعبہ کا پردہ پکڑ پکڑ کے دعائیں کی تھیں کہ جو حق پر ہو اُسے کامیابی ملے سو حق کو کامیابی مل چکی ہے۔ اگر اہل باطل اب بھی اپنی حرکتوں سے باز آجائیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ دوبارہ ایسا کریں گے تو پھر ہم بھی انکو دوبارہ سزا دینگے۔ چاہے تم کتنی ہی طاقت جمع کر لو اور چاہے کتنی ہی زیادہ تمہاری تعداد ہو وہ تمہارے کچھ کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ اللہ کی مدد اہل ایمان کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ کی مدد ہو اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ابوجہل وغیرہ کو یہ گمان تھا کہ ہم اعلیٰ اور باعزت ہیں اور وہ دعائیں کرتے تھے کہ جو اعلیٰ اکرم ہو وہ کامیاب ہو۔ تو اعلیٰ واکرم جو تھا وہ کامیاب ہو گیا اسلئے کہ اللہ کے یہاں اعلیٰ واکرم وہ ہے جو زیادہ متقی اور زیادہ پرہیزگار اور زیادہ خدا ترس ہو۔ اسکے یہاں حسب ونسب کی کوئی فضیلت نہیں ہے اس کے یہاں قدر و قیمت کردار و عمل کی ہے۔

(۲۰) **اللہ اور اسکے رسول کے فرماں بردار رہو** اہل ایمان کا کام یہ ہے کہ وہ دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت گذار رہیں اور حکم سننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کریں۔ دراصل اسی جذبۂ اطاعت کا نام ایمان اور اسلام ہے۔ زبان سے اسلام کا دعویٰ جذبۂ اطاعت و وفاداری کے بغیر کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ

وَلَا	تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	قَالُوا	سَمِعْنَا	وَهُمْ	لَا يَسْمَعُونَ	إِنَّ
اور نہ	ہو جاؤ	ان لوگوں کی طرح جو	انہوں نے کہا	ہم نے سُنا	حالانکہ	وہ نہیں سُنتے	بیشک

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سُنا حالانکہ وہ سُنتے نہیں۔ بے شک

شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾

شَرَّ	الدَّوَابِّ	عِنْدَ	اللَّهِ	الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِينَ	لَا يَعْقِلُونَ
بدترین	جانور (جمع)	نزدیک	اللہ	بہرے	گونگے	جو کہ	سمجھتے نہیں

جانوروں سے بدترین اللہ کے نزدیک (وہ ہیں جو) بہرے گونگے ہیں جو سمجھتے نہیں

وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

وَلَوْ	عَلِمَ	اللَّهُ	فِيهِمْ	خَيْرًا	لَأَسْمَعَهُمْ	وَلَوْ	أَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا
اور اگر	جانتا	اللہ	انمیں	کوئی بھلائی	توضرور سُنا دیتا ان کو	اور اگر	انہیں سُنا دے	وہ ضرور پھر جائیں

اور اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی جانتا تو انہیں ضرور سُنا دیتا، اور اگر اللہ انہیں سُنا دے تو ضرور پھر جائیں

وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

وَهُمْ	مُعْرِضُونَ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اسْتَجِيبُوا	لِلَّهِ	وَلِلرَّسُولِ
اور وہ	منہ پھیرنے والے	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	قبول کرلو	اللہ کا	اور اس کے رسول کا

اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (کی دعوت) قبول کرو

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ

إِذَا	دَعَاكُمْ	لِمَا + يُحْيِيكُمْ	وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	يَحُولُ	بَيْنَ	الْمَرْءِ
جب	وہ بلائیں تمہیں	اسکے لئے جو زندگی بخشے تمہیں	اور جان لو	کہ	اللہ	حائل ہو جاتا ہے	درمیان	آدمی

جب وہ تمہیں اس کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے، اور جان لو کہ اللہ حائل ہو جاتا ہے آدمی اور اس کے

وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾

وَقَلْبِهِ	وَأَنَّهُ	إِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ
اور اس کا دل	اور یہ کہ	اسکی طرف	تم اٹھائے جاؤ گے

دل کے درمیان اور یہ کہ تم اسی کی طرف (روزِ حشر) اٹھائے جاؤ گے

(۲۱) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ
لَا يَسْمَعُونَ ○ سِمَاعَ تَدَبُّرٍ وَاتِّعَاظٍ وَهُمُ
الْمُنَافِقُونَ وَالْمُشْرِكُونَ

(۲۲) إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ عَنْ
سِمَاعِ الْحَقِّ الْبُكْمُ عَنِ النُّطْقِ بِهِ الَّذِينَ
لَا يَعْقِلُونَ ○

(۲۳) وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا إِصْلَاحًا
بِسِمَاعِ الْحَقِّ لَأَسْمَعَهُمْ سِمَاعَ تَفَهُّمٍ وَلَوْ
أَسْمَعَهُمْ فَرْضًا وَقَدْ عَلِمَ أَنْ لَا خَيْرَ
فِيهِمْ لَتَوَلَّوْا عَنْهُ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ○
عَنْ قَبُولِهِ عِنَادًا وَجُحُودًا

(۲۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
بِالطَّاعَةِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ مِنْ أَمْرِ الدِّينِ
لِأَنَّهُ سَبَبُ الْحَيَاةِ الْأَبَدِيَّةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ فَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ
أَوْ يَكْفُرَ إِلَّا بِإِرَادَتِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○ فَيُجَازِيكُمْ
بِأَعْمَالِكُمْ

(۲۱) اور تم ایسے نہ ہو جاؤ جیسے وہ منافق اور مشرک جو کہتے ہیں کہ ہم سنتے ہیں حالانکہ وہ غور اور فکر سے نہیں سنتے اور نصیحت کو نہیں مانتے۔

(۲۲) بیشک تمام جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو حق کے سننے سے بہرے اور حق بات بولنے سے گونگے ہیں جو بالکل عقل نہیں رکھتے۔

(۲۳) اور اگر اللہ انکو حق الامر سننے کے قابل جانتا تو ان کو سُناتا اور سمجھا دیتا اور اگر اللہ انکو بالفرض سنا بھی دیتا اور اس کو معلوم ہے کہ ان میں قابلیت اس کے سننے کی اور کوئی خیر نہیں تو پھر بھی وہ لوگ ازراہ عناد اور انکار کے اس کے تسلیم سے اعراض کرتے اور بھاگتے

(۲۴) اے ایمان والو جب اللہ اور اس کا پیغمبر تم کو حکم کریں تو اسکو مانو اور انکی فرمانبرداری کرو کہ وہ تم کو دین کی باتوں کا حکم کرتے ہیں جو تمہاری ہمیشہ کی زندگی کا سبب ہے اور جانو کہ بیشک اللہ کا ارادہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان میں حائل ہے پس بدون اسکے حکم کے نہ کوئی آدمی ایمان لا سکتا ہے نہ کافر ہو سکتا ہے۔ اور جانو کہ بیشک تم اسی کی طرف جاؤ گے پس وہ تم کو تمہارے عملوں کا بدلہ دیگا

تشریح

(۲۱) سُنکر اَن سُنی مت کرو | ایک وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کا حکم سُننے کے بعد بھی سُنتے نہیں ہیں یعنی اسکو ماننے اور قبول کرنے کا جذبہ انمیں پیدا نہیں ہوتا اسلئے ان کا سننا نہ سننا برابر رہتا ہے۔ یہ لوگ صرف دکھلاوے کے لئے اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں ورنہ کوئی جذبہ طاعت و فرمانبرداری کا انمیں نہیں ہوتا۔ دراصل یہی کسوٹی ہے ایک مومن صادق کی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے سامنے سر جھکا دے اور اسکی راہ میں کوئی رکاوٹ اسکو روک نہ سکے۔

(۲۲) جانوروں کی طرح مت ہو جاؤ | انسان کو اللہ تعالٰے نے عقل و فہم دی ہے۔ اچھے بُرے کی تمیز دی ہے۔ ارادے کی قوت دی ہے۔ انسان کوئی جانور نہیں ہے کہ جو بہرہ گونگا ہو اس میں سمجھ نہ ہو جانوروں میں سے بھی بعض جانور ایسے ہیں جو اپنے مالک کی بات مانتے ہیں کیا انسان ان جانوروں سے بھی بدتر ہے کہ وہ اپنے مالک کی بات سے روگردانی کرتا ہے۔

(۲۲) اگر انسان میں خود جذبہ نہ ہو تو اس کو توفیق بھی نہیں ملتی | بے شک اللہ کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہوتا لیکن جب انسان میں خود اطاعت کا جذبہ نہیں ہوتا اور اس کا عمل کرنے کا ارادہ نہیں ہوتا اور وہ سُن کر اَن سُنی کر دیتا ہے تو اللہ تعالٰی بھی اسکی توفیق چھین لیتے ہیں۔ اللہ کو ہر ایک کے دل کا حال معلوم ہے۔ ان میں کوئی جذبۂ حق تھا ہی نہیں۔ جنھوں نے اللہ کے احکام سنے مگر عمل نہیں کیا۔ جب انمیں جذبہ حق ہی نہ تھا تو اگر زبردستی انکو سُنوایا بھی جاتا تو بھی وہ بے رخی سے منہ پھیر لیتے اور تمہارا ساتھ نہ دیتے بلکہ ایسے لوگوں کا ساتھ تمہارے لئے نقصان دہ ہوتا۔

(۲۳) اللہ دلوں کے حال جانتے ہیں اور تمہیں اس کے سامنے جانا ہے | اللہ تعالٰے ہر ایک انسان کے دل کے حال سے خوب واقف ہیں یہاں تک وہ وسوسے اور خیالات اور وہ اغراض و مقاصد جو دلوں میں چھپے رہتے ہیں اللہ کو ان کی بھی خبر ہے اور انسان کو ایک دن اللہ کے سامنے جوابدہی کے لئے پیش ہونا ہے اگر تم ان دونوں باتوں کو سچا سمجھتے ہو تو تمہیں چاہیئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو اور یہ سمجھ لو کہ جس چیز کی طرف وہ بلا رہے ہیں وہ چیز تمہارے لئے بہتر اور تمہارے لئے حیات بخش ہے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

وَاتَّقُوْا	فِتْنَةً	لَّا تُصِيْبَنَّ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْكُمْ	خَآصَّةً	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ
اور ڈرو	وہ فتنہ	نہ پہونچے گا	وہ لوگ جو	انہوں نے ظلم کیا	تم میں سے	خاص طور پر	اور جان لو	کہ

اور اس فتنہ سے ڈرو جو نہ پہونچے گا تم میں سے خاص طور پر ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اور جان لو کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي

اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ	وَاذْكُرُوْٓا	اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِيْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ	فِي
اللہ	شدید	عذاب	اور یاد کرو	جب	تم	تھوڑے	ضعیف (کمزور) سمجھے جاتے تھے	میں

اللہ شدید عذاب والا ہے اور یاد کرو جب تم زمین میں تھوڑے تھے کمزور سمجھے جاتے تھے

الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ

الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ	يَّتَخَطَّفَكُمُ	النَّاسُ	فَاٰوٰىكُمْ	وَاَيَّدَكُمْ
زمین	تم ڈرتے تھے	کہ	اُچک لے جائیں تمہیں	لوگ	پس ٹھکانہ دیا اس نے تمہیں	اور تمہیں قوت دی

تم ڈرتے تھے کہ تمہیں اُچک لے جائیں گے لوگ پس اس نے تمہیں ٹھکانا دیا اور اپنی مدد سے

بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بِنَصْرِهٖ	وَرَزَقَكُمْ	مِّنَ	الطَّيِّبٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اپنی مدد سے	اور تمہیں رزق دیا	سے	پاکیزہ چیزیں	تاکہ تم	شکر گذار ہو جاؤ	اے	وہ لوگ جو

قوت دی اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں رزق دیا تاکہ تم شکر گذار ہو جاؤ اے ایمان

اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ	وَتَخُوْنُوْٓا	اَمٰنٰتِكُمْ	وَاَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ	
ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ	اور رسول	اور نہ خیانت کرو	اپنی امانتیں	جبکہ تم	جانتے ہو	

والو خیانت نہ کرو اللہ کی اور رسول ﷺ کی اور خیانت نہ کرو اپنی امانتوں میں جب کہ تم جانتے ہو۔(دیدہ و دانستہ)

﴿۲۵﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً اِنْ اَصَابَتْكُمْ لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ بَلْ تَعُمُّهُمْ وَغَيْرَهُمْ وَاتِّقَاؤُهَا بِاِنْكَارِ مُوْجِبِهَا مِنَ الْمُنْكَرِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ لِمَنْ خَالَفَهٗ

﴿۲۵﴾ اور ڈرو عذاب الٰہی سے کہ اگر وہ تم پر آیا تو خاص انہیں پر نہ آوے گا جو تم میں سے ظلم کرتے ہیں بلکہ ظالموں اور انکے سوا سب کو پہنچے گا اور عذاب سے بچنا اس طرح ہوگا کہ خلاف حکم خدا و رسول جو امور ہیں ان سے بچو اور منکرات شرعیہ کا انکار کرو اور جانو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اس کو جو اس کے احکام کا خلاف کرے۔

﴿۲۶﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي

﴿۲۶﴾ اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے ضعیف کمزور، زمین مکہ میں ڈرتے

الْأَرْضِ اَرْضَ مَكَّةَ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ يَاخُذُكُمُ الْكُفَّارُ بِسُرْعَةٍ فَاٰوٰىكُمْ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَيَّدَكُمْ قَوَّيٰكُمْ
بِنَصْرِهٖ يَوْمَ بَدْرٍ بِالْمَلٰٓئِكَةِ وَرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَلْغَنَائِمِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ○ نِعَمَهٗ

تھے اس سے کہ ظالم تمکو جلدی سے پکڑ کر نہ لیجاویں سو اللہ نے تم کو مدینہ میں جگہ دی اور تم کو قوت دی بدر کی لڑائی میں فرشتوں سے تمکو مدد پہنچائی اور مالِ غنیمت کھلایا تاکہ تم اس کی نعمتوں کا شکر کرو۔

(۲۷) وَنَزَلَ فِيْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ
وَقَدْ بَعَثَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ لِيَنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِهٖ
فَاسْتَشَارُوْهُ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنَّهُ الذَّبْحُ
لِاَنَّ عِيَالَهٗ وَمَالَهٗ فِيْهِمْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَلَا تَخُوْنُوْٓا
اَمٰنٰتِكُمْ مَا اُؤْتُمِنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّيْنِ وَغَيْرِهٖ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(۲۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الخ وجہ نازل ہونے ان آیتوں کی یہ ہے کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کی طرف بھیجا کہ انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اُتاریں پس انہوں نے ابو لبابہ سے مشورہ کیا اسنے ان کو مشورہ دیا ساتھ اشارہ کے کہ تمہارے بارے میں حکم قتل کا ہوگا۔ اس نے یہ بھید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے اس لئے کہدیا کہ اسکا کنبہ اور مال انہیں تھا ـــــ اے ایمان والو اللہ اور اسکے پیغمبر کے حکم میں جان بوجھ کر خیانت نہ کرو اور نہ اسمیں خیانت کرو جو تمہارے پاس امانت رکھی گئی اور کسی سے قرض لیکر انکار نہ کرو

تشریح

(۲۵) منکرات سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں | اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں کو دنیا میں اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ افراد کی اصلاح و تربیت کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کے نظام کو بھی درست کریں اور ایک اسلامی معاشرہ قائم کریں کیونکہ جب تک افراد کے ساتھ ساتھ صالح معاشرہ قائم نہ ہو افراد کا بھی نیکی پر چلنا دشوار ہوگا اگر نیکی کا ماحول بن جائیگا تو اس پاکیزہ ماحول میں لوگوں کو نیکی پر چلنا آسان ہوگا اسلئے فرد اور معاشرہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں اچھے افراد سے اچھا معاشرہ بنتا ہے جیسے اینٹوں سے دیوار بنتی ہے ہر اینٹ اپنی اپنی جگہ درست ہو اور ٹھیک ڈھنگ سے جڑی ہوئی ہو تو دیوار مضبوط ہوتی ہے اسی طرح اچھا معاشرہ افراد کے اخلاق کو بنانے میں اور ان کی تربیت کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔
جس طرح نیکی کے اثرات اپنی ذات سے آگے بڑھ کر دوسروں تک پہنچتے ہیں اسی طرح برائی بھی متعدی ہوتی ہے کہ اس کے اثرات برائی کرنے والے کی ذات سے آگے بڑھ کر دوسروں تک پہنچتے ہیں اور جب برائیوں کو مٹانے کی کوشش نہیں کی جاتی تو وہ برائیاں بڑھتے بڑھتے عام فتنے کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ اسلئے تنبیہ کی جارہی ہے کہ اس فتنے کی نحوست سے بچو جسکی شامت صرف گناہ کرنے والے تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ دوسرے بہت سے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اصلاح اور ہدایت شخصی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں سے ہونی چاہیئے ورنہ برائیاں بڑھتے بڑھتے عام عذاب کی صورت اختیار کرلیتی ہیں اور اس وقت اللہ تعٰ کی پکڑ سے کوئی بچ نہیں پاتا۔

(۲۶) نیکی کے راستے میں خطرات بھی آتے ہیں | جب انفرادی اور اجتماعی کوشش کی جاتی ہے تو اسکے راستے میں طرح طرح کی مشکلات اور رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ جب اللہ کے رسولؐ نے اسلام کی دعوت کا آغاز کیا تو مسلمان بہت تھوڑے تھے اور کمزور تھے ہر وقت یہ ڈر رہتا تھا کہ کہیں انکو جڑ سے مٹا نہ دیا جائے مگر پھر اللہ نے انکی مدد کی انہیں جائے پناہ دی معاشی استحکام دیا اور حلال اور پاکیزہ روزی عطا فرمائی اس شکرگذاری کا تقاضہ ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہ ہوں اور اخلاق اور جانثاری کے ساتھ اللہ کے دین کی خدمت میں لگے رہیں یہی ان کی عملی شکرگذاری ہے۔

(۲۷) امانت میں خیانت نہ کیجائے | اسلام میں امانت کا تصور بڑا وسیع ہے امانت سے مراد وہ ذمہ داریاں ہیں جو کسی پر اعتبار کرکے اسکے سپرد کی جاتی ہیں۔ اللہ کی دی ہوئی زندگی یہ بھی ایک امانت ہے امانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ جس غرض سے یہ زندگی دی گئی ہے اسکو اس کام میں لگایا جائے اور اس میں خیانت نہ کیجائے اور جان بوجھ کر ذمہ داری کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع ۳ ۹ ۱۷

وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	اَمْوَالُكُمْ	وَاَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ	وَّاَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗٓ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ
اور جان لو	درحقیقت	تمہارے مال	اور تمہاری اولاد	بڑی آزمائش	اور یہ کہ	اللہ	اسکے پاس	اجر	بڑا

اور جان لو کہ درحقیقت تمہارے مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش ہیں، اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰهَ	يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ	وہ بنادیگا	تمہارے لئے	فرقان	اور دور کردیگا	تم سے

اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے بنادیگا (حق کو باطل سے جدا کرنیوالا) فرقان اور تم سے تمہاری برائیاں

سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ

سَيِّاٰتِكُمْ	وَيَغْفِرْ	لَكُمْ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ	وَاِذْ يَمْكُرُ + بِكَ
تمہاری برائیاں	اور بخشدیگا	تمہیں	اور اللہ	فضل والا	بڑا	اور جب خفیہ تدبیریں کرتے تھے آپکے بارہ

دُور کردیگا، اور تمہیں بخشدیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور (یاد کرو) جب کافر آپ کے بارہ میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِيُثْبِتُوْكَ	اَوْ	يَقْتُلُوْكَ	اَوْ	يُخْرِجُوْكَ	وَيَمْكُرُوْنَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا (کافر)	تمہیں قید کرلیں	یا	قتل کردیں تمہیں	یا	نکال دیں تمہیں	اور وہ خفیہ تدبیریں کرتے تھے

خفیہ تدبیر کرتے تھے کہ آپ کو قید کرلیں یا قتل کردیں یا (مکہ سے) نکال دیں۔ اور وہ خفیہ تدبیر کرتے تھے

وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

وَيَمْكُرُ اللّٰهُ	وَاللّٰهُ	خَيْرُ	الْمٰكِرِيْنَ	وَاِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ
اور خفیہ تدبیریں کرتا ہے اللہ	اور اللہ	بہترین	تدبیر کرنے والا	اور جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر

اور اللہ (بھی) خفیہ تدبیر کرتا ہے اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور جب اُن پر ہماری آیات پڑھی

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ

اٰيٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ + سَمِعْنَا	لَوْ نَشَاۗءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ	هٰذَآ	اِنْ	هٰذَآ
ہماری آیات	وہ کہتے ہیں	البتہ ہم نے سن لیا	اگر ہم چاہیں	کہ ہم کہہ لیں	مثل	اس	نہیں	یہ

جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں البتہ ہم نے سن لیا۔ اگر ہم چاہیں ہم بھی اس جیسی آیات کہہ لیں۔ یہ تو

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۳۱)

اِلَّآ	اَسَاطِيْر	الْاَوَّلِيْنَ
مگر (صرف)	قصے کہانیاں	پہلے (اگلے)

صرف قصے کہانیاں ہیں اگلوں کی

(۲۸) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ
لَكُمْ صَادَّةٌ عَنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ وَّاَنَّ اللّٰهَ
عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ فَلَا تُفَوِّتُوْهُ بِمُرَاعَاةِ
الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَالْخِيَانَةِ لِاَجْلِهِمْ
(۲۹) وَنَزَلَ فِيْ تَوْبَتِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
تَتَّقُوا اللّٰهَ بِالْاَمَانَةِ وَغَيْرِهَا يَجْعَلْ
لَّكُمْ فُرْقَانًا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ مَا تَخَافُوْنَ
فَتَنْجُوْنَ وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○
(۳۰) وَاذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقَدِ اجْتَمَعُوْا لِلْمُشَاوَرَةِ فِيْ شَاْنِكَ
بِدَارِ النَّدْوَةِ لِيُثْبِتُوْكَ يُوْثِقُوْكَ وَ
يَحْبِسُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ كُلُّهُمْ قِتْلَةَ رَجُلٍ
وَّاحِدٍ اَوْ يُخْرِجُوْكَ مِنْ مَكَّةَ وَيَمْكُرُوْنَ
بِكَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ بِهِمْ بِتَدْبِيْرِ اَمْرِكَ بِاَنْ
اَوْحٰٓى اِلَيْكَ مَا دَبَّرُوْهُ وَاَمَرَكَ بِالْخُرُوْجِ وَ
اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ اَعْلَمُهُمْ بِهٖ
(۳۱) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا الْقُرْاٰنُ
قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا
مِثْلَ هٰذَآ قَالَهُ النَّضْرُ بْنُ
الْحَارِثِ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاْتِي الْحِيْرَةَ
يَتَّجِرُ فَيَشْتَرِيْ كُتُبَ اَخْبَارِ الْاَعَاجِمِ
وَيُحَدِّثُ بِهَا اَهْلَ مَكَّةَ اِنْ مَا
هٰذَآ الْقُرْاٰنُ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ اَكَاذِيْبُ
الْاَوَّلِيْنَ ○

(۲۸) اور جانو کہ بات یہ ہے کہ یہ تمہاری اولاد اور مال تمہارے لئے وبال اور تم کو امور اخرویہ سے روکنے والے ہیں اور بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے پس اس کو ضائع نہ کرو مال اور اولاد کی محبت اور حفاظت میں اور انکی وجہ سے خیانت اللہ و رسول کی نہ کرو کہ ثواب سے محروم رہجاؤ

(۲۹) اور ابولبابہ کی توبہ کے بارے میں یہ اگلی آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا الخ اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو امانت میں خیانت نہ کرو اور ہر امر میں خوف الٰہی رکھو تو اللہ تم کو جدا کردے اور بچادے اس سے جس سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے گناہوں کا کفارہ کرے اور انکو بخشے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۳۰) اور یاد کرو اے محمد جب تمہارے ساتھ کافروں نے مکر کیا اور دار ندوہ میں تمہارے بارے میں مشورہ کرنے کے لئے اکھٹے ہوئے تاکہ تم کو قید کرلیں یا مار ڈالیں یا مکہ سے نکال دیں اور کافر تمہارے ساتھ مکر و فریب کرتے ہیں اور اللہ انکے ساتھ کرتا ہے بایں طور کہ اس نے تمہارے کام کی تدبیر کردی اور انکا مشورہ تم پر ظاہر فرمایا اور حکم کیا کہ تم مکہ سے چلے جاؤ یہاں نہ ٹھہرو اور اللہ مکر کو ان سے زیادہ جانتا ہے۔

(۳۱) اور جب ان پر ہماری آیتیں یعنی قرآن پڑھا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو اس کی مثل کہہ لیں۔ یہ مقولہ نظر بن حارث کا ہے کہ وہ تجارت کے لئے حیرہ میں جاتا جو ایک شہر ہے قریب کوفہ کے وہاں سے عجمیوں کی کتابیں خرید کر لاتا تھا اور اہل مکہ کو سناتا تھا) نہیں ہے یہ قرآن مگر جھوٹے قصے پہلوں کے

تشریح

(۲۸) **مال اور اولاد بھی آزمائش ہے** | مال اور اولاد بھی اللہ کی امانت ہے اگر انسان اس امانت کو صحیح طور پر ادا کرے تو وہ اللہ کی آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گذر جائیگا۔ مال کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حلال راستہ سے کمایا جائے اور حلال راستے پر خرچ کیا جائے۔ اسی طرح اولاد کی ذمہ داری یہ ہے کہ اس کی صحیح تربیت کی جائے اس کو زیور اخلاق سے آراستہ کیا جائے۔ عام طور پر انسان مال اور اولاد کی محبت میں گرفتار ہوکر راستی کے راستے سے ہٹ جاتا ہے یہ چیزیں اللہ کی طرف سے بطور آزمائش ہیں اور ان کا حق ادا کرنے میں انسان کی کامیابی ہے وہ اس بات کو سمجھ لیگا اسکے لئے اللہ کے پاس اجر عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ اجر کے دینے میں کوتاہی نہیں فرماتے۔

(۲۹) **رضائے الٰہی کے طلبگار میں حق کی بصیرت پیدا ہوجاتی ہے** | ایک خدا ترس انسان جب اللہ کی رضا کے راستے پر قدم رکھتا ہے اور اس کا جذبہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے ایسی کوئی حرکت نہ ہو جس سے میرا پروردگار مجھ سے ناراض ہوجائے تو اللہ اس کے اندر ایک خاص بصیرت پیدا فرما دیتے ہیں جس سے اُسے معلوم ہوجاتا ہے کہ کون سا رویہ صحیح ہے اور کون سا غلط۔ یہ وہ فرقان اور کسوٹی ہے جو اچھائی اور برائی کا ایک خاص شعور عطا کرتی ہے جب یہ شعور بیدار ہوتا ہے اور انسان راہِ حق پر قدم رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتے ہیں۔ اس کی برائیوں کو دُور کرتے ہیں اور اس کے جذبۂ صادق کو دیکھتے ہوئے کوئی کوتاہی ہوجائے تو اسے معاف فرما دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خاص فضل فرمانے والے ہیں۔

(۳۰) **منکرین حق کی ساری تدبیریں ناکام ہوگئیں** | مدینہ منورہ کے ۷۵ آدمیوں نے حج کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جو بیعتِ عقبہ کے نام پر مشہور ہے۔ عقبہ کے معنی گھاٹی کے ہیں کیونکہ یہ بیعت قول و قرار پہاڑ کی گھاٹی میں ہوا تھا اسلئے اس کا نام بیعتِ عقبہ ہے۔ مدینہ منورہ کے اس وفد نے آپ ﷺ کو مدینہ آنے کی دعوت دی تھی۔ اس طرح اللہ کے دین کو زمین پر ایک ٹھکانا میسر آگیا تھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے ایک ایک دو دو کر کے خفیہ طور پر مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنی شروع کی آپ ﷺ کو اپنے اللہ کے حکم کا انتظار تھا اور آپ ﷺ نے اشاروں اشاروں میں حضرت ابوبکرؓ کو بھی اس کے بارے میں باخبر کر دیا تھا۔ مکے میں آپ ﷺ کے مخالف خوب سمجھتے تھے کہ اگر مدینہ میں آپ کو ٹھکانا مل گیا تو وہ ہمارے لئے کتنا بڑا خطرہ پیدا ہوجائے گا۔ چنانچہ یہ لوگ آخری فیصلے کے لئے دارالندوہ میں جمع ہوئے جس میں قوم کے تمام سرکردہ لوگ اکٹھے ہوئے اور مشورہ ہوا کہ اس خطرے سے کس طرح نمٹا جائے۔ ایک رائے یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ کو قید کر دیا جائے۔ دوسری رائے یہ تھی کہ تمام قبیلوں کا ایک ایک جوان جو قتل و خون میں مہارت رکھتا ہو منتخب کیا جائے اور یہ سب مل کر یکبارگی حضرت محمد ﷺ پر حملہ کردیں تاکہ تمام قبیلوں سے بنو عبد مناف انتقام نہ لے سکیں اور خون بہا (دیت) سارے قبیلوں پر تقسیم ہوجائے۔ سب نے اس رائے کو پسند کیا اور قتل کا وقت بھی مقرر کر دیا گیا۔ اس کام کے لئے جو رات مقرر ہوئی تھی اسی رات میں نبی ﷺ سب کی آنکھوں میں خاک جھونک کر صاف نکل گئے۔ اور دشمنوں کی ساری تدبیر دھری کی دھری رہ گئی۔

اس بات کو اللہ تعالیٰ یاد دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ وقت بھی یاد کرو جب منکرین حق تمہارے خلاف سازشیں کر رہے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا قتل کر دیں یا تمہیں شہر بدر کر دیں وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی چال چل رہے تھے اور اللہ سے بہتر کس کی تدبیر ہوسکتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بیکسی کی حالت میں تمہاری مدد کی تو آج بھی وہ تمہارا مددگار ہے اس لئے حق بات کہنے میں کسی سے ڈرنا نہیں چاہیئے اور جھکنا نہیں چاہیئے۔

(۳۱) **کلام حق کو قصے کہانیاں کہتے ہیں** | ان حق کا انکار کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کے احکام پیش کئے جاتے ہیں اور اس کا کلام سنایا جاتا ہے تو بڑی بے پروائی سے کہتے ہیں کہ ہاں جی ہم نے سُن لیا ہم چاہیں تو ایسی باتیں ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ یہ ہیں کیا وہی پرانے قصے کہانیاں جو پہلے سے لوگ سناتے چلے آرہے ہیں۔ کیا ان لوگوں سے توقع ہوسکتی ہے کہ یہ اللہ کی ہدایت پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا

وَاِذْ	قَالُوا	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ	هٰذَا	هُوَ	الْحَقَّ	مِنْ	عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	عَلَيْنَا
اور جب	وہ کہنے لگے	اے اللہ	اگر	ہے	یہ	وہ	حق	سے	تیری طرف	تو برسا	ہم پر

اور جب وہ کہنے لگے اے اللہ! اگر تیری طرف سے یہی سچا ہے تو برسا ہم پر

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

حِجَارَةً	مِّنَ	السَّمَآءِ	اَوِ	ائْتِنَا	بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ	وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ
پتھر	سے	آسمان	یا	لے آ ہم پر	عذاب	دردناک	اور نہیں ہے	اللہ	کہ انہیں عذاب دے

آسمان سے پتھر یا ہم پر درد ناک عذاب لے آ اور اللہ (ایسا) نہیں ہے کہ انہیں عذاب دے

وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَاَنْتَ	فِيْهِمْ	وَمَا	كَانَ	اللّٰهُ	مُعَذِّبَهُمْ	وَهُمْ	يَسْتَغْفِرُوْنَ
جبکہ آپ	ان میں	اور نہیں	ہے	اللہ	انہیں عذاب دینے والا	جبکہ وہ	بخشش مانگتے ہوں

جبکہ آپ ان میں ہیں اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ

وَمَا لَهُمْ	اَلَّا	يُعَذِّبَهُمُ	اللّٰهُ	وَهُمْ	يَصُدُّوْنَ	عَنِ	الْمَسْجِدِ
اور کیا ان کے لئے (انہیں)	کہ نہ	انہیں عذاب دے	اللہ	جبکہ وہ	روکتے ہیں	سے	مسجد

اور انہیں کیا ہے؟ کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے جب کہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔

الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ

الْحَرَامِ	وَمَا كَانُوْٓا	اَوْلِيَآءَهٗ	اِنْ	اَوْلِيَآؤُهٗٓ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَلٰكِنَّ
حرام	اور نہیں وہ ہیں	اس کے متولی	نہیں	اس کے متولی	مگر (صرف)	متقی (جمع)	اور لیکن

اور وہ نہیں ہیں اس کے متولی۔ اس کے متولی تو صرف متقی ہیں لیکن ان میں

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	وَمَا	كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ	الْبَيْتِ	اِلَّا	مُكَآءً
انہیں سے اکثر	نہیں جانتے	اور نہیں	تھی	ان کی نماز	نزدیک	خانہ کعبہ	مگر	سیٹیاں

سے اکثر نہیں جانتے۔ اور خانہ کعبہ کے نزدیک ان کی نماز نہ تھی مگر صرف سیٹیاں

وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾

وَتَصْدِيَةً	فَذُوقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ + تَكْفُرُونَ
اور تالیاں	پس چکھو	عذاب	اسکے بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

اور تالیاں ، پس عذاب چکھو اس کے بدلے جو تم کفر کرتے تھے

(۳۲) وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا الَّذِي
يَقْرَؤُهُ مُحَمَّدٌ هُوَ الْحَقُّ الْمُنَزَّلُ مِنْ
عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ
السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ مُؤْلِمٍ
عَلٰى إِنْكَارِهِ قَالَهُ النَّضْرُ أَوْ غَيْرُهُ
إِسْتِهْزَاءً أَوْ إِيْهَامًا أَنَّهُ عَلٰى بَصِيرَةٍ
وَجَزْمٍ بِبُطْلَانِهِ قَالَ تَعَالٰى
(۳۳) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِمَا سَأَلُوهُ
وَأَنْتَ فِيهِمْ لِأَنَّ الْعَذَابَ إِذَا نَزَلَ
عَمَّ وَلَمْ تُعَذَّبْ أُمَّةٌ إِلَّا بَعْدَ خُرُوجِ
نَبِيِّهَا وَالْمُؤْمِنِينَ مِنْهَا وَمَا كَانَ
اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝
حَيْثُ يَقُولُونَ فِي طَوَافِهِمْ غُفْرَانَكَ
غُفْرَانَكَ وَقِيلَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
الْمُسْتَضْعَفُونَ فِيهِمْ كَمَا قَالَ تَعَالٰى
لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا
(۳۴) وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ بِالسَّيْفِ
بَعْدَ خُرُوجِكَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ وَعَلَى
الْقَوْلِ الْأَوَّلِ وَهِيَ نَاسِخَةٌ لِمَا قَبْلَهَا
وَقَدْ عَذَّبَهُمْ بِبَدْرٍ وَغَيْرِهِ وَهُمْ
يَصُدُّونَ يَمْنَعُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ يَطُوفُوا بِهِ
وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ كَمَا زَعَمُوا

(۳۲) اور جب ان لوگوں نے کہا اگر یہ قرآن جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں سچا ہے تیرے پاس سے اُترا ہے تو ہم پر اس کے انکار کی وجہ سے آسمان سے پتھر برسا یا عذاب دردناک میں گرفتار کر۔ یہ دعویٰ نضر بن حارث وغیرہ نے کیا استہزاء اور ہنسی کی راہ سے اور اس لئے کہ لوگوں کو خیال ہو کہ اس کو قرآن کے باطل ہونے کا ایسا یقین اور پختہ خبر ہے کہ اس طرح پختگی سے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اگر قرآن سچا ہو تو ہم پر عذاب بھیج اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

(۳۳) اور ان کے اس سوال کے سبب تمہارے ہوتے ہوئے اللہ انکو عذاب نہیں کرسکتا کیونکہ عذاب جب آتا ہے عام ہوتا ہے حالانکہ عادت الٰہی یہ جاری ہے کہ کسی امت پر عذاب نہیں آیا مگر ان کے پیغمبر اور مومنین کے جدا ہونے اور نکلنے کے بعد اور اللہ انکو عذاب نہیں کرسکتا باوجود ان کے استغفار اور توبہ کرنے کے چنانچہ وہ لوگ طواف میں کہتے ہیں غفرانک غفرانک یعنی مجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور کہا گیا کہ استغفار کرنے والے جو باعث عذاب الٰہی نہ آنے کے ہیں ضعیف اہل اسلام ہیں جو اہل مکہ میں موجود تھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ فرمایا۔ اگر ایمان والے ان کافروں سے علیحدہ ہو جاویں تو ہم کافروں کو سخت عذاب دردناک میں مبتلا کریں۔

(۳۴) اور کیا وجہ کہ اللہ انکو عذاب نہ کریں اور تمہارے اور ضعیف مسلمانوں کے نکلنے کے بعد ان پر حکم قتال کیوں نہ جاری ہو حالانکہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو مسجد حرام میں طواف کرنے سے منع کرتے ہیں اور بیشک یہ وعدہ پورا ہوا کہ اللہ نے انکو بدر وغیرہ کی لڑائی میں عذاب دیا۔ یہ آیت ناسخ ہے ماقبل کی اگر مراد وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ سے کافر ہی ہوں۔ اور اگر مراد ضعیف مسلمان ہوں تو پھر ضرورت نسخ کی نہیں کیونکہ وعید عذاب بعد جُدا ہو جانے مسلمانوں کے ہے۔ اور یہ کافر مسجد حرام کے متولی اور سرپرست نہیں ہو سکتے

إِنْ مَا أَوْلِيَاءُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ أَنْ لَا وِلَايَةَ لَهُمْ عَلَيْهِ

جیسا کہ یہ خیال کرتے ہیں متولی بیت اللہ کے وہی لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں ولیکن ان میں سے اکثر آدمی یہ نہیں جانتے کہ وہ متولی بیت اللہ کے نہیں۔

(۳۵) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً صَفِيرًا وَتَصْدِيَةً تَصْفِيقًا أَيْ جَعَلُوا ذَٰلِكَ مَوْضِعَ صَلَاتِهِمُ الَّتِي أُمِرُوا بِهَا فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِبَدْرٍ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○

(۳۵) اور یہ کا فرہیت اللہ کے پاس بجائے نماز کے جس کا انکو حکم کیا گیا ہے سیٹی اور تالی بجاتے ہیں پس چکھو بدر کے عذاب کو بہ سبب اپنے کفر اور انکار کے۔

تشریح

(۳۲) ذرا ان کے حوصلے کو دیکھئے! | ڈھٹائی کی انتہا یہ ہے کہ اللہ کے عذاب کی باتیں سُن کر کہتے تھے کہ اگر واقعی یہ عذاب حق ہے اور یہ اللہ کا ہی کلام ہے تو پھر ہم پر آسمان سے پتھر کیوں نہیں برستے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ مگر آج انہوں نے دیکھ لیا کہ جنگ کے میدان میں وہی حقیر فقیر لوگ جن کو وہ اپنی نظر میں کچھ نہیں سمجھتے تھے اللہ کی مدد سے انہوں نے ان کے غرور کا سر جھکا دیا اور ایسی شرمناک شکست سے دوچار ہوئے کہ سر اٹھانے کے قابل نہ رہے۔

(۳۳) اللہ اتمام حجت سے پہلے عذاب نہیں بھیجتے | مکہ مکرمہ کی زندگی میں جب آنحضرت ﷺ پر اور آپ کا ساتھ دینے والوں پر ستم ڈھائے جارہے تھے اس وقت اللہ کی پکڑ نہیں آئی کیونکہ اللہ تعالےٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جب تک اللہ کا نبی مایوس ہو کر اس بستی سے چلا نہ جائے اور یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اب انمیں اصلاح پذیری کی کوئی گنجائش نہیں رہی اس وقت اللہ تعالےٰ اس بستی پر اپنا عذاب نازل نہیں کرتے۔ اگر کسی بستی میں ایسے لوگ سامنے آرہے ہوں جو اپنی سابقہ غفلت پر اللہ سے مغفرت طلب کر رہے ہوں تو اسوقت تک اللہ تعالیٰ بھی منتظر رہتے ہیں کہ شاید یہ اب بھی باز آجائیں اور جب حجت پوری ہو جاتی ہے تو پھر اللہ تعالےٰ گرفت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی زندگی میں باوجود تمام شرارتوں کے اللہ کی طرف سے اس طرح کی پکڑ نہیں آتی جسطرح نبی ﷺ کے مکہ مکرمہ سے تشریف لیجانے کے بعد آئی۔

(۳۴) عبادت گاہوں کی تولیت کے حقدار اللہ والے ہیں | عبادت گاہوں کی تولیت اور اس کی خدمت بحالانا کسی خاندان کی میراث نہیں ہے عبادت گاہوں کے جائز متولی وہ ہیں جو خود بھی عبادت گذار ہوں۔ قریش نے کیونکہ اپنے کردار سے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کے متولی بنے رہنے کے قابل نہیں ہیں اور وہ مسجد حرام میں آنیوالوں کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں اور ان کو اللہ کے گھر سے روک رہے ہیں ایسے لوگ ہرگز متولی بنے رہنے کے قابل نہیں ہیں تو ایسے لوگوں کو سزا کیوں نہ ملے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ متولی بننے کا حق خدا ترس اور پرہیزگار لوگوں کا ہے۔ عبادت گاہیں اللہ کی عبادت کیلئے ہیں وہ کسی کی ملکیت نہیں ہیں کہ کوئی زبردستی اس کا مالک بن بیٹھے۔

(۳۵) عبادت شور مچانے کا نام نہیں ہے | رہی ان مکہ والوں کی عبادت اور ان کی نماز سیٹیاں بجانا، تالیاں پیٹنا کیا یہ عبادت کا طریقہ ہے؟ کیا عبادت کا یہی طریقہ حضرت ابراہیم ؑ کو سکھایا تھا؟ کیا اس شور و شغب کو عبادت کہتے ہیں؟ تم نے اس عبادت گاہ کو شور و شغب کی آماجگاہ بنا لیا ہے۔ ننگے طواف کرنا، بے ہودہ حرکتیں یہ کون سی عبادت ہے۔ یہ اس قابل احترام مقام کی بے حرمتی ہے۔ تم حق کا انکار کرنے والے، حق کا راستہ روکنے والے، حق والوں کے ساتھ لڑنے والے ہو لہذا اپنے کرتوتوں کا مزا چکھو۔ غزوۂ بدر میں تمہاری ذلت آمیز شکست اللہ کا عذاب ہے۔ عذاب صرف پتھروں کی ہی شکل میں نہیں ہوتا۔ عذاب کی شکل یہ بھی ہے کہ آج حق اور باطل کا فیصلہ ہو گیا ہے اور یہ طے ہو چکا ہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا پسندیدہ طریقہ جاری ہوگا۔ نہ کہ تمہارا وہ جاہلانہ طریقہ جس نے انسانوں کو غلام بنا رکھا تھا اور انسانیت کو زندہ درگور کر دیا تھا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	يُنفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوا	عَن
بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	تاکہ روکیں	سے

بے شک کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں تاکہ روکیں

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ

سَبِيلِ	اللَّهِ	فَسَيُنفِقُونَهَا	ثُمَّ	تَكُونُ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةً	ثُمَّ
راستہ	اللہ	سو اب خرچ کریں گے	پھر	ہوگا	اُن پر	حسرت	پھر

اللہ کے راستہ سے، سو اب وہ خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر حسرت ہوگی پھر وہ

يُغْلَبُونَ ۗ لا وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿۳۶﴾

يُغْلَبُونَ	وَالَّذِينَ	كَفَرُوا	إِلَىٰ	جَهَنَّمَ	يُحْشَرُونَ
وہ مغلوب ہونگے	اور جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	طرف	جہنم	اکٹھے کیے جائیں گے

مغلوب ہونگے اور کافر جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔

لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ

لِيَمِيزَ	اللَّهُ	الْخَبِيثَ	مِنَ	الطَّيِّبِ	وَيَجْعَلَ	الْخَبِيثَ	بَعْضَهُ	عَلَىٰ
تاکہ جُدا کردے	اللہ	گندا	سے	پاک	اور رکھے	گندا	اسکے ایک	پر

تاکہ اللہ گندے کو پاک سے جُدا کردے اور گندے کو ایک دوسرے پر

بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ

بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهُ	جَمِيعًا	فَيَجْعَلَهُ	فِي	جَهَنَّمَ
دوسرے	پھر ڈھیر کردے	سب	پھر ڈال دے اسکو	میں	جہنم

رکھے پھر سب کو ایک ڈھیر کردے، پھر اس کو جہنم میں ڈال دے

۴ ع۹ ۱۸

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۳۷﴾ ع

أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْخَاسِرُونَ
یہی لوگ	وہ	خسارہ پانے والے

یہی لوگ ہیں خسارہ پانے والے

(۳۶) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ فِيْ حَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ
فِيْ عَاقِبَةِ الْاَمْرِ عَلَيْهِمْ
حَسْرَةً نَدَامَةً لِفَوَاتِهَا
وَفَوَاتِ مَا قَصَدُوْهُ ثُمَّ
يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ فِي الدُّنْيَا وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ
فِي الْاٰخِرَةِ يُحْشَرُوْنَ ○
يُسَاقُوْنَ

(۳۶) بیشک جو لوگ کافر ہوئے وہ اپنے مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور لڑائی میں خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو راہِ خدا سے روکیں سو عنقریب وہ لوگ مال خرچ کریں گے ، پھر یہ خرچ کرنا ان کے لئے انجام کار باعثِ ندامت اور افسوس ہوگا کیونکہ جو کچھ انہوں نے اس خرچ کرنے سے ارادہ کیا وہ بھی پورا نہ ہوا اور مال بھی ضائع ہوا ۔ پھر وہ دنیا میں مغلوب ہوں گے اور ان کافروں کو آخرت میں یہ سزا دی جائیگی کہ دوزخ کی طرف بذلت کھینچے جائینگے

(۳۷) لِيَمِيْزَ مُتَعَلِّقٌ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ
اَيْ يَفْصِلَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ
الْكَافِرَ مِنَ الطَّيِّبِ الْمُؤْمِنِ
وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى
بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا يَجْمَعَهٗ
مُتَرَاكِبًا بَعْضَهٗ فَوْقَ بَعْضٍ
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(۳۷) تاکہ جدا کردے اللہ کافروں کو مسلمانوں سے ، اور سب کافروں کو اکٹھا کر کے توبتو ان کو دوزخ میں ڈالدے ۔ یہی لوگ ہیں ٹوٹے والے ۔

تشریح

(۳۶) حق کے خلاف جانی اور مالی کوششوں کا انجام حسرتوں کے سوا کچھ نہ ہوگا | آج جو لوگ نہ صرف یہ کہ خود حق کے مقابلہ میں نبرد آزما ہیں بلکہ حق کا راستہ روکنے کے لئے اپنی کمائی ہوئی دولت بھی خرچ کر رہے ہیں جب ان کے سامنے انجام آئیگا تو حسرت اور افسوس کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا اور وہ پچھتائیں گے کہ ہماری یہ کوشش بیکار چلی گئی وہ مغلوب ہوں گے اور ان سارے منکرین حق کو گھیر کر جہنم رسید کردیا جائیگا اس طرح دنیا میں بھی ذلت ورسوائی ہوئی اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی بُرا انجام سامنے آئے گا ۔

(۳۷) حق و باطل کی کش مکش کا منشا | حق و باطل کا یہ ٹکراؤ اسلئے ہے کہ باطل سے حق کو الگ کردیا جائے حق ممتاز ہوجائے اور صاف معلوم ہوجائے کہ سچائی کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے ۔ اگر یہ کش مکش نہ ہو تو حق و باطل میں خط امتیاز کھینچنا مشکل ہے اس کش مکش کے نتیجے میں جہاں حق باطل سے الگ ہو جاتا ہے وہاں باطل سارا اکٹھا ہوجاتا ہے ۔ اسلئے کہ ان سب کا یہ مقصد کہ ہم حق کو جڑ سے اکھاڑ دیں ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیتا ہے ۔ جب یہ ساری گندگی اکٹھی ہوجاتی ہے تو یہ ساری گندگی کے پلندے کو اللہ تعالیٰ جہنم کی نذر کردیں گے اس طرح دنیا اور آخرت کی تباہی وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور انہیں معلوم ہوجائے گا کہ اصل میں خسارے میں کون لوگ رہے ہیں ۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ

قُلْ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِنْ	يَّنْتَهُوْا	يُغْفَرْ	لَهُمْ	مَّا	قَدْ سَلَفَ	وَاِنْ
کہدیں	اُن سے جو	انہوں نے کفر کیا (کافر)	اگر	وہ باز آجائیں	معاف کردیا جائے	انہیں	جو	گزر چکا	اور اگر

کافروں سے کہدیں اگر وہ باز آجائیں تو انہیں معاف کردیا جائے گا جو گزر چکا اور اگر

يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ

يَّعُوْدُوْا	فَقَدْ	مَضَتْ	سُنَّتُ	الْاَوَّلِيْنَ	وَ	قَاتِلُوْهُمْ
پھر وہی کریں	تو تحقیق	گزر چکی ہے	سُنّت (روش)	پہلے لوگ	اور	ان سے جنگ کرو

وہ پھر وہی کریں تو تحقیق پہلوں کی روش گزر چکی ہے اور ان سے جنگ کرو

حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ

حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	وَّ يَكُوْنَ	الدِّيْنُ	كُلُّهٗ	لِلّٰهِ	فَاِنِ
یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ	اور ہوجائے	دین	سب	اللہ کا	پھر اگر

یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین سب اللہ کا ہوجائے ، پھر اگر وہ

انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا

انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ	وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْٓا
وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	جو وہ	وہ کرتے ہیں	دیکھنے والا	اور اگر	وہ منہ موڑلیں	تو جان لو

باز آجائیں تو بیشک اللہ دیکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں ۔ اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو جان لو

اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

اَنَّ	اللّٰهَ	مَوْلٰىكُمْ	نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَنِعْمَ	النَّصِيْرُ	
کہ	اللہ	تمہارا ساتھی	خوب	ساتھی	اور خوب	مددگار	

کہ اللہ تمہارا ساتھی ہے کیا خوب ساتھی اور کیا خوب مددگار ہے ۔

﴿۳۸﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا كَاَبِيْ سُفْيَانَ
وَاَصْحَابِهٖ اِنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْكُفْرِ وَ
قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ مِنْ
اَعْمَالِهِمْ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا اِلٰى قِتَالِهِمْ

﴿۳۸﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ الخ
اے محمدؐ کہدو ان لوگوں سے جو کافر ہوئے جیسے ابوسفیان
اور اس کے ہمراہی کہ اگر وہ لوگ کفر نہ کریں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ لڑنے اور مقابلہ کرنے سے باز رہیں تو ان کے
پچھلے بُرے عمل سب بخش دیئے جائیں گے اور اگر وہ دوبارہ آنحضرت

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ○ اَیْ سُنَّتُنَا فِیْهِمْ بِالْاِهْلَاكِ فَكَذَا نَفْعَلُ بِهِمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑیں گے تو بیشک ہماری عادت جو پہلی امتوں میں جاری رہی کہ انکو قتل کیا گیا اور ہلاک کر ڈالا وہی انمیں بھی جاری ہوگی کہ یہ بھی ہلاک کر دئے جاوینگے۔

(۳۹) وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ تُوْجَدُ فِتْنَةٌ شِرْكٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَلَا يُعْبَدُ غَيْرُهٗ فَاِنِ انْتَهَوْا عَنِ الْكُفْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ فَيُجَازِيْهِمْ بِهٖ

(۳۹) اور کافروں کو قتل کرو یہاں تک کہ شرک اور کفر کا نام ونشان باقی نہ رہے اور تمام دین اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا ہو جائے کہ اسکے سوا کسی کی پرستش نہ ہو سو اگر وہ کفر سے باز رہے تو بیشک اللہ انکے کاموں کو دیکھتا ہے پس وہ عوض اس کا انکو دے گا۔

(۴۰) وَاِنْ تَوَلَّوْا عَنِ الْاِيْمَانِ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نَاصِرُكُمْ وَمُتَوَلِّيْ اُمُوْرِكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى هُوَ وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ اَیِ النَّاصِرُ لَكُمْ

(۴۰) اور اگر وہ ایمان سے روگردانی کریں تو جانو کہ بلاشبہ تمہارا مددگار اور تمہارے کاموں کو پورا کرنے والا اللہ ہے وہ اچھا مددگار اور کاموں کا درست کرنے والا اور بہتر معین ہے۔

تشریح

(۳۸) اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ | اے پیغمبر آپ ان لوگوں کو سمجھائیں کہ جو ہو چکا ہو چکا اب بھی سنبھل جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دیں گے۔ اور اگر تمہاری یہی روش رہی تو تم تاریخ اٹھا کر دیکھ لو کہ تم سے پچھلی قوموں کا کیا انجام ہوا ہے۔ کیا عاد و ثمود کی بستیوں پر آج کوئی رونے والا ہے؟ کیا فرعون کا انجام تاریخ کی نگاہوں سے اوجھل ہے۔؟

(۳۹) جنگ فتنہ ختم کرنے کے لئے ہے | اسلام میں قتال وجہاد کا واحد مقصد یہ ہے کہ انسانی آزادی باقی رہے فتنہ فساد مٹ جائے۔ جو جس راہ پر چلنا چاہے اس کے لئے راہیں کھل جائیں جب تک یہ مقصد پورا نہ ہو جائے اس وقت تک تم اپنا ہاتھ مت روکو اسلئے کہ فتنوں کی جڑ کاٹ دینا اور سچائی کے لئے راہ ہموار کر دینا یہی تمام قربانیوں کا مقصد ہے۔ ایک مومن کی اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ وہ انسانوں کی بھلائی کے لئے اپنی جان اور اپنا مال سب کچھ راہِ حق میں کھپا دے۔ ہاں اگر یہ لوگ اپنی فتنہ انگیزیوں سے باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے اور ان کے اعمال کو جانتا ہے۔ اگر یہ سچے دل سے ایسا کر رہے ہیں تو ان کے دلوں کا حال اللہ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

(۴۰) ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھو | سمجھانے کے باوجود اگر یہ نہ مانیں تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم اپنا کام کرتے رہو اپنی نیتوں کو خالص رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے حامی اور سرپرست ہیں اور اللہ سے بہتر نہ کوئی حامی ہو سکتا ہے نہ کوئی مددگار۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ	مِّنْ	شَیْءٍ	فَاَنَّ	لِلّٰهِ	خُمُسَهٗ	وَلِلرَّسُوْلِ
اور	تم جان لو	جو کچھ	تم غنیمت لو	سے	کسی چیز	سو	اللہ کے واسطے	اسکا پانچواں حصہ	اور رسول کیلئے

اور جان لو کہ تم جو کچھ کسی چیز سے غنیمت لو اس کا پانچواں حصہ ہے اللہ کے لئے اور رسول کے لئے

وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ

وَ	لِذِی الْقُرْبٰی	وَالْیَتٰمٰی	وَالْمَسٰکِیْنِ	وَابْنِ السَّبِیْلِ	اِنْ	کُنْتُمْ
اور	قرابت داروں کیلئے	اور یتیموں	اور مسکینوں	اور مسافروں	اگر	تم ہو

اور ان کے قرابت داروں کے لئے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے اگر تم ایمان

اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی

اٰمَنْتُمْ	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اَنْزَلْنَا	عَلٰی	عَبْدِنَا	یَوْمَ + الْفُرْقَانِ	یَوْمَ	الْتَقَی
ایمان رکھتے	اللہ پر	اور جو	ہم نے نازل کیا	پر	اپنا بندہ	فیصلہ کے دن	جس دن	بھڑ گئیں

رکھتے ہو اللہ پر اور جو ہم نے اپنے بندہ پر فیصلہ (بدر) کے دن نازل کیا۔ جس دن (کفر واسلام کی) دونوں

الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾

الْجَمْعٰنِ	وَاللّٰهُ	عَلٰی	کُلِّ	شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	
دونوں فوجیں	اور اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت والا ہے۔	

فوجیں بھڑ گئیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

(۴۱) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ اَخَذْتُمْ مِنَ
الْکُفَّارِ قَهْرًا مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ
خُمُسَهٗ یَاْمُرُ فِیْهِ بِمَا یَشَآءُ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی قَرَابَةِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ وَالْمُطَّلِبِ وَ
الْیَتٰمٰی اَطْفَالًا لِلْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ
هَلَکَتْ اٰبَآؤُهُمْ وَهُمْ فُقَرَآءُ
وَالْمَسٰکِیْنِ ذَوِی الْحَاجَةِ مِنَ

(۴۱) وَاعلموآ اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ الخ اور جانو کہ جو چیز تھوڑی بہت تم کافروں سے لوٹو پس بیشک اللہ کے واسطے اسمیں سے پانچواں حصہ ہے یعنی اللہ اس میں جو چاہے حکم فرماوے اور یہی پانچواں حصہ واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آپکے قریب بنی ہاشم اور بنی المطلب میں سے اور مسلمانوں کے یتیم بچے جن کے باپ مرگئے اور وہ محتاج ہیں اور مسلمان فقیر اور مسلمان مسافر جو سفر میں بے سامان اور بے توشہ رہ گئے۔

الْمُسْلِمِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ الْمُنْقَطِعُ فِيْ سَفَرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْ يَسْتَحِقُّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَصْنَافُ الْاَرْبَعَةُ عَلٰى مَا كَانَ يَقْسِمُهُ مِنْ اَنَّ لِكُلٍّ خُمُسَ الْخُمُسِ وَالْاَخْمَاسُ الْاَرْبَعَةُ الْبَاقِيَةُ لِلْغَانِمِيْنَ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَاعْلَمُوْا ذٰلِكَ وَمَا عُطِفَ عَلٰى بِاللّٰهِ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْاٰيَاتِ يَوْمَ الْفُرْقَانِ اَيْ يَوْمَ بَدْرٍ الْفَارِقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمِنْهُ نَصْرُكُمْ مَعَ قِلَّتِكُمْ وَكَثْرَتِهِمْ

حاصل یہ کہ اس خمس کا استحقاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان چاروں قسموں کو جو مذکور ہوئیں حاصل ہے جیسا کہ آپؐ تقسیم فرماتے تھے کہ ان میں سے ہر ایک قسم کو خمس میں سے پانچواں حصہ دیتے تھے اور باقی چار حصے غنیمت کے لڑنے والوں کا حق ہے اگر تم اللہ پر اور ہمارے فرشتوں پر اور آیتوں پر جو ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بدر کے دن نازل کئے جو وہ تم پر کرنے والا تھا حق اور باطل میں وہ دن کہ اس میں مسلمان اور کافر لڑے، پر ایمان لائے ہو تو اس کو سمجھ لو اور جان لو۔ اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے تم کو غلبہ اور فتح دینا باوجود تمہارے تھوڑے ہونے کے اور کافروں کو شکست دینا باوصف انکے زیادہ ہونے کے اس کی قدرت میں داخل ہے۔

تشریح

(۴۱) مالِ غنیمت کے احکام | جیسا کہ اس سورۃ سورۂ انفال کے آغاز میں بتایا گیا تھا کہ اسلام میں جنگ و قتال کا مقصد نہ تو مُلک گیری ہے اور نہ مالِ غنیمت بلکہ جہاد کا مقصد انسانی آزادی کو قائم رکھنا اور باطل کی قوت کا توڑ دینا ہے تاکہ لوگ اپنی آزادانہ رائے سے جس راستے پر چلنا چاہیں چل سکیں اور اگر حق کو اختیار کرنا چاہیں تو کوئی رکاوٹ ان کے راستے میں نہ ہو اس لئے مالِ غنیمت کے بجائے لفظ انفال استعمال کیا تاکہ معلوم ہو کہ تمہاری اس جنگ کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ ہے اور جنگ کے نتیجے میں جو مال حاصل ہو وہ اللہ کا عطیہ اور انعام ہے۔ سورۃ کے پورے مضمون میں مختلف انداز میں اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ذہن و فکر کو اسی سانچہ میں ڈھالا ہے۔ اب اس پوری تمہید اور مختلف گوشوں پر روشنی ڈالنے کے بعد مالِ غنیمت کے احکام بیان کئے جا رہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ لڑائی کے بعد تمام لشکری ہر طرح کا مالِ غنیمت امیر لشکر کے سامنے لاکر رکھ دیں۔ امیر لشکر اس کے پانچ حصے کرے گا جن میں سے چار حصے ان لوگوں میں تقسیم کئے جائینگے جنہوں نے جنگ میں حصہ لیا ہے۔ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ ملے گا۔ باقی پانچواں حصہ ان مقاصد کے لئے جو آیت میں بیان ہوئے ہیں نکال لیا جائیگا۔ یہ پانچواں حصہ بھی مختلف اجتماعی مصالح پر خرچ کیا جائیگا جس میں خود آنحضرتؐ کی اپنی ذات پر اور آپؐ کے عزیز و اقارب بنی ہاشم اور بنی مطلب جن کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ یتیم، مسکین، اور مسافروں پر خرچ کیا جائیگا بہرحال یہ پانچواں حصہ نکالنے کا مقصد یہ ہے کہ اسکو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے مختلف کاموں میں خرچ کیا جائے۔

غزوۂ بدر میں فرقان کے دن جب دونوں فوجوں میں مڈبھیڑ ہو رہی تھی تو اللہ کی تائید و نصرت سے تمہیں فتح حاصل ہوئی۔ اگر تم اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہو تو یہ پانچواں حصہ تمہیں بخوشی دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں ان کو قدرت ہے کہ آئندہ بھی تمہاری تائید و نصرت کرتے رہیں۔

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ

إِذْ	أَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ	الدُّنْيَا	وَهُمْ	بِالْعُدْوَةِ	الْقُصْوَىٰ	وَالرَّكْبُ
جب	تم	کنارہ پر	اِدھر والا	اور وہ	کنارہ پر	پَرلا	اور قافلہ

جب تم اِدھر والے کِنارہ پر تھے اور وہ پَرلے کنارے پر تھے اور قافلہ

أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ

أَسْفَلَ	مِنْكُمْ	وَلَوْ	تَوَاعَدْتُمْ	لَاخْتَلَفْتُمْ	فِي	الْمِيعَادِ	وَلَٰكِنْ
نیچے	تم سے	اور اگر	تم باہم وعدہ کرتے	البتہ تم اختلاف کرتے	میں	وعدہ	اور لیکن

تم سے نیچے (ترائی میں) تھا اگر تم باہم وعدہ کرتے تو البتہ وعدہ میں اختلاف کرتے (وقت پر نہ پہونچتے)

لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۙ لِيَهْلِكَ مَنْ

لِيَقْضِيَ	اللَّهُ	أَمْرًا	كَانَ	مَفْعُولًا	لِيَهْلِكَ	مَنْ
تاکہ پورا کردے	اللہ	جو کام	تھا	ہو کر رہنے والا	تاکہ ہلاک ہو	جو

لیکن (اللہ نے جمع کیا) تاکہ پورا کردے اللہ وہ کام جو ہو کر رہنے والا تھا، تاکہ جو ہلاک ہو وہ

هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ

هَلَكَ	عَنْ	بَيِّنَةٍ	وَ	يَحْيَىٰ	مَنْ	حَيَّ	عَنْ	بَيِّنَةٍ
ہلاک ہو	سے	دلیل	اور	زندہ رہے	جس	زندہ رہنا ہے	سے	دلیل

دلیل سے ہلاک ہو اور جس کو زندہ رہنا ہے وہ زندہ رہے دلیل سے

وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ (۴۲)

وَ	إِنَّ	اللَّهَ	لَسَمِيعٌ	عَلِيمٌ
اور	بیشک	اللہ	سُننے والا	جاننے والا

اور بیشک اللہ سُننے والا، جاننے والا ہے۔

(۴۲) إِذْ بَدَلٌ مِنْ يَوْمِ أَنْتُمْ كَائِنُونَ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا الْقُرْبَىٰ مِنَ الْمَدِينَةِ وَهِيَ بِضَمِّ الْعَيْنِ

(۴۲) جبکہ تم مدینہ سے جانب قریب میں اور کافر دور جانب میں تھے اور قافلہ سوداگروں کا تم سے نیچے کی طرف بجانب

قرب دریا تھا

وَكَسْرِهَا جَانِبَ الْوَادِي وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى الْبُعْدَى مِنْهَا وَالرَّكْبُ الْعِيرُ كَائِنُونَ بِمَكَانٍ أَسْفَلَ مِنْكُمْ مِمَّا يَلِي الْبَحْرِ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ أَنْتُمْ وَالنَّفِيرُ لِلْقِتَالِ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَكِنْ جَمَعَكُمْ بِغَيْرِ مِيعَادٍ لِيَقْضِيَ اللهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا فِي عِلْمِهِ وَهُوَ نَصْرُ الْإِسْلَامِ وَمَحْقُ الْكُفْرِ. فَعَلَ ذٰلِكَ لِيَهْلِكَ يَكْفُرُ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ أَيْ بَعْدَ حُجَّةٍ ظَاهِرَةٍ قَامَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ قِلَّتِهِمْ عَلَى الْجَيْشِ الْكَثِيرِ وَيَحْيٰى يُؤْمِنَ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

اور اگر تمہارا وعدہ مکہ والوں کی جماعت سے لڑنے کا وقت مقرر ہوتا تو تم میعاد مقرر پر وہاں نہ پہونچتے اور اختلاف کرتے ولیکن اللہ نے تم کو بغیر وعدہ کے ملا دیا تاکہ ظاہر کرے اُس امر کو جو علم الٰہی میں ہو چکا یعنی اسلام کا فتحیاب ہونا اور کفر کا مٹنا۔ اللہ نے یہ اسلئے کیا کہ جو کفر اختیار کر کے ہلاکی میں پڑے تو بعد ظاہر ہونے اللہ کی حجت کے کافر ہے اور وہ حجت اللہ کی جو ان پر قائم ہوئی مسلمانوں کا غالب ہونا۔ باوجود کم ہونے کے بڑے لشکر پر سو باوجود ظہور ایسے بڑے معجزے کے جو کافر ہو اس کے لئے کوئی جو عنداللہ مسموع ہو نہیں ہے اور جو کوئی ایمان لاوے تو وہ بھی ساتھ حجت کے ایمان لاوے اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

تشریح

(۴۲) غزوۂ بدر کی کامیابی میں اللہ کی بڑی حکمت تھی میدانِ جنگ کی صورتِ حال یہ تھی کہ وادی کے اس جانب جو مدینہ سے قریب تھی مسلمانوں کا لشکر تھا اور دوسری جانب مخالفین کا لشکر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا اور ساحل کے کنارے پر وہ قافلہ تھا جو مالِ تجارت لے کر ابو سفیان کی قیادت میں شام سے واپس آرہا تھا۔ اس طرح تجارتی قافلہ کے درمیان مخالفین کا لشکر آچکا تھا۔ اگر کہیں پہلے سے لڑائی کا کوئی وقت مقرر ہو جاتا تو شاید مسلمانوں کے لئے اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ مشکل ہوتا۔ مگر ہُوا یہ کہ قریش اپنے قافلے کی مدد کو آئے اور بجائے اس کے کہ تم قافلے پر حملہ کرتے قریش کی فوجیں میدان میں آگئیں۔ لیکن یہ اللہ کا فیصلہ تھا جو ظاہر ہو کر رہا اور اللہ کو یہ منظور تھا کہ موت وحیات کا فیصلہ حق و باطل کا فیصلہ بن جائے اور سب کچھ نکھر کر سامنے آجائے۔ اللہ تعالےٰ کا ہر فیصلہ حکیمانہ ہوتا ہے اس کی خدائی میں کوئی کام اندھا دھند نہیں ہوتا۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ

إِذْ	يُرِيكَهُمُ	اللَّهُ	فِي	مَنَامِكَ	قَلِيلًا	وَلَوْ	أَرَاكَهُمْ
جب	تمہیں دکھایا انہیں	اللہ	میں	تمہاری خواب	تھوڑا	اور اگر	تمہیں دکھاتا انہیں

اور جب اللہ نے تمہیں تمہاری خواب میں ان (کافروں) کو دکھایا تھوڑا ، اور اگر وہ تمہیں ان (کی تعداد) کو

كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ

كَثِيرًا	لَّفَشِلْتُمْ	وَ	لَتَنَازَعْتُمْ	فِي	الْأَمْرِ	وَلَٰكِنَّ
بہت زیادہ	تو تم بزدلی کرتے	اور	تم جھگڑتے	میں	معاملہ	اور لیکن

بہت دکھاتا تو تم بزدلی کرتے اور معاملے میں جھگڑتے ، لیکن

اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۴۳﴾

اللَّهَ	سَلَّمَ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ + الصُّدُورِ	
اللہ	بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا	دلوں کی بات	

اللہ نے بچا لیا ۔ بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ۔

۴۳ اُذْكُرْ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ أَيْ نَوْمِكَ قَلِيلًا فَأَخْبَرْتَ بِهِ أَصْحَابَكَ فَسُرُّوا وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ جَبُنْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ اِخْتَلَفْتُمْ فِي الْأَمْرِ أَمْرِ الْقِتَالِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ كُمْ مِنَ الْفَشَلِ وَالتَّنَازُعِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ بِمَا فِي الْقُلُوبِ

۴۳ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ اللہ نے تم کو خواب میں کافروں کی مقدار تھوڑی دکھلائی پس تم نے اپنے اصحاب کو یہ خبر سنائی اس کو سُنکر وہ خوش ہو گئے اور اگر اللہ ان کافروں کو تمہیں زیادہ دکھلاتا تو بیشک تم نامرد ہو جاتے اور لڑائی کے بارے میں اختلاف کرتے ولیکن اللہ نے تم کو بچایا نامردی اور اختلاف سے بیشک وہ جانتا ہے دلوں کی بات کو

تشریح

۴۳ مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے اللہ کی طرف سے ایک تدبیر | اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی ہمت کیسے بڑھائی اس کی ایک تدبیر یہ بھی ہوئی کہ جب نبی ﷺ مسلمانوں کو لیکر مدینے سے نکلے تو اللہ نے آپ کو خواب دکھایا اور جو منظر آپ ﷺ نے دیکھا اس سے اندازہ لگایا کہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے آپ نے یہی خواب مسلمانوں کو سنا دیا جس سے حوصلہ پاکر مسلمان آگے بڑھتے چلے گئے۔ اگر اللہ تعا خواب میں زیادہ تعداد دکھا دیتا تو ممکن تھا کہ مسلمان ہمت ہار جاتے یا اس پر اختلاف رائے کرتے کہ ہمیں جنگ کرنی چاہیے یا نہیں لیکن اللہ نے ان تمام چیزوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھا وہ دلوں تک کا حال جانتا ہے اور اسی کی مدد سے تمام کام انجام پاتے ہیں ۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِىْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

وَ اِذْ	يُرِيْكُمُوْهُمْ	اِذِ	الْتَقَيْتُمْ	فِىْٓ	اَعْيُنِكُمْ	قَلِيْلًا
اور جب	وہ تمہیں دکھلائے	جب۔تو	تم آمنے سامنے ہوئے	میں	تمہاری آنکھ	تھوڑا

اور جب تم آمنے سامنے ہوئے تو وہ تمہیں دکھلائے تمہاری آنکھوں میں تھوڑے

وَّيُقَلِّلُكُمْ فِىْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ط

وَ يُقَلِّلُكُمْ	فِىْٓ	اَعْيُنِهِمْ	لِيَقْضِىَ	اللّٰهُ	اَمْرًا	كَانَ	مَفْعُوْلًا
اور تھوڑے دکھلائے تم	میں	انکی آنکھیں	تاکہ پورا کردے	اللہ	کام	تھا	ہوکر رہنے والا

اور تمہیں ان کی آنکھوں میں دکھلایا تھوڑا تاکہ اللہ پورا کردے وہ کام جو ہوکر رہنے والا تھا

ع ۵

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع

وَ اِلَى	اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ
اور طرف	اللہ	لوٹنا (بازگشت)	کام (جمع)

اور تمام کاموں کی بازگشت اللہ کی طرف ہے۔

﴿۴۴﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِىْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا نَحْوَ سَبْعِيْنَ اَوْ مِائَةٍ وَّهُمْ اَلْفٌ لِتَقْدِمُوْا عَلَيْهِمْ وَيُقَلِّلُكُمْ فِىْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْدِمُوْا وَلَا يَرْجِعُوْا عَنْ قِتَالِكُمْ وَهٰذَا قَبْلَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ فَلَمَّا الْتَحَمَ اَرَاهُمْ اِيَّاهُمْ مِثْلَيْهِمْ كَمَا فِىْ اٰلِ عِمْرَانَ لِيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ○

﴿۴۴﴾ اور یاد کرو اے مسلمانوں جبکہ لڑائی اور مقابلہ کے وقت اللہ نے کافروں کو تمہاری نظر میں تھوڑا دکھلایا قریب ستّر یا ایک سَو کے حالانکہ وہ ایک ہزار تھے تاکہ تم ان کی طرف بڑھو اور لڑائی سے نہ ہٹو اور انکی نظر میں تم کو کم دکھلایا تاکہ وہ تمہاری طرف بڑھیں اور لڑائی سے نہ بھاگیں اور یہ کم دکھلانا مسلمانوں کا انکی نظر میں اختلاط جنگ اور وقوع حرب سے پہلے ہوا پھر جب لڑائی شروع ہوگئی تو کافروں کی نظر میں مسلمانوں کو دُونا دکھلایا جیساکہ سورۂ آل عمران میں ہے تاکہ پورا کردے اللہ اس امر کو جو اس کے علم میں ہوچکا اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹتے ہیں۔

تشریح

﴿۴۴﴾ دونوں ایک دوسرے کے لشکر کو کم تعداد میں دیکھ رہے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی کو یہ واقعہ ظہور میں لانا تھا تو اس میں یہ صورت بھی پیش آئی کہ مقابلے کے وقت اہل اسلام کے لشکر کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ دشمنوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ادھر قریش کے لشکر کو ایسا نظر آرہا تھا کہ مسلمان تھوڑی تعداد میں ہیں اور دونوں ہی لشکر بے جگری سے لڑنے کے لئے تیار ہوگئے تاکہ جو بات ہونی ہے ہوجائے۔ آخر سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں اور جو اللہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْۤا	اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا	وَاذْكُرُوا	اللّٰهَ
اے	ایمان والے	جب	تمہارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو	اور یاد کرو	اللہ

اے ایمان والو! جب تمہارا کسی جماعت (کفار) سے آمنا سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بکثرت

كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

كَثِيْرًا	لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	وَاَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ
بکثرت	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول

یاد کرو تاکہ تم فلاح (دوجہاں میں کامیابی) پاؤ اور اطاعت کرو اللہ کی، اور اس کے رسول ﷺ کی

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ

وَلَا تَنَازَعُوْا	فَتَفْشَلُوْا	وَ	تَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ	وَاصْبِرُوْا	اِنَّ
اور آپس میں جھگڑا نہ کرو	پس بزدل ہو جاؤ گے	اور	جاتی رہیگی	تمہاری ہوا	اور صبر کرو	بیشک

اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (اُکھڑ جائے گی) اور صبر کرو بیشک

اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ

اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا	مِنْ
اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے	اور	نہ ہو جانا	ان کی طرح جو	نکلے	سے

اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

دِيَارِهِمْ	بَطَرًا	وَّرِئَاۗءَ	النَّاسِ	وَيَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ
اپنے گھر	اتراتے	اور دکھاوا	لوگ	اور روکتے	سے	راستہ

نکلے اتراتے اور لوگوں کے دکھاوے کو اور اللہ کے راستے سے روکتے ہوئے۔

اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾

اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطٌ
اللہ	اور اللہ	سے جو	وہ کرتے ہیں	احاطہ کیے ہوئے

اور وہ جو کرتے ہیں اللہ احاطہ کیے ہوئے ہے۔

﴿۴۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً جماعة كافرة فَاثْبُتُوْا لقتالهم ولا تنهزموا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ادعوه بالنصر لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

﴿۴۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا الخ
اے ایمان والو جب تم کافروں کی جماعت سے ملو تو ان سے لڑنے کیلئے جے رہو بھاگو نہیں اور اللہ کو بہت یاد کرو اسی سے فتح اور مدد طلب کرو تاکہ تم

تَفُوْزُوْنَ

(۴۶) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا
تختلفوا فیما بینکم فَتَفْشَلُوْا تجبنوا
وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ قوتکم و
دولتکم وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ بالنصر والعون

نجات پاؤ

(۴۶) اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرماں برداری کرو اور باہم خلاف نہ کرو کہ نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری قوت اور دبدبہ جاتا رہے گا اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کی مدد میں ہے

(۴۷) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ ليمنعوا عيرهم
ولم يرجعوا بعد نجاتها
بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ حيث قالوا
لا نرجع حتى نشرب الخمور
وننحر الجزور وتضرب علينا
القيان ببدر فيتسامع بذلك
الناس وَيَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
بالياء والتاء مُحِيْطٌ ۝ علما
فيجازيهم به

(۴۷) اور تم مثل ان لوگوں کے نہ ہو جاؤ کہ جو ازراہ تکبر اور لوگوں کے دکھلانے اور فخر کرنے کے اپنے گھروں سے نکلے تاکہ سوداگروں کے قافلے کو بچا دیں حالانکہ قافلہ بچ کر چلا گیا یہ ہلاک ہوئے سب کے سب بدر میں مارے گئے اور وہ یہ کہکر آئے تھے کہ ہم بدر سے نہ لوٹیں گے یہاں تک کہ وہاں خوب شراب پیوینگے اور اونٹ ذبح کرینگے اور باندیاں ہمارے سامنے راگ گاویں گی جو تمام جہان میں مشہور ہوگا اور ہمارا نام ہوگا اور یہ کافر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ کا علم اس کو محیط ہے سو وہ ان سب کو ان کے افعال کی سزا دیگا۔

تشریح

(۴۵) مقابلے میں ثابت قدم رہو اور اللہ کی طرف متوجہ رہو | اسلامی جہاد اور قتال فی سبیل اللہ کوئی دنیوی قسم کی جنگ نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بلند مقصد کے لئے جذبۂ فدائیت ہے اسلئے اہل ایمان کو دو خاص ہدایتیں دی گئی ہیں ایک تو یہ کہ مقابلے کی نوبت آئے تو ثابت قدم رہو۔ خطرات اور مشکلات کے مقابلے میں تمہارے پاؤں میں لغزش نہ آنے پائے اور اپنے دل کو مضبوط رکھنے کیلئے پروردگار عالم کی طرف متوجہ رہو اور اسے یاد کرتے رہو تاکہ تمہیں مقابلے میں کامیابی نصیب ہو۔

(۴۶) آپسمیں جھگڑو مت اور صبر سے کام لو | ایک بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ اپنے تمام معاملات میں اللہ اور اسکے رسول کے اطاعت گذار رہو آپسمیں جھگڑا مت کرو ورنہ تم میں کمزوری پیدا ہوگی۔ اتحاد و اتفاق میں بڑی قوت ہوتی ہے آپس کے اختلاف سے تمہاری ہوا خیزی ہوگی اور دشمن کو موقعہ مل جائیگا کہ تمہارے اختلاف سے فائدہ اٹھائے پورے صبر سے کام لو، اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۴۷) تمہارے مقاصد بھی الگ ہیں اور تمہارا طریقہ بھی الگ | اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی یہ ذمہ داری رکھی ہے کہ وہ ذاتی اعتبار سے بھی بلند اخلاق اور پاکیزہ کردار ہوں اور دوسروں کو بھی ہدایت اور نیکی کا راستہ دکھائیں اور ان قوتوں کا زور توڑ دیں جو نیکی کے راستے پر آڑے آتی ہیں، اسلئے ان کے مقاصد دوسروں سے بالکل مختلف ہیں۔ منکرین حق کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اپنی چودھراہٹ جماکر انسانوں پر حکومت کرنا اور انکو غلام بے دام بنانا چاہتے ہیں اس مقصد کے لئے جو طریقہ وہ اختیار کرتے ہیں وہ بذات خود انتہائی غیر اخلاقی اور غیر انسانی ہوتا ہے انکی فوجوں کو دیکھو تو شراب و شباب میں ڈوبے ہوئے تکبر و غرور میں مبتلا اپنی طاقت و شوکت پر اتراتے ہوئے۔ اسلئے اہل ایمان کو بتایا جارہا ہے کہ تمہارے رنگ ڈھنگ انکی طرح نہیں ہونے چاہئیں کہ جو اپنے گھروں سے نکلے تو اپنی جھوٹی شان دکھاتے ہوئے اور جن کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں ان کی یہ سب حرکتیں اللہ کی نظر میں ہیں اور یہ اللہ کی گرفت سے باہر نہیں ہیں۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ

وَاِذْ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	وَقَالَ	لَاغَالِبَ	لَكُمُ	الْيَوْمَ	مِنَ
اور جب	خوشنما کر دیا	انکے لئے	شیطان	انکے کام	اور کہا	کوئی غالب نہیں	تمہارے لئے (تم پر)	آج	سے

اور جب شیطان نے انکے کام خوشنما کر کے دکھائے، اور کہا آج لوگوں میں سے تم پر کوئی غالب (آنے والا)

النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ

النَّاسِ	وَاِنِّيْ	جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ	عَلٰى	عَقِبَيْهِ	وَقَالَ
لوگ	اور میں	رفیق	تمہارا	پھر جب	آمنے سامنے ہوئے	دونوں لشکر	الٹا پھر گیا	پر	اپنی ایڑیاں	اور کہا

نہیں اور میں تمہارا رفیق (حمایتی) ہوں، پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو اپنی ایڑیوں پر اُلٹا پھر گیا اور کہا

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ

اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّنْكُمْ	اِنِّيْٓ	اَرٰى	مَا	لَا تَرَوْنَ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اللّٰهَ	وَاللّٰهُ	شَدِيْدُ
بیشک میں	جُدا، لاتعلق	تم سے	میں بیشک	دیکھتا ہوں	جو	تم نہیں دیکھتے	میں بیشک	ڈرتا ہوں	اللہ	اور اللہ	سخت

میں تم سے لا تعلق ہوں، میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں (کہ مجھے ہلاک نہ کرے) اور اللہ سخت

الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ ع ۶ ۲

الْعِقَابِ	اِذْ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	غَرَّ
عذاب	جب	کہنے لگے	منافق (جمع)	اور جو کہ وہ	میں	انکے دلوں	مرض	مغرور کر دیا

عذاب والا ہے جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے کہ اُنہیں (مسلمانوں کو) ان کے

هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾

هٰٓؤُلَآءِ	دِيْنُهُمْ	وَمَنْ	يَّتَوَكَّلْ	عَلَى	اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ	
انہیں	ان کا دین	اور جو	بھروسہ کرے	پر	اللہ	تو بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا	

دین نے مغرور کر دیا ہے۔ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ بیشک غالب حکمت والا ہے۔

﴿۴۸﴾ وَاذْكُرْ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اِبْلِيْسُ
اَعْمَالَهُمْ بِاَنْ شَجَّعَهُمْ عَلٰى لِقَاءِ
الْمُسْلِمِيْنَ لَمَّا خَافُوا الْخُرُوْجَ مِنْ
اَعْدَائِهِمْ بَنِيْ بَكْرٍ وَقَالَ لَهُمْ
لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ
وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ مِنْ كِنَانَةَ وَكَانَ

﴿۴۸﴾ اور یاد کرو جبکہ ابلیس نے کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ پر اُبھارا اور ان کے کام کو ان کی نظروں میں اچھا دکھلایا کہ جب ان کو یہ اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ پیچھے سے ہمارے دشمن بھی ہم پر حملہ کر دیں اور اس خیال سے مسلمانوں کی لڑائی سے ارادہ فسخ کرنا چاہا مگر شیطان انکے پاس آیا سراقہ بن مالک کی شکل میں جو سردار اُن اطراف کا تھا اور مسلمانوں کے مقابلہ پر انکو دلیر کیا اور

اَتَاهُمْ فِیْ صُوْرَةِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ سَیِّدُ
تِلْكَ النَّاحِیَةِ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْتَقَتْ
الْفِئَتٰنِ الْمُسْلِمَةِ وَالْكَافِرَةِ وَرَاَی
الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَانَ یَدَهٗ فِیْ یَدِ حَارِثِ
ابْنِ هِشَامٍ نَكَصَ رَجَعَ عَلٰی عَقِبَیْهِ
هَارِبًا وَقَالَ لَمَّا قَالُوْا لَهٗ اَتَخْذُ
لُنَا عَلٰی هٰذِهِ الْحَالِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ
مِّنْكُمْ مِنْ جِوَارِكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی
مَا لَا تَرَوْنَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْٓ
اَخَافُ اللّٰهَ اَنْ یُّهْلِكَنِیْ وَاللّٰهُ
شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○

ان سے کہا کہ آج تم پر کوئی آدمی غالب نہیں آسکتا اور میں تمہارا مددگار اور نگہبان بچانے والا ہوں بنی کنانہ سے. پھر جب مسلمانوں اور کافروں کی جماعتیں باہم ملیں اور شیطان کو فرشتے نظر آئے اور اس وقت شیطان کا ہاتھ حارث ابن ہشام کے ہاتھ میں تھا تو شیطان پیچھے کو بھاگا اور جب کافروں نے اس سے کہا کہ ہم کو ایسی بے کسی کی حالت میں چھوڑ کر کہاں جاتا ہے وہ بولا کہ بیشک میں تمہاری ہمسائیگی اور نزدیکی سے بیزار ہوں میں فرشتوں کو دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتے ہیں. ڈرتا ہوں کہ اللہ مجھ کو ہلاک نہ کر ڈالے اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔

(۴۹) اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ ضُعْفُ اِعْتِقَادٍ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ اَیِ الْمُسْلِمِیْنَ
دِیْنُهُمْ اِذْ خَرَجُوْا مَعَ قِلَّتِهِمْ یُقَاتِلُوْنَ الْجَمْعَ الْكَثِیْرَ
تَوَهُّمًا اَنَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ بِسَبَبِهٖ۔ قَالَ تَعَالٰی
فِیْ جَوَابِهِمْ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ یَثِقُ
بِهٖ یَغْلِبُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَالِبٌ عَلٰی
اَمْرِهٖ حَكِیْمٌ ○ فِیْ صُنْعِهٖ

(۴۹) اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ الخ یاد کرو جبکہ منافقین اور وہ لوگ جو ضعیف الاعتقاد ہیں کہتے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے مذہب پر غرہ ہے کہ باوجود قلتِ جماعت کے کافروں کے بڑے لشکر سے لڑنے کو نکلے اس وہم سے کہ ہم. ببرکت اپنے مذہب کے دشمنوں پر فتحیاب ہونگے اللہ تعالیٰ نے انکے جواب میں فرمایا اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ غالب ہوتا ہے پس بلاشبہ اللہ اپنے حکم میں غالب اپنے فعل میں حکمت والا ہے۔

تشریح

(۴۸) شیطان کس طرح برائی کو سجا بنا کر پیش کرتا ہے | شیطان کے بہکانے کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ برائی کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ اس کی بدصورتی خوبصورت نظر آنے لگتی ہے . برائی کا پہلو دب جاتا ہے اور اس کو سجا بنا کر مزین کر کے سامنے رکھ دیتا ہے. میدان بدر میں بھی یہی ہوا کہ شیطان نے قریش کے لشکر کے سامنے اس معرکے کو اس طرح پیش کیا کہ ان کے دماغ میں یہ غرور بھر گیا کہ آج کوئی طاقت ہمارے اوپر غالب نہیں آسکتی اور جو ہم سے ٹکرائیگا چور چور ہو جائیگا. شیطان ان کو دلاسا دے رہا تھا کہ گھبراؤ نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں مگر جب دونوں لشکر ٹکرائے اور مسلمانوں کی تھوڑی سی تعداد اتنے بڑے لشکر پر غالب آگئی تو شیطان بھی وہاں سے دُم دبا کر بھاگا وہ دیکھ رہا تھا کہ جبرئیلؑ اپنے مددگاروں کے ساتھ اہل اسلام کی حمایت پر ہیں۔ جو اس وقت غزوۂ بدر کے وقت ہوا ہر زمانے میں شیطانی قوتیں ایسا ہی کچھ کرتی ہیں ۔

(۴۹) اللہ پر بھروسہ بڑی طاقت ہے | ظاہری اسباب اور وسائل اپنی جگہ ہیں لیکن انسان کی سب سے بڑی قوت اللہ پر بھروسہ ہے جب انسان میں یہ طاقت پیدا ہوتی ہے تو اسباب و وسائل بھی اس کو مدد دیتے ہیں لیکن ہر زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنکو دوغلا اور منافق کہا جاتا ہے جو دیکھتے رہتے ہیں کہ جدھر کی ہوا ہو اُدھر کو چلا جائے ۔ ایسے لوگ ہر زمانے میں بڑا نقصان پہنچاتے ہیں . یہ دوسروں کی بھی ہمت شکنی کرتے ہیں. مدینے کے منافقین کا بھی یہی حال تھا کہ وہ مٹھی بھر سرفروشوں کی ہمت دیکھ کر یہ باتیں بناتے تھے کہ انکو تو مذہب کے جوش نے دیوانہ بنا دیا ہے . بھلا کہاں اتنی بڑی طاقت اور کہاں یہ بے سروسامان لوگ . انکی تباہی تو یقینی ہے . یہ لوگ کہاں سمجھ پاتے ہیں کہ اللہ پر توکل کتنی بڑی طاقت ہے اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بڑا زبردست ہے اور حکیم و دانا ہے اس کا فیصلہ حکیمانہ ہوتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی غالب نہیں آسکتا۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

وَلَوْ	تَرٰٓى	اِذْ	يَتَوَفَّى	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	الْمَلٰٓئِكَةُ	يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ
اور اگر	تو دیکھے	جب	جان نکالتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	فرشتے	مارتے ہیں	اُنکے چہرے

اور اگر تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں۔ مارے (جاتے) ہیں ان کے چہرے

وَاَدْبَارَهُمْ ج وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۵۰ ذٰلِكَ بِمَا

وَاَدْبَارَهُمْ	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ	الْحَرِيْقِ	ذٰلِكَ	بِمَا
اور انکی پیٹھ (جمع)	اور	چکھو	عذاب	دوزخ	یہ	بدلہ جو

اور انکی پیٹھوں پر اور (کہتے جاتے ہیں) دوزخ کا عذاب چکھو۔ یہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۵۱ كَدَاْبِ

قَدَّمَتْ	اَيْدِيْكُمْ	وَ اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ	كَدَاْبِ
آگے بھیجے	تمہارے ہاتھ	اور یہ کہ	اللہ	نہیں	ظلم کرنیوالا	بندوں پر	جیساکہ دستور

ہاتھوں نے (اعمال) آگے بھیجے ہیں اور یہ کہ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ جیسا کہ

اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَ

اٰلِ + فِرْعَوْنَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْ + قَبْلِهِمْ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ + اللّٰهِ	فَاَخَذَ
فرعون والے	اور جو لوگ	ان سے پہلے	انہوں نے انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	تو پکڑا

فرعون والوں کا اور ان سے پہلے لوگوں کا دستور تھا انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے

هُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۵۲

هُمْ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِيٌّ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ	
انہیں	اللہ	انکے گناہوں پر	بیشک	اللہ	قوت والا	سخت	عذاب	

انہیں انکے گناہوں پر پکڑا بیشک اللہ قوت والا سخت عذاب والا ہے۔

(۵۰) وَلَوْ تَرٰٓى يَا مُحَمَّدُ اِذْ يَتَوَفَّى بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ حَالٌ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ بِمَقَامِعَ مِنْ حَدِيْدٍ وَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ اَيِ النَّارِ وَجَوَابُ لَوْ لَرَاَيْتَ اَمْرًا عَظِيْمًا۔

(۵۰) اور اگر اے محمد تم کافروں کا حال دیکھو جبکہ بوقت موت ان سے فرشتے ملیں گے اور لوہے کے گرز ان کے چہروں اور پشتوں پر مارتے ہوں گے اور ان کو کہینگے کہ دوزخ کا عذاب چکھو تو وہ وقت بڑا ہولناک ہوگا

(۵۱) ذٰلِكَ التَّعْذِيْبُ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ عَبَّرَ بِهَا دُوْنَ غَيْرِهَا لِاَنَّ اَكْثَرَ الْاَفْعَالِ تُزَاوَلُ بِهَا وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ اَيْ بِذِيْ ظُلْمٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ فَيُعَذِّبُهُمْ بِغَيْرِ ذَنْبٍ

(۵۱) یہ عذاب کرنا ان کو بسبب ان کے ہاتھوں کی کمائی کے۔ اور بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا کہ بغیر گناہ کے ان کو عذاب کرے۔

(۵۲) دَاْبُ هٰؤُلَاءِ كَدَاْبِ كَعَادَةِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِالْعِقَابِ بِذُنُوْبِهِمْ جُمْلَةُ كَفَرُوْا وَمَا بَعْدَهَا مُفَسِّرَةٌ لِمَا قَبْلَهَا اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَلٰى مَا يُرِيْدُهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

(۵۲) ان لوگوں کا حال مثل فرعون کے لوگوں کے ہے اور ان کے جو اُن سے پہلے گذرے کہ ان سب نے اللہ کی نشانیوں اور حکموں کا انکار کیا پس اللہ نے بسبب ان کے گناہوں کے ان کو عذاب میں گرفتار کیا۔

اللہ قوت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے سخت عذاب والا ہے

تشریح

(۵۰) موت کے وقت اور موت کے بعد اہل باطل کا حال | اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں امتحان اور آزمائش کے لئے بھیجا ہے کہ دیکھیں انسان اپنے دائرۂ اختیار میں کیسا رویہ اختیار کرتا ہے۔ اگر اس کی روش نافرمانوں کی ہے اور زندگی بھر اللہ کی اطاعت سے روگردانی کرتا رہا تو چاہے دنیا کی زندگی میں بظاہر اس نے مزے اڑائے ہوں لیکن موت کے وقت ایسے لوگوں کا حال یہ ہوگا کہ اللہ کے فرشتے روح قبض کرتے وقت ان کے چہروں اور کولہوں پر ضربیں لگا رہے ہونگے اور انتہائی ذلت آمیز طریقے پر روحیں قبض کریں گے اور کہتے جائیں گے کہ لو اب اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ اور موت کے بعد بھی دوزخ کا عذاب چکھیں گے۔

(۵۱) یہ ان کے اعمال کی سزا ہوگی | اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کوئی زیادتی نہیں کرتے وہ بڑے رحیم و کریم اور عادل و منصف ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ میرے بندے نیکی کا راستہ اختیار کر کے میرے انعامات سے سرفراز ہوں مگر جب بندہ ہی نہ چاہے تو پروردگار بھی کیا کرے دنیا میں انہوں نے جو عمل کئے ہیں اسکی جزا ان کو ملے گی کیونکہ اللہ کے عدل و انصاف کا تقاضہ یہی ہے کہ نیکوں کو ان کا بدلہ ملے اور بروں کو ان کے اعمال کی سزا جو انہوں نے اپنے اعمال کے ذریعہ خود ہی مقرر کر رکھی ہے۔

(۵۲) اللہ کا دستور ہمیشہ یہی رہا ہے | اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ پہلے وہ پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کو ہدایت کا راستہ دیتا ہے اور انہیں موقع دیتا ہے کہ وہ اپنی آزاد مرضی سے اللہ کی ہدایت قبول کریں لیکن جب وہ اللہ کی اطاعت سے منہ موڑتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ اس وقت بدر میں جو کچھ پیش آیا کہ اہل باطل کی گردن مروڑ دی گئی یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آل فرعون کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ پہلے اللہ نے انہیں موقعہ دیا تھا کہ وہ اپنی فرعونیت سے باز آجائیں۔ اور پھر آخر اللہ کی طرف سے پکڑ آگئی اور سارا تکبر خاک میں مل کر رہ گیا اور ایک فرعون کیا اس سے پہلے لوگوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ انہوں نے اللہ کی نشانیوں کو ماننے سے انکار کیا اور آخر اللہ کی پکڑ آگئی۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب قدرت اور گنہگاروں کو سخت سزا دینے والے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	لَمْ يَكُ	مُغَيِّرًا	نِّعْمَةً	اَنْعَمَهَا	عَلٰى + قَوْمٍ	حَتّٰى
یہ	اسلئے کہ	اللہ	نہیں ہے	بدلنے والا	کوئی نعمت	اُسنے دی	کسی قوم کو	جب تک

یہ اس لئے ہے کہ اللہ (کبھی) اس نعمت کو بدلنے والا نہیں جو اُس نے کسی قوم کو دی جب تک

يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ

يُغَيِّرُوْا	مَا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ	كَدَاْبِ	اٰلِ
وہ بدلیں	جو	ان کے دلوں میں	اور یہ کہ	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جیسا کہ دستور	والے

وہ (نہ) بدل ڈالیں جو انکے دلوں میں ہے (اپنا عقیدہ و احوال) اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ جیسا کہ دستور تھا فرعون

فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

فِرْعَوْنَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْ + قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِ	رَبِّهِمْ
فرعون	اور وہ لوگ جو	ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا	آیتوں کو	اپنا رب

والوں کا اور ان لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

فَاَهْلَكْنٰهُمْ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَاَغْرَقْنَآ	اٰلَ + فِرْعَوْنَ	وَكُلٌّ	كَانُوْا	ظٰلِمِيْنَ
تو ہم نے انہیں ہلاک کردیا	انکے گناہوں کے سبب	اور ہم نے غرق کردیا	فرعون والے	اور سب	تھے	ظالم

تو ہم نے انہیں انکے گناہوں کے سبب ہلاک کردیا اور فرعون والوں کو غرق کردیا اور وہ سب ظالم تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

اِنَّ	شَرَّ	الدَّوَآبِّ	عِنْدَ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
بیشک	بدترین	جانور (جمع)	اللہ کے نزدیک	وہ جنہوں نے	کفر کیا	سو وہ	ایمان نہیں لاتے۔

بیشک اللہ کے نزدیک سب جانوروں سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا سو وہ ایمان نہیں لاتے۔

﴿۵۳﴾ ذٰلِكَ اَیْ تَعْذِیْبُ الْكَفَرَةِ بِاَنَّ
اَیْ بِسَبَبِ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا
نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ مُبْدِلًا لَّهَا
بِالنِّقْمَةِ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ
يُبَدِّلُوْا نِعْمَتَهُمْ كُفْرًا كَتَبْدِيْلِ كُفَّارِ

﴿۵۳﴾ یہ عذاب کرنا کافروں کو بسبب ان کے کفر اور ناشکری کے
ہے کیونکہ اللہ کسی نعمت کو جو وہ کسی گروہ پر کرتا ہے بدلتا
نہیں یہاں تک کہ وہ خود ان نعمتوں کو ناشکری سے
بدلیں جیسے کفار مکہ نے بدلا

مَكَّةَ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ وَبَعَثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ بِالْكُفْرِ وَالصَّدِّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقِتَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

کہ اللہ نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور رزق دیا اور ڈر سے بے خوف کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر ان کے پاس بھیجا انہوں نے ان سب انعاموں کی ناشکری کی اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا اور مسلمانوں سے لڑے اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

۵۴ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ مَعَهٗ وَكُلٌّ مِّنَ الْاُمَمِ الْمُكَذِّبَةِ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

۵۴ ان کا حال مثل فرعون کے لوگوں اور اس سے پہلوں کے ہے کہ انہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے انکو ہلاک کیا بسبب ان کے گناہوں کے اور ہم نے فرعون کو اور اس کی قوم کو دریا میں ڈبایا اور یہ تمام جماعتیں جھٹلانے والی ظالم تھیں۔

۵۵ وَنَزَلَ فِيْ قُرَيْظَةَ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

۵۵ اور بنی قریظہ کے بارے میں نازل ہوئی یہ آیت اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ الخ بیشک بدترین جانوروں کے اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہوئے سو وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے

تشریح

۵۳ **اللہ تعالیٰ جلدی سے اپنی دی ہوئی نعمت نہیں چھینتے** | اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے بندوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتے ہیں ان کو مختلف قسم کی صلاحیتیں عطا کرتے ہیں اور جب تک بندہ خود اپنے رویئے اور عمل سے یہ ثابت نہیں کر دیتا کہ وہ ان نعمتوں کا مستحق نہیں ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس سے ان نعمتوں کو نہیں چھینتے خاص طور پر جب تک بندوں کی نیت اور ان کے عقیدے سلامت رہتے ہیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ اپنی بخشی ہوئی نعمتوں کو بندوں سے نہیں لیتے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والے اور جاننے والے ہیں وہ بندوں کی نیت اور انکے اعتقادات سے خوب واقف ہیں۔

۵۴ **فرعونیوں کی غرقابی کی وجہ بھی انکے کرتوت تھے** | اللہ تعالیٰ کی یہ شفقت اور اس کا یہ طریقہ کہ جب تک بندہ اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں کا غیر مستحق ثابت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی دی ہوئی نعمتوں کو واپس نہیں لیتے ہر دور میں کارفرما رہا ہے۔ فرعونیوں اور اب سے پہلی قوموں کے ساتھ بھی جو کچھ پیش آیا وہ اللہ تعالیٰ کے اس ضابطے کے مطابق تھا کہ جب وہ مسلسل اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے رہے تو آخر ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں ہلاک کر دیا۔ فرعونیوں کی غرقابی بھی اسی ضابطے کے مطابق تھی یہ سب بڑے ظالم لوگ تھے انہوں نے اللہ کے بندوں کو اپنا غلام بنا کر رکھ لیا تھا۔

۵۵ **حق کو نہ ماننے والے بدترین مخلوق ہیں** | زمین پر چلنے والی جتنی مخلوقات اللہ نے پیدا کی ہیں ان میں سب سے بدترین مخلوق وہ ہیں جو اپنے پیدا کرنے والے کو نہیں مانتے اور اس کے معبود ہونے کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ

اَلَّذِيْنَ	عٰهَدْتَّ	مِنْهُمْ	ثُمَّ	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَهُمْ	فِيْ	كُلِّ	مَرَّةٍ	وَّ
وہ لوگ جو	تم نے معاہدہ کیا	ان سے	پھر	توڑ دیتے ہیں	اپنا معاہدہ	میں	ہر	بار	اور

وہ لوگ جن سے تم نے معاہدہ کیا پھر وہ اپنا معاہدہ توڑ دیتے ہیں ہر بار۔ اور

هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ

هُمْ	لَا يَتَّقُوْنَ	فَاِمَّا	تَثْقَفَنَّهُمْ	فِيْ	الْحَرْبِ	فَشَرِّدْ	بِهِمْ	مَّنْ
وہ	ڈرتے نہیں	پس اگر	تم انہیں پاؤ	میں	جنگ	تو بھگا دو	انکے ذریعہ	جو

وہ ڈرتے نہیں۔ پس اگر تم انہیں جنگ میں پاؤ تو (انہیں ایسی سزا دو کہ) ان کے ذریعہ بھگا دو

خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

خَلْفَهُمْ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ	وَاِمَّا	تَخَافَنَّ	مِنْ	قَوْمٍ
ان کے پیچھے	عجب نہیں کہ وہ	عبرت پکڑیں	اور اگر	تمہیں خوف ہو	سے	کسی قوم

ان کو جو اُن کے پیچھے ہیں عجب نہیں کہ وہ عبرت پکڑیں۔ اگر تمہیں کسی قوم سے دغا بازی کا ڈر ہو

ع
خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۳

خِيَانَةً	فَانْۢبِذْ	اِلَيْهِمْ	عَلٰى	سَوَآءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	الْخَآئِنِيْنَ
خیانت (دغا بازی)	تو پھینک دو	ان کی طرف	پر	برابری	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	دغا باز (جمع)

تو (ان کا معاہدہ) پھینک دو انکی طرف برابری پر (برابری کا جواب دو) بیشک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔

﴿۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ اَنْ
لَا يُعِيْنُوْا الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ
يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ
مَرَّةٍ عَاهَدُوْا فِيْهَا وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ○
اللّٰهَ فِيْ غَدْرِهِمْ

﴿۵۷﴾ فَاِمَّا فِيْهِ اِدْغَامُ نُوْنِ اِنِ الشَّرْطِيَّةِ
فِيْ مَا الزَّائِدَةِ تَثْقَفَنَّهُمْ تَجِدَنَّهُمْ
فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ فَرِّقْ بِهِمْ مَّنْ
خَلْفَهُمْ مِنَ الْمُحَارِبِيْنَ بِالتَّنْكِيْلِ
بِهِمْ وَالْعُقُوْبَةِ لَعَلَّهُمْ اَىِ الَّذِيْنَ

﴿۵۶﴾ وہ لوگ جن سے تمہارا معاہدہ ہوا کہ وہ مشرکین کی اعانت نہ کریں گے۔ پھر ان کا یہ حال ہے کہ ہر دفعہ وہ عہد کر کے توڑتے ہیں اور اپنی اس عہد شکنی میں وہ اللہ سے نہیں ڈرتے۔

﴿۵۷﴾ سو اگر تم ان میں سے کسی کو لڑائی میں دیکھو تو ان کو کٹ سزا دو تاکہ وہ لڑنے والے جو اُن کے پیچھے ہیں متفرق ہو جاویں اور انکو دیکھ کر عبرت پکڑیں

خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ يَتَّعِظُوْنَ بِهِمْ

(۵۸) وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ عَاهَدُوْكَ خِيَانَةً فِي الْعَهْدِ بِاِمَارَةٍ تَلُوْحُ لَكَ فَانْبِذْ اَطْرَحْ عَهْدَهُمْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ حَالٌ اَيْ مُسْتَوِيًا اَنْتَ وَهُمْ فِي الْعِلْمِ بِنَقْضِ الْعَهْدِ بِاَنْ تُعْلِمَهُمْ بِهٖ لِئَلَّا يَتَّهِمُوْكَ بِالْغَدْرِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ○

(۵۸) اور اگر تم کو ڈر ہو عہد شکنی کا اس قوم سے جنہوں نے تم سے معاہدہ کیا تھا کہ ان میں کوئی علامت عہد شکنی کی ظاہر ہو تو تم بھی ان کا عہد توڑ ڈالو تاکہ تم اور وہ عہد شکنی میں برابر ہو جاؤ اور تم ان کو خبر کردو کہ اب تم سے معاہدہ نہیں رہا تاکہ وہ تم کو خلاف عہد کرنے والا نہ سمجھیں اور تم پر تہمت عہد شکنی کی نہ لگاویں بیشک اللہ خیانت کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح

(۵۶) بدترین مخلوق میں بھی سب سے بدتر بدعہد لوگ ہیں | اور حق کا انکار کرنے والی مخلوق میں بھی سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو عہد کرتے ہیں اور پھر اسکو بار بار توڑتے ہیں اور انہیں ذرا بھی اللہ کا خوف نہیں ہوتا کہ ہم کس طرح اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ایک معاہدہ کر رہے ہیں اور پھر اس کے توڑنے میں انہیں ذرا باک نہیں ہوتا۔ یہودی اپنی بدعہدی میں سب سے آگے نکل گئے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ جو توحید خالص اور اخلاق صالح کی تبلیغ کر رہے تھے وہ ان کو ایک آنکھ بھی نہ بھاتی تھی۔ حالانکہ یہ وہی تعلیم تھی جس کو لے کر حضرت موسیٰ ؑ تشریف لائے تھے مگر انمیں اعتقادی اور عملی گمراہیاں اتنی زیادہ پھیل چکی تھیں کہ ان کو ڈر تھا کہ بدر کی فتح کہیں اسلام کی طاقت نہ بنجائے انکی حسد کی آگ اتنی بھڑکی ہوئی تھی کہ انکا لیڈر کعب بن اشرف خود مکے گیا اور قریش کو انتقام کیلئے بھڑکایا۔

(۵۷) ایسے بدعہد لوگ معافی کے قابل نہیں ہیں | جس قوم سے ناجنگ معاہدہ ہوچکا ہے اگر وہ قوم معاہدے کے خلاف کرتی ہے اور ہمارے خلاف جنگ میں حصہ لیتی ہے تو ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ختم ہو جائیگی اور ہمارے اور اس قوم کے درمیان جو معاہدہ ہے وہ انکی خلاف ورزی کی وجہ سے ختم ہو جائیگا۔ لیکن اگر وہ پوری قوم اپنی قومی اور اجتماعی حیثیت سے کھلم کھلا معاہدے کے خلاف نہیں کر رہی ہے اور ہم یہ دیکھیں کہ ہم سے معاہدہ کرنے والی قوم کے کچھ افراد ہمارے دشمن کی صفوں میں ہمارے خلاف لڑتے نظر آرہے ہیں تو ہمیں بھی چاہیئے کہ ان کی ایسی خبر لیں کہ دوسرے لوگ پھر ایسی ہمت نہ کریں کیونکہ خود انہوں نے ہی اپنی انفرادی حیثیت میں خلاف عہد کیا ہے۔

(۵۸) مُعاہد قوم کو کھلم کھلا آگاہ کردو | اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو انکی بلند اخلاقی حیثیت کے مطابق اس بات کا پابند کیا ہے کہ جس قوم سے ان کا ناجنگ معاہدہ ہے اگر وہ طے شدہ معاہدے کے خلاف کرتے ہیں تو پہلے ان کو صاف صاف آگاہ کر دو کہ اب ہمارے اور تمہارے درمیان تمہاری بدعہدی کی وجہ سے طے کیا ہوا معاہدہ ختم ہو چکا ہے۔ تم چپکے چپکے ان کے خلاف بدعہدی مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ بظاہر صلح بباطن جنگ اسلام کی اخلاقی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسلام جنگ کا نقصان برداشت کرسکتا ہے اخلاقی گراوٹ برداشت نہیں کرسکتا۔ حدیث کی کتابوں میں حضرت عمرو بن عنبسہ رضؓ کا یہ واقعہ موجود ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضؓ اور روم کے درمیان ایک مدت کیلئے ناجنگ معاہدہ تھا۔ اس معاہدے کی مدت ختم ہونیوالی تھی کہ حضرت امیر معاویہ رضؓ نے اپنی فوجوں کو روم کی سرحد کیطرف بڑھانا شروع کیا تاکہ جیسے ہی معاہدے کی مدت ختم ہو فوراً ہی اسلامی فوجیں روم کے اوپر حملہ کر دیں جب یہ کاروائی ہو رہی تھی تو حضرت عمرو بن عنبسہ رضؓ سواری پر یہ کہتے ہوئے آئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ ،، عہد کا ایفا کرو عہد شکنی نہ کرو۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ کو اس بات کی خبر ہوئی تو فوراً فوجوں کو واپسی کا حکم دیا۔ یہ ہے اسلام کا وہ بلند رویہ جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

وَلَا + يَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	سَبَقُوْا	اِنَّهُمْ	لَا يُعْجِزُوْنَ
اور ہرگز خیال نہ کریں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	وہ بھاگ نکلے	بیشک وہ	نہ تھکا سکیں گے

اور کافر ہرگز خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلے (بچ گئے) ہیں بیشک وہ تھکا نہ سکیں گے

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ

وَاَعِدُّوْا	لَهُمْ	مَّا اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ	قُوَّةٍ	وَ	مِنْ	رِّبَاطِ الْخَيْلِ
اور تیار رکھو	ان کیلئے	جو تم سے ہو سکے	سے	قوت	اور	سے	پلے ہوئے گھوڑے

اور ان کے لئے تیار رکھو جو تم سے ہو سکے قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ

تُرْهِبُوْنَ	بِهٖ	عَدُوَّ + اللّٰهِ	وَعَدُوَّكُمْ	وَاٰخَرِيْنَ	مِنْ	دُوْنِهِمْ
دھاک بٹھاؤ	اس سے	اللہ کے دشمن	اور تمہارے (اپنے) دشمن	اور دوسرے	سے	ان کے سوا

اس سے دھاک بٹھاؤ اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اور دوسروں پر ان کے سوا

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ	اَللّٰهُ	يَعْلَمُهُمْ	وَمَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ شَيْءٍ	فِيْ	سَبِيْلِ
تم انہیں نہیں جانتے	اللہ	جانتا ہے انہیں	اور جو	تم خرچ کروگے	کچھ	میں	راستہ

تم اُنہیں نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کے راستے میں خرچ کروگے

اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

اللّٰهِ	يُوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَاَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ	
اللہ	پورا پورا دیا جائیگا	تمہیں	اور تم	تمہارا نقصان نہ کیا جائیگا	

تمہیں پورا پورا دیا جائیگا اور تمہارا نقصان نہ کیا جائیگا۔

﴿۵۹﴾ وَنَزَلَ فِيْمَنْ اَفْلَتَ يَوْمَ بَدْرٍ وَلَا تَحْسَبَنَّ يَا مُحَمَّدُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا اللّٰهَ اَيْ فَاتُوْهُ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ○ لَا يَفُوْتُوْنَهُ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالتَّحْتَانِيَةِ فَالْمَفْعُوْلُ الْاَوَّلُ

﴿۵۹﴾ اور ان لوگوں کے بارے میں جو بدر کی لڑائی میں بھاگ گئے تھے کافروں میں سے یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا اَنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ الخ اور اے محمد ﷺ یہ نہ سمجھو کہ کافر اللہ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں بیشک وہ اللہ کے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے۔ اور ایک قرأت میں ولا یحسبن یا کے ساتھ ہے۔

مَحْذُوْفٌ اَیْ اَنْفُسَهُمْ وَفِیْ اُخْرٰی
یَفُوْتُوْنَ اَیْ عَلٰی تَقْدِیْرِ اللَّامِ

اس وقت پہلا مفعول محذوف ہے یعنی کفار اپنے آپ کو عذاب سے بچنے والا نہ سمجھیں۔

(۶۰) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ لِقِتَالِهِمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الرَّمْیُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰی حَبْسِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تُرْهِبُوْنَ تُخَوِّفُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اَیْ كُفَّارَ مَكَّةَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ اَیْ غَیْرَهُمْ وَهُمُ الْمُنَافِقُوْنَ اَوِ الْیَهُوْدُ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ جَزَاؤُهٗ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ تُنْقَصُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا

(۶۰) اور کافروں سے لڑنے کو جس قدر ہو سکے طاقت اور زور حاصل کرو۔ مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو کہ مراد قوت سے تیر اندازی سیکھنا ہے اور جہاد کے لئے گھوڑے تیار کرو کہ ان سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو یعنی کفار مکہ کو اور ان کے سوا منافقین کو اور یہودیوں کو ڈراؤ جنکو تم نہیں جانتے۔
اللہ ان کو جانتا ہے۔
اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کروگے، اس کا بدلہ تم کو ملے گا۔
اور اس میں کچھ کمی نہ کیجائے گی۔

تشریح

(۵۹) تم حق کو شکست نہیں دے سکتے | اسلام کی اس تعلیم کا حال معلوم ہو کر منکرین حق اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ وہ مسلمانوں کو غفلت میں رکھ کر وہ بدعہدی نہیں کرسکتے اور ہم بلا نوٹس حملہ کر کے کامیابی حاصل کرلیں گے اور بازی مار لیں گے۔ وہ اہل حق کو ہرا نہیں سکتے کیونکہ اصل فتح اخلاقی فتح ہوتی ہے اور اللہ کی مدد بھی اہل حق کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۶۰) توکل کا مطلب تعطل نہیں ہے | توکل اور اللہ پر بھروسہ ایمانی قوت کا دوسرا نام ہے اور یہ ایک مومن کا بہت بڑا ہتھیار ہے جس میں وہ تلوار سے زیادہ اللہ کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے ـــــــ "مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔"
لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تعلیم ہے کہ جنگ کے جتنے اسباب اور سامان ہیں ان کی طرف بھی پوری توجہ رہنی چاہیئے تمہاری لشکری طاقت اور ہمہ وقت تیار رہنے والے گھوڑے یعنی زمانے کے مطابق سامانِ جنگ اور ایک مستقل ٹرینڈ فوج ہمہ وقت تیار رہنی چاہیئے تاکہ تمہاری یہ جنگی تیاری اللہ کے دشمنوں کو خوفزدہ رکھے اور اس جہاد کے راستے میں تم جو بھی خرچ کروگے تمہارے اوپر کسی زیادتی کے بغیر اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں اللہ کی طرف سے دیا جائیگا۔ یعنی جنگ کی تیاری تو ہر وقت رہنی چاہیئے اور اسباب سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے مگر بھروسہ اسباب سے زیادہ اصل مسبب الاسباب کی مدد پر ہونا چاہیئے۔ اسطرح توکل تو ہو مگر تعطل نہ ہو۔ اسباب اختیار کئے جائیں اور اسباب کے بعد بھروسہ اللہ پر کیا جائے۔ نیز یہ کہ جنگی تیاری میں جو مال خرچ کیا جائیگا وہ مالی عبادت اللہ کے یہاں بہترین اجر و ثواب کا ذریعہ بنے گی۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	اللّٰهِ	عَلَى	وَتَوَكَّلْ	لَهَا	فَاجْنَحْ	لِلسَّلْمِ	جَنَحُوْا	وَاِنْ
بیشک	اللہ	پر	اور بھروسہ رکھو	اسکی طرف	تو صلح کرلو	صلح کی طرف	وہ جھکیں	اور اگر

اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو (تم بھی) اس (صلح) کی طرف جھکو، اور اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ

حَسْبَكَ	فَاِنَّ	يَّخْدَعُوْكَ	اَنْ	يُّرِيْدُوْٓا	وَاِنْ	الْعَلِيْمُ	السَّمِيْعُ	هُوَ
تمہارے لئے کافی	تو بیشک	تمہیں دھوکہ دیں	کہ	وہ چاہیں	اور اگر	جاننے والا	سننے والا	وہ

وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں تو بیشک تمہارے لئے اللہ

اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ

اَلَّفَ	وَ	وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ	بِنَصْرِهٖ	اَيَّدَكَ	الَّذِيْ	هُوَ	اللّٰهُ
الفت ڈالدی	اور	اور مسلمانوں سے	اپنی مدد سے	تمہیں زور دیا	جس نے	وہ	اللہ

کافی ہے، وہ جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے زور دیا اور اُلفت ڈالدی

بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ

اَلَّفْتَ	مَّآ	جَمِيْعًا	الْاَرْضِ	فِي	مَا	لَوْ اَنْفَقْتَ	قُلُوْبِهِمْ	بَيْنَ
الفت ڈال سکتے	نہ	سب کچھ	زمین	میں	جو	اگر تم خرچ کرتے	ان کے دل	درمیان میں

ان کے دلوں میں، اگر تم سب کچھ خرچ کردیتے جو زمین میں ہے ان کے دلوں میں الفت

بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

حَكِيْمٌ	عَزِيْزٌ	اِنَّهٗ	بَيْنَهُمْ	اَلَّفَ	اللّٰهَ	وَلٰكِنَّ	قُلُوْبِهِمْ	بَيْنَ
حکمت والا	غالب	بیشک وہ	انکے درمیان	الفت ڈالدی	اللہ	اور لیکن	انکے دل	درمیان میں

نہ ڈال سکتے لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈالدی بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۶۱) وَاِنْ جَنَحُوْا مَالُوْا لِلسَّلْمِ
بِكَسْرِ السِّيْنِ وَفَتْحِهَا الصُّلْحُ فَاجْنَحْ
لَهَا وَعَاهِدْهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ وَمُجَاهِدٌ
مَخْصُوْصٌ بِاَهْلِ الْكِتَابِ اِذْ نَزَلَتْ

(۶۱) اور اگر وہ لوگ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس طرف
جھکو اور ان سے معاہدہ کرلو۔
ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے آیت
سیف سے اور مجاہدؒ نے فرمایا اہل کتاب کے ساتھ
خاص ہے۔ کیوں کہ نزول اس کا بنی قریظہ

فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ ثِقْ بِهٖ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ لِلْقَوْلِ الْعَلِيْمُ ۝ بِالْفِعْلِ

میں ہے اور اللہ پر بھروسہ کرو بیشک وہ سننے والا ہے بات کو جاننے والا ہے افعال کو۔

(۶۲) وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ بِالصُّلْحِ لِيَسْتَعِدُّوْا لَكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ كَافِيْكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(۶۲) اور اگر کافروں کا ارادہ صلح کرنے سے دھوکہ دینے کا ہے تاکہ لڑائی کا سامان کرلیں اور پھر لڑیں تو اللہ تم کو کافی ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے تم کو فتح دی اور امداد فرمائی ساتھ مسلمانوں کے

(۶۳) وَاَلَّفَ جَمَعَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ الْاِحَنِ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ بِقُدْرَتِهٖ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ حَكِيْمٌ ۝ لَا يَخْرُجُ شَيْءٌ عَنْ حِكْمَتِهٖ

(۶۳) اور ان میں باہم اُلفت دی اور اتفاق عطا کیا بعد اسکے کہ ایک دوسرے کا دشمن تھا۔ اگر تم تمام دنیا کا مال اور اسباب خرچ کرتے تو ان کے دلوں میں محبت اور الفت پیدا نہ کرسکتے تھے ولیکن اللہ نے اپنی قدرت سے ان میں الفت دی بیشک وہ غالب ہے اپنے حکم میں حکمت والا ہے کہ کوئی چیز اس کی حکمت سے باہر نہیں۔

تشریح

(۶۱) صلح جنگ سے بہتر ہے | بے شک جنگی تیاری رہنی چاہیئے لیکن اگر مخالف صلح کی طرف مائل ہے تو تمہیں بھی صلح کے لئے آمادہ ہو جانا چاہیئے اسلئے کہ جنگ سے صلح بہرحال بہتر ہے۔ اس صلح میں بھی تمہارا بھروسہ اللہ پر رہنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ سب کچھ سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ صلح ہو یا جنگ جو کچھ بھی ہوگا اگر تمہارا بھروسہ اللہ پر ہے تو اس کا انجام بہتر ہی نکلے گا۔

(۶۲) جنگ ہو یا صلح تمہارا رویہ دلیرانہ ہونا چاہیئے | اگر دشمن آمادۂ پیکار ہے تو بہادری کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو اگر وہ صلح کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھام لو اور اگر یہ خیال ہو کہ مخالف جو صلح کر رہا ہے اسمیں اسکی نیک نیتی شامل نہیں ہے بلکہ وہ دھوکا دینا چاہتا ہے تب بھی پوری اخلاقی جرأت کے ساتھ اس سے صلح کرلو۔ اگر وہ بدعہدی اور بے وفائی کرے گا تو کوئی بات نہیں ہے تم بھی اس کا جواب دیدینا تمہارے لئے اللہ کافی ہے وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور پیغمبر پر ایمان لانیوالے لوگوں کے ذریعے اپنے پیغمبر کی مدد کی آئندہ بھی وہ تمہارا مددگار ہے۔ مقصد یہ ہے کہ خونریزی سے جتنا بچ سکتے ہو بچنے کی کوشش کرو لیکن اگر دشمن کا ہاتھ تمہاری طرف لڑائی کیلئے اٹھتا ہے تو قوتِ بازو سے اسکے ہاتھ توڑ کر پھینک دو۔

(۶۳) اہل ایمان کی باہمی اخوت | آنحضرت مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو اسلام میں داخل ہونے والے لوگ مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے الگ الگ قبیلوں سے آنیوالے مہاجر تھے۔ مدینے کے انصار دو بڑے قبیلوں اوس اور خزرج سے تعلق رکھتے تھے ان دونوں قبیلوں میں بہت پہلے سے آپس میں دشمنی چلی آرہی تھی ان دونوں قبیلوں کی مشہور لڑائی جنگِ بُعاث کے نام سے مشہور ہے جس کو زیادہ دن نہیں گذرے تھے اسطرح مختلف قبیلوں اور شہروں کے لوگ جب اسلامی برادری میں شامل ہوئے تو ان میں گہری دوستی بھائی چارہ، اخوت اور بے مثال محبت ایسی قائم ہو گئی جو اللہ کی تائید کے سوا کسی طرح ممکن نہ تھی۔ دلوں کا یہ اتحاد دنیا بھر کی دولت خرچ کرنے پر بھی بغیر اللہ کی مدد کے قائم نہیں ہو سکتا تھا۔ بے شک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر غالب اور حکیم و دانا ہیں۔ یہ ان کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کی شکر گزاری کے لئے الفاظ نہیں ملتے اور اس اتحاد نے مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت کو ناقابلِ تسخیر قوت بنا دیا تھا۔

ع **يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾**

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَسْبُكَ	اللّٰهُ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَكَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
اے	نبیؐ	کافی ہے تمہیں	اللہ	اور	جو	تمہارے پیرو ہیں	سے	مومن (جمع)

اے نبیؐ! اللہ کافی ہے تمہیں اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى	الْقِتَالِ	اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ
اے	نبیؐ	ترغیب دو	مومن (جمع)	پر	جہاد	اگر	ہوں	تم میں سے

اے نبیؐ! مومنوں کو جہاد پر ترغیب دو۔ اگر تم میں سے بیس

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا

عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	يَغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ	وَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفًا
بیس	صبر والے	غالب آئیں گے	دو سو (۲۰۰)	اور اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو	غالب آئینگے	ایکہزار

صبر والے (ثابت قدم) ہونگے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں تو

مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ

مِّنَ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ	اَلْـٰٔنَ	خَفَّفَ	اللّٰهُ
سے	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کافر)	اسلئے کہ وہ	لوگ	سمجھ نہیں رکھتے	اب	تخفیف کردی	اللہ

وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اسلئے کہ وہ لوگ (کافر) سمجھ نہیں رکھتے۔ اب اللہ نے تم سے تخفیف کردی

عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

عَنْكُمْ	وَعَلِمَ	اَنَّ	فِيْكُمْ	ضَعْفًا	فَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ
تم سے	اور معلوم کر لیا	کہ	تم میں	کمزوری	پس اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو

اور معلوم کر لیا کہ تم میں کمزوری ہے پس اگر تم میں سے ایک سو صبر والے ہیں

صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ

صَابِرَةٌ	يَّغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ	وَ	اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	اَلْفٌ
صبر والے	وہ غالب آئینگے	دو سو (۲۰۰)	اور	اگر	ہوں	تم میں سے	ایک ہزار

تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں

يَغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞٦٦ مَا كَانَ

يَغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ	مَا كَانَ
وہ غالب رہینگے	دوہزار	حکم سے	اللہ	اور اللہ	ساتھ	صبر والے	نہیں ہے

تو وہ اللہ کے حکم سے دوہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ کسی نبی کے لئے

لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ

لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗٓ	اَسْرٰى	حَتّٰى	يُثْخِنَ	فِى	الْاَرْضِ	تُرِيْدُوْنَ
کسی نبی کیلئے	کہ	ہوں	اسکے	قیدی	جبتک	خونریزی کرلے	میں	زمین	تم چاہتے ہو

(لائق) نہیں کہ اس کے (قبضہ میں) قیدی ہوں جب تک وہ زمین خوں ریزی (نہ) کرلے۔ تم دنیا کا

عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۞٦٧

عَرَضَ	الدُّنْيَا	وَاللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ
مال	دنیا	اور اللہ	چاہتاہے	آخرت	اور اللہ	غالب	حکمت والا

مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے

(٦٤) يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ
حَسْبُكَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○
(٦٥) يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ حِثَّ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ط
اَلْكُفَّارَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ
صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ
مِنْهُمْ وَاِنْ يَّكُنْ بِالْيَاءِ
وَالتَّاءِ مِنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا
اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاَنَّهُمْ اَىْ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ وَهٰذَا
خَبَرٌ بِمَعْنَى الْاَمْرِ اَىْ لِيُقَاتِلَ
الْعِشْرُوْنَ مِنْكُمُ الْمِائَتَيْنِ
وَالْمِائَةُ الْاَلْفَ وَيَثْبُتُوْا لَهُمْ

(٦٤) اے پیغمبر تم کو کافی ہے اللہ اور کافی ہیں وہ مومنین جو تمہارے پیرو ہوئے

(٦٥) يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ الخ اے پیغمبر مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے پر آمادہ کرو۔ اگر تم میں بیس آدمی صبر والے اور مقابلے پر جمنے والے ہونگے تو ان میں سے دو سو پر غالب آجائیں گے۔
اور اگر تم میں سے ایک سو ہونگے تو کافروں میں سے ایک ہزار پر غلبہ پا دیں گے۔ اس سبب سے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں۔

اور یہ جو مذکور ہوا خبر بمعنی امر کے ہے یعنی حاصل یہ ہے کہ تم میں سے بیس آدمیوں کو دو سو کافروں سے لڑنا چاہیئے اور ایک سو کو ایک ہزار کے مقابلہ سے نہ بھاگنا چاہیئے۔ پھر جب مسلمان زیادہ ہو گئے

ثُمَّ نُسِخَ لَمَّا كَثُرُوْا بِقَوْلِهٖ
(۶۶) اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ
عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضُعْفًا بِضَمِّ
الضَّادِ وَفَتْحِهَا عَنْ قِتَالِ
عَشَرَةِ اَمْثَالِكُمْ فَاِنْ
يَّكُنْ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ
يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ مِنْهُمْ
وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ
يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ بِاِرَادَتِهٖ وَهُوَ خَبَرٌ
بِمَعْنَى الْاَمْرِ اَىْ لِتُقَاتِلُوْا
مِثْلَيْكُمْ وَتَثْبُتُوْا لَهُمْ وَاللّٰهُ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ بِعَوْنِهٖ
(۶۷) وَنَزَلَ لَمَّا اَخَذُوا الْفِدَاءَ
مِنْ اَسْرٰى بَدْرٍ مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ بِالتَّاءِ
وَالْيَاءِ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ
فِى الْاَرْضِ ط يُبَالِغَ فِىْ قَتْلِ
الْكُفَّارِ تُرِيْدُوْنَ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ
عَرَضَ الدُّنْيَا حُطَامَهَا بِاَخْذِ
الْفِدَاءِ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ لَكُمُ الْاٰخِرَةَ
اَىْ ثَوَابَهَا بِقَتْلِهِمْ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ○ وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِقَوْلِهٖ فَاِمَّا
مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً

حکم منسوخ ہوگیا، اس آیت آئندہ سے ۔
(۶۶) اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ الآ اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور جانا کہ تم میں اس قدر قوت نہیں کہ اپنے سے دس گُنا کا مقابلہ کرسکو پس اگر تم میں سے سو آدمی صابر ہونگے تو ان میں سے دو سو پر غالب ہوجاوینگے

اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہونگے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوجاویں گے اور اللہ مدد کرتا ہے صبر کرنے والوں کی ۔

(۶۷) اور جبکہ مسلمانوں نے بدر کے قیدیوں سے فدیہ لیکر انکو چھوڑدیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ پیغمبر کو یہ سزاوار نہ تھا کہ اس کے ہاتھ میں قیدی ہوں یہاں تک کہ خون بہادے زمین میں اور کافروں کو خوب قتل کرے ۔ تم اے مسلمانوں فدیہ لیکر دنیا کا مال اکٹھا کرنا چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہے کہ ان کو مارو تاکہ تم کو آخرت کا ثواب ملے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور یہ منسوخ ہے دوسری آیت فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً سے جس سے مفت چھوڑنا اور عوض لے کر چھوڑنا دونوں امر ثابت ہیں۔

تشریح

(۶۴) ایک متحد مسلم برادری اور خدا کی تائید | دراصل اسلام کی قوت جو نبی م کی پشت پر تھی وہ اللہ کی تائید اور یہی متحدہ اسلامی برادری تھی جو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کیطرح دشمن کے مقابلے پر کھڑی ہوجاتی تھی بلاشبہ اتحاد میں بڑی طاقت ہے اور اللہ کی تائید نیک نیتی کی بدولت ہی حاصل ہوتی ہے ۔

(۶۵) مقصد کا شعور معنوی قوت پیدا کرتا ہے | جس انسان کو یہ سمجھ بوجھ ہو کہ وہ دنیا میں ایک خاص مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے اور مقصد کا یہ شعور اسکے رگ و پے میں بسا ہوا ہو کہ وہ دنیا میں حق و صداقت کو غالب کرنے کے لئے آیا ہے اور اس کی تمام صلاحیتیں اسی مقصد کے لئے ہیں تو اس میں ایک خاص اخلاقی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ اخلاقی بلندی اس کو ایک معنوی اور باطنی قوت عطا کرتی ہے جبکہ باطل میں کمزوری ہوتی ہے اور وہ کمزوری یہ ہوتی ہے

کہ اس کے سامنے جنگ وجدال کا مقصد کوئی بلند مقصد نہیں ہوتا بلکہ قومیت، وطنیت یا کسی ملک پر اپنا غلبہ حاصل کرنا بس یہی ان کے سامنے مقاصد ہوتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کے مقاصد میں بڑا اخلاقی فرق ہوتا ہے۔ اس لئے دونوں فریق کی طاقت میں بھی یہ فرق سامنے آتا ہے۔ اہل ایمان کو جنگ کی ترغیب دی جاتی ہے۔ لیکن ان کا مقصد مادی فائدے یا کشور کشائی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اپنی جان کی بازی لگا کر حق وصداقت کا علم بلند کرنے کے لئے لڑتے ہیں اسلئے اگر اہل حق بیس۲۰ بھی ہوں اور ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ دوسو۲۰۰ اہل باطل پر غالب آسکتے ہیں۔ اگر دسو آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ ایک ہزار اہل باطل پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کو زندگی کی صحیح سمجھ بوجھ نہیں ہے۔ یہ ان کی بے شعوری دراصل ان کی کمزوری ہے۔

(۶۶) <u>ابھی اہل ایمان کی اخلاقی تربیت مکمل نہیں ہے اسلئے تناسب میں بھی یہ فرق رہنا چاہیئے</u> | معیاری حیثیت سے تو اہل حق اور اہل باطل کے درمیان ایک اور دس کی نسبت ہے لیکن چونکہ ابھی اہل ایمان اخلاقی تربیت کے مرحلے سے گذر رہے ہیں تو اسی کے لحاظ سے تعداد کا تناسب یہ ہے کہ اہل حق اور اہل باطل میں دوگنے کا فرق ہے۔ اگر سو اہل ایمان ہیں تو وہ دوسو سے ٹکرا سکتے ہیں ایک ہزار ہیں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آسکتے ہیں اور ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد بھی ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ اہل ایمان میں سب ایک ہی درجے کے نہیں ہوتے ان میں کچھ کمزور بھی ہیں۔ کچھ نئے نئے اسلام میں داخل ہونے والے ہیں کیونکہ یہ مرحلہ ابتدائے اسلام کا تھا پھر جیسے جیسے نبی ص کی صحبت اور تعلیم وتربیت کی برکت سے ان میں اخلاقی قوت بڑھتی گئی تو تاریخ نے یہ منظر دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم ص کے آخری عہد اور خلفائے راشدین کے مبارک زمانے میں اہل حق اور اہل باطل کے درمیان ایک اور دس کی نسبت رہی ہے۔ بے جگری اور جان کی بازی لگا کر لڑنا مقصد کے گہرے شعور کے بغیر ممکن نہیں ہے جب ایک بلند نصب العین سامنے ہوتا ہے تو مرد مومن کی شجاعت بے اختیار پکار اٹھتی ہے کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی عمر سے بہتر ہوتی ہے۔

(۶۷) <u>باطل کی سرکوبی کے لئے سخت رویہ مناسب ہے</u> | جب باطل کو اپنی قوت پر گھمنڈ ہو اور وہ اپنی طاقت کا بیجا استعمال کر کے اہل حق کا جینا دوبھر کر دے تو حالات کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ موقع ملنے پر باطل کا سر توڑ دیا جائے تاکہ آئندہ وہ سر نہ اٹھا سکے۔ چنانچہ سورۂ محمدؐ میں ارشاد ہوا ہے کہ:— فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا۔ (پارہ ۲۶ سورہ محمد۔ ۴)

(— سو جب تم مقابل ہو منکروں کے تو مارو گردنیں یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو ان کو تو مضبوط باندھ لو قید پھر یا احسان کیجیو یا معاوضہ لیجیو یہاں تک کہ لڑائی رکھدے اپنے ہتھیار)

یعنی حق اور باطل کا مقابلہ تو رہتا ہی ہے جب دونوں کے درمیان جنگ ہو جائے تو اہل حق کو پوری مضبوطی اور بہادری سے کام لینا چاہیئے باطل کا زور جب ہی ٹوٹیگا کہ بڑے بڑے شریر مارے جائیں اور انکے جتھے توڑ دئے جائیں اسلئے ہنگامۂ کارزار میں کسل، بزدلی، سستی اور توقف وتردد کو راہ نہ دو اور دشمنان خدا کی گردنیں مار دینے میں کچھ باک نہ کرو کافی خونریزی کے بعد جب تمہاری دھاک بیٹھ جائے اور ان کا زور ٹوٹ جائے اس وقت قید کرنا بھی کفایت کرتا ہے جیسا کہ آیت بالا میں فرمایا کہ:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ

(کسی نبی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں جبتک کہ وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے)

یہ قید وبند ممکن ہے انکے لئے تازیانۂ عبرت کا کام دے اور مسلمانوں کے پاس رہ کر انکو اپنی اور تمہاری حالت کے جانچنے اور اسلامی تعلیمات پر غور کرنے کا موقع بہم پہنچائے۔ بہرحال مقصد یہ ہے کہ قیدی بنانا اسی وقت مناسب ہے کہ پہلے باطل کو اچھی طرح کچل دیا جائے اس مرحلے کے بعد پھر دشمنوں کو قید کرنا اور پھر قیدیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہیئے آیا معاوضہ لیکر چھوڑا جائے یا بلا معاوضہ۔ حالات اور وقت کے مطابق اس کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ بہرحال مومن کے سامنے اس کا حقیقی مقصد رہنا چاہیئے اور وہ ہے آخرت نہ کہ دنیا کا سامان۔ اللہ تعالیٰ بھی یہی چاہتے ہیں کہ تمہاری آخرت کو بہتر سے بہتر فرمائیں اللہ تو غالب حکمت والے ہیں۔

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ

لَوْ	لَا	كِتٰبٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	سَبَقَ	لَمَسَّكُمْ	فِيْمَآ	اَخَذْتُمْ	عَذَابٌ
اگر	نہ	لکھا ہوا	سے	اللہ	پہلے ہی	تمہیں پہنچتا	اسمیں جو	تم نے لیا	عذاب

اگر اللہ (کی طرف) سے پہلے ہی لکھا ہوا نہ ہوتا تو اس کے لینے (بدلہ) میں تمہیں پہنچتا بڑا عذاب

عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عَظِيْمٌ	فَكُلُوْا	مِمَّا	غَنِمْتُمْ	حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّاتَّقُوْا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
بڑا	پس کھاؤ	اس سے جو	تمہیں غنیمت میں ملا	حلال	پاک	اور ڈرو	اللہ	بیشک	اللہ

پس اس میں سے کھاؤ جو تمہیں غنیمت میں حلال پاک ملا، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ ع ۹ ۵

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّمَنْ	فِيْٓ	اَيْدِيْكُمْ	مِّنَ
بخشنے والا	نہایت مہربان	اے	نبیؐ	کہدیں	ان سے جو	میں	تمہارے ہاتھ	سے

بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اے نبیؐ تمہارے ہاتھ (قبضہ) میں جو قیدی ہیں ان سے کہہ

الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ

الْاَسْرٰٓى	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ	فِيْ	قُلُوْبِكُمْ	خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّآ
قیدی	اگر	معلوم کریگا	اللہ	میں	تمہارے دل	کوئی بھلائی	تمہیں دیگا	بہتر	اس سے جو

دیں کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی معلوم کرلے گا تو تمہیں اس سے بہتر دیگا جو

اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ

اُخِذَ	مِنْكُمْ	وَيَغْفِرْ	لَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	وَاِنْ	يُّرِيْدُوْا	خِيَانَتَكَ
لیا گیا	تم سے	اور بخشدیگا	تمہیں	اور اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان	اور اگر	وہ ارادہ کرینگے	آپ سے خیانت کا

تم سے لیا گیا اور وہ تمہیں بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے اور اگر آپؐ سے خیانت کا ارادہ

فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

فَقَدْ - خَانُوْا	اللّٰهَ	مِنْ	قَبْلُ	فَاَمْكَنَ	مِنْهُمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ
تو انہوں نے خیانت کی	اللہ	سے	پہلے	تو قبضہ میں دیدیا	ان سے (انہیں)	اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا

کرینگے تو انہوں نے اس سے قبل اللہ سے خیانت کی تو اللہ نے انہیں (تمہارے) قبضہ میں دیدیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

۶۸ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ بِإِحْلَالِ الْغَنَائِمِ وَالْأَسْرَىٰ لَكُمْ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

۶۸ اگر پہلے سے اللہ کا لکھا ہوا حکم غنیمتوں کے حلال ہونے اور قیدیوں کے پکڑنے کا نہ ہوتا تو بہ سبب عوض لینے اور قیدیوں کے چھوڑنے کے تم پر سخت عذاب آتا۔

۶۹ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

۶۹ سو کھاؤ جو اللہ نے تم کو غنیمت کا پاک اور حلال مال دیا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۷۰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسَارَىٰ وَفِي قِرَاءَةٍ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا إِيمَانًا وَإِخْلَاصًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ مِنَ الْفِدَاءِ بِأَنْ يُضَعِّفَهُ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَيُثِيبَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

۷۰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسَارَىٰ الخ
اے پیغمبر کہدے ان قیدیوں سے جو تمہارے قبضے میں ہیں اگر اللہ تمہارے دل میں ایمان اور اخلاص دیکھے گا تو تم کو اس سے بہتر دیگا جو تم سے فدیہ لیا گیا یعنی دنیا میں اس سے دونا دیگا اور آخرت میں اس پر ثواب عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۷۱ وَإِن يُرِيدُوا أَيِ الْأَسْرَىٰ خِيَانَتَكَ بِمَا أَظْهَرُوا مِنَ الْقَوْلِ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِن قَبْلُ قَبْلَ بَدْرٍ بِالْكُفْرِ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ بِبَدْرٍ قَتْلًا وَأَسْرًا فَلْيَتَوَقَّعُوا مِثْلَ ذٰلِكَ إِنْ عَادُوا وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِخَلْقِهِ حَكِيمٌ ۝ فِي صُنْعِهِ

۷۱ اور اگر یہ قیدی تم سے خیانت کریں کہ ظاہر میں اسلام لاویں اور در پردہ منکر رہیں تو بیشک ان لوگوں نے جنگ بدر سے پہلے بھی اس قسم کی خیانت کی تھی کہ کفر اختیار کیا سو اللہ نے اسکے عوض انکو بدر میں سزا دی کہ مقتول ہوئے اور پکڑے گئے پس اگر پھر ایسا کریں گے تو پھر اسی سزا کے امیدوار رہیں اور اللہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے اسکے افعال حکمت کے ہیں۔

تشریح

۶۸ یہ غلطی قابل معافی نہ تھی | بیان کیا جا چکا ہے کہ حق و باطل کے ٹکراؤ میں یہ نہایت اہم ہوتا ہے کہ جب موقع مل جائے تو باطل کا سر پوری طرح کچل دیا جائے۔ اسلئے غزوۂ بدر کے اہم قیدیوں کو چھوڑ دینا اور ان کو فدیہ لیکر آزاد کر دینا منشار الٰہی کے خلاف تھا اور اس پر سخت عذاب ہو سکتا تھا مگر چونکہ اللہ کی طرف سے یہ لکھا جا چکا تھا کہ عذاب نہیں دیا جائیگا اسلئے عذاب الٰہی کا فیصلہ نہیں ہوا اگرچہ ان قیدیوں میں بہت سے لوگ ایمان لے آئے اور اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے رحم و کرم سے اصحاب بدر کو معاف فرما دیا۔

۶۹ اب یہ مال تمہارے لئے حلال ہے | اب یہ فدیہ جو تمہیں قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں ملا ہے اور وہ مال غنیمت جو تم نے جنگ میں حاصل کیا ہے یہ تمہارے لئے حلال و پاک ہے تم انکو استعمال کر سکتے ہو مگر خیال رہے کہ ہر موقع پر اللہ سے ڈرتے رہا کرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت درگذر کرنے والے اور رحم فرمانیوالے ہیں۔

۷۰ قیدیوں کے دلوں میں خیر ہے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو بہت کچھ دینے والے ہیں | غزوۂ بدر میں جو قیدی قید ہو کر آئے تھے اگر وہ واقعی دل سے ایمان لانیکا ارادہ رکھتے ہیں تو رہائی کے بدلے میں جو فدیہ انکو دینا پڑا ہے اللہ تعالےٰ بھی اسکے بدلے میں کہیں بڑھ چڑھ کر دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمائینگے تمہاری بخشش ہوگی اللہ تعالیٰ بہت غفور رحیم ہیں۔ نبیؐ سے فرمایا گیا کہ تم یہ پیغام ان قیدیوں تک پہنچا دو۔

۷۱ خیانت کروگے تو بھگتنا بھی پڑیگا | اور اگر ایمان کے اظہار میں بدنیتی ہے اور دغابازی کرنا چاہتے ہیں تو پھر اسکی سزا بھی انہیں ملیگی اور پہلے بھی وہ اپنی خیانت کی سزا بھگت چکے ہیں کہ آج وہ تمہارے قابو میں آگئے ہیں۔ اصل میں تو انہیں اس عہد کا پابند رہنا چاہئیے جو عہد الست میں وہ اپنے رب سے کر چکے ہیں اور وہ عہد ہر انسان کی فطرت میں شامل ہے ایک رب کو ماننا اللہ کی ربوبیت کا اقرار یہ وہ وعدہ ہے جو اولاد آدم سے لیا جا چکا ہے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ سب کچھ جانتے ہیں اور بڑے حکمت والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

إِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَهَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ	وَاَنْفُسِهِمْ
بیشک	جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے ہجرت کی	اور جہاد کیا	اپنے مالوں سے	اور اپنی جانیں

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ

فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَالَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّ	نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	بَعْضُهُمْ
میں	راستہ	اللہ	اور وہ لوگ جو	ٹھکانہ دیا	اور	مدد کی	وہی لوگ	ان کے بعض

جہاد کیا، اور جن لوگوں نے ٹھکانا دیا اور مدد کی وہی لوگ ایک دوسرے کے

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ

اَوْلِيَآءُ	بَعْضٍ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَلَمْ + يُهَاجِرُوْا	مَا لَكُمْ	مِّنْ	وَّلَايَتِهِمْ	مِّنْ+
رفیق	بعض (دوسرے)	اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انہوں نے ہجرت نہ کی	تمہیں نہیں	سے	انکی رفاقت	کچھ

رفیق ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہ کی تمہیں نہیں ہے کچھ سروکار

شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ

شَيْءٍ	حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا	وَاِنِ	اسْتَنْصَرُوْكُمْ	فِي + الدِّيْنِ	فَعَلَيْكُمُ	النَّصْرُ
شے (سروکار)	یہانتک کہ	وہ ہجرت کریں	اور اگر	وہ تم سے مدد مانگیں	دین میں	تو تم پر (لازم) ہے	مدد

انکی رفاقت سے یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔ اور اگر وہ تم سے دین میں مدد مانگیں تو تم پر مدد لازم ہے

اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ

اِلَّا	عَلٰي	قَوْمٍۢ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ	وَالَّذِيْنَ
مگر	(پر اخلاف)	وہ قوم	تمہارے درمیان	اور انکے درمیان	معاہدہ	اور اللہ	جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور وہ لوگ جو

مگر اس قوم کے خلاف نہیں جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو اور جو تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھنے والا ہے۔ اور جن لوگوں

كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾

كَفَرُوْا	بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ	بَعْضٍ	اِلَّا + تَفْعَلُوْهُ	تَكُنْ	فِتْنَةٌ	فِي	الْاَرْضِ	وَفَسَادٌ	كَبِيْرٌ
انہوں نے کفر کیا	انکے بعض	رفیق	بعض (دوسرے)	اگر تم ایسا نہ کروگے	ہوگا	فتنہ	میں	زمین	اور فساد	بڑا

نے کفر کیا وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو فتنہ ہوگا زمین میں اور بڑا فساد ہوگا۔

﴿۷۲﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُمْ

﴿۷۲﴾ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنی جانیں اور مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا (یہ حال مہاجرین کا ذکر ہوا)

الْمُهَاجِرُوْن وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا النَّبِیَّ وَنَصَرُوْا
وَهُمُ الْاَنْصَارُ اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ فِی النُّصْرَةِ وَالْاِرْثِ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ
وَلَايَتِهِمْ بِكَسْرِ الْوَاوِ وَفَتْحِهَا مِّنْ
شَيْءٍ فَلَا اِرْثَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
وَلَا نَصِيْبَ لَهُمْ فِی الْغَنِيْمَةِ
حَتّٰی يُهَاجِرُوْا ۚ وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ
بِاٰخِرِ السُّوْرَةِ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
فِی الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ لَهُمْ
عَلَی الْكُفَّارِ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ عَهْدٌ فَلَا
تَنْصُرُوْهُمْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَنْقُضُوْا
عَهْدَهُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ○

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا اور
ان کی مدد کی یعنی انصار یہ لوگ ایک دوسرے کے دوست
اور مددگار اور وارث ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور
ہجرت نہیں کی تم میں اور ان میں وراثت بالکل جاری نہیں
نہ وہ تمہارے وارث اور نہ تم ان کے۔ اور نہ ان کو مالِ
غنیمت میں سے کچھ حصہ جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ بعد
ہجرت پھر ہر امر میں وہ تمہارے شریک ہیں۔ یہ حکم
منسوخ ہے آخر سورۃ کی آیتوں سے
اور اگر وہ تم سے دین میں اعانت چاہیں تو تم کو انکی
مدد کرنی چاہیئے بمقابلہ کافروں کے مگر اس قوم کے
مقابلہ میں ان کی مدد نہ کرو جنسے تم نے عہد کر رکھا ہے۔
اور ان کا عہد نہ توڑنا چاہیئے۔

اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(۷۳) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ
فِی النَّصْرِ وَالْاِرْثِ فَلَا اِرْثَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ اِلَّا
تَفْعَلُوْهُ اَیْ تَوَلِّیَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَطْعَ الْكُفَّارِ
تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ○
بِقُوَّةِ الْكُفْرِ وَضُعْفِ الْاِسْلَامِ

(۷۳) اور جو لوگ کافر ہوئے انمیں سے بعض بعض کے مددگار
اور وارث ہیں تم میں اور ان میں میراث نہیں اگر تم
اے مسلمانوں ایسا نہ کروگے یعنی ایمان والوں سے محبت
اور الفت اور کافروں سے جدائی اور قطع تعلق تو زمین میں
بڑی خرابی اور فساد پھیل جاویگا کہ کفر قوت پکڑ جائیگا اور اسلام ضعیف
ہو جاویگا۔

تشریح

(۷۲) دارالاسلام کے باہر سے مسلمانوں کا حکم | آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ آگئے تو آپ ﷺ نے مہاجرین وانصار کے درمیان مؤاخاۃ قائم فرمائی مدینہ منورہ دارالاسلام بن گیا اب جتنے اہل ایمان مدینہ میں تھے وہ ایک دوسرے کے ولی ہوگئے ایک دوسرے کی مدد کرنا انکی ذمہ داری ہوگئی ___ ایسے بھی لوگ تھے کہ جو اسلام تو لے آئے مگر ہجرت کرکے دارالاسلام مدینہ طیبہ نہیں آسکے۔ کسی دینی معاملہ میں ضرورت پڑے تو انکی مدد تو کی جاسکتی ہے لیکن یہ مدد بھی ایسی قوم کے خلاف نہیں کی جاسکتی جس سے دارالاسلام کے مسلمانوں کا معاہدہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی حکومت دارالاسلام کے باشندوں کی ذمہ دار ہوگی اور دارالاسلام کی حدود سے باہر رہنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر نہیں ہے تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے اور اسے دیکھتے ہیں۔

(۷۳) اخلاقی طور پر مظلوم مسلمانوں کی حمایت کیجائے گی | البتہ اخلاقی طور پر ایسے مظلوم مسلمانوں کی امداد ضرور کی جائیگی جو اسلامی حکومت کے دائرۂ عمل سے باہر ہوں اگر ایسا نہیں کیا جائیگا تو کمزور مسلمان محفوظ نہ رہ سکیں گے اور ان کا ایمان بھی خطرہ میں پڑ جائے گا، اور مظلوم مسلمانوں کی حمایت کیوں نہ کیجائے جبکہ منکرینِ حق ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اہل ایمان پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ عدل وانصاف کریں اسلئے مظلوموں کی مدد نہ کرنا عدل وانصاف کے تقاضوں کے خلاف ہوگا اور اگر اس کا دامن چھوڑ دیا گیا تو زمین فتنہ وفساد سے بھر جائیگی اور کوئی حق کا حمایتی نہ ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ

وَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَهَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ	وَالَّذِیْنَ
اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انہوں نے ہجرت کی	اور جہاد کیا انھوں نے	میں	راستہ	اللہ	اور وہ لوگ جو

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے

اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

اٰوَوْا	وَّ نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ
ٹھکانہ دیا	اور مدد کی	وہی لوگ	وہ	مومن (جمع)	سچے	انکے لئے	بخشش

ٹھکانہ دیا اور مدد کی وہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش

وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا

وَّ رِزْقٌ	كَرِیْمٌ	وَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَهَاجَرُوْا
اور روزی	عزت	اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اسکے بعد	اور انہوں نے ہجرت کی

اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی

وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

وَجٰهَدُوْا	مَعَكُمْ	فَاُولٰٓئِكَ	مِنْكُمْ	وَاُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ
اور انہوں نے جہاد کیا	تمہارے ساتھ	پس وہی لوگ	تم میں سے	اور قرابت دار	ان کے بعض

اور تمہارے ساتھ (مل کر) جہاد کیا پس وہی تم میں سے ہیں اور قرابت دار (آپس میں) ایک دوسرے سے زیادہ

اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۵﴾ ع

اَوْلٰی	بِبَعْضٍ	فِیْ	كِتٰبِ + اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ + شَیْءٍ	عَلِیْمٌ
قریب (زیادہ حقدار)	بعض (دوسرے) کے	میں (رو سے)	اللہ کا حکم	بیشک	اللہ	ہر چیز	جاننے والا

حقدار ہیں اللہ کے حکم کی رُو سے بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

﴿۷۴﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ○ فِی الْجَنَّةِ

﴿۷۴﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے پیغمبر کو جگہ دی اور انکی مدد کی وہی ہیں سچے مسلمان ان کے لئے بخشش اور جنت میں عمدہ روزی ہے۔

(۷۵) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ اَیْ بَعْدَ السَّابِقِيْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ وَالْهِجْرَةِ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اَيُّهَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ ذَوُوا الْقَرَابَاتِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِی الْاِرْثِ مِنَ التَّوَارُثِ بِالْاِيْمَانِ وَالْهِجْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِی الْاٰيَةِ السَّابِقَةِ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ○ وَمِنْهُ حِكْمَةُ الْمِيْرَاثِ

(۷۵) اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی بعد ان لوگوں کے جو پہلے ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہوکر جہاد کیا پس اے مہاجرین و انصار وہ لوگ تم میں سے ہیں اور جو لوگ باہم قرابت والے ہیں وہ باہم میراث لینے میں مقدم ہیں ان لوگوں سے جو بسبب علاقہ ایمانی اور شرکت ہجرت کے ایک دوسرے کے وارث تھے جن کا ذکر پہلی آیتوں میں گذرا
یہ حکم اللہ نے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے میراث کی بھی حکمت کو وہی خوب جانتا ہے۔

تشریح

(۷۴) مہاجر و انصار کا درجہ بلند ہے | اللہ کے لئے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا اور اللہ کے راستے میں جد و جہد کرنا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کی مدد کی ان کو پناہ دی ان کا درجہ بہت بلند ہے وہ سچے اور پکے مومن ہیں اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں سے درگذر فرمائیں گے اور ان کو عزت کی پاکیزہ روزی عطا فرمائیں گے وہ روزی اور وہ زندگی جو خودداری کی ہوگی عزتِ نفس کے ساتھ ہوگی کسی کی غلامی اور طفیلی کی زندگی نہیں ہوگی۔

(۷۵) میراث کا حق رشتہ داروں کا ہے | جو لوگ ان مہاجرین اور انصار کے بعد ایمان لائے اور پھر اپنا وطن چھوڑا اور تمہارے ساتھ دین کی جد و جہد میں شامل ہوگئے وہ بھی تمہیں میں سے ہیں لیکن میراث کے حقدار اللہ کی کتاب کے مطابق خون کے رشتہ دار ہیں۔ اسلامی بھائی چارے کی بنا پر میراث قائم نہ ہوگی۔ میراث کا حق خون کی رشتہ داری اور قرابت کی وجہ سے قائم ہوگا۔

۹

سُورَةُ التَّوبَة

(اَلْبَرَاءَةُ)

ترتیبِ تلاوت ــــــ ۹	ترتیبِ نزول ــــــ ۱۱۳
مکی / مدنی ــــــ مدنی	تعداد رکوعات ــــــ ۱۶
تعداد آیات ــــــ ۱۲۹	تعداد الفاظ ــــــ ۲۵۳۷
تعداد حروف ــــــ ۱۱۳۶۰	

نام | اس سورۃ کے دو نام ہیں ایک اَلتَّوْبَۃُ ـــــ دوسرے اَلْبَرَاءَۃُ۔ اس سورۃ کا نام "التوبہ" اسلئے ہے کہ اس میں ایک جگہ بعض اہل ایمان کی خطاؤں کی معافی کا ذکر آیا ہے۔
اور "البرارۃ" اس سورۃ کو اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے شروع میں اعلان کیا گیا ہے کہ اہل ایمان اب مشرکین سے بری الذمہ ہیں اور دونوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ مشرکین کی بدعہدی کی وجہ سے ختم کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ نہ لکھنے کی وجہ | سورۃ التوبہ یا سورۃ البرارۃ قرآن مجید کی واحد درت ہے جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی جاتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کی ابتداء میں بسم اللہ نہیں لکھوائی تھی اس لئے صحابہ کرام میں سے بھی کسی نے بسم اللہ نہیں لکھی اور آج تک بھی بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔ یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ قرآن مجید جس شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو لکھوایا انھوں نے اسکو جوں کا توں

رکھنے میں کتنی احتیاط کی ہے۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ جب نئی آیت یا سورۃ نازل ہوتی تھی تو آپ فرما دیتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں رکھو۔ اور نئی سورت نازل ہوتی تھی تو پہلی سورۃ سے جُدا کرنے کے لئے بسم اللہ آتی تھی۔ سورۃ التوبہ کے شروع میں بسم اللہ نہ آئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الگ سورۃ نہیں ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے مصاحف عثمانیہ میں اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔ لیکن کتابت میں سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کے درمیان فصل کر دیا گیا تاکہ پوری طرح اس کا مستقل سورۃ ہونا بھی ظاہر نہ ہو اور دوسری سورۃ کا جُز بھی معلوم نہ ہو۔

سورۃ التوبہ کو سورۃ انفال کے بعد متصل رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ انفال پہلے نازل ہوئی اور دونوں سورتوں کے مضامین اتنے ملتے جلتے ہیں کہ سورۃ البراءۃ گویا سورۃ انفال کا تتمہ یا تکملہ ہے۔

تعارف | سورۃ انفال میں غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے معاملات کا تذکرہ ہے۔ بدر کے دن کو قرآن مجید نے یوم الفرقان سے تعبیر کیا ہے کیونکہ اس دن نے حق اور باطل کو الگ الگ کرکے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا اور دُنیا نے حق اور باطل کی پوزیشن کو واضح طور پر دیکھ لیا ——— غزوۂ بدر اسلام کی عالمگیر برادری کا سنگِ بنیاد تھا اور یہ کہیے کہ زمین پر اللہ کی حکومت کا دیباچہ تھا۔ اس کا قدرتی تقاضہ یہ تھا کہ عالمگیر اسلامی برادری کا کوئی مرکز حسّی طور پر دنیا میں قائم ہو جو جزیرۂ عرب کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا جس کا مرکزی مقام مکہ مکرمہ ہے اور جہاں بیت اللہ ہے۔ اس اعلیٰ مقصد کے لئے پہلا قدم ۲ھ میں بدر کی طرف اٹھا تھا جو آخرکار ۸ھ میں فتح مکہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ فتح مکہ نے ان تمام فتنوں کی جڑوں پر تیشہ چلایا جو اس مرکز کے راستے میں رُکاوٹ ہو سکتے تھے دعوتِ اسلامی کو یونیورسل کے اونچے مقام پر کھڑا کرنے کے لئے ضرورت تھی کہ اسلامی دعوت کا مرکز خالص اسلامیت کے رنگ میں رنگا ہوا ہو۔ اس کے قلب و جگر سے جو آواز نکلے وہ حق کے سوا کچھ اور نہ ہو۔" جو ابر یہاں سے اُٹھے گا وہ سارے جہاں پر برسے گا۔"

سورۃ البراءۃ کے مضامین کا یہی خلاصہ ہے۔ سورۃ انفال جس چیز کی ابتدا تھی سورۃ التوبہ اس کی انتہا ہے۔

اٰیَاتُهَا ۱۲۹	۹ : سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ : ۱۱۳	رُكُوْعَاتُهَا ۱۶

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْكُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ الْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ۳

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ

بَرَآءَةٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	اِلَى	الَّذِيْنَ	عٰهَدْتُّمْ	مِّنَ
بیزاری (قطع تعلق)	سے	اللہ	اور	اس کا رسول	طرف	وہ لوگ جنہوں نے	تم سے عہد کیا	سے

اللہ اور اس کے رسول (کی طرف) سے قطع تعلق ہے ان مشرکوں سے جس نے تم سے عہد کیا ہوا

الْمُشْرِكِيْنَ ۱ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ

الْمُشْرِكِيْنَ	فَسِيْحُوْا	فِي	الْاَرْضِ	اَرْبَعَةَ	اَشْهُرٍ	وَّاعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ
مشرکین	پس چل پھر لو	میں	زمین	چار	مہینے	اور جان لو	کہ تم

تھا پس (مشرکو) زمین میں چار مہینے چل پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو

غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

غَيْرُ	مُعْجِزِي اللّٰهِ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مُخْزِي	الْكٰفِرِيْنَ	وَاَذَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ
نہیں	اللہ کو عاجز کرنے والے	اور یہ کہ	اللہ	رُسوا کرنے والا	کافر (جمع)	اور اعلان	سے	اللہ

عاجز کرنے والے نہیں اور یہ کہ اللہ کافروں کو رُسوا کرنے والا ہے اور اللہ اور اسکے رسول (کیطرف)

وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ

وَرَسُوْلِهٖ	اِلَى	النَّاسِ	يَوْمَ	الْحَجِّ + الْاَكْبَرِ	اَنَّ	اللّٰهَ	بَرِيْٓءٌ	مِّنَ
اور اسکا رسول	طرف (لئے)	لوگ	دن	حج اکبر	کہ	اللہ	قطع تعلق	سے

سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لئے اعلان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مشرکوں سے قطع تعلق

الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا

الْمُشْرِكِيْنَ	وَرَسُوْلُهٗ	فَاِنْ	تُبْتُمْ	فَهُوَ	خَيْرٌ + لَّكُمْ	وَاِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوْٓا
مشرک (جمع)	اور اس کا رسول	پس اگر	تم توبہ کرو	تو یہ	تمہارے لئے بہتر	اور اگر	تم نے منہ پھیر لیا	تو جان لو

ہے پس اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۳

اَنَّكُمْ	غَيْرُ	مُعْجِزِي	اللّٰهِ	وَبَشِّرِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ
کہ تم	نہ	عاجز کرنیوالے	اللہ	اور خوشخبری (آگاہ کرو)	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	عذاب سے	دردناک

جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور آگاہ کردو ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا عذابِ دردناک سے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ اِلَّا الْاٰيَتَيْنِ اٰخِرَهَا مِائَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ اَوْ اِلَّا اٰيَةً

سورۂ توبہ مدنی ہے بعض کے نزدیک اس کی دو آیتیں مدنی نہیں ہیں۔ اس سورۃ میں ایک سو تیس یا ایک سو انتیس آیتیں ہیں۔

---

(۱) وَلَمْ تُكْتَبْ فِيْهَا الْبَسْمَلَةُ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْمُرْ بِذٰلِكَ كَمَا يُؤْخَذُ مِنْ حَدِيْثٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَاَخْرَجَ فِيْ مَعْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ الْبَسْمَلَةَ اَمَانٌ وَهِيَ نُزِلَتْ لِرَفْعِ الْاَمْنِ بِالسَّيْفِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّكُمْ تُسَمُّوْنَهَا سُوْرَةَ التَّوْبَةِ وَهِيَ سُوْرَةُ الْعَذَابِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّهَا اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ

(۱) اور اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ اسلیے نہیں لکھی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم لکھنے کا نہیں فرمایا جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس کو حاکم نے روایت کیا اور اسی کے قریب قریب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ امن کے لئے ہے اور یہ سورت امن دور کرنے میں اور تلوار کے ساتھ لڑنے میں نازل ہوئی ہے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم اس سورۃ کو سورۂ توبہ کہتے ہو حالانکہ یہ سورۂ عذاب ہے اور بخاری نے براء بن عازب سے روایت کی کہ یہ سورت سب میں پیچھے نازل ہوئی۔

هٰذِهٖ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاصِلَةٌ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ عَهْدًا مُطْلَقًا اَوْ دُوْنَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ اَوْ فَوْقَهَا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ

یہ جواب اور قطع تعلق ہے اللہ اور اس کے پیغمبر کی طرف سے ان کافروں کی طرف جن سے تم نے مطلق عہد کیا تھا یعنی بدون معین کرنے مدت کے یا چار مہینے سے کم یا زیادہ کا عہد کیا تھا۔

(۲) وَنَقْضُ الْعَهْدِ بِمَا يُذْكَرُ فِيْ قَوْلِهٖ فَسِيْحُوْا سِيْرُوْا اٰمِنِيْنَ اَيُّهَا الْمُشْرِكُوْنَ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اَوَّلُهَا شَوَّالٌ بِدَلِيْلِ مَا سَيَاْتِيْ وَلَا اَمَانَ لَكُمْ بَعْدَهَا وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ اَيْ فَائِتِيْ عَذَابِهٖ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ مُذِلُّهُمْ فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالْاُخْرٰى بِالنَّارِ

(۲) ان کا عہد توڑ دیا گیا اس آیت آئندہ سے۔ پس پھر و تم اے مشرکین امن و امان سے چار مہینے کہ پہلا ان مہینوں میں کا شوال ہے جیسا اگلی آیتوں سے سمجھا جاتا ہے اور بعد چار مہینے کے تم کو امن نہیں اور جان لو کہ تم اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے دنیا میں قتل ہو کر ذلیل ہوں گے اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے رسوا ہوں گے۔

(۳) وَاَذَانٌ اِعْلَامٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمَ النَّحْرِ اَنَّ اَيْ بِاَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ

(۳) اور یہ خبر کر دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو دسویں تاریخ ذی الحجہ کی کہ بیشک اللہ اور اس کا رسول بیزار ہیں کافروں سے اور

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَعُهُوْدُهُمْ وَ
رَسُوْلُهٗ بَرِیْءٌ اَيْضًا وَقَدْ بَعَثَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا مِنَ السَّنَةِ
وَهِيَ سَنَةُ تِسْعٍ فَاَذَّنَ يَوْمَ النَّحْرِ
بِمِنٰى بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَاَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ
الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ
عُرْيَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فَاِنْ تُبْتُمْ
مِنَ الْكُفْرِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
عَنِ الْاِيْمَانِ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي
اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ اَخْبِرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝
مُؤْلِمٍ وَهُوَ الْقَتْلُ وَالْاَسْرُ فِي الدُّنْيَا وَالنَّارُ فِي
الْاٰخِرَةِ

ان کے عہد سے
اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا علی کو اس سال یعنی نویں سال ہجرت سے پس وہ گئے اور ان آیتوں کا مضمون سنا دیا اور یہ کہا کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے روایت کیا اس کو بخاری نے۔
سو اگر تم رجوع کرو کفر سے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم ایمان سے منہ پھیرو تو جان لو کہ بیشک تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو خبر سنا دو عذاب دردناک کی یعنی دنیا میں مارا جانا اور قید ہونا اور آخرت میں دوزخ کا عذاب

تشریح

(۱) معاہدے کے خاتمے کا اعلان | ۹ھ میں حج کے موقع پر حضرت علی رضؓ کے ذریعہ یہ اعلانِ عام کر دیا گیا کہ آج سے وہ تمام معاہدے ختم کئے جاتے ہیں جو اہلِ اسلام اور مشرکین کے درمیان تھے۔
واضح رہے کہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان صلح کا معاہدہ ہوا تھا تو بنو خُزاعہ مسلمانوں کے ساتھ اور ان کے حلیف تھے اور بنو بکر قریش کیساتھ تھے بنو بکر نے اس معاہدے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے بھی ہتھیاروں سے انکی مدد کی اسطرح قریش اور انکے ساتھی بنو بکر دونوں حدیبیہ کے معاہدے پر قائم نہ رہے جس کیوجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ میں مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے اُس کو فتح کر لیا۔ بنو بکر اور بنو خزاعہ کے علاوہ عرب کے دوسرے قبیلوں سے مسلمانوں کا میعادی یا غیر میعادی معاہدہ تھا جنمیں سے بعض قبیلے اپنے معاہدے پر قائم رہے اس آیت میں جن قبیلوں سے غیر میعادی معاہدہ تھا ان کو اطلاع دیدی گئی کہ ہم آئندہ تم سے معاہدہ نہیں رکھنا چاہتے۔

(۲) چار مہینے کی مہلت | جن مشرکین سے غیر میعادی معاہدہ تھا ان کو معاہدہ ختم کرنے کیساتھ چار مہینے کی مہلت دیدی گئی ۱۰ ذی الحجہ ۹ھ کو یہ اعلان ہوا تھا ۱۰ ربیع الثانی ۱۰ھ تک مہلت دیدی گئی کہ اپنی پوزیشن پر غور کر لو اگر اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہو تو دروازہ کھلا ہے حق کا بول بالا ہو کر رہیگا تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ منکرینِ حق کو رسوا کر کے رہیگا۔

(۳) کفر و شرک سے براءت کا اعلان | اللہ کے نزدیک شروع سے ہی دین ایک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا تو ان کو علم کی روشنی کے ساتھ زمین پر اتارا اور ان کو وہ طریقہ زندگی بتایا جس پر وہ خود اور انکی اولاد چلتی رہے اسطرح دین بھی ایک تھا اور دین کے ماننے والے یعنی امت بھی ایک تھی (كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً) وقت گزرنے کے ساتھ طریقوں میں کچھ فرق آیا تو اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے نبی بھیجے اور ان کو وہ پُرانا اور اصل طریقہ یاد دلایا۔ کچھ لوگوں نے انکی بات کو نہیں مانا اور اپنا الگ راستہ بنا لیا حضرت ابراہیم علیہ السلام جس دین کی تعلیم دیتے رہے وہ وہی دین تھا جو حضرت آدم علیہ السلام سے چلا آرہا تھا بت پرستی اور غلط طریقوں کے باوجود مشرکین مکہ کا یہ دعویٰ کہ ہم دینِ ابراہیمی پر ہیں بے اصل اور جھوٹا دعویٰ تھا۔ بیت اللہ جس کی تعمیر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے کی تھی توحید کا مرکز تھا نہ کہ شرک و صنم پرستی کا۔
حج اکبر کے دن اللہ اور رسولؐ کی طرف سے یہ اعلان کہ اللہ اور اسکے رسولؐ مشرکین سے بری الذمہ ہیں اپنی اصل کیطرف واپسی تھی موقع دیا گیا کہ توبہ کر لو اور اصل کیطرف واپس آجاؤ تو تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بہتر ہوگا اور اگر روگردانی کرتے ہو تو تمہاری مرضی ہے مگر تم اللہ کو بہر حال عاجز نہیں کر سکتے وہ اپنا ارادہ جزیرہ عرب کو شرک کی نجاست سے پاک کرنے کا پورا کر کے رہیگا۔ اور حق کا انکار کرنے والوں کو سخت عذاب کی خوشخبری سُنا دو۔
واضح رہے کہ حج اکبر، حج اصغر کے مقابلے پر بولا جاتا ہے۔ حج اصغر سے مراد عمرہ ہے جو سال میں کسی وقت بھی ہو سکتا ہے اس کے لئے مہینہ اور دن مقرر نہیں ہے۔ ذی الحجہ کی مقررہ تاریخ میں جو حج کیا جاتا ہے اسے حجِ اکبر کہتے ہیں۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا

إِلَّا	الَّذِينَ	عَاهَدتُّم	مِّنَ	الْمُشْرِكِينَ	ثُمَّ	لَمْ يَنقُصُوكُمْ	شَيْئًا
سوائے	وہ لوگ جو	تم نے عہد کیا تھا	سے	مشرک (جمع)	پھر	انہوں نے تم سے کمی نہ کی	کچھ بھی

سوائے ان مشرک لوگوں کے جن سے تم نے عہد کیا تھا، پھر انہوں نے تم سے (عہد میں) کچھ بھی کمی نہ کی،

وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ

وَ	لَمْ يُظَاهِرُوا	عَلَيْكُمْ	أَحَدًا	فَأَتِمُّوا	إِلَيْهِمْ	عَهْدَهُمْ	إِلَىٰ	مُدَّتِهِمْ
اور	نہ انھوں نے مدد کی	تمہارے خلاف	کسی کی	تو پورا کرو	ان سے	ان کا عہد	تک	انکی مدت

اور نہ انھوں نے تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو ان سے ان کا عہد انکی (مقررہ) مدت تک پورا کرو

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۴﴾ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا

إِنَّ	اللَّهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِينَ	فَإِذَا	انسَلَخَ	الْأَشْهُرُ	الْحُرُمُ	فَاقْتُلُوا
بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	پرہیزگار (جمع)	پھر جب	گزر جائیں	مہینے	حرمت والے	تو قتل کرو

بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو

الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَ

الْمُشْرِكِينَ	حَيْثُ	وَجَدتُّمُوهُمْ	وَخُذُوهُمْ	وَاحْصُرُوهُمْ	وَ
مشرک (جمع)	جہاں	تم انہیں پاؤ	اور انہیں پکڑو	اور انہیں گھیر لو	اور

قتل کرو جہاں تم اُنہیں پاؤ، اور اُنہیں پکڑو اور اُنہیں گھیر لو اور

اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

اقْعُدُوا	لَهُمْ	كُلَّ	مَرْصَدٍ	فَإِن	تَابُوا	وَأَقَامُوا	الصَّلَاةَ	وَآتَوُا + الزَّكَاةَ
بیٹھو	انکے لئے	ہر	گھات	پھر اگر	وہ توبہ کرلیں	اور قائم کریں	نماز	اور زکوٰۃ ادا کریں

ان کے لئے ہر گھات میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں

فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۵﴾

فَخَلُّوا	سَبِيلَهُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ
تو چھوڑ دو	ان کا راستہ	بیشک	اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان

تو ان کا راستہ چھوڑ دو بے شک اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۴) إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ
ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا مِنْ شُرُوْطِ
الْعَهْدِ وَلَمْ يُظَاهِرُوا يُعَاوِنُوْا عَلَيْكُمْ
أَحَدًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ
عَهْدَهُمْ إِلَىٰ اِنْقِضَاءِ مُدَّتِهِمُ الَّتِيْ
عَاهَدْتُمْ عَلَيْهَا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِينَ ○ بِاِتْمَامِ الْعُهُوْدِ

(۴) مگر جن مشرکین سے تم نے عہد کرلیا پھر انھوں نے عہد کی شرطوں میں کچھ کمی نہ کی اور نہ تمہارے مقابلے میں کافروں کی مدد کی تو جس مدت تک تم نے ان سے عہد کیا اس کو پورا کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور عہد پورا کرتے ہیں۔

(۵) فَإِذَا انسَلَخَ خَرَجَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ
وَهِيَ اٰخِرُ مُدَّةِ التَّاجِيْلِ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ فِيْ
حِلٍّ اَوْ حَرَمٍ وَخُذُوهُمْ بِالْاَسْرِ وَ
احْصُرُوهُمْ فِي الْقِلَاعِ وَالْحُصُوْنِ
حَتّٰى يُضْطَرُّوْا اِلَى الْقَتْلِ اَوِ الْاِسْلَامِ
وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ طَرِيْقٍ
يَسْلُكُوْنَهُ وَنَصْبُ كُلَّ عَلٰى نَزْعِ الْخَافِضِ
فَإِن تَابُوا مِنَ الْكُفْرِ وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا
سَبِيلَهُمْ وَلَا تَتَعَرَّضُوْا لَهُمْ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○
لِمَنْ تَابَ

(۵) پھر جب حرمت کے مہینے نکل جاویں جو آخر مدت عہد کی ہے پس مار ڈالو کافروں کو جہاں پاؤ حِل میں یا حرم میں اور ان کو قید کر کے پکڑ لو اور ان کو گھیر لو قلعوں میں۔ یہاں تک کہ مجبور ہو کر یا مسلمان ہوں یا مارے جاویں اور ان کے مارنے کو ان راستوں پر چھپ کر بیٹھو جہاں کو وہ چلتے ہوں۔

پھر اگر وہ کفر سے توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کو چھوڑ دو کچھ تعرض ان سے نہ کرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے جو اس پر توبہ کرے۔

تشریح

(۴) **جنہوں نے عہد شکنی نہیں کی ان سے معاہدے کی مدت پوری کرو** | اسلام جس طرح کی اخلاقی تربیت دیتا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ جنہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی تم معاہدہ کی مدت تک کئے ہوئے معاہدے پر قائم رہو اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو پسند کرتے ہیں جو ہر حال میں تقویٰ کی روش پر قائم رہیں۔

(۵) **مہلت کے مہینوں کی رعایت** | جن قبیلوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تھی ان سے معاہدہ ختم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے انہیں چار مہینے کی مہلت دیگئی تھی اور جب مہلت دی گئی تو ان مہینوں میں لڑائی حرام ہے۔ جب وہ مہلت ختم ہو جائے تو تمہیں حق ہے کہ ایسے شرارتی لوگوں کو جہاں موقع ملے قتل کردو پکڑو اور گھیرو اور انکی خبر لینے کے لئے گھات لگا کر بیٹھو کیونکہ فتنہ تو بہرحال ختم ہونا چاہیئے اور انسانی آزادی جو ہر انسان کا بنیادی حق ہے اسکو ملنی چاہیئے۔ تمام تر شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کے باوجود معافی کا دروازہ پھر بھی کھلا ہوا ہے اگر یہ لوگ توبہ کریں اور اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہونا چاہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بیشک اللہ تعالےٰ بہت معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں تمہیں بھی درگذر سے کام لینا چاہیئے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

وَاِنْ	اَحَدٌ	مِّنَ	الْمُشْرِكِيْنَ	اسْتَجَارَكَ	فَاَجِرْهُ	حَتّٰى	يَسْمَعَ
اور اگر	کوئی	سے	مشرکین	آپ سے پناہ مانگے	تو اُسے پناہ دیدو	یہاں تک کہ	وہ سُن لے

اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دیدیں۔ یہاں تک کہ وہ سُن لے

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

كَلٰمَ + اللّٰهِ	ثُمَّ	اَبْلِغْهُ	مَاْمَنَهٗ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا
اللہ کا کلام	پھر	اُسے پہنچادیں	اسکی امن کی جگہ	یہ	اسلئے کہ وہ	لوگ	نہیں

اللہ کا کلام، پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچادیں یہ اس لئے ہے کہ وہ علم نہیں

ع ۶ يَعْلَمُوْنَ ⑥ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

يَعْلَمُوْنَ	كَيْفَ	يَكُوْنُ	لِلْمُشْرِكِيْنَ	عَهْدٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَعِنْدَ
علم رکھتے	کیونکر	ہو	مشرکوں کے لئے	عہد	اللہ کے پاس	اور پاس

رکھتے (نادان ہیں) کیونکر ہو مشرکوں کے لئے اللہ کے پاس اور اس کے رسولؐ کے پاس

رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا

رَسُوْلِهٖ	اِلَّا	الَّذِيْنَ	عٰهَدْتُّمْ	عِنْدَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	فَمَا + اسْتَقَامُوْا
اس کے رسول	سوائے	وہ لوگ جو	تم نے عہد کیا	پاس	مسجد	حرام	سو جبتک وہ قائم رہیں

کوئی عہد، سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے عہد کیا مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے پاس۔ سو جبتک وہ تمہارے

لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ⑦

لَكُمْ	فَاسْتَقِيْمُوْا	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ
تمہارے لئے	تو تم قائم رہو	انکے لئے	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	پرہیزگار (جمع)

لئے (عہد پر) قائم رہیں تم (بھی) انکے لئے قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

⑥ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَرْفُوْعٌ بِفِعْلٍ يُفَسِّرُهُ اسْتَجَارَكَ اِسْتَامَنَكَ مِنَ الْقَتْلِ فَاَجِرْهُ اَمِنْهُ

⑥ اور اگر کوئی مشرکوں میں سے تم سے پناہ چاہے اور قتل سے امن مانگے تو اس کو امن دو تاکہ قرآن کو سُنے

حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ الْقُرْاٰنَ
ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ اَىْ مَوْضَعَ
اَمْنِهٖ وَهُوَ دَارُ قَوْمِهٖ اِنْ لَمْ
يُؤْمِنْ يَنْظُرَ فِىْ اَمْرِهٖ
ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَعْلَمُوْنَ ۝ دِيْنَ اللّٰهِ فَلَابُدَّ
لَهُمْ مِنْ سِمَاعِ الْقُرْاٰنِ لِيَعْلَمُوْا
(۷) كَيْفَ اَىْ لَا يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ
عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ
وَهُمْ كَافِرُوْنَ بِهِمَا غَادِرِيْنَ
اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ قُرَيْشٌ الْمُسْتَثْنَوْنَ
مِنْ قَبْلُ فَمَا اسْتَقَامُوْا
لَكُمْ اَقَامُوْا عَلَى الْعَهْدِ
وَلَمْ يَنْقُضُوْهُ فَاسْتَقِيْمُوْا
لَهُمْ عَلَى الْوَفَاءِ بِهٖ وَمَا
شَرْطِيَةٌ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ۝ وَقَدِ اسْتَقَامَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
عَهْدِهِمْ حَتّٰى نَقَضُوْا بِاِعَانَةِ
بَنِىْ بَكْرٍ عَلٰى خُزَاعَةَ۔

پھر اگر ایمان نہ لاوے تو اس کو اس کی امن کی جگہ جہاں اس کی قوم کے لوگ رہتے ہیں پہونچا دو تاکہ وہ اپنے حال میں غور کرے اور جو مناسب معلوم ہو اس کی طرف مائل ہو شاید اس عرصہ میں اس کو ایمان کی توفیق ہو جاوے یہ مہلت ان کو اس لئے دیجاوے کہ وہ لوگ اللہ کے دین کو نہیں سمجھتے پس ضرور ہے کہ وہ قرآن سُنیں تاکہ وہ دین حق کو جان لیں۔

(۷) كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ الخ مشرکین کا عہد اللہ اور اس کے پیغمبر کے نزدیک کیونکر وہ معتبر اور قابلِ اطمینان سمجھا سکتا ہے حالانکہ وہ ان کے منکر اور خلاف عہد کرنے والے لوگ ہیں حاصل یہ کہ جب وہ اپنے عہد پر پختہ نہیں تو اللہ اور اس کے رسول کا بھی ان سے عہد نہیں مگر وہ لوگ جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا یعنی قریش جن سے حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی جو پہلے سے مستثنیٰ ہو چکے ہیں پس یہ قریش جن سے معاہدہ ہوا جب تک عہد پر قائم رہیں اور معاہدہ نہ توڑیں تو تم بھی ان کا عہد پورا کرو بیوفائی نہ کرو۔ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عہد پر پختہ رہے اور خلاف عہد نہیں کیا یہاں تک کہ قریش نے ہی خود خلاف معاہدہ کیا کہ بنی بکر کا ساتھ دیا بہ مقابلہ خزاعہ کے جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معاہدہ تھا اس وقت آپ نے قریش کا مقابلہ کیا جو باعث فتح مکہ ہوا۔

تشریح

(۶) دین سمجھنا چاہے تو سمجھا دو ماننا نہ ماننا اسکی مرضی | اگر مشرکین میں سے کوئی اللہ کے دین کو سمجھنا اور اس کے کلام کو سننا چاہے اور شکوک و شبہات کو دور کرنا چاہے اور اس کے لئے وہ تم سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دیکر دین کے اصول سمجھا دو، اللہ کا کلام اسے سُنا دو اُسے شکوک و شبہات ہوں تو ان کو دور کر دو یہ اس لئے ضروری ہے کہ ابھی یہ لوگ اللہ کے دین کا علم نہیں رکھتے۔ ماننے یا نہ ماننے یہ اسکی مرضی ہے اگر وہ واپس جانا چاہے تو اپنی حفاظت میں لیکر اُسے اُس کے ٹھکانے تک پہنچا دو۔

(۷) اعلان برأت کی حکمت | سورۃ کے آغاز میں اس اعلان کا ذکر تھا جو ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۹ھ کو تمام غیر متعین معاہدوں کو ختم کرنے کے بارے میں کیا گیا تھا اور اسکی حکمت یہ ہے کہ یہ لوگ بھروسے اور اعتماد کے قابل نہیں ہیں ایسے بے اعتبار لوگوں کے ساتھ اللہ اور رسول کا عہد کیا ہو سکتا ہے البتہ جن قبیلوں کے ساتھ جیسے بنی قنانہ، بنی خزاعہ، بنی ضمرہ جن سے تمہارا مسجد حرام کے پاس معاہدہ ہو چکا ہے تو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی انکے ساتھ ٹھیک رہو اور احتیاط رکھو کہ کوئی چھوٹی سی بات بھی ایسی نہ ہو جس سے تمہارے اوپر عہد شکنی کا الزام آئے اللہ کو وہی بندے پسند ہیں جو بلند اخلاق متقی پرہیزگار اور احتیاط والے ہوں۔

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُمْ

كَيْفَ	وَإِنْ	يَظْهَرُوا	عَلَيْكُمْ	لَا يَرْقُبُوا	فِيكُمْ	إِلًّا	وَلَا ذِمَّةً	يُرْضُونَكُمْ
کیسے	اور اگر	وہ غالب آجائیں	تم پر	نہ لحاظ کریں	تمہاری	قرابت	اور نہ عہد	وہ تمہیں راضی کر دیتے ہیں

کیسے (صلح ہو حال یہ ہے) اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو نہ لحاظ کریں تمہاری قرابت کا اور نہ عہد کا۔ وہ تمہیں اپنے منہ سے

بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ

بِأَفْوَاهِهِمْ	وَتَأْبَىٰ	قُلُوبُهُمْ	وَأَكْثَرُهُمْ	فَاسِقُونَ	اشْتَرَوْا	بِآيَاتِ
اپنے منہ (جمع) سے	لیکن نہیں مانتے	ان کے دل	اور ان کے اکثر	نافرمان	بیچ ڈالے انہوں نے	احکام

(محض زبانی) راضی کر دیتے ہیں لیکن ان کے دل نہیں مانتے اور ان میں اکثر نافرمان ہیں۔ انہوں نے اللہ کے احکام تھوڑی قیمت

اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩﴾

اللَّهِ	ثَمَنًا	قَلِيلًا	فَصَدُّوا	عَنْ	سَبِيلِهِ	إِنَّهُمْ	سَاءَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ
اللہ	قیمت	تھوڑی	پھر انہوں نے روکا	سے	اس کا راستہ	بیشک وہ	برا	جو	وہ کرتے ہیں

پر بیچ ڈالے۔ پھر انہوں نے اس کے راستے سے روکا۔ بیشک برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ﴿١٠﴾

لَا يَرْقُبُونَ	فِي	مُؤْمِنٍ	إِلًّا	وَ	لَا ذِمَّةً	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُعْتَدُونَ
لحاظ نہیں کرتے ہیں	بارے میں	کسی مومن	قرابت	اور	نہ عہد	اور وہی لوگ	وہ	حد سے بڑھنے والے

وہ کسی مومن کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد کا، اور وہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے،

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ

فَإِنْ	تَابُوا	وَأَقَامُوا	الصَّلَاةَ	وَآتَوُا	الزَّكَاةَ	فَإِخْوَانُكُمْ	فِي	الدِّينِ
پھر اگر	وہ توبہ کرلیں	اور قائم کریں	نماز	اور ادا کریں	زکوٰۃ	تو تمہارے بھائی	میں	دین

پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے بھائی ہیں دین میں،

وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١١﴾

وَنُفَصِّلُ	الْآيَاتِ	لِقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ
اور کھول کر بیان کرتے ہیں	آیات	لوگوں کیلئے	علم رکھتے ہیں

اور ہم آیات کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔

(۸) كَيْفَ يَكُونُ لَهُمْ عَهْدٌ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَظْهَرُوا بِكُمْ لَا يَرْقُبُوا يُرَاعُوا فِيكُمْ إِلًّا الْقَرَابَةَ وَلَا ذِمَّةً عَهْدًا

(۸) ان کا معاہدہ کیونکر قابل اطمینان ہو سکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر غلبہ پا دیں تو نہ قرابت کا پاس کریں نہ معاہدہ کا خیال کریں بلکہ جس قدر ان سے ہو سکے ایذا رسانی میں کوتاہی نہ کریں۔

يُؤْذُوْكُمْ مَا اسْتَطَاعُوْا وَجُمْلَةُ الشَّرْطِ حَـــال
يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ بِكَلَامِهِمُ الْحَسَنِ وَتَاْبٰى
قُلُوْبُهُمْ ج اَلْوَفَاءَ بِهٖ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ○
نَاقِضُوْنَ لِلْعَهْدِ ـ

وہ لوگ بظاہر تم سے نرم کلام کرکے زبان سے تم کو خوش کردیتے ہیں اور معاہدہ کے پورا کرنے کا اقرار کرتے ہیں مگر انکے دلوں میں اس کا خلاف ہوتا ہے اور ارادہ عہد کے موافق کرنے کا نہیں ہوتا اور بہت سے آدمی ان میں فاسق عہد کے توڑنے والے ہیں۔

(۹) اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ الْقُرْاٰنِ ثَمَنًا قَلِيْلًا
مِنَ الدُّنْيَا اَيْ تَرَكُوْا اِتِّبَاعَهَا لِلشَّهَوٰتِ وَالْهَوٰى
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ دِيْنِهٖ اِنَّهُمْ سَاۤءَ بِئْسَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ عَمَلُهُمْ هٰذَا

(۹) جنہوں نے قرآن کی پیروی چھوڑ کر دنیا کا سامان قلیل اختیار کیا اور لذتوں اور خواہشاتِ نفسانیہ کو پسند کیا پس روکا اللہ کے راستے سے اور لوگوں کو ایمان لانے سے منع کیا بیشک بہت برا ہے جو کام وہ کر رہے ہیں۔

(۱۰) لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ○

(۱۰) نہ مسلمانوں کی قرابت کا پاس کرتے ہیں نہ معاہدہ کا خیال کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔

(۱۱) فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ
فَاِخْوَانُكُمْ اَيْ فَهُمْ اِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ
وَنُفَصِّلُ نُبَيِّنُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○
يَتَدَبَّرُوْنَ

(۱۱) پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں پس وہ مذہب کے اعتبار سے تمہارے بھائی ہیں اور ہم ظاہر کرتے ہیں نشانیاں ان لوگوں کے واسطے جو غور اور فکر کرتے ہیں۔

تشریح

(۸) ان کی زبان پر کچھ اور دل میں کچھ اور ہے | اسلام نے معاہدوں کی پاسداری کرنے کی بڑی سختی سے تاکید کی ہے۔ عہد اور معاہدہ چاہے فرد کا ہو یا جماعت کا اسکے بارے میں اللہ کے یہاں بھی بازپرس ہوگی (اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا) اور دنیا میں بھی بدعہد لوگ بھروسے کے قابل نہیں رہتے دراصل بدعہدی اخلاقی پستی کی علامت ہے۔ حق و باطل کی کشمکش نے یہ واضح کردیا کہ کون اخلاقی اعتبار سے بلند ہے اور کون پست ہے منکرین حق کا یہ حال ہے کہ داؤ چلے تو نہ رشتے قرابت کا لحاظ کریں اور نہ کسی ذمہ داری کا۔ اصل میں انکے دلمیں پہلے سے ہی بدعہدی کا ارادہ ہوتا ہے اگرچہ بظاہر صلح کی شرطیں طے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انھوں نے جب بھی معاہدہ کیا توڑنے کیلئے ہی کیا انمیں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ انہیں اخلاقی ذمہ داریوں کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔

(۹) دین کو دنیا کے بدلے میں بیچنے والے | ایک طرف دنیا کی چند روزہ بہاریں، ثمنِ قلیل اور گمراہی کا راستہ ہے، دوسری طرف اللہ کی ہدایت اور دین و دنیا کی فلاح ہے۔ انہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی پسند کرلی خود ہی گمراہ نہیں ہوئے بلکہ دوسروں کے راستے میں بھی رکاوٹیں پیدا کرنے لگے کہ حق کی آواز بلند نہ ہو۔ خیر و صلاح کی آواز کوئی سننے نہ پائے۔ یہ ہیں انکے برے کرتوت جو یہ کرتے رہے۔ پھر بھلا ان کا اور اہلِ حق کا ساتھ کیوں کر مل سکتا ہے۔ روشنی کی تاریکی کیساتھ کیسے نبھ سکتی ہے۔

(۱۰) یہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں | اسلام اُن سنہری اصولوں کا نام ہے جو انسان کو صالح زندگی کے لئے تیار کرتے ہیں یہ اصول کسی قوم یا علاقے کی جاگیر نہیں ہیں جو بھی ان پر چلے گا بلالحاظ رنگ و نسل وہ اس کا فائدہ اُٹھا سکے گا اور دنیا و آخرت میں اسکو سُرخروئی حاصل ہوگی۔ یہی وہ چیز تھی جسکی طرف دعوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقرر فرمایا تھا مگر یہ مفاد پرست لوگ ایسے تھے جن کو اسلام اور مسلمانوں کے نام سے دشمنی تھی۔ کوئی مسلمان مل جائے اسکو نقصان پہنچانے کے لئے سارے تعلقات، رشتہ داری اور قول و قرار سب اٹھا کر رکھ دیتے ہیں ان کی ظلم و زیادتی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

(۱۱) اسلام کی فراخدلی | اس کے باوجود کہ منکرین حق کی بدکرداری بداعمالی اور حق کی مخالفت حد سے بڑھی ہوئی ہے پھر بھی اگر وہ توبہ کرلیں اپنی سابقہ روش کو بدل کر سچے دل سے اسلام میں داخل ہونا چاہیں نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اگر بدنیتی کا ارادہ ہو تو ان پر اعتماد مت کرو مگر بہرحال اپنا دینی بھائی سمجھ کر گلے سے لگاؤ۔ جو لوگ واقعی سمجھنا چاہتے ہیں۔ اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہیں اور اس کی نافرمانی کا انجام جانتے ہیں ان کے لئے ہم اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرما دیتے ہیں۔

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ

وَ	اِنْ	نَّكَثُوْٓا	اَيْمَانَهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	عَهْدِهِمْ	وَطَعَنُوْا	فِيْ
اور	اگر	وہ توڑ دیں	اپنی قسمیں	کے بعد سے	اپنا عہد	اور عیب نکالیں	میں

اور اگر وہ اپنی قسمیں توڑ دیں اپنے عہد کے بعد اور تمہارے دین میں عیب

دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

دِيْنِكُمْ	فَقَاتِلُوْٓا	اَئِمَّةَ + الْكُفْرِ	اِنَّهُمْ	لَآ اَيْمَانَ	لَهُمْ	لَعَلَّهُمْ
تمہارا دین	تو جنگ کرو	کفر کے سردار	بیشک وہ	نہیں قسم	انکی	شاید وہ

نکالیں تو کفر کے سرداروں سے جنگ کرو بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ

يَنْتَهُوْنَ ⑫ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا

يَنْتَهُوْنَ	اَلَا تُقَاتِلُوْنَ	قَوْمًا	نَّكَثُوْٓا	اَيْمَانَهُمْ	وَ	هَمُّوْا
باز آجائیں	کیا تم نہ لڑو گے ؟	ایسی قوم	انہوں نے توڑ ڈالا	اپنا عہد	اور	ارادہ کیا

باز آجائیں۔ کیا تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے ؟ جنہوں نے اپنا عہد توڑ ڈالا اور انہوں نے

بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ

بِاِخْرَاجِ	الرَّسُوْلِ	وَهُمْ	بَدَءُوْكُمْ	اَوَّلَ + مَرَّةٍ	اَتَخْشَوْنَهُمْ
نکالنے کا	رسول	اور وہ	تم سے پہل کی	پہلی بار	کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟

رسولؐ کو نکالنے (جلاوطن کرنے) کا ارادہ کیا اور انہوں نے تم سے پہل کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو ؟

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑬

فَاللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشَوْهُ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	
تو اللہ	زیادہ حقدار	کہ	تم اس سے ڈرو	اگر	تم ہو	ایمان والے	

تو اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

⑫ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا نقضوا اَيْمَانَهُمْ
سوگندهم مِّنْۢ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

⑫ اور اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں
اور وعدہ کے خلاف کریں اور تمہارے مذہب میں
عیب لگادیں اور طعنہ کریں تو تم ان سے لڑو

عابوه فقاتلوا أئمة الكفر رؤساءه فيه وضع الظاهر موضع المضمر إنهم لا أيمان عهود لهم وفي قراءة بالكسر لعلهم ينتهون ○ عن الكفر

کہ وہ کافروں کے سردار ہیں بیشک ان کی قسموں اور عہدوں کا کچھ اعتبار نہیں ان سے لڑو تاکہ وہ کفر سے رُکیں۔

(۱۳) ألا للتحضيض تقاتلون قوما نكثوا نقضوا أيمانهم عهودهم وهموا بإخراج الرسول من مكة لما تشاوروا فيه بدار الندوة وهم بدءوكم بالقتال أول مرة حيث قاتلوا خزاعة حلفاءكم مع بني بكر فما يمنعكم أن تقاتلوهم أتخشونهم أتخافونهم فالله أحق أن تخشوه في ترك قتالهم إن كنتم مؤمنين ○

(۱۳) تم کو لڑنا چاہیئے ان لوگوں سے جنہوں نے عہدشکنی کی اور پیغمبر کے نکالنے کا ارادہ کیا مکہ سے جبکہ انھوں نے یہ مشورہ کیا دار ندوہ میں جمع ہو کر اور ابتداء لڑائی کی انہیں کی طرف سے ہوئی کہ وہ بنی خزاعہ سے لڑے جن سے تمہارا معاہدہ تھا، بنی بکر کے ساتھ ہو کر پس جب انہوں نے لڑنے میں بدائت کی تو تم کو کیا چیز مانع ہے ان سے لڑنے میں کیا تم ان سے ڈرتے ہو اس لئے نہیں لڑتے سو اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ اور ان سے لڑنے میں ہمت پست نہ کرنی چاہیئے

تشریح

(۱۲) پھر بھی عہد توڑیں تو ان کے سر توڑ دو | تمام عہد و معاہدے بعد پھر دوبارہ یہ اگر اپنی قسموں کو توڑ دیں اور پھر اسی طرح دین پر حملے شروع کر دیں تو سمجھ لو کہ یہ لوگ ائمۃ الکفر منکرین حق کے سردار ہیں انکی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے اب تو یہ بزور شمشیر ہی باز آئیں گے " مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر۔"

(۱۳) اللہ کے دین کو غالب کرنے میں تمہیں کسی سے ڈرنا نہیں چاہیئے | قریش کے جرائم کچھ معمولی نہ تھے ○ پہلے تو انھوں نے مکہ معظمہ میں حق کی مخالفت میں ہر طرح کے حربے استعمال کئے ○ آخر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کیا ○ جو بے قصور مسلمان مکہ مکرمہ میں رہ گئے تھے اور کسی وجہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ نہیں آسکے تھے اُن پر ظلم ڈھاتے رہے ○ ابو سفیان کا تجارتی قافلہ صحیح سلامت نکل گیا پھر بھی اپنی دشمنی میں ایک بڑا لشکر لیکر بدر کے میدان میں پہونچ گئے ○ صلح حدیبیہ کے بعد بھی عہدشکنی کی ابتدا انہیں کی طرف سے ہوئی کہ مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابلہ پر بنو بکر کو اکساتے رہے اور ہتھیاروں سے ان کی مدد کرتے رہے آخر سنہ ۸ھ میں مسلمانوں نے مکہ مکرمہ کو فتح کر لیا اور اس سے اگلے سال سنہ ۹ھ میں جب حضرت ابو بکر کی امارت میں مسلمان حج کے لئے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ذریعہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۹ھ کو اعلان کرایا کہ

(۱)۔ پچھلے تمام معاہدے جن کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے منسوخ کئے جاتے ہیں۔ (۲)۔ ۱۰ ذی الحجہ ۹ھ سے ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۰ھ تک چار مہینہ کی مہلت دی جاتی ہے کہ مشرکین اپنی پوزیشن کے بارے میں فیصلہ کر لیں۔ (۳)۔ آئندہ کسی مشرک کو کعبہ کے حج کی اجازت نہ ہوگی۔
(۴)۔ ننگے ہو کر طواف کرنا اور تمام بیہودہ رسمیں بند کی جاتی ہیں۔

اس اعلان کے بہت دور رس اثرات ہونے والے تھے اور خطرہ تھا کہ اس کا کوئی سخت ردعمل سامنے نہ آئے اسلئے اس نازک موقع پر اہل حق کو جرأت کے ساتھ ثابت قدم رکھنے کی شدید ضرورت تھی۔ اہل حق کو یاد دلایا گیا کہ جو لوگ بار بار عہدشکنی کرتے رہے جنھوں نے رسول م کے قتل کی سازش کی اور آخر اُن کو وطن چھوڑنے پر مجبور کیا اور ہر مرتبہ انہیں کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے تو کیا تمہیں ایسے لوگوں کے ساتھ جنگ نہیں کرنی چاہیئے کیا تم اُن سے ڈرتے ہو اگر تم مومن ہو تو تمہیں صرف اللہ سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ نفع و نقصان سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

قَاتِلُوْهُمْ	يُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	بِاَيْدِيْكُمْ	وَيُخْزِهِمْ	وَيَنْصُرْكُمْ	عَلَيْهِمْ
تم ان سے لڑو	انھیں عذاب دے	اللہ	تمہارے ہاتھوں سے	اور انہیں رسوا کرے	اور تمہیں غالب کرے	اُن پر

تم ان سے لڑو (تاکہ) اللہ انہیں عذاب دے تمہارے ہاتھوں سے، اور انہیں رُسوا کرے، اور تمہیں ان پر غالب کرے

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ

وَيَشْفِ	صُدُوْرَ	قَوْمٍ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَيُذْهِبْ	غَيْظَ	قُلُوْبِهِمْ
اور شفا بخشے (ٹھنڈا کرے)	سینے (دل)	لوگ	مومن (جمع)	اور دور کرے	غصہ	انکے دل (جمع)

اور دل ٹھنڈے کرے مومن لوگوں کے اور ان کے دلوں سے غصہ دُور کرے

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾

وَيَتُوْبُ + اللّٰهُ + عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ	
اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے	جسے	چاہے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا	

اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

(۱۴) قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بقتلهم بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ يذلهم بالاسر والقهر وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ مما فعل بهم هم بنو خزاعة

(۱۵) وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ كربها وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ بالرجوع الى الاسلام كابى سفيان وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

(۱۴) ان کو مارو اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دیگا اور قتل کریگا اور قید کی رسوائی میں گرفتار فرمادے گا اور تم کو ان پر فتح دیگا اور مسلمانوں کے سینے کو شفا دیگا۔ یعنی بنوخزاعہ کے ساتھ جو کچھ کافروں نے کیا اور انکو ایذائیں پہنچائیں اسکے عوض جب کفار کو سزا پہونچی اور وہ مقتول اور قید ہوئے تو بنی خزاعہ کو

(۱۵) اور اللہ ان کے دل کے غصہ کو دور کریگا کہ وہ اپنے دشمنوں کو اپنی آنکھوں سے گرفتار عذاب دیکھیں گے۔ اور اللہ جسکو چاہے توبہ نصیب فرمادے اور اسلام کی توفیق عطا کرے جیسے ابوسفیان کہ وہ مسلمان ہوگیا اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح

(۱۴) جہاد کی حکمت | اچھائی برائی حق و باطل کی کشمکش دنیا کے آغاز سے چلی آرہی ہے اور اسمیں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمت ہے کہ سچائی کی خوبیوں کو اور حق کی استقامت کو ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ؎ ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز ؛ چراغِ مُصطفوی سے شرارِ بولہبی
لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ باطل ہی غالب رہے۔ جب پیمانہ لبریز ہوجاتا ہے تو پروردگار کیطرف سے اسکے دفع کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے کبھی تو اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہوتا ہے اور اسکے ذریعہ سے ظالموں کے ظلم کا خاتمہ ہوتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ اپنے ضعیف اور کمزور بندوں کے ذریعہ غرور کا سر نیچا کرتے ہیں جہاد کی حکمت یہی ہے اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں کہ ان منکرین حق سے لڑو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے انکو سزا دلوائے گا انہیں ذلیل و خوار کریگا ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کریگا اس سے ان بہت کمزور مومنوں کے دل ٹھنڈے ہونگے جو باطل کی شوکت اور نمائش کو دیکھ کر گھٹتے رہتے تھے۔

(۱۵) جہاد کی دوسری حکمت | جہاد کی دوسری حکمت یہ ہے کہ وہ لوگ جو غرور اور حسد میں مبتلا ہیں اپنے سے کمزور لوگوں کے مقابلہ میں شکست کھا کر ان کے دماغ کا غرور اور دل کی جلن مٹے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے ذریعہ کچھ لوگوں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوجائے اور وہ گمراہی کی روش چھوڑ کر ہدایت کے راستے پر آجائیں اور اللہ تعالےٰ سب کچھ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا

أَمْ حَسِبْتُمْ	أَنْ	تُتْرَكُوْا	وَلَمَّا	يَعْلَمِ + اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا
کیا تم گمان کرتے ہو	کہ	تم چھوڑ دئے جاؤ گے	اور ابھی نہیں	معلوم کیا اللہ	وہ لوگ جو	انہوں نے جہاد کیا

کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم چھوڑ دئے جاؤ گے ؟ (جبکہ) اللہ نے ابھی اُن کو معلوم نہیں کیا تم میں سے جنہوں نے

مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا

مِنْكُمْ	وَلَمْ يَتَّخِذُوْا	مِنْ + دُوْنِ	اللّٰهِ	وَ	لَا رَسُوْلِهٖ	وَلَا
تم میں سے	اور انہوں نے نہیں بنایا	سوائے	اللہ	اور	نہ اس کا رسول	اور نہ

جہاد کیا اور انہوں نے نہیں بنایا کسی کو اللہ کے سوا اور اس کے رسول ؐ اور مومنوں

ع ۲ ۱۰ ۸

الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ع ﴿۱۶﴾

الْمُؤْمِنِيْنَ	وَلِيْجَةً	وَاللّٰهُ	خَبِيْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
مومن (جمع)	رازدار	اور اللہ	باخبر	اس سے جو	تم کرتے ہو

(کے سوا) رازدار اور اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

(۱۶) اَمْ بِمَعْنٰى هَمْزَةِ الْاِنْكَارِ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا لَمْ يَعْلَمِ اللّٰهُ عِلْمَ ظُهُوْرٍ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ بِاِخْلَاصٍ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً بِطَانَةً وَاَوْلِيَاءَ الْمَعْنٰى وَلَمْ يَظْهَرِ الْمُخْلِصُوْنَ وَهُمُ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ مِنْ غَيْرِهِمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

(۱۶) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم بدون آزمائش کے چھوڑ دئے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے ظاہر نہیں فرمایا ان لوگوں کو جنہوں نے اخلاص کے ساتھ تم میں سے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کوئی چھپا دوست نہیں بنایا حاصل یہ کہ ابھی وہ لوگ جو اخلاص کے ساتھ عبادات الٰہی اور حکم حق تعالیٰ شانہ کی تعمیل کرتے ہیں ظاہر اور متمیز نہیں ہوئے ان لوگوں سے جو ایسے نہیں آزمائش کے وقت اخلاص والے اور غیر اخلاص والے سب ظاہر ہو جاتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے واقف ہے۔

تشریح

(۱۶) جہاد کی تیسری حکمت | زبانی دعویٰ جب تک عمل کی کسوٹی پر کھرا نہ اُترے وہ صرف ایک دعویٰ ہوتا ہے اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر واقعی تم سچے دِل سے ایمان لائے ہو اور تمہیں اللہ کا دین اپنی جان اپنے مال اور اپنے بھائی بندوں اور ہر چیز سے بڑھ کر عزیز ہے تو اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرکے دکھاؤ۔ ایک طرف متاعِ دنیا ہے دوسری طرف آخرت کی نعمتیں، بتاؤ ان میں سے کونسی چیز تمہیں زیادہ پیاری ہے۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کے زبانی دعویٰ ایمانی کو تسلیم کرکے اور ان کی وفاداری کا امتحان لئے بغیر انھیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ جو لوگ ابتداء میں اسلام لائے وہ مومنین صادقین ان کی جانفشانیوں اور قربانیوں سے آج اسلام کے لئے کامیابی کے دروازے کھل گئے ہیں اب ان نئے آنے والوں کو بھی دیکھا جائے گا کہ کون اسکی راہ میں کتنی قربانی دیتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے۔ آغاز اسلام میں جو لوگ ایمان لائے انکے لئے ایمان لانا دہکتے ہوئے انگاروں پر قدم رکھنا تھا مگر انہوں نے اللہ اسکے رسول ؐ اور اپنے دینی بھائیوں کے سوا کسی رشتے اور قرابت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اب اسی طرح نئے آنے والوں کو بھی دیکھنا ہے کہ ان کا ایمان کتنا کھرا ہے اور یہ بھی جہاد کی ایک حکمت ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ

مَا	كَانَ	لِلْمُشْرِكِيْنَ	اَنْ	يَّعْمُرُوْا	مَسٰجِدَ	اللّٰهِ	شٰهِدِيْنَ
نہیں	ہے	مشرکوں کیلئے	کہ	وہ آباد کریں	مسجدیں	اللہ	تسلیم کرتے ہوں

مشرکوں کا (کام) نہیں کہ وہ آباد کریں اللہ کی مسجدیں (جبکہ) اپنے کفر کو تسلیم

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ

عَلٰٓى	اَنْفُسِهِمْ	بِالْكُفْرِ	اُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	وَفِي	النَّارِ
پر	اپنی جانیں (اپنے اوپر)	کفر کو	وہی لوگ	اکارت گئے	ان کے اعمال	اور میں	جہنم

کرتے ہوں ۔ وہی لوگ ہیں جن کے عمل اکارت گئے اور وہ ہمیشہ جہنم

هُمْ خٰلِدُوْنَ ⑰ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ

هُمْ	خٰلِدُوْنَ	اِنَّمَا	يَعْمُرُ	مَسٰجِدَ	اللّٰهِ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ
وہ	ہمیشہ رہیں گے	صرف	وہ آباد کرتا ہے	مسجدیں	اللہ	جو	ایمان لایا	اللہ پر	اور

میں رہیں گے ۔ اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا

الْيَوْمِ + الْاٰخِرِ	وَاَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَاٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَلَمْ يَخْشَ	اِلَّا
آخرت کا دن	اور اس نے قائم کی	نماز	اور ادا کی	زکوٰۃ	اور نہ ڈرا	سوائے

ایمان لایا۔ اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی سے

اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ⑱ اَجَعَلْتُمْ

اللّٰهَ	فَعَسٰٓى	اُولٰٓئِكَ	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	مِنَ	الْمُهْتَدِيْنَ	اَجَعَلْتُمْ
اللہ	سو امید ہے	وہی لوگ	کہ	ہوں	سے	ہدایت پانیوالے	کیا تم نے بنایا (ٹھہرایا)

نہ ڈرا سو اُمید ہے کہ وہی لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہونگے ۔ کیا تم نے حاجیوں کو

سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

سِقَايَةَ	الْحَآجِّ	وَعِمَارَةَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	كَمَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ
پانی پلانا	حاجی (جمع)	اور آباد کرنا	مسجد	حرام	اسکے مانند	ایمان لایا	اللہ پر	اور یوم	آخرت

پانی پلانا اور مسجد حرام (خانہ کعبہ) کو آباد کرنا ٹھہرایا ہے اس کے مانند جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لایا

وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

وَجٰهَدَ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	لَا يَسْتَوٗنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ
اور اس نے جہاد کیا	میں	راستہ	اللہ	وہ برابر نہیں	اللہ کے نزدیک	اور اللہ	ہدایت نہیں دیتا	لوگ

اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ برابر نہیں اللہ کے نزدیک اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

الظّٰلِمِیْنَ	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَھَاجَرُوْا	وَجٰھَدُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰہِ
ظالم (جمع)	جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے ہجرت کی	اور جہاد کیا	میں	راستہ	اللہ

نہیں دیتا   جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

بِاَمْوَالِهِمْ	وَاَنْفُسِهِمْ	اَعْظَمُ	دَرَجَةً	عِنْدَ اللّٰهِ	وَاُولٰۗىِٕكَ	هُمُ	الْفَاۗىِٕزُوْنَ
اپنے مالوں سے	اور اپنی جانیں	بہت بڑے	درجے	اللہ کے ہاں	اور وہی لوگ	وہ	مراد کو پہنچنے والے

اپنی جانوں سے جہاد کیا (اُن کے) درجے اللہ کے ہاں بہت بڑے ہیں اور وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

﴿۱۷﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ
اللّٰهِ بِالْاِفْرَادِ وَالْجَمْعِ بِدُخُوْلِهٖ وَ
الْقُعُوْدِ فِيْهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ بَطَلَتْ
اَعْمَالُهُمْ ښ لِعَدَمِ شَرْطِهَا وَفِي النَّارِ
هُمْ خٰلِدُوْنَ ○

﴿۱۷﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ الخ مشرکین کا یہ کام نہیں اور نہ ان کو سزاوار ہے کہ وہ باوجود کفر پر قائم رہنے کے اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں اور وہاں جاویں اور بیٹھیں۔ ان لوگوں کا سب کیا کرایا باطل ہوا کیونکہ انہیں ایمان نہیں جو عملوں کی قبولیت کے لئے شرط ہے اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

﴿۱۸﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اَحَدًا
اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ
يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○

﴿۱۸﴾ بات یہ ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے سو عنقریب یہ لوگ راہ یاب ہونگے۔

﴿۱۹﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَيْ اَهْلَ
ذٰلِكَ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْفَضْلِ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ الكافرين

﴿۱۹﴾ کیا تم ان لوگوں کو جو حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اور مسجد حرام کی تعمیر اور آبادی میں سرگرم ہیں مثل ان کے سمجھتے ہو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اللہ کے نزدیک بزرگی میں یہ دونوں برابر نہیں اور اللہ راہ نہیں دکھاتا نا انصافوں کو اور ان کو امر واقعی نہیں سمجھاتا۔

﴿۲۰﴾ نَزَلَتْ رَدًّا عَلٰى مَنْ قَالَ ذٰلِكَ
وَهُوَ الْعَبَّاسُ اَوْ غَيْرُهُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

﴿۲۰﴾ یہ آیت ان لوگوں کے رد میں نازل ہوئی جو دونوں گروہ کو برابر سمجھتے تھے جیسے عباس یا کوئی اور شخص ان کے سوا۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا اپنی

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○

رُتْبَةً — مِنْ غَيْرِهِمْ
اَلظَّافِرُوْنَ بِالْخَيْرِ

جانوں اور مالوں سے یہ درجہ میں زیادہ اور مرتبہ میں بڑھے ہوئے ہیں ان سے جو پانی وغیرہ حاجیوں کو پلاتے ہیں اور وہی لوگ ہیں نجات پانے والے اور بھلائی حاصل کرنے والے۔

تشریح

(۱۷) عبادت گاہوں کو آباد کرنے والے | وہ اولوالعزم اہل ایمان جو دین پر ثابت قدم رہنے والے ہیں اللہ کی مسجدیں بھی انہیں کے دم سے آباد رہ سکتی ہیں کیونکہ مسجدوں کی حقیقی آبادی یہ ہے کہ ان میں خدائے واحد کی پرستش اس کی شان کے لائق ہو اسلئے مسجدوں کا انتظام وانصرام اور اس میں عبادت کا اہتمام وہی لوگ کر سکتے ہیں جو خود بھی عبادت گذار ہوں خدمتِ خلق کے کچھ کام مثلاً پانی کی سبیل لگا دی یا مسجد میں روشنی کا انتظام کر دیا یا مسجد کی دوسری ضروریات کی دیکھ بھال کر لی یہ اعمال بغیر معرفتِ حق کے بے جان اور بے روح ہیں۔ یہ کام درحقیقت ان لوگوں کا نہیں ہے جو خود شرک میں مبتلا ہیں اور ان کے اعمال بھی گواہی دے رہے ہوں کہ وہ بندگی اور عبادت کو ایک خدا کیلئے خاص کرنیکے واسطے تیار نہیں ہیں۔ انھوں نے جو تھوڑے بہت کام کئے بھی ہیں انکی اُس بھلائی کو انکی بڑی برائی نے ختم کر دیا ہے اور انہیں ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

(۱۸) مسجدوں کے متولی کون ہو سکتے ہیں | مسجدوں کو حقیقت میں آباد کرنیوالے اس کے خادم و متولی ان لوگوں کو ہونا چاہیئے جو اللہ پر ایمان لائیں آخرت کے دن کو مانیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں ایسے ہی لوگوں سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ سیدھی راہ پر چلتے رہیں گے۔ ایسے مومنین جو دل، زبان ہاتھ پاؤں، مال و دولت غرض ہر چیز سے خدا کے مطیع و فرماں بردار رہیں ان کا فرض منصبی ہے کہ وہ حقیقی معنی میں مسجدوں کو آباد رکھیں۔

یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ مسجد صرف ایک عبادت گاہ ہی نہیں ہے بلکہ ایک تربیت گاہ بھی ہے یہاں سے اجتماعیت، ڈسپلن ایک امیر کی اطاعت مساوات، باہمی ہمدردی اور اخلاق کا درس ملتا ہے مسجد کی زندگی دراصل ایک نمونہ اور مثال ہے کہ مسجد سے باہر بھی مسلمان کی زندگی کیسی ہونی چاہیئے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ اَقَامَ الدِّیْن۔ جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا یعنی ایک مسلمان کی پوری دینی زندگی کی بنیاد نماز قائم کرنے پر ہے اسلئے ہماری مسجدوں کو ہر لحاظ سے اسلامی زندگی کا اس کی سادگی اور پاکیزگی کا ایک نمونہ ہونا چاہیئے۔

(۱۹) تمام عبادات کی روح اللہ پر ایمان ہے | تمام کائنات زمین آسمان، چاند سورج اور خود انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اپنے پروردگار کو پروردگار ماننا اس سچائی اور حقیقت کا اعتراف، اقرار و اظہار کرنا کہ وہی ہمارا رب ہے۔ اور اس کے ساتھ اسکی ربوبیت میں کوئی ساجھی اور شریک نہیں ہے اسی کا نام ایمان ہے اللہ کی عبادت اور اس کی اطاعت و فرماں برداری کی روح یہی ایمان ہے۔ بیشک کارِ خیر خدمتِ خلق کے امور مثلاً حاجیوں کو پانی پلانا، مسجد حرام کی دیکھ بھال یہ بھی پسندیدہ کام ہیں مگر جب ہی کہ ان کے ساتھ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان بھی ہو۔ اس کے بغیر خدمتِ خلق اور دوسرے نیک کاموں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایمان کے بغیر یہ سارے اعمال بے جان اور مُردہ ہیں۔ جہاد بھی بغیر ایمان کے کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا ظالم اور بے موقع کام کرنے والے ان حقائق کو کہاں سمجھ سکتے ہیں۔

(۲۰) جہاد کا درجہ سب سے اونچا ہے | اللہ پر ایمان اور اس کے دین کو قبول کر لینے کا تقاضہ یہ ہے کہ ایمان کی اس خوشبو کو دوسروں تک پہونچایا جائے اور فرد کے ساتھ ساتھ معاشرہ اور سوسائٹی بھی پوری طرح اسلامی رنگ میں رنگ جائے اس عظیم کام کے لئے جو جدوجہد کی جائے اس کا نام جہاد ہے جس کا آخری مرحلہ ظالم کا ظلم توڑنے کے لئے قتال فی سبیل اللہ صرف اللہ کے لئے جنگ کرنا ہے۔ اس جہاد کا اللہ کے یہاں بھی بڑا درجہ ہے اور دنیا میں بھی وہی لوگ خودداری اور عزت کے ساتھ جیتے ہیں جو اپنے مشن کے لئے ثابت قدم رہتے ہیں جہاد کے لئے مال و جان اور گھر بار کی قربانی اور اس کے لئے جانفشانی یہی دراصل کامیابی کی کلید ہے۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ

يُبَشِّرُهُمْ	رَبُّهُمْ	بِرَحْمَةٍ	مِّنْهُ	وَرِضْوَانٍ	وَّجَنّٰتٍ	لَهُمْ	فِيْهَا	نَعِيْمٌ
انہیں خوشخبری دیتا ہے	ان کا رب	رحمت کی	اپنی طرف سے	اور خوشنودی	اور باغات	انکے لئے	انمیں	نعمت

ان کا رب انہیں اپنی طرف سے رحمت اور خوشنودی اور باغات کی خوشخبری دیتا ہے ان میں ان کے لئے

مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾

مُّقِيْمٌ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	اِنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗٓ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ
دائمی	ہمیشہ رہیں گے	اس میں	ہمیشہ	بیشک	اللہ	اسکے ہاں	اجر	عظیم

دائمی نعمت ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، بیشک اللہ کے ہاں اجرِ عظیم ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْٓا	اٰبَاۗءَكُمْ	وَاِخْوَانَكُمْ	اَوْلِيَاۗءَ	اِنِ
اے	وہ لوگ جو ایمان لائے (ایمان والو)	نہ بناؤ	اپنے باپ دادا	اور اپنے بھائی	رفیق	اگر

اے ایمان والو! اپنے باپ دادا کو اور اپنے بھائیوں کو رفیق نہ بناؤ اگر

اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اسْتَحَبُّوْا	الْكُفْرَ	عَلَى + الْاِيْمَانِ	وَمَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاُولٰۗىِٕكَ	هُمُ
وہ پسند کریں	کفر	ایمان پر (ایمان کے خلاف)	اور جو	دوستی کریگا ان سے	تم میں سے	تو وہی لوگ	وہ

وہ لوگ ایمان کے خلاف کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو اُن سے دوستی کریگا تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

الظّٰلِمُوْنَ	قُلْ	اِنْ كَانَ	اٰبَاۗؤُكُمْ	وَاَبْنَاۗؤُكُمْ	وَاِخْوَانُكُمْ	وَاَزْوَاجُكُمْ
ظالم (جمع)	کہدیں	اگر ہوں	تمہارے باپ دادا	اور تمہارے بیٹے	اور تمہارے بھائی	اور تمہاری بیویاں

ظالم ہیں ، کہدیں اگر تمہارے باپ دادا ، تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں

وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ

وَعَشِيْرَتُكُمْ	وَاَمْوَالُ	اقْتَرَفْتُمُوْهَا	وَتِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ	كَسَادَهَا	وَمَسٰكِنُ
اور تمہارے کنبے	اور مال	جو تم نے کمائے	اور تجارت	تم ڈرتے ہو	اس کا نقصان	اور حویلیاں

اور تمہارے کنبے اور مال جو تم نے کمائے اور تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں

تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا

تَرْضَوْنَهَآ	اَحَبَّ	اِلَيْكُمْ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَجِهَادٍ	فِيْ	سَبِيْلِهٖ	فَتَرَبَّصُوْا
جوتم پسند کرتے ہو	زیادہ پیاری	تمہارے لئے (تمہیں)	سے	اللہ	اور اسکا رسول	وجہاد	میں	اسکی راہ	تو انتظار کرو

جن کو تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول ؐ سے اور اسکی راہ میں جہاد سے زیادہ پیارے ہوں تو انتظار کرو

حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ ع ۹ ۳

حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	وَاللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الْفٰسِقِيْنَ
یہانتک کہ	آجائے	اللہ	اس کا حکم	اور اللہ	ہدایت نہیں دیتا	لوگ	نافرمان (جمع)

یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۲۱) يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا
نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ○ دائم
(۲۲) خٰلِدِيْنَ حال مقدرة. فِيْهَآ
اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○
(۲۳) ونزل فيمن ترك الهجرة
لاجل اهله وتجارته
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا
اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ
اِنِ اسْتَحَبُّوا اختاروا الْكُفْرَ
عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
(۲۴) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ
عَشِيْرَتُكُمْ اقرباءكم وفي
قراءة عشيراتكم وَاَمْوَالُ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا اكتسبتموها
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
عدم نفاقها وَمَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

(۲۱) ان کا رب ان کو خوشخبری سناتا ہے اپنی رحمت اور رضا کی اور جنتوں کی کہ ان کے لئے وہاں نعمت دائمی ہے۔

(۲۲) ہمیشہ وہاں رہیں کبھی نہ نکلیں گے بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

(۲۳) اور جن لوگوں نے اپنے کنبے کی محبت اور سوداگری کی الفت میں ہجرت کو چھوڑا ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ اے ایمان والو اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں اور اسلام قبول نہ کریں تو تم ان کو دوست نہ بناؤ اور تم میں سے جو کوئی ان کا دوست بنے گا پس وہی لوگ ناانصاف اور حد سے بڑھنے والے ہیں۔

(۲۴) کہدو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے اور سوداگری کا اسباب جس کے نہ بکنے کا اندیشہ ہو اور رہنے کے گھر جو تم کو پسندیدہ اور مستحکم ہیں ———

تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے پیغمبر ؐ اور

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَقَعَدْتُمْ لِاَجْلِهٖ عَنِ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فَتَرَبَّصُوْا اِنْتَظِرُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ تَهْدِيْدٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اس کے راستے میں جہاد کرنے سے بہتر اور محبوب ہیں جس وجہ سے تم ہجرت اور جہاد سے بیٹھ رہے تو منتظر رہو اللہ کے عذاب اور اس کے حکم کے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دکھلاتا۔

تشریح

(۲۱) مجاہدین کے لئے جنت کی بشارت | مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے ان کے پروردگار کی طرف سے اعلان ہے کہ وہ میری رحمت اور رضا کا مقام حاصل کرینگے اور انکو ایسی جنتوں کی بشارت ہے جہاں انکے لئے ہمیشہ رہنے والے عیش اور بہترین زندگی کے سامان ہونگے۔

(۲۲) مجاہدین ہمیشہ جنت میں رہیں گے | مجاہدین فی سبیل اللہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی جنت میں رہیں گے۔ اللہ کے یہاں کس چیز کی کمی ہے اس کے پاس دینے کے لئے بہت کچھ ہے۔ اوپر کی آیت میں بیان ہوا ہے تین چیزوں کا۔ وہ ہیں ایمان پہلے دوسرے جہاد تیسرے ہجرت ○ ایمان کے اوپر اللہ کی رحمت مرتب ہوتی ہے۔ ایمان نہ ہو تو آخرت میں خدا کی رحمت اور مہربانی سے کوئی حصہ اسکو نہیں مل سکتا ○ دوسری چیز جہاد اس پر جنت کا سب سے اعلیٰ مقام رضوان ہے۔ چونکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کرتا ہے اسلئے اس کا صلہ بھی جنت کا سب سے اعلیٰ مقام رضوان ہے ○ تیسری چیز ہجرت ہے۔ ہجرت میں انسان اپنا وطن اپنا گھر بار سب کچھ اللہ کے لئے چھوڑتا ہے اسلئے اللہ کے یہاں اسکو راحت و آرام کا وہ ٹھکانا ملے گا جس کو چھوڑنے کی نوبت کبھی نہیں آئے گی۔

(۲۳) ایمان کا تقاضا ہے کہ ہر تعلق اللہ کے لئے ہو | ایمان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ صرف چند مقررہ الفاظ کے اقرار کا نام نہیں ہے ـــــ یہ دل سے امنڈنے والا وہ پاکیزہ جذبہ ہے جس میں ہر تعلق صرف اور صرف اللہ کے لئے ہو جائے۔ اب اگر ایک طرف ماں باپ ہوں بھائی بند ہوں اور ان کا جھکاؤ کفر کی طرف ہو وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیتے ہوں ان کے جذبات کفر کے ساتھ اٹھے ہوئے ہوں تو اب ایک مومن کے لئے یہ بڑا مشکل ہے کہ وہ اپنے ایمان کو تج کے ان رشتوں کی دلی رفاقت کو قبول کرلے۔ امتحان یہی ہے کہ ہر ہر چیز کے مقابلے میں صرف ایک چیز عزیز ہو، اپنے رب کی رضا۔

اللہ کے دشمنوں کو دلی رفیق بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دل و دماغ ابھی صحیح معنیٰ میں ایمان کے تقاضے کو سمجھ نہیں سکا ہے اور اسی کا نام ظلم ہے کہ جس کا جو صحیح مقام ہے وہ اس کو نہ ملے۔

ے یہ قدم قدم بلائیں یہ سواد کوئے جاناں ❁ وہ یہیں سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیاری

(۲۴) قوموں کی زندگی مقصد کے لئے قربانی میں ہے | کسی قوم، گروہ یا جماعت کی زندگی کا راز یہ ہے کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ اور حوصلہ رکھتی ہے۔ مومن کی زندگی کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ (اللہ کا کلمہ بلند کرنا) ہے جس سے وہ نظام قائم ہو سکے جو کمزور کو طاقتور اور ظالم کی کلائی پکڑنے کا حوصلہ دیتا ہو۔ جس قوم میں یہ جذبہ نہ ہو وہ ایک مردہ قوم ہے اور مردہ قوم آکسیجن پر زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسلئے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان سے اعلان فرمارہے ہیں کہ اے پیغمبر، ان لوگوں کو صاف صاف کہہ دو کہ اگر تمہیں اپنے ماں باپ اپنے بیٹے اپنے بھائی اپنی بیویاں اپنے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جنہیں تم نے کمایا ہے اور وہ کاروبار جنمیں تمہیں نقصان کا ڈر ہے اور تمہارے گھر جو تمہیں بہت پسند ہیں تمہیں اللہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں جدوجہد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو کہ وہ تمہیں ہٹا کر رشد و ہدایت کا منصب کسی اور کو عطا کردے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں ہے کہ وہ فاسق لوگوں کی جو خود رہنمائی حاصل نہیں کرنا چاہتے رہنمائی کرے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

لَقَدْ	نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	فِيْ	مَوَاطِنَ	كَثِيْرَةٍ	وَ	يَوْمَ + حُنَيْنٍ	اِذْ
البتہ	تمہاری مدد کی	اللہ	میں	میدان (جمع)	بہت سے	اور	حُنین کے دن	جب

البتہ اللہ نے تمہاری مدد کی بہت سے میدانوں میں ، اور حُنین کے دن جب تم اپنی

اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ

اَعْجَبَتْكُمْ	كَثْرَتُكُمْ	فَلَمْ تُغْنِ	عَنْكُمْ	شَيْـًٔا	وَّضَاقَتْ	عَلَيْكُمُ	الْاَرْضُ
تم خوش ہوئے (اترا گئے)	اپنی کثرت	تو فائدہ نہ دیا	تمہیں	کچھ	اور تنگ ہوگئی	تم پر	زمین

کثرت پر اِترا گئے تو اِس (کثرت) نے تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا اور تم پر زمین فراخی کے باوجود

بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

بِمَا + رَحُبَتْ	ثُمَّ	وَلَّيْتُمْ	مُّدْبِرِيْنَ	ثُمَّ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلٰى
فراخی کے باوجود	پھر	تم پھر گئے	پیٹھ دے کر	پھر	نازل کی	اللہ	اپنی تسکین	پر

تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے پھر اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر اپنی

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ

رَسُوْلِهٖ	وَعَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَاَنْزَلَ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَعَذَّبَ
اپنے رسول	اور پر	مومنین	اور اتارے	لشکر	وہ تم نے نہ دیکھے	اور عذاب دیا

تسکین نازل کی اور لشکر اُتارے جو تم نے نہ دیکھے اور کافروں کو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ

الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	وَذٰلِكَ	جَزَاۗءُ	الْكٰفِرِيْنَ	ثُمَّ	يَتُوْبُ	اللّٰهُ	مِنْ +
وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا (کافر)	اور یہی	سزا	کافر (جمع)	پھر	توبہ قبول کریگا	اللہ	

عذاب دیا اور یہی سزا ہے کافروں کی۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہے

بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾

بَعْدِ	ذٰلِكَ	عَلٰى	مَنْ + يَّشَاۗءُ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
بعد	اس	پر	جس کی چاہے	اور اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان

توبہ قبول کرے گا اور اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۲۵) لقد نصركم الله في مواطن
للحرب كثيرة كبدر وقريظة والنضير
و اذكر يوم حنين واد بين مكة و
الطائف اي يوم قتالكم فيه هوازن
وذلك في شوال سنة ثمان اذ
بدل من يوم اعجبتكم كثرتكم
فقلتم لن نغلب اليوم من قلة وكانوا
اثني عشر الفا والكفار اربعة الاف
فلم تغن عنكم شيئا وضاقت
عليكم الارض بما رحبت
ما مصدرية اي مع رحبها اي سعتها
فلم تجدوا مكانا تطمئنون اليه
لشدة ما لحقكم من الخوف
ثم وليتم مدبرين ۝ منهزمين
وثبت النبي صلى الله عليه وسلم على
بغلته البيضاء وليس معه غير العباس
وابو سفيان اخذ بركابه.

(۲۵) لقد نصركم الله في مواطن كثيرة ويوم حنين

بیشک اللہ نے تمہاری مدد کی بہت لڑائیوں کے موقعوں میں جیسے بدر اور قریظہ اور نضیر کی لڑائیوں میں۔ اور یاد کرو یوم حنین کو جو ایک جنگل ہے مکہ اور طائف کے درمیان کہ تم وہاں قبیلہ ہوازن سے لڑے اور یہ واقعہ شوال ۸ھ میں ہوا جبکہ تم کو اپنا زیادہ ہونا خوش آیا کہ تم کہنے تھے کہ اس لڑائی میں ہم بوجہ کمی لشکر کے مغلوب نہ ہونگے (مسلمان بارہ ہزار تھے اور کافر صرف چار ہزار تھے۔

سو اس زیادتی لشکر نے تم کو کچھ نفع نہ دیا اور تم اس قدر گھبرائے کہ زمین تم پر تنگ ہوگئی باوجود فراخی کے پھر تم پر اس قدر خوف غالب آیا کہ کوئی جگہ تم کو ایسی نظر نہ آتی تھی جہاں اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر تم بھاگے پشت پھیر کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت قدم رہے اپنے سفید خچر پر اور آپکے ساتھ سوائے عباس اور ابو سفیان کے کوئی باقی نہ رہا ابو سفیان آپکی رکاب پکڑے ہوئے تھا۔

(۲۶) ثم انزل الله سكينته طمانينته
على رسوله وعلى المؤمنين
فردوا الى النبي صلى الله عليه
وسلم لما ناداهم العباس باذنه و
قاتلوا وانزل جنودا لم
تروها ج ملائكة وعذب
الذين كفروا بالقتل و
الاسر وذلك جزاء الكافرين ۝

(۲۶) پھر اللہ نے اپنے پیغمبر پر اور مسلمانوں پر رحمت نازل فرمائی اور ان کے دلوں کو مطمئن کیا کہ وہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس آئے جبکہ ان کو عباس نے آپ کے حکم سے پکارا اور واپس آکر لڑے۔
اور کافروں کے لئے اللہ نے فرشتوں کا لشکر اتارا جس کو تم نہ دیکھتے تھے اور کافروں کو قتل اور قید کی مصیبت میں گرفتار کیا اور یہ بدلہ ہے کافروں کا۔

(۲۷) ثم يتوب الله من بعد
ذلك على من يشاء
منهم بالاسلام والله
غفور رحيم ۝

(۲۷) پھر اللہ توبہ قبول کرتا ہے جس کی چاہے اور توفیق اسلام کی دیوے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح

(۲۵) **فتح، اللہ کی نصرت سے ہے نہ کہ تعداد کی کثرت سے** مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام ہے جس کو وادیٔ حنین کہتے ہیں۔ شوال ۸ھ میں مسلمانوں کا بہت بڑا لشکر جس کی تعداد بارہ ہزار تھی اپنے سے بہت کم تعداد کے مقابلے میں میدانِ جنگ میں نبرد آزما تھا ـــــ اب اگر فتح و کامیابی تعداد کی کثرت پر ہوتی تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کا اتنا بڑا لشکر اپنے مخالفین کو جو بہت کم تعداد میں تھے آسانی سے جنگ میں شکست دیدیتا ـــــ مگر ہُوا اس کے اُلٹ کہ ہوازن کے تیراندازوں نے اس بُری طرح سے تیر چلائے کہ سارا اسلامی لشکر تتر بتر ہوکر رہ گیا اس نازک وقت میں صرف نبی ؐ اور آپ کے ساتھ چند مٹھی بھر جاں باز صحابہ رضؓ تھے جو اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بکھری ہوئی اسلامی فوج دوبارہ جمع ہوگئی۔ شکست بالکل قریب تھی اگر اس وقت اللہ تعالٰے مدد نہ فرماتے اور یہ تھوڑے سے حضرات جمے نہ رہتے ۔ تو، مکہ کی فتح کی صورت میں جو کامیابی ملی تھی حُنین کی شکست میں اس سے زیادہ کھو دینا پڑتا۔ اللہ تعؐ اس واقعہ کو یاد دلاتے ہوئے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں کہ فتح و کامیابی کا مدار تعداد کی کثرت پر نہیں ہے بلکہ اللہ کی نصرت اور اسکی حمایت پر ہے دیکھو۔ بدر میں تم تھوڑے تھے اللہ نے تمہاری مدد کی اور اپنے سے کئی گنا زیادہ تعداد پر تم غالب آگئے۔ حنین میں اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو تمہاری تعداد کی کثرت کچھ کام نہ آتی اس لئے اب بھی تمہیں اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے کہ جسطرح اس نے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کی ہے اور حنین میں بھی مدد کی ہے اسی طرح اب بھی وہ مدد کرتا رہیگا ورنہ حنین میں جبکہ تمہیں اپنی تعداد کی زیادتی کا غرہ تھا تمہاری کثرتِ تعداد تمہارے کام نہ آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی اور تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے ۔

(۲۶) **حنین میں اللہ تعالٰے نے کس طرح مدد کی** غزوۂ حنین میں اللہ تعالٰے نے اس طرح مدد فرمائی کہ اپنے رسول اور مومنین پر سکینت نازل فرمادی آپ کی پیغمبرانہ صداقت، توکل اور معجزانہ شجاعت کا ایک منظر سامنے آیا کہ آپ ؐ سفید خچر پر سوار ہیں۔ ایک رکاب حضرت حضرت عباس نے سنبھال رکھی ہے اور دوسری رکاب ابوسفیان بن حارث سنبھالے ہوئے ہیں چار ہزار کا مسلح لشکر پورے جوش کے ساتھ حملہ کر رہا ہے۔ چاروں طرف سے تیر بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر آپ نہایت اطمینان اور شانِ استغناء کے ساتھ زور زور سے ارشاد فرمارہے ہیں۔ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ (بے شک میں سچا پیغمبر ہوں، عبدالمطلب کی اولاد ہوں)۔

جنگ کے میدان میں جدھر سے ہوازن اور ثقیف سیلاب کی طرح آپ کی طرف بڑھ رہے ہیں، آپ کی سواری کا رُخ انہی کی طرف ہے۔ آپ کی ہدایت کے مطابق حضرت عباس نے جو بہت بلند آواز تھے اصحاب سُمرہ کو پکارا جنہوں نے درخت کے نیچے آنحضرت ؐ کے دست مبارک پر جہاد کی بیعت کی تھی۔ آواز کا کانوں میں پہنچنا تھا کہ سب کا رُخ میدان کی طرف ہوگیا اور بھاگتے ہوئے لوگ پھر آپ کے گرد جمع ہوگئے۔ تو اللہ کی مدد کی پہلی صورت تو یہ تھی کہ اللہ نے سکینت نازل فرمائی۔ دوسری صورت یہ تھی کہ اللہ نے وہ لشکر اتارے جو نظر نہیں آتے تھے اس طرح منکرین حق کو ان کے جرم کی سزا دی۔ حق کا انکار کرنے والوں کے لئے یہی بدلہ ہے ۔

(۲۷) **سزا کے بعد توبہ کی توفیق** اللہ تعؐ نے نبی ؐ اور اہل اسلام کو حنین کی جنگ میں بھی فتح نصیب فرمائی مگر آپ ؐ نے اپنے دشمنوں ان ہارے ہوئے لوگوں کے ساتھ جس فیاضی کا سلوک کیا اس کو دیکھ کر ان میں سے بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اللہ تعؐ جس کو چاہتے ہیں توبہ کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور توفیق اسی کو ملتی ہے جو خود بھی ارادہ رکھتا ہو بیشک اللہ تعؐ بہت درگذر کرنے والے اور رحم فرمانے والے ہیں ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْٓا	اِنَّمَا	الْمُشْرِكُوْنَ	نَجَسٌ	فَلَا يَقْرَبُوْا	الْمَسْجِدَ
اے	جو لوگ ایمان لائے (مومن)	اسکے سوا نہیں	مشرک (جمع)	پلید	لہٰذا وہ قریب نہ جائیں	مسجد

اے مومنو! اسکے سوا نہیں کہ مشرک پلید ہیں لہٰذا وہ قریب نہ جائیں اِس سال

الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ

الْحَرَامَ	بَعْدَ	عَامِهِمْ	هٰذَا	وَاِنْ	خِفْتُمْ	عَيْلَةً	فَسَوْفَ	يُغْنِيْكُمُ
حرام	بعد	سال	اِس	اور اگر	تمہیں ڈر ہو	محتاجی	تو جلد	تمہیں غنی کر دیگا

کے بعد مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے۔ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہو تو اللہ تمہیں جلد غنی کر دے گا

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	اِنْ + شَآءَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ	
اللہ	سے	اپنا فضل	اگر چاہا	بیشک	اللہ	جاننے والا	حکمت والا	

اپنے فضل سے اگر چاہے بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ
قَذِرٌ لِخُبْثِ بَاطِنِهِمْ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ اَىْ لَا يَدْخُلُوا الْحَرَمَ بَعْدَ عَامِهِمْ
هٰذَا ۚ عَامُ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَاِنْ خِفْتُمْ
عَيْلَةً فَقْرًا بِانْقِطَاعِ تِجَارَتِهِمْ عَنْكُمْ فَسَوْفَ
يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ
وَقَدْ اَغْنَاهُمْ بِالْفُتُوْحِ وَالْجِزْيَةِ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

(۲۸) اے ایمان والو مشرکین محض ناپاک اور پلید ہیں کہ ان کا باطن خبثِ کفر سے بھرا ہوا ہے سو چاہیئے کہ وہ مسجد حرام میں داخل نہ ہوں بعد اس سال کے یعنی ہجرت کے نویں سال کے بعد اور اگر تم افلاس سے ڈرتے ہو بہ سبب نہ باقی رہنے تجارت کے تو عنقریب تم کو اللہ اپنے فضل سے غنی کر دیگا اگر اس کو منظور ہو گا چنانچہ اللہ نے ان کو غنی کر دیا ساتھ حاصل ہونے فتوحات کے اور ملنے مال غنیمتوں کے اور کافروں سے محصول لینے کے بیشک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح

(۲۸) حرم مبارک اسلامی سکریٹریٹ ہے اسمیں کسی کو ریشہ دوانی کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اہل اسلام ایک آفاقی ملت ہیں اور ان کا اسلامی مرکز بیت اللہ ہے جو دنیا کی سب سے پہلی عبادت گاہ ہے۔ (اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ ۔ "دنیا کے بتکدے میں پہلا وہ گھر خدا کا۔") ـــ اس لئے بیت اللہ اور اس کے آس پاس کا حصہ جس کو حدودِ حرم کہتے ہیں اس کو ہر طرح کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ۹ھ میں حکم دیا گیا کہ آج سے یہ علاقہ کفر و شرک کے نظریات سے پاک قرار دیتے ہوئے اسمیں مشرکین کا داخلہ بند کیا جاتا ہے اور اگر اہل اسلام کو یہ خیال ہو کہ ان لوگوں پر پابندی کیوجہ سے ہمارے کاروبار متاثر ہونگے تو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ چاہیں تو اپنے فضل سے جس کو چاہے غنی کر دیتے ہیں اللہ تعالےٰ سب کچھ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا

قَاتِلُوْا	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَلَا	بِالْيَوْمِ + الْاٰخِرِ	وَلَا
تم لڑو	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لائے	اللہ پر	اور نہ	یوم آخرت پر	اور نہ

تم ان لوگوں سے لڑو جو ایمان نہیں لائے اللہ پر اور نہ یوم آخرت پر، اور نہ

يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ

يُحَرِّمُوْنَ	مَا + حَرَّمَ	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗ	وَلَا يَدِيْنُوْنَ	دِيْنَ	الْحَقِّ
حرام جانتے ہیں	جو حرام ٹھہرایا	اللہ	اور اس کا رسول	اور نہ قبول کرتے ہیں	دین	حق

حرام جانتے ہیں وہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ

مِنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا + الْكِتٰبَ	حَتّٰى	يُعْطُوْا	الْجِزْيَةَ	عَنْ	يَّدٍ	وَّهُمْ
سے	وہ لوگ جو	کتاب دیئے گئے (اہل کتاب)	یہاں تک	دیں	جزیہ	سے	ہاتھ	اور وہ

ان لوگوں میں سے جو اہل کتاب ہیں یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں اپنے ہاتھ سے

صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى ع ۵/۱۰

صٰغِرُوْنَ	وَقَالَتِ	الْيَهُوْدُ	عُزَيْرُ	ابْنُ + اللّٰهِ	وَقَالَتِ	النَّصٰرَى
ذلیل ہوکر	اور کہا	یہود	عُزیر	اللہ کا بیٹا	اور کہا	نصاریٰ

ذلیل ہوکر یہود نے کہا عُزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا

الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ

الْمَسِيْحُ	ابْنُ + اللّٰهِ	ذٰلِكَ	قَوْلُهُمْ	بِاَفْوَاهِهِمْ	يُضَاهِـُٔوْنَ	قَوْلَ	الَّذِيْنَ +
مسیح	اللہ کا بیٹا	یہ	انکی باتیں	انکے منہ کی	وہ ریس کرتے ہیں	بات	وہ لوگ جنہوں نے

مسیحؑ اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ باتیں ہیں اُنکے مُنھ کی وہ ریس کرتے ہیں پہلے کافروں کی

كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ

كَفَرُوْا	مِنْ قَبْلُ	قٰتَلَهُمُ	اللّٰهُ	اَنّٰى	يُؤْفَكُوْنَ	اِتَّخَذُوْا	اَحْبَارَهُمْ
کفر کیا (کافر)	پہلے	ہلاک کرے انہیں	اللہ	کہاں	بہکے جاتے ہیں	انہوں نے بنالیا	اپنے احبار (علماء)

بات کی، اللہ انہیں ہلاک کرے کہاں بہکے جارہے ہیں۔ انہوں نے بنالیا اپنے علماء اور

وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا

وَرُهْبَانَهُمْ	اَرْبَابًا	مِّنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	وَالْمَسِيْحَ	ابْنَ + مَرْيَمَ	وَمَآ + اُمِرُوْٓا	اِلَّا
اور اپنے راہب (درویش)	رب (جمع)	سے	سوا	اللہ	اور مسیح	ابن مریم	اور انہیں نہیں حکم دیا گیا	مگر

اپنے درویشوں کو رب اللہ کے سوا اور مسیحؑ ابن مریم کو (بھی) اور انہیں حکم نہیں دیا گیا مگر

لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

لِيَعْبُدُوْٓا	اِلٰهًا	وَّاحِدًا	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا + هُوَ	سُبْحٰنَهٗ	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ
یہ کہ وہ عبادت کریں	معبود	واحد	نہیں	کوئی معبود	اسکے سوا	وہ پاک ہے	اس سے جو	وہ شرک کرتے ہیں

یہ کہ وہ معبودِ واحد کی عبادت کریں ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اُس سے پاک ہے جو وہ شرک کرتے ہیں

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ

يُرِيْدُوْنَ	اَنْ يُّطْفِــــُٔـوْا	نُوْرَ	اللّٰهِ	بِاَفْوَاهِهِمْ	وَيَاْبَى + اللّٰهُ
وہ چاہتے ہیں	کہ وہ بجھادیں	نور	اللہ	اپنے منہ سے (جمع)	اور نہ رہے گا اللہ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مُنھ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں اور اللہ (اس کے بغیر) نہ رہے گا

النصف

اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

اِلَّآ	اَنْ	يُّتِمَّ	نُوْرَهٗ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْكٰفِرُوْنَ
مگر	یہ کہ	پورا کرے	اپنا نور	خواہ	پسند نہ کریں	کافر (جمع)

مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے ، خواہ کافر پسند نہ کریں ۔

۲۹ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاِلَّا لَاٰمَنُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ كَالْخَمْرِ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ
الْحَقِّ الثَّابِتِ النَّاسِخِ لِغَيْرِهٖ مِنَ الْاَدْيَانِ
وَهُوَ الْاِسْلَامُ مِنْ بَيَانٌ لِلَّذِيْنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اَيِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى حَتّٰى
يُعْطُوا الْجِزْيَةَ اَلْخَرَاجَ الْمَضْرُوْبَ عَلَيْهِمْ
كُلَّ عَامٍ عَنْ يَّدٍ حَالٌ اَيْ مُنْقَادِيْنَ اَوْ
بِاَيْدِيْهِمْ لَا يُوَكِّلُوْنَ بِهَا وَهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝
اِذِلَّاءُ مُنْقَادُوْنَ لِحُكْمِ الْاِسْلَامِ

۲۹ مقاتلہ کرو اور مارو ان لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی منکر ہیں کیونکہ اگر اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فوراً ایمان لاتے اور جو چیزیں اللہ اور اس کے پیغمبر نے حرام فرمائیں جیسے شراب پینا ان کو حرام نہیں سمجھتے اور مذہب اسلام اختیار نہیں کرتے جو سچا دین اور سب مذہبوں کو منسوخ کرنے والا ہے یہ لوگ یہودی اور نصاریٰ ہیں جن کو کتاب آسمانی دیگئی یہ ہرگز مسلمان نہ ہونگے یہاں تک کہ محصول جو اُن پر مقرر ہوگا ہر سال ذلیل ہو کر دیویں گے ، اور تابع حکم اسلام کے بمجبوری ہونگے ۔

۳۰ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ
قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ اللّٰهِ
ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ لَا مُسْتَنَدَ لَهُمْ
عَلَيْهِ بَلْ يُضَاهِئُوْنَ يُشَابِهُوْنَ
بِهٖ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ
مِنْ اٰبَائِهِمْ تَقْلِيْدًا لَهُمْ قَاتَلَهُمُ

۳۰ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ
اور کہا یہودیوں نے عُزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانیوں نے کہا عیسیٰ مسیح بیٹا اللہ کا ہے یہ ان کا زبانی دعوےٰ ہے کوئی دلیل اس کی ان کے پاس نہیں بلکہ یہ بات ان کی مشابہ ان کے باپ دادوں کی بات کے ہے جو پہلے سے کافر تھے ان کی پیروی سے یہ بھی وہی بات کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے دلیل نہ انکے پاس تھی نہ انکے اللہ ان پر لعنت

نَعَنَهُمُ اللّٰهُ ، اَنّٰی کَیْفَ یُؤْفَکُوْنَ ۝
یُصْرِفُوْنَ عَنِ الْحَقِّ مَعَ قِیَامِ الدَّلِیْلِ

فرمائے اور اپنی رحمت سے دور رکھے کیونکہ یہ لوگ حق سے پھر جاتے ہیں اور باوجود قائم ہونے دلیل وحدانیت اللہ تعالےٰ کے شرک اختیار کرتے ہیں۔

۳۱ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ عُلَمَاءَ الْیَهُوْدِ
وَرُهْبَانَهُمْ عُبَّادُ النَّصٰرٰی اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَیْثُ اَتَّبَعُوْهُمْ
فِیْ تَحْلِیْلِ مَا حُرِّمَ وَتَحْرِیْمِ
مَا اُحِلَّ وَالْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَمَ
وَمَا اُمِرُوْا فِی التَّوْرٰىةِ وَ
الْاِنْجِیْلِ اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اَیْ
بِاَنْ یَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ، سُبْحٰنَهٗ تَنْزِیْهًا لَهٗ عَمَّا
یُشْرِکُوْنَ ۝

۳۱ انہوں نے اپنے عالموں اور عابدوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا یہودی اپنے عالموں کو اور نصارٰی اپنے عابدوں کو خدا سمجھتے ہیں کہ جو وہ کہدیتے ہیں اسکی پیروی کرتے ہیں حلال کو حرام اور حرام کو حلال جو انہوں نے کردیا وہ انہوں نے مان لیا اور انہوں نے رب بنا لیا مسیح بیٹے مریم کو حالانکہ ان دونوں فرقوں کو توریت اور انجیل میں یہی حکم کیا گیا ہے کہ ایک معبود برحق کی عبادت کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے کفر اور شرک سے۔

۳۲ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ
شَرْعَهٗ وَبَرَاهِیْنَهٗ بِاَفْوَاهِهِمْ
بِاَقْوَالِهِمْ فِیْهِ وَیَاْبَی اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ
یُظْهِرَ نُوْرَهٗ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ۝

۳۲ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو یعنی اس کی شریعت کو اور حجتوں کو اپنی باتوں اور اعتراضوں سے بجھلادیں اور مٹادیں اور اپنے نور کو ظاہر ہی فرمادے گا اگرچہ کافر اس کو برا سمجھیں۔

ذٰلِکَ — تشریح

۲۹ حق کے غلبہ کے بعد اہل کتاب کا حکم | اسلام نے تمام انسانوں کو آزادی دی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے بارے میں خود فیصلہ کریں اور جس راہ پر چلنا چاہیں آزادی کے ساتھ وہ راستہ اختیار کریں لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۔ دین کے بارے میں کسی پر کوئی زور زبردستی نہیں ہے البتہ اسلام ہدایت کا راستہ واضح طور پر لوگوں کے سامنے رکھ دیتا ہے اور بتادیتا ہے کہ حق یہ ہے باطل یہ ہے اور جب لوگ اس کی پیش کی ہوئی دعوت کو قبول کرلیتے ہیں تو ان پر اسلام اپنا مکمل قانون نافذ کرتا ہے اس طرح ایک قانونی مسلم ریاست وجود میں آتی ہے

مکہ مکرمہ کے تیرہ سالہ دورِ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلواروں کی چھاؤں میں دین کی دعوت دیتے رہے۔ اس کے بعد ہجرت کی نوبت آئی غزوۂ بدر کے بعد اسلام ایک سیاسی قوت بن کر اُبھرا اور آخر فتح مکہ نے فیصلہ کردیا کہ اب اس دیار میں اسلام ہی لوگوں کا دین بن کر رہے گا۔ سنہ ۹ھ کے اعلان نے مشرکین کی قسمت کا فیصلہ فرمادیا کہ اب وہ شرک کی نجاستوں کے ساتھ حرم کی حدود میں نہیں رہ سکتے۔

اب مسئلہ باقی رہ گیا اہل کتاب کا۔ (اہل کتاب) یعنی یہودی اور عیسائی اسکے دعویدار تھے کہ ہمارا دین دینِ الٰہی ہے وہ مُوحد ہونیکا اور آخرت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ دعویٰ صرف زبانی دعویٰ تھا کیونکہ توحید کا مطلب یہ ہے کہ انسان صرف اللہ کو الٰہ واحد تسلیم کرے اسکی ربوبیت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ اللہ کی ذات، صفات اسکے حقوق اور اسکے اختیارات میں کسی کو ساجھی اور شریک نہ بنائے۔ آخرت پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے یہاں بے لاگ انصاف ہوگا وہاں کوئی سفارش یا کسی سے منتسب ہونا کہ میں فلاں کی اولاد ہوں کوئی کام نہیں آئے گا جبکہ یہود و نصاریٰ نے آخرت کے عقیدے کو بھی اس سے گدلا کردیا کہ ہم انبیاء کی اولاد ہیں، اللہ کے چہیتے ہیں ہمیں عذاب نہیں دیا جائیگا اس طرح اللہ کے دین کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ اس شریعت کو تسلیم کیا جائے جو اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ نازل پس وہ اہل کتاب جو صحیح معنیٰ میں ایمان نہیں لاتے اور پورے طور پر اللہ کے دین کو نہیں اپناتے اللہ اور اسکے رسول نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے اسکو حرام نہیں مانتے وہ اگر مملکتِ اسلامیہ کی حدود میں امن اور حفاظت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اسلام کی بالادستی کو قبول کرتے ہوئے مطیع بنکر رہ سکتے ہیں انکی حفاظت کی ذمہ داری انکے

مال وجان کی نگہداشت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے وہ لوگ فوجی خدمات سے مستثنیٰ ہیں اس کا ایک تھوڑا سا معاوضہ جزیہ کی شکل میں دینا ہوگا۔

(۳۰) اہل کتاب کی توحید میں ملاوٹ | اہل کتاب میں سے یہودیوں کا ایک فرقہ ایسا بھی ہوا ہے جنہوں نے حضرت عُزیر کو اللہ کا بیٹا مانا ہے۔ حضرت عُزیر جن کو عزرا (EZRA) کہا جاتا ہے یہ اصل میں دین یہود کے مجدد تھے۔ حضرت سلیمان ؑ کے بعد تقریباً ۴۵۰ ق م میں بنی اسرائیل پر آزمائش کا ایسا دور آیا جس میں تورات ناپید ہوگئی تھی اور بابل کی اسیری نے اسرائیلی نسلوں کو اپنی شریعت یہاں تک کہ قومی زبان عبرانی سے بھی بے گانہ کر دیا تھا۔ آخر حضرت عُزیر یعنی عذرا نے بائیبل کے پرانے عہدنامے کو ازسرنو ترتیب دیکر شریعت کی تجدید کی اس کی وجہ سے بنی اسرائیل میں حضرت عُزیر کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ مگر ان کی تعظیم کو بعض گروہوں نے اس حد تک بڑھا دیا کہ ان کو ابن اللہ (اللہ کا بیٹا) ماننے لگے۔ یہ عقیدہ توحید میں انکی خرابی کی بنیاد تھی۔ جس کو قرآن مجید کی اس آیت نے بیان کیا ہے کہ یہودی کہتے ہیں کہ عُزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔

◎ ادھر نصاریٰ میں بھی اسی طرح کی خرابی پیدا ہوئی اور انہوں نے اللہ کے پیغمبر حضرت عیسیٰ مسیح ؑ کی تعظیم کو اس حد تک بڑھایا کہ انہیں اللہ کا بیٹا ماننے لگے۔

حالانکہ یہ ساری ہی باتیں بے حقیقت ہیں۔ مصر، یونان، روم، ایران اور دوسرے ملکوں میں گمراہ قوموں کے فلسفوں سے متاثر ہو کر نصاریٰ نے ایسے غلط عقیدے گھڑلئے۔ اللہ کی ان پر مار ہو یہ کس راہ پر جارہے ہیں۔

(۳۱) علماء ومشائخ کو ربوبیت کے مقام پر بٹھانا | اسلامی توحید اس درجہ بے میل اور خالص ہے کہ اس میں کسی جہت سے بھی کسی کو شریک نہیں کیا جاسکتا۔ علماء ومشائخ قابلِ احترام ہیں ان کی بات ماننا یہ بھی اپنی جگہ درست ہے لیکن ان کی وہی بات مانی جائے گی جس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد کی سند ہو انہیں بذاتِ خود کسی حلال کو حرام اور کسی حرام کو حلال کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر وہ ایسا کریں اور ہم بے سند اُن کی بات اس لئے مان لیں کہ حضرت ایسا فرمارہے ہیں تو یہ گویا ان کو ربوبیت اور الٰہیت کا مقام دینا ہوا۔

یہی معاملہ حضرت مسیح ابن مریم کا ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں اس کے بندے ہیں لیکن خدا یا ابن خدا نہیں ہیں اور نہ ان کی عبادت کرنی جائز ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے دیا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی بندگی مت کرو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں ہے وہ ہر طرح کی مشرکانہ باتوں سے پاک ہے پھر جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ دراصل توحید کے نام پر توحید کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(۳۲) اللہ کا دین اللہ کی روشن کی ہوئی شمع ہے | اللہ کا یہ دین جس کو شروع سے ہی اللہ نے اسلام کا نام عطا کیا ہے اور اس کے ماننے والوں کو مسلم کہہ کر پکارا ہے یہ اللہ کی روشن کی ہوئی شمع ہے۔ پھونکوں سے اس چراغ کو بجھایا نہیں جاسکتا ؎

فانوس بن کے جس کی حفاظت خدا کرے
وہ شمع کیا بجھے گی جسے روشن خدا کرے

منکرین حق کو کتنا بھی ناگوار ہو اللہ تعالیٰ اس روشنی کو ضرور مکمل فرمادے گا۔ اور ہدایت کا یہ چراغ تا قیامت روشنی دیتا رہے گا اس لئے اس دین پر چلنے والوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے اور پیش آنے والی مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ

هُوَ	الَّذِیْٓ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ	بِالْهُدٰی	وَدِیْنِ	الْحَقِّ	لِیُظْهِرَهٗ
وہ	وہ جس نے	بھیجا	اپنا رسول	ہدایت کے ساتھ	اور دین	حق	تاکہ اسے غلبہ دے

وہ جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تاکہ اسے تمام دینوں پر

عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ (۳۳) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا

عَلَی	الدِّیْنِ	کُلِّهٖ	وَلَوْ	کَرِهَ	الْمُشْرِکُوْنَ	یٰٓاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْٓا
پر	دین	تمام بھر	خواہ	پسند نہ کریں	مشرک (جمع)	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

غلبہ دے خواہ مشرک پسند نہ کریں ۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو (مومنو!)

اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

اِنَّ	کَثِیْرًا	مِّنَ	الْاَحْبَارِ	وَالرُّهْبَانِ	لَیَاْکُلُوْنَ	اَمْوَالَ	النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ
بیشک	بہت	سے	علماء	اور راہب (درویش)	کھاتے ہیں	مال (جمع)	لوگ (جمع)	ناحق طور پر

بیشک بہت سے علماء اور درویش لوگوں کے مال ناحق طور پر کھاتے ہیں

وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

وَیَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ	وَالَّذِیْنَ	یَکْنِزُوْنَ	الذَّهَبَ	وَالْفِضَّةَ
اور روکتے ہیں	سے	راستہ	اللہ	اور وہ لوگ جو	جمع کرکے رکھتے ہیں	سونا	اور چاندی

اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں

وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (۳۴)

وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ	فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ	اَلِیْمٍ
اور وہ اسے خرچ نہیں کرتے	میں	راستہ	اللہ	سو انہیں خوشخبری دو	عذاب	دردناک

اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دو (آگاہ کردو)

(۳۳) هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ یُغَلِّبَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ الْمُخَالِفَةِ لَهٗ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ (۳۳) ذٰلِكَ

(۳۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ یَاْخُذُوْنَ اَمْوَالَ

(۳۳) اللہ وہ ہے جس نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ تمام مذاہب خلاف اسلام پر اسلام کو غالب کردے اگرچہ یہ مشرکین کو ناگوار ہو۔

(۳۴) اے ایمان والو بلاشبہ بہت سے یہود کے علماء اور نصرانیوں میں کے عابد زاہد، لوگوں کا مال ناحق اور حرام طریقے سے لیتے ہیں

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ كَالرِّشٰى فِي
الْحُكْمِ وَيَصُدُّوْنَ النَّاسَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ دِيْنِهٖ وَالَّذِيْنَ
مُبْتَدَاٌ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا اَيِ
الْكُنُوْزَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ لَا
يُؤَدُّوْنَ مِنْهَا حَقَّهٗ مِنَ
الزَّكٰوةِ وَالْخَيْرِ فَبَشِّرْهُمْ اَخْبِرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ مُؤْلِمٍ

فیصلہ کرنے اور حکم شرع سنانے میں رشوت لیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انکو خدا کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے یعنی زکوٰۃ اور صدقہ نہیں نکالتے پس ان کو خبر دو عذاب دردناک کی۔

تشریح

(۳۳) رسول کی بعثت کا مقصد | اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر زمانے میں نبی اور رسول بھیجتا رہا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کا امتیازی مقصد ختم نبوت، ختم رسالت اور تکمیل رسالت کے حوالے سے ہے۔ دین یعنی طریقہ زندگی وہ آئین اور نظام فکر و عمل جس پر انسانی زندگی کی بنیاد ہے وہ ہر نظام پر غالب آ جائے۔ سورۂ توبہ کی مذکورہ آیت کی روشنی میں نبی ؐ کی بعثت اور تشریف آوری کا مقصد یہ قرار پاتا ہے کہ اللہ کا دین دنیا میں ایک عملی اور زندہ نظام کی حیثیت سے قائم اور برپا ہو جائے۔

اسی کے لئے محنت ہو، اسی کے لئے جدوجہد ہو۔ جینا اسی کے لئے اور مرنا اسی کے لئے۔ جان و مال سب کچھ اسی راستے میں کھپا دیا جائے۔ سورۂ توبہ کی اس آیت کا مضمون سورۃ الصف آیت ۹، سورہ الفتح آیت ۲۸ میں بھی بیان ہوا ہے۔

(۳۴) اسلام نے مذہبی ٹھیکیداری کے تصور کو ختم کر دیا ہے | یہودی، عیسائی، ہندو مذہب اور دوسرے مذہبوں میں مذہبی ٹھیکیداری کا تصور چلا آتا ہے۔ اللہ کی عبادت کرنی ہے اس کی راہ میں کچھ دینا ہے یا دوسرے مذہبی امور ہیں ان کے لئے علماء، مشائخ، پنڈت، پروہت، پادری۔ غرض بندے اور خدا کے درمیان گویا یہ لوگ ایک کڑی ہیں کہ ان کے بغیر نہ خدا تک بات پہنچ سکتی ہے نہ آواز اور نہ مال۔ یہ کہہ لیجئے کہ یہ طبقے خدا کے مصاحب اور وزیر ہیں کہ ان کے بغیر دربار خداوندی میں رسائی نہیں ہو سکتی۔ اس گمراہ کن تصور کی وجہ سے عیسائیوں میں ایسا طبقہ بھی رہا ہے جو معقول معاوضہ لیکر جنت کا سرٹیفکٹ دیتا تھا اور جب جنت کا سرٹیفکٹ خرید لیا تو اب عمل کرنے کی کیا ضرورت رہی۔

اسلام نے بندے کا تعلق براہِ راست اس کے رب سے قائم کیا ہے جو مانگنا ہے خود مانگو وہ ہر ایک کی سنتا ہے وہ ہر بندے کی رگِ جان سے بھی قریب ہے اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کسی خدا رسیدہ کی ضرورت نہیں ہے۔ نماز کی امامت، شادی بیاہ، موت کے معاملات غرض وہ تمام امور جن کا تعلق عبادت اور مذہب وغیرہ سے ہے اس پر کسی طبقہ کی جاگیرداری نہیں ہے اسی طرح علم دین پر کسی کا پہرہ نہیں ہے ہر شخص کے لئے دروازے کھلے ہیں۔

اسلام کے اس نکھرے ہوئے تصور نے اس مذہبی جاگیرداری کو ختم کر دیا جو دوسرے مذہبوں میں پائی جاتی تھی اور اس کے ذریعے اہل کتاب کے اکثر علماء درویشوں اور مشائخ کو لوگوں کے مال غلط طریقے سے کھانے کا موقع ملتا تھا وہ رشوتیں کھاتے تھے، نذرانے لوٹتے تھے۔ ایسی ایسی مذہبی رسمیں ایجاد کر لی تھیں کہ ان کا مرنا جینا شادی اور خوشی کچھ بھی ان کو دکھلائے بغیر نہ ہو سکے۔

اس مذہبی اجارہ داری نے ہر اصلاح کی راہ میں روڑے اٹکائے ہیں۔ یہ ایک طرح کی مذہبی ریاستیں تھیں جو اپنی مکاریوں کے ذریعے عوام کو پھنسائے رکھتی تھیں۔ ان کے علاوہ ایک طبقہ مالداروں اور رئیسوں کا ہے جو اپنی دولت کے بل بوتے پر عوام کو غلام بناتا ہے۔ ان کے لئے اسلام حکم دیتا ہے کہ جو مال و دولت کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط

يَوْمَ	يُحْمٰى	عَلَيْهَا	فِىْ	نَارِ جَهَنَّمَ	فَتُكْوٰى + بِهَا	جِبَاهُهُمْ	وَجُنُوْبُهُمْ	وَظُهُوْرُهُمْ
جس دن	دہکائینگے	اس پر	میں	جہنم کی آگ	پھر داغا جائیگا اس سے	انکی پیشانی	اور انکے پہلو (جمع)	اور انکی پیٹھ (جمع)

جس دن ہم اسے دہکائینگے جہنم کی آگ میں، پھر اس سے ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور انکی پیٹھوں کو داغا جائیگا

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

هٰذَا	مَا	كَنَزْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	فَذُوْقُوْا	مَا	كُنْتُمْ + تَكْنِزُوْنَ	
یہ ہے	جو	تم نے جمع کرکے رکھا	اپنے لئے	پس مزہ چکھو	جو	تم جمع کرکے رکھتے تھے۔	

کہ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جمع کرکے رکھا تھا۔ پس مزہ چکھو جو تم جمع کرکے رکھتے تھے۔

(۳۵) يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ
فَتُكْوٰى تُحْرَقُ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط تُوْسِعُ
جُلُوْدُهُمْ حَتّٰى تُوْضَعُ عَلَيْهِ
كُلُّهَا وَيُقَالُ لَهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ
لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ
تَكْنِزُوْنَ ۔○ اَىْ جَزَاءُهٗ

(۳۵) اس دن کہ جب ان کے مال سونا چاندی دوزخ میں آگ میں گرم کئے جاویں گے اور ان کی پیشانیوں اور کروٹوں اور پشتوں کو ان سے جلایا جاوے گا بایں طور کہ انکی کھالیں پھیلادی جائیں گی کہ کُل خزانہ ان کا اس پر رکھا جائے اور ان کو کہا جائے گا یہ ہے وہ مال جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو چکھو وہ عذاب جو تم پر بعوض مال جمع کرنے کے کیا جاتا ہے۔

تشریح

(۳۵) اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے دولت مندوں کا انجام | اسلام میں حلال اور جائز طریقہ سے دولت کمانا بُرا نہیں ہے اسلئے کاروبار تجارت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے (اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ) لیکن دولت کمانا اور دولت کی پوجا کرنا اسمیں فرق ہے۔ مال و دولت کی ایسی محبت دل میں بسا لینا کہ مال کی محبت دوسری ساری محبتوں پر غالب آجائے اس سے اسلام نے روکا ہے اور اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ مال کماؤ مگر مال کا حق ادا کرو۔ مال کا حق یہ ہے کہ قابلِ زکوٰۃ مال پر زکوٰۃ دینا فرض ہے اسکے علاوہ صدقۂ فطر، قربانی، حج ان میں مال خرچ ہوتا ہے ان فرائض و واجبات کے علاوہ صدقاتِ نافلہ کی ترغیب دی گئی ہے اور اس طرح دل سے مال کی محبت کو پاک کرنے کا راستہ بتایا گیا ہے اسلئے کہ مال کی محبت جب حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اسکے سامنے ساری انسانی قدریں، اخلاق، مروت، ہمدردی، فیاضی یہ سب دب کر رہ جاتی ہیں ناجائز طریقوں سے مال کمانے والوں یا مال کا حق ادا نہ کرنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، ایک دن اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور اسی سونے چاندی سے تمہاری پیشانی، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائیگا۔ پیشانی کو اسلئے داغا جائیگا کہ جب کنجوس مالدار سے اللہ کے راستہ میں دینے کے لئے کہا جاتا ہے تو ناگواری سے اس کی پیشانی پر بل پڑجاتے ہیں۔ پہلو اس لئے داغے جائیں گے کہ جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے میں کچھ دو تو منھ موڑ کر پہلو بدل لیتا ہے۔ پیٹھ کو داغا جائے گا کہ ضرورت مند کو دینے کی بجائے پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے۔ کہا جائے گا کہ لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔ یہی ہے وہ خزانہ جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ

إِنَّ	عِدَّةَ	الشُّهُورِ	عِندَ + اللَّهِ	اثْنَا عَشَرَ	شَهْرًا	فِي	كِتَابِ + اللَّهِ	يَوْمَ
بیشک	تعداد	مہینے	اللہ کے نزدیک	بارہ۱۲	مہینے	میں	اللہ کا حکم	جس دن

بیشک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک اللہ کے حکم میں بارہ۱۲ مہینے ہے۔ جس دن

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

خَلَقَ	السَّمَاوَاتِ	وَالْأَرْضَ	مِنْهَا	أَرْبَعَةٌ	حُرُمٌ	ذَٰلِكَ	الدِّينُ + الْقَيِّمُ
اُسنے پیدا کیا	آسمانوں	اور زمین	ان سے (انمیں)	چار	حرمت والے	یہ	سیدھا (درست) دین

اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ان میں چار حرمت والے (ادب کے) مہینے ہیں یہی ہے درست دین

فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ

فَلَا تَظْلِمُوا	فِيهِنَّ	أَنفُسَكُمْ	وَقَاتِلُوا	الْمُشْرِكِينَ	كَافَّةً	كَمَا	يُقَاتِلُونَكُمْ
پھر نہ ظلم کرو	ان میں	اپنے اوپر	اور لڑو	مشرکوں	سب کے سب	جیسے	وہ تم سے لڑتے ہیں

پس تم ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے

كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۶﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ

كَافَّةً	وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	مَعَ	الْمُتَّقِينَ	إِنَّمَا	النَّسِيءُ
سب کے سب	اور جان لو	کہ	اللہ	ساتھ	پرہیزگار (جمع)	یہ جو	مہینے کا ہٹا دینا

ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ یہ جو مہینے کا ہٹا کر (آگے پیچھے کرنا)

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ

زِيَادَةٌ	فِي	الْكُفْرِ	يُضَلُّ	بِهِ	الَّذِينَ + كَفَرُوا	يُحِلُّونَهُ
اضافہ	میں	کفر	گمراہ ہوتے ہیں	اسمیں	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کافر)	وہ اسکو حلال کرتے ہیں

کفر میں اضافہ ہے اس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں وہ اُسے (اس مہینے کو) ایک سال

عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ

عَامًا	وَ	يُحَرِّمُونَهُ	عَامًا	لِّيُوَاطِئُوا	عِدَّةَ	مَا	حَرَّمَ	اللَّهُ
ایک سال	اور	اس سے حرام کرلیتے ہیں	ایک سال	تاکہ وہ پوری کرلیں	گنتی	جو	حرام کیا	اللہ

حلال کرلیتے ہیں اور دوسرے سال اسے حرام کرلیتے ہیں تاکہ وہ گنتی پوری کرلیں اسکی جو اللہ نے حرام کیے سو وہ حلال کرتے ہیں

فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَ

فَيُحِلُّوا	مَا	حَرَّمَ	اللَّهُ	زُيِّنَ	لَهُمْ	سُوءُ	أَعْمَالِهِمْ	وَ
تو وہ حلال کرتے ہیں	جو	حرام کیا	اللہ	مزین کردیئے گئے	انکیلئے	بُرے	ان کے اعمال	اور

جو اللہ نے حرام کیا ان کے بُرے عمل انہیں مزین کردیئے گئے ہیں اور

اللّٰہُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ (۳۷)

ع ۵ ۸ ۱۱

اللّٰہُ	لَا	یَهۡدِی	الۡقَوۡمَ	الۡکٰفِرِیۡنَ
اللہ	نہیں	ہدایت دیتا	قوم	کافر (جمع)

اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا

(۳۶) اِنَّ عِدَّۃَ الشُّهُوۡرِ الۡمُعۡتَدِّ بِهَا لِلسَّنَۃِ
عِنۡدَ اللّٰہِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ
اللَّوۡحِ الۡمَحۡفُوۡظِ یَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَیِ الشُّهُوۡرِ اَرۡبَعَۃٌ حُرُمٌ
مُحَرَّمَۃٌ ذُو الۡقَعۡدَۃِ وَذُو الۡحِجَّۃِ وَالۡمُحَرَّمُ
وَرَجَبٌ ذٰلِکَ اَیۡ تَحۡرِیۡمُهَا الدِّیۡنُ
الۡقَیِّمُ ۙ الۡمُسۡتَقِیۡمُ فَلَا تَظۡلِمُوۡا
فِیۡهِنَّ اَیِ الۡاَشۡهُرِ الۡحُرُمِ اَنۡفُسَکُمۡ
بِالۡمَعَاصِیۡ فَاِنَّهَا فِیۡهَا اَعۡظَمُ
وِزۡرًا وَقِیۡلَ فِی الۡاَشۡهُرِ کُلِّهَا وَقَاتِلُوا
الۡمُشۡرِکِیۡنَ کَآفَّۃً اَیۡ جَمِیۡعًا فِیۡ
کُلِّ الشُّهُوۡرِ کَمَا یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ
کَآفَّۃً ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ
الۡمُتَّقِیۡنَ ○ بِالۡعَوۡنِ وَالنَّصۡرِ

(۳۶) بیشک سال بھر کے مہینوں کی گنتی جو اللہ کے نزدیک معتبر اور اس کے مقرر کئے ہوئے ہیں بارہ مہینے ہیں اللہ نے اس کو لوح محفوظ میں لکھدیا جبکہ آسمانوں اور زمینوں کو بنایا۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت اور بزرگی کے مہینے ہیں ذیقعد اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب۔ یہ حرمت ان چار ماہ کی دینِ حق اور راہِ راست ہے۔ سو ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو گناہوں کے مرتکب ہو کر کہ گناہ اول تو ہمیشہ بُرے ہیں بالخصوص ان چار ماہ میں زیادہ برے اور قابل مواخذہ ہیں یا مطلب یہ ہے کہ بارہ مہینوں میں سے کسی مہینے میں گناہ نہ کرو یعنی ہمیشہ اللہ کے حکم کی پیروی کرو۔ گناہوں سے بچو۔ اور تمام مہینوں میں سب کافروں کو قتل کرو اور ان سے لڑو جیسا کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کی مدد اور اعانت میں ہے۔

(۳۷) اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ اَیِ التَّاخِیۡرُ لِحُرۡمَۃِ
شَهۡرٍ اِلٰی اٰخَرَ کَمَا کَانَتِ الۡجَاهِلِیَّۃُ
تَفۡعَلُهٗ مِنۡ تَاخِیۡرِ حُرۡمَۃِ الۡمُحَرَّمِ
اِذَا اَهَلَّ وَهُمۡ فِی الۡقِتَالِ اِلٰی صَفَرٍ
زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ لِکُفۡرِهِمۡ بِحُکۡمِ اللّٰہِ
فِیۡهِ یُضَلُّ بِضَمِّ الۡیَاءِ وَفَتۡحِهَا بِهِ
الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُحِلُّوۡنَهٗ اَیِ النَّسِیۡٓءَ
عَامًا وَّیُحَرِّمُوۡنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوۡا
یُوَافِقُوۡا بِتَحۡلِیۡلِ شَهۡرٍ وَتَحۡرِیۡمِ اٰخَرَ
بَدَلَهٗ عِدَّۃَ عَدَدَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ
زُیِّنَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ اَعۡمَالِهِمۡ

(۳۷) بات یہ ہے کہ ایک مہینہ کی بزرگی اور حرمت کو مؤخر کرنا اور دوسرے مہینے کی طرف اس کو لیجانا کفر میں بڑھنا اور ایمان سے دور ہونا ہے کہ اسمیں اللہ کے حکم کا انکار ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں اسلام سے پہلے کافر ایسا کیا کرتے تھے کہ اگر وہ لڑائی میں ہوتے اور محرم کا چاند نظر آجاتا جس میں لڑنا حرام جانتے تھے تو یہ کہتے کہ اس مہینہ کی حرمت اس برس صفر کی طرف منتقل ہو گئی اور لڑنا موقوف نہ کرتے اللہ گمراہ کرتا ہے بسبب اس مؤخر کرنے حرمت کے مہینے کے ان لوگوں کو جو کافر ہوئے۔ ایک سال، ایک مہینہ کو حرمت والا سمجھتے ہیں۔ دوسرے سال اس کو حلال کر کے دوسرے مہینہ کو اس کے عوض حرام اور بزرگی والا جانتے ہیں۔ یہ اسلئے کرتے ہیں کہ حرمت کے مہینوں کی گنتی چار سے نہ بڑھے جو اللہ نے مقرر کر دی ہے اور نہ چار سے کم ہو اور انکو یہ لحاظ نہیں کہ وہ چار ماہ معین ہوں تغیر و تبدل انمیں نہ ہو سکے سو یہ لوگ حلال کرتے ہیں ان باتوں کو جو اللہ نے حرام فرمائی... ان کے برے اعمال [illegible]

فَظَنُّوْهُ حَسَنًا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

پس یہ لوگ افعال ناشائستہ کو اچھا سمجھ بیٹھے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا۔

تشریح

(۳۶) حرام مہینوں میں تبدیلی | دین نام ہے اللہ کے قانون کی پابندی کا جس چیز کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے کسی کو حق نہیں ہے کہ اس کو حلال کر سکے اور جسے حلال کہا ہے اس کو حرام کر سکے۔ مطاعِ حقیقی، حقیقت میں قابل اطاعت اللہ اور صرف اللہ ہے ــــ رسول کی اطاعت بھی اللہ کی اطاعت کے تابع ہے۔ کسی عالم، چودھری یا رئیس کو حرام وحلال کے فیصلہ کا حق نہیں ہے۔ اہل کتاب اور مشرکین نے یہ حق اپنے ہاتھ میں لیکر ایک طرح سے اللہ کے دین کو پامال کر دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے جب سے زمین وآسمان کو پیدا کیا اس نے قمری حساب سے سال کے بارہ مہینے مقرر کئے مہینہ میں ایک بار چاند ہلال بن کر نکلتا ہے اور اس کے حساب سے چاند کے بارہ مہینے بنتے ہیں جن میں سے چار مہینے ذیقعدہ ذی الحجہ، محرم، رجب اشہرحرم خاص ادب واحترام کے مہینے ہیں ان مہینوں میں حج، عمرہ اور تجارتی کاروبار کے لئے امن وامان کیساتھ آزادی سے سفر کر سکتے تھے خوں ریزی اور جنگ وجدال بند کر دیا جاتا تھا۔

عرب کے لوگ کبھی تو مہینوں کی تعداد کم وزیادہ کر لیتے تھے اور کبھی حرام مہینوں میں تبدیلی کر لیتے تھے اسلئے ارشاد ہوا کہ اللہ کے نوشتہ میں جب سے اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا مہینوں کی گنتی بارہ ہے جن میں سے چار مہینے ادب واحترام والے ہیں۔ ٹھیک ٹھیک ضابطہ اور قانون یہی ہے جن مصلحتوں کیوجہ سے ان مہینوں میں جنگ کو حرام قرار دیا گیا ہے ان میں بدامنی پھیلا کر اپنے اوپر ظلم مت کرو ان مہینوں کے احترام میں زیادہ اہتمام کرو اور ان میں جنگ مت کرو لیکن اگر مشرکین تمہارے اوپر حملہ آور ہوتے ہیں تو تم بھی مل کر ان کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ اپنے متقی اور پرہیزگار بندوں کا ساتھ دیتا ہے۔

(۳۷) نسی کفر میں زیادتی ہے | اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو بندوں سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت ومصلحت کے تحت چاند کے مہینوں کے حساب سے حج کے لئے ذی الحجہ کے مہینے کی تاریخیں مقرر کی ہیں حج کا یہ مہینہ کبھی گرمی میں آتا ہے کبھی سردی میں آتا ہے کبھی برسات میں ہوتا ہے۔ موسم کی تمام گردشوں میں ہر قسم کے حالات اور کیفیات میں بندہ اللہ کی اطاعت کا خوگر ہوتا ہے اب اگر کوئی اپنی عقل کو دخیل کر کے اپنی سہولت کے لئے اس حکم میں تبدیلی کرے تو یہ اللہ کی اطاعت نہیں ہے نفس کی پیروی ہے۔ عرب کے لوگ نسی کے نام سے دو طرح کی صورتیں اختیار کرتے تھے ایک تو یہ کہ کسی حرام مہینے کو حلال قرار کر دیتے تھے اور اس کے بدلے میں کسی حلال مہینے کو حرام کر کے مہینوں کی گنتی پوری کر لیتے تھے دوسری صورت یہ تھی کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لئے اس میں کبیسہ کا ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے تاکہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتا رہے اسلئے ارشاد ہوا کہ نسی تو کفر میں مزید ایک کافرانہ حرکت ہے۔ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ بندہ خدا سے بغاوت کر کے خود مختاری کا اعلان کر دے۔ ان کی یہ بُری حرکتیں شیطان نے بظاہر خوشنما بنا دی ہیں کہ دیکھو ایک ہی موسم میں حج ہوگا تو آسانی رہے گی بظاہر یہ بات بہت اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی حکمتیں کیا ہیں اور کیوں مختلف موسموں میں حج رکھا گیا ہے وہاں تک بندے کی نگاہ نہیں پہونچتی۔ بندہ اگر اپنے رب کی اطاعت نہ کرنا چاہے اور حق کا انکار کرے تو پروردگار بھی اسکو زبردستی ہدایت نہیں دیتا۔

سنہ ۹ھ میں نسی کے طریقے کو ختم کرنے کا اعلان کیا گیا اور سنہ ۱۰ھ میں قمری حساب سے ٹھیک تاریخوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا جس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں اور آپ نے اس موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ "زمانہ گردش کرتے ہوئے ٹھیک اپنی تاریخ پر آ گیا ہے" اس کے بعد سے آج تک حج اصل تاریخوں میں ادا کیا جاتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

یٰٓاَیُّھَا	الَّذِیْنَ + اٰمَنُوْا	مَا لَکُمْ	اِذَا	قِیْلَ	لَکُمُ	انْفِرُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰہِ
اے	جو لوگ ایمان لائے (مومن)	تمہیں کیا ہوا	جب	کہا جاتا ہے	تمہیں	کوچ کرو	میں	اللہ کی راہ

اے مومنو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا

اثَّاقَلْتُمْ	اِلَى	الْاَرْضِ	اَرَضِيْتُمْ	بِالْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	مِنَ	الْاٰخِرَةِ	فَمَا
تم گرے جاتے ہو	طرف (پر)	زمین	کیا تم نے پسند کرلیا	زندگی کو	دنیا	سے (مقابلہ)	آخرت	سو نہیں

تو تم گرے جاتے ہو زمین پر۔ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا؟ سو (کچھ بھی)

مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ

مَتَاعُ	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	فِي	الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	قَلِيْلٌ	اِلَّا + تَنْفِرُوْا	يُعَذِّبْكُمْ
سامان	زندگی	دنیا	میں	آخرت	مگر	تھوڑا	اگر نہ نکلو گے	تمہیں عذاب دیگا

نہیں ہے زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں مگر تھوڑا۔ اگر تم (راہِ خدا) میں نہ نکلو گے تو (اللہ) تمہیں عذاب

عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ

عَذَابًا	اَلِيْمًا	وَّيَسْتَبْدِلْ	قَوْمًا	غَيْرَكُمْ	وَلَا تَضُرُّوْهُ	شَيْـًٔا
عذاب	دردناک	اور بدلہ میں لے آئیگا	اور قوم	تمہارے سوا	اور نہ بگاڑ سکو گے اسکا	کچھ بھی

دے گا دردناک اور تمہارے سوا کوئی اور قوم بدلہ میں لے آئیگا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

وَاللّٰهُ	عَلٰي	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
اور اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

﴿۳۸﴾ وَنَزَلَ لَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلٰى غَزْوَةِ
تَبُوْكٍ وَكَانُوْا فِيْ عُسْرَةٍ وَشِدَّةِ حَرٍّ فَشَقَّ
عَلَيْهِمْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ

﴿۳۸﴾ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ الخ وجہ نازل ہونے ان آیتوں کے یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو غزوۂ تبوک کیطرف بلایا اور حکم لڑائی کا فرمایا چونکہ گرمی کی شدت اور لوگوں پر تنگی کا اثر تھا اسلئے انکو ایسے وقت جہاد کرنا دشوار معلوم ہوا اس پر یہ حکم آیا اے ایمان والو تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم کو اللہ

إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ بِإِدْغَامِ التَّاءِ فِي الْأَصْلِ فِي الْمُثَلَّثَةِ وَاجْتِلَابِ هَمْزَةِ الْوَصْلِ أَيْ تَبَاطَأْتُمْ وَمِلْتُمْ عَنِ الْجِهَادِ إِلَى الْأَرْضِ وَالْقُعُودِ فِيهَا وَالِاسْتِفْهَامُ لِلتَّوْبِيخِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا مِنَ الْآخِرَةِ أَيْ بَدَلَ نَعِيمِهَا فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي جَنْبِ مَتَاعِ الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ○ حَقِيرٌ

کی راہ میں جہاد کرنے اور نکلنے کا حکم کیا جاتا ہے تو تم تاخیر اور ڈھیل کرتے ہو اور جہاد سے اعراض کر کے زمین میں بیٹھے ہو کیا تم دنیا کی زندگی اور لذتوں کو پسند کرتے ہو بعوض آخرت کے ثواب اور نعمتوں کے سو دنیا کی زندگی کا نفع بمقابلہ ثواب آخرت کے بہت تھوڑا اور ناپائدار ہے۔

(۳۹) إِلَّا بِإِدْغَامِ نُونِ إِنِ الشَّرْطِيَّةِ فِي لَا فِي الْمَوْضِعَيْنِ تَنْفِرُوا تَخْرُجُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجِهَادِ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا مُؤْلِمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ أَيْ يَأْتِ بِهِمْ بَدَلَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ أَيِ اللَّهَ أَوِ النَّبِيَّ شَيْئًا بِتَرْكِ نَصْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرُ دِينِهِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَمِنْهُ نَصْرُ دِينِهِ وَنَبِيِّهِ

(۳۹) اگر تم جہاد کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلو گے تو اللہ تم کو عذاب دردناک میں مبتلا کرے گا اور ایک دوسری قوم کو تمہاری جگہ ظاہر فرماوے گا اور تم اللہ کو یا پیغمبر کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر اس کے دین کی مدد نہ کرو گے کیونکہ بیشک اللہ اس کے دین کی مدد فرمانے والا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ پیغمبر کے دین کی مدد کرنا اور پیغمبر کی اعانت کرنا اس کی قدرت میں داخل ہے۔

تشریح

(۳۸) **غزوۂ تبوک کے لئے جہاد کا حکم** | اس آیت سے کلام کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہے جو غزوۂ تبوک کے زمانے میں نازل ہوا اور اس میں اہل ایمان کو اہل کتاب سے مقابلہ کرنے کے لئے جہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کو پورے طور پر سمجھنے کے لئے مختصر طور پر غزوۂ تبوک کا پس منظر اور اس کے حالات بھی پیش نظر رہنے چاہئیں۔ جس کو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

○

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دنیا میں دو بڑی طاقتیں (سپر پاور) تھیں ایک فارس یا ایران، دوسرے روم کی سلطنت روم کے ساتھ کش مکش کا آغاز فتح مکہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا وہ اس طرح کہ صلح حدیبیہ کے بعد آپؐ نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے مختلف وفود عرب کے مختلف حصوں میں بھیجے تھے ان میں سے ایک وفد شام کی سرحد سے ملے ہوئے قبائلی علاقوں میں بھی گیا تھا یہ قبیلے زیادہ تر عیسائی تھے اور رومی سلطنت کے زیر اثر تھے۔ ان لوگوں نے وفد کے پندرہ آدمیوں کو قتل کر دیا اور صرف وفد کے سردار کعب بن عمر غفاریؓ بچ کر واپس آسکے۔

اسی زمانے میں آپؐ نے بصریٰ کے سردار شرحبیل بن عمرو کے نام بھی اسلام کا پیغام بھیجا، اس نے آپ کے ایلچی حارث بن عمیرؓ کو قتل کر دیا یہ بھی عیسائی تھا اور قیصر روم کے ماتحت تھا۔ ان واقعات کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الاول ۸ھ میں تین ہزار مجاہدین کا لشکر شام کی

سرحد کیطرف بھیجا تاکہ یہ علاقہ آئندہ کیلئے پُرامن ہوجائے یہ لشکر جب ایک مقام "معان" پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ بُصریٰ کا سردار شُرحبیل بن عَمرو ایک لاکھ فوج کے ساتھ لڑنے کیلئے آرہا ہے اور خود قیصر روم بھی حمص کے مقام پر موجود ہے اور قیصر کا بھائی تھیوڈور بھی ایک لاکھ فوج لیکر روانہ ہوچکا ہے۔ ان اطلاعات کے باوجود تین ہزار کا یہ مختصر سا اسلامی دستہ موتہ کے مقام پر ایک لاکھ فوج کے مقابلہ میں فتحیاب ہوکر نکلا۔

◎ دوسرے سال ہی قیصر نے غزوۂ موتہ کی سزا دینے کے لئے شام کی سرحد پر فوجی تیاریاں شروع کردیں اور اسکے ماتحت غسانی سردار فوجیں اکٹھی کرنے لگے۔ آپؐ نے ان تیاریوں کے معنیٰ فوراً سمجھ لئے اور قیصر کی عظیم الشان طاقت سے ٹکرانے کا فیصلہ کرلیا آپ جانتے تھے کہ اگر ذرا بھی کمزوری دکھائی گئی تو عرب کی دم توڑتی ہوئی جاہلی طاقت دوبارہ جی اُٹھے گی اور اُدھر قیصر جس کا دبدبہ ایران کو شکست دینے کے بعد دور و نزدیک کے علاقوں پر چھا گیا تھا وہ حملہ آور ہوجاتا اس نازک لمحے میں جبکہ اسلام کی جیتی ہوئی بازی خطرناک موڑ پر تھی آپؐ نے کسی خطرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ حالات یہ تھے کہ ملک میں قحط سالی تھی گرمی کا موسم پورے شباب پر تھا فصلیں پکنے کو کے قریب تھیں۔ سامانِ جنگ کا انتظام سخت مشکل تھا۔ سرمائے کی بہت کمی تھی اور دنیا کی دو بڑی طاقتوں میں سے ایک بڑی طاقت (Super Power) مقابلے پر تھی۔ ان تمام مشکلات کے باوجود اللہ کے نبیؐ نے یہ دیکھ کر دینِ حق کے لئے یہ موت و زندگی کا مسئلہ ہے، جنگ کی تیاری کا اعلان کردیا۔ آپؐ نے صاف صاف بتادیا کہ مقابلہ روم کی سلطنت سے ہے اور شام کی طرف جانا ہے۔

رجب ۹ھ میں نبیؐ تیس ہزار مجاہدین کے لشکر کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے جن میں دس ہزار سوار تھے اونٹوں کی اتنی کمی تھی کہ ایک ایک اونٹ پر باری باری کئی کئی آدمی سوار ہوتے تھے۔ اس پر سخت گرمی اور پانی کی کمی ——— مگر جس پختہ عزم کا ثبوت اس نازک موقعہ پر اہل ایمان نے دیا اس کا پھل اللہ تعالیٰ نے نقد ہی عطا فرمادیا۔ تبوک پہونچ کر معلوم ہوا کہ قیصر اور اس کے ساتھیوں نے مقابلہ کرنے کے بجائے اپنی فوجیں سرحد سے ہٹالی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ قیصر نے فوجیں جمع کرنی شروع کردی تھیں لیکن جب آنحضرتؐ اسکی تیاریاں مکمل ہونے سے پہلے ہی مقابلے پر پہنچ گئے۔ کیونکہ قیصر غزوۂ موتہ میں دیکھ چکا تھا کہ تین ہزار کی فوج نے کس بے جگری سے ایک لاکھ کا مقابلہ کیا اسکے بعد اسمیں اتنی ہمت نہیں تھی کہ تیس ہزار کی فوج جس کی قیادت خود نبیؐ فرمارہے ہوں وہاں وہ لاکھ دو لاکھ آدمی لیکر میدان میں آسکے۔ اس موقع پر جو اخلاقی فتح حاصل ہوئی اسکو نبیؐ نے اس مرحلے پر کافی سمجھا اور آپؐ تبوک سے آگے بڑھ کر شام کی سرحد میں داخل نہیں ہوئے۔ یہ ہے غزوۂ تبوک کا واقعہ اور اس کا پس منظر۔

مذکورہ آیت میں جو غزوۂ تبوک کے قریب نازل ہوئی ہے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کیلئے اُبھارتے ہوئے ارشاد ہوا ہے" اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا گیا کہ اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے۔ اللہ کے راستے میں جہاد آخرت کی بہترین زندگی کا پیش خیمہ ہے کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا ہے؟ حالانکہ دنیا کی زندگی کا بڑے سے بڑا سامان بھی آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے جب تم آخرت کی بے پایاں زندگی کو دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ دنیا کے اسباب عیش جنت کے مقابلہ میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے اور پھر تمہیں اپنی ناعاقبت اندیشی پر افسوس ہوگا کہ تم نے دنیا کے عارضی نفع کیلئے کیوں اپنے آپکو آخرت کے بڑے نفع سے محروم کرلیا دنیا میں تم کتنا ہی سامان مہیا کرلو بہرحال موت کے ساتھ ہی تمہیں اُسے یہیں چھوڑ کر چلے جانا ہے۔ دنیا کا مال وہی کام آسکتا ہے جس کو تم خدا کی رضا کا ذریعہ بنالو۔

(۳۹) خدا کا کام تم پر موقوف نہیں ہے | یہ مت سمجھو کہ اللہ کا کام تمہارے بغیر نہیں چلے گا تم اسکے محتاج ہو وہ تمہارا محتاج نہیں ہے۔ اگر تم اللہ کے کام کیلئے نہیں اٹھو گے تو وہ تمہارے بجائے کسی اور گروہ کو یہ کام سپرد کردیگا۔ تمہیں دردناک سزا ملے گی اور تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کرو کہ وہ تمہیں اپنے دین کی خدمت کا موقع دے رہا ہے۔

ے
منت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمی کنم
منتِ اوشناس کہ بخدمت بداشت ست

(احسان مت رکھو کہ میں بادشاہ کی خدمت کرتا ہوں۔ اس کا احسان جانو کہ اس نے تمہیں خدمت کے لئے رکھ لیا ہے۔)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ

اِلَّا + تَنْصُرُوْهُ	فَقَدْ نَصَرَهُ	اللّٰهُ	اِذْ	اَخْرَجَهُ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	ثَانِيَ
اگر تم مدد نہ کرو گے اسکی	تو البتہ اسکی مدد کی ہے	اللہ	جب	اس کو نکالا	وہ لوگ جو کافر ہوئے (کافر)	دوسرا

اگر تم اس (نبی پاکؐ) کی مدد نہ کرو گے تو البتہ اللہ نے مدد کی ہے جب کافروں نے انہیں نکالا تھا۔ وہ دوسرے

اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ

اثْنَيْنِ	اِذْ هُمَا	فِي	الْغَارِ	اِذْ	يَقُوْلُ	لِصَاحِبِهٖ	لَا تَحْزَنْ	اِنَّ	اللّٰهَ
دو میں	جب وہ دونوں	میں	غار	جب	وہ کہتے تھے	اپنے ساتھی سے	گھبراؤ نہیں	یقیناً	اللہ

تھے دونوں میں جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے۔ جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیقؓ) سے کہتے تھے گھبراؤ نہیں یقیناً اللہ

مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا

مَعَنَا	فَاَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلَيْهِ	وَاَيَّدَهٗ	بِجُنُوْدٍ	لَّمْ تَرَوْهَا
ہمارے ساتھ	تو نازل کی	اللہ	اپنی تسکین	اس پر	اور اسکی مدد کی	ایسے لشکروں سے	جو تم نے نہیں دیکھے

ہمارے ساتھ ہے۔ تو اُس نے ان پر اپنی تسکین نازل کی اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہیں دیکھے

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ

وَجَعَلَ	كَلِمَةَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	السُّفْلٰى	وَ	كَلِمَةُ + اللّٰهِ
اور کر دی	بات	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا (کافر)	پست (نیچی)	اور	اللہ کا بول

اور کافروں کی بات پست کر دی، اور اللہ کا بول بالا

هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

هِيَ	الْعُلْيَا	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ	
وہ	بالا	اور اللہ	غالب	حکمت والا	

ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿۴۰﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ اَيِ النَّبِيَّ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ حِيْنَ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَكَّةَ اَيْ اَلْجَاَهُ اِلَى الْخُرُوْجِ لَمَّا اَرَادُوْا قَتْلَهٗ اَوْ حَبْسَهٗ اَوْ نَفْيَهٗ بِدَارِ النَّدْوَةِ

﴿۴۰﴾ اگر تم پیغمبر کی اعانت نہ کرو گے تو بیشک اللہ نے اس کی مدد کی جبکہ اس کو کافروں نے مکہ سے نکلنے پر مجبور کیا کیونکہ کافروں نے دار ندوہ میں جمع ہو کر مشورہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالیں یا قید کریں یا نکال دیں۔
کافروں نے ان کو نکالنا اس حال میں کہ وہ دو میں کے

ثَانِیَ اثْنَیْنِ حَالٌ اَیْ اَحَدُ اِثْنَیْنِ وَالْاٰخَرُ اَبُوْبَکْرٍؓ اَلْمَعْنٰی نَصَرَہٗ فِیْ مِثْلِ تِلْکَ الْحَالَۃِ فَلَا یَخْذُلُہٗ فِیْ غَیْرِھَا اِذْ بَدَلٌ مِنْ اِذْ قَبْلَہٗ هُمَا فِی الْغَارِ نَقْبٌ فِیْ جَبَلِ ثَوْرٍ اِذْ بَدَلٌ ثَانٍ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ اَبِیْ بَکْرٍ وَقَدْ قَالَ لَہٗ لَمَّا رَاٰی اَقْدَامَ الْمُشْرِکِیْنَ لَوْ نَظَرَ اَحَدُھُمْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ لَاَبْصَرَنَا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا بِنَصْرِہٖ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ طُمَانِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ قِیْلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقِیْلَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍؓ وَاَیَّدَہٗ اَیِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا مَلٰٓئِکَۃً فِی الْغَارِ وَمَوَاطِنِ قِتَالِہٖ وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا اَیْ دَعْوَۃَ الشِّرْکِ السُّفْلٰی الْمَغْلُوْبَۃَ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ اَیْ کَلِمَۃُ الشَّھَادَۃِ ھِیَ الْعُلْیَا الظَّاھِرَۃُ الْغَالِبَۃُ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ فِیْ مُلْکِہٖ حَکِیْمٌ ○ فِیْ صُنْعِہٖ

ایک تھے یعنی دوسرے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے حاصل یہ کہ جب اللہ نے اپنے پیغمبر کی ایسے حال میں مدد کی کہ کافروں نے ان کو نکال دیا تو دیگر اوقات میں ضرور ان کی اعانت فرمادیگا انکو تنہا نہ چھوڑے گا اللہ نے ان کی مدد کی جبکہ وہ دونوں جبل ثور کے ایک غار میں تھے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی ابوبکر رض کو کہتے تھے جبکہ ابوبکر نے ان کو کہا مشرکین کے پیروں کے نشان دیکھ کر کہ اگر مشرکین میں سے کوئی اپنے پیروں کے نیچے نظر ڈالتا تو ہم کو دیکھ لیتا کہ تو غمگین نہ ہو بیشک اللہ کی مدد ہمارے ہمراہ ہے پس اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابوبکر پر رحمت اور سکینت اتاری اور ان کے دل کو مطمئن فرمایا اور اپنے پیغمبر کی مدد کی غار میں اور لڑائیوں کے موقعہ پر فرشتوں کے لشکر سے جس کو تم نہ دیکھتے تھے

اور کافروں کی بات کو نیچا اور ان کے شرک کو مغلوب کیا اور اللہ کی بات یعنی کلمۂ شہادت وہی ہے بلند اور ظاہر اور اللہ غالب ہے اپنے ملک میں حکمت والا ہے اپنے افعال میں

تشریح

(۴۰) اللہ کے نبی کی مدد نہیں کرنا چاہتے تو مت کرو اللہ ان کا مددگار ہے | اس کا بھی احسان مت رکھو کہ ہم اللہ کے نبی کی مدد کر رہے ہیں۔ اگر تم ان کی مدد نہیں کرنا چاہتے تو مت کرو، اللہ ان کا مددگار ہے۔ وہ اُس وقت ان کی مدد کر چکا ہے جب وہ اس حال میں مکے سے نکلے تھے کہ چاروں طرف قاتل ان کی تلاش میں تھے وہ اپنے ایک رفیق حضرت ابوبکر رض کو ساتھ لیکر مکے سے نکلے اور مدینے کا شمال والا راستہ چھوڑ کر جنوب کا اجنبی راستہ اختیار کیا۔ تین دن تک غارِ ثور میں چھپے رہے۔ کچھ لوگ ان کو ڈھونڈتے ہوئے عین غار کے دہانے پر پہونچ گئے اس وقت حضرت ابوبکر گھبرائے کہ اگر ان لوگوں نے ہمیں دیکھ لیا تو کیا ہوگا۔ اس وقت نبی ص نے ان کو تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ نے ان پر سکونِ قلب نازل کیا اور ایسے لشکروں سے مدد کی جو نظر نہ آتے تھے۔ حق کا ساتھ نہ دینے والوں کا بول نیچا ہوگیا ان کی ساری ڈینگیں دھری کی دھری رہ گئیں۔ اور اللہ کا بول اونچا تو ہے ہی۔ اللہ تعالیٰ زبردست بہت حکمت والے ہیں۔ اس لئے یہ مت سمجھو کہ تم نبی ص کی مدد نہیں کروگے تو ان کی مدد نہیں ہوگی۔

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ

اِنۡفِرُوۡا	خِفَافًا	وَّثِقَالًا	وَّجَاهِدُوۡا	بِاَمۡوَالِكُمۡ	وَاَنۡفُسِكُمۡ	فِىۡ	سَبِيۡلِ اللّٰهِ
تم نکلو	ہلکا۔ ہلکے	اور بھاری	اور جہاد کرو	اپنے مالوں سے	اور اپنی جانوں	میں	اللہ کی راہ

تم ہلکے نکلو اور بھاری اور اپنے مالوں سے جہاد کرو اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾ لَوۡ كَانَ عَرَضًا قَرِيۡبًا

ذٰلِكُمۡ	خَيۡرٌ	لَّـكُمۡ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	تَعۡلَمُوۡنَ	لَوۡ	كَانَ	عَرَضًا	قَرِيۡبًا
یہ تمہارے لئے	بہتر	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	جانتے ہو	اگر	ہوتا	مال (غنیمت)	قریب

یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اگر مال غنیمت قریب اور سفر

وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡكَ وَلٰـكِنۡۢ بَعُدَتۡ عَلَيۡهِمُ الشُّقَّةُ ؕ

وَّ	سَفَرًا	قَاصِدًا	لَّاتَّبَعُوۡكَ	وَلٰـكِنۡۢ	بَعُدَتۡ	عَلَيۡهِمُ	الشُّقَّةُ
اور	سفر	آسان	تو آپ کے پیچھے ہو لیتے	اور لیکن	دور نظر آیا	اُن پر	راستہ

آسان ہوتا تو وہ آپ کے پیچھے ہو لیتے، لیکن دُور نظر آیا راستہ

وَسَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَكُمۡ ۚ يُهۡلِكُوۡنَ

وَسَيَحۡلِفُوۡنَ	بِاللّٰهِ	لَوِ اسۡتَطَعۡنَا	لَخَرَجۡنَا	مَعَكُمۡ	يُهۡلِكُوۡنَ
اور اب قسمیں کھائیں گے	اللہ کی	اگر ہم سے ہو سکتا	ہم ضرور نکلتے	تمہارے ساتھ	وہ ہلاک کر رہے ہیں

اور اب اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے وہ اپنے آپ کو

اَنۡفُسَهُمۡ ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ ع ۶ ۵ ۱۲

اَنۡفُسَهُمۡ	وَاللّٰهُ	يَعۡلَمُ	اِنَّهُمۡ	لَـكٰذِبُوۡنَ
اپنے آپ	اور اللہ	جانتا ہے	کہ وہ	یقیناً جھوٹے ہیں۔

ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

﴿۴۱﴾ اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا اَىۡ نِشَاطًا اَوۡ غَيۡرَ نِشَاطٍ وَقِيۡلَ اَقۡوِيَاءَ وَضُعَفَاءَ اَوۡ اَغۡنِيَاءَ وَفُقَرَاءَ وَهِىَ مَنۡسُوۡخَةٌ بِاٰيَةِ لَيۡسَ عَلَى الضُّعَفَاۤءِ وَجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ

﴿۴۱﴾ جہاد کے لئے نکلو تمہارا دل چاہے یا نہ چاہے یا یہ کہ تم میں قوت ہو یا نہ ہو یا محتاج ہو یا تونگر الغرض ہر حال میں اطاعت حکم حق تعالیٰ کی کرو اور جہاد نہ چھوڑو۔ یہ آیت منسوخ ہے دوسری آیت لَيۡسَ عَلَى الضُّعَفَاۤءِ وَلَا عَلَى الۡمَرۡضٰى الخ جس کا حاصل یہ ہے کہ ضعیفوں اور مریضوں پر کچھ گناہ نہیں اگر وہ جہاد میں نہ جاویں بشرطیکہ اللہ اور اسکے پیغمبر کے خیر خواہ رہیں اور اس کے دین کے حامی رہیں۔ اور اپنے مالوں اور جانوں کیساتھ جہا

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّهٗ خَيْرٌ لَّكُمْ فَلَا تَثَاقَلُوْا۔

کرو اللہ کے راستے میں یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم اس کا بہتر ہونا جانتے ہو تو بھاری نہ ہو اور جہاد میں سستی نہ کرو۔

(۴۲) وَنَزَلَ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ الَّذِيْنَ تَخَلَّفُوْا لَوْ كَانَ مَا دَعَوْتَهُمْ اِلَيْهِ عَرَضًا مَتَاعًا مِّنَ الدُّنْيَا قَرِيْبًا سَهْلَ الْمَاْخَذِ وَّسَفَرًا قَاصِدًا وَّسَطًا لَّاتَّبَعُوْكَ طَلَبًا لِّلْغَنِيْمَةِ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ الْمَسَافَةُ فَتَخَلَّفُوْا وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ لَوِ اسْتَطَعْنَا الْخُرُوْجَ لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ فِيْ قَوْلِهِمْ

(۴۲) جو منافقین جہاد سے بیٹھ رہے تھے ان کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا کہ اگر ان منافقوں کو یہ امید ہوتی کہ جہاد میں دنیا کا اسباب اور لوٹ کا سامان آسانی سے مل جائیگا تو یہ تمہارا کہنا مانتے اور پیروی کرتے اور جس امر کی طرف تم بلاتے ہو اس میں شریک ہو جاتے غنیمت حاصل کرنے کے لئے ولیکن ان کو سفر دور کا نظر آیا اور کلفت و مشقت نظر آئی اسلئے وہ پیچھے رہ گئے۔ اور جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو عنقریب وہ منافقین اللہ کی قسمیں کھا دیں گے کہ اگر ہم میں قدرت اور قوت نکلنے کی ہوتی تو ہم تمہارے ساتھ جاتے اور شریک جہاد ہوتے یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی جانوں کو ہلاکی اور عذاب میں ڈالتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک یہ لوگ اپنے عذر میں جھوٹے ہیں۔

تشریح

ذٰلِكَ

(۴۱) جان و مال ہر طرح سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو | اس لئے جان و مال ہر طرح سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ جہاد کے لئے دنیاوی سامان بھی کرو اور آخرت پر نظر رکھو کیونکہ جہاد دنیاوی فائدوں کے لئے نہیں ہے بلکہ اسلئے ہے کہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کرایا جائے اگر تم سمجھو تو یہ آزادی اور جہاد کے ذریعہ غلامی سے چھٹکارا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس سے تمہاری دنیا کی زندگی بھی باوقار ہوگی کیونکہ وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جو اپنے بل بوتے پر جینا جانتی ہوں اور آخرت میں بھی تمہیں عزت واکرام حاصل ہوگا اسلئے کہ تمہارا یہ جہاد اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کیلئے ہے اسلئے وہاں بھی تم اللہ کے انعامات سے نوازے جاؤ گے۔ اس لئے سامان جہاد کم ہو ہلکے ہو تب بھی نکلو۔ سامان جہاد بکثرت بھاری ہو تب بھی نکلو۔ برضا و رغبت یا دل پر جبر کرکے، دنیا کے فائدے چھوڑنے میں تکلف ہو جب بھی .... حالات موافق ہوں یا ناموافق ——— امام المسلمین کے عام اعلان کے بعد کوئی عذر مانع نہیں ہونا چاہئے۔

(۴۲) منافقین کی بہانے بازیاں | اسلام میں داخل ہونے والے سبھی لوگ ایک درجے کے نہ تھے ان میں پختہ ایمان والے بھی تھے اور کمزور ایمان والے بھی، انہیں مخلص بھی تھے اور منافقین بھی ——— ایسے کٹھن حالات میں اچھی طرح آزمائش ہو جاتی تھی کہ کون کس درجے کا ہے اور مخلص ہے یا نہیں۔ مقابلہ تھا دنیا کی ایک بڑی طاقت سے خطرہ زیادہ تھا نفع کی امید کم تھی۔ اگر آسانی سے حاصل ہونے والا فائدہ ہوتا اور سفر بھی زیادہ مشکل نہ ہوتا تو مخلص منافق سارے ہی چلنے کیلئے تیار ہو جاتے مگر یہ معاملہ ایک بڑی طاقت سے مقابلے کا تھا۔ ادھر گرمی کا موسم فصل کٹنے کے لئے تیار ہے، بے سروسامانی کی حالت۔ اسکے لئے معاملہ بڑا کٹھن ہو گیا۔ اب وہ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے، طرح طرح کے عذر بیان کریں گے کہ کیا کریں چل سکتے تو ہم ضرور آپ کے ساتھ چلتے۔ اصل میں اس طرح کے جھوٹے بہانے بنا کر وہ خود اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ جھوٹی ملمع سازیاں زیادہ دیر چلا نہیں کرتیں۔ یہ زبانوں سے کچھ بھی کہیں اللہ کو ان کے دل کا حال معلوم ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ

عَفَا	اللّٰہُ	عَنْکَ	لِمَ	اَذِنْتَ	لَهُمْ	حَتّٰی	يَتَبَيَّنَ	لَكَ	الَّذِيْنَ
معاف کرے	اللہ	تمہیں	کیوں	تم نے اجازت دی	انہیں	یہانتک کہ	ظاہر ہو جائے	آپ پر	وہ لوگ جو

اللہ تمہیں معاف کرے آپ نے (اس سے پیشتر) انہیں کیوں اجازت دیدی یہانتک کہ آپ پر ظاہر ہو جاتے وہ لوگ جو سچے ہیں

صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

صَدَقُوْا	وَتَعْلَمَ	الْكٰذِبِيْنَ	لَا يَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
سچے	اور آپ جان لیتے	جھوٹے	نہیں مانگتے آپ سے رخصت	وہ لوگ جو	ایمان رکھتے ہیں	اللہ پر

اور آپ جان لیتے جھوٹوں کو۔ آپ سے وہ لوگ رخصت نہیں مانگتے جو اللہ پر اور یوم

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ	وَاَنْفُسِهِمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ
اور یوم	آخرت	کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں سے	اور اپنی جان (جمع)	اور اللہ	خوب جانتا ہے

آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ جہاد کریں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اور اللہ متقیوں (ڈرنے والوں

بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

بِالْمُتَّقِيْنَ	اِنَّمَا	يَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ
متقیوں کو	وہی صرف	آپ سے رخصت مانگتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	اللہ پر	اور یوم

اور پرہیزگاروں کو) خوب جانتا ہے۔ آپ سے صرف وہ لوگ رخصت مانگتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں

الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

الْاٰخِرِ	وَارْتَابَتْ	قُلُوْبُهُمْ	فَهُمْ	فِيْ	رَيْبِهِمْ	يَتَرَدَّدُوْنَ	
آخرت	اور شک میں پڑے ہیں	ان کے دل	سو وہ	میں	اپنے شک	بھٹک رہے ہیں	

رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں سو وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں۔

﴿۴۳﴾ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِجَمَاعَةٍ
فِي التَّخَلُّفِ بِاجْتِهَادٍ مِّنْهُ فَنَزَلَ عِتَابًا
لَهُ وَقَدَّمَ الْعَفْوَ تَطْمِيْنًا لِقَلْبِهِ

﴿۴۳﴾ اور ایک جماعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت جہاد میں شریک نہ ہونے اور پیچھے رہنے کی دیدی تھی کہ آپ نے اپنے گمان میں انہیں معذور سمجھا اس بارے میں آپ پر عتاب ہوا اور اگلی آیت نازل ہوئی اور اسمیں معاف فرمانا اس خطا اجتہادی سے اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان فرمایا تاکہ آپ کا دل مطمئن [illegible]

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

(۴۳) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ الخ اللہ نے یہ تمہاری خطا اجتہادی معاف فرمادی تم نے ان منافقین کو پیچھے رہنے کی اجازت کیوں دیدی اور انکو ان کے حال پر کیوں نہ چھوڑا یہاں تک کہ تم پر ظاہر ہوجاتے وہ لوگ جنکو واقعی عذر تھا اور وہ اپنے عذر میں سچے تھے اور تم جان لیتے انکو جو جھوٹا عذر کرتے تھے۔

فی — التخلف — وھلا ترکتھم

(۴۴) لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

في التخلف عن

(۴۴) جو لوگ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت تم سے نہیں چاہتے بلکہ اپنی جانوں اور مالوں کو راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

(۴۵) اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝

في التخلف — شکت — في الدين — يتحيرون

(۴۵) جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت وہ ہی لوگ چاہتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور انکے دلوں میں دین اسلام کے بارے میں شک ہے۔ پس وہ اپنے شک میں متردد ہیں۔

تشریح

(۴۳) اے نبی ؐ اگر آپ ان کو اجازت نہ دیتے تو اُن کا نفاق کھُل جاتا | ان منافقین نے جب آپ کے سامنے طرح طرح کے عذر پیش کئے تو حالانکہ آپ خود بھی سمجھتے تھے کہ یہ سب دکھاوے کے حیلے بہانے ہیں مگر آپ یہ سمجھ کے کہ اِن کے ساتھ چلنے میں کوئی بہتری کی امید تو ہے نہیں اپنے طبعی حلم کی وجہ سے ان کو اجازت دے دی کہ وہ گھر بیٹھے رہیں اور جہاد میں شرکت نہ کریں۔ اس طرح ان کو اپنے نفاق پر پردہ ڈالنے کا موقع مل گیا کہ ہم چلنا تو چاہتے تھے مگر ہم فلاں وجہ سے نہیں جا سکے۔ اللہ تعالےٰ نے اسکو پسند نہیں کیا اور ارشاد ہوا کہ اے نبی ؐ اللہ آپ کو معاف کرے۔ آپ نے ان کو کیوں رخصت دے دی۔ اچھا تھا کہ لوگوں کے سامنے کھُل جاتا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ؟

(۴۴) سچے مومن حیلے بہانے نہ کریں | جہاد دراصل ایک کسوٹی ہے ایمان کی۔ اگر واقعی سچا پکا ایمان ہے تو مومن کبھی جہاد سے جی نہ چُرائے گا اور اس کے لئے بہانے بازیاں نہ کرے گا۔ تم کبھی سچے ایمان والوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر پکا یقین رکھتے ہوں نہیں دیکھو گے کہ وہ بچنے کی کوشش اور رخصت کی درخواست کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنے متقی بندوں کو خوب جانتا ہے۔

(۴۵) کش مکش میں کھرا اور کھوٹا سامنے آجاتا ہے | جب حق اور باطل کی کش مکش ہوتی ہے۔ ایک طرف گھر کی عافیت اور دوسری طرف میدانِ جہاد کی تکلیفیں اس وقت خوب معلوم ہوجاتا ہے کہ کون کہاں کھڑا ہے اسلئے تم دیکھو گے کہ وہی لوگ تم سے رخصت کے طلبگار ہوں گے کہ جو اللہ اور آخرت کے دن پر کامل ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دلوں میں شک اور تردد انگڑائیاں لے رہا ہے۔

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ

وَلَوْ	أَرَادُوا	الْخُرُوجَ	لَأَعَدُّوا	لَهُ	عُدَّةً	وَّلٰكِنْ	كَرِهَ اللّٰهُ	انْبِعَاثَهُمْ
اور اگر	وہ ارادہ کرتے	نکلنے کا	ضرور تیار کرتے	اسکے لئے	کچھ سامان	اور لیکن	ناپسند کیا اللہ	ان کا اُٹھنا

اور اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لئے ضرور تیار کرتے کچھ سامان لیکن اللہ نے اُن کا اٹھنا ناپسند کیا

فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقٰعِدِينَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَّا

فَثَبَّطَهُمْ	وَقِيلَ	اقْعُدُوا	مَعَ	الْقٰعِدِينَ	لَوْ	خَرَجُوا	فِيكُمْ	مَّا
سو اُن کو روکدیا	اور کہا گیا	بیٹھ جاؤ	ساتھ	بیٹھنے والے	اگر	وہ نکلتے	تم میں	نہ

سو ان کو روکدیا اور کہدیا گیا (معذور) بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ اور اگر وہ تم میں (تمہارے ساتھ) نکلتے تو تمہارے لئے

زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَّلَأَوْضَعُوا خِلٰلَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ

زَادُوكُمْ	إِلَّا	خَبَالًا	وَّ	لَأَوْضَعُوا	خِلٰلَكُمْ	يَبْغُونَكُمُ	الْفِتْنَةَ	وَفِيكُمْ
تمہیں بڑھاتے	مگر (سوائے)	خرابی	اور	دوڑے پھرتے	تمہارے درمیان	تمہارے لئے چاہتے ہیں	بگاڑ	اور تم میں

خرابی کے سوا کچھ نہ بڑھاتے اور تمہارے درمیان دوڑے پھرتے، چاہتے ہوئے تمہارے لئے بگاڑ۔ اور تم میں اُن کے

سَمّٰعُونَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

سَمّٰعُونَ	لَهُمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيمٌۢ	بِالظّٰلِمِينَ	لَقَدِ ابْتَغَوُا	الْفِتْنَةَ
سُننے والے (جاسوس)	انکے	اور اللہ	خوب جانتا ہے	ظالموں کو	البتہ چاہا تھا انہوں نے	بگاڑ

جاسوس ہیں، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ البتہ انہوں نے چاہا تھا اس سے

مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللّٰهِ

مِنْ + قَبْلُ	وَقَلَّبُوا	لَكَ	الْأُمُورَ	حَتّٰى	جَآءَ	الْحَقُّ	وَظَهَرَ	أَمْرُ اللّٰهِ
اس سے پہلے	اور انہوں نے الٹ پلٹ کیں	انکے	تدبیریں	یہانتک کہ	آگیا	حق	اور غالب آگیا	امر الٰہی

قبل بھی بگاڑ۔ اور انہوں نے تمہارے لئے تدبیریں اُلٹ پلٹ کیں، یہاں تک کہ حق آگیا اور غالب آگیا امر الٰہی

وَهُمْ كٰرِهُونَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ ائْذَنْ لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۭ أَلَا

وَهُمْ	كٰرِهُونَ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُولُ	ائْذَنْ	لِّي	وَلَا تَفْتِنِّي	أَلَا
اور وہ	پسند نہ کرنے والے	اور انہیں سے	جو کوئی	کہتا ہے	اجازت دیں	مجھے	اور نہ ڈالیں مجھے آزمائش میں	یاد رکھو

اور وہ پسند نہ کرنے والے (ناخوش) رہے۔ اور ان میں سے کوئی کہتا ہے مجھے اجازت دیں اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالیں، یاد رکھو

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۚ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿۴۹﴾

فِي	الْفِتْنَةِ	سَقَطُوا	وَإِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمُحِيطَةٌ	بِالْكَافِرِينَ
میں	آزمائش	وہ پڑ چکے ہیں	اور بیشک	جہنم	گھیرے ہوئے	کافروں کو

وہ آزمائش میں پڑ چکے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے

(۴۶) وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ مَعَكَ لَأَعَدُّوا
لَهُ عُدَّةً أُهْبَةً مِّنَ الْآلَةِ وَالزَّادِ
وَلَٰكِن كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ أَيْ لَمْ يُرِدْ
خُرُوجَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ كَسَّلَهُمْ وَقِيلَ
لَهُمُ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ ○
الْمَرْضٰى وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ أَيْ
قَدَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ

(۴۶) اور اگر ان کا قصد تمہارے ساتھ جہاد میں جانے کا ہوتا تو اسکا سامان کرتے اور توشہ او: اسباب سفر تیار کرتے ولیکن اللہ کو منظور نہ تھا کہ یہ لوگ نکلیں اور جہاد کا ثواب حاصل کریں اسلئے انکے دلوں میں سستی ڈالدی اور روک لیا اور ان کو حکم ہوگیا کہ بیٹھو بیٹھنے والوں کے ساتھ یعنی ان کے لئے اللہ نے مقدر کردیا کہ بیماروں اور بچوں اور عورتوں کے ساتھ پیچھے رہیں اور جہاد میں شریک نہ ہوں۔

(۴۷) لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا
خَبَالًا فَسَادًا بِتَخْذِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ أَيْ أَسْرَعُوا
بَيْنَكُمْ بِالْمَشْيِ بِالنَّمِيمَةِ يَبْغُونَكُمُ
أَيْ يَطْلُبُونَ لَكُمُ الْفِتْنَةَ بِإِلْقَاءِ
الْعَدَاوَةِ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ
لَهُمْ مَا يَقُولُونَ سِمَاعَ قَبُولٍ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ○

(۴۷) اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو فساد ہی بڑھاتے اور مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ دیتے اور تمہارے درمیان میں فساد ڈالتے چغلخوری کرتے کہ تم میں باہم دشمنی پیدا ہو اور اتفاق نہ رہے۔

اور تم میں بعض لوگ وہ ہیں جو ان کی باتیں سنکر مان لیتے ہیں اور یقین کر بیٹھتے ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے

(۴۸) لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ لَكَ مِن
قَبْلُ أَوَّلَ مَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ وَقَلَّبُوا
لَكَ الْأُمُورَ أَيْ أَجَالُوا الْفِكْرَ فِي
كَيْدِكَ وَإِبْطَالِ دِيْنِكَ حَتّٰى جَاءَ الْحَقُّ
النَّصْرُ وَظَهَرَ عَزَّ أَمْرُ اللَّهِ دِيْنُهُ
وَهُمْ كَارِهُونَ ○ لَهُ فَدَخَلُوْا فِيْهِ
ظَاهِرًا

(۴۸) ان منافقوں نے پہلے بھی فتنہ برپا کرنا چاہا تھا جب تم اول مدینہ میں آئے اور تمہارے دین کے باطل کرنے اور تمہارے ساتھ مکروفریب کرنے میں طرح طرح کی فکر دوڑائی اور تدبیریں کیں کہ کسی طرح تمہارے مذہب کو ترقی اور غلبہ نہ ہو یہاں تک کہ اللہ کی امداد تم پر آئی اور اللہ کا دین غالب ہوا اور وہ اس کو برا سمجھتے تھے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ بدون اسلام کے چارہ نہیں تو بظاہر مسلمان ہوگئے مگر دل میں کفر مخفی رکھا۔

(۴۹) وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي فِي التَّخَلُّفِ
وَلَا تَفْتِنِّي وَهُوَ الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ
هَلْ لَكَ فِي جِلَادِ بَنِي الْأَصْفَرِ فَقَالَ إِنِّي مِعْزَامٌ

(۴۹) اور منافقوں میں سے بعض وہ ہیں کہ تم سے کہتے ہیں کہ ہم کو پیچھے رہنے کی اجازت دو اور جہاد کے لئے نہ نکالو اور ہم کو فتنہ میں نہ ڈالو۔ یہ قول جد بن قیس منافق کا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بِالنِّسَاءِ وَاَخْشٰی اِنْ رَاَیْتُ نِسَاءَ بَنِی الْاَصْفَرِ اَنْ لَا اَصْبِرُ عَنْهُنَّ فَاَفْتَتِنَ قَالَ تَعَالٰی اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا بِالتَّخَلُّفِ وَقُرِیَ سَقَطَ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌ بِالْکٰفِرِیْنَ ○ لَامَحِیْصَ لَهُمْ عَنْهَا

نے فرمایا تھا کہ تجھ کو رغبت ہے کہ روم سے لڑے پس اس نے کہا کہ میں عورتوں کی محبت میں مجبور ہوں مجھے ڈر ہے کہ جب رومیوں کی عورتوں کو دیکھونگا تو رک نہ سکونگا اور فتنہ میں مبتلا ہو جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آگاہ رہو یہ لوگ جہاد سے پیچھے رہ کر خود فتنہ میں پڑے اور عذاب الٰہی اپنے سر پر لیا اور بیشک دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے وہ اس سے بھاگ نہیں سکتے۔

تشریح

(۴۶) منافقین کا ارادہ جہاد میں شرکت کا تھا ہی نہیں | اصل بات تو یہ ہے کہ یہ دوغلے قسم کے لوگ جو ظاہری طور پر کچھ دنیوی فائدوں کے لئے مومنین میں شامل ہو گئے ہیں ان منافقین کا ارادہ شروع سے ہی جہاد میں شرکت کا تھا ہی نہیں اگر شرکت کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے کچھ تیاری کرتے جب ان کا ارادہ ہی نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ ایسے لوگوں کی جہاد میں شرکت ہو جن میں نہ جہاد کا جذبہ ہو نہ جہاد کی نیت ہو۔ شرما شرمی بددلی کے ساتھ یا شرارت کی نیت سے شرکت کریں ان کی شرکت سے بھی پتہ نہیں کیا کیا خرابیاں پیدا ہوں اسلئے جب ان کا دلی ارادہ نہ ہوا تو اللہ نے بھی انہیں پست ہمت کر دیا اور کہہ دیا کہ گھر میں بیٹھنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو اس طرح رکنے کا وبال ان ہی کے سر رہا اور نبی ﷺ کا ان کو گھر میں بیٹھنے کی اجازت دینا یہ اللہ کا تکوینی معاملہ تھا کہ ایسا ہی ہو۔

(۴۷) منافقین تمہارے ساتھ جاتے تو تمہاری ہمتیں بھی پست کر دیتے | ان کا جہاد کے لئے ارادہ نہ کرنا اور ان کے ارادہ نہ کرنے کی وجہ سے اللہ کو ان کو جہاد کی توفیق نہ دینا اس میں بھی اللہ کی بڑی حکمت تھی اگر یہ تمہارے ساتھ جاتے تو اپنی بزدلی کی وجہ سے تمہاری ہمتیں بھی پست کر دیتے اور لگائی بجھائی کر کے تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ ابھی تمہاری جماعت میں بھی ایسے کچھ لوگ موجود ہیں جو ان کی باتوں کو توجہ سے سنتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو خوب جانتے ہیں۔ غرض انکے جانے سے کوئی بھلائی کی امید نہ تھی۔

(۴۸) منافقین کی فتنہ انگیزیاں کوئی نئی بات نہیں ہے | یہود اور منافقین کا اسلام کے خلاف شروع سے ہی منافقانہ رویہ رہا ہے۔ طرح طرح کی افواہیں پھیلانا فتنہ انگیزیاں کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے مگر ہر بار ان کو ناکامی کا منھ دیکھنا پڑا ہے۔ غزوۂ بدر میں جب اللہ نے اہل حق کو فتح مندی عطا فرمائی اور منکرین حق کے بڑے بڑے ستون گر گئے تو یہود و منافقین کو اندازہ ہو گیا کہ حق و صداقت کی یہ تحریک اب رو کنے سے رکنے والی نہیں ہے۔ منافقین کا سردار عبداللہ بن اُبی اور دوسرے لوگ دکھاوے کے لئے اسلام میں داخل ہو گئے اور اندر گھس کے فتنہ و فساد پھیلانے لگے۔ غزوۂ احد کے موقعہ پر عبداللہ بن ابی راستے سے ہی اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس ہو گیا تھا اور اس طرح مسلمانوں کی ہمتیں پست کرنے کی کوشش کی تھی مگر ان کی ایک نہ چلی حق حق تھا ان کی مرضی کے خلاف غالب ہو کر رہا ان کی ہر تدبیر الٹی ہوتی گئی۔ حق پھیلتا گیا اور پھیلتا رہے گا

(۴۹) ذرا بہانہ بازیاں تو ملاحظہ کیجیے | اس طرح کے منافقین اور فتنہ پردازوں نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر جبکہ حق و باطل کی کشمکش انتہائی نازک موڑ پر تھی کیسی کیسی بہانہ بازیاں کی ہیں بظاہر اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری کا اظہار اور بباطن ہر قربانی سے روگردانی۔ ایک صاحب آئے نام تھا جد بن قیس عرض کیا اے اللہ کے رسول میں عورتوں کے معاملے میں بہت کمزور ہوں رومی عورتیں بڑی حسین و جمیل ہوتی ہیں ایسا نہ ہو ان کو دیکھ کر میں پھسل جاؤں۔ اس آزمائش سے نکلنا میرے لئے مشکل ہو گا آپ مجھے شرکت سے معاف کر دیں ——— اور صاحبان آئے عرض گزار ہوئے کہ ہمارے مالوں کا بڑا نقصان ہو جائے گا ہم لوگ فتنوں میں پڑ جائینگے ہمیں شرکت سے معاف رکھیں۔ فتنے میں کیا پڑتے یہ تو پہلے سے ہی فتنوں میں مبتلا ہیں اس سے بڑھ کر فتنہ کیا ہو سکتا ہے کہ جب حق کا ساتھ دینے کی نوبت آئے تو بہانے بازیاں کر کے کنارہ کشی کر لی جائے ایسے نمائشی متقین کافروں کو جہنم نے گھیر رکھا ہے۔

إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ

إِنْ	تُصِبْكَ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ	وَإِنْ	تُصِبْكَ	مُصِيبَةٌ	يَقُولُوا	قَدْ
اگر	تمہیں پہنچے	کوئی بھلائی	انہیں بری لگے	اور اگر	تمہیں پہونچے	کوئی مصیبت	تو وہ کہیں	تحقیق

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگے اور تمہیں کوئی مصیبت پہونچے وہ کہیں ہم نے اپنا

أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا

أَخَذْنَا	أَمْرَنَا	مِنْ + قَبْلُ	وَيَتَوَلَّوْا	وَهُمْ	فَرِحُونَ	قُلْ	لَنْ يُصِيبَنَا
ہم نے پکڑ لیا (سنبھال لیا تھا)	اپنا کام	اس سے پہلے	اور وہ لوٹ جاتے ہیں	اور وہ	خوشیاں مناتے	آپ کہدیں	ہرگز نہ پہونچے گا ہمیں

کام سنبھال لیا تھا اس سے پہلے اور وہ خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں ۔ آپ کہدیں ہمیں ہرگز نہ پہونچے گا مگر

إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

إِلَّا	مَا	كَتَبَ	اللَّهُ	لَنَا	هُوَ	مَوْلَانَا	وَعَلَى + اللَّهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُونَ
مگر	جو	لکھدیا	اللہ	ہمارے لئے	وہی	ہمارا مولا	اور اللہ پر	بھروسہ چاہیئے	مومن (جمع)

(وہی) جو اللہ نے ہمارے لئے لکھدیا ہے وہی ہمارا مولا ہے اور مومنوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ

قُلْ	هَلْ	تَرَبَّصُونَ	بِنَا	إِلَّا	إِحْدَى	الْحُسْنَيَيْنِ	وَنَحْنُ	نَتَرَبَّصُ
آپ کہدیں	کیا	تم انتظار کرتے ہو	ہم پر	مگر	ایک کا	دو خوبیوں	اور ہم	انتظار کرتے ہیں

آپ کہدیں کیا تم ہر دو خوبیوں میں سے ہم پر ایک کا انتظار کرتے ہو۔ ہم تمہارے لئے انتظار کر رہے

بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ

بِكُمْ	أَنْ	يُصِيبَكُمُ	اللَّهُ	بِعَذَابٍ	مِنْ	عِنْدِهِ	أَوْ بِأَيْدِينَا
تمہارے لئے	کہ	تمہیں پہنچے	اللہ	کوئی عذاب	سے	اسکے پاس	یا ہمارے ہاتھوں سے

ہیں کہ تمہیں پہونچے اللہ کے پاس سے کوئی عذاب یا ہمارے ہاتھوں سے

فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ

فَتَرَبَّصُوا	إِنَّا	مَعَكُمْ	مُتَرَبِّصُونَ	قُلْ	أَنْفِقُوا	طَوْعًا	أَوْ	كَرْهًا	لَنْ
سو تم انتظار کرو	ہم	تمہارے ساتھ	انتظار کرنیوالے (منتظر)	آپ کہدیں	تم خرچ کرو	خوشی سے	یا	ناخوشی سے	ہرگز نہ

سو تم انتظار کرو، ہم (بھی) تمہارے ساتھ منتظر ہیں آپ کہدیں تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے ہرگز

يُّتَقَبَّلَ مِنكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَٰسِقِينَ ﴿٥٣﴾

فٰسِقِیْنَ	قَوْمًا	كُنْتُمْ	اِنَّكُمْ	مِنْكُمْ	يُّتَقَبَّلُ
فاسق (جمع)	قوم	تم ہو	بیشک تم	تم سے	قبول کیا جائیگا

تم سے قبول نہ کیا جائے گا ، بیشک تم ہو قومِ فاسقین (نافرمانوں کی قوم)

(۵۰) اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ كَنَصْرٍ وَّغَنِيْمَةٍ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ شِدَّةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا بِالْحَزْمِ حِيْنَ تَخَلَّفْنَا مِنْ قَبْلُ قَبْلَ هٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ○ بِمَا اَصَابَكَ

(۵۰) ان منافقوں کا یہ حال ہے کہ اگر تم کو اے محمدؐ کوئی بھلائی پہنچتی ہے کہ تم دشمنوں پر فتحیاب ہوتے ہو یا تم کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے تو ان کو برا معلوم ہوتا ہے اور اس سے رنجیدہ ہوتے ہیں اور اگر تم کو کوئی تکلیف اور سختی پیش آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ہی اپنے کاموں کا بندوبست کر لیا تھا اور یہ ہوشیاری کی تھی کہ جہاد میں شریک نہ ہوئے ورنہ ہم بھی اس مصیبت میں گرفتار ہوتے جیسے مسلمان ہوئے۔ اور تمہاری تکلیف سے خوش [illegible]

(۵۱) قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ اِصَابَتَهٗ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ نَاصِرُنَا وَمُتَوَلِّيْ اُمُوْرِنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

(۵۱) آپ کہدو کہ ہم کو کوئی مصیبت اور تکلیف نہیں پہونچتی مگر وہ جو اللہ نے لکھدی اور اسکا پہنچنا ہماری تقدیر میں تھا جو کچھ پیش آتا ہے اللہ کی طرف سے ہے وہ ہمارا مددگار اور ہمارے کاموں کا بندوبست کرنے والا ہے اور چاہیئے کہ مسلمان اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

(۵۲) قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ فِيْهِ حَذْفُ اِحْدَى التَّائَيْنِ فِي الْاَصْلِ اَيْ تَنْتَظِرُوْنَ اَنْ يَّقَعَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْعَاقِبَتَيْنِ الْحُسْنَيَيْنِ تَثْنِيَةُ حُسْنٰى تَانِيْثُ اَحْسَنَ النَّصْرِ وَالشَّهَادَةِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ نَنْتَظِرُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ بِقَارِعَةٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَوْ بِاَيْدِيْنَا بِاَنْ يَّاْذَنَ لَنَا بِقِتَالِكُمْ فَتَرَبَّصُوْٓا بِنَا ذٰلِكَ اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ○ عَاقِبَتَكُمْ

(۵۲) کہدو کہ تم جس چیز کے آنے کی ہم پر امید کر رہے ہو اور اس کے انتظار میں ہو وہ دو بھلی باتوں میں سے ایک بات ہے فتح پانا یا شہید ہونا جہاد میں یہ ہی دو امر پیش آتے ہیں سو ان دونوں کا انجام ہمارے لئے بہتر ہے فتح پائی تو ثواب اور غنیمت حاصل ہوئی اور مارے گئے تو شہید ہوئے اور ہم اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تم پر کوئی عذاب اپنے پاس سے بھیجے کوئی بجلی یا آواز ہولناک آسمان سے آوے اور وہ تم کو ہلاک کردے یا تمہارے قتل کرنے کی ہم کو اجازت دے کہ ہم اپنے ہاتھوں سے تم کو ہلاک کریں سو تم ہماری برائی کے منتظر رہو ہم تمہارے انجام بد اور عذاب سخت کے منتظر ہیں۔

(۵۳) قُلْ اَنْفِقُوْا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ مَّآ اَنْفَقْتُمُوْهُ ۖ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○ وَالْاَمْرُ هُنَا بِمَعْنَى الْاَمْرِ

(۵۳) ان سے کہدو کہ تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خواہ خوشی سے خرچ کرو یا زبردستی سے وہ تمہارا خرچ کیا ہوا اللہ کے نزدیک مقبول نہ ہوگا بیشک تم ایک قوم حکم الٰہی سے باہر اور نافرمان ہو۔ (صیغہ امر یعنی انفقوا اس جگہ خبر کے معنی میں ہے۔ حاصل یہ کہ جو کچھ تم خرچ کروگے قبول نہ ہوگا۔

تشریح

(۵۰) تمہاری خوشی پر رنجیدہ اور تمہاری مصیبت پر خوش ہونے والے | ان منکرین حق منافقین کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی دیتے ہیں یا کوئی اچھی بات ہوتی ہے تو ان کے منہ لٹک جاتے ہیں اور جب کوئی پریشانی آتی ہے تو بغلیں بجاتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اچھا ہوا کہ پہلے ہی ہم نے اپنا معاملہ ٹھیک کرلیا تھا ورنہ ہم بھی مصیبت میں پھنس جاتے یہ بزدل ونا کارہ لوگ کسی کرت کے نہیں ہیں

(۵۱) دنیا پرست اور خدا پرست کی ذہنیت کا فرق | دنیا پرست کی ذہنیت اور سوچ یہ ہوتی ہے کہ وہ جو بھی کرتا ہے اپنے نفس کی خواہش کے مطابق کرتا ہے اس کے سامنے کچھ دنیوی مادی مقاصد ہوتے ہیں مثلاً دولت کمانے اقتدار حاصل کرنے، دنیا کی لذت اور عیش کے سامان یہ اسکو مل جائیں تو پھولا نہیں سماتا اور اسکو اپنی بڑی کامیابی سمجھتا ہے۔

اس کے مقابلے میں خدا پرست انسان کی ذہنیت یہ ہوتی ہے کہ وہ جو کام کرتا ہے اپنے رب کی رضا کے لئے کرتا ہے اسکا بھروسہ اپنے رب پر ہوتا ہے نہ کہ وسائل واسباب پر۔ ظاہری طور پر کامیابی ہو یا ناکامی وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ میرے رب کیطرف سے ہے میں نے جو کرنا تھا وہ کرلیا اب نتیجہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ ان دونوں ذہنیتوں میں بہت بڑا فرق ہے اسلئے ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر آپ ان کو کہہ دیں کہ برائی یا بھلائی جو بھی پہنچتی ہے وہی ہے جو اللہ نے لکھ دی وہی ہمارا آقا اور مولا ہے اور اہل ایمان کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

(۵۲) اہل ایمان کے لئے ہر حال میں کامیابی اور منافقین کے لئے ہر حال میں ناکامی ہے | جب ایک انسان صرف اللہ کے لئے، اس کی رضا اور خوشنودی کے لئے اور اس کے حکم کی تعمیل کے لئے اخلاص کے ساتھ اسکی راہ میں قدم اٹھاتا ہے تو اس کے سامنے دو باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا تو وہ ظاہری طور پر کامیاب ہوگا یا ظاہری طور پر ناکام رہیگا۔ اس کی کامیابی میں بھی کامیابی اور ناکامی میں بھی کامیابی ہے اس لئے کہ اسکی کامیابی کا معیار یہ نہیں ہے کہ کوئی ملک فتح ہوا یا نہیں اس کی جیت ہوئی یا نہیں اس کی کامیابی کا معیار یہ ہے کہ اس نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں دل وجان سے اپنی ساری طاقت لگادی۔ اسلئے وہ ہر حال میں کامیاب ہے۔

ہے عجب طرح کی بازی یہ بساطِ عشق عامر
کبھی جیت کر نہ جیتی کبھی ہار کر نہ ہاری

دوسری طرف منکرینِ حق اور منافقین کا معیار یہ ہے کہ ظاہری کامیابی مل گئی تو خوشی سے اتراتے پھر رہے ہیں اور اپنے آپ کو کامیاب سمجھ رہے ہیں خواہ اللہ کے یہاں کامیابی ملے یا نہ ملے۔ اسلئے فرمایا کہ ان سے کہو تم ہمارے معاملے میں اس انتظار میں بیٹھے ہو کہ دیکھیں اس کش مکش کا انجام کیا ہوتا ہے۔ رسول اور ان کے ساتھی کامیاب ہو کر لوٹتے ہیں یا روم کی بے پناہ طاقت کے مقابلے میں شکست کھا کر آتے ہیں۔ اُن سے کہو کہ ان دونوں ہی صورتوں میں ہمیں دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ملے گی۔ یا تو فتح یا شہادت اور تمہارے معاملے میں ہم جس چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرتے ہیں یا پھر ہمارے ہاتھوں سزا دلواتے ہیں۔ تو ہمارے لئے دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی اور تمہارے لئے دو برائیوں میں سے ایک برائی۔ تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔ دیکھو کیا ہوتا ہے؟

(۵۳) تمہاری مالی امداد بھی قبول نہیں کیجائیگی | غزوہ تبوک کے موقعہ پر منکرین اور منافقین طرح طرح کے بہانے بنا کر جہاد میں شرکت سے معذوری ظاہر کر رہے تھے کیونکہ درحقیقت نہ انکے دل میں ایمان تھا اور نہ جہاد کا جذبہ تھا اور اس لئے یہ لوگ کوئی قربانی دینے کے لئے تیار نہ تھے مگر یہ بھی چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی نظر میں ہماری وقعت بھی باقی رہے اس لئے بعض لوگوں نے پیش کش کی کہ ہم جہاد میں مالی امداد کرنا چاہتے ہیں اس کا جواب دیا گیا کہ کیونکہ تم فاسق لوگ ہو اسلئے چاہے برضا و رغبت دے رہے ہوں یا بکراہت تمہارے مال قبول نہیں کئے جائیں گے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوْا

وَمَا	مَنَعَهُمْ	أَنْ	تُقْبَلَ	مِنْهُمْ	نَفَقٰتُهُمْ	إِلَّآ	أَنَّهُمْ	كَفَرُوْا
اور نہ	اُن سے مانع ہوا	کہ	قبول کیا جائے	ان سے	ان کا خرچ	مگر	یہ کہ وہ	منکر ہوئے

اور ان کے خرچ قبول ہونے میں مانع نہ ہوا مگر یہ کہ وہ منکر ہوئے

بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَ

بِاللّٰهِ	وَ	بِرَسُوْلِهٖ	وَلَا يَأْتُوْنَ	الصَّلٰوةَ	إِلَّا	وَهُمْ	كُسَالٰى	وَ
اللہ کے	اور	اسکے رسول کے	اور وہ نہیں آتے	نماز	مگر	اور وہ	سست	اور

اللہ اور اس کے رسولؐ کے اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر سستی سے اور

لَا يُنْفِقُوْنَ إِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

لَا + يُنْفِقُوْنَ	إِلَّا	وَهُمْ	كٰرِهُوْنَ	
وہ نہیں خرچ کرتے	مگر	اور وہ	ناخوشی سے	

وہ خرچ نہیں کرتے مگر ناخوشی سے

﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُّقْبَلَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ فَاعِلُ مَنَعَهُمْ وَأَنْ تُقْبَلَ مَفْعُوْلُهٗ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى مُتَثَاقِلُوْنَ وَلَا يُنْفِقُوْنَ إِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ النَّفَقَةَ لِأَنَّهُمْ يَعُدُّوْنَهَا مَغْرَمًا

﴿۵۴﴾ اور ان کے صدقات اور خیرات قبول نہ ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے پیغمبر کا انکار کیا ان کے حکموں کو نہ مانا اور کافر رہے اور نمازیں نہیں آتے مگر صرف دکھلانے کو اور بے رغبتی اور کاہلی سے اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں جی کی خوشی اور دلی رغبت سے نہیں کرتے صرف دکھلاوے کو کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں۔

تشریح

﴿۵۴﴾ جب حق کے منکر ہو تو مال کا خرچ کرنا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا | اللہ کی نظر میں اصل قابل قدر چیز ایمان ہے۔ دنیا میں بھی اگر کوئی شخص کسی جائز حکومت کو جائز نہ مانے تو وہ باغی سمجھا جاتا ہے اور اس کے کسی عمل کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اپنے حقیقی رب کو جب تک رب نہ مانا جائے اور اس پر ایمان نہ لایا جائے اس کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے اسلئے ارشاد ہوا کہ جہاد میں تمہاری مالی امداد و اعانت قبول نہ کرنے کی وجہ تمہارا حق سے انکار اور کافرانہ روش ہے۔ رہی تمہاری ظاہری نمازیں تو تم دکھانے کے لئے کسماتے ہوئے آتے ہو اور اللہ کے راستے میں خرچ بھی کرتے ہو تو بادلِ نخواستہ۔ یہ نمازیں بے دلی سے شرکت اور دکھاوے کے لئے راہ خدا میں خرچ کرنا تمہاری اندرونی کیفیت کی کھلی نشانیاں ہیں۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

فَلَا تُعْجِبْكَ	اَمْوَالُهُمْ	وَلَآ	اَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ
سو تمہیں تعجب نہ ہو	ان کے مال	اور نہ	انکی اولاد	یہی	چاہتا ہے	اللہ

سو تمہیں تعجب نہ ہو اُن کے مالوں پر اور نہ ان کی اولاد پر اللہ یہی چاہتا ہے

لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

لِيُعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِي	الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَتَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ	وَهُمْ
کہ عذاب دے انہیں	اس سے	میں	دنیا کی زندگی	اور نکلیں	ان کی جانیں	اور وہ

کہ اُنہیں اِس سے دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں تو (اسوقت) بھی وہ

كٰفِرُوْنَ ۝۵۵ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ

كٰفِرُوْنَ	وَ	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	اِنَّهُمْ	لَمِنْكُمْ	وَمَا هُمْ	مِّنْكُمْ
کافر ہوں	اور	قسمیں کھاتے ہیں	اللہ کی	بیشک وہ	البتہ تم میں سے	حالانکہ نہیں وہ	تم میں سے

کافر ہوں اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں

وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝۵۶

وَلٰكِنَّهُمْ	قَوْمٌ	يَّفْرَقُوْنَ
اور لیکن وہ	لوگ	ڈرتے ہیں

لیکن وہ لوگ ڈرتے ہیں۔

۵۵ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ
لَآ اَوْلَادُهُمْ اَیْ لَاتَسْتَحْسِنْ
نِعَمَنَا عَلَيْهِمْ فَهِیَ اِسْتِدْرَاجٌ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
اَیْ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا بِمَا يَلْقَوْنَ فِیْ
جَمْعِهَا مِنَ الْمَشَقَّةِ وَفِيْهَا
مِنَ الْمَصَائِبِ وَتَزْهَقَ
تَخْرُجُ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝
فَيُعَذِّبُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ

۵۵ پس تم کو ان کے اموال اور اولاد بھلے معلوم نہ ہوں یعنی ہم نے جو یہ انعام ان پر کر رکھا ہے اس کو تم اچھا نہ سمجھو کہ یہ استدراج ہے یعنی ان کو بآہستگی پکڑنا ہے۔ اللہ یہ ہی چاہتا ہے کہ دنیا میں وہ مال اور اولاد کے سبب عذاب میں گرفتار رہیں یعنی مال کے اکٹھا کرنے میں تکلیفیں اُٹھائیں اور اولاد میں مصیبتیں دیکھیں اور ان کی جانیں حالت کفر میں نکلیں جس کے سبب وہ آخرت میں سخت عذاب کے مستحق ہوں۔

أَشَدَّ الْعَذَابِ

(۵۶) وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ أَيْ مُؤْمِنُونَ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ○ يَخَافُونَ أَنْ تَفْعَلُوا بِهِمْ كَالْمُشْرِكِيْنَ فَيَحْلِفُونَ تَقِيَّةً

(۵۶) اور وہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بیشک ہم تمہارے ہم عقیدہ اور مسلمان ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ولیکن وہ لوگ ڈرتے ہیں کہ اگر اسلام ظاہر نہ کریں تو تم انکے ساتھ کافروں کا سا معاملہ کرو اسلئے وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور تقیہ کرتے ہیں۔

تشریح

(۵۵) **دنیاوی مال و دولت بھی منکرین حق کے لئے عذاب ہے** | اللہ تعالٰے نے انسان کو اس زمینی دنیا میں امتحان اور آزمائش کے لئے بھیجا ہے یہ دنیا اس کی عارضی قیامگاہ ہے اصل اور حقیقی زندگی آخرت کی ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے ایمان لایا اور اپنے پروردگار کی فرماں برداری کی اس نے اپنی دنیوی زندگی کے مقصد کو پورا کرلیا اور اسے آخرت کی زندگی میں ہر طرح کے عیش اور راحت کے سامان حاصل ہونگے دنیا کی زندگی کیونکہ امتحان اور آزمائش کی ہے اسلئے اللہ تعالٰی کبھی پریشانی میں آزماتے ہیں اور کبھی راحت و آرام میں۔ ایمان واطاعت کے ساتھ اگر دنیا میں راحت کے سامان حاصل ہوں تو بندہ اپنے رب کا شکر گزار بن کر رہتا ہے اور یہ مال و دولت بھی اس کے لئے نعمت بن جاتے ہیں۔ اور اگر ایمان واطاعت کے بغیر دنیوی سامان مل جائیں تو وہ بندے کے لئے عذاب بن جاتے ہیں کیونکہ وہ شکرگذار ہونے کے بجائے فخر وغرور میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک تندرست آدمی ہو اور اسے خوب کھانے پینے کا سامان ملے تو اس میں اور زیادہ طاقت آئے گی اور اگر آدمی بیمار ہو اور اسے خوب عمدہ عمدہ کھانے کھلائے جائیں تو اس کی بیماری اور زیادہ بڑھ جائیگی اسلئے ارشاد ہوا کہ ان کے مال و دولت اور اولاد کی کثرت دیکھ کر تمہیں دھوکا نہیں ہونا چاہیئے اللہ تعالٰی ان چیزوں کے ذریعے ان کو دنیا کی زندگی میں ہی عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے اس مال ودولت کی محبت کی وجہ سے انھوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ ان کو ذلیل وخوار کرکے رکھ دے گا۔ چنانچہ ایک مرتبہ قریش کے چند بڑے لوگ جن میں سہیل بن عمر اور حارث بن ہشام جیسے لوگ تھے حضرت عمرؓ سے ملنے کے لئے گئے جن لوگوں کو یہ قریش کے لوگ بہت حقیر اور معمولی سمجھتے تھے وہ بھی حضرت عمرؓ سے ملنے کے لئے آگئے حضرت عمرؓ نے ان کا بہت اکرام کیا اور ان کو اپنے برابر میں بٹھایا نوبت یہاں تک آئی کہ قریش کے ان بڑے لوگوں کو سرکتے سرکتے جوتوں کے پاس تک جانا پڑا جب ان لوگوں نے حضرت عمرؓ کے اس سلوک کی شکایت کی تو حضرت عمرؓ نے روم کی سرحد کیطرف اشارہ کردیا مطلب یہ تھا کہ عزت جب ملیگی جب اللہ کے لئے جان ومال قربان کروگے کیونکہ اسلام میں عزت نام ونسب، مال ودولت کیوجہ سے نہیں ہے بلکہ اسلام میں عزت کردار وعمل کی ہے (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ) اب چونکہ یہ خود اپنے آپ کو بدلنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور اسی پرانی ڈگر پر چلتے رہنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالٰی بھی انکو توبہ کی توفیق نہیں دینگے اور مرتے

(۵۶) **یہ منکرین حق مجبوراً تمہارے ساتھ ہیں** | نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو وہاں کی آبادی کے ایک بڑے حصے نے جن میں زیادہ تر نوجوان تھے پورے اخلاص اور جوش ایمانی کے ساتھ آپ کی دعوت کو قبول کرلیا۔ وہاں کی آبادی میں جو عمر رسیدہ اور مال دار لوگ تھے وہ عجیب مخمصے میں پھنس کر رہ گئے اغراض نفسانی کیوجہ سے ان میں یہ سوچنے کی استعداد باقی نہیں رہی تھی کہ حق وصداقت بذات خود ایک قیمتی چیز ہے ان کے سامنے ہر وقت مصلحت پرستی رہتی تھی۔ اُدھر مالدار ہونے کی وجہ سے اپنے مال ودولت سے چمٹے ہوئے تھے۔ مشکل ان کے لئے یہ تھی کہ خود ان کے گھروں کے نوجوان اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی راہ نہ تھی کہ یہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کریں اس لئے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم تمہیں میں سے ہیں حالانکہ وہ دل سے مسلمانوں میں شامل نہ تھے بلکہ خوفزدہ تھے کہ ہماری ظاہری عزت بھی جائیگی اور رشتہ داریاں بھی ٹوٹ جائینگی۔

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ

لَوْ	يَجِدُونَ	مَلْجَأً	أَوْ	مَغٰرٰتٍ	أَوْ	مُدَّخَلًا	لَّوَلَّوْا	إِلَيْهِ
اگر	وہ پائیں	پناہ کی جگہ	یا	غار (جمع)	یا	گھُسنے کی جگہ	تو وہ پھر جائیں	اسکی طرف

اگر وہ پائیں کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا گھُسنے (سر سمانے) کی جگہ تو وہ اس کی طرف پھر جائیں

وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ

وَ	هُمْ	يَجْمَحُونَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّلْمِزُكَ	فِي	الصَّدَقٰتِ
اور	وہ	رسیاں تڑاتے ہیں	اور	ان میں سے	جو (بعض)	طعن کرتا ہے آپ پر	میں	صدقات

رسیاں تڑاتے ہوئے اور ان میں سے بعض آپ پر صدقات (کی تقسیم میں) طعن کرتے ہیں سو اگر

فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ إِذَا

فَإِنْ	أُعْطُوا	مِنْهَا	رَضُوا	وَ	إِنْ	لَّمْ يُعْطَوْا	مِنْهَآ	إِذَا
سو اگر	انہیں دیدیا جائے	اس سے	وہ راضی ہوجاتے ہیں	اور	اگر	انہیں نہ دیا جائے	اس سے	اسی وقت

اس سے انہیں دیدیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس سے نہ دیا جائے تو وہ اسی وقت

هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَآ آتٰهُمُ

هُمْ	يَسْخَطُونَ	وَ + لَوْ	أَنَّهُمْ	رَضُوا	مَآ	آتٰهُمُ
وہ	ناراض ہوجاتے ہیں	اور کیا اچھا ہوتا	اگر وہ	راضی ہوجاتے	جو	انہیں دیا

ناراض ہو جاتے ہیں کیا اچھا ہوتا اگر وہ (اس پر) راضی ہو جاتے جو اللہ نے اور اس کے

اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ

اللّٰهُ	وَرَسُولُهٗ	وَقَالُوا	حَسْبُنَا	اللّٰهُ	سَيُؤْتِينَا	اللّٰهُ	مِنْ
اللہ	اور اس کا رسول	اور وہ کہتے	ہمیں کافی ہے	اللہ	اب ہمیں دیگا	اللہ	سے

رسولؐ نے انہیں دیا ہے۔ اور وہ کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔ اب ہمیں دے گا اللہ اپنے

ع ۱۷ ۱۴ فَضْلِهٖ وَرَسُولُهٗٓ إِنَّآ إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

فَضْلِهٖ	وَرَسُولُهٗ	إِنَّآ	إِلَى	اللّٰهِ	رٰغِبُونَ	
اپنا فضل	اور اس کا رسول	بیشک ہم	طرف	اللہ	رغبت رکھتے ہیں	

فضل سے بیشک ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف رغبت رکھتے ہیں

۵۷ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَأً يَلْجَئُوْنَ اِلَيْهِ
اَوْ مَغٰرٰتٍ سَرَادِيْبَ اَوْ مُدَّخَلًا
مَوْضِعًا يَدْخُلُوْنَهٗ لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ
يَجْمَحُوْنَ ○ يُسْرِعُوْنَ فِيْ دُخُوْلِهٖ وَ
الْاِنْصِرَافِ عَنْكُمْ اِسْرَاعًا لَا يَرُدُّهٗ
شَيْءٌ كَالْفَرَسِ الْجَمُوْحِ

۵۷ اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ پا دیں جہاں ان کو ٹھکانہ ملجا دے یا تہہ خانہ یا کوئی گھسنے کی جگہ جسمیں گھس جاویں تو وہ اسکی طرف بھاگیں ادھر تم سے جُدے ہو کر اس میں داخل ہو جاویں اور ایسی جلدی کریں کہ رد کنے سے نہ رک سکیں جیسے تیز گھوڑا کہ لگام سے نہ رُکے

۵۸ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ يَعِيْبُكَ فِيْ قَسْمِ
الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا
وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ○

۵۸ اور بعض ان منافقوں میں سے عیب لگاتے ہیں اور طعنہ کرتے ہیں صدقات کے تقسیم کرنے میں سو اگر ان کو بھی اسمیں سے کچھ مل گیا تو خوش ہو گئے اور اگر کچھ نہ ملا تو دفعتًہ وہ غصہ میں بھر جاتے ہیں۔

۵۹ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنَ الْغَنَائِمِ وَنَحْوِهَا وَقَالُوْا حَسْبُنَا كَافِيْنَا اللّٰهُ
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ غَنِيْمَةٍ
اُخْرٰى مَا يَكْفِيْنَا اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ○
اَنْ يُّغْنِيَنَا وَجَوَابُ لَوْ لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ

۵۹ اور بیشک اگر وہ راضی ہو جاتے غنیمتوں وغیرہ کے ملنے سے جو انکو اللہ اور اسکے پیغمبر نے دی اور کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے ہمکو عنقریب اللہ اور اس کا پیغمبرؐ اور غنیمتیں دینگے جو ہم کو کافی ہو جاویں بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں اور اسی سے عرض کرتے ہیں کہ وہ ہمکو غنی کر دے تو یہ کہنا ان کے حق میں بہتر ہوتا۔

تشریح

۵۷ ان کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی سوراخ نظر آجائے تو اس میں چھپ کر بیٹھ جائیں | اس دوغلی روش کی وجہ سے ان کا حال یہ ہے کہ "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" ان کو کوئی سوراخ یا بل مل جائے تو اس میں جا کر چھپ کر بیٹھ جائیں۔ کیونکہ حقیقی ایمان کے تقاضے اُن سے پورے ہوتے نہیں یہ روز روز جہاد جان مال کی قربانی انکے بس میں نہیں ہے ایسے دکھاوے کا ایمان چاہتے ہیں جس میں "ہلدی لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ چوکھا آئے۔"

۵۸ صدقات کی تقسیم کا نظام اور اس پر منافقین کا پیچ و تاب | ۲ھ میں زکوٰۃ کی فرضیت اور صدقہ فطر کے وُجوب کا حکم نازل ہوا اور پیداوار وغیرہ پر ایک مقررہ شرح سے مالداروں پر زکوٰۃ لازم کر دی گئی اور نماز کی طرح زکوٰۃ کا بھی ایک مستقل نظام قائم ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑی مقداریں اموال زکوٰۃ جمع ہوتے تھے اور پھر ان کو مستحق لوگوں میں تقسیم کیا جاتا تھا لیکن زکوٰۃ کے مال میں سے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ لیتے تھے اور نہ اپنے گھر والوں کو دیتے تھے۔ عرب کے لوگوں کو پہلی بار اس طرح کا نظام دیکھنے کا موقع ملا تھا کہ ایک منظم طریقہ پر اموال وصول کئے جاتے تھے اور پھر انکو مستحقین تک پہنچایا جاتا تھا اور اسکے فائدے بھی انکو کھلی آنکھوں سے نظر آرہے تھے دوسری طرف منافقین پیچ و تاب کھاتے تھے اور انہیں لالچ آتا تھا کہ اتنی بڑی مقدار میں مال و دولت جمع ہوتا ہے اور ہمیں اس پر دست درازی کا موقعہ نہیں ملتا اپنے دل کی بات کھلے طور پر زبان پر تو لا نہیں سکتے تھے مگر یہ الزام لگاتے رہتے تھے کہ مال کی تقسیم میں جانب داری برتی جاتی ہے اور انصاف سے کام نہیں لیا جاتا اللہ تعالیٰ نے انکے دل کا چور پکڑتے ہوئے فرمایا کہ بات بے انصافی کی نہیں ہے بلکہ دل میں یہ ہے کہ ہمیں کیوں نہیں ملتا انکو مل جائے تو خوش ہیں نہ ملے تو نکتہ چینی کرتے ہیں اور بگڑنے لگتے ہیں۔

۵۹ لالچ کے بجائے اللہ کے فضل پر بھروسہ رکھتے تو زیادہ اچھا ہوتا | ان کے لئے اچھا تو یہ تھا کہ اللہ نے اور اسکے رسول نے مال غنیمت میں سے جو حصہ انکو دیا اس پر قناعت کرتے اس پر خوش رہتے اور صحیح روش یہ تھی کہ وہ یہ کہتے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے جو ہم کماتے ہیں اور جو خوش حالی ہمیں میسر ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے اور اللہ اپنے فضل سے ہمیں اور بھی بہت دیگا اور زکوٰۃ کے علاوہ جو دوسرے مال بیت المال میں آئینگے اللہ کے رسول اپنی عنایت سے ہمیں دیتے رہینگے ہماری نظر دنیا کے مال و دولت پر نہیں اللہ کے فضل و کرم پر ہے ہمیں اسکی خوشنودی چاہیئے، جو کچھ وہ دے اس پر راضی ہیں۔

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِينِ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

إِنَّمَا	الصَّدَقٰتُ	لِلْفُقَرَآءِ	وَالْمَسٰكِينِ	وَالْعٰمِلِينَ	عَلَيْهَا	وَالْمُؤَلَّفَةِ	قُلُوبُهُمْ
صرف	زکوٰۃ	مفلس (جمع)	اور مسکین (جمع محتاج)	اور کام کرنے والے	اس پر	اور الفت دیجائے	انکے دل

زکوٰۃ (حق ہے) صرف مفلسوں کا اور محتاجوں کا اور اس پر کام کرنے والے (کارکنوں کا) اور (ان لوگوں کا) جنہیں (اسلام کی) الفت دیجائے

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً

وَفِي	الرِّقَابِ	وَالْغٰرِمِينَ	وَفِي	سَبِيلِ اللهِ	وَابْنِ السَّبِيلِ	فَرِيضَةً
اور میں	گردنوں (کے چھڑانے)	تاوان بھرنے والے قرضدار	اور میں	اللہ کی راہ	اور مسافر	فریضہ (ٹھہرایا ہوا)

اور گردنوں کے چھڑانے (آزاد کرانے میں) اور قرضداروں (کا قرض ادا کرنے) میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کا (یہ) اللہ کی طرف سے

مِّنَ اللهِ ۗ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

مِنَ	اللهِ	وَاللهُ	عَلِيمٌ	حَكِيمٌ
سے	اللہ	اور اللہ	علم والا	حکمت والا

ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

﴿٦٠﴾ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ الزَّكٰوةُ مَصْرُوفَةٌ لِلْفُقَرَآءِ
الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يَقَعُ مَوْقِعًا مِنْ
كِفَايَتِهِمْ وَالْمَسٰكِينِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ
مَا يَكْفِيهِمْ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا أَيِ الصَّدَقٰتِ
مِنْ جَابٍ وَقَاسِمٍ وَكَاتِبٍ وَحَاشِرٍ وَ
الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ لِيُسْلِمُوا أَوْ يَثْبُتَ
إِسْلَامُهُمْ أَوْ يُسْلِمَ نُظَرَاؤُهُمْ أَوْ يَذُبُّوا
عَنِ الْمُسْلِمِينَ أَقْسَامٌ وَالْأَوَّلُ وَالْأَخِيرُ
لَا يُعْطَيَانِ الْيَوْمَ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ لِعِزِّ
الْإِسْلَامِ بِخِلَافِ الْآخَرَيْنِ فَيُعْطَيَانِ
عَلَى الْأَصَحِّ وَفِي فَكِّ الرِّقَابِ أَيِ
الْمُكَاتَبِينَ وَالْغٰرِمِينَ أَهْلِ الدَّيْنِ إِنِ اسْتَدَانُوا لِغَيْرِ
مَعْصِيَةٍ أَوْ تَابُوا وَلَيْسَ لَهُمْ وَفَاءٌ أَوْ لِإِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ
وَلَوْ أَغْنِيَاءَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ أَيِ الْقَائِمِينَ بِالْجِهَادِ مِمَّنْ
لَا فَيْءَ لَهُمْ وَلَوْ أَغْنِيَاءَ وَابْنِ السَّبِيلِ الْمُنْقَطِعِ
فِي سَفَرِهِ فَرِيضَةً نُصِبَ بِفِعْلِهِ الْمُقَدَّرِ
مِنَ اللهِ وَاللهُ عَلِيمٌ بِخَلْقِهِ

﴿٦٠﴾ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِينِ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا الخ بیشک بات یہی ہے کہ زکوٰۃ کا مصرف فقیر ہیں یعنی وہ محتاج کہ جن کے پاس اسقدر نہیں کہ انکو کچھ بھی کافی ہوسکے یعنی بالکل نہیں اور مسکین یعنی وہ لوگ جنکے پاس کچھ موجود ہے مگر اس قدر نہیں کہ انکو پورا کافی ہو۔ اور جو لوگ کام کرنے والے ہیں یعنی زکوٰۃ وغیرہ لوگوں سے لیتے ہیں اسمیں شامل ہیں وہ لوگ جو صدقات اکھٹے کرتے ہیں لوگوں سے لیکر اور جو تقسیم کرتے ہیں اور جو لکھتے ہیں اور خزانچی جنکے پاس صدقات جمع ہوتے ہیں۔ اور مصرف زکوٰۃ کے ہیں وہ لوگ جنکو اسلام کی الفت دینا منظور ہے کہ انکے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو تو وہ مسلمان ہوجاویں یا پہلے سے مسلمان ہیں مگر ضعیف الاسلام ہیں اسلئے انکو مال دیکر اسلام میں پختہ کرنا مقصود ہے یا اسلئے انکو زکوٰۃ دیجاوے کہ اور لوگ اس طمع میں مسلمان ہوجاویں یا وہ مال سے مسلمانوں کی امداد اور دشمنوں کو انسے دفع کریں غرض مؤلفۃ القلوب چند قسمیں ہیں ان سبکو دینا جائز ہے انمیں سے اول اور آخر قسم کو یعنی وہ لوگ جنکو اسلام لانیکی امید پر زکوٰۃ دیجاتی تھی یا دشمنوں کو دفع کرنیکے لئے ان کو مال زکوٰۃ دیا جاتا تھا اب اس زمانہ میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں بسبب غالب اور مستحکم ہونے اسلام کے بخلاف باقی اقسام کے کہ انکو اب بھی زکوٰۃ دینا درست ہے، یہ صحیح تر قول شافعی کا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مؤلفۃ قلوب کی کسی قسم کو اب زکوٰۃ دینا درست نہیں یہی ہے مذہب باقی ائمہ کا۔ اور ان غلاموں کے چھڑانے میں زکوٰۃ صرف کیجاوے جنکو انکے مولی نے لکھدیا ہے کہ بعد ادا کرنے اسقدر مال کے جو مقرر کردیا تم آزاد ہو اور جنکے ذمہ قرض ہے بشرطیکہ انہوں نے خلاف حکم شریعت اور اللہ کی نافرمانی کے لئے قرض نہ لیا ہو یا توبہ کرلی ہو اور اسکے پاس اتنا نہ ہو کہ قرض ادا کریں یا مسلمانوں میں اصلاح اور اتفاق کرنیکے لئے انہوں نے قرض لیا ور اسکو ادا نہیں کرسکتے اس صورت میں انکو زکوٰۃ دینا درست ہے اگرچہ وہ مقدار نصاب کے ص مالک ہوں اور ان لوگوں کو زکوٰۃ دیجاوے جو جہاد میں کھڑے رہتے ہیں اور کافروں سے لڑتے ہیں اور انکو مال غنیمت میں سے کچھ نہیں ملا اگرچہ وہ غنی مالک نصاب ہوں اور مسافر کو جو سفر میں بے توشہ کے رہ گیا یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حکم ہے اور اللہ اپنی مخلوق کا حال جاننے والا اور حکمت والا ہے اپنے افعال میں۔

حَكِيْمٌ ○ فِيْ صُنْعِهٖ فَلَا يَجُوْزُ صَرْفُهَا لِغَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا مَنْعُ صِنْفٍ مِّنْهُمْ اِذَا وُجِدَ فَيَقْسِمُهَا الْاِمَامُ عَلَيْهِمْ عَلَى السَّوَاءِ وَلَهٗ تَفْضِيْلُ بَعْضِ اٰحَادِ الصِّنْفِ عَلٰى بَعْضٍ وَاَفَادَتِ اللَّامُ وُجُوْبَ اِسْتِغْرَاقِ اَفْرَادِهٖ لٰكِنْ لَا يَجِبُ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ اِذَا قَسَمَ لِعُسْرٍ بَلْ يَكْفِيْ اِعْطَاءُ ثَلٰثَةٍ مِّنْ كُلِّ صِنْفٍ وَلَا يَكْفِيْ دُوْنَهَا كَمَا اَفَادَتْهُ صِيْغَةُ الْجَمْعِ وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ شَرْطَ الْمُعْطٰى مِنْهَا الْاِسْلَامُ وَاَنْ لَا يَكُوْنَ هَاشِمِيًّا وَلَا مُطَّلِبِيًّا.

پس ان اقسام مذکورہ کے سوا اور کسی کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے اور نہ کسی قسم سے زکوٰۃ روکنا جبکہ وہ موجود ہوں۔ سو امام کو چاہیئے کہ زکوٰۃ کو اور دیگر صدقات کو سب پر برابر برابر تقسیم کرے اور اس کو درست ہے کہ بعض اقسام کو بعض سے زیادہ دیوے۔ اور ان سب اقسام پر الف لام آنے سے معلوم ہوا کہ تمام فقراء اور مساکین کو دینا چاہیئے مگر صاحب مال کے ذمہ یہ واجب نہیں جبکہ وہ تقسیم کرے کہ سب کو دیوے کیونکہ یہ امر دشوار ہے بلکہ یہ کافی ہے کہ ہر ایک قسم میں سے تین آدمیوں کو دیدے تین سے کم دینا کافی نہ ہوگا جیسا کہ صیغہ جمع سے معلوم ہوتا ہے (یہ نزدیک شافعیؒ کے ہے) اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو زکوٰۃ دیجاوے وہ مسلمان ہونا چاہیئے کافر کو دینا درست نہیں اور نہ ہاشمی اور اولاد عبدالمطلب کو

تشریح

(۶۰) صدقات کی مدیں — اللہ تعالٰی نے زکوٰۃ و صدقات کے مصارف اور اس کی مدیں خود مقرر فرمادی ہیں اور اپنے رسولؐ کو بتادیا ہے کہ زکوٰۃ و صدقات ان مدوں پر خرچ کئے جائیں اللہ کے رسولؐ کو خود اس کا اختیار نہیں ہے کہ وہ ان مدوں کے علاوہ دوسری مدوں پر خرچ کرسکیں اس لئے ان پر اعتراض کرنا صحیح نہ ہوگا ——— زکوٰۃ و صدقات کے مصارف یہ ہیں۔

(۱) ——— فقیر۔ فقیر اور محتاج وہ لوگ ہیں جو اپنی بنیادی ضروریات خود پوری کرنے کے قابل نہ ہوں جیسے یتیم بچے، بیوہ عورتیں، بے روزگار لوگ اور وہ لوگ جو کسی وقتی حادثے کا شکار ہو گئے ہوں۔ انہیں وہ لوگ بھی ہیں جو کسی عارضی سبب سے سردست مدد کے محتاج ہوں اور اگر انہیں سہارا مل جائے تو اپنی روزی کمانے کے قابل ہوسکتے ہیں۔

(۲) ——— مسکین۔ مسکین کا مطلب یہ ہے جو عام ضرورتمندوں کی بنسبت زیادہ تنگدستی کا شکار ہو مگر ظاہری حالت فقیروں جیسی نہ ہو۔ اور خودداری و عزت نفس کی وجہ سے کسی سے مانگنا بھی پسند نہ کرتا ہو۔ ایسے لوگ اپنی پیشانی اور عام حالات سے پہچان لئے جاتے ہیں۔

(۳) ——— زکوٰۃ وصول کرنے والے ——— زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے والے، ان کا حساب کتاب رکھنے والے اس کو تقسیم کرنے والے، اسلامی حکومت کے کارندے جو اس کام کے لئے مامور ہوں ان کی تنخواہیں اسی مد سے دی جائیں گی۔

(۴) ——— مؤلفۃ القلوب۔ وہ طبقہ جنکی تالیف قلب، دل موہنے اور جوڑنے کی ضرورت ہے ان پر بھی زکوٰۃ کی مد سے خرچ کیا جاسکتا ہے۔

(۵) ——— غلامی سے آزادی حاصل کرنے والے۔ غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے مال زکوٰۃ خرچ کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ بھی سماج کا ایک کمزور طبقہ ہے۔

(۶) ——— قرضدار۔ ایسے قرضدار جو اگر اپنے مال سے پورا قرض ادا کردیں تو انکے پاس نصاب زکوٰۃ سے کم مال رہ جائے۔

(۷) ——— اللہ کی راہ میں کام کرنے والے۔ وہ لوگ جو دین کیلئے جان کھپاتے ہیں ان کی بھی مد زکوٰۃ سے امداد کی جاسکتی ہے۔

(۸) ——— مسافر۔ مسافر خواہ اپنے گھر میں مالدار ہو لیکن اگر سفر کیحالت میں وہ مدد کا محتاج ہو جائے تو اسکو بھی زکوٰۃ کے مصارف سے دیا جاسکتا ہے۔

اس طرح یہ زکوٰۃ و صدقات کی کل آٹھ مدیں ہیں جنہیں سے کسی مد میں مال زکوٰۃ خرچ کیا جاسکتا ہے۔ صاحب نصاب پر زکوٰۃ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے زکوٰۃ کیلئے بھی نماز کیطرح نیت اور ارادہ شرط ہے۔ جس طرح ہر عبادت کے لئے نیت ضروری ہے اسی طرح زکوٰۃ کے لئے بھی نیت لازم ہے۔ اور نیت میں اخلاص ہے یا نہیں یہ بھی اللہ تعالٰی خوب جانتے ہیں زکوٰۃ میں کیا حکمت اور کیا فائدے ہیں یہ بھی اللہ تعالٰی کو خوب معلوم ہے اللہ تعالٰی سب کچھ جاننے والے اور دانا و بینا ہیں۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ

وَمِنْهُمُ	الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ	النَّبِيَّ	وَيَقُوْلُوْنَ	هُوَ	اُذُنٌ	قُلْ
اور انہیں سے	جو لوگ	ایذا دیتے (ستاتے) ہیں	نبی ؐ	اور کہتے ہیں	وہ (یہ)	کان	آپ ؐ کہہ دیں

اور ان میں سے بعض لوگ نبی ؐ کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کان ہے (کانوں کا کچا ہے) آپ ؐ کہہ دیں

اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ

اُذُنُ	خَيْرٍ	لَّكُمْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَيُؤْمِنُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	وَرَحْمَةٌ
کان	بھلائی	تمہارے لئے	وہ ایمان لاتے ہیں	اللہ پر	اور یقین رکھتے ہیں	مومنوں پر	اور رحمت

کان تمہاری بھلائی کے لئے ہے، وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مومنوں پر یقین رکھتے ہیں اور ان لوگوں

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ

لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَالَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ	رَسُوْلَ	اللّٰهِ	لَهُمْ
ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	تم میں	اور جو لوگ	ستاتے ہیں	رسول	اللہ	انکے لئے

کے لئے رحمت ہیں جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور جو لوگ اللہ کے رسول ؐ کو ستاتے ہیں ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	لَكُمْ	لِيُرْضُوْكُمْ	وَاللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗٓ
عذاب	دردناک	وہ قسمیں کھاتے ہیں	اللہ کی	تمہارے لئے	تاکہ تمہیں خوش کریں	اور اللہ	اور اس کا رسول

دردناک عذاب ہے۔ وہ تمہارے لئے (تمہارے سامنے) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں خوش کریں اور اللہ اور اس کے رسول ؐ کا

اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾

اَحَقُّ	اَنْ	يُّرْضُوْهُ	اِنْ	كَانُوْا + مُؤْمِنِيْنَ	
زیادہ حق	کہ	وہ انکو خوش کریں	اگر	وہ ایمان والے ہیں	

زیادہ حق ہے کہ وہ انہیں خوش کریں اگر وہ ایمان والے ہیں۔

٦١ وَمِنْهُمْ اَيِ الْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ بِعَيْبِهِ وَنَقْلِ حَدِيْثِهِ وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا نُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَبْلُغَهُ هُوَ اُذُنٌ اَيْ يَسْمَعُ كُلَّ قِيْلٍ وَ

٦١ اور بعض منافقوں میں سے وہ ہیں کہ پیغمبر کو تکالیف پہنچاتے ہیں ان پر طعنہ کرتے ہیں اور انکی باتیں نقل کرکے کافروں کو پہنچاتے ہیں۔ اور جب انکو کوئی شخص اس سے منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسا نہ کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی خبر پہنچ جائے تو وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَقْبَلُهٗ فَاِذَا حَلَفْنَا لَهٗ اِنَّا لَمْ نَقُلْ صَدَّقَنَا قُلْ هُوَ اُذُنُ مُسْتَمِعُ خَيْرٍ لَّكُمْ لَا مُسْتَمِعُ شَرٍّ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ يُصَدِّقُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَا اَخْبَرُوْهُ بِهٖ لَا لِغَيْرِهِمْ وَاللَّامُ زَائِدَةٌ لِلْفَرْقِ بَيْنَ اِيْمَانِ التَّسْلِيْمِ وَغَيْرِهٖ وَرَحْمَةٌ بِالرَّفْعِ عَطْفًا عَلٰى اُذُنٍ وَالْجَرِّ عَطْفًا عَلٰى خَيْرٍ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ہر ایک کی بات سُنتے ہیں اور قبول کر لیتے ہیں پس جب ہم آپ سے قسم کھا کر کہینگے کہ ہم نے ایسا نہیں کہا تو وہ ہماری بات کا یقین کر لینگے. کہدو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھلائی کو سننے والے ہیں بُری باتوں کو سننے والے اور ماننے والے نہیں وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی خبر کا یقین کرتے ہیں۔ اوروں کی بات کا یقین نہیں کرتے (وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ کا لام زائدہ ہے ایمان اصطلاحی اور غیر اصطلاحی میں فرق کرنیکے لئے لایا گیا ہے. حاصل یہ کہ اس جگہ ایمان سے مراد مومنین کی خبر کو سچا سمجھنا ہے) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔

(۶۲) يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ فِيْمَا بَلَغَكُمْ عَنْهُمْ مِنْ اَذَى الرَّسُوْلِ اَنَّهُمْ مَا اَتَوْهُ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ بِالطَّاعَةِ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ حَقًّا وَتَوْحِيْدًا اَلضَّمِيْرُ لِتَلَازُمِ الرِّضَائَيْنِ اَوْ خَبَرُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مَحْذُوْفٌ

(۶۲) تمہارے سامنے اے مسلمانوں یہ منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تمہارے خوش کرنے کو کہ جو کچھ ہماری طرف سے تمکو خبریں پہنچیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائیں پہنچانے اور تکلیفیں دینے کی یہ سب جھوٹی خبریں ہیں ہم نے ایسا نہیں کیا حالانکہ انکو لائق اور مناسب تر یہ ہے کہ اللہ اور اسکے پیغمبر کے حکموں کی فرمانبرداری کر کے انکو خوش کریں اگر وہ سچے مسلمان ہیں۔ (اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ میں ضمیر واحد لائی گئی تثنیہ کی نہ لائی گئی اسلئے کہ اللہ کو راضی کرنا اسکے رسول ؐ کو راضی کرنا ہے یا اسوجہ سے کہ یہ خبر ایک کی ہے دوسرے کی خبر محذوف ہے۔

تشریح

(۶۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق اور منکرین حق کے جھوٹے الزامات | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیونکہ اعلیٰ درجہ کے تھے اور آپ میں بہت زیادہ صبر وتحمل، حیاداری اور رواداری تھی اسلئے آپ کے پاس کوئی بھی بڑا چھوٹا آتا تھا آپؐ اس کی بات پوری توجہ سے سنتے تھے اگر آپ کو یہ معلوم ہو جاتا کہ یہ شخص غلط بیانی سے کام لے رہا ہے تو آپ اسکے منہ پر اسکو جھوٹا نہیں کہتے تھے. البتہ آپ کرتے وہی تھے جو بات خیر کی اور انصاف کی ہو. منکرین حق اور منافقین آپکے پاس آکر جو باتیں کرتے تھے آپؐ اپنی طبعی رواداری اور تحمل مزاجی کی وجہ سے اس کو سُن تو لیتے تھے مگر انکی یہ باتیں آپکے یہاں چلتی نہیں تھیں اس لئے وہ بڑا پیچ وتاب کھاتے تھے اور آپکے اوپر جھوٹے اور غلط الزامات لگاتے تھے کہ آپ تو کانوں کے کچے ہیں ہر ایک کی بات سُن لیتے ہیں مگر انکی ان غلط بیانیوں سے آپکو تکلیف ہوتی تھی. آپ کی طرف سے اللہ تعالےٰ جواب دے رہے ہیں کہ جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیتے ہیں اور الزام لگاتے ہیں کہ یہ کانوں کے کچے ہیں ہر ایک کی بات سُن لیتے ہیں ان سے کہو کہ ہر ایک کی بات سننا یہ تمہاری بھلائی کیلئے تو ہے کیونکہ نبی رحیم وکریم ہیں اسلئے سنتے تو سب کی ہیں مگر اعتماد سچے مومنین کی باتوں پر کرتے ہیں چغل خوروں کی باتوں پر یقین نہیں کرتے اور یاد رکھو جو ایسی الٹی سیدھی باتوں سے اللہ اور اس کے رسول ؐ کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۶۲) اپنی دغابازیوں پر قسموں کی ملمع سازی | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی ظرفی کا تو یہ عالم تھا کہ آپؐ ان منکرینِ حق اور منافقین کے جھوٹ کو جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی انکے مُنہ پر انکو جھوٹا نہیں کہتے تھے مگر انکی کسی دغابازی کا حال مسلمانوں پر کھل جاتا تھا تو یہ قسمیں کھا کھا کر یقین دلاتے تھے کہ ہماری نیت یہ نہ تھی، وہ نہ تھی تاکہ انکو راضی کریں حالانکہ اگر اپنے ایمان میں سچے ہیں تو اللہ اور اسکے رسول ؐ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا أَنَّهُ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ

أَلَمْ + يَعْلَمُوٓا	أَنَّهُ	مَنْ	يُّحَادِدِ	اللّٰهَ	وَرَسُولَهُ	فَأَنَّ	لَهُ	نَارَ + جَهَنَّمَ
کیا وہ نہیں جانتے	کہ وہ	جو	مقابلہ کریگا	اللہ	اور اس کے رسول	تو بیشک	اسکے لئے	دوزخ کی آگ

کیا وہ نہیں جانتے، کہ جو مقابلہ کرے گا اللہ کا اور اس کے رسول ؐ کا تو بیشک اسکے لئے دوزخ کی آگ ہے

خٰلِدًا فِيهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُونَ

خٰلِدًا	فِيهَا	ذٰلِكَ	الْخِزْيُ	الْعَظِيمُ	يَحْذَرُ	الْمُنٰفِقُونَ
ہمیشہ رہینگے	اسمیں	یہ	رسوائی	بڑی	ڈرتے ہیں	منافق (جمع)

وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی رسوائی ہے منافقین ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر

أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

أَنْ	تُنَزَّلَ	عَلَيْهِمْ	سُورَةٌ	تُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	فِي	قُلُوبِهِمْ
کہ	نازل ہو	ان (مسلمانوں) پر	کوئی سورۃ	انہیں جتادے	وہ جو	میں	ان کے دل (جمع)

کوئی ایسی سورت نازل (نہ) ہو جائے جو انہیں (مسلمانوں کو) جتادے جو ان (منافقوں) کے دلوں میں ہے

قُلِ اسْتَهْزِءُوا إِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ

قُلِ	اسْتَهْزِءُوا	إِنَّ	اللّٰهَ	مُخْرِجٌ	مَّا + تَحْذَرُونَ	وَلَئِنْ
آپ کہدیں	ٹھٹھے کرتے رہو	بیشک	اللہ	کھولنے والا	جس سے تم ڈرتے ہو	اور اگر

آپ کہدیں تم ٹھٹھے (ہنسی مذاق) کرتے رہو بیشک تم جس سے ڈرتے ہو اللہ اسے کھولنے والا ہے (کھول کر رہیگا) اور اگر

سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّٰهِ

سَأَلْتَهُمْ	لَيَقُولُنَّ	إِنَّمَا	كُنَّا	نَخُوضُ	وَنَلْعَبُ	قُلْ	أَبِاللّٰهِ
تم ان سے پوچھو	تو وہ ضرور کہینگے	کچھ نہیں (مگر)	ہم تھے	دل لگی کرتے	اور کھیل کرتے	آپ کہدیں	کیا اللہ کے

تم ان سے پوچھو تو وہ ضرور کہیں گے، ہم تو صرف دل لگی اور کھیل کرتے ہیں ۔ آپ کہدیں کیا تم اللہ سے اور

وَاٰيٰتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾

وَاٰيٰتِهِ	وَرَسُولِهِ	كُنْتُمْ	تَسْتَهْزِءُونَ
اور اسکی آیات	اور اس کے رسول	تم تھے	ہنسی کرتے

اسکی آیات سے اور اس کے رسول ؐ سے ہنسی کرتے تھے ۔

(۶۳) اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ اَیِ الشَّاْنُ مَنْ یُّحَادِدِ
یُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ جَزَاءً خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ
الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ○

(۶۳) کیا یہ منافقین یہ نہیں جانتے ہیں کہ بلاشبہ جو کوئی اللہ اور اس
کے پیغمبر کا خلاف کرے اور ان کے احکام نہ مانے پس بیشک
اس کا بدلہ دوزخ کی آگ ہے وہ اسمیں ہمیشہ جلے گا یہ بڑی رسوائی
ہے۔

(۶۴) یَحْذَرُ یَخَافُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ
عَلَیْهِمْ اَیِ الْمُؤْمِنِیْنَ سُوْرَةٌ
تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ
النِّفَاقِ وَهُمْ مَعَ ذٰلِكَ یَسْتَهْزِءُوْنَ
قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اَمْرُ تَهْدِیْدٍ اِنَّ
اللّٰهَ مُخْرِجٌ مُظْهِرٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ○
اِخْرَاجَهٗ مِنْ نِفَاقِكُمْ

(۶۴) منافقین ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو مسلمانوں پر کوئی سورت
اللہ کی طرف سے نازل ہو جو انکو خبر کردے ہمارے دلوں کے
نفاق اور کفر کی اور باوجود اس کے وہ استہزاء کرتے ہیں کہدو کہ
استہزاء کرو اس کی سزا تم کو مل جاوے گی بیشک اللہ ظاہر فرمانے
والا ہے تمہارے نفاق کو جس کے ظاہر ہو جانے سے تم ڈرتے ہو۔

(۶۵) وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ سَاَلْتَهُمْ عَنِ اسْتِهْزَائِهِمْ بِكَ وَالْقُرْاٰنِ
وَهُمْ سَائِرُوْنَ مَعَكَ اِلٰی تَبُوْكَ لَیَقُوْلُنَّ مُعْتَذِرِیْنَ
اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ فِی الْحَدِیْثِ لِنَقْطَعَ بِهِ
الطَّرِیْقَ وَلَمْ نَقْصُدْ ذٰلِكَ قُلْ لَهُمْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ
وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○

(۶۵) اور بیشک اگر تم ان سے پوچھو کہ کیا تم قرآن کے ساتھ اور میرے
ساتھ استہزاء اور ٹھٹھا کرتے تھے اور یہ استہزاء کرنا ان کا
اسوقت تھا کہ وہ تمہارے ساتھ تبوک کی طرف چل رہے تھے تو وہ
معذرت کرکے کہتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ ہم ہنسی مذاق میں ایسا کہتے تھے
تاکہ راہ طے ہو ہماری نیت اور عقیدہ ایسا نہیں ان سے کہدو کہ کیا ساتھ اللہ
اور اسکے احکام اور اسکے رسول کے تم ہنسی کرتے تھے ہنسی کرنیکو اور کوئی بات نہ تھی۔

تشریح

(۶۳) اصل رسوائی آخرت کی ہے | دنیا کی بے عزتی اور رسوائی سے بچنے کیلئے قسمیں کھا کھا کر اپنی نیک نیتی کا یقین دلانا چاہتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ دنیا کی رسوائی کے مقابلہ میں
آخرت کی رسوائی کہیں زیادہ سخت ہے۔ جو اللہ اور اسکے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اسکے لئے دوزخ کی آگ ہے جسمیں وہ ہمیشہ رہیگا اور کبھی وہاں سے نکل نہ سکے گا۔

(۶۴) ڈرتے ہیں کہیں بھید نہ کھل جائے | یہ منکرین حق اور منافقین اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان نہیں لائے تھے مگر اب تک
ان کا تجربہ یہ ہوا تھا کہ بہت سی راز کی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچ گئیں اور قرآن مجید میں بھی انکی بعض باتوں کا اللہ نے ذکر کردیا۔ یہ
سمجھے تھے کہ کوئی نہ کوئی ایسی طاقت انکے پاس ہے جس سے ان کو ہماری اندرونی باتوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ ایک طرف اپنی مجلسوں
میں مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے کہ لو یہ چلے ہیں رومیوں سے ٹکر لینے۔ دوسری طرف ڈرتے بھی تھے کہ ہماری باتیں کہیں ان کو معلوم
نہ ہوجائیں قرآنمجید میں کوئی ایسی سورت یا آیت نازل نہ ہوجائے جو ہمارے دلوں کا بھید کھول کر رکھ دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے
نبی ان سے کہدو کہ وہ بغض و نفاق جو تمہارے دلوں میں ہے اور جس کے کھلنے سے تم ڈرتے ہو وہ تو ایک دن اللہ تعالیٰ کھول کر ہی رہیگا۔
میدانِ حشر میں جب سب کا حساب و کتاب ہوگا اندر کی ساری باتیں سامنے آجائیں گی۔

(۶۵) اللہ و رسول کی باتیں مذاق کا موضوع نہیں ہیں | غزوہ تبوک کے زمانے میں ان منکرین حق اور منافقوں کی مجلسوں میں اکثر یہ ہوتا تھا کہ کوئی مسلمان نیک
نیتی کے ساتھ اللہ کے راستے میں قربانی دینے کے لئے تیار رہے تو اس کے ساتھ دل لگی اور ہنسی مذاق کے ذریعہ اسکی ہمت
پست کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جب کسی کو انکی باتوں کا پتہ لگ جاتا تھا اور ان سے پوچھتا تھا کہ کیا باتیں کر رہے تھے تو کہدیتے
تھے کہ جی ہم تو یونہی ہنسی مذاق اور دل لگی میں کہہ رہے تھے۔ ان سے کہو کہ کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کے
ساتھ ہے کیا یہ کوئی ہنسی مذاق کا موضوع ہے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ

لَا تَعْتَذِرُوْا	قَدْ + كَفَرْتُمْ	بَعْدَ	اِيْمَانِكُمْ	اِنْ	نَّعْفُ	عَنْ
نہ بناؤ بہانے	تم کافر ہو گئے ہو	بعد	تمہارا (اپنا) ایمان	اگر	ہم معاف کردیں	سے کو

بہانے نہ بناؤ تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور ہم تم میں سے ایک گروہ

ع ۸ ۱۴ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾

طَآئِفَةٍ	مِّنْكُمْ	نُعَذِّبْ	طَآئِفَةً	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	مُجْرِمِيْنَ
ایک گروہ	تم میں سے	ہم عذاب دیں	ایک (دوسرا) گروہ	اسلئے کہ وہ	تھے	مجرم (جمع)

کو معاف کردیں تو دوسرے گروہ کو عذاب دینگے اس لئے کہ وہ مجرم تھے

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ

اَلْمُنٰفِقُوْنَ	وَالْمُنٰفِقٰتُ	بَعْضُهُمْ	مِّنْ	بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمُنْكَرِ
منافق مرد (جمع)	اور منافق عورتیں	ان میں سے بعض	سے	بعض کے	وہ حکم دیتے ہیں	برائی کا

منافق مرد اور منافق عورتیں ان میں سے بعض بعض کے (ایک دوسرے کے ہم جنس) ہیں برائی کا حکم دیتے ہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

وَيَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمَعْرُوْفِ	وَيَقْبِضُوْنَ	اَيْدِيَهُمْ	نَسُوْا	اللّٰهَ
اور منع کرتے ہیں	سے	نیکی	اور بند رکھتے ہیں	اپنے ہاتھ	وہ بھول بیٹھے	اللہ

اور نیکی سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (مٹھیاں خرچ کرنے سے) بند رکھتے ہیں، وہ اللہ کو بھول بیٹھے

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾

فَنَسِيَهُمْ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ	
تو اس نے انہیں بھلادیا	بیشک	منافق (جمع)	وہ (ہی)	نافرمان (جمع)	

تو اللہ نے انہیں بھلا دیا بیشک منافق ہی نافرمان ہیں

﴿۶۶﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا عَنْهُ قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اَیْ ظَهَرَ كُفْرُكُمْ بَعْدَ اِظْهَارِ الْاِيْمَانِ

﴿۶۶﴾ تم اس کی معذرت نہ کرو بیشک تمہارے بظاہر مسلمان ہونے کے بعد تمہارا کفر مخفی ظاہر ہوگیا اور کھلم کھلا تم کافر ہو گئے اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کے گناہ معاف کردیں بسبب

اِنۡ نَّعۡفُ بِالۡبَاءِ مَبۡنِیًّا لِلۡمَفۡعُوۡلِ وَالنُّوۡنِ مَبۡنِیًّا لِلۡفَاعِلِ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ بِاِخۡلَاصِهَا وَتَوۡبَتِهَا كَمَخۡشِیِّ بۡنِ حُمَیۡرٍ نُعَذِّبۡ بِالتَّاءِ وَالنُّوۡنِ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ۝ مُصِرِّیۡنَ عَلَی النِّفَاقِ وَالۡاِسۡتِهۡزَاءِ

ان کے توبہ کرنے اور خالص مومن ہونے کے جیسے کہ مخشی بن حمیر کہ وہ پکا مسلمان ہوگیا اور ظاہر و باطن مومن بنگیا. تو ہم ایک جماعت کو سزا بھی دینگے بسبب ان کے توبہ نہ کرنے اور برابر منافق رہنے اور استہزار کرنے کی کہ بیشک وہ نافرمان ہیں۔

۶۷ اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ اَیۡ مُتَشَابِهُوۡنَ فِی الدِّیۡنِ كَاَبۡعَاضِ الشَّیۡءِ الۡوَاحِدِ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ اَلۡكُفۡرِ وَالۡمَعَاصِیۡ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ اَلۡاِیۡمَانِ وَالطَّاعَةِ وَیَقۡبِضُوۡنَ اَیۡدِیَهُمۡ عَنِ الۡاِنۡفَاقِ فِی الطَّاعَةِ نَسُوا اللّٰهَ تَرَكُوۡا طَاعَتَهٗ فَنَسِیَهُمۡ تَرَكَهُمۡ مِنۡ لُّطۡفِهٖ اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝

۶۷ اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ الخ منافق مرد اور منافق عورتیں باہم مذہب و ملت میں ایک دوسرے کے مثل ہیں جیسے ایک چیز کے ٹکڑے اور حصے ہوتے ہیں کہ وہ سب باہم متشابہ ہوتے ہیں یہ سب کفر اور گناہوں کا حکم کرتے ہیں اور ایمان اور فرماں برداری سے منع کرتے ہیں اور اللہ کی خوشنودی اور بندگی میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ بند کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ کی بندگی چھوڑی اللہ نے ان کو اپنی رحمت اور لطف سے دور کیا بیشک منافق اللہ کے حکم سے باہر ہیں اور بڑے نافرمان یہی لوگ ہیں۔

تشریح

۶۶ دین کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائیگا | ایسے لوگ تو توجہ کے قابل نہیں ہیں جو کبھی کسی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیتے اور صرف دل چسپی کے لئے الٹی سیدھی باتیں کرتے رہتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان والو نکی ہمتیں پست کرنا چاہتے ہیں اور ہنسی مذاق کرکے ان کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں ان کا پیرایہ اگرچہ مذاق کا ہوتا ہے لیکن وہ اللہ کے دین کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نہ ہم سیدھے راستے پر آئیں اور نہ دوسروں کو آنے دیں ایسے لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ مسخرے نہیں مجرم ہیں۔

۶۷ برائی کو بڑھانا بھلائی کو روکنا | منکرین حق اور منافقین میں یہ خصوصیت مشترک ہے کہ ان کو برے کاموں سے دل چسپی ہوتی ہے اس کو بڑھانے میں مدد کرتے ہیں خود بھی اس میں شریک ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرکت کے لئے ابھارتے ہیں اس کے برخلاف کوئی اچھا کام ہورہا ہو تو انہیں بڑا برا لگتا ہے اس کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں کرنے والے کی ہمت پست کرتے ہیں ہر ممکن طریقے سے اس کے راستے میں روڑے اٹکاتے۔ اچھے کام میں خرچ کرنے کے لئے ان کا ہاتھ نہیں اٹھتا برے کام کے لئے تجوریوں کا منہ کھول دیتے ہیں سازشیں کرنا ان کی خاص عادت ہے یہ سب ایک دوسرے کے مددگار ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ یہ اللہ کو بھول گئے ہیں انہیں یاد ہی نہیں کہ کہیں اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے۔ تو اللہ کو بھی ان فاسقوں کی پرواہ نہیں ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

وَعَدَ + اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَالْمُنٰفِقٰتِ	وَالْكُفَّارَ	نَارَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ
اللہ نے وعدہ دیا	منافق مرد (جمع)	اور منافق عورتیں	اور کافر (جمع)	جہنم کی آگ	ہمیشہ رہیں گے

اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے اسمیں ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ

فِيْهَا	هِيَ	حَسْبُهُمْ	وَلَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	مُّقِيْمٌ	كَالَّذِيْنَ
اسمیں	وہی	انکے لئے کافی	اور ان پر لعنت	اللہ	اور انکے لئے	عذاب	ہمیشہ رہنے والا	جسطرح وہ لوگ جو

وہی انکے لئے کافی ہے اور ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے جس طرح وہ لوگ

مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا

مِنْ + قَبْلِكُمْ	كَانُوْٓا	اَشَدَّ	مِنْكُمْ	قُوَّةً	وَّاَكْثَرَ	اَمْوَالًا	وَّ	اَوْلَادًا
تم سے قبل	وہ تھے	بہت زوروالے	تم سے	قوت	اور زیادہ	مال میں	اور	اولاد

جو تم سے قبل تھے وہ تم سے بہت زوروالے تھے قوت میں اور زیادہ تھے مال میں اور اولاد میں

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

فَاسْتَمْتَعُوْا	بِخَلَاقِهِمْ	فَاسْتَمْتَعْتُمْ	بِخَلَاقِكُمْ	كَمَا	اسْتَمْتَعَ	الَّذِيْنَ
سوانہوں نے فائدہ اٹھایا	اپنے حصے سے	سو تم فائدہ اٹھالو	اپنے حصے سے	جیسے	فائدہ اٹھایا	وہ لوگ جو

سوانہوں نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھایا، سو تم اپنے حصے سے فائدہ اٹھالو جیسے انہوں نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھایا

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

مِنْ قَبْلِكُمْ	بِخَلَاقِهِمْ	وَخُضْتُمْ	كَالَّذِيْ	خَاضُوْا	اُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ
تم سے پہلے	اپنے حصے سے	اور تم گھسے	جیسے وہ	گھسے	وہی لوگ	اکارت گئے

جو تم سے پہلے تھے ۔ اور تم (بری باتوں میں) گھسے جیسے وہ گھسے تھے ۔ وہی لوگ ہیں جن کے

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

اَعْمَالُهُمْ	فِي الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
انکے عمل (جمع)	دنیا میں	اور آخرت	اور وہی لوگ	وہ	خسارہ اٹھانے والے

عمل دنیا میں اور آخرت میں اکارت گئے اور وہی لوگ ہیں خسارہ اٹھانے والے ۔

(۶۸) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ جَزَآءً
وَعِقَابًا وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَبْعَدَهُمْ
عَنْ رَحْمَتِهٖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○
دَائِمٌ۔ اَنْتُمْ اَيُّهَا الْمُنٰفِقُوْنَ
(۶۹) كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا
اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا
تَمَتَّعُوْا بِخَلَاقِهِمْ نَصِيْبِهِمْ مِنَ
الدُّنْيَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ اَيُّهَا
الْمُنٰفِقُوْنَ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
وَخُضْتُمْ فِى الْبَاطِلِ وَ
الطَّعْنِ فِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالَّذِيْ خَاضُوْا
اَيْ كَخَوْضِهِمْ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(۶۸) اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں کے لئے اور کافروں کے واسطے دوزخ کی آگ کا وعدہ کیا ہے یہ لوگ اس میں ہمیشہ جلیں گے ان کو دوزخ کی سزا کافی ہے اور یہ اسی لائق ہیں اور اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور ڈالا اور ان کو ہمیشہ عذاب ہونے والا ہے۔

تمہارا حال اے منافقو!

(۶۹) مثل ان لوگوں کے ہے جو تم سے پہلے تھے وہ تم سے بھی زیادہ مال اور قوت والے تھے۔ سو انہوں نے دنیا میں نفع اٹھایا جس قدر ان کے لئے مقدر تھا پس اے منافقو تم نے بھی بقدر اپنے حصے کے نفع دنیا میں اٹھایا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے دنیا سے نفع اٹھایا بقدر اپنے حصہ کے۔

اور تم نے لغو باتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنے میں غوض اور فکر کیا جیسا کہ تم سے پہلوں نے کیا۔

ان کے عمل دنیا اور آخرت میں باطل ہوئے نہ دنیا میں ان کا عوض نہ آخرت میں ان پر ثواب اور وہی لوگ ہیں ٹوٹے والے۔

تشریح

(۶۸) ان کے لئے وہ سزا ہے جس کے بعد کسی دوسری سزا کی ضرورت نہیں ان کے یہ کرتوت کہ خود بھی بُرے راستے پر چلنا اور دوسروں کو بھی اسی راستے پر چلانا جس سے ساری انسانیت خطرے میں مبتلا ہو جائے ناقابل معافی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ ہے کہ انہیں دوزخ کی آگ میں جھونکا جائے گا جہاں سے یہ کبھی نکل نہ پائینگے ان کے لئے سب سے زیادہ موزوں ٹھکانہ یہی ہے۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے۔ دائمی لعنت ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔

(۶۹) گذرے ہوئے لوگوں سے تم کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے تمہارا طریقہ بھی وہی ہے جو تم سے پہلے غلط راستے پر چلنے والوں کا تھا۔ وہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور اور تم سے بڑھ کر مال والے اولاد والے تھے۔ انہوں نے بھی خوب دنیا میں اپنے حصے کے مزے لوٹے اور آنے والے وقت کا کوئی خیال نہ کیا آخرت کی فکر نہیں کی انہوں نے بھی اسی طرح دین کے معاملہ میں کج بحثیاں کیں جسطرح تم کرتے ہو۔ ان کا انجام کیا ہوا کہ نہ تو ان کو دنیا ہی ملی اور آخرت بھی ہاتھ سے گئی۔ کیا تم ان لوگوں کی زندگی سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے کہ اپنے پیشرووں کے راستے پر چل پڑے ہو حالانکہ وہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے سخت نقصان اور خسارے میں رہے۔

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ

أَلَمْ يَأْتِهِمْ	نَبَأُ	الَّذِينَ	مِن قَبْلِهِمْ	قَوْمِ	نُوحٍ	وَعَادٍ	وَ ثَمُودَ
کیا ان تک نہ آئی	خبر	وہ لوگ جو	ان سے پہلے	قوم	نوح	اور عاد	اور ثمود

کیا ان تک ان لوگوں کی خبر نہ آئی (نہ پہنچی) جو اُن سے پہلے تھے قوم نوح اور عاد اور ثمود

وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم

وَ قَوْمِ	إِبْرَاهِيمَ	وَأَصْحَابِ + مَدْيَنَ	وَالْمُؤْتَفِكَاتِ	أَتَتْهُمْ	رُسُلُهُم
اور قوم	ابراہیم	اور مدین والے	اور الٹی ہوئی بستیاں	انکے پاس آئے	انکے رسول (جمع)

اور قوم ابراہیمؑ اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ دی گئیں ان کے پاس انکے رسول آئے

بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾

بِالْبَيِّنَاتِ	فَمَا	كَانَ	اللَّهُ	لِيَظْلِمَهُمْ	وَلَٰكِن	كَانُوا	أَنفُسَهُمْ	يَظْلِمُونَ
واضح احکام و دلائل کیساتھ	سو نہیں	تھا	اللہ	کہ وہ ان پر ظلم کرتا	لیکن	وہ تھے	اپنے اوپر	ظلم کرتے

واضح احکام و دلائل کیساتھ۔ سو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

الربع

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَالْمُؤْمِنُونَ	وَالْمُؤْمِنَاتُ	بَعْضُهُمْ	أَوْلِيَاءُ	بَعْضٍ	يَأْمُرُونَ	بِالْمَعْرُوفِ
اور مومن مرد (جمع)	اور مومن عورتیں	ان میں سے بعض	رفیق (جمع)	بعض	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ان میں سے بعض بعض کے (ایک دوسرے کے) رفیق ہیں، وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ

وَيَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنكَرِ	وَيُقِيمُونَ	الصَّلَاةَ	وَيُؤْتُونَ	الزَّكَاةَ	وَ
اور روکتے ہیں	سے	برائی	اور وہ قائم کرتے ہیں	نماز	اور ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور

اور برائی سے روکتے ہیں اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور

يُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ

يُطِيعُونَ	اللَّهَ	وَرَسُولَهُ	أُولَٰئِكَ	سَيَرْحَمُهُمُ	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهَ
اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور اسکے رسول	وہی لوگ	کہ ان پر رحم کرے گا	اللہ	بیشک	اللہ

اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي

عَزِيزٌ	حَكِيمٌ	وَعَدَ	اللَّهُ	الْمُؤْمِنِينَ	وَالْمُؤْمِنَاتِ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي
غالب	حکمت والا	وعدہ دیا	اللہ	مومن مرد (جمع)	اور مومن عورتیں	جنتیں	جاری ہیں

غالب حکمت والا ہے۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنتوں کا وعدہ کیا ہے۔

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ

مِنْ + تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَمَسٰكِنَ	طَيِّبَةً	فِيْ	جَنّٰتِ + عَدْنٍ	وَ
انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	انمیں	اور مکانات	پاکیزہ	میں	رہنے کے باغات	اور

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہینگے اور پاکیزہ مکانات ، رہنے کے باغات میں اور

ع۹
۱۵ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ع (۷۲)

رِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	اَكْبَرُ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ	الْعَظِيْمُ
خوشنودی	سے	اللہ	سب سے بڑی	یہ	وہ	کامیابی	بڑی

اللہ کی خوشنودی سب سے بڑی بات ہے یہ بڑی کامیابی ہے

(۷۰) اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ قوم
هود وَّثَمُوْدَ ۙ قوم صالح وَقَوْمِ
اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ قوم
شعيب وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ قرى قوم
لوط اى اهلها اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ ۚ بالمعجزات فكذبوهم
فهلكوا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
بان يعذبهم بذنب وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ۞ بارتكاب الذنوب

(۷۰) کیا ان لوگوں کے پاس ان کی خبر نہ پہونچی جو ان سے پہلے گذر چکے یعنی قوم نوحؑ کی اور ہودؑ کی اور قوم صالحؑ کی اور قوم ابراہیمؑ کی اور مدین کے رہنےوالے یعنی قوم شعیبؑ کی اور الٹی بستیوں والے یعنی قوم لوطؑ کی کہ ان سب کے پاس ان کے پیغمبر معجزے ظاہر لائے سو جھٹلایا ان قوموں نے اپنے پیغمبروں کو پس ہلاک کردئے گئے وہ سب سو اللہ ان پر ظلم نہیں کرتا کہ بغیر گناہ کے ان کو عذاب دیوے ولیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں گناہ کرکے۔

(۷۱) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَزِيْزٌ لا يعجزه شيء عن
انجاز وعده ووعيده حَكِيْمٌ ۞
لا يضع شيئا الا في محله

(۷۱) اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں اچھے کاموں کا حکم کرتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو ادا کرتے ہیں پورے طور سے اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اسکے پیغمبر کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ اللہ ان پر عنقریب رحمت فرمادے گا بیشک اللہ غالب ہے کوئی چیز اس کو ثواب اور عذاب کرنے سے روک نہیں سکتی حکمت والا ہے ہر ایک چیز کو اس کی جگہ پر رکھتا ہے کوئی کام اس کا بے موقع نہیں۔

(۷۲) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

(۷۲) اللہ نے مسلمان مردوں اور عورتوں سے وعدہ فرمایا ایسے

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۷۲﴾

باغوں کا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان باغوں میں انکے لئے پاک اور ستھرے مکانات رہنے کے لئے اللہ نے تیار فرما رکھے ہیں اور اللہ کا خوش ہونا ان سب نعمتوں سے بڑا ہے یہ بہت بڑا ثواب اور نجات پانا ہے۔

تشریح

(۷۰) تاریخ ایک درس عبرت ہے | اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ ان کی بنائی ہوئی یہ دنیا اور ان کے پیدا کئے ہوئے انسان عدل و انصاف کیساتھ سچائی اور نیکی کے راستے پر چلیں۔ اللہ کے دیئے ہوئے اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی آزادی کو اس خوبی کے ساتھ استعمال کریں جس سے ان کا مالک اور آقا ان کا معبود اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ بہر حال یہ دنیا کی زندگی کیونکہ امتحان اور آزمائش کیلئے ہے اسلئے یہاں اچھائی اور نیکی کے ساتھ برائی کے مواقع بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے سب کچھ سامنے رکھدیا ہے۔ اگر کوئی انسان اللہ کے دیئے ہوئے علم اور فہم کے باوجود غلط راستہ اختیار کرتا ہے تو درحقیقت وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور جب اس کی ظلم و زیادتی اپنی ذات سے آگے بڑھ کر معاشرے اور سوسائٹی کو اس حد تک متاثر کرنے لگتی ہے کہ مظلوم لوگ ان کے ظلم کے سائے میں پس کر رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا انصاف حرکت میں آتا ہے کبھی انسانوں کے ذریعہ اور کبھی براہ راست ایسے لوگوں کو سزا دی جاتی ہے تاکہ ظلم کا زور بھی ٹوٹے اور دوسروں کے لئے عبرت کا سامان بھی ہو۔ تاریخ کے اوراق ایسے واقعات سے بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ کی اس زمین پر نوح کی قوم بھی گذری ہے۔ جب اس کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو پھر بارش کے طوفان سے ساری قوم تباہ و برباد ہو گئی۔ اسی طرح قوم عاد جب اپنی غلط روی میں حدوں کو پار کرنے لگی تو سخت آندھی کے ذریعے پوری قوم کو ختم کر دیا گیا اسی طرح کا معاملہ قوم ثمود کے ساتھ ہوا کہ ایک زبردست چنگھاڑ نے اس قوم کو ہلاک کر دیا۔ اسی طرح قوم ابراہیم کہ نمرود جن کا بادشاہ تھا انتہائی ذلت کیساتھ ختم ہو گیا۔ اسیطرح مدین کے لوگ وہ بھی چیخ اور زلزلے سے تباہ ہو گئے پھر قوم لوط جنکی بستیاں الٹ دی گئیں اور اوپر سے پتھروں کی بارش ہوئی یہ سب داستانیں اپنے جلو میں عبرت و نصیحت لئے ہوئے ہیں تاکہ آنیوالے سمجھ سکیں کہ ہر دور میں ایسے لوگ کس انجام سے دوچار ہوئے ہیں۔

(۷۱) حقیقی اہل ایمان کے گروہ پر اللہ کی رحمتیں ہیں | منکرین حق اور منافقین اپنے دوغلے پن اور کج روی کیوجہ سے برائیوں میں ایک دوسرے کے ہمنوا بن گئے ہیں اس کے مقابلہ میں جو حقیقت میں سچے دل سے مومن ہیں وہ اپنی نیک چلنی اور اچھی روش کیوجہ سے ایک دوسرے کے رفیق اور ہمدم و دمساز گروہ کی صورت میں نیکیوں کو پھیلاتے ہیں ایسے اہل ایمان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سب کو بھلے راستے پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ منکرین حق اور منافقین برائیوں کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اہل ایمان لوگوں کو برائی سے روکتے ہیں اور منکرین حق و منافقین لوگوں کو برے راستے پر چلاتے ہیں۔ اہل ایمان نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اللہ کی یاد میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے ان کے دل اور ہاتھ کشادہ ہیں یہ ان کا خاص اخلاقی مزاج و طرز زندگی ہے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت دنیا اور آخرت دونوں جگہ پر نازل ہوگی اللہ تعالےٰ ہر چیز پر غالب ہیں اور ان کا ہر قدم حکیمانہ ہوتا ہے۔

(۷۲) ہر نعمت سے بڑھ کر اللہ کی رضا کی نعمت ہے | دنیا میں سکون و عافیت مطمئن زندگی یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن ان سب نعمتوں سے بلند و بالا وہ نعمت ہے جس کو پروردگار کی رضا کہتے ہیں اس کی رضا کا انعام ہے مومنین کے لئے جنت اور اس کے وہ دلکش باغات اور ان میں رواں دواں پانی کی نہریں ایسے سدا بہار باغ پاکیزہ قیام گاہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی خوشنودی جو سب سے بڑی کامیابی ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ جو وعدہ کرتے ہیں وہ سچا ہوتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ (اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں فرماتے)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	جَاهِدِ	الْكُفَّارَ	وَالْمُنٰفِقِيْنَ	وَاغْلُظْ	عَلَيْهِمْ	وَمَاْوٰىهُمْ
اے	نبی ﷺ	جہاد کریں	کافر (جمع)	اور منافقین	اور سختی کریں	ان پر	اور انکا ٹھکانہ

اے نبی ﷺ! کافروں اور منافقوں سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں اور ان کا ٹھکانہ

جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا

جَهَنَّمُ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	مَا قَالُوْا	وَلَقَدْ قَالُوْا
جہنم	اور بُری	پلٹنے کی جگہ	وہ قسمیں کھاتے ہیں	اللہ کی	نہیں انہوں نے کہا	حالانکہ ضرور انہوں نے کہا

جہنم ہے اور وہ پلٹنے کی بُری جگہ ہے۔ وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ انہوں نے ضرور

كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا

كَلِمَةَ + الْكُفْرِ	وَكَفَرُوْا	بَعْدَ	اِسْلَامِهِمْ	وَهَمُّوْا	بِمَا	لَمْ يَنَالُوْا	وَمَا
کفر کا کلمہ	اور انہوں نے کفر کیا	بعد	ان کا (اپنا) اسلام	اور قصد کیا انہوں نے	اسکا جو	انہیں نہ ملی	اور نہ

کفر کا کلمہ کہا۔ اور اپنے اسلام (لانے کے بعد) انہوں نے کفر کیا اور انہوں نے (اس چیز کا) قصد کیا جو انہیں

نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ

نَقَمُوْٓا	اِلَّآ	اَنْ	اَغْنٰىهُمُ	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗ	مِنْ	فَضْلِهٖ	فَاِنْ	يَّتُوْبُوْا	يَكُ
انہوں نے بدلہ دیا	مگر	یہ کہ	انہیں غنی کردیا	اللہ	اور اسکا رسول ﷺ	سے	اپنے فضل	سو اگر	وہ توبہ کرلیں	ہوگا

نہ ملی اور انہوں نے بدلہ نہ دیا مگر (صرف اس بات کا) کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا سو اگر وہ توبہ کرلیں تو

خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا

خَيْرًا	لَّهُمْ	وَاِنْ	يَّتَوَلَّوْا	يُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	عَذَابًا	اَلِيْمًا	فِي	الدُّنْيَا
بہتر	انکے لئے	اور اگر	وہ پھر جائیں	عذاب دیگا انہیں	اللہ	عذاب	دردناک	میں	دنیا

ان کے لئے بہتر ہوگا، اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ انہیں دردناک عذاب دے گا دُنیا میں

وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

وَالْاٰخِرَةِ	وَمَا لَهُمْ	فِي	الْاَرْضِ	مِنْ	وَّلِيٍّ	وَّلَا نَصِيْرٍ
اور آخرت	اور نہیں انکے لئے	میں	زمین	کوئی	حمایتی	اور نہ کوئی مددگار

اور آخرت میں اور ان کے لئے نہ ہوگا زمین میں کوئی حمایتی اور نہ مددگار

(۷۳) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
بِالسَّيْفِ وَالْمُنٰفِقِيْنَ بِاللِّسَانِ
وَالْحُجَّةِ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ
بِالْاِنْتِهَارِ وَالْمَقْتِ وَمَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝
اَلْمَرْجِعُ هِيَ

(۷۴) يَحْلِفُوْنَ اَيِ الْمُنَافِقُوْنَ
بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ مَا بَلَغَكَ
عَنْهُمْ مِنَ السَّبِّ وَلَقَدْ
قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا
بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ اَظْهَرُوا
الْكُفْرَ بَعْدَ اِظْهَارِ الْاِسْلَامِ
وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا مِنَ
الْفَتْكِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ عِنْدَ
عَوْدِهٖ مِنْ تَبُوْكَ وَهُمْ
بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَضَرَبَ
عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وُجُوْهَ
الرَّوَاحِلِ لَمَّا غَشُوْهُ فَرُدُّوْا
وَمَا نَقَمُوْٓا اَنْكَرُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ بِالْغَنَائِمِ
بَعْدَ شِدَّةِ حَاجَتِهِمْ اَلْمَعْنٰى لَمْ يَنَلْهُمْ
مِنْهُ اِلَّا هٰذَا وَلَيْسَ مِمَّا يُنْقَمُ
فَاِنْ يَّتُوْبُوْا عَنِ النِّفَاقِ وَيُؤْمِنُوْا
يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا عَنِ
الْاِيْمَانِ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا
اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالْاٰخِرَةِ
بِالنَّارِ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
مِنْ وَّلِيٍّ يَحْفَظُهُمْ مِنْهُ
وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ يَمْنَعُهُمْ

(۷۳) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ الخ اے پیغمبر کافروں کے ساتھ تلوار سے اور منافقوں کے ساتھ زبان سے جہاد کرو اور اسلام کی حجت ان پر ظاہر کرو اور ان کو جھڑکو اور سختی اور غصہ سے پیش آؤ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

(۷۴) منافقین اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو کچھ تم کو ہماری طرف سے پہنچا ہے کہ ہم تم کو برا کہتے ہیں اور طعن کرتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہم نے ایسا نہیں کیا۔ اللہ فرماتا ہے اور بلاشبہ انھوں نے کلمات کفر زبان سے نکالے ہیں اور وہ کافر ہو گئے بعد اسلام کے یعنی پہلے جو دعویٰ اسلام کا بظاہر کرتے تھے اگرچہ فی الواقع مسلمان نہ تھے اب وہ بھی نہ رہا ان کا کفر ظاہر ہو گیا اور نفاق کھل گیا اور ان منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مار ڈالنے کا قصد کیا جس کو یہ پہونچ نہ سکے اور مقصد ان کا حاصل ہوا (قصہ اس کا یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس آنے لگے بوقت شب منافقین نے جو دس سے کچھ زیادہ تھے مشورہ کیا کہ ایک گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھکا دیکر سواری سے گرا دیں۔ پس جب یہ منافقین اس ارادہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہر طرف سے گھیر لیا عمار بن یاسر نے جو آپکے ناقہ کی باگ پکڑے ہوئے تھے منافقوں کی سواریوں کے منھ پر مارنا شروع کیا جس سے وہ پیچھے کو ہٹے اور بھاگ گئے) اور نہیں انکار کیا ان منافقوں نے مگر اس سبب سے کہ اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے ان کو غنی کیا بعد افلاس کے اور سخت محتاج ہونے کے اور ان پر احسان فرمایا ساتھ دینے مال غنیمتوں کے حاصل یہ ہے کہ اللہ اور اس کے پیغمبر نے تو ان کے ساتھ سلوک کیا اور اس درجہ انعام فرمایا پھر بھی وہ منکر رہے اور ناشکری کی حالانکہ یہ امر باعث نہیں ہو سکتا انکار اور کفر کا۔ سو اگر یہ لوگ توبہ کریں نفاق سے اور ایمان لاویں تو انکے لئے بہتر ہو اور اگر ایمان سے اعراض کریں تو اللہ انکو دنیا میں بھی سزا دیگا کہ وہ قتل کئے جاویں گے اور آخرت میں انکے لئے دوزخ کی آگ ہے اور ان کے لئے زمین میں کوئی دوست نہیں جو انکو عذاب الٰہی سے بچا سکے اور نہ کوئی ان کا مددگار جو اُن سے عذاب دفع کرے۔

تشریح

(٧٣) غزوۂ تبوک کے موقع پر منافقین کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنے کا حکم | نبی ﷺ جب ہجرت فرما کر مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو وہاں کی سوسائٹی میں آپ کا واسطہ تین قسم کے لوگوں سے پڑا ایک تو مخلص اور صادق مسلمان تھے جو اسلام کے ساتھ مکمل وابستگی رکھتے تھے اگرچہ ان میں بھی سب ایک ہی درجہ کے مومن نہ تھے تاہم یہ لوگ اخلاص کے ساتھ اسلام کی پناہ میں آئے تھے۔

دوسرے یہودی تھے جن میں سے کچھ لوگ ایمان لے آئے تھے مگر ایک بڑا حصہ اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں لگا رہتا تھا کیونکہ نبی ﷺ کے مدینہ تشریف آوری کے بعد اوس و خزرج جیسے بڑے قبیلے باہم شیر و شکر ہو گئے تھے اور یہودیوں کی یہ سازش کہ وہ دونوں کو لڑاتے رہیں اور حکومت کرتے رہیں ناکام ہو گئی تھی۔

تیسرے وہ لوگ تھے جو اسلئے ظاہری طور پر مسلم سوسائٹی میں داخل ہو گئے تھے کہ خود ان کے گھر کے لوگ ان سے کٹ کر اسلام کی پناہ میں چلے گئے تھے۔ اب اپنی رشتہ داریاں قائم رکھنے اور اپنے دنیوی مفادات کے تحفظ کے لیئے ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ یہ اپنے آپ کو مسلم سوسائٹی کا حصہ ظاہر کرتے رہیں۔ لیکن کیونکہ یہ لوگ دل سے ایمان نہیں لائے تھے اسلئے اسلام کے لئے کوئی قربانی دینا اور اپنے مفادات سے دستبردار ہونا ان کے لئے ممکن نہ تھا۔ اندر اندر یہ لوگ سازشیں کرتے رہتے تھے اور مار آستین بنے ہوئے تھے۔ اب تک ان کے ساتھ نرمی اور درگذر کا معاملہ کرنے کی وجہ ایک تو یہ تھی کہ مسلمان ابھی پوری طرح قوت حاصل نہیں کر سکے تھے۔ دوسرے یہ کہ ان کو موقع دیا جائے کہ شاید یہ دکھاوے سے حقیقی مسلمان بن جائیں۔ تیسرے یہ کہ خود نبی ﷺ اپنے مزاج کے اعتبار سے انتہائی نرم دل اور شفقت والے تھے۔ لیکن ایسے لوگوں کا مستقل طور پر مسلم سوسائٹی کا حصہ بنے رہنا معاشرے کے استحکام کے لئے نقصان دہ تھا۔ ورنہ یہی سمجھا جاتا کہ اسلامی معاشرے میں عزت کا مقام پانے کے لئے خلوص اور سچا ایمان کوئی خاص ضروری نہیں ہے۔ جھوٹے ایمان اور بے وفائی کے ساتھ بھی آدمی یہاں پھل پھول سکتا ہے اس بات کو نبی ﷺ نے ایک حکیمانہ فقرے میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے کسی بدعتی آدمی کی عزت و توقیر کی وہ اسلام کی عمارت ڈھانے میں مددگار ہوا۔ اسلئے اس آیت میں نبی ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ اے نبی ﷺ آپ اس ناپسندیدہ چیز کے جس کو انکار حق اور نفاق کہا جاتا ہے دفع کرنے میں انتہائی کوشش (جہاد) کریں کیونکہ اس موقعہ پر منافقین کا نفاق بھی کھل کر سامنے آگیا تھا اسلئے ان کو بے نقاب کرنا ضروری تھا صاف طور پر بتا دیا گیا کہ جہاں اہل ایمان کا ٹھکانا جنت ہے، وہاں منافقین اور منکرین حق کا ٹھکانا جہنم ہے جو

(٧٤) ہجرت کے بعد مدینہ کی اہمیت اور منافقین کی ناروا حرکتیں | مدینہ جس کا پرانا نام یثرب تھا عرب کے دوسرے قصبوں کی طرح ایک معمولی سا قصبہ تھا جہاں کے زیادہ تر لوگ کاشتکار تھے۔ حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آہستہ آہستہ یہ معمولی قصبہ ایک غیر معمولی مرکز میں تبدیل ہونے لگا یہاں کے لوگوں میں خوشحالی آئی کاروبار میں ترقی ہوئی اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کی ایک خاص پہچان نمایاں ہوئی۔ یہ ساری تبدیلی نبی ﷺ کی تشریف آوری اور اسلام کی بدولت تھی۔ یہاں کے وہ لوگ جو دل سے اسلام قبول نہیں کر سکے تھے بجائے اسکے کہ آپ کے احسانات کو محسوس کرتے اسلام کے خلاف اور نبی ﷺ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں لگے رہے۔ غلط باتیں زبان سے نکالتے تھے۔ فضول کے الزام لگا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے تھے اور پھر قسمیں کھا کھا کر اپنی سچائی کا یقین دلاتے تھے۔ یہاں تک کہ تبوک واپسی پر نبی ﷺ کے بارے میں بھی انھوں نے ایک غلط ارادہ کر لیا۔ اصل میں انکو یقین تھا کہ مسلمان غزوۂ تبوک سے بخیریت واپس نہیں آسکیں گے۔ اور انھوں نے آپس میں طے کر رکھا تھا کہ جیسے ہی تبوک سے بری خبر آئی عبداللہ بن اُبی جو اُن منافقین کا سردار تھا اس کے سر پر تاج شاہی رکھ دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر یہ اب بھی اپنی روش بدل لیں تو ان کے لئے بہتر ہے ورنہ ان کی ان گری ہوئی حرکتوں کی دونوں جہان میں سخت سزا ملے گی اور روئے زمین پر کوئی ان کا حمایتی اور مددگار نہ ہوگا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ

وَمِنْهُمْ	مَّنْ	عٰهَدَ + اللّٰهَ	لَئِنْ	اٰتٰنَا	مِنْ	فَضْلِهٖ	لَنَصَّدَّقَنَّ	وَلَنَكُوْنَنَّ	مِنَ
اور ان سے	جو	عہد کیا اللہ سے	البتہ اگر	ہمیں دے	سے	اپنا فضل	ضرور صدقہ دیں ہم	اور ہم ضرور ہو جائینگے	سے

اور انہیں سے (بعض وہ ہیں) جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور ہو جائیں گے صالحین

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾

الصّٰلِحِيْنَ	فَلَمَّآ	اٰتٰىهُمْ	مِّنْ	فَضْلِهٖ	بَخِلُوْا	بِهٖ	وَتَوَلَّوْا	وَّهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ
صالح (جمع)	پھر جب	اس نے دیا انہیں	سے	اپنا فضل	انہوں نے بخل کیا	انہیں	اور پھر گئے	اور وہ	روگردانی کرنے والے ہیں

(نیکوکاروں) میں سے پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو انہوں نے انہیں بخل کیا اور وہ پھر گئے وہ روگردانی کرنے والے ہیں۔

٧٥ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ فِيْهِ إِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الصَّادِ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَهُوَ ثَعْلَبَةُ ابْنُ حَاطِبٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْعُوَ لَهٗ اَنْ يَرْزُقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَيُؤَدِّيَ مِنْهُ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَدَعَا لَهٗ فَوَسَّعَ عَلَيْهِ فَانْقَطَعَ عَنِ الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَمَنَعَ الزَّكٰوةَ كَمَا قَالَ تَعَالٰى

٧٦ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

٧٥ اور منافقوں میں سے بعض وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ سے اقرار کیا تھا کہ بیشک اگر ہم کو اللہ کچھ مال دیگا اور ہم پر فضل فرماویگا تو ہم اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرینگے۔ (لَنَصَّدَّقَنَّ میں ادغام تاء کا صاد میں ہوا ہے اصل اسکی لَتَصَدَّقَنَّ ہے تاء کو صاد کر کے صاد میں ادغام کر دیا) اور بالضرور ہم نیک بندوں میں سے ہو جاویں گے۔ یہ بات ثعلبہ بن حاطب نے کہی تھی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے لئے دعا کرو کہ اللہ مجھے مال دیوے اور میں اس میں سے ہر صاحب حق کا حق ادا کروں پس آپ نے اسکے واسطے دعا فرمائی اللہ نے اس پر فراغت کر دی اسکے بعد اس نے جمعہ اور جماعت بھی چھوڑی اور زکوٰۃ نہ دی جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا

٧٦ پس جب ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال اور دولت دی تو وہ بخیل ہو گئے اور اس مال کا حق ادا نہ کیا اور اللہ کے حکم کی اطاعت نہ کی اس سے منہ موڑا

تشریح

٧٥ منافقین ناشکرے ہیں | ان منافقین میں بعض کا کردار اتنا گرا ہوا ہے کہ جب غریب تھے تو اللہ تعالےٰ سے وعدہ کرتے تھے کہ اگر آپ نے ہمیں مال و دولت دی تو ہم خیر خیرات کریں گے اور صالح بن کر رہینگے اللہ کے راستے میں دینا اسکی نعمت کی شکر گزاری کا اظہار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (اگر تم شکر گزار ہو گے تو ہم تمہیں اور زیادہ دیں گے) تو بجائے اس کے کہ اللہ کے شکر گزار ہوتے کہ اسی نے ہمیں خوشحالی عطا کر دی اور جو وعدہ انہوں نے اللہ سے کیا اسکو پورا کرتے اور اس کے راستے میں خرچ کرتے۔

٧٦ منافقین کو پاس عہد نہیں ہے | مگر ان منافقین کو اپنے کئے ہوئے وعدے کا کوئی لحاظ نہیں ہے ان کا کردار ہر لحاظ سے گرا ہوا ہے جب اللہ نے اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیا تو بخیلی دکھانے لگے اور جو وعدہ انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس وعدے کو ایسا بھلا یا کہ اس پرواہ تک نہیں ہے۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ

فَاَعْقَبَهُمْ	نِفَاقًا	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	اِلٰى	يَوْمِ	يَلْقَوْنَهٗ	بِمَآ
تو اس نے ان کا انجام کار کیا	نفاق	میں	انکے دل	تک	اس روز	وہ اس سے ملینگے	کیونکہ

تو (اللہ نے) اس کا انجام کار ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا روز (قیامت) تک کہ وہ اس سے ملیں گے ۔ کیونکہ

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

اَخْلَفُوا	اللّٰهَ	مَا	وَعَدُوْهُ	وَ بِمَا	كَانُوْا + يَكْذِبُوْنَ	
انہوں نے خلاف کیا	اللہ	جو	اس سے انہوں نے وعدہ کیا	اور کیونکہ	وہ جھوٹ بولتے تھے ۔	

انہوں نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا ، اور کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۔

(۷۷) فَاَعْقَبَهُمْ اَىْ فَصَيَّرَ عَاقِبَتَهُمْ نِفَاقًا ثَابِتًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ اَىِ اللّٰهَ وَهُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بِمَا اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ فِيْهِ ـ فَجَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاتِهٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ مَنَعَنِيْ اَنْ اَقْبَلَ مِنْكَ فَجَعَلَ يَحْثُوا التُّرَابَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رض فَلَمْ يَقْبَلْهَا ثُمَّ اِلٰى عُمَرَ رض فَلَمْ يَقْبَلْهَا ثُمَّ اِلٰى عُثْمَانَ رض فَلَمْ يَقْبَلْهَا ثُمَّ مَاتَ فِيْ زَمَانِهٖ

(۷۷) سو اللہ نے ان کا انجام یہ کیا کہ ان کے دلوں میں نفاق ثابت کردیا قیامت کے دن تک جس میں وہ اللہ سے ملینگے یعنی نفاق ان سے جدا نہ ہوگا بسبب اس کے کہ انہوں نے جو وعدہ اللہ سے کیا تھا اس کا خلاف کیا اور جھوٹ بولے اپنے اقرار میں ۔ پھر اس کے بعد وہ منافق اپنے مال کی زکوٰۃ لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پس آپ نے فرمایا کہ بیشک مجھ کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تیری زکوٰۃ قبول کرنیسے میں ہرگز قبول نہ کروں گا۔ اسکو سنکر وہ اپنے سر پر خاک برسانے لگا پھر دوبارہ حضرت ابوبکر صدیق رض کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر آیا انہوں نے بھی قبول نہ کی پھر عمر رض کی خدمت میں لے کر آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کیا پھر عثمان رض کے پاس آیا انہوں نے بھی قبول نہ کیا آخر اسی حالت میں مر گیا اور منافق ہی مرا۔

تشریح

(۷۷) ان کا نفاق ان کی بدعہدی کا نتیجہ ہے | نفاق کی وجہ سے یہ لوگ بدعہد ہیں اور بدعہدی کی وجہ سے ان میں نفاق پیدا ہوا ہے نبیؐ نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں کہ جب وہ وعدہ کرے پورا نہ کرے، جب بولے جھوٹ بولے اور جب امانت رکھی جائے اسمیں خیانت کرے ۔ اب نفاق ان کے دلوں میں جم چکا ہے جو اللہ کے سامنے پیشی کے دن تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ یہ ان کے جھوٹ کی وجہ سے ہے جو وہ اللہ سے بولتے تھے، اللہ سے وعدہ خلافی، جھوٹ بولنا، اللہ کے راستے میں مال دینے سے بچنا، ان چیزوں کا اثر یہ ہوا کہ نفاق ان کے دلوں میں گھر کر گیا جو موت تک نکلنے والا نہیں۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ

اَلَمْ	يَعْلَمُوٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	سِرَّهُمْ	وَنَجْوٰىهُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	عَلَّامُ
کیا نہیں	وہ جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	ان کے بھید	اور انکی سرگوشی	اور یہ کہ	اللہ	خوب جاننے والا

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھید اور انکی سرگوشیوں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں کو

الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي

الْغُيُوبِ	اَلَّذِينَ	يَلْمِزُونَ	الْمُطَّوِّعِينَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِينَ	فِي
غیب کی باتیں	وہ لوگ جو	عیب لگاتے ہیں	خوشی سے کرتے ہیں	سے (جو)	مومن (جمع)	میں

خوب جاننے والا ہے۔ وہ لوگ جو ان مومنوں پر عیب لگاتے ہیں جو خوشی سے خیرات کرتے ہیں

الصَّدَقٰتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ

الصَّدَقٰتِ	وَالَّذِينَ	لَا يَجِدُونَ	اِلَّا	جُهْدَهُمْ	فَيَسْخَرُونَ	مِنْهُمْ	سَخِرَ
صدقہ (جمع) خیرات	اور وہ لوگ جو	وہ نہیں پاتے	مگر	اپنی محنت	وہ مذاق کرتے ہیں	ان سے	مذاق (کا جواب دیا)

اور وہ لوگ جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت (کا صلہ) وہ (منافق) ان سے مذاق کرتے ہیں۔ اللہ نے انکے مذاق

اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ

اللّٰهُ	مِنْهُمْ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيمٌ	اِسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	اَوْ	لَا تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	اِنْ
اللہ	اُن سے	اور انکے لئے	عذاب	دردناک	تو بخشش مانگ	انکے لئے	یا	بخشش نہ مانگ	انکے لئے	اگر

(کا جواب دیا) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا انکے لئے بخشش نہ مانگیں (برابر ہے) اگر

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا

تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	سَبْعِينَ	مَرَّةً	فَلَنْ + يَغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَفَرُوا
تو بخشش مانگے	انکے لئے	ستر (۷۰)	بار	تو ہرگز نہ بخشے گا	اللہ	انکو	یہ	کیونکہ وہ	انہوں نے کفر کیا

تم انکے لئے ستر بار (بھی) بخشش مانگو گے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول

۱۰ ع ۸ ۱۶ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ﴿٨٠﴾ ع

بِاللّٰهِ	وَرَسُولِهِ	وَاللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الْفٰسِقِينَ	
اللہ سے	اور اس کا رسول	اور اللہ	ہدایت نہیں دیتا	لوگ	نافرمان (جمع)	

سے کفر کیا اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۷۸) أَلَمْ يَعْلَمُوا أَيِ الْمُنَافِقُونَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ مَا أَسَرُّوهُ فِي أَنْفُسِهِمْ وَنَجْوَاهُمْ مَا تَنَاجَوْا بِهِ بَيْنَهُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ مَا غَابَ عَنِ الْعِيَانِ وَلَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ جَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ مُرَاءٍ وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا فَنَزَلَ

(۷۸) کیا یہ منافقین نہیں جانتے کہ بیشک اللہ ان کے جی کی باتوں سے واقف ہے اور جو کچھ یہ باہم پوشیدہ مشورہ کرتے ہیں اس کو بھی جانتا ہے اور بیشک اللہ جاننے والا ہے تمام چھپی ہوئی چیزوں کو۔ جانتا ہے اس کو جو نظر سے غائب ہے۔ اور جب آیت صدقہ کی نازل ہوئی تو ایک آدمی آیا اس نے بہت مال صدقہ کیا پس منافقوں نے اس کی نسبت کہا کہ یہ شخص ریا کار ہے۔ اور ایک دوسرا شخص مسلمانوں سے آیا اس نے ایک صاع اناج صدقہ کیا سو منافقوں نے اس کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کو اسکے صدقے کی حاجت نہیں اتنی تھوڑی چیز اس نے کیوں صدقہ کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷۹) الَّذِينَ مُبْتَدَأٌ يَلْمِزُونَ يَعِيبُونَ الْمُطَّوِّعِينَ الْمُتَنَفِّلِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ فَيَأْتُونَ بِهِ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ وَالْخَبَرُ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ جَازَاهُمْ عَلَى سُخْرِيَتِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(۷۹) جو لوگ عیب لگاتے ہیں اور طعن کرتے ہیں نفلی صدقہ دینے والوں کو مسلمانوں میں سے اور ان لوگوں کو جن کے پاس کچھ مال نہیں مگر جو کچھ وہ مشقت سے حاصل کرتے ہیں اسی کو حاضر کر دیتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں سو یہ منافق ان غریب آدمیوں سے ہنسی کرتے ہیں اللہ ان کو اس استہزا کا بدلہ دے گا اور ان کو عذاب دردناک میں مبتلا کرے گا۔

(۸۰) اسْتَغْفِرْ يَا مُحَمَّدُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ تَخْيِيرٌ لَهُ فِي الِاسْتِغْفَارِ وَتَرْكِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ الِاسْتِغْفَارَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ قِيلَ الْمُرَادُ بِالسَّبْعِينَ الْمُبَالَغَةُ فِي كَثْرَةِ الِاسْتِغْفَارِ وَفِي الْبُخَارِيِّ حَدِيثُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَزِدْتُ عَلَيْهَا وَقِيلَ الْمُرَادُ الْعَدَدُ الْمَخْصُوصُ لِحَدِيثِهِ أَيْضًا سَأَزِيدُ عَلَى السَّبْعِينَ فَبُيِّنَ لَهُ حَسْمُ الْمَغْفِرَةِ بِآيَةِ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ۝

(۸۰) تم اے محمدؐ ان منافقوں کے واسطے مغفرت چاہو یا نہ چاہو۔ اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا ہے کہ منافقوں کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں اس کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مجھ کو ہر دو امر میں اختیار دیا گیا سو میں نے استغفار کرنے کو اختیار کیا۔ اس حدیث کو بخاریؒ نے روایت کیا۔

اگر تم اے محمدؐ ستر مرتبہ منافقوں کے لئے مغفرت چاہو گے تو اللہ ان کو نہ بخشیگا (بعض علماء نے فرمایا مراد ستر سے بہت زیادہ استغفار کرنا ہے عدد مخصوص مراد نہیں اور بخاری میں حدیث مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک اگر میں جانتا کہ میرے زیادہ استغفار کرنے سے وہ منافق بخشا جائیگا تو میں زیادہ مغفرت چاہتا۔ اور بعضوں نے فرمایا کہ خاص ستر کا عدد مراد ہے کہ بخاری میں یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں ستر مرتبہ سے زیادہ ان منافقین کی مغفرت چاہونگا پس ظاہر کر دیا گیا واسطے آپ کے بالکل مغفرت منافقین کی نہ ہونا اس آیت سے سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ الآیۃ یعنی مغفرت چاہنا اور نہ چاہنا انکے واسطے برابر ہے اللہ انکو ہرگز نہ بخشیگا۔ یہ اس سبب سے کہ یہ لوگ اللہ اور اسکے پیغمبر کے منکر رہے اور کفر اختیار کیا اور اللہ نہیں راہ دکھلاتا نافرمانوں کو۔

تشریح

(۷۸) **اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہیں** کیا ان منافقین کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے چھپے ہوئے رازوں اور ان کی خفیہ سرگرمیوں یہاں تک کہ ان کی سرگوشیوں کو بھی جانتا ہے وہ عالم الغیب ہے۔ یہ زبان سے کیسے ہی وعدے کریں میٹھی میٹھی باتیں کریں یا مجبوری کی وجہ سے مالی مدد اور زکوٰۃ دینے کے لئے تیار ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کو بھی جانتا ہے۔

(۷۹) **منافقین کی طعنہ زنی** منافقین کی بداعتباری اور دلی بغض وعناد کی انتہا یہ تھی کہ اگر سچے مومنین میں سے کوئی صاحب استطاعت اللہ کے رسول کی اپیل پر زیادہ مال پیش کرتا تو اسمیں یہ بات نکالتے کہ یہ دکھاوے کیلئے اور اپنی مالداری کے اظہار کے لئے ایسا کر رہے ہیں اور جو غریب مسلمان اپنا پیٹ کاٹ کر کچھ نہ کچھ اللہ کے راستے میں حاضر کرتا تو کہتے کہ لو یہ اس معمولی مدد سے چلے ہیں رومیوں کا مقابلہ کرنے۔ غرض کوئی زیادہ دیتا تب بھی یا اپنی غربت کی وجہ سے کم دیتا تب بھی ان کے طعنوں سے اور ان کا مذاق اڑانے سے نہیں بچ پاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جواب دیا کہ تم کیا مذاق اڑاؤ گے اللہ تعالیٰ تو مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے کہ نہ تم میں اخلاص ہے نہ حق کا پاس ہے بس اپنے راحت و آرام کی فکر ہے تم کیا جانو کہ کسی بلند نصب العین کے لئے سب کچھ نچھاور کرنا کیا ہوتا ہے ایسے بدنصیبوں کے لئے دردناک سزا ہے۔

(۸۰) **ایسے بدبخت منافقین کو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہ فرمائیں گے** اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنایا تھا اللہ کی مخلوق پر آپ کی رحمت ورافت اور شفقت ومحبت، والدین کی اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر تھی۔ آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی تھی کہ اللہ کے بندے اس کے بندے بن کر رہیں اس کی مغفرت وبخشش سے فیضیاب ہوں دنیا اور آخرت میں فلاح یاب اور کامیاب وبامراد ہوں اس کے لئے آپ دل و جان سے محنت کرتے تھے، دعا کرتے تھے اور ہر طرح سے انسانوں کی بھلائی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ آپ کے اخلاق اتنے بلند تھے کہ بڑے سے بڑے دشمن کو بھی اللہ کے لئے بلا تکلف معاف کر دیتے تھے اور کبھی انتقام کا خیال آپ کے دل میں نہیں آتا تھا ــــ مدینہ میں عبداللہ بن اُبی منافقین کا سردار تھا جب اس کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اسکے کفن کے لئے عنایت فرمائی اپنا لعاب دہن اسکے منہ میں ڈالا اور اس کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ آپکی نگاہ اس پر تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر ایسے لوگوں کے لئے طلب مغفرت کرنے سے منع نہیں فرمایا تو میں اپنی طرف سے ان کیلئے بخشش کی درخواست پیش کروں گا اسکو قبول کرنا یا نہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا اختیار ہے اور اگر میرا استغفار کرنا اس کے حق میں مفید نہ ہوگا تو دوسروں کے لئے میرا یہ طرز عمل اور مخالف کے ساتھ بھی حسن سلوک فائدے مند ہوگا چنانچہ آپکی وسعت اخلاق اور رحمت وشفقت کو دیکھ کر کتنے ہی دشمن آپ کے سایۂ رحمت میں داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ بغض فی اللہ (اللہ کے لئے دشمنی) کے جوش میں اس بات پر تھے کہ آپ ﷺ کے اس طرز عمل سے منافقین کی ہمت افزائی ہوگی اور مومنین دل شکستہ ہونگے۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے صاف طور پر ممانعت آگئی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ

(کہ ان میں سے آپ کسی کی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر جا کر استغفار کریں ......!)

تو اس کے بعد آپ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

دراصل نفاق کفر کی سب سے گھٹیا قسم ہے اور چونکہ ایسے لوگ ہدایت کے طلبگار ہی نہیں ہوتے اسلئے اللہ تعالیٰ بھی ایسے فاسق لوگوں کو نجات کا راستہ نہیں دکھاتا۔ کیونکہ زبردستی ہدایت دینا اللہ کا دستور نہیں ہے اللہ اسی کو ہدایت دیتے ہیں جو خود بھی ہدایت چاہتا ہو۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا

فَرِحَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	بِمَقْعَدِهِمْ	خِلٰفَ	رَسُوْلِ	اللّٰهِ	وَكَرِهُوْٓا	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا
خوش ہوئے	پیچھے رہنے والے	اپنے بیٹھ رہنے سے	خلاف (پیچھے)	رسول	اللہ	اور انہوں نے ناپسند کیا	کہ	وہ جہاد کریں

پیچھے رہ جانے والے رسول ﷺ کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے اور انہوں نے ناپسند کیا کہ وہ جہاد کریں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ

بِاَمْوَالِهِمْ	وَاَنْفُسِهِمْ	فِيْ	سَبِيْلِ + اللّٰهِ	وَقَالُوْا	لَا تَنْفِرُوْا	فِي الْحَرِّ	قُلْ
اپنے مالوں سے	اور اپنی جانیں	میں	اللہ کی راہ	اور انہوں نے کہا	نہ کوچ کرو	گرمی میں	آپ کہدیں

اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں، اور انہوں نے کہا گرمی میں کوچ نہ کرو، آپ کہدیں

نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

نَارُ + جَهَنَّمَ	اَشَدُّ	حَرًّا	لَوْ	كَانُوْا + يَفْقَهُوْنَ	
جہنم کی آگ	سب سے زیادہ	گرمی میں	کاش	وہ سمجھ رکھتے	

جہنم کی آگ گرمی میں سب سے زیادہ ہے کاش وہ سمجھ سکتے۔

(۸۱) فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ عَنْ تَبُوْكَ بِمَقْعَدِهِمْ بِقُعُوْدِهِمْ خِلٰفَ اَيْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا اَيْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَا تَنْفِرُوْا لَا تَخْرُجُوْا اِلَى الْجِهَادِ فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا مِنْ تَبُوْكَ فَالْاَوْلٰى اَنْ تَتَّقُوْهَا بِتَرْكِ التَّخَلُّفِ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ○ يَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ مَا تَخَلَّفُوْا

(۸۱) فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ الخ جو منافقین غزوہ تبوک سے پیچھے رہے اور شریک نہ ہوئے وہ خوش ہوئے اپنے بیٹھ رہنے سے پیچھے رسول اللہ ﷺ کے اور ان کو دشوار اور ناگوار ہوا جہاد کرنا راہ خدا میں اپنی جانوں اور مالوں سے اور باہم ایک نے دوسرے سے کہا کہ ایسی سخت گرمی میں جہاد میں نہ جاؤ، کہدو دوزخ کی آگ تبوک کی گرمی سے زیادہ گرم ہے پس مناسب تر یہ ہے کہ دوزخ کی آنچ سے بچو جہاد سے نہ ہٹو کاش اگر وہ دوزخ کی آگ کا زیادہ گرم ہونا جان لیتے تو جہاد سے پیچھے نہ رہتے۔

تشریح

(۸۱) دنیا کی گرمی سے دوزخ کی آگ زیادہ گرم ہے | منافقین طرح طرح کے بہانے بنا کر غزوۂ تبوک کی شرکت سے الگ رہے وہ اس بات پر بڑے خوش تھے کہ ہمیں گھر بیٹھنے کی اجازت مل گئی اور اللہ کے رسول ﷺ کا ساتھ نہ دینا پڑا انہیں یہ گوارا نہیں تھا کہ اللہ کے راستے میں مال وجان کی قربانی دیں کیونکہ ان کے دلوں میں نہ ایمان تھا اور نہ دین کا جذبہ تھا اسلئے وہ لوگوں کو کہتے تھے کہ اتنی شدید گرمی میں گھروں سے مت نکلو اور اس طرح لوگوں کی ہمتیں پست کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے کہو اگر تمہیں شعور ہوتا اور سمجھ سکتے تو موسم کی اس گرمی سے جہنم کی آگ کہیں زیادہ گرم ہے۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾

فَلْيَضْحَكُوْا	قَلِيْلًا	وَّلْيَبْكُوْا	كَثِيْرًا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا + يَكْسِبُوْنَ
چاہیئے وہ ہنسیں	تھوڑا	اور روئیں	زیادہ	بدلہ	اس کا	جو وہ کماتے تھے

چاہیئے کہ وہ ہنسیں تھوڑا اور روئیں زیادہ ، یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کماتے تھے

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ

فَاِنْ	رَّجَعَكَ	اللّٰهُ	اِلٰى	طَآئِفَةٍ	مِّنْهُمْ	فَاسْتَاْذَنُوْكَ	لِلْخُرُوْجِ	فَقُلْ
پھر اگر	وہ آپ کو واپس لیجائے	اللہ	طرف	کسی گروہ	ان سے	پھر وہ آپ سے اجازت مانگیں	نکلنے کیلئے	تو آپ کہدیں

پھر اگر اللہ آپ کو کسی گروہ کی طرف واپس لیجائے ان میں سے پھر وہ آپ سے (جہاد کیلئے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو آپ کہدیں

لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِىَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ

لَّنْ + تَخْرُجُوْا	مَعِىَ	اَبَدًا	وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا	مَعِىَ	عَدُوًّا	اِنَّكُمْ	رَضِيْتُمْ
تم ہرگز نہ نکلو گے	میرے ساتھ	کہیں بھی	اور ہرگز نہ لڑو گے	میرے ساتھ	دشمن	بیشک تم	پسند کر لیا تم نے

تم میرے ساتھ کہیں بھی ہرگز نہ نکلو گے اور ہرگز نہ لڑو گے دشمن سے میرے ساتھ (مل کر) بیشک تم نے پہلی بار بیٹھ رہنے

بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى

بِالْقُعُوْدِ	اَوَّلَ	مَرَّةٍ	فَاقْعُدُوْا	مَعَ	الْخٰلِفِيْنَ	وَلَا تُصَلِّ	عَلٰٓى
بیٹھ رہنے کو	پہلی	بار	سو تم بیٹھو	ساتھ	پیچھے رہجانے والے	اور نہ پڑھنا	پر

کو پسند کیا سو تم پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھو ۔ اور انمیں سے کوئی مرجائے تو

اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا

اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	مَّاتَ	اَبَدًا	وَّلَا تَقُمْ	عَلٰي	قَبْرِهٖ	اِنَّهُمْ	كَفَرُوْا
کوئی	ان سے	مرگیا	کبھی	اور نہ کھڑے ہونا	پر	اسکی قبر	بیشک وہ	انہوں نے کفر کیا

کبھی اس پر نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا ، بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾

بِاللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَمَاتُوْا ، وَهُمْ	فٰسِقُوْنَ	
اللہ سے	اور اسکا رسول	اور وہ مرے جبکہ وہ	نافرمان	

رسول سے کفر کیا اور وہ (اس حال میں) مرے جبکہ وہ نافرمان تھے ۔

(۸۲) فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا فِى الدُّنْيَا وَلْيَبْكُوْا فِى الْاٰخِرَةِ كَثِيْرًا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ خَبَرٌ عَنْ حَالِهِمْ بِصِيْغَةِ الْاَمْرِ ۔

(۸۲) پس ان کو چاہیئے کہ دنیا میں تھوڑا ہنسیں اور آخرت میں بہت روئیں بعوض ان افعال کے جو وہ کماتے تھے ۔ یہ خبر ہے منافقوں کے حال کی حال یہ کہ دنیا میں وہ تھوڑی مدت ہنسیں آخرت میں خوب روئینگے اپنی بداعمالی کی سزا میں ۔

۸۳ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ○

رَدَّكَ اللّٰهُ مِنْ تَبُوْكَ — مِمَّنْ تَخَلَّفَ بِالْمَدِیْنَةِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ — مَعَكَ اِلٰى غَزْوَةٍ اُخْرٰى — اَلْمُتَخَلِّفِیْنَ عَنِ الْغَزْوِ مِنَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ وَغَیْرِهِمْ۔

(۸۳) سو اگر اللہ تم کو تبوک سے واپس لاوے ان منافقین کی ایک جماعت کی طرف جو مدینہ میں رہ گئے تھے پھر وہ لوگ تم سے کسی دوسرے غزوہ میں شریک ہونے کے لئے نکلنے کی اجازت چاہیں تو ان سے کہہ دو کہ تم میرے ساتھ کبھی نہ نکلو گے اور میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑو گے بیشک تم پیچھے بیٹھ رہنے پر راضی ہوئے اول دفعہ پس اب تم بیٹھے رہو ان عورتوں اور بچوں وغیرہ کے ساتھ جو جہاد سے پیچھے رہنے والے ہیں۔

وَلَمَّا صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنِ اُبَیٍّ نَزَلَ

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی منافق کے جنازہ کی نماز پڑھی یہ آیت نازل ہوئی۔

۸۴ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

لِدَفْنٍ اَوْ زِیَارَةٍ — كَافِرُوْنَ

(۸۴) وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا الخ اور نماز نہ پڑھو تم اے محمد ان منافقوں میں سے کسی پر جو مر جاوے اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہو دفن کرنے اور زیارت کرنے کو بیشک وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے پیغمبر کے اور مرے وہ اس حال میں کہ کافر تھے۔

تشریح

(۸۲) **کچھ دن ہنس لو پھر رونا ہی رونا ہے** | منافقین کی اعتقادی گمراہیوں کا حال یہ تھا کہ نہ صرف یہ کہ خود بھٹک رہے تھے بلکہ دوسروں کو بھی بھٹکانے میں لگے ہوئے تھے اپنے گمان میں خود کو بڑا کامیاب سمجھتے تھے کہ ہم ظاہر میں مسلمانوں کا بھی دم بھرتے ہیں اور دوسری طرف اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ہیں اور ان دونوں گروہوں میں سے کسی کو بھی ناراض نہیں کر رہے ہیں۔ اپنی اس دوغلی اور منافقانہ پالیسی پر بڑے خوش تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری یہ خوشی اور ہنسی چند دن کی ہے آخرت میں تو تمہیں ہمیشہ رونا ہی رونا ہے اور دنیا میں بھی تمہارے اوپر کسی کو بھروسہ نہ رہے گا تمہارے کرتوتوں کا یہی بدلہ ہے

(۸۳) **منافقین کی جہاد میں شرکت سے ممانعت** | منافقین کی دوغلی حرکتوں کا بھانڈا پھوٹ چکا تھا اور یہ بات کھل چکی تھی کہ یہ وہ گروہ ہے کہ جس کے دل میں ایمان کی کوئی رمق نہیں ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف صاف ارشاد فرمایا کہ غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد اگر ان منافقین میں سے کوئی گروہ آئندہ تمہارے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیلئے نکلنے کی اجازت مانگے تو صاف صاف منع کر دینا کہ تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے، نہ تم میں لڑنے کی ہمت ہے تم نے پہلے گھر بیٹھنے کو پسند کیا تھا اب آئندہ بھی عورتوں، بچوں، معذوروں اور کمزور بوڑھوں کے ساتھ گھر پر بیٹھے رہو، تمہارا ہمارے ساتھ کوئی کام نہیں ہے۔

(۸۴) **ان منافقین کی آئندہ نماز جنازہ مت پڑھنا** | عبداللہ بن ابی کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے صاف صاف ممانعت فرما دی کہ آئندہ ان منافقین میں سے کوئی مر جائے تو انکی نماز جنازہ ہرگز مت پڑھنا اور نہ کبھی انکی قبر پر کھڑے ہونا اسلئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے اور آخر تک کفر پر قائم رہے ہیں اور اسی حالت میں انکی موت ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ منافقین کا ایمان کمزور ایمان نہیں تھا بلکہ کفر تھا وہ کفر جس کا رخ ایمان کی طرف کہا جا سکتا ہے جس اعتقاد میں تردد ہی تردد ہو وہ اسلام کیسے ہو سکتا ہے جبکہ دل اسلام کی دشمنی سے بھرا ہوا ہو اور ظاہری طور پر تھوڑی بہت انقیاد کی کیفیت نظر آتی ہو اس میں بھی تذبذب، کسل مندی، ریاکاری اور فتنہ پردازی کے آثار نمایاں ہوں تو اس کا نام ایمان نہیں ہو سکتا۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

وَلَا تُعْجِبْكَ	اَمْوَالُهُمْ	وَاَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ
اور آپؐ کو تعجب میں نہ ڈالیں	ان کے مال	اور ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ

اور آپؐ کو تعجب میں نہ ڈالیں ان کے مال اور انکی اولاد ، اللہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ انہیں

يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

يُعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِى الدُّنْيَا	وَتَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ	وَهُمْ	كٰفِرُوْنَ
انہیں عذاب دے	اس سے	دنیا میں	اور نکلیں	انکی جانیں	جبکہ وہ	کافر ہوں

اس سے دنیا میں عذاب دے اور (اس حال میں) ان کی جانیں نکلیں جبکہ وہ کافر ہوں

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ

وَاِذَآ	اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ	اَنْ	اٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَجَاهِدُوْا	مَعَ
اور جب	نازل کیجاتی ہے	کوئی سورت	کہ	ایمان لاؤ	اللہ پر	اور جہاد کرو	ساتھ

اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ

رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا

رَسُوْلِهِ	اسْتَاْذَنَكَ	اُولُوا الطَّوْلِ	مِنْهُمْ	وَقَالُوْا	ذَرْنَا
اس کا رسولؐ	آپ سے اجازت چاہتے ہیں	مقدور والے	ان سے	اور کہتے ہیں	چھوڑ دے ہمیں

(مل کر) جہاد کرو۔ تو ان میں سے مقدور والے آپ سے اجازت چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دے

نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ

نَكُنْ	مَّعَ	الْقٰعِدِيْنَ	رَضُوْا	بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ	الْخَوَالِفِ
ہم ہو جائیں	ساتھ	بیٹھ رہجانے والے	وہ راضی ہوئے	کہ وہ	ہو جائیں	ساتھ	پیچھے رہجانے والی عورتیں

کہ ہم بیٹھ رہ جانے والوں کے ساتھ ہو جائیں۔ وہ راضی ہوئے کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں

وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾

وَطُبِعَ	عَلٰى	قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ
اور مہر لگ گئی	پر	ان کے دل	سو وہ	سمجھتے نہیں

اور مُہر لگ گئی ان کے دلوں پر سو وہ سمجھتے نہیں۔

(۸۵) وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ (تخرج) أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ○

(۸۵) اور ان کا مال اور اولاد تم کو خوش نہ معلوم ہو۔ بات یہی ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کو دنیا میں تکالیف پہونچاوے بہ سبب مال اور اولاد کے اور ان کی جانیں کفر پر نکلیں۔

(۸۶) وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ (أي طائفة من القرآن) أَنْ (أي بأن) آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ (ذووا الغنى) مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ○

(۸۶) اور جب کوئی ٹکڑا قرآن کا اس مضمون کا اتارا جاتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر کافروں سے جہاد کرو تو جو لوگ ان میں سے ثروت والے اور تونگر ہیں وہ تم سے پیچھے رہنے کی اجازت چاہتے ہیں۔
اور کہتے ہیں کہ ہم کو چھوڑ دو کہ ہم پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں۔

(۸۷) رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ (جمع خالفة أي النساء اللاتي تخلفن في البيوت) وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (الخير) ○

(۸۷) وہ راضی ہوئے اس پر کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہیں جو گھروں میں رہتی ہیں اور انکے دلوں پر مہر لگائی گئی پس وہ نہیں سمجھتے امور خیر کو۔

تشریح

(۸۵) **منکرینِ حق کی ظاہری خوشحالی سے دھوکہ نہ کھاؤ** | دنیا میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اللہ کے باغی اور دشمن بظاہر پھلتے پھولتے نظر آتے ہیں مال وجاہ کے مالک بن بیٹھتے ہیں حق پر چلنے والے بظاہر کمزور نظر آتے ہیں اور اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ جب یہ ایسے مردود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہیں تو ان کو مال، اولاد اور دنیاوی جاہ و مرتبہ کیوں دیا گیا ہے۔ اہل ایمان کو اس سے دھوکہ نہیں ہونا چاہیئے دنیوی اسباب کی زیادتی بھی ان کیلئے دراصل عذاب ہے کیونکہ ان لوگوں میں مال و دولت کی حرص پیدا ہو جاتی ہے اور یہ حرص و طمع ان سے دن کا سکون اور رات کی نیند چھین لیتی ہے۔ حُبّ دنیا کا مرض انہیں شب و روز بےچین رکھتا ہے یہ انکے لئے دنیوی عذاب ہے۔ اور آخرت کا عذاب یہ ہے کہ اسی حالت میں انکی موت ہوتی ہے اور انکو توبہ کرنے اور کفر سے باہر نکلنے کی توفیق نہیں ہوتی۔

(۸۶) **ایمان کے مطالبوں سے بیگانگی** | کیونکہ انکے دلوں میں ایمان کی بجائے حُبّ دنیا بسی ہوئی ہے اسلئے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سورت اس مضمون کی نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ، سچے مومن بنو اور سچے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور دین کے لئے جس جدوجہد اور قربانی کا مطالبہ کیا جائے اس کو پورا کرو تو ان میں وہ لوگ جو جان اور مال ہر طرح کی استطاعت اور قدرت رکھتے ہیں وہ اللہ کے رسول ﷺ سے درخواست کرنے لگتے ہیں کہ ہمیں جہاد کی شرکت سے معاف کر دیجئے اور عذر تلاش کرنے لگتے ہیں کہ گھر سے باہر نہ نکلنا پڑے۔

(۸۷) **بزدلی کا یہ مقام خود انہوں نے اپنے لئے پسند کر لیا ہے** | یہ ایک فطری بات ہے کہ انسان اپنے لئے عزت کا مقام چاہتا ہے اپنے آپ کو ذلیل خوار کرنے میں شرم محسوس کرتا ہے لیکن جب آدمی دنیا کی طلب اور بزدلی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے لئے عزت اور ذلت ایک بےمعنی چیز ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی کہ وہ لوگ جو زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں، صاحبِ حیثیت بھی ہیں اور جسمانی طور پر بھی صحت مند ہیں وہ اپنی مردانگی چھوڑ کر عورتوں کے ساتھ گھس کر گھر میں بیٹھ جائیں۔ لیکن جب وہ خود ہی اپنی ذلت کو گوارا کرنے پر آمادہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی انکے دل پر مہر لگا دی اب ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ اچھی خاصی سمجھ کے باوجود بائولے سے ہو گئے۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

لٰكِنِ	الرَّسُوْلُ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	جٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ
لیکن	رسول	اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اسکے ساتھ	انہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں سے

لیکن رسول م اور وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں سے اور اپنی

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

وَاَنْفُسِهِمْ	وَاُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	الْخَيْرٰتُ	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ
اور اپنی جانیں	اور وہی لوگ	انکے لئے	بھلائیاں	اور یہی لوگ	وہ	فلاح پانے والے

جانوں سے جہاد کیا، اور ان ہی لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح (دوجہان کی کامیابی) پانیوالے ہیں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ + تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
تیار کیا	اللہ	انکے لئے	باغات	جاری ہیں	انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے

اللہ نے انکے لئے باغات تیار کئے ہیں اُن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

ع ۱۱ ۶ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ ع وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ

فِيْهَا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ	الْعَظِيْمُ	وَجَآءَ	الْمُعَذِّرُوْنَ	مِنَ
ان میں	یہ	کامیابی	بڑی	اور آئے	بہانہ بنانے والے	سے

یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور دیہاتیوں میں سے بہانہ بنانے والے آئے کہ

الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

الْاَعْرَابِ	لِيُؤْذَنَ	لَهُمْ	وَقَعَدَ	الَّذِيْنَ	كَذَبُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ
دیہاتی (جمع)	کہ رخصت دیجائے	ان کو	اور بیٹھ رہے	وہ لوگ جو	جھوٹ بولا	اللہ	اور اس کا رسول

کہ ان کو رخصت دی جائے اور وہ لوگ بیٹھ رہے جنھوں نے اللہ اور اسکے رسول م سے جھوٹ بولا

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

سَيُصِيْبُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ
عنقریب پہونچے گا	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	ان سے	عذاب	دردناک

عنقریب پہونچے گا ان لوگوں کو دردناک عذاب جنہوں نے کفر کیا۔

(۸۸) لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(۸۸) لیکن پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے وہ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اور انہیں کے لئے دنیا و آخرت میں بھلائیاں ہیں اور وہی لوگ ہیں نجات پانے والے۔

(۸۹) اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(۸۹) ان کے لئے اللہ نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے باغوں میں پانی جاری ہے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی نجات ہے۔

(۹۰) وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ بِاِدْغَامِ التَّاءِ فِى الْاَصْلِ فِى الذَّالِ اَىِ الْمُعْتَذِرُوْنَ بِمَعْنَى الْمَعْذُوْرِيْنَ وَقُرِئَ بِهٖ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ فِى الْقُعُوْدِ لِعُذْرِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِىْ اِدِّعَاءِ الْاِيْمَانِ مِنْ مُنَافِقِى الْاَعْرَابِ عَنِ الْمَجِىْءِ لِلْاِعْتِذَارِ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(۹۰) وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الخ اور آئے عذر کرنے والے گاؤں کے رہنے والوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تاکہ ان کو اجازت دیجاوے پیچھے رہنے کی بہ سبب معذور ہونے کے۔ پس آپ نے ان کو اجازت دیدی۔ مُعَذِّرُوْنَ اصل میں مُعْتَذِرُوْنَ تھا تا کو ذال میں ادغام کردیا یعنی اس کی کوشش کرنے والے بیان عذر میں اور ایک قرأت میں لمعذرون پڑھا گیا ہے۔ اور بیٹھ رہے یعنی عذر کرنیکے لئے نہ آئے وہ منافق جو اللہ اور اسکے پیغمبر سے ایمان کے دعوے میں جھوٹ بولے تھے عنقریب عذاب سخت پہونچے گا ان میں سے کفر کرنے والوں کو۔

تشریح

(۸۸) اہل ایمان کی قربانیاں | دوسری طرف اہل ایمان ہیں جو رسول اللہؐ کے ساتھ پوری طرح ثابت قدم رہے ہیں۔ مال و جان ہر چیز قربان کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ ایسے صاحب کردار نیک نام بہادر اور اللہ سے بھلائی کے طلبگار لوگ ہی دونوں جہان میں فلاح یاب ہوں گے دنیا میں عزت کی زندگی ان کے بہادرانہ کارنامے جو نسل در نسل روح شجاعت بیدار کرتے رہیں گے اور تاریخ میں ان کے سنہرے کارنامے ہمیشہ یاد کئے جاتے رہیں گے، اُدھر اللہ تعالیٰ کی رضا اس کی خوشنودی۔

(۸۹) اللہ کی طرف سے اہل ایمان کے لئے انعامات | ایسے صاحب ایمان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین انعامات ہیں ان کے لئے جنت کے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور آخرت کے یہ انعامات سب سے بڑھ کر کامیابی ہے۔

(۹۰) جہاد سے معذور اور جہاد سے جی چرانے والے | مدینہ شہر کی طرح مدینہ کے اطراف میں رہنے والے بدو لوگوں میں بھی دو طرح کے لوگ تھے ایک تو وہ جو واقعی معذور تھے اور مخلص مسلمان ہونے کے باوجود شرکت سے معذور تھے۔ دوسرے وہ جو بہانے بنا کر جہاد سے کترا رہے تھے۔ پہلی قسم کے لوگ قابل معافی تھے لیکن دوسری قسم کے لوگ جنھوں نے اللہ اور رسولؐ سے جھوٹ بولا تھا ان کا ایمان ظاہر کرنا منافقانہ تھا اس کی تہہ میں تصدیق، تسلیم اور اخلاص نہ تھا ان کے لئے حکم ہوا کہ وہ قابل معافی نہیں ہیں اور عنقریب دردناک سزا سے دوچار ہونگے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا

لَيْسَ	عَلٰي	الضُّعَفَاۗءِ	وَلَا	عَلَى	الْمَرْضٰى	وَلَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	لَا
نہیں	پر	ضعیف (جمع)	اور نہ	پر	مریض (جمع)	اور نہ	پر	وہ لوگ جو	نہیں

نہیں ضعیفوں پر اور نہ مریضوں پر اور نہ ان لوگوں پر جو نہیں

يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي

يَجِدُوْنَ	مَا	يُنْفِقُوْنَ	حَرَجٌ	اِذَا	نَصَحُوْا	لِلّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	مَا	عَلَي
پاتے	جو	وہ خرچ کریں	کوئی حرج	جب	وہ خیرخواہ ہوں	اللہ کیلئے	اور اس کا رسول	نہیں	پر

پاتے کہ وہ خرچ کریں، کوئی حرج جبکہ وہ خیرخواہ ہوں اللہ کے لئے اور اسکے رسول کے۔

الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ۙ وَّلَا عَلَي

الْمُحْسِنِيْنَ	مِنْ + سَبِيْلٍ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ + رَّحِيْمٌ	وَّلَا	عَلَي
نیکی کرنے والے	کوئی راہ (الزام)	اور اللہ	بخشنے والا نہایت مہربان	اور نہ	پر

نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے اور نہ ان لوگوں پر

الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ

الَّذِيْنَ	اِذَا	مَآ + اَتَوْكَ	لِتَحْمِلَهُمْ	قُلْتَ	لَآ + اَجِدُ	مَآ اَحْمِلُكُمْ
وہ لوگ جو	جب	آپکے پاس آئے	تاکہ آپ انہیں سواری دیں	آپنے کہا	میں نہیں پاتا	تمہیں سوار کروں

(کوئی حرج ہے) کہ جب آپؐ کے پاس آئے کہ آپ انہیں سواری دیں تو آپنے کہا کوئی سواری نہیں کہ اس پر تمہیں سوار کردں۔

عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا

عَلَيْهِ	تَوَلَّوْا	وَّاَعْيُنُهُمْ	تَفِيْضُ	مِنَ	الدَّمْعِ	حَزَنًا	اَلَّا + يَجِدُوْا
اس پر	وہ لوٹے	اور انکی آنکھیں	بہہ رہی ہیں	سے	آنسو (جمع)	غم سے	کر وہ نہیں پاتے

تو وہ (اس حال میں) لوٹے اور غم سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ وہ کچھ نہیں پاتے جو وہ

مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ۭ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ

مَا	يُنْفِقُوْنَ	اِنَّمَا	السَّبِيْلُ	عَلَي	الَّذِيْنَ	يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
جو	وہ خرچ کریں	اسکے سوا نہیں (صرف)	راستہ (الزام)	پر	وہ لوگ جو	آپ سے اجازت چاہتے ہیں

خرچ کرسکیں۔ الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو آپ سے اجازت چاہتے ہیں

وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ

وَهُمْ	اَغْنِيَآءُ	رَضُوْا	بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ	الْخَوَالِفِ	وَطَبَعَ
اور وہ	غنی (جمع)	وہ خوش ہوئے	کہ	وہ ہوجائیں	ساتھ	پیچھے رہجانیوالی عورتیں	اور مہر لگادی

اور وہ غنی (مالدار) ہیں وہ اس سے خوش ہوئے کہ وہ رہ جائیں پیچھے رہ جانے والی عورتوں کیساتھ۔ اور اللہ نے

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	
اللہ	پر	ان کے دِل	سو وہ	نہیں جانتے	

ان کے دلوں پر مُہر لگادی سو وہ کچھ نہیں جانتے۔

٩١ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ كَالشُّيُوْخِ وَلَا عَلَى
الْمَرْضٰى كَالْعُمْىِ وَالزَّمْنٰى وَلَا عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ فِي
الْجِهَادِ حَرَجٌ اِثْمٌ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهُ اِذَا
نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۖ فِيْ حَالِ
قُعُوْدِهِمْ بِعَدَمِ الْاِرْجَافِ وَالتَّثْبِيْطِ
وَالطَّاعَةِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ
بِذٰلِكَ مِنْ سَبِيْلٍ طَرِيْقٍ بِالْمُؤَاخَذَةِ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لَهُمْ رَحِيْمٌ ۝ بِهِمْ
فِي التَّوْسِعَةِ فِيْ ذٰلِكَ
٩٢ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ
لِتَحْمِلَهُمْ مَعَكَ اِلَى الْغَزْوِ وَهُمْ
سَبْعَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَقِيْلَ بَنُوْ
مُقَرِّنٍ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ
عَلَيْهِ حَالٌ تَوَلَّوْا جَوَابُ اِذَا اَيِ انْصَرَفُوْا
وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ تَسِيْلُ مِنَ لِلْبَيَانِ
الدَّمْعِ حَزَنًا لِاَجْلِ اَنْ لَّا يَجِدُوْا
مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ فِي الْجِهَادِ
٩٣ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ فِي التَّخَلُّفِ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ

٩١ ضعیف بوڑھوں کو اور بیماروں پر جیسے اندھے اور لنجے اور ان لوگوں پر جو مفلس اور تنگدست ہیں جہاد میں خرچ کرنے کو ان کے پاس مال نہیں جس سے سامان سفر اور جہاد کا کریں کچھ گناہ پیچھے رہنے اور شریک جہاد نہ ہونے میں نہیں جبکہ وہ پیچھے رہنے کی حالت میں اللہ اور اس کے پیغمبر کے خیر خواہ رہیں یعنی جھوٹی خبریں نہ پھیلائیں اور فتنہ برپا نہ کریں اور لوگوں کو جہاد میں جانے سے منع نہ کریں اور فرمانبرداری اللہ اور اسکے رسول کی کریں۔ جو لوگ اس قسم کے عمدہ کام کرنے والے ہیں ان پر کچھ پکڑ نہیں اور انکو بخشنے والا ہے ان پر مہربان ہے کہ ان کو ایسی وسعت دی کہ بحالتِ عذر شریک جہاد نہ ہونے میں وہ گنہگار نہیں۔

٩٢ اور نہ ان لوگوں پر کچھ گناہ کہ جسوقت وہ تمہارے پاس سواری طلب کرنے کو آئے کہ ہم کو جہاد میں اپنے ہمراہ لے چلو اور کوئی سواری دو۔ (یہ سات شخص تھے انصار میں سے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ بنی مقرن تھے۔) تو تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی سواری موجود نہیں جس پر میں تم کو سوار کروں۔ وہ لوگ واپس ہوگئے اس حال میں کہ انکی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں اور وہ اس غم میں روتے تھے کہ افسوس ہمارے پاس کوئی چیز جہاد میں خرچ کرنے کو نہیں۔

٩٣ مواخذہ اور پکڑ صرف انہیں لوگوں کی ہے جو تم سے اجازت مانگتے ہیں پیچھے رہنے کی حالانکہ وہ دولتمند ہیں۔

رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ نقدم مسئلہ۔

وہ خوش ہوئے اس میں کہ عورتوں کے ساتھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی سو وہ نہیں جانتے۔

تشریح

(۹۱) وہ جن کے دل میں شوق جہاد انگڑائیاں لے رہا تھا | اللہ تعالیٰ کے حضور میں صرف ظاہری حالت کا اعتبار نہیں ہے بلکہ دل کی کیفیت کو اور جذبۂ اخلاص کو دیکھا جاتا ہے « اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنۡظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمۡ وَلٰكِنۡ يَّنۡظُرُ اِلٰى قُلُوۡبِكُمۡ » ایک معذور سچا مسلمان وہ ہے کہ اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے شرکت سے محروم رہا مگر شوق جہاد اس کے دل میں موجزن ہے بیتاب و بیقرار ہے کہ ایسے وقت میں میں کیوں بیمار پڑ گیا۔ یا کیوں میں معذور ہوں یا کیوں میرے پاس سواری نہیں کیوں میرے پاس جہاد کے اسباب نہیں ہیں۔ بچوں سے کہہ رہا ہے کہ تم جاؤ جہاد میں شرکت کرو میری فکر مت کرو دوسروں کا حوصلہ بڑھا رہا ہے ہمت افزائی کر رہا ہے حالات سے مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ کر رہا ہے۔ دوسرا مسلمان وہ ہے جو دل میں خوش ہے کہ چلو اچھے موقع پر بیمار پڑ گئے، نہ جانے کا بہانہ مل گیا جان بچی لاکھوں پائے ورنہ کیا قربانیاں دینی پڑتیں، نہ جاتے تو رسوائی ہوتی پہلی قسم کے مخلص وفادار پیچھے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں ایسے محسنین پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں نہ وہ غدار ہیں اور نہ بے وفا ایسے مخلصین سے بمقتضائے بشریت کوئی کوتاہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے امید ہے کہ وہ درگذر فرمائے گا کیونکہ وہ بہت غفور رحیم ہے۔ مگر دوسری قسم کے لوگ کیا وہ بھی قابلِ معافی ہیں ؟

(۹۲) حقیقی مجبوری قابل معافی ہے | ایسے جاں نثار لوگ بھی تھے کہ وہ جہاد کا جذبہ رکھتے تھے اور ہر قربانی کے لئے تیار تھے یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد میں شریک ہونا چاہتے ہیں مگر ہمارے پاس سواری کا انتظام نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے سواریوں کا انتظام کرنے کی مقدرت نہیں رکھتا مجبوراً یہ لوگ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کے دل رنجیدہ اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ان کو اس بات کا سخت افسوس تھا کہ اپنے خرچ پر جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے ایسے مخلص لوگوں کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اس وقت آپ غزوہ تبوک سے واپس ہو رہے تھے کہ اِنَّ بِالۡمَدِيۡنَةِ اَقۡوَامًا مَا سِرۡتُمۡ مَسِيۡرًا وَّلَا قَطَعۡتُمۡ وَادِيًا اِلَّا كَانُوۡا مَعَكُمۡ۔ (تم مدینہ میں ایسے لوگوں کو اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو جو ہر قدم پر تمہارے اجر میں شریک ہیں تم جو قدم اللہ کے راستے میں اٹھاتے ہو، کوئی جنگل طے کرتے ہو یا کسی پگڈنڈی پر چلتے ہو تو وہ لوگ ہر قدم پر تمہارے ساتھ ساتھ ہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَلَا عَلَى الَّذِيۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡكَ لِتَحۡمِلَهُمۡ الخ (آخر آیت تک)۔

(۹۳) جنہوں نے جھوٹے بہانے گھڑے اللہ نے انکے دلوں پر مہر لگادی ہے | حق انسان کے دل پر صدا دیتا ہے آواز لگاتا ہے کہ آؤ مجھے مانو قبول کر لو۔ اگر انسان سُنی اَن سُنی کرتا رہتا ہے اور ضمیر کی آواز پر توجہ نہیں دیتا اس کے سامنے کھلی کھلی نشانیاں ہوتی ہیں پھر بھی انکار پر ڈٹا رہتا ہے تو ایک ایسا مرحلہ آجاتا ہے کہ اس سے توفیق سلب ہو جاتی ہے یہ وہ آخری منزل ہے کہ انسان اندھیروں میں بھٹکتا رہتا ہے سچائی کی کوئی کرن اس تک نہیں پہنچ پاتی ایسا لگتا ہے جیسے اس کے دل پر کوئی غلاف چڑھا ہوا ہے مہر لگ چکی ہے کہ اب قبول حق کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ایسے لوگ جان کر بھی کچھ نہیں جانتے۔ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے گنجائش والے تھے پیسے والے تھے خود نہیں جا سکتے تھے دوسروں کا خرچ اٹھانے کی حیثیت رکھتے تھے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمیں جہاد کی شرکت سے معاف رکھا جائے۔ ایسے بے غیرت کہ عورتوں کی طرح گھر میں چوڑیاں پہن کر بیٹھنا پسند کیا۔ اس بے حمیتی نے ان کے دل سیاہ کر دئے ہیں۔

۱۸۰ انواع پر مشتمل

علوم و معارف قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الاتقان

فی علوم القرآن

فہم قرآن کیلئے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

اردو اور عربی دونوں زبانوں میں دستیاب

ناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

فیصل